بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنن ابوداؤد شریف

مصنفہ:

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہ

ترجمہ وتحشیہ:

فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (القرآن)

جس نے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے روگردانی کی
تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

سُنن ابوداؤد شریف

(مُترجَم)

جلد سوم

تصنیف

امام ابوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہٗ

۲۰۲ھ ــــ ۲۷۵ھ

۸۱۷ء ــــ ۸۸۹ء

ترجمہ و فوائد

مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری مُدّظلّہٗ

(مترجم صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، موطا امام مالک)

تقسیم کار

فرید بُک سٹال ○ ۳۸ اردو بازار ـ لاہور ۲ پاکستان



نام کتاب : سنن ابوداؤد (سوئم)

تصنیف : امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : مولنا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری قدس سرہ العزیز

اہتمام و تزئین : سید اعجاز احمد (بانی ادارہ)

مطبع : روفی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور

اشاعت اوّل : ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

اشاعت دوئم : ذوالقعدہ ۱۴۲۲ھ/فروری ۲۰۰۲ء

ناشر

فرید بک سٹال (پرائیویٹ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور



فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

فہرست سنن ابوداؤد مترجم جلد سوم

۱۹۔ کتاب القضاء

پارہ — ۲۳

۲۰۔ کتاب العلم

۲۱۔ کتاب الاشربہ

۲۲۔ کتاب الاطعمہ

پارہ —— ۲۲

۲۳-کتاب الطب

۲۴-کتاب الکہانۃ والتطیر

پارہ — ۲۵

۲۵-کتاب الحروف والقراءات

۳۲۔ کتاب الملاحم

۳۳۔ کتاب الحدود

پارہ ــــ ۲۸

پارہ — ۳۰

۳۶۔ کتاب الادب

پارہ —— ۳۱

۳۸۔ ابواب السلام

پارہ — ۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب في التشديد في ذلك

۱۔ حدثنا عبد الملك بن شعيب ابن الليث حدثني أبي عن جدي قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني سالم بن عبد الله أن ابن عمر كان يكري أرضه حتى بلغه أن رافع بن خديج الأنصاري حدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينهى عن كراء الأرض فلقيه عبد الله فقال يا ابن خديج ماذا تحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في كراء الأرض فقال رافع لعبد الله بن عمر سمعت عمي وكانا قد شهدا بدرا يحدثان أهل الدار أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء الأرض قال عبد الله والله لقد كنت أعلم في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن الأرض تكرى ثم خشي عبد الله أن يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم أحدث في ذلك شيئا لم يكن علمه فترك كراء الأرض قال أبو داود رواه أيوب وعبيد الله وكثير بن فرقد ومالك عن نافع عن رافع عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه الأوزاعي عن حفص بن عنان عن نافع قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

مزارعت کی ممانعت

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زمین کو کرائے پر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج انصاری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت عبداللہ ان سے ملے کہا کہ اے ابن خدیج! آپ زمین کو کرائے پر دینے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا روایت کرتے ہیں؟ پس حضرت رافع نے حضرت عبداللہ سے کہا کہ میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے سنا جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ گھر والوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے بخوبی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت عبداللہ ڈرے کہ مبادا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی نیا حکم فرمایا ہو جو ان کے علم میں نہ ہو تو انہوں نے زمین کو کرائے پر دینا بند کر دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ایوب اور عبیداللہ اور کثیر بن فرقد اور مالک، نافع، حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسے اوزاعی، حفص بن عنان، نافع، حضرت رافع کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور روایت کی ابوعبیدہ، حکم، نافع سے کہ

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَقَالَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر نے حضرت رافع کے پاس آکر کہا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ کہا ہاں۔ اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے عکرمہ بن عمار نے ابوالنجاشی سے کہ حضرت رافع نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے اور روایت کیا ہے اسے اوزاعی نے ابوالنجاشی سے، حضرت رافع بن خدیج سے ان کے چچا حضرت ظہیر بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

ف۔ زید کے پاس اتنی زیادہ زمین ہے کہ ساری میں خود کاشت نہیں کر سکتا اور زائد زمین بکر کو کاشتکاری کے لیے دیتا ہے یا زمین تو زیادہ نہیں لیکن خود مصروف رہتا یا اور کسی کام یا کاروبار کرتا ہے بایں وجہ اپنی زمین کاشتکاری کے لیے بکر کو دیتا ہے اور اس سے نصف یا تہائی یا چوتھائی وغیرہ پیداوار کا حصہ لینا مقرر کر لیتا ہے۔ اسے مزارعت کہتے ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک اس طرح مزارعت پر زمین دینا جائز نہیں ہے جبکہ اہل حق کے باقی تینوں آئمہ مجتہدین یعنی امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم جواز کے قائل ہیں اس مسئلے میں دلائل کی کثرت اور تقویٰ وطہارت کی عظمت جانب امام اعظم ہے لیکن سہولت عام اور ضرورت عوام کا لحاظ آئمہ ثلاثہ کے موقف میں ہے۔ قاضی مشرق ومغرب امام ابو یوسف اور ناشر مذہب احناف امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہما بھی جانب جواز ہیں۔ ضرورت عوام کے باعث فقہائے احناف کا فتویٰ بھی قول صاحبین پر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٢- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا سَعِيدٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّ بَعْضَ عُمُومَتِهِ أَتَاهُ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا وَأَنْفَعُ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكَارِيهَا بِثُلُثٍ وَلَا بِرُبُعٍ وَلَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مزارعت کیا کرتے تھے پس ذکر کیا کہ میرے ایک چچا نے ہمارے پاس آکر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس کام سے روکا ہے جو ہمارے لیے نفع بخش تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت زیادہ نفع دینے والی ہے لہٰذا یہی نفع حاصل کرو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا فرمایا ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے پاس زمین ہو تو خود کاشت کرے یا کاشتکاری کے لیے اپنے بھائی کے سپرد کر دے لیکن اسے تہائی یا چوتھائی یا اناج مقرر کر کے کرائے پر نہ دے۔

٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ

محمد بن عبید، حماد بن زید، ایوب کا بیان ہے کہ یعلیٰ بن حکیم نے میرے لیے لکھا کہ میں نے سلیمان بن یسار سے سنا ہے معنا

حَكِيمٍ أَبِي سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ بِمَعْنَى إِسْنَادِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَحَدِيثِهِ۔

عبید اللہ کی اسناد والی حدیث کے مطابق۔

۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو رَافِعٍ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ يَرْفُقُ بِنَا وَطَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ أَرْفَقُ بِنَا نَهَانَا أَنْ يَزْرَعَ أَحَدُنَا إِلَّا أَرْضًا يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا أَوْ مَنِيحَةً يَمْنَحُهَا رَجُلٌ۔

ابن رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس نفع بخش کام سے منع فرمایا ہے لیکن اللہ کا حکم ماننا اور اس کے رسول کا حکم ماننا ہمارے لیے زیادہ نفع بخش ہے آپ نے ہمیں کاشتکاری سے منع فرمایا ہے مگر اپنی زمین میں جس کا وہ خود مالک ہو یا جو اسے کسی نے دی ہو۔

۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ قَالَ جَاءَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنَى عَنْ أَرْضِهِ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَدَعْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ وَمُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ شُعْبَةُ أُسَيْدٌ ابْنُ أَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ۔

اسید بن ظہیر کا بیان ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں اس کام سے منع کیا ہے جو تمہارے لیے مفید ہے جبکہ اللہ کا حکم ماننا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ماننا تمہارے لیے زیادہ نفع بخش ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں مزارعت سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ جسے اپنی زمین کی ضرورت نہ ہو تو اپنے بھائی کو عاریتاً دے دے یا چھوڑ دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے شعبہ اور مفضل بن مہلہل نے منصور سے۔ شعبہ نے کہا کہ اسید حضرت رافع بن خدیج کے بھتیجے تھے۔

۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى نَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ قَالَ بَعَثَنِي عَمِّي أَنَا وَغُلَامًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَقُلْنَا لَهُ شَيْءٌ بَلَغَنَا عَنْكَ فِي الْمُزَارَعَةِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا حَتَّى بَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ رَافِعٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَنِي حَارِثَةَ فَرَأَى زَرْعًا فِي أَرْضِ ظُهَيْرٍ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ زَرْعَ

ابو جعفر خطمی کا بیان ہے کہ میرے چچا جان نے مجھے اور اپنے ایک غلام کو سعید بن مسیب کی خدمت میں بھیجا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ مزارعت کے بارے میں آپ کی طرف سے ہمیں ایک بات پہنچی ہے فرمایا کہ حضرت ابن عمر اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں حضرت رافع بن خدیج کی حدیث پہنچی۔ ان کے پاس گئے تو حضرت رافع نے انہیں بتایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے ظہیر کی زمین

ظُهَيْرٍ قَالُوا لَيْسَ لِظُهَيْرٍ قَالَ أَلَيْسَ أَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوا بَلَى وَلٰكِنَّهُ زَرْعُ فُلَانٍ قَالَ فَخُذُوا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوا عَلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ رَافِعٌ فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا إِلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ سَعِيدٌ أَفْقِرْ أَخَاكَ أَوْ أَكْرِهِ بِالدَّرَاهِمِ۔

میں زراعت دیکھی۔ فرمایا کہ ظہیر کی زراعت کیا خوب ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ظہیر کی نہیں ہے۔ فرمایا کیا یہ ظہیر کی زمین نہیں ہے؟ عرض گزار ہوئے۔ کیوں نہیں لیکن زراعت فلاں کی ہے۔ فرمایا کہ اپنی زراعت لے لو اور خرچ انہیں ادا کر دو۔ حضرت رافع کا بیان ہے کہ ہم نے اپنی زراعت لے لی اور خرچ اسے ادا کر دیا۔ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی تنگدستی دور کر دیا اسے ٹھیکے پر دے دو۔

۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ نَا طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ وَرَجُلٌ اسْتَكْرٰى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَرَأْتُ عَلٰى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيِّ قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ إِنِّي لَيَتِيمٌ فِي حَجْرِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَجَاءَهُ أَخِي عِمْرَانُ بْنُ سَهْلٍ فَقَالَ أَكْرَيْنَا أَرْضَنَا فُلَانَةَ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ۔

سعید بن مسیب نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا اور فرمایا کہ زراعت تین طرح ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ آدمی کی اپنی زمین ہو اور اس میں کھیتی کرے۔ دوسرے یہ کہ زمین کسی سے مستعار لے کر اس میں کھیتی کرے۔ تیسرے یہ کہ سونے یا چاندی کے بدلے کرائے پر لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث پڑھی سعید بن یعقوب طالقانی کے سامنے کہ آپ سے حدیث بیان کی ابن المبارک، سعید ابی شجاع، عثمان بن سہل بن رافع بن خدیج کا بیان ہے کہ یتیمی کے باعث میں حضرت رافع بن خدیج کے یہاں زیر پرورش تھا اور میں نے ان کے ساتھ حج کیا تو میرا بھائی عمران بن سہل ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہم نے فلاں کو اپنی زمین دو سو درہموں کے بدلے کرائے پر دی ہے۔ فرمایا کہ ایسا کرنا چھوڑ دو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔

۸۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا بُكَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّهُ زَرَعَ أَرْضًا فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْقِيهَا فَسَأَلَهُ لِمَنِ الزَّرْعُ وَلِمَنِ

ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک زمین میں کھیتی کی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ اسے پانی دے رہے تھے۔ دریافت فرمایا کہ یہ کھیتی کس کی ہے اور زمین کس کی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ بوتا ہوں بیج اور

الأرض فقال زرعي ببذري وعملي لي الشطر ولبني فلان الشطر قال أربيتما فرد الأرض على أهلها وخذ نفقتك.

محنت میری طرف سے نصیب پیداوار پر اور نصف فلاں رہا مالک زمین کا فرمایا کہ تم دونوں نے سودی کاروبار کیا۔ زمین اس کے مالک کو دے دو اور اپنا خرچ لے لو۔

ف: مندرجہ بالا احادیث امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی تائید کرتی ہیں اگرچہ ایسی حدیثیں بھی موجود ہیں جن سے دیگر آئمہ اور صاحبین کے مذہب کی تائید ہوتی اور جواز کی صورت نکلتی ہے لیکن ترجیح مذہب امام ہی کو حاصل ہے جبکہ دیگر بزرگوں نے ضرورت عوام اور سہولت عام کو زیادہ ملحوظ رکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب في زرع الأرض بغير إذن صاحبها.

مالک کی اجازت کے بغیر زمین میں زراعت کرنا

۹۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا شريك عن أبي إسحق عن عطاء عن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من زرع في أرض قوم بغير إذنهم فليس له من الزرع شيء وله نفقته.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوسرے لوگوں کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کھیتی باڑی کی (زراعت) تو اس کے لیے کچھ نہیں ہے اور اسے اس کا خرچ (مزدوری حیثیت) ملے گا۔

باب في المخابرة.

بٹائی کا بیان

۱۰۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا إسمعيل ح ونا مسدد أن حمادا وعبد الوارث حدثاهم كلهم عن أيوب عن أبي الزبير قال عن حماد وسعيد بن ميناء ثم اتفقوا عن جابر بن عبد الله قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المزابنة والمحاقلة والمخابرة والمعاومة قال عن حماد وقال أحدهما والمعاومة وقال الآخر بيع السنين ثم اتفقوا وعن الثنيا ورخص في العرايا.

احمد بن حنبل، اسمٰعیل، مسدد، حماد اور عبدالوارث، ایوب، ابوالزبیر، حماد اور سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنت، محاقلہ، مخابرہ اور معاومہ سے منع فرمایا ہے۔ یہ حماد کی روایت ہے اور دونوں میں سے ایک نے معاومہ کہا جبکہ دوسرے نے کہا کہ کئی سالوں تک کی بیع سے پھر سب متفق ہو گئے کہ استثناء کرنے سے اور بیع عرایا، ان سب کا ذکر کتاب البیوع میں ہو چکا ہے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۱۔ حدثنا عمر بن يزيد السياري أبو حفص نا عباد بن العوام عن سفيان بن حسين عن يونس بن عبيد عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المزابنة والمحاقلة وعن الثنيا إلا أن تعلم.

عمر بن یزید سیاری ابوحفص، عباد بن عوام، سفیان بن حسین، یونس بن عبید، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ و محاقلہ سے منع فرمایا ہے اور استثناء کرنے سے مگر جبکہ مقدار معلوم ہو۔

١٢ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا ابْنُ رَجَاءٍ يَعْنِي الْمَكِّيَّ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو بٹائی پر زمین دینا نہ چھوڑے سو وہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتا ہے۔

١٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ قُلْتُ وَمَا الْمُخَابَرَةُ قَالَ أَنْ تَأْخُذَ الْأَرْضَ بِنِصْفٍ أَوْ ثُلُثٍ أَوْ رُبُعٍ۔

ثابت بن حجاج سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مخابرہ کیا ہے؟ فرمایا کہ تم نصف یا تہائی یا چوتھائی پیداوار پر زمین لو۔

ف۔ مذکورہ بالا احادیث سے بھی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی تائید ہوتی ہے جبکہ بعض حضرات کے نزدیک یہ ممانعت فتح خیبر کے وقت منسوخ ہو گئی تھی جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی مفتوحہ زمین کاشتکاری کے لیے یہودیوں کے پاس ہی رہنے دی اور ان سے نصف حصہ پیداوار کا وصول کیا جاتا تھا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خیبر والی حدیثیں ان کی ناسخ نہیں ہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہودیوں کو بٹائی پر زمین کاشتکاری کے لیے دے کر نصف حصہ پیداوار کا وصول کرنا خراج کی ایک صورت تھی۔ بہر حال امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما بھی مزارعت کو جائز قرار دیتے ہیں اور فقہائے احناف کا فتویٰ بھی قول صاحبین پر ہے کیونکہ یہ ضرورت عام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي الْمُسَاقَاةِ۔

پھلوں کی بٹائی

١٤ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر والوں (یہودیوں) سے نصف حصے پر معاملہ طے فرمایا تھا جو بھی پھلوں اور زراعت کی صورت میں حاصل ہو۔

١٥ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ غَنَجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْتَمِلُوهَا مِنْ

نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے کھجوروں کے باغات اور ان کی تمام زمین اس شرط پر دے دی کہ اس میں محنت کریں اور مالی اخراجات برداشت کریں اور اس کے نصف پھل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہوں

أَمْوَالِهِمْ وَأَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرَ ثَمَرِهَا۔ گے۔

ف اپنے چند درخت یا باغ کی دیکھ بھال زید خود نہیں کر سکتا بلکہ محنت یا ضرورت کے تحت بکر کو دے دیتا ہے کہ آب پاشی وغیرہ کی محنت وہ کرے اور جتنا پھل حاصل ہو اس میں سے نصف یا تہائی یا چوتھائی زید کا ہوگا اسے مساقاۃ کہا جاتا ہے۔ اس حدیث سے مساقاۃ اور مزارعت کا جواز ثابت ہو رہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۶۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ نَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَاشْتَرَطَ أَنَّ لَهُ الْأَرْضَ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ وَقَالَ أَهْلُ خَيْبَرَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِالْأَرْضِ مِنْكُمْ فَأَعْطِنَاهَا عَلَى أَنَّ لَكُمْ نِصْفَ الثَّمَرَةِ وَلَنَا نِصْفٌ فَزَعَمَ أَنَّهُ أَعْطَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ حِينَ يُصْرَمُ النَّخْلُ بَعَثَ إِلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَحَزَرَ عَلَيْهِمُ النَّخْلَ وَهُوَ الَّذِي يُسَمِّيهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْخَرْصَ فَقَالَ فِي ذِهْ كَذَا وَكَذَا قَالُوا أَكْثَرْتَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ فَأَنَا إِلَى جَزَازِ النَّخْلِ وَأُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُ قَالُوا هَذَا الْحَقُّ وَبِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ قَدْ رَضِينَا أَنْ نَأْخُذَهُ بِالَّذِي قُلْتَ

مقسم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو یہ شرط رکھی کہ زمین آپ کی ملکیت ہوگی اور جو سونا یا چاندی نکلے وہ بھی حضور کی ہوگی۔ خیبر والوں نے کہا کہ کاشتکاری کو ہم آپ حضرات سے زیادہ جانتے ہیں۔ لہٰذا یہ آپ اس شرط پر ہمیں دے دیجئے کہ نصف پھل آپ کے ہوں اور نصف ہمارے لیں۔ آپ نے اس شرط پر زمین انہیں دے دی۔ جب کھجوروں کے پکنے کا وقت آتا تو آپ ان کے پاس حضرت عبد اللہ بن رواحہ کو بھیج دیا کرتے جو کھجوروں کا اندازہ لگایا کرتے تھے جس اندازہ لگانے کو اہل مدینہ خرص کہا کرتے تھے۔ جب وہ حضرت عبد اللہ کہتے کہ اس باغ میں اتنی کھجوریں ہوں گی تو وہ یہودی کہتے کہ ابن رواحہ آپ نے زیادہ بتائی ہیں۔ فرماتے کہ کھجوریں میں توڑوں گا اور جو میں نے کہا ہے اس کا نصف تمہیں دے دوں گا۔ پس انہوں نے کہا کہ یہی وہ حق ہے جس کے سہارے آسمان و زمین قائم ہیں۔ ہم وہی لینے پر راضی ہیں جو آپ نے فرمایا۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَحَزَرَ وَقَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

زید بن ابو زرقاء نے جعفر بن برقان سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فحزر کہا اور وکل صفراء و بیضاء کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ سونا اور چاندی جو نکلے وہ حضور کا ہوگا۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ نَا مَيْمُونٌ عَنْ مِقْسَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ زَيْدٍ قَالَ فَحَزَرَ النَّخْلَ وَقَالَ فَأَنَا أَلِي جِذَاذَ

میمون نے مقسم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کیا۔ آگے حدیث زید کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا پس انہوں نے حضرت عبد اللہ کا اندازہ کیا اور فرمایا کہ کھجوروں کو میں کاٹوں گا اور جو میں نے کہا ہے تمہیں اس کا نصف دے دوں گا۔

النَّخْلِ وَأُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُ۔

بَابٌ فِي الْخَرْصِ۔

پیداوار کا اندازہ کرنا

١٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ ثُمَّ يُخَيِّرُ الْيَهُودَ يَأْخُذُونَهُ بِذَلِكَ الْخَرْصِ أَمْ يَدْفَعُونَهُ إِلَيْهِمْ بِذَلِكَ الْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَوٰةُ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ الثِّمَارُ وَتُفَرَّقَ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا کرتے تو وہ کھجوروں کا پکنے کے وقت اندازہ کرتے اس سے پہلے کہ ان میں سے کھائی جائیں پھر یہودیوں کو اختیار دیا جاتا تھا کہ اس اندازے کے مطابق لیں یا اندازے کے مطابق انہیں (مسلمانوں کو) دے دیں تاکہ زکوٰۃ کا حساب ہو سکے پھلوں کے کھانے اور متفرق کر دینے سے پہلے۔

٢٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ۔

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خیبر عطا فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں (یہودیوں کو) حسب سابق برقرار رکھا اور اسے اپنے اور ان کے درمیان رکھ دیا پس حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا جاتا جو ان کے لیے اندازہ کر دیتے۔

٢١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ وَسْقٍ وَزَعَمَ أَنَّ الْيَهُودَ لَمَّا خَيَّرَهُمُ ابْنُ رَوَاحَةَ أَخَذُوا الثَّمَرَ وَعَلَيْهِمْ عِشْرُونَ أَلْفَ وَسْقٍ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن رواحہ نے چالیس ہزار وسق کھجوروں کا اندازہ کیا۔ یہودیوں کو جب حضرت ابن رواحہ نے اختیار دیا تو انہوں نے پھل لے لیے کہ بیس ہزار وسق ادا کر دیں گے (اگر یہ اندازہ زائد ہوتا تو وہ پھلوں کو حضرت ابن رواحہ کے سپرد کر کے بیس ہزار وسق کھجوریں لینا قبول کرتے

ف۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیبر کے باغات کی کھجوروں کا اندازہ چالیس ہزار وسق کیا جبکہ ابھی وہ درختوں ہی پر تھیں۔ ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حصے پر بیس ہزار وسق کھجوریں آئیں۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اگر دس صاع کا ایک من شمار کیا جائے تو اس طرح ایک وسق میں چھ من کھجوریں ہوئیں اور بیس ہزار وسق کھجوروں کی مقدار ایک لاکھ بیس ہزار من ہو گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی کھجوروں کا اندازہ کرنے کے لیے جو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب فرمایا وہ بہت ہی مناسب تھا۔ جب یہودیوں نے ان کی مہارت

اور انصاف کو چیلنج کرتے ہوئے چالیس ہزار وسق کھجوروں کے اندازے کو دو گنا بتایا تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ نے ان کے سامنے دوسری صورت رکھی کہ تم باغات سے ایک طرف ہو جاؤ۔ پھل میں خود کاٹوں گا اور تمہارے حصے کی بیس ہزار وسق کھجوریں تمہیں ادا کروں گا۔ اگر بقول تمہارے میرا اندازہ زیادہ ہے تو اس صورت میں ہمارے لیے بیس ہزار وسق سے کم کھجوریں بچیں گی لیکن تم مجھ سے اپنی پوری کھجوریں وصول کر لینا۔ یہودی اگرچہ اندازے کو زائد بتلاتے تھے لیکن جانتے تھے کہ اندازہ مت سب کیا گیا ہے لہٰذا وہ باغات کو چھوڑنے اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ سے بیس ہزار وسق کھجوریں لینے پر آمادہ نہیں ہوئے بلکہ باغات کو اپنی ہی تحویل میں رکھا خود پھل کاٹے اور پھلوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ ادا کر دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي كَسْبِ الْمُعَلِّمِ

معلم کا اجرت لینا

۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ وَالْكِتَابَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ لَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَسْأَلَنَّهُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجُلٌ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا۔

ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، حمید بن عبد الرحمٰن رواسی، مغیرہ بن زیادہ، عبادہ بن نسی، اسود بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے اصحاب صفہ میں سے کچھ حضرات کو قرآن مجید اور لکھنا سکھایا۔ ان میں سے ایک آدمی نے مجھے کمان کا تحفہ دیا۔ میں نے کہا یہ کوئی مال تو ہے نہیں بلکہ اس کے ساتھ میں اللہ کی راہ میں تیر چلاؤں گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ مسئلہ دریافت کروں گا۔ پس میں حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ایک آدمی نے مجھے کمان بطور تحفہ دی ہے جس کو میں نے لکھنا اور قرآن مجید سکھایا ہے یہ مال تو ہے نہیں بلکہ اس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر اندازی کروں گا۔ فرمایا اگر تم آگ کا طوق پہننا چاہتے ہو تو اسے قبول کر لو۔

۲۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا نَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ نَحْوَ هٰذَا الْخَبَرِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ فَقُلْتُ مَا تَرَى فِيهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ جَمْرَةٌ بَيْنَ كَتِفَيْكَ تَقَلَّدْتَهَا أَوْ تَعَلَّقْتَهَا۔

عمرو بن عثمان اور کثیر بن عبید، بقیہ، بشر بن عبد اللہ بن یسار، عمرو، عبادہ بن نسی، جنادہ بن ابی امیہ سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلی حدیث کے مطابق روایت کی ہے اور پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کا ارشاد گرامی اس کے متعلق کیا ہے؟ فرمایا کہ چنگاری ہے جو تم اپنے دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑ گے یا اسے لٹکاؤ گے۔

ف۔ ایسی ہی کثرت احادیث مطہرہ کے پیشِ نظر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعلیم قرآن مجید کی اجرت لینا جائز نہیں ہے اکثر متقدمین بھی اسی کے قائل تھے لیکن قرون اولیٰ جیسی حالت نہ رہنے کے باعث متاخرین علماء نے اس کی اجازت دی ہے بہرحال التقویٰ دعہ ہے اور فتویٰ یہ ہے لہٰذا عمل کرنے والا اپنے حوصلے کے مطابق جس پر چاہے عمل کر سکتا ہے وہ معاملہ خدا ہے اور بندے کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ۔

بَابٌ فِي كَسْبِ الْأَطِبَّاءِ

۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ قَالَ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَشَفَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَكُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَشَفَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَشْفِي صَاحِبَنَا يَعْنِي رُقْيَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَتْفُلُ حَتَّى بَرِئَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَأْمِرَهُ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَحْسَنْتُمْ وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

معالج کا اجرت لینا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب ایک سفر میں گئے عرب کے ایک قبیلے کے پاس اترے اور ان سے ضیافت کے طلبگار ہوئے انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ پس اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے کاٹ کھایا انہوں نے ہر ایک چیز سے اس کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن کسی چیز نے بھی فائدہ نہ دیا۔ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ تم ان لوگوں کے پاس کیوں نہیں جاتے جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو تمہارے سردار کو فائدہ دے۔ ان میں سے بعض لوگوں نے جا کر کہا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے ہم نے ہر چیز سے اس کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن فائدہ نہیں ہوا کیا آپ حضرات میں سے کسی کو دم کرنا آتا ہے؟ ان میں سے ایک صاحب نے فرمایا کہ میں دم کر دوں گا لیکن ہم نے تم لوگوں سے ضیافت کے لیے کہا تھا کہ تم نے انکار کر دیا لہٰذا میں دم نہیں کروں گا یہاں تک کہ میرے لیے کوئی انعام مقرر کر دو۔ پس انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ مقرر کر دیا۔ پس وہ صاحب ان کے پاس تشریف لے گئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے رہے یہاں تک کہ وہ شفایاب ہو گیا جیسے قید سے آزاد ہوا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے جو انعام مقرر کیا تھا وہ پیش کر دیا ساتھیوں نے کہا کہ انہیں تقسیم کر لیں۔ دم کرنے والے صاحب نے کہا کہ ایسا نہ کیجیے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا حکم دریافت کر لیں۔ اگلے روز وہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جا سکتا ہے؟ تم نے اچھا کیا اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالنا۔ ف

ف: اس حدیث سے کئی چیزیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ آیاتِ قرآنیہ میں شفا بھی ہے۔ روحانی شفا تو ہر ایک کے نزدیک مسلّم لیکن جسمانی شفا سے بھی کلامِ الٰہی کا دامن خالی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ قرآنی آیات سے دم اور جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے۔ تیسرے یہ کہ دم کرنے پر اگر کوئی اپنی مرضی سے دم کرنے والے کی مالی خدمت کرے تو اس کے جواز میں کلام نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حصے کا مطالبہ کر کے اور وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ بِسَهْمٍ فرما کر جواز کو خوب ذہن نشین کروا دیا تاکہ کسی کے دل میں اس کے متعلق کوئی شبہ رہ جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَخِيْهِ مَعْبَدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حسین بن علی، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین ان کے بھائی معبد بن سیرین، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۲۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِيْ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا اِنَّكَ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَارْقِ لَنَا هٰذَا الرَّجُلَ فَاَتَوْهُ بِرَجُلٍ مَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ فَرَقَاهُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً وَّكُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْهُ شَيْئًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔

خارجہ بن صلت نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے تو وہ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ بھلائی والے شخص یعنی رحمتِ عالم کے پاس سے تشریف لا رہے ہیں لہٰذا ہمارے اس آدمی پر دم کر دیجیے۔ پس وہ ایک دیوانے کو لے کر آئے جسے بیڑیوں سے باندھا ہوا تھا۔ پس انہوں نے صبح و شام تین روز تک سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا جب ختم کرتے تو منہ میں تھوک جمع کر کے تھوک دیتے۔ پس وہ ایسا ہو گیا جیسے قید سے آزاد ہو گیا ہے۔ پس انہوں نے انعام کے طور پر کوئی چیز دی۔ یہ لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے ذکر کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ مجھے اپنی عمر کی قسم لوگ جھوٹی جھاڑ پھونک سے کھاتے ہیں اور تم نے

بَابٌ فِيْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

حجام کا اجرت لینا

۲۷ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، یحییٰ، ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ، سائب بن یزید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے اور کتے

قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ۔

کی قیمت پلید ہے اور زانیہ کی کمائی پلید ہے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى أَمَرَهُ أَنِ اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَرَقِيقَكَ۔

ابن محیصہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی مزدوری لینے کی اجازت مانگتے رہے لیکن آپ نے انہیں اس سے منع فرما دیا وہ برابر سوال کرتے اور اجازت مانگتے رہے یہاں تک کہ آپ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے اونٹ کو چارہ کھلا دینا اور اپنے غلام کو۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ نَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَهُ خَبِيثًا لَمْ يُعْطِهِ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری عنایت فرمائی اگر آپ اسے پلید جانتے تو اسے عطا نہ فرماتے۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تو اسے ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کچھ کمی کر دیں۔

اس باب کی چاروں حدیثوں میں سے پہلی دو حدیثوں سے پچھنے یعنی سینگی لگوانے کی اجرت ناجائز ثابت ہو رہی ہے اور اگلی دونوں حدیثوں سے جواز ثابت ہو رہا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینگی لگانے والے کو خود اجرت دی۔ لہٰذا پچھلی حدیثوں کو ناسخ سمجھنے کے بغیر چارہ کار نہیں اور فتویٰ اس کی اجرت کے جواز پر ہے۔ خصوصاً اس زمانے میں جبکہ سینگی لگوانے سے ہزاروں منزل آگے معاملہ پہنچ گیا یعنی اب تو بات اپریشن تک آ پہنچی ہے لہٰذا حالات حاضرہ کے تحت معالجہ کی اجرت کے بغیر گزارہ نہیں ہے اس لیے اہل علم حضرات کا فتویٰ اس کے جواز کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي كَسْبِ الْإِمَاءِ

لونڈیوں کی کمائی کا بیان

۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

عبید اللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابو حازم۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

كَسْبِ الْإِمَاءِ.

٣٢ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ نَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ قَالَ جَاءَ رَافِعُ بْنُ رِفَاعَةَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَقَدْ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَنَهَانَا عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ إِلَّا مَا عَمِلَتْ بِيَدِهَا وَقَالَ هٰكَذَا بِأَصَابِعِهِ نَحْوَ الْخُبْزِ وَالْغَزْلِ وَالنَّفْشِ.

طارق بن عبد الرحمٰن قرشی سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار کی مجلس کی طرف آئے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آج ہمیں منع فرمایا ہے پس کچھ چیزوں کا ذکر کیا اور ہمیں لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے مگر جو وہ اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کرے اور اپنی انگلیوں کے اشارے سے کہا جیسے روٹی پکانا، چرخہ کاتنا اور روئی دھننا وغیرہ۔

٣٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ هُوَ ابْنُ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ حَتّٰى يُعْلَمَ مِنْ أَيْنَ هُوَ.

احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، عبید اللہ بن ہریر، ان کے والد ماجد ان کے والد محترم حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں سے حاصل کی ہے۔

بَابٌ فِي عَسْبِ الْفَحْلِ.

نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت

٣٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

ف۔ اگر نر دوسرے کی مادہ پر چھوڑے یا اپنی مادہ چھوڑنے کی اجرت لے تو از روئے احادیث یہ جائز نہیں ہے۔ اس مرحلے پر ایک دوسرے کے کام آنا چاہیے اور احسان کا مالی صلہ نہیں لینا چاہیے کیونکہ اس فعل کا معاوضہ لینے کی ممانعت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي الصَّائِغِ.

سنار کا بیان

٣٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ قَالَ قَطَعْتُ مِنْ أُذُنِ غُلَامٍ أَوْ قُطِعَ مِنْ أُذُنِي فَقَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ حَاجًّا فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَرَفَعَنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ هٰذَا

علاء بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ ابو ماجدہ نے فرمایا۔ میں نے ایک لڑکے کا کان کاٹ دیا یا میرا کسی نے کان کاٹ دیا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے لیے ہمارے پاس تشریف لائے ہم ان کے پاس جمع ہو گئے تو انہوں نے ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ بات تو قصاص تک پہنچ گئی کسی حجام

قَدْ بَلَغَ الْقِصَاصَ ادْعُوا لِي حَجَّامًا لِيَقُصَّ مِنْهُ فَلَمَّا دُعِيَ الْحَجَّامُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي وَهَبْتُ لِخَالَتِي غُلَامًا وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَارَكَ لَهَا فِيهِ فَقُلْتُ لَهَا لَا تُسَلِّمِيهِ حَجَّامًا وَلَا صَائِغًا وَلَا قَصَّابًا۔

کو میرے پاس بلا کر لاؤ تاکہ اس سے قصاص لے جب حجام کو بلایا گیا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور مجھے امید ہے کہ انہیں اس میں برکت ہوگی۔ پس میں نے ان سے کہا کہ اسے کسی حجام، سنار یا قصاب کے سپرد نہ کرنا۔

٣٦۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُرَقِيُّ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمَعْنَاهُ۔

علاء بن عبد الرحمن حرقی نے بنی سہم کے فرد ابو ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے پھر پہلی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

٣٧۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى نَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ نَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

یوسف بن موسیٰ، سلمہ بن فضل، ابن اسحاق، علاء بن عبد الرحمن، ابو ماجدہ سہمی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

بَابٌ فِي الْعَبْدِ يُبَاعُ وَلَهُ مَالٌ۔

جو غلام بیچا جائے اور اس کا مال ہو

٣٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا غلام بیچا جس کا مال بھی ہو تو مال بیچنے والے کا ہوگا مگر جبکہ خریدار شرط کر لے اور جس نے کھجور کا درخت بیچا جس میں بور لگا ہوا ہو تو پھل بیچنے والے کا ہوگا مگر جب کہ خریدار شرط کر لے۔

٣٩۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصَّةِ الْعَبْدِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصَّةِ النَّخْلِ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غلام کے متعلق روایت کی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کھجور کے درخت کے متعلق روایت کی ہے۔

٤٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

حدثني سلمة بن كهيل حدثني من سمع جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من باع عبدا وله مال فالمال للبائع إلا أن يشترط المبتاع۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اپنا غلام فروخت کیا اور اس کے پاس مال ہو تو وہ بیچنے والے کا ہے مگر یہ کہ خریدار شرط کرے۔

باب ٣١- في التلقي

تاجروں سے پہلے ملنا

٤١- حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يبع بعضكم على بيع بعض ولا تلقوا السلع حتى يهبط بها الأسواق۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر اپنا سودا نہ کرے اور مال کے لیے آگے جا کر نہ ملے بلکہ منڈیوں میں پہنچنے دے۔

٤٢- حدثنا الربيع بن نافع أبو توبة نا عبيد الله يعني ابن عمرو الرقي عن أيوب عن ابن سيرين عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن تلقي الجلب فإن تلقاه متلق مشتر فاشتراه فصاحب السلعة بالخيار إذا وردت السوق قال أبو داود قال سفيان لا يبع بعضكم على بيع بعض أن يقول إن عندي خيرا منه بعشرة۔

ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے جا کر مال خریدنے سے منع فرمایا ہے اور اگر کوئی آگے جا کر مال کا سودا کرلے تو مال والے کو بازار میں پہنچ جانے پر اختیار ہوگا کہ بیع قائم رکھے یا توڑ دے۔ امام ابو داؤد کا بیان ہے کہ سفیان نے فرمایا کہ دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے یعنی یہ کہنا کہ دس روپے کا میرے پاس اس سے بہتر چیز ہے۔

باب ٣٢- في النهي عن النجش

نجش کی ممانعت

٤٣- حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح نا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تناجشوا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نرخ بڑھانے کے لیے ملی بھگت کے ساتھ بولی نہ لگاؤ۔

ف- ایک آدمی کو چیز خریدنا تو منظور نہیں لیکن اس کے مالک سے مل کر یا بغیر ملے دوسرے خریدار کو دھوکا دینے کی خاطر قیمت لگا رہا ہے تاکہ دوسرا خریدار اس سے بڑھ کر قیمت دے کر خرید لے۔ یہ اپنے مسلمان بھائی کو دھوکا دینا اور بدخواہی کا مظاہرہ کرنا ہے جو اسلامی اخوت و محبت کے سراسر منافی ہے۔ مسلمانوں کا یہ بھی اس وعدۂ الٰہی پر یقین ہوتا ہے۔
وما تقدموا لأنفسكم من خير تجدوه عند الله اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس

اللّٰہِ ھُوَ خَیْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا (۲۰:۷۳) بہتر اور بڑے ثواب کی صورت میں پاؤ گے۔

لہٰذا وہ اپنے لیے ایسے اعمال آگے بھیجے کا جن کا اچھا صلہ ملے۔ اپنے لیے ایسے درخت لگائے کا جن کے پھل میٹھے اور لذیذ ہوں۔ وہ ہرگز اپنے لیے کانٹے دار درخت لگانا پسند نہیں کرتا اور نہ ایسے اعمال کا مرتکب ہوتا ہے جو اسے جہنم کی آگ میں گھسیٹ کر لے جائیں۔ وہ خدا کے بندوں پر رحم کرتا ہے تاکہ خالق و مالک اس پر رحم فرمائے۔ وہ خدا کے بندوں کو نقصان نہیں پہنچاتا تاکہ ابدی زندگی میں اسے نقصان نہ پہنچے اگر وہ مسلمان کو دھوکا دیتا اور ظلم و ستم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا تو اس کا سبب یہی ہے کہ آخرت اور وہاں کی سزا و جزا پر اس کا ایمان لانا محض رسمی ہے وہ خوف خدا اور خطرۂ روز جزا سے عاری ہو چکا ہے ورنہ ایسے اعمال و افعال کے نزدیک جانے کی وہ ہرگز جرأت نہ کرتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بابـ۱۵ـ فِی النَّھْیِ اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔

دیہاتی کا مال بیچنے کی ممانعت

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ نَا اَبُوْ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ فَقُلْتُ مَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ لَا یَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا۔

طاؤس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ شہری دیہاتی کے مال کا سودا کرے۔ میں عرض گزار ہوا کہ دیہاتی کے مال کا سودا کرنا کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کی کوئی دلالی نہ ہو۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الزِّبْرِقَانِ اَبَا هَمَّامٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ زُهَیْرٌ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ یُّوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّاِنْ كَانَ اَخَاهُ اَوْ اَبَاهُ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ نَا اَبُوْ هِلَالٍ نَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ یُقَالُ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّهِیَ كَلِمَةٌ جَامِعَةٌ لَا یَبِیْعُ لَهٗ شَیْئًا وَّلَا یَبْتَاعُ لَهٗ شَیْئًا۔

حسن نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شہری دیہاتی کا سودا نہ کرے خواہ وہ اس کا بھائی یا باپ ہی کیوں نہ ہو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے حفص بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابو ہلال، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ کہا جاتا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے یہ جامع کلمہ ہے یعنی اس کی کوئی چیز فروخت نہ کرے اور نہ اس کے لیے کوئی چیز خریدے۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَالِمٍ الْمَكِّیِّ اَنَّ اَعْرَابِیًّا حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ قَدِمَ بِحَلُوْبَةٍ لَّهٗ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ عَلٰی طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ

سالم مکی سے ایک اعرابی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں وہ ایک دودھ والی اونٹنی لے کر آیا اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ٹھہرا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ شہری کسی دیہاتی کا سودا کرے لہٰذا تم

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَكِنِ اذْهَبْ إِلَى السُّوقِ فَانْظُرْ مَنْ يُبَايِعُكَ فَشَاوِرْنِي حَتَّى آمُرَكَ وَأَنْهَاكَ.

بازار جا کر دیکھو کہ تم سے کون سودا کرتا ہے۔ پھر مجھ سے مشورہ کر لیا کرو میں تمہیں فروخت کرنے کے لیے کہہ دوں گا یا انھیں بیچنے سے روک دوں گا۔

٤٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَذَرُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو روزی دیتا ہے۔

بَابُ مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَكَرِهَهَا.

جس نے دودھ روکا ہوا جانور خریدا پھر اسے ناپسند کیا

٤٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قافلے والوں سے آگے جا کر سودا نہ کرو اور ایک کے سودے پر کوئی دوسرا سودا نہ کرے اور اونٹنی یا بکری کا دودھ نہ روکو جو ایسا جانور خریدے تو دوہنے کے بعد اسے دونوں میں سے بہتر صورت کا اختیار ہوگا۔ اگر وہ پسند کرے تو رکھ لے اور ناپسند ہو تو واپس کر دے نیز ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے۔

٤٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ وَحَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ.

محمد ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی تو تین دن تک اسے اختیار ہے کہ چاہے تو اسے واپس کر دے نیز گندم کے علاوہ ایک صاع کوئی سا اناج بھی دے۔

٥٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَخْلَدٍ التَّمِيمِيُّ نَا الْمَكِّيُّ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً احْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

عبداللہ بن مخلد تمیمی، مکی ابن ابراہیم، ابن جریج، زیاد، ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی کر اس کا دودھ لیا اگر پسند کرتا ہو تو اسے رکھ لے اور ناپسند کرتا ہو تو دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں ادا کرے۔

۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ نَا صَدَقَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا مِثْلَ أَوْ مِثْلَيْ لَبَنِهَا قَمْحًا۔

جمیع بن عمیر تیمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دودھ سے بھرے ہوئے تھنوں والا جانور خریدا تو تین دن تک اسے اختیار ہے۔ اگر اسے واپس کرے تو ساتھ ہی اس کے دودھ کے برابر یا اس سے دوچند گندم ادا کرے۔

ف۔ بار بار دودھ کئی روز تک اس کے تھنوں میں روک کر فروخت کرنے سے یہی مقصود ہوتا ہے کہ گاہک سے زیادہ قیمت وصول ہو سکے گی۔ وہ بے خبری میں یہی سمجھے گا کہ یہ جانور تو بہت دودھ دیتا ہے اور واقعی قیمت سے زیادہ دے کر اسے خریدے گا۔ جانور کے مالک کی یہ حرکت صریح دھوکا ہے جو ایک مسلمان کی شان کے ہرگز شایاں نہیں کیونکہ دھوکا دے کر جتنی زائد رقم وصول کرنے میں کامیاب ہوا وہ محض دھوکے سے حاصل کی ہے جو اس کے لیے قطعاً جائز نہیں بھلا مسلمان ایسے حربوں سے اپنی پاک روزی کو کب پلید کرنے لگا ہے جبکہ ان کے خالق و مالک نے صاف صاف فرما دیا ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (۲:۱۸۸) اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْحُكْرَةِ۔

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

۵۲- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ نَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ كَانَ يَحْتَكِرُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَأَلْتُ أَحْمَدَ مَا الْحُكْرَةُ قَالَ مَا فِيهِ عَيْشُ النَّاسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ الْمُحْتَكِرُ مَنْ يَعْتَرِضُ السُّوقَ۔

سعید بن مسیب نے حضرت معمر بن ابو معمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو بنی عدی بن کعب کے ایک فرد تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ذخیرہ اندوزی نہیں کرے گا مگر خطا کار۔ میں (محمد بن عمرو بن عطاء) نے سعید بن مسیب سے عرض کی کہ آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ فرمایا کہ حضرت معمر بھی ذخیرہ اندوزی کیا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد سے دریافت کیا کہ ذخیرہ اندوزی کیا ہے؟ فرمایا کہ جن چیزوں پر لوگوں کی زندگی کا دار و مدار ہے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ امام اوزاعی نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوز وہ ہے جو مال کو بازار میں نہ پہنچنے دے۔

۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ نَا أَبِي ح وَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا يَحْيَى بْنُ الْفَيَّاضِ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ لَيْسَ فِي التَّمْرِ حُكْرَةٌ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ عَنِ الْحَسَنِ فَقُلْنَا لَهُ لَا تَقُلْ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا بَاطِلٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ

محمد بن یحییٰ بن فیاض ان کے والد ماجد ابن المثنیٰ، یحییٰ بن فیاض، ہمام سے روایت ہے کہ قتادہ نے فرمایا۔ کھجوروں میں ذخیرہ اندوزی نہیں ہے۔ ابن مثنیٰ نے کہا کہ یہ امام حسن بصری سے مروی ہے۔ ہم نے ان سے کہا کہ اسے امام حسن بصری سے روایت نہ کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہمارے

الْمُسَيَّبِ يَحْتَكِرُ النَّوَى وَالْخَبَطَ وَالْبَزْرَ.
قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ كَبْسِ الْقَتِّ قَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْحُكْرَةَ وَسَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ فَقَالَ اكْبِسْهُ.

بَابٌ فِي كَسْرِ الدَّرَاهِمِ

٥٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فَضَاءٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُكْسَرَ سِكَّةُ الْمُسْلِمِينَ الْجَائِزَةُ بَيْنَهُمْ إِلَّا مِنْ بَأْسٍ.

بَابٌ فِي التَّسْعِيرِ

٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعِّرْ فَقَالَ بَلْ أَدْعُو ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعِّرْ فَقَالَ بَلِ اللَّهُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ عِنْدِي مَظْلِمَةٌ.

٥٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَلَا السِّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ

نزدیک یہ حدیث باطل محض ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید بن مسیب ذخیرہ کیا کرتے تھے کھجور کی گٹھلیوں، جانوروں کے چارے اور بیجوں کا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے احمد بن یونس سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے سفیان سے جانوروں کے چارے کے متعلق دریافت کیا فرمایا کہ اسلاف اس کے ذخیرے کو ناپسند فرماتے تھے اور میں نے ابوبکر بن عیاش سے پوچھا تو فرمایا کہ روک سکتے ہو۔

درہموں کو توڑنے کا بیان

احمد بن حنبل، معتمر، محمد بن فضاء ان کے والد ماجد علقمہ بن عبداللہ کے والد محترم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے سکہ رائج الوقت کو توڑنے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ کسی ضرورت کے تحت ہو۔

نرخ مقرر کرنا

محمد بن عثمان دمشقی، سلیمان بن بلال، علاء بن عبدالرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ نرخ مقرر فرما دیجیے۔ فرمایا بلکہ دعا کروں گا، پھر ایک شخص نے آکر عرض کی۔ یا رسول اللہ! بھاؤ مقرر فرما دیجیے۔ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ ہی بھاؤ گھٹاتا بڑھاتا ہے اور میں یہ آرزو رکھتا ہوں کہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں کہ میں نے کسی پر بھی زیادتی نہ کی ہو۔

انس، قتادہ اور حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ بھاؤ بہت چڑھ گئے ہیں لہٰذا ہمارے لیے نرخ مقرر کر دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نرخ مقرر کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے وہی رزق کی تنگی اور کشادگی کرتا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں

اَنْ اَلْقَی اللّٰہَ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یَطْلُبُنِیْ بِمَظْلَمَۃٍ فِیْ دَمٍ وَّلَا مَالٍ ملوں کہ تم میں سے کسی کا مجھ سے مطالبہ نہ ہو، جانی یا مالی زیادتی کا۔

ف۔ حکومت کا کسی چیز پر کنٹرول کرنا یعنی اس کا نرخ مقرر کرنا اس حالت میں ظلم ہے جبکہ ایسا کرنے سے کتنے ہی آدمیوں کا واقعی نقصان ہو مگر سرمایہ دار اپنے مال کی منہ مانگی قیمت وصول کریں اور آپس کی ملی بھگت اور ذخیرہ اندوزی سے غریب عوام کو لوٹ رہے ہوں تو ایسے حالات میں حکومت کا نرخ مقرر کر دینا اور ذخیرہ اندوزوں کو مال کھلی مارکیٹ میں لانے پر مجبور کر دینا غریب عوام کے ساتھ ہمدردی ہے۔ راشن بندی یا ذریعہ میعاد لگانے کے باعث بعض اجناس کو حکومت خود خریدتی ہے جس کے باعث حکومت جس جنس کو خریدتی ہے اس کی مقدار اور قیمت کا قبل از وقت اعلان کر دیتی ہے۔ مثلاً پچھلے سال حکومت نے پچاس من گندم خریدی۔ اس سال گندم کی فصل مارکیٹ میں آنے سے پانچ چھ مہینے پہلے ہی اعلان کر دیا جاتا ہے کہ اس سال حکومت اتنے لاکھ ٹن گندم خریدے گی اور ساٹھ روپے من خریدی جائے گی جب تک حکومت کی معینہ مقدار حاصل نہیں ہوتی اس وقت تک کوئی شخص کھلی مارکیٹ میں اپنی زائد گندم برائے فروخت لے جانے کا مجاز نہیں ہوگا۔ ایسی خریداری تین وجہ سے غیر شرعی اور ظلم قرار پاتی ہے۔

۱۔ نرخ وہ ہوتا ہے جو فریقین یعنی بائع اور مشتری کی رضامندی سے قرار پائے لیکن یہاں حکومت خود بھاؤ مقرر کر کے اعلان کر دیتی ہے خواہ اجناس فروخت کرنے والوں کو وہ منظور ہو یا نہ ہو۔ یہ بیع کا شرعی طریقہ کہاں ہوا اور بااختیار والی گنجائش بھی سرے سے مفقود کر کے مشتری نے بائع کو مجبور محض بنا دیا کہ اس تجارت میں اس کی مرضی کو سرے سے دخل ہی نہیں۔ ستم بالائے ستم یہ ہوتا ہے کہ جب حکومت اپنی معینہ مقدار خرید لیتی ہے اور باقی کاشتکاروں کو اپنی اجناس کھلی مارکیٹ میں لانے کی اجازت مل جاتی ہے تو منڈی کا بھاؤ عموماً اس بھاؤ سے اونچا ہوتا ہے جس پر گورنمنٹ نے خریداری کی ہوتی ہے۔ حکومت نے مثلاً ساٹھ روپے من کی گندم خریدی تو اب منڈی میں تقریباً ستر روپے من بکے گی۔ یوں ایک جانب دیہات کے کاشتکاروں کو منڈی کی نسبت دس روپے من کم وصول ہوئے اور دوسری جانب دیہات کا غیر کاشتکار طبقہ اپنی ضروریات کے لیے ستر روپے من گندم خریدے گا۔ حکومت اپنے اس طریقہ خریداری کا یہ عذر پیش کیا کرتی ہے کہ ہم جس بھاؤ خریدتے ہیں راشن میں اسی بھاؤ پبلک کو کھلا دیتے ہیں بلکہ خزانہ عامرہ پر بوجھ ڈال کر راشن میں پبلک کو پچپن روپے فی من دیتے ہیں لہٰذا ہم نے پبلک کے ساتھ کسی حد تک ہمدردی کا اظہار ہی کیا ہے اور ظلم یا ناانصافی کا تو ہمارے اس فعل میں شائبہ بھی داخل نہیں ہے۔ یہ وضاحت عوام کو اس طریقے کے مطمئن ہو جانے کے لیے ممکن ہے کافی ہو لیکن ہماری سمجھ بوجھ سے یہ بات بالاتر ہے کہ کاشتکاروں کو حکومت کے ہاتھوں مثلاً ساٹھ روپے من گندم فروخت کر کے منڈی کی نسبت دس روپے فی من کم ملے اور ان کے کاشتکار دیہاتی بھائی منڈی سے ستر روپے فی من گندم خرید کر کھائیں جبکہ اسی گندم کو شہر میں بسنے والے ملازم مزدور اور تاجر لوگ حکومت کی بدولت پچپن روپے من کھائیں تو انصاف کی ترازو کے دونوں پلڑے برابر ہی نظر آئیں گے یا کافی اونچے نیچے محسوس ہوں گے؟ اس کا صرف یہی حل ہے کہ قیمت مقرر کیے بغیر حکومت اپنی معینہ مقدار کے مطابق تمام اجناس کھلی منڈی سے مقابلے پر خریدے۔ بعد ازاں ضرورت اجناس کا کاشتکاروں کو ذخیرہ کر سکیں۔ اس کے علاوہ باقی تمام حدود و قیود ہیں تو غیر شرعی نظر آتی ہیں اور کہیں اس میں جانبداری کا پہلو کار فرما ہے۔

۲- پچھلے سال مثلاً حکومت نے پچاس روپے من گندم خریدی اور امسال ساٹھ روپے من خریدنے کا ارادہ ہے تو حکومت اس قیمت کا گندم کی فصل آنے سے پانچ چھ مہینے پہلے ہی اعلان فرما دیتی ہے تاکہ بڑے بڑے سرمایہ دار جن کے پاس گندم کے وافر سٹور ہیں وہ پچھلی قیمت کے باعث نقصان نہ اٹھائیں بلکہ اگلی قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے آج سے ہی دس روپے من نرخ اور بڑھا دیں۔ معلوم نہیں پبلک کے غریب عوام کی ہمدردی میں کیا جاتا ہے یا بیچارے صوبائی اور ملک کے مسکین طبقے پر عدم وکرم کی بارش برسائی جاتی ہے۔

۳- نرخ وہ ہوتا ہے جو خریداری کے روز کھلی مارکیٹ کا ہو۔ حکومت جس منڈی سے چاہے خریدے یا اس منڈی کے علاقہ کے کاشتکاروں سے لیکن نرخ وہی ہو جو خریداری کے روز کھلی مارکیٹ کا ہو۔ حکومت کا ایک طرفہ نرخ مقرر کر دینا کسی طرح بھی شرعی نہیں ہو سکتا اور اس میں کاشتکاروں کے ساتھ زیادتی بھی موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ۔

ملاوٹ کرنے کی ممانعت

٥٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَسَأَلَهُ كَيْفَ تَبِيعُ فَأَخْبَرَهُ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ أَنْ أَدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ مَبْلُولٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اناج فروخت کر رہا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کس طرح بیچتے ہو۔ اس نے آپ کو بتا دیا۔ پس آپ پر وحی کی گئی کہ اپنا ہاتھ تو اس میں داخل کیجئے آپ نے اس میں اپنا دست مبارک داخل کیا تو وہ (اناج) گیلا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

٥٨- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى قَالَ كَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ هَذَا التَّفْسِيرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِثْلَنَا۔

حسن بن صباح نے یحییٰ سے روایت کی ہے کہ سفیان لَيْسَ مِنَّا کی لَيْسَ مِثْلَنَا تفسیر کرنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

بَابٌ فِي خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ۔

بائع اور مشتری کے اختیار کا بیان

٥٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بائع و مشتری میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی پر اختیار رہتا ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں ماسوائے بیع خیار کے۔

٦٠- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً روایت

ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه أو يقول أحدهما لصاحبه اختر.

کیا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے کہ تمہیں اختیار ہے۔

٦١- حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المتبايعان بالخيار ما لم يفترقا إلا أن تكون صفقة خيار ولا يحل له أن يفارق صاحبه خشية أن يستقيله.

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں مگر جبکہ اختیار باقی رکھنا بیان کر دیں اور اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ چیز واپس کرنے کے خدشے کی وجہ سے اپنے ساتھی سے جدا ہو۔

٦٢- حدثنا مسدد نا حماد عن جميل بن مرة عن أبي الوضيء قال غزونا غزوة لنا فنزلنا منزلا فباع صاحب لنا فرسا بغلام ثم أقاما بقية يومهما وليلتهما فلما أصبحا من الغد حضر الرحيل فقام إلى فرسه يسرجه فندم فأتى الرجل وأخذه بالبيع فأبى الرجل أن يدفعه إليه فقال بيني وبينك أبو برزة صاحب النبي صلى الله عليه وسلم فأتيا أبا برزة في ناحية العسكر فقالا له هذه القصة فقال أترضيان أن أقضي بينكما بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا قال هشام بن حسان حدث جميل أنه قال ما أراكما افترقتما.

ابو الوضی کا بیان ہے کہ ہم نے ایک جہاد کیا جس کے دوران ایک منزل پر اترے تو ہمارے ایک ساتھی نے غلام کے بدلے گھوڑا فروخت کیا۔ پھر اس روز باقی وقت اور رات کو دونوں بائع و مشتری ساتھ رہے۔ اگلی صبح کو جب کوچ کرنے لگے تو گھوڑے والا اپنے گھوڑے پر زین کسنے لگا نادم ہو کر دوسرے کے پاس آیا اور بیع فسخ کرنے کو کہا۔ دوسرے نے گھوڑا دینے سے انکار کیا اور کہا کہ میرے اور آپ کے درمیان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیصلہ کریں گے۔ پس دونوں حضرت ابو برزہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو لشکر کے ایک جانب تھے۔ دونوں نے آپ سے واقعہ عرض کر دیا۔ انہوں نے فرمایا۔ کیا تم دونوں اس بات پر راضی ہو کہ میں تمہارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کر دوں؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بائع اور مشتری کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ ہشام بن حسان نے کہا کہ جمیل کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا میری نظر میں تو تم دونوں جدا نہیں ہوئے۔

٦٣- حدثنا محمد بن حاتم الجرجرائي قال مروان الفزاري أخبرنا عن يحيى بن أيوب قال كان أبو زرعة إذا بايع رجلا خيره قال

ایوب کا بیان ہے کہ ابو زرعہ جب کسی سے سودا کرتے تو اسے اختیار دیتے پھر کہتے کہ آپ مجھے اختیار دیں اور کہتے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے

ثُمَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي فَيَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْتَرِقَنَّ اثْنَانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ۔

سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آدمی جدا نہ ہوں مگر رضامندی کے ساتھ۔

٦٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتِ الْبَرَكَةُ مِنْ بَيْعِهِمَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَحَمَّادٌ وَأَمَّا هَمَّامٌ فَقَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَ ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

عبد اللہ بن حارث نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں مگر انہوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف ظاہر کر دی تو دونوں کو اللہ تعالیٰ اس سودے میں برکت دے گا۔ اگر انہوں نے کچھ چھپایا اور غلط بیانی سے کام لیا تو ان کے سودے سے برکت جاتی رہے گی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے۔ سعید بن ابی عروبہ اور حماد اور ہمام نے ہمام کی روایت میں یہ بھی فرمایا۔ یہاں تک کہ دونوں جدا ہو جائیں یا تین دفعہ کا اختیار دے دیں۔

باب ٢٢ فِي فَضْلِ الْإِقَالَةِ

اقالہ کی فضیلت

٦٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللَّهُ عَثْرَتَهُ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے درگزر فرمائے گا۔

ف۔ زید غریب ہے اور بکر مالدار۔ بکر اگر سودے میں زید کی غربت کو مد نظر رکھے اور زید اگر سودے کو پھیرنا چاہے تو واپس کر لے اور اس کی غربت کے پیش نظر بیع کو فسخ کر دے سودے میں غریب بھائی کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دینا بہت بڑی نیکی اور اعلیٰ درجے کی خیر خواہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ٢٣ فِيمَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

ایک سودے میں دو سودے کرنا

٦٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْكَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک سودے میں دو سودے کیے تو اس کا سودا وہی ہے جو کم قیمت والا ہو ورنہ سود شمار ہوگا۔

ف۔ دو سودوں سے مراد یہ ہے کہ زید مثلاً بجلی کے پنکھوں کا کاروبار کرتا ہے۔ اس نے پنکھوں کی دو قیمتیں رکھی ہوں کہ اگر کوئی نقد خریدے تو پانچ سو روپے میں مل جائے گا اور ادھار یا قسطوں پر لے تو چھ سو روپے میں ملے گا۔ (س)

حالت میں اصل قیمت پانچ سو روپے قرار پائے گی اور جتنے پنکھے ادھار یا قسطوں پر فروخت کر کے چھ سو روپے فی پنکھا وصول کرے گا تو ایسے ہر پنکھے کی شرعی قیمت بھی پانچ سو روپے ہی ہوگی اور سو روپیہ فی پنکھا جو زائد وصول کیا وہ سود شمار ہوگا سو اللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۴ فِي النَّهْيِ عَنِ الْعِينَةِ۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ح وَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرُلُّسِيُّ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ إِسْحَاقَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ عَطَاءَ الْخُرَاسَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْإِخْبَارُ لِجَعْفَرٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ۔

بیع عینہ کی ممانعت

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، حیوۃ بن شریح، جعفر بن مسافر تنیسی، عبد اللہ بن یحییٰ برلسی، حیوۃ بن شریح، اسحٰق ابو عبد الرحمٰن، سلیمان، ابو عبد الرحمٰن خراسانی، عطا خراسانی، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم بیع عینہ کرنے لگو گے اور بیلوں کی دمیں پکڑنے لگو گے اور کاشتکاری میں مگن ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ ذلت و رسوائی کو تم پر مسلط کر دے گا جب تک اپنے دین کی طرف نہیں لوٹو گے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حدیث کے یہ الفاظ جعفر بن مسافر تنیسی کے ہیں۔

ف۔ ایک ہی چیز کی نقد قیمت کچھ ہو اور ادھار قیمت کچھ۔ اسے بیع عینہ کہتے ہیں۔ نقد قیمت سے ادھار والی قیمت جتنی زیادہ ہو وہ اضافہ شرعاً سود شمار ہوتا ہے۔ یہ تجارت کے پردے میں سود کھانے کی ترکیب ہے جس سے ذلت و رسوائی پوری قوم کا مقدر ہو جاتی ہے کیونکہ ہمدردی اور ایثار کے جذبات اس کے باعث مفقود ہو جاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۵ فِي السَّلَفِ۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ۔

بیع سلف کا بیان

عبد اللہ بن کثیر نے ابو المنہال سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو وہ پھلوں میں سال، دو سال یا تین سال کا سلف کیا کرتے تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو پھلوں کا سلف کرے تو پیشگی قیمت دیتے وقت تول مقرر ہو، ماپ مقرر ہو اور مدت مقرر ہو۔

۶۹ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ
ح وَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ
أَوْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُجَالِدٍ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُونِي
إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنْ كُنَّا
نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ
وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ نَا ابْنُ كَثِيرٍ إِلَى قَوْمٍ مَا
هُوَ عِنْدَهُمْ ثُمَّ اتَّفَقَا وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى
فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى
ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
أَبِي الْمُجَالِدِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ
مَا هُوَ عِنْدَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الصَّوَابُ ابْنُ
أَبِي الْمُجَالِدِ وَشُعْبَةُ أَخْطَأَ فِيهِ۔

۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى نَا
أَبُو الْمُغِيرَةِ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ
حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى
الْأَسْلَمِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّامَ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ
أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْبُرِّ وَالزَّيْتِ سِعْرًا
مَعْلُومًا وَأَجَلًا مَعْلُومًا فَقِيلَ لَهُ مِمَّنْ لَهُ ذٰلِكَ
قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ۔

بَابٌ فِي السَّلَفِ فِي ثَمَرَةٍ بِعَيْنِهَا۔

۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ رَجُلٍ نَجْرَانِيٍّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَجُلًا أَسْلَفَ رَجُلًا فِي نَخْلٍ فَلَمْ تُخْرِجْ
تِلْكَ السَّنَةَ شَيْئًا فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ ارْدُدْ

حفص بن عمر، شعبہ۔ ابن کثیر، شعبہ، محمد یا عبدالرحمٰن بن مجالد کا بیان ہے کہ عبداللہ بن شداد اور ابوبردہ کا سلف میں اختلاف ہو گیا تو انہوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ پس میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے دور میں گندم، جو، کھجور اور کشمش میں سلف کیا کرتے تھے۔ ابن کثیر نے یہ بھی کہا ان لوگوں سے جن کے پاس یہ چیزیں نہ ہوتیں پھر دونوں متفق ہو گئے۔ میں نے حضرت ابن ابزیٰ سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

محمد بن بشار، یحییٰ اور ابن مہدی، شعبہ، عبداللہ بن ابی مجالد اور عبدالرحمٰن نے ابن مجالد سے اس حدیث سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ ان لوگوں سے جن کے پاس یہ چیزیں نہ ہوتیں امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن ابی مجالد درست کہا اور شعبہ سے اس روایت میں غلطی واقع ہو گئی ہے۔

ابی اسحٰق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں علاقہ شام میں جہاد کیا۔ پس شام کے کسانوں میں سے ہمارے پاس کسان آتے تو ہم نے ان سے گندم اور تیل میں سلف کیا جس کا نرخ اور مدت مقرر کر لیتے ان سے کہا گیا کہ اس سے کس سے ہوتے جن کے پاس یہ چیزیں ہوں گی۔ فرمایا کہ ہم ان سے پوچھا نہیں کرتے تھے۔

کسی خاص درخت کے پھل میں سلف کرنا

ایک نجرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے سے کھجوروں میں سلف کیا اس سال کھجوروں میں بالکل پھل نہ آیا۔ پس وہ اپنا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے تو فرمایا کہ تم کس چیز کے بدلے اس کا مال لے رہے ہو؟ اس

عَلَيْهِ مَا لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تُسْلِفُوا فِي النَّخْلِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

کا مال اسے واپس دو پھر فرمایا کہ کھجوروں میں سلف نہ کیا کرو مگر جب ان کی پختگی ظاہر ہو جائے۔

باب ۲۷۔ السَّلَفِ لَا يُحَوَّلُ۔

جس میں سلف کیا اسے نہ بدلے۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا أَبُو بَدْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي الطَّائِيَّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ إِلَى غَيْرِهِ۔

محمد بن عیسیٰ، ابوبدر، زیاد بن خیثمہ، سعد طائی، عطیہ بن سعد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی چیز کی پیشگی قیمت دے تو اسے دوسری چیز کی طرف نہ پھیرے۔

باب ۲۸۔ فِي وَضْعِ الْجَائِحَةِ۔

قدرتی نقصان کو وضع کرنا

۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ۔

عیاض بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص کے پھلوں کو قدرتی آفت آگئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جو اس نے خریدے تھے۔ لہٰذا اس پر قرض بہت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے صدقہ دو لوگوں نے اسے خیرات دی لیکن وہ اتنا مال نہ ہوا جس سے اس کا قرضہ ادا ہو جاتا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض خواہ سے فرمایا کہ جو کچھ موجود ہے اسے لے لو اور اس کے سوا تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ تَمْرًا فَأَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

سلیمان بن داؤد مہری اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ابن جریج، محمد بن معمر، ابوعاصم، ابن جریج، ابوالزبیر مکی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم پھل خریدو اپنے بھائی سے پھر اسے قدرتی آفت آ جائے تو تمہیں اپنے بھائی سے کچھ بھی لینا حلال نہیں ہے۔ تم کس چیز کے بدلے میں اپنے بھائی کا مال ناحق لو گے؟

باب ۲۹ فِي تَفْسِيرِ الْجَائِحَةِ۔

قدرتی آفت کا بیان

٧٦۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْجَوَائِحُ كُلُّ ظَاهِرٍ مُفْسِدٍ مِنْ مَطَرٍ أَوْ بَرَدٍ أَوْ جَرَادٍ أَوْ رِيحٍ أَوْ حَرِيقٍ۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، عثمان بن حکم، ابن جریج سے روایت ہے کہ عطاء نے فرمایا۔ قدرتی آفت سے مراد وہ ظاہری نقصان ہے جو فصل کو تباہ کر دے جیسے بارش، پالا، ٹڈی، آندھی اور جلنا وغیرہ۔

٧٧۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لَا جَائِحَةَ فِيمَا أُصِيبَ دُونَ ثُلُثِ رَأْسِ الْمَالِ قَالَ يَحْيَى وَذَلِكَ فِي سُنَّةِ الْمُسْلِمِينَ۔

عثمان بن حکم سے روایت ہے کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا۔ قدرتی آفت اسے شمار نہیں کیا جائے گا جس کے باعث تہائی سے کم مال کا نقصان ہو۔ یحییٰ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں یہی دستور چلا آیا ہے۔

باب ۳۰ فِي مَنْعِ الْمَاءِ۔

پانی روکنے کا بیان

٧٨۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زائد پانی سے کوئی کسی کو نہ روکے تاکہ گھاس بھی بچی رہے۔

٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ فَضْلَ مَاءٍ عِنْدَهُ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ يَعْنِي كَاذِبًا وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا ایک وہ جس کے پاس زائد پانی ہو اور مسافر کو اس سے روکے۔ دوسرا وہ جو اپنا مال بیچنے کے لیے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے۔ تیسرا وہ جس نے کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کی امام نے اسے کچھ دیا تو وعدہ پورا کرے اور نہ دے تو وعدہ پورا نہ کرے۔

٨٠۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَالَ فِي السِّلْعَةِ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْآخَرُ فَأَخَذَهَا۔

جریر نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً حدیث مذکورہ کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں پاک نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور مال بیچتے ہوئے کہے کہ خدا کی قسم مجھے اتنی قیمت ملتی تھی تاکہ دوسرا اسے سچا سمجھ کر چیز خرید لے۔

٨١۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُورٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ أَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيصِهِ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَيَلْتَزِمُ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ۔

بہیسہ نامی عورت سے اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے والد محترم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی پس اپنا منہ آپ کے کرتہ مبارک کے اندر داخل کر کے بوسے دینے اور لپٹنے لگے۔ پھر عرض گزار ہوئے یا نبی اللہ! وہ کونسی چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے؟ فرمایا پانی۔ عرض کی کہ یا نبی اللہ! وہ کونسی چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے؟ فرمایا کہ نمک۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! وہ چیز کونسی ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے؟ فرمایا کہ اگر تم نیکی کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

٨٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اللُّؤْلُؤِيُّ نَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ زَيْدٍ الشَّرْعَبِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَرْنٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ نَا أَبُو خِدَاشٍ وَهٰذَا لَفْظُ عَلِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أَسْمَعُهُ يَقُولُ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَاءِ وَالْكَلَإِ وَالنَّارِ۔

علی بن جعد لؤلؤی، حریز بن عثمان، حبان، ابن زید شرعبی قرن کا ایک آدمی مسدد بن یونس، حریز بن عثمان، ابو خداش نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں تین دفعہ جہاد کرنے کا شرف حاصل کیا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین چیزوں میں مسلمان شریک ہیں پانی گھاس اور آگ میں (حدیث کے یہ الفاظ علی بن جعد لؤلؤی کے ہیں۔

بَابٌ ۳١ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

زائد پانی فروخت کرنا

٨٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔

عبد اللہ بن محمد نفیلی، داؤد بن عبد الرحمٰن عطار، عمرو بن دینار، ابو منہال سے حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پانی کے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جو ضرورت سے بچ رہے۔

بَابٌ ٣٢ فِي ثَمَنِ السِّنَّوْرِ

بلی کی قیمت کا بیان

٨٤۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ ح وَالرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ

ابراہیم بن موسیٰ رازی اور ربیع بن نافع ابو توبہ اور علی بن بحر، عیسیٰ، اعمش، سفیان نے حضرت جابر بن عبد اللہ

قَالَا ثَنَا عِيسَى وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

۸۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ.

احمد بن حنبل، عبد الرزاق، عمرو بن زید صنعانی، ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ ۳۳ فِي أَثْمَانِ الْكِلَابِ.

کتوں کی قیمت کا بیان

۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

قتیبہ بن سعید، سفیان، زہری، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور کاہن کے محنتانے سے منع فرمایا ہے۔

ف۔ اس زمانے میں جبکہ انسان کو انسان سے ہمدردی کم عداوت زیادہ ہو گئی ہے اور ایک علاقے یا ملک کے انسان دوسرے علاقے یا ملک کے انسانوں کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دینے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور مہلک سے مہلک ہتھیار دوسرے انسانوں کو ختم کرنے کے لیے ایجاد کیے جا رہے ہیں تو پلید جانوروں کی محبت بھی زوروں پر ہے بعض انسانوں کو کتوں سے تو دیوانہ وار پیار ہے۔ بعض کتے سرمایہ داروں کے یہاں ہزاروں میں بکے اور خریدے جا رہے ہیں حالانکہ کتے کی قیمت لینا اور دینا دونوں حرام ہیں اور پھر کتوں کی اتنی خدمت کرتے ہیں جتنی اس طبقے میں والدین کی خدمت بھی نہیں کی جاتی۔ یہ قیامت کی ایک نشانی اور انسانیت کا جنازہ نکالنے کے سوا اور کیا ہے؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۷ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَإِنْ جَاءَ يَطْلُبُ ثَمَنَ الْكَلْبِ فَامْلَأْ كَفَّهُ تُرَابًا.

ربیع بن نافع ابو توبہ، عبید اللہ بن عمرو، عبدالکریم، قیس بن حبتر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ اگر کتے کا مالک قیمت طلب کرنے آئے تو اس کے ہاتھوں میں مٹی بھر دینا۔

۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

ابوالولید طیالسی، شعبہ، عون بن ابو جحیفہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ.

٨٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ.

احمد بن صالح، ابن وہب، معروف بن سوید جذامی، علی بن رباح لخمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حلال نہیں ہے کتے کی قیمت، کاہن کی مٹھائی اور زانیہ کی کمائی۔

بَابٌ ٣٧ فِي ثَمَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ

شراب اور مردار کی قیمت کا بیان

٩٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ وَثَمَنَهُ.

احمد بن صالح، عبد اللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، عبد الوہاب بن بخت، ابوالزناد، اعرج سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام فرمایا اور اس کی قیمت کو، مردار کو حرام فرمایا اور اس کی قیمت کو، خنزیر کو حرام فرمایا اور اس کی قیمت کو۔

٩١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ.

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ مردار کی چربی کے بارے میں کیا ارشاد ہے جبکہ اس سے کشتیوں کو چکنی اور کھالوں کو نرم کیا جاتا ہے اور لوگ اسے چراغوں میں جلاتے ہیں۔ فرمایا نہیں وہ تو حرام ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام فرمایا لیکن انہوں نے اسے پگھلایا پھر فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی۔

٩٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ

محمد بن بشار، ابو عاصم، عبد الحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب، عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی لیکن یہ نہیں کہا کہ وہ حرام ہے۔

نَحْوَهُ لَمْ يَقُلْ هُوَ حَرَامٌ۔

۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ بِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ بَرَكَةَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عِنْدَ الرُّكْنِ قَالَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ ثَلَاثًا إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَأَيْتُ وَقَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ۔

خالد بن عبد اللہ نے برکہ ابی الولید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکن (حجر اسود یا رکن یمانی) کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا پس آپ نے نگاہ مبارک آسمان کی طرف اٹھائی اور ہنسے۔ پھر تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہود پر لعنت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام فرمایا تھا پس انہوں نے اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام فرماتا ہے تو ان پر اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا۔ خالد بن عبد اللہ کی حدیث میں رأیت کا لفظ نہیں کہا ہے اور کہا۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے۔

۹۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ بَيَانٍ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابن ادریس اور وکیع، طعمہ بن عمرو جعفری، عمر بن بیان تغلبی، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے شراب فروخت کی تو گویا اس نے خنزیر کے گوشت کو صاف کیا۔

۹۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا وَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ ہمیں پڑھ کر سنائیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کی تجارت کو حرام فرما دیا ہے۔

۹۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ فِي الرِّبَا۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ سود کے متعلق آخری آیتیں ہیں۔

باب ۳۵ - فِي بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَوْفَى

قبضے سے پہلے غلے کو فروخت کرنے کا بیان

۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اناج خریدے تو اس وقت تک اسے فروخت نہ کرے جب تک قبضہ نہ کر لے۔

۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ يَعْنِي جِزَافًا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم اناج خریدتے تو ہمارے پاس آدمی بھیجا جاتا جو ہم سے کہتا کہ جس مکان سے ہم نے اناج خریدا ہے اسے کسی دوسرے مکان میں منتقل کر لیں اس سے پہلے کہ ہم اسے فروخت کریں۔

۹۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الطَّعَامَ جِزَافًا بِأَعْلَى السُّوقِ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لوگ بازار کے بلندی والے حصے سے اناج کے ڈھیر خریدا کرتے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے منتقل کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرما دیا۔

۱۰۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ نَا عَمْرٌو عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَدِينِيِّ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، منذر بن عبید مدنی، قاسم بن محمد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپ تول کر خریدے ہوئے غلے کو قبضہ کر لینے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ زَادَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ قَالَ أَلَا تَرَى أَنَّهُمْ يَتَبَايَعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرْجًى۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو غلہ خریدے تو اس وقت تک اسے فروخت نہ کرے جب تک اسے تول نہ لیا جائے۔ ابوبکر نے یہ بھی کہا۔ میں (طاؤس) حضرت ابن عباس کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیوں؟ فرمایا تم دیکھتے نہیں کہ لوگ میعاد مقرر کر کے سونے کے بدلے اناج خرید لیتے ہیں۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ وَهٰذَا لَفْظُ مُسَدَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرٰى أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ زَادَ مُسَدَّدٌ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَ الطَّعَامِ۔

مسدد اور سلیمان بن حرب، حماد ... مسدد، ابو عوانہ، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اناج خریدے تو جب تک قبضہ نہ کرلے اُسے فروخت نہ کرے۔ سلیمان بن حرب نے حتی یستوفیہ کہا ہے۔ مسدد نے یہ بھی کہا کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا، میرے خیال میں ہر چیز کا حکم اناج کی طرح ہے۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوُا الطَّعَامَ جِزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ إِلٰى رَحْلِهِ۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہیں مار پڑتی تھی جب کہ وہ اناج خریدتے اور اپنے گھر لے جانے سے پہلے اُسے فروخت کر دیا کرتے۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا فِي السُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لَقِيَنِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلٰى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتّٰى تَحُوزَهُ إِلٰى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتّٰى يَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلٰى رِحَالِهِمْ۔

ابوالزناد نے عبید اللہ بن حنین سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ میں نے بازار سے تیل خریدا۔ جب میں نے اُسے قیمت ادا کردی تو مجھے ایک آدمی ملا جو مجھے اچھا خاصا نفع دینے لگا۔ میں نے چاہا کہ اس کے ہاتھ فروخت کردوں کہ ایک آدمی نے پیچھے سے میری کلائی پکڑلی۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن ثابت تھے۔ فرمایا کہ اسے اس وقت تک فروخت نہ کیجئے جب تک آپ اپنے گھر نہ لے جائیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی جگہ چیز کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جہاں سے خریدی ہو یہاں تک کہ خریدار اُسے اپنے گھر لے جائے۔

ف۔ دریں ایام تاجر حضرات اس شرعی اصول کو بالکل نظر انداز کرتے ہیں۔ ایک منڈی سے مال خریدتے ہیں اور دوسرے سے سودا کرکے اسی منڈی سے مال دوسرے کو فروخت کر دیتے ہیں اور پہلا خریدار اس جگہ سے مال کو

اٹھاتا ہی نہیں جہاں سے خرید اتھا۔ بعض اوقات کئی روز تک اسی منڈی میں مال کو رکوا دیا جاتا ہے اور نفع ملنے پر اسی جگہ دوسرے کو دے دیا جاتا ہے۔ یہ شرعی اصول تجارت کے خلاف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۳۳ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ عِنْدَ الْبَيْعِ لَا خِلَابَةَ

سودے کے وقت کہنا کر دھوکا نہ دینا

١٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ وہ بیع میں دھوکا کھا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جب تم سودا کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔ پس وہ آدمی جب بھی سودا کرتا تو کہہ دیا کرتا کہ دھوکا نہ دینا۔

١٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَرُزِّيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو ثَوْرٍ الْكَلْبِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَأَتَى أَهْلُهُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلَى فُلَانٍ فَإِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ لِلْبَيْعِ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ
قَالَ أَبُو ثَوْرٍ عَنْ سَعِيدٍ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں خرید و فروخت کیا کرتا تھا جب کہ اس کی عقل میں کمزوری تھی۔ اس کے گھر والے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ فلاں کو خرید و فروخت سے روک دیجئے کیونکہ ان کی عقل میں کمی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا اور خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں بیع سے رک نہیں سکتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم تجارت کو چھوڑ نہیں سکتے تو سودے کے وقت کہہ دیا کرو۔ ادھار اور دھوکا نہ دینا۔ ابو ثور نے سعید سے بھی روایت کی ہے۔

بَابٌ ۳۴ فِي الْعُرْبَانِ۔

عربان کا بیان

١٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عربان سے منع فرمایا ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ فِيمَا نُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ أَوْ يَتَكَارَى الدَّابَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أُعْطِيكَ دِينَارًا عَلَى أَنِّي إِنْ تَرَكْتُ السِّلْعَةَ أَوِ الْكِرَاءَ فَمَا أَعْطَيْتُكَ لَكَ۔

ہمارے خیال میں یہ اس طرح ہے اور آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، جیسے ایک آدمی غلام خریدے یا کرائے پر جانور لے تو کہے کہ میں آپ کو ایک دینار دیتا ہوں اس شرط پر کہ اگر میں سامان نہ خریدوں یا کرائے پر نہ رکھوں تو جو میں نے آپ کو دیا ہے وہ آپ کا ہوگا۔

ف۔ قیمت ادا کرنے اور چیز لینے سے پہلے خریدار کا بطور سائی یا بیعانہ کچھ دینا ایک قسم کا پیشگی معاہدہ ہے اور بیع اسی وقت واقع ہوگی جب قیمت ادا کی جائے اور مشتری اس چیز پر قبضہ کرے۔ پیشگی ایسا معاہدہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ جیسا کہ ایک سفر سے واپس لوٹتے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اونٹ کا سودا کیا۔ لیکن مدینہ منورہ پہنچنے پر حضرت جابر نے اونٹ آپ کی خدمت میں پیش کیا اور اسی وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیمت ادا کی۔ بطور بیعانہ یا سائی کچھ رقم دی ہے لیکن گاہک کسی وجہ سے اب خریدنے سے عاجز ہو جائے تو بیعانہ ضبط کر لینا حرام ہے اور ایسی ہی بیع کو بیع عربان کہتے ہیں۔ اگر معاہدے کے وقت بائع نے ایسی شرط کی ہو تو شرعاً ایسی شرط کا لگانا محض باطل اور لغو ہے۔ دوسرے کا مال ایسی شرط کر کے ہڑپ کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ اگر وہ خریدنے سے عاجز ہو گیا تو اس کا بیعانہ واپس کر دینا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۳۸۔ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ۔

ایسی چیز بیچنا جو پاس نہ ہو

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي أَفَأَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ فَقَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

یوسف بن ماہک سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے پاس ایک آدمی آتا ہے اور وہ مجھ سے ایسی چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہے، کیا میں اس کے لیے بازار سے خرید لاؤں؟ فرمایا کہ جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اسے فروخت نہ کرو۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتَّى ذَكَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ تَضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں حلال ہو سلف اور بیع اور نہ بیع میں دو شرطیں اور نہ منافع جس کا آدمی ذمہ دار نہ بنے اور نہ اس چیز کی بیع جائز ہے جو تمہارے پاس نہ ہو۔

ف۔ بائع یا مشتری کی جانب سے کسی سودے میں دو شرطوں کا رکھنا جائز نہیں ہے، ہاں ایک شرط میں مضائقہ نہیں ہے جیسا کہ مشہور حدیث میں ہے کہ ایک سفر سے لوٹتے ہوئے راستے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اونٹ کا سودا کیا۔ انھوں نے شرط رکھی کہ مدینہ منورہ تک اسی پر سوار ہو کر جاؤں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ شرط منظور فرمائی تھی جس سے ایک شرط کے جواز میں بحث نے کلام نہ رہی۔ علامہ وحید الزماں خاں صاحب کا اسی حدیث کے تحت حاشیے میں ایک شرط کو ناجائز بتانا (صفحہ ۶۴) خلاف حدیث ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۹ فِي شَرْطٍ فِي بَيْعٍ۔

بیع میں شرط کرنا

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا نَا عَامِرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بِعْتُهُ يَعْنِي بَعِيرَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي قَالَ فِي آخِرِهِ تُرَانِي إِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِجَمَلِكَ خُذْ جَمَلَكَ وَثَمَنَهُ فَهُمَا لَكَ۔

عامر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک اونٹ بیچا اور یہ شرط رکھی کہ اپنے گھر پہنچنے تک اسی پر سواری کروں گا۔ اس کے آخر میں حضور نے فرمایا: کیا تم خیال کرتے ہو گے کہ تمہارے اونٹ کے لیے کہ تمہارے لیے شراکت کیا کر دیا۔ اپنا اونٹ لے لو اور اس کی قیمت بھی وصول کر لو دونوں چیزیں تمہاری ہیں۔

باب ۴۰ فِي عُهْدَةِ الرَّقِيقِ۔

لونڈی غلام کی ذمہ داری

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ۔

حسن نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لونڈی غلام کی ذمہ داری تین دن تک ہے۔

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ إِنْ وَجَدَ دَاءً فِي الثَّلَاثِ لَيَالِي رُدَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَإِنْ وَجَدَ دَاءً بَعْدَ الثَّلَاثِ كُلِّفَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ اشْتَرَاهُ وَبِهِ هَذَا الدَّاءُ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا التَّفْسِيرُ مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ۔

ہمام نے قتادہ سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ اگر تین دن کے اندر کوئی عیب پائے تو گواہوں کے بغیر واپس کر سکتا ہے اور تین دن کے بعد عیب پائے تو گواہ پیش کرنے ہوں گے کہ خریدتے وقت یہ عیب اس میں موجود تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قتادہ کے ارشاد کا مطلب یہی ہے۔

باب ۴۱ فِيمَنِ اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَعْمَلَهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا۔

کسی نے غلام خریدا اس سے کام لیا پھر اسمیں عیب پایا

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، مخلد بن خفاف، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ضامن ہو وہی حاصل کا مستحق ہے۔

۱۱۴- حدثنا محمود بن خالد نا الفريابي عن سفيان عن محمد بن عبد الرحمن عن مخلد الغفاري قال كان بيني وبين أناس شركة في عبد فاقتويته وبعضنا غائب فأغل علي غلة فخاصمني في نصيبه إلى بعض القضاة فأمرني أن أرد الغلة فأتيت عروة بن الزبير فحدثته فأتاه عروة فحدثه عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخراج بالضمان۔

۱۱۵- حدثنا إبراهيم بن مروان نا أبي نا مسلم بن خالد الزنجي نا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن رجلا ابتاع غلاما فأقام عنده ما شاء الله أن يقيم ثم وجد به عيبا فخاصمه إلى النبي صلى الله عليه وسلم فرده عليه فقال الرجل يا رسول الله قد استغل غلامي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخراج بالضمان قال أبو داود هذا إسناد ليس بذاك۔

باب ۷۲ إذا اختلف البيعان والمبيع قائم

۱۱۶- حدثنا محمد بن يحيى بن فارس نا عمر بن حفص بن غياث نا أبي عن أبي عميس قال أخبرني عبد الرحمن بن قيس بن محمد بن الأشعث عن أبيه عن جده قال اشترى الأشعث رقيقا من رقيق الخمس من عبد الله بعشرين ألفا فأرسل عبد الله إليه في ثمنهم فقال إنما أخذتهم بعشرة آلاف فقال عبد الله فاختر رجلا يكون بيني وبينك قال الأشعث أنت بيني وبين نفسك قال عبد الله فإني سمعت

مخلد غفاری کا بیان ہے کہ میرے اور کچھ لوگوں کے درمیان ایک غلام مشترک تھا۔ میں نے غلام کو ایک کام پر لگایا اور ساجھیوں میں سے ایک موجود نہ تھا۔ اس نے مجھ سے جھگڑا کیا اور مقدمہ ایک قاضی کی عدالت میں پیش کر دیا۔ اس نے مجھے حصہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ پس میں نے حضرت عروہ بن زبیر کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے ماجرا عرض کیا۔ عروہ ان کے پاس تشریف لا کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نفع اس کا ہے جو ضامن ہو۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے غلام خریدا اور وہ اس کے پاس رہا جتنے دن اللہ نے چاہا۔ پھر اس میں عیب معلوم ہوا۔ پس اس نے یہ مقدمہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ آپ نے اسے واپس کروا دیا۔ سابقہ مالک عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میرے غلام سے کمائی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفع اس کا ہے جو ضامن ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ

جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے اور سودا قائم ہو

عبدالرحمٰن بن قیس بن محمد بن اشعث کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت اشعث نے چند غلام خمس کے غلاموں میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود سے بیس ہزار میں خریدے۔ پس حضرت عبداللہ نے قیمت مانگنے کے لیے ان کی طرف آدمی بھیجا تو انہوں نے کہا کہ میں نے دس ہزار میں لیے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ ہم دونوں کسی آدمی کو تجویز کر لیتے ہیں جو ہم دونوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔ حضرت اشعث نے کہا کہ ہمارے درمیان کا فیصلہ آپ خود کر دیجئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اختلف البیعان ولیس بینھما بینة فھو ما یقول رب السلعة او یتتارکان۔

فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب بائع اور مشتری کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان کے پاس گواہ نہ ہوں تو بات مانی جائے گی جو مال والا کہے یا دونوں اس سودے کو چھوڑ دیں۔

ف۔ قربان جائیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دیانت و ثقاہت اور تقویٰ و طہارت پر کہ ایک غلام کی خرید و فروخت سے متعلق قیمت کے بارے میں حضرت اشعث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان اختلاف ہو گیا تو حضرت اشعث نے کسی تیسرے سے فیصلہ کروانے کے بجائے فیصلہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہی کے سپرد کر دیا۔ سبحان اللہ ہمارے امام اعظم کے امام علم کی دیانت و ثقاہت صحابہ کرام میں بھی اس درجہ مسلّم تھی کہ ایک فریق ہونے کے باوجود دوسرے فریق نے فیصلہ حضرت ابن مسعود کے سپرد کر دیا۔ جس ہستی کی ثقاہت، دیانت اور تقویٰ و طہارت پر فریق ہونے کے باوجود صحابہ کرام کو اس درجہ اعتماد ہو اس پر اگر آج کے نیم ملاں چند حدیثیں پڑھ کر اعتماد نہ کریں تو کشور ثقاہت کے اس فرماں روا کی جلالت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے!
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

۱۱۷۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد النفیلی نا ھشیم انا ابن ابی لیلی عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابیہ ان ابن مسعود باع من الاشعث بن قیس رقیقا فذکر معناہ والکلام یزید وینقص۔

قاسم بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن مسعود نے حضرت اشعث بن قیس کے ہاتھوں چند غلام فروخت کیے۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی اور اس میں الفاظ کچھ کم و بیش ہیں۔

باب ٣٣ فی الشفعة

شفعہ کا بیان

۱۱۸۔ حدثنا احمد بن حنبل نا اسمعیل بن ابراھیم عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعة فی کل شرک ربعة او حائط لا یصلح ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان باع فھو احق بہ حتی یؤذنہ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مشترک چیز میں شفعہ ہے خواہ وہ گھر ہو یا باغ۔ شریک کی اجازت کے بغیر اس کا فروخت کرنا درست نہیں ہے اگر فروخت کر دی (بغیر اجازت) تو وہی زیادہ حقدار ہے، جب تک اجازت نہ دے۔

۱۱۹۔ حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد اللہ قال انما جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعة فی کل مال لم یقسم فاذا وقعت

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر اس مال میں شفعہ مقرر فرمایا ہے جو تقسیم نہ کر لیا گیا ہو۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے نکل جائیں تو شفعہ نہ ہوگا۔

الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَوْ عَنْهُمَا جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُسِمَتِ الْأَرْضُ وَحُدَّتْ فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، حسن بن ربیع، ابن ادریس، ابن جریج، زہری، ابو سلمہ یا سعید بن مسیب یا دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب زمین تقسیم کر لی جائے اور اس کی حد بندی ہو گئی تو اس میں شفعہ نہیں ہے۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ سَمِعَ أَبَا رَافِعٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ۔

عبد اللہ بن محمد نفیلی، سفیان، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شرید، حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنی نزدیکی کے باعث ہمسایہ زیادہ حقدار ہے۔

ف۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک مکان کے شفعہ کا ہمسائے کو بھی حق حاصل ہے اور اس حدیث کے مطابق دوسروں سے زیادہ حقدار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِدَارِ الْجَارِ أَوِ الْأَرْضِ۔

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھر کا ہمسایہ دوسرے ہمسائے کے گھر کا زیادہ حقدار ہے اور زمین کا۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمسایہ اپنے ہمسائے کے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے۔ وہ اس کا انتظار کرے جب کہ وہ غائب ہو جب کہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔

بَابٌ ۷۷ فِي الرَّجُلِ يُفْلِسُ فَيَجِدُ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ۔

مفلس ہو جانے کی صورت میں مال والا اپنے مال کا زیادہ مستحق ہے

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح وَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ الْمَعْنَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، نفیلی، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبد العزیز، ابو بکر بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ابن حزم عن عمر بن عبد العزیز عن ابی بکر ابن عبد الرحمٰن عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما رجل افلس فادرک الرجل متاعه بعینه فهو احق به من غیره۔

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مفلس ہو جائے پھر کوئی اس کے پاس اپنا ہو بہو مال پائے تو وہ دوسرے (قرض خواہوں) کی نسبت اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے۔

١٢٥۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن ابی بکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما رجل باع متاعا فافلس الذی ابتاعه ولم یقبض الذی باعه من ثمنه شیئا فوجد متاعه بعینه فهو احق به وان مات المشتری فصاحب المتاع اسوة الغرماء۔

ابن شہاب نے ابو بکر بن عبد الرحمان بن حارث بن ہشام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنا مال فروخت کیا۔ پھر خریدار مفلس ہو گیا اور بیچنے والے نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا ہو پھر اپنا مال ہو بہو دیکھے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ اگر مشتری مر گیا تو مال والا بھی دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہے۔

١٢٦۔ حدثنا محمد بن عوف نا عبد الله ابن عبد الجبار یعنی الخبائری نا اسمٰعیل یعنی ابن عیاش عن الزبیدی عن الزهری عن ابی بکر بن عبد الرحمٰن عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه قال فان کان قضاه من ثمنها شیئا فما بقی فهو اسوة الغرماء وایما امرئ هلک وعنده متاع امرئ بعینه اقتضی منه شیئا او لم یقتض فهو اسوة الغرماء۔

ابو بکر بن عبد الرحمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی کے مانند فرمایا کہ اگر وہ اس کی قیمت سے کچھ ادا کر چکا ہو تو حق باقی نہ رہا اور وہ دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہے اور جو مشتری فوت ہو جائے اور اس کے پاس کسی بائع کی چیز اسی طرح موجود ہو، جس کی قیمت سے کچھ ادا کیا یا نہ کیا ہو وہ دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہے۔

١٢٧۔ حدثنا سلیمان بن داود نا عبد الله یعنی ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر معنی حدیث مالک زاد وان کان قد قضی من ثمنها شیئا فهو اسوة الغرماء فیها قال ابو داود

سلیمان بن داؤد، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب کو ابو بکر بن عبد الرحمان بن حارث بن ہشام نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگے حدیث مالک کی طرح مثل بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا: اگر اس کی قیمت سے کچھ ادا کر دیا تو وہ بھی دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہے۔ ...
امام ابو داؤد نے فرمایا کہ امام مالک کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

حَدِيثُ مَالِكٍ أَصَحُّ۔

١٢٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَفْلَسَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكُمْ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْلَسَ أَوْ مَاتَ فَوَجَدَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

عمر بن خلدہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اپنے ایک ساتھی کے متعلق حاضر ہوئے جو مفلس ہو گیا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق کرتا ہوں کہ جو مفلس ہو گیا یا مر گیا، پھر کوئی شخص اپنی بعینہٖ چیز پائے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

بَابٌ ٧٥ فِي مَنْ أَحْيَا حَسِيرًا۔

مجبور ہو جانے والے جانور کو زندگی بخشنا

١٢٩۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى نَا أَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَنْ أَبَانَ أَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَعْلِفُوهَا فَسَيَّبُوهَا فَأَخَذَهَا فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ عَمَّنْ قَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ وَهُوَ أَبْيَنُ وَأَتَمُّ۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد، موسیٰ، ابان، عبید اللہ بن حمید بن عبد الرحمٰن حمیری، شعبی، ابان نے کہا کہ عامر شعبی نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایسا جانور پائے جس کو عاجز کر کے اس کے مالکوں نے منہ موڑ لیا ہو بس لیا اسے کر دوبارہ زندہ کرے تو وہ اس کا ہوگا۔ ابان کی حدیث میں ہے کہ عبید اللہ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے یہ کس سے روایت کی ہے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتنے ہی صحابہ سے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حماد کی حدیث ہے اور یہی سب سے واضح اور مکمل ہے۔

١٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ دَابَّةً بِمَهْلَكٍ فَأَحْيَاهَا رَجُلٌ فَهِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا۔

عبید اللہ بن حمید بن عبد الرحمٰن نے شعبی سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے جانور کو مرنے کے لیے چھوڑ دیا ہو، پھر دوسرا آ کر اُسے نئی زندگی بخش دے تو وہ اسی کا ہوگا جس نے دوبارہ زندہ کیا یعنی پرورش کر کے اُسے دوبارہ زندوں میں شامل کیا ہے۔

بَابٌ ٧٦ فِي الرَّهْنِ۔

رہن کا بیان

١٣١۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عن زکریا عن الشعبی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لبن الدر یحلب بنفقتہ اذا کان مرہونا والظہر یرکب بنفقتہ اذا کان مرہونا وعلی الذی یحلب ویرکب النفقۃ قال ابوداؤد وھو عندنا صحیح۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دودھ والے جانور کا دودھ دوہا جائے گا اس کے خرچ خوراک کے بدلے میں جبکہ وہ رہن رکھا ہوا ہو اور پیٹھ پر سواری کی جائے گی خرچ کے باعث جبکہ رہن رکھا ہوا ہو اور جو دودھ دوہے اور سواری کرے خرچ اسی پر ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

باب ۷۷ الرجل یاکل من مال ولدہ

اپنے بیٹے کی کمائی سے کھانا

۱۳۲- حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان عن منصور عن ابراہیم عن عمارۃ بن عمیر عن عمتہ انہا سالت عائشۃ فی حجری یتیم افآکل من مالہ فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اطیب ما اکل الرجل من کسبہ وولدہ من کسبہ۔

عمارہ ابن عمیر نے اپنی پھوپھی جان سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ یتیم میرے زیرِ پرورش ہے، کیا میں اس کے مال سے کھا سکتی ہوں؟ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، آدمی کے لیے سب سے پاک اپنی کمائی کھانا ہے اور بیٹا بھی اس کی کمائی ہے۔

۱۳۳- حدثنا عبید اللہ بن عمر بن میسرۃ وعثمان ابن ابی شیبۃ المعنی قالا نا محمد بن جعفر عن شعبۃ عن الحکم عن عمارۃ بن عمیر عن امہ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ولد الرجل من کسبہ من اطیب کسبہ فکلوا من اموالہم قال ابوداؤد حماد بن ابی سلیمان زاد فیہ اذا احتجتم وھو منکر۔

عبید اللہ بن عمر بن میسرہ اور عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، عمارہ بن عمیر ان کی والدہ ماجدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی کا بیٹا اس کی کمائی ہے بلکہ اس کی بہترین کمائی ہے۔ پس ان کے مالوں سے کھا سکتے ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد بن ابی سلیمان راوی نے اس میں اذا احتجتم بھی کہا ہے جو منکر ہے۔

۱۳۴- حدثنا محمد بن المنہال نا یزید بن زریع نا حبیب المعلم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی مالا وولدا وان والدی یجتاح مالی قال انت ومالک لوالدک ان اولادکم من اطیب کسبکم فکلوا من

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے پاس مال ہے اور اولاد بھی ہے اور میرے والد محترم میرے مال کے محتاج ہیں۔ فرمایا کہ تم اور تمہارا مال سب تمہارے والد کا ہے۔ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی سے ہے۔ پس تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھا سکتے ہو۔

كَتَبَ أَوْ لَا يَكْتُبُ۔

بَابُ ٧٨ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ۔

١٣٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتْبَعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ۔

بَابُ ٧٩ فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ حَقَّهُ مِنْ تَحْتِ يَدِهِ۔

١٣٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا أُمَّ مُعَاوِيَةَ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ جُنَاحٍ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَبَنِيكِ بِالْمَعْرُوفِ۔

١٣٧ - حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوفِ۔

جو اپنے مال کو اسی طرح جو دوسرے کے پاس پائے

حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے مال کو بعینہٖ دوسرے آدمی کے پاس پالے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے اور خریدنے والا اس کا پیچھا کرے جس نے اُسے فروخت کیا۔

اس مال میں سے اپنا حق لینا جو اپنی ہی تحویل میں ہو

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ہندہ اُمّ معاویہ بارگاہِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابوسفیان بخیل آدمی ہیں۔ اور وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے جو میرے لیے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو جائے تو کیا میرے لیے کوئی مضائقہ ہے کہ میں اُن کے مال میں سے کچھ لے لیا کروں؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لیا کرو جو تمہارے لیے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ہندہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بیشک حضرت ابوسفیان کم خرچ آدمی ہیں۔ کیا میرے لیے اس میں کچھ حرج ہے کہ ان کے مال میں سے اُن کی اجازت کے بغیر بچوں پر کچھ خرچ کر دیا کروں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ان پر دستور کے موافق خرچ کرو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

ف۔ اگر خاوند بساط سے کم خرچ دے تو بیوی اتنا خرچ لے سکتی ہے جو بساط کے اندر ہو اور گھر میں جھگڑا فساد نہ ہو ورنہ خاوند کی مرضی کو ترجیح دے کر راضی برضا رہنا چاہیے۔ اس کے برعکس چادر سے باہر پیر پھیلانا اور بیوی بچوں کا زیادہ شوق کی ایسی تعداد لگائے رکھنا کہ گھر کے آمد و خرچ کے اخراجات کو قرض کے ختم نہ ہونے والے چکر میں پھنسانا

پڑے تو یہ بھی ظلم اور احسان فراموشی ہے بہر حال گھر کی خوشحالی کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ تمام افراد خانہ خرچ کے معاملے میں اپنی چادر کو دیکھ لیا کریں اور پیر اس سے باہر نکالنے کی بساط بھر کوشش نہ کریں ورنہ سب کو تنگ ہونا پڑے گا اور صاحب خانہ کو سب سے زیادہ۔

زندگانی آدمی کی اس سے ہوتی ہے تلخ
جو بنا لے قرض کے پھندے میں پھنس کر دیکھ لے

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ نَا حُمَيْدٌ يَعْنِي الطَّوِيلَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ الْمَكِّيِّ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ لِفُلَانٍ نَفَقَةَ أَيْتَامٍ كَانَ وَلِيَّهُمْ فَغَالَطُوهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدَّاهَا إِلَيْهِمْ فَأَدْرَكْتُ لَهُمْ مِنْ مَالِهِمْ مِثْلَيْهَا قَالَ قُلْتُ أَقْبِضُ الْأَلْفَ الَّذِي ذَهَبُوا بِهِ مِنْكَ قَالَ لَا حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔

یوسف بن ماہک مکی کا بیان ہے کہ میں فلاں شخص کے زیر پرورش یتیموں کا خرچ لکھا کرتا تھا۔ انہوں نے اس شخص کو دھوکہ دے کر ایک ہزار درہم کا مغالطہ دیا۔ جو اس نے انہیں ادا کر دیئے۔ پھر میرے ہاتھ ان یتیموں کے مال سے دوگنا لگ گیا میں نے اس شخص سے کہا کہ تم اپنے ایک ہزار لے لو جو وہ تم سے لے گئے تھے۔ اس نے کہا نہیں، مجھ سے میرے والد محترم نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے تمہارے پاس امانت رکھی ہو اسے امانت ادا کر دو اور اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کرو جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا نَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ وَقَيْسٌ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔

محمد بن علاء اور احمد بن ابراہیم، طلق بن غنام، شریک، ابن العلاء اور قیس، ابو حصین، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے امانت ادا کرو اور جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی تم اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کرو۔

بابٌ فِي قَبُولِ الْهَدَايَا۔

تحفے قبول کرنا

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ قَالَا نَا عِيسَى هُوَ ابْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا۔

علی بن بحر اور عبد الرحیم بن مطرف رواسی، عیسیٰ ابن یونس بن ابو اسحاق سبیعی، ہشام ابن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہدیے قبول فرما لیتے اور اس پر بدلہ دیا کرتے تھے۔

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللَّهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا مِنْ أَحَدٍ هَدِيَّةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُهَاجِرًا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا أَوْ دَوْسِيًّا أَوْ ثَقَفِيًّا۔

سعید بن ابو سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم آج کے بعد میں کسی کا بھی ہدیہ (تحفہ) قبول نہیں کروں گا۔ ماسوائے اس کے کہ وہ مہاجر قرشی ہو یا انصاری ہو یا دوسی ہو یا ثقفی ہو۔

بَابُ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ۔

ہبہ کی ہوئی چیز کو لوٹانا

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبَانُ وَهَمَّامٌ وَشُعْبَةُ قَالُوا نَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَ هَمَّامٌ وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَا نَعْلَمُ الْقَيْءَ إِلَّا حَرَامًا۔

مسلم بن ابراہیم، ابان اور ہمام اور شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا قے کر کے کھانے والے کی طرح ہے۔ ہمام کا بیان ہے کہ قتادہ نے فرمایا۔ نہیں جانتے ہم قے کو مگر حرام۔

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً أَوْ يَهَبَ هِبَةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ فَإِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ۔

طاؤس نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حلال نہیں ہے کسی شخص کے لیے کہ وہ دوسرے کو عطیہ دے یا کوئی چیز ہبہ کرے پھر اُسے واپس لوٹائے ماسوائے باپ کے جو اپنے بیٹے کو دے اور مثال اس شخص کی جو عطیہ دے کر واپس لے کتے جیسی ہے جو کھاتا رہتا ہے۔ جب شکم سیر ہو جائے تو قے کر دیتا ہے۔ پھر اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مثال اس شخص کی جو اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹاتا ہے کتے جیسی ہے

وسلم قال مثل الذي يسترد ما وهب كمثل الكلب يقيء فيأكل قيئه فإذا استرد الواهب فليوقف فليعرف بما استرد ثم ليدفع إليه ما وهب.

جو قے کرتا ہے اور اپنی قے کو کھاتا ہے۔ جب ہبہ کرنے والا چیز کو واپس لینا چاہے تو موہوب لہٗ توقف کرے اور واپس لینے کی وجہ معلوم ہونے پر جو چیز دی تھی وہ اُسے واپس کر دے۔

باب ۵۲ في الهدية لقضاء الحاجة.

۱۲۵ - حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح نا ابن وهب عن عمر بن مالك عن عبيد الله بن أبي جعفر عن خالد بن أبي عمران عن القاسم عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من شفع لأخيه شفاعة فأهدى له هدية عليها فقبلها فقد أتى بابا عظيما من أبواب الربا.

کام کرنے کا ہدیہ لینا

احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، عمرو بن مالک، عبید اللہ بن ابو جعفر، خالد بن ابو عمران، قاسم نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی سفارش کرے اور اس احسان کے باعث اس کے لیے تحفہ بھیجا اور وہ اُسے قبول کرے تو سُود کے دروازوں میں سے ایک بہت بڑے دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔

باب ۵۳ في الرجل يفضل بعض ولده في النحل.

۱۲۶ - حدثنا أحمد بن حنبل نا هشيم نا سيار نا مغيرة نا داود عن الشعبي و أنا مجالد و إسمعيل بن سالم عن الشعبي عن النعمان بن بشير قال أنحلني أبي نحلا قال إسمعيل بن سالم من بين القوم نحلة غلاما له قال فقالت له أمي عمرة بنت رواحة ائت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشهده فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال إني نحلت ابني النعمان نحلا وإن عمرة سألتني أن أشهدك على ذلك قال فقال ألك ولد سواه قال قلت نعم قال فكلهم أعطيت مثل ما أعطيت النعمان قال لا قال فقال بعض هؤلاء المحدثين هذا جور وقال بعضهم

اولاد میں سے کسی بیٹے کو دوسروں سے زائد دینا

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے والد ماجد نے مجھے کچھ دیا۔ راویوں میں سے اسمٰعیل بن سالم نے کہا کہ اپنا ایک غلام دیا۔ چنانچہ ان سے میری والدہ ماجدہ حضرت عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو گواہ بنا لیجیے۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا کہ میں نے اپنے بیٹے نعمان کو کچھ دیا ہے اور عمرہ کہتی ہیں کہ میں اس بات پر آپ کو گواہ بنا لوں۔ فرمایا کیا تمہارے اس کے سوا بھی بیٹے ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کہ کیا تم نے ہر ایک کو اتنی ہی چیز دی جتنی نعمان کو دی ہے؟ عرض کی، نہیں۔ بعض محدثین نے کہا کہ یہ ظلم ہے۔ بعض نے کہا کہ مجبوری کا فیصلہ ہے لہٰذا اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بنا لو۔ مغیرہ بن شعبہ نے اپنی حدیث میں کہا کہ کیا

هٰذَا نَحَلْتُهُ فَأَشْهِدْ عَلَى هٰذَا غَيْرِي قَالَ
مُغِيرَةُ فِي حَدِيثِهِ أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا
لَكَ فِي الْبِرِّ وَاللُّطْفِ سَوَاءً قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَأَشْهِدْ عَلَى هٰذَا غَيْرِي وَذَكَرَ مُجَالِدٌ فِي
حَدِيثِهِ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ أَنْ تَعْدِلَ
بَيْنَهُمْ كَمَا أَنَّ لَكَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يَبَرُّوكَ
قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَعْضُهُمْ
أَكُلَّ بَنِيكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَلَدِكَ وَقَالَ
ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيهِ أَلَكَ بَنُونَ
سِوَاهُ وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ
بَشِيرٍ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ.

تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ تمہارے ساتھ نیکی اور مہربانی کرنے میں سب برابر ہوں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو اس پر میرے سوا اور کو گواہ بناؤ۔ مجاہد نے اپنی حدیث میں ذکر کیا کہ ان کا تمہارے اوپر حق ہے کہ ان کے درمیان انصاف کرو جیسے تمہارا ان پر حق ہے کہ وہ تمہارے ساتھ نیکی کا سلوک کریں۔۔۔ امام ابوداؤد نے فرمایا حدیث زہری میں کہا ہے کہ بعض راویوں نے اکل بنیک اور بعض نے ولدک کہا ہے۔ ابن ابی خالد نے شعبی سے روایت کرتے ہوئے اس میں الک بنون سواہ کہا ہے اور ابوالضحیٰ نے حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہوئے الک ولد غیرہ کہا ہے۔

١٢٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا
جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَعْطَاهُ أَبُوهُ
غُلَامًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْغُلَامُ قَالَ غُلَامِي أَعْطَانِيهِ
أَبِي قَالَ أَكُلَّ إِخْوَتِكَ أَعْطَى كَمَا أَعْطَاكَ
قُلْتُ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ.

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اُن کے والد ماجد نے انہیں ایک غلام دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ غلام کس کا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میرا غلام ہے، مجھے میرے والد محترم نے عطا فرمایا ہے فرمایا کیا تمہارے سب بھائیوں کو دیئے جیسے تمہیں دیا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا تو اسے واپس کر دو۔

١٢٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ
عَنْ حَاجِبِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اعْدِلُوا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ اعْدِلُوا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ.

حاجب بن مفضل بن مہلب کے والد ماجد نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹوں میں انصاف کرو اپنے بیٹوں میں انصاف کرو۔

١٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا يَحْيَى بْنُ
آدَمَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلِ ابْنِي غُلَامَكَ وَ
أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت بشیر کی بیوی نے کہا کہ میرے بیٹے کو اپنا غلام دے دیجئے اور میری خاطر اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا لیجئے۔ پس وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ فلاں کی بیٹی مجھ سے سوال کرتی ہے کہ میں اس کے بیٹے کو ایک غلام دے دوں

غُلَامًا فَقَالَتْ لَهُ أَشْهِدْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ إِخْوَةٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى الْحَقِّ۔

اور کہتی ہے کہ میرے غلام اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا لیجئے۔ فرمایا کہ اس کے بھائی ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ کیا سب کو وہی دیا جو اُسے دیا ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ یہ تو درست نہیں ہے اور میں گواہ نہیں بنتا مگر انصاف کی بات پر۔

ف۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے والد محترم نے دوسرے بیٹوں کو چھوڑ کر ایک غلام دیا اور اپنی اہلیہ محترمہ کی خواہش پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بنانا چاہا تو آپ نے ان کے اس اقدام کو ناانصافی قرار دیا اور اس پر گواہ بننا منظور نہ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ والدین کو بھی اولاد کے درمیان انصاف ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ ۵۴ فِي عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا۔

خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا کسی کو مال دینا

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَحَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ أَمْرٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، داؤد بن ابی ہند اور حبیب معلم، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کو اپنے خاوند کے مال میں تصرف جائز نہیں ہے جبکہ وہ اس کی عصمت کا مالک ہے۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ نَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا۔

ابو کامل، خالد ابن حارث، حسین، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کا کسی کو عطیہ دینا جائز نہیں ہے مگر اپنے خاوند کی اجازت سے۔

بَابٌ ۵۵ فِي الْعُمْرَى۔

عمریٰ کا بیان

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ۔

ابوالولید طیالسی، ہمام، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی کو عمر بھر کے لیے چیز دینا جائز ہے۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث مذکورہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

کے مطابق فرمایا۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبَانٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الْعُمْرَى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ۔

ابو سلمہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمریٰ میں بھی اس چیز کا مالک ہے جس کو دی گئی ہو۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ۔

مومل بن فضل حرانی، محمد بن شعیب، اوزاعی، زہری، عروہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی کو عمر کے لیے کوئی چیز دے دی تو وہ اس کے پاس رہے گی لیکن اس کے بعد اُنہیں میں سے کوئی جو اس کی میراث پائیں گے۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ نَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰكَذَا رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ۔

احمد بن ابو حواری، ولید، اوزاعی، زہری، ابو سلمہ اور عروہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معنًا وہی فرمایا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے لیث بن سعد، زہری، ابو سلمہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

بَاب: مَنْ قَالَ فِيهِ وَلِعَقِبِهِ۔

جس نے عمریٰ میں وارثوں کا ذکر بھی کر دیا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا مَالِكٌ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس اور محمد بن مثنیٰ، بشر بن عمر، مالک بن انس، ابن شہاب، ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایسا عمریٰ دیا ہو اس کو اور اس کے وارثوں کو دیا ہو تو وہ اسی کا ہو گا جس کو دے دیا اور دینے والے کی طرف واپس نہیں لوٹے گا کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث واقع ہو گی۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ نَا يَعْقُوبُ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ

حجاج بن ابو یعقوب، یعقوب، ان کے والد ماجد، صالح نے ابن شہاب سے انہی اسناد کے ساتھ معنًا اسے روایت کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے

عُقَيْلٌ وَيَزِيدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَاخْتُلِفَ عَلَى الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي لَفْظِهِ وَرَوَاهُ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

عقیل اور یزید بن حبیب نے ابن شہاب سے اور امام اوزاعی نے ابن شہاب سے جو روایت کی ہے اس کے لفظوں میں اختلاف کیا گیا ہے اور اسے روایت کیا ہے فلیح بن سلیمان نے اسی کے مانند۔

١٥٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جس عمریٰ کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی ہے یہ ہے کہ آدمی کہے کہ یہ چیز تمہارے لیے اور تمہاری اولاد کے لیے ہے۔ جب یہ کہا کہ یہ چیز تمہارے لیے ہے جب تک تم زندہ رہو تو وہ چیز اس کے مالک کی طرف لوٹے گی۔

١٦٠۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوا وَلَا تُعْمِرُوا فَمَنْ أَرْقَبَ شَيْئًا أَوْ أَعْمَرَهُ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ۔

عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رقبیٰ اور عمریٰ نہ کرو۔ جس نے رقبیٰ یا عمریٰ کیا تو وہ اس کے وارثوں کا ہوگا۔

١٦١۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ طَارِقٍ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْطَاهَا ابْنُهَا حَدِيقَةً مِنْ نَخْلٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ ابْنُهَا إِنَّمَا أَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا حَيَاتَهَا وَلَهُ إِخْوَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ لَهَا حَيَاتَهَا وَمَوْتَهَا قَالَ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهَا قَالَ ذٰلِكَ أَبْعَدُ لَكَ۔

عثمان ابو بکر شیبہ، معاویہ بن ہشام، سفیان، حبیب بن ابو ثابت، حمید اعرج، طارق مکی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت کا فیصلہ فرمایا جس کو اس کے بیٹے نے کھجوروں کا باغ دیا تھا۔ وہ فوت ہوگئی تو اس کے بیٹے نے کہا کہ میں نے صرف ان کی زندگی کے لیے دیا تھا اور اس لڑکے کے بھائی بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ زندگی اور موت میں اسی عورت کا ہے۔ بیٹا عرض گزار ہوا کہ میں نے انہیں صدقہ دیا تھا۔ فرمایا کہ اس کا واپس لینا تمہارے لیے اور بھی بعید ہے۔

ف۔ عمریٰ اور رقبیٰ دونوں ہبہ کی قسمیں ہیں۔ اگر کسی کو کوئی چیز استعمال کرنے کو دی کہ جب تک تم رہو اسے استعمال کرو تو اس کے وارث اسے لیں گے، اور رقبیٰ اس شرط پر کوئی چیز دینے کو کہتے ہیں کہ اگر تم مر گئے تو وہ چیز ہماری ہوگی اور میں پہلے مر گیا تو وہ تمہاری ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۷۵ فِي الرُّقْبَى

رقبیٰ کا بیان

١٦٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ نَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمریٰ اس (معمر لہا) کے گھر والوں کے لیے جائز ہو جاتا ہے اور رقبیٰ اس (مرقب لہا) کے گھر والوں کے لیے جائز ہو جاتا ہے۔

١٦٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْمَرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ وَلَا تُرْقِبُوا فَمَنْ أَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُهُ۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، معقل، عمرو بن دینار، طاؤس، حجر نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دی تو وہ زندگی اور موت میں اسی (معمر لہا) کی ہو جائے گی اور رقبیٰ نہ کیا کرو جس نے کسی چیز کا رقبیٰ کیا تو وہ اسی (مرقب لہا) کی ہے۔

١٦٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْعُمْرَى أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هُوَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ فَهُوَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ وَالرُّقْبَى هُوَ أَنْ يَقُولَ الْإِنْسَانُ هُوَ لِلْآخِرِ مِنِّي وَمِنْكَ۔

اسود سے روایت ہے کہ مجاہد نے فرمایا۔ عمریٰ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ یہ چیز تمہاری ہے جب تک تم زندہ رہو۔ جب ایسا کہا تو وہ چیز اس کی اور اس کے وارثوں کی ہو جائے گی۔ اور رقبیٰ یہ ہے کہ انسان کہے۔ یہ اس کی ہے جو آخر میں رہے یعنی میں تمہارے بعد زندہ رہا تو میری اور تم میرے بعد زندہ رہے تو تمہاری۔

باب ۷۶ فِي تَضْمِينِ الْعَارِيَةِ

ادھار لی ہوئی چیز کا تاوان

١٦٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ فَقَالَ هُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ۔

مسدد بن مسرہد، یحییٰ، ابن ابی عروبہ، قتادہ، حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ادھار لی ہوئی چیز کی ذمہ داری ہے، جب تک واپس نہ کر دے۔ پھر حسن بھول گئے اور کہا۔ وہ تمہارا امین ہے اور تاوان اس پر نہیں ہے۔

١٦٦- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُمَيَّةَ ابْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ

حسن بن محمد و سلمہ بن شبیب، یزید بن ہارون، شریک، عبدالعزیز بن رفیع، امیہ بن صفوان بن امیہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے دوران ان سے زرہیں مستعار لی تھیں۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ أَدْرَاعًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغَصْبٌ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَا بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذِهِ رِوَايَةُ يَزِيدَ بِبَغْدَادَ وَفِي رِوَايَتِهِ بِوَاسِطٍ تَغَيَّرَ عَلَى غَيْرِ هٰذَا.

پس کہا کہ اے محمد! کیا یہ زبردستی لے رہے ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ ادھار لے رہا ہوں جو قرض واپسی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یزید کی یہ روایت بغداد میں تھی اور واسط میں جو روایت ہے اس میں اس کے علاوہ کچھ تغیر ہے۔

١٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ قَالَ عَارِيَةً أَمْ غَصْبًا قَالَ لَا بَلْ عَارِيَةً فَأَعَارَهُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِينَ إِلَى الْأَرْبَعِينَ دِرْعًا وَغَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ جُمِعَتْ دُرُوعُ صَفْوَانَ فَفَقَدَ مِنْهَا أَدْرَاعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَفْوَانَ إِنَّا قَدْ فَقَدْنَا مِنْ أَدْرَاعِكَ أَدْرَاعًا فَهَلْ نَغْرَمُ لَكَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللهِ لِأَنَّ فِي قَلْبِي الْيَوْمَ مَا لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ.

عبدالعزیز بن رفیع نے آل عبداللہ بن صفوان کے کئی آدمیوں سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے صفوان! کیا تمہارے پاس کچھ ہتھیار ہیں؟ کہا ادھار یا چھیننے کے لیے؟ فرمایا نہیں بلکہ ادھار لینے کے لیے۔ پس انہوں نے تیس اور چالیس کے درمیان زرہیں ادھار دے دیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین فرمایا۔ جب مشرکوں کو شکست ہو گئی تو صفوان کی زرہیں اکٹھی کی گئیں، جن میں سے چند زرہیں نہ ملیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفوان سے فرمایا۔ تمہاری زرہوں میں سے چند زرہیں ہم گنوا بیٹھے ہیں، پس کیا ہم تمہیں تاوان دے دیں؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں، کیونکہ آج میرے دل میں وہ چیز نہیں ہے جو پہلے تھی۔

١٦٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ نَاسٍ مِنْ آلِ صَفْوَانَ قَالَ اسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

مسدد، ابوالاحوص، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء نے آل صفوان کے کئی حضرات سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مستعار لیں۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔

١٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ ثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَلَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ

شرحبیل بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دیا ہے۔ پس وارث کے لیے وصیت نہیں ہے اور نہ عورت اپنے گھر سے کچھ خرچ کرے مگر اپنے خاوند کی اجازت سے۔ عرض کی گئی کہ کھانا بھی نہیں؟ فرمایا یہ تو ہمارے مالوں میں سب سے افضل ہے۔ پھر فرمایا کہ ادھار لی ہوئی چیز واپس کی جائے

ذلك أفضل أموالنا ثم قال العارية مؤداة والمنحة مردودة والدين مقضي والزعيم غارم

دودھ کا جانور مالک کو لوٹایا جائے۔ قرض کی ادائیگی ضروری ہے اور ضامن کو تاوان دینا ہوگا۔

١٧٠- حدثنا إبراهيم بن المستمر ثنا حبان بن هلال ثنا همام عن قتادة عن عطاء بن أبي رباح عن صفوان بن يعلى عن أبيه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتتك رسلي فأعطهم ثلاثين درعا وثلاثين بعيرا قال قلت يا رسول الله أعارية مضمونة أو عارية مؤداة قال بل مؤداة۔

ابراہیم بن مستمر، حبان بن ہلال، ہمام، قتادہ، عطاء بن ابی رباح، صفوان بن یعلی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جب تمہارے پاس میرے قاصد آئیں تو انہیں تیس زرہیں اور تیس اونٹ دے دینا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ایسی عاریت ہے جس کا تاوان دیا جاتا ہے یا ایسی عاریت ہے جو اسی طرح مالک کو واپس لوٹائی جاتی ہے۔ فرمایا بلکہ واپس لوٹانے کے لیے۔

باب فيمن أفسد شيئا يغرم مثله۔

جس کسی نے کوئی چیز تلف کردی تو اسی کے برابر تاوان دے

١٧١- حدثنا مسدد ثنا يحيى ح وحدثنا محمد بن المثنى ثنا خالد عن حميد عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عند بعض نسائه فأرسلت إحدى أمهات المؤمنين مع خادم بقصعة فيها طعام قال فضربت بيدها فكسرت القصعة قال ابن المثنى فأخذ النبي صلى الله عليه وسلم الكسرتين فضم إحداهما إلى الأخرى فجعل يجمع فيها الطعام ويقول غارت أمكم زاد ابن المثنى كلوا فأكلوا حتى جاءت قصعتها التي في بيتها ثم رجعنا إلى لفظ حديث مسدد قال كلوا وحبس الرسول والقصعة حتى فرغوا فدفع القصعة الصحيحة إلى الرسول وحبس المكسورة في بيته۔

مسدد، یحییٰ، محمد بن مثنیٰ، خالد، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ کسی دوسری ام المومنین نے خادم کے ہاتھوں پیالے میں آپ کے لیے کھانا بھیجا۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنا ہاتھ مارا جس سے پیالہ ٹوٹ گیا۔ ابن المثنیٰ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ٹکڑوں کو لیا اور ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر اس میں کھانا اکٹھا کرنے لگے اور فرماتے۔ تمہاری ماں کو غیرت آگئی۔ ابن المثنیٰ نے یہ بھی کہا وہ کھاؤ۔ پس لوگوں نے کھایا یہاں تک کہ اس گھر میں سے پیالہ آیا جس میں تھے۔ پھر ہم حدیث مسدد کی طرف لوٹتے ہیں۔ فرمایا کہ کھانا کھاؤ اور قاصد اور پیالے کو روکے رکھا۔ جب فارغ ہو گئے تو سالم پیالہ قاصد کو دے دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اسی گھر میں رکھ لیا جس میں جلوہ افروز تھے۔

١٧٢- حدثنا مسدد ثنا يحيى عن

جسرہ بنت دجاجہ سے روایت ہے کہ حضرت

سفیان حدثنی فلیت العامری عن جسرة بنت دجاجة قالت قالت عائشة ما رأیت صانعا طعاما مثل صفیة صنعت لرسول الله صلی الله علیه وسلم طعاما فبعثت به فأخذنی أفکل فکسرت الإناء فقلت یا رسول الله ما کفارة ما صنعت قال إناء مثل إناء وطعام مثل طعام۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے ایسا کھانا پکانے والی کوئی نہیں دیکھی جیسا حضرت صفیہ پکاتی تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا پکا کر بھیجا۔ مجھے غصہ آگیا اور میں نے وہ برتن توڑ دیا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! جو میں نے کیا اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا کہ برتن کے بدلے اسی طرح کا برتن اور کھانے کے بدلے اسی طرح کا کھانا۔

باب المواشی تفسد زرع قوم۔

کسی کے جانوروں نے دوسرے کی کھیتی میں نقصان کیا

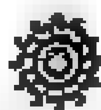
١٧٣ - حدثنا أحمد بن محمد بن ثابت المروزی نا عبد الرزاق أنا معمر عن الزهری عن حرام بن محیصة عن أبیه أن ناقة للبراء بن عازب دخلت حائط رجل فأفسدته علیهم فقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی أهل الأموال حفظها بالنهار وعلی أهل المواشی حفظها باللیل۔

(احمد بن محمد ابن ثابت مروزی، عبدالرزاق، معمر، زہری) حرام بن محیصہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت براء بن عازب کی اونٹنی ایک شخص کے باغ میں داخل ہوگئی اور ان لوگوں کا نقصان کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت حفاظت کرنا مال والوں کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت حفاظت کرنا مویشی والوں کا ذمہ ہے۔

١٧٤ - حدثنا محمود بن خالد نا الفریابی عن الأوزاعی عن الزهری عن حرام بن محیصة الأنصاری عن البراء بن عازب قال کانت لنا ناقة ضاریة فدخلت حائطا فأفسدت فیه فکلم رسول الله صلی الله علیه وسلم فیها فقضی أن حفظ الحوائط بالنهار علی أهلها وأن حفظ الماشیة باللیل علی أهلها وأن علی أهل الماشیة ما أصابت ماشیتهم باللیل۔

آخر کتاب البیوع۔

حرام بن محیصہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہماری ایک نقصان کرنے والی اونٹنی تھی جو ایک باغ میں داخل ہو گئی اور اس میں نقصان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغات کی حفاظت کرنا ان کے مالکوں کا کام ہے اور رات کے وقت مویشیوں کی حفاظت کرنا ان کے مالکوں کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت مویشی جو نقصان کریں وہ ان کے مالکوں کو ادا کرنا پڑے گا۔ کتاب البیوع ختم ہوگئی۔



اَوَّلُ كِتَابِ الْقَضَاءِ

فیصلوں کا بیان

بَابٌ فِي طَلَبِ الْقَضَاءِ

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا فُضَيْلُ ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ۔

عہدۂ قضا چاہنا

نصر بن علی، فضیل بن سلیمان، عمرو بن ابوعمرو، سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جسے قاضی بنایا گیا تو وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ۔

نصر بن علی، بشر بن عمر، عبداللہ بن جعفر، عثمان بن محمد اخنسی، مقبری، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگوں کے لیے قاضی بنا دیا گیا وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

ف: یہ چونکہ قاضی بننے والے کے سر پر بڑی نازک ذمہ داری کا جال ہے لہٰذا قاضی، مجسٹریٹ اور جج بننے سے بچنے میں ہی خیریت ہے کیونکہ فیصلے کے وقت کئی پیچیدگیاں واقع ہونے کے بڑے امکانات ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی بننا منظور نہیں فرمایا تھا اور اس کی پاداش میں بڑی تکلیف برداشت کی تھی۔ یہ ان کے تقویٰ و ورع کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے باعث تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِي الْقَاضِي يُخْطِئُ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ نَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ۔

قاضی سے غلطی ہونے کا بیان

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک جنت میں اور دو قسم کے جہنم میں جائیں گے پس جنت میں وہ جائے گا جس نے حق کو پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا۔ جس قاضی نے حق کو پہچانا اور حکم دینے میں زیادتی کی تو وہ دوزخ میں جائے گا اور جس نے جہالت کے باوجود لوگوں کے فیصلے کیے وہ بھی جہنم میں جائے گا۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنَ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

عبید اللہ بن عمر بن میسرہ، عبد العزیز بن محمد، یزید بن عبد اللہ بن ہاد، محمد بن ابراہیم، بسر بن سعید، ابو قیس مولیٰ عمرو بن العاص نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسی حاکم نے فیصلہ کیا اور بساط بھر صحیح کوشش کر کے فیصلہ کیا۔ اگر فیصلہ درست ہوا تو اس کے لیے دگنا اجر ہے اور جب خوب اجتہاد کر کے فیصلہ کیا لیکن غلط واقع ہوا تو اس کے لیے ایک گنا اجر ہے جب میں نے ابوبکر بن حزم سے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا کہ اسی طرح حدیث بیان کی ہے مجھ سے ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے۔

ف: اجتہادی مسائل میں ائمہ مجتہدین نے جو آیاتِ محکمہ، سنتِ قاہرہ اور فریضۂ عادلہ کی روشنی میں مسائل حل فرمائے انہیں بہر صورت بعض مسائل میں دوہرا اور بعض میں اکہرا ثواب ملا اور آج تک جتنے حضرات ان کے فیصلوں پر یقین کر کے عمل کرتے آرہے ہیں ان سب کے مجموعی ثواب کے برابر بھی ان بزرگوں کو ثواب ملتا آرہا ہے۔ ایسی حالات ان حضرات کے اجر و ثواب کا بھلا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ اس کے برعکس جن گمراہ گروں اور نام نہاد محققین نے مجتہدین حضرات کے خلاف فیصلے کیے اس پر انہیں سزا ملے گی اور آج تک جتنے ان کی نام نہاد تحقیق پر عمل کرتے آرہے ہیں۔ ان کے مجموعی گناہوں کے برابر بھی ان محققین کے نامۂ اعمال کو مدرج ہو رہے ہوں گے۔ ایسی حالات، ابن سبا، ابن حزم ظاہری اندلسی، ابن تیمیہ حرانی، ابن قیم الجوزی، محمد بن عبد الوہاب نجدی، مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی اور انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی جیسے حضرات کے اعمال ناموں کے مندرجات کا اندازہ بھی بھلا کس سے ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سچی ہدایت اور دینِ متین پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ نَجْدَةَ عَنْ جَدِّهِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ۔

عباس عنبری، عمر بن یونس، ملازم بن عمرو، موسیٰ بن نجدہ، یزید بن عبد الرحمٰن ابو کثیر کے دادا جان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مسلمانوں کی قضا کا عہدہ طلب کیا یہاں تک کہ اسے پا لیا۔ پھر اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کے لیے جنت ہے اور جس کا ظلم اس کے عدل پر غالب ہوا تو اس کے لیے جہنم ہے۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت

أبي يحيى الرملي حدثني زيد بن أبي الزرقاء نا ابن أبي الزناد عن أبيه عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون إلى قوله الفاسقون هؤلاء الآيات الثلاث نزلت في اليهود خاصة في قريظة والنضير.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حکم ربانی ہے اور جو حکم نہ کرے جس طرح اللہ نے نازل فرمایا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں ..... الفاسقون تک (۵: ۴۴ تا ۴۷) کے بارے میں فرمایا کہ یہ تینوں آیتیں خاص طور پر بنو قریظہ اور بنو نضیر کے یہودیوں کے متعلق نازل ہوئی تھیں (مذکورہ تینوں آیتوں کا محل الگ الگ ہے)۔

باب ۳ في طلب القضاء والتسرع إليه.

فیصلہ کرنے میں جلدی کرنا

۱۸۱ - حدثنا محمد بن العلاء ومحمد بن المثنى قالا نا أبو معاوية عن الأعمش عن رجاء الأنصاري عن عبد الرحمن بن بشر الأزرق قال دخل رجلان من أبواب كندة وأبو مسعود الأنصاري جالس في حلقة فقالا ألا رجل ينفذ بيننا فقال رجل من الحلقة أنا فأخذ أبو مسعود كفا من حصى فرماه به وقال مه إنه كان يكره التسرع إلى الحكم.

رجاء انصاری سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن بشر ازرق نے فرمایا، باب کندہ کے دو آدمی اندر آئے اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں حضرات نے کہا کیا ایسا کوئی آدمی نہیں جو ہم دونوں کے درمیان فیصلہ کر دے؟ حلقہ میں سے ایک آدمی نے کہا۔ میں کرتا ہوں۔ حضرت ابو مسعود نے ایک مٹھی کنکریاں لے کر مار دیں اور فرمایا ٹھہرو وہ فیصلے میں جلدی کرنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

۱۸۲ - حدثنا محمد بن كثير أنا إسرائيل نا عبد الأعلى عن بلال عن أنس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من طلب القضاء واستعان عليه وكل إليه ومن لم يطلبه ولم يستعن عليه أنزل الله ملكا يسدده.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو عہدہ قضا کا طالب رہا اور اس کے لیے لوگوں سے مدد حاصل کرے تو اسے مخلوق کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور جو طلب نہ کرے اور نہ اس کے لیے کسی سے مدد لے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو نازل فرماتا ہے جو اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔

۱۸۳ - حدثنا أحمد بن حنبل نا يحيى بن سعيد نا قرة بن خالد نا حميد بن هلال حدثني أبو بردة قال أبو موسى قال النبي صلى الله عليه وسلم لن نستعمل أو لا نستعمل على عملنا من أراده.

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، قرہ بن خالد، حمید بن ہلال، ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم ہرگز اسے حاکم نہیں بناتے یا اسے حاکم نہیں بناتے جو حاکم بننے کا ارادہ رکھتا ہے۔

باب ٤٤ فِي كَرَاهِيَةِ الرِّشْوَةِ

١٨٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ۔

رشوت کی برائی کا بیان

احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، حارث بن عبد الرحمن، ابو سلمہ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

باب ٤٥ فِي هَدَايَا الْعُمَّالِ

١٨٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غُلٌّ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْوَدُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى۔

عمال کے تحفے

حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو ہم کسی کام پر عامل مقرر کریں تو وہ سوئی کے دھاگے کے برابر بھی کوئی چیز چھپائے یا اس سے بھی کم تو وہ خیانت ہے اور روز قیامت اس کے ساتھ حاضر ہوگا۔ پس انصار میں سے ایک کالے رنگ کا آدمی کھڑا ہو گیا، گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اپنا عمل مجھ سے لیجئے فرمایا یہ کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں نے آپ کو ایسا اور ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ارشاد ہوا کہ میں اب بھی کہہ رہا ہوں جس کو ہم نے کسی کام پر عامل مقرر کیا ہو، پس وہ تھوڑا سا مال لے کر حاضر ہو یا زیادہ لیکن اس میں سے جو اسے دیا جائے وہ لے اور جس سے منع کیا جائے اس سے رکے۔

باب ٤٦ كَيْفَ الْقَضَاءُ

١٨٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتّٰى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ

قضا کا طریقہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قاضی بنا کر یمن کی طرف بھیجا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں کم عمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا مجھے علم بھی نہیں ہے۔ فرمایا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو اس کا راستہ دکھا دے گا اور تمہاری زبان کو اس پر ثابت کر دے گا۔ جب فریقین تمہارے سامنے بیٹھا کریں تو جلدی سے فیصلہ نہ کر دینا جب تک دوسرے کی باتیں نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی باتیں سنیں۔ یہ طریقہ کار

فإنه أحرى أن يتبين لك القضاء قال فما زلت قاضيا أو ما شككت في قضاء بعد.

تمہارے لیے فیصلے کو واضح کر دیگا۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ فیصلہ کرنے میں مجھ سے لغزش نہیں ہوئی اور اسکے بعد کسی فیصلے میں مجھے شک بھی نہیں ہوا۔

باب ٦٧ في قضاء القاضي إذا أخطأ

جب قاضی سے غلط فیصلہ ہو جائے

١٨٧- حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن هشام بن عروة عن عروة عن زينب بنت أم سلمة عن أم سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما أنا بشر وإنكم تختصمون إلي ولعل بعضكم أن يكون ألحن بحجته من بعض فأقضي له على نحو ما أسمع منه فمن قضيت له من حق أخيه بشيء فلا يأخذ منه شيئا فإنما أقطع له قطعة من النار.

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں بھی ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو، ہو سکتا ہے کہ بعض تم میں سے اپنی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ خوش بیان ہو کر سننے کے مطابق میں اس کے حق میں فیصلہ دے دوں۔ پس جس کے موافق میں نے فیصلہ کر دیا اور اس کے بھائی کے حق سے کچھ دلا دیا تو اس میں سے ذرا بھی نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں گا۔

ف: یہ حدیث اصولِ قضا سے متعلق ہے کہ شرعی ضابطوں کے تحت مدعی اور مدعا علیہ کے بیانات کی روشنی میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔ فیصلہ کرنے والے کی ذاتی معلومات کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ بعض حضرات اس حدیث سے یہ ثابت کرنے میں خاص لطف و لذت محسوس کرتے ہیں کہ حبیبِ خدا اور اللہ تعالیٰ کے خلیفۂ اعظم بھی بالکل دوسرے انسانوں جیسے تھے اور جس طرح دوسرے قاضیوں کو مدعی اور مدعا علیہ کے بیانات کے علاوہ قضیۂ دائرہ کے بارے میں کوئی علم نہیں ہوتا بس یہی حالت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تھی۔ ایسا خیال کرنا ان قلوب و اذہان کی کرشمہ کاری ہے جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصبِ عالیہ اور حالتِ ظاہرہ کو تسلیم کیا ہی نہیں ہوتا لیکن چونکہ قضا میں اس حالت کا دخل نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر اپنی ذاتی معلومات کے تحت فیصلے فرماتے تو قضا کا یہی قانون قرار پاتا اور قیامت تک قاضی اپنے علم کی آڑ لے کر من مانے فیصلے کرتے اور ایسا کرنے سے ظلم و ستم کا وہ دروازہ کھلتا جو قیامت تک بند نہیں ہو سکتا تھا۔ لہٰذا آپ نے مدعی اور مدعا علیہ کے بیانات کی روشنی میں ہی فیصلے فرمائے تاکہ انصاف کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

١٨٨- حدثنا الربيع بن نافع أبو توبة نا ابن المبارك عن أسامة بن زيد عن عبد الله بن رافع مولى أم سلمة عن أم سلمة قالت أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلان يختصمان في مواريث لهما لم تكن لهما بينة إلا دعواهما فقال النبي صلى الله عليه وسلم فذكر مثله فبكى الرجلان وقال

عبداللہ بن رافع مولیٰ ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دو شخص اپنی میراث کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے اور ان کے پاس گواہ نہ تھے صرف اپنا اپنا دعویٰ ہی تھا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ پس دونوں آدمی رونے لگے اور دونوں میں سے ہر ایک نے کہا کہ میں نے اپنا حق آپ کو دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں سے

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّي لَكَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِذَا فَعَلْتُمَا مَا فَعَلْتُمَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ تَحَالَّا۔

فرمایا جبکہ تم ایسا کر رہے ہو تو اپنے حق کو تقسیم کر لو اور پھر حق کو تلاش کرو یعنی قرعہ اندازی کر کے دل کی خوشی سے ایک دوسرے کو معاف کر دو۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى نَا أُسَامَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ وَأَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ۔

عبداللہ بن رافع نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس حدیث میں ہے کہ دو آدمی میراث اور پرانی چیزوں کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے۔ فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں جس کے متعلق مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوتا۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الرَّأْيَ إِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصِيبًا لِأَنَّ اللّٰهَ كَانَ يُرِيهِ وَإِنَّمَا هُوَ مِنَّا الظَّنُّ وَالتَّكَلُّفُ۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسر منبر فرمایا اے لوگو! بیشک رائے تو صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی درست تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں دکھاتا تھا جب کہ ہماری طرف سے تو گمان غالب اور محنت ہے۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُثْمَانَ الشَّامِيُّ وَلَا إِخَالُنِي رَأَيْتُ شَامِيًّا أَفْضَلَ مِنْهُ يَعْنِي حَرِيزَ بْنَ عُثْمَانَ۔

احمد بن عبدہ ضبی، معاذ بن معاذ کا بیان ہے کہ اس حدیث کی مجھے ابو عثمان نے خبر دی اور میں نے حریز بن عثمان سے افضل کسی شامی کو نہیں دیکھا۔

بَابُ كَيْفَ يَجْلِسُ الْخَصْمَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْقَاضِي۔

فریقین قاضی کے سامنے کس طرح بیٹھیں

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَكَمِ۔

احمد بن منیع، عبداللہ بن مبارک، مصعب بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ دونوں فریق حاکم کے سامنے بیٹھا کریں۔

بَابُ الْقَاضِي يَقْضِي وَهُوَ غَضْبَانُ

١٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْضِي الْحَكَمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

قاضی کا غصے کی حالت میں فیصلہ کرنا

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے ایک بیٹے کے لیے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، حاکم فیصلہ نہ کرے دو آدمیوں کے درمیان جبکہ وہ غصے کی حالت میں ہو۔

بَابُ الْحُكْمِ بَيْنَ أَهْلِ الذِّمَّةِ

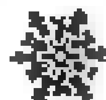
١٩٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ فَنُسِخَتْ قَالَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ

١٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ قَالَ كَانَ بَنُو النَّضِيرِ إِذَا قَتَلُوا مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ أَدَّوْا نِصْفَ الدِّيَةِ وَإِذَا قَتَلَ بَنُو قُرَيْظَةَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ أَدَّوْا إِلَيْهِمُ الدِّيَةَ كَامِلَةً فَسَوّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ۔

ذمیوں کا فیصلہ کرنا

احمد بن محمد مروزی، علی بن حسین، ان کے والد ماجد، یزید نحوی، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حکم خداوندی ہے اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کرو یا ان سے منہ پھیر لو (۵: ۴۲) اور حکم ہے ان کے درمیان فیصلہ کرو اللہ کے نازل کیے ہوئے کے مطابق۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب یہ آیت نازل ہوئی، اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کرو یا ان سے منہ پھیر لو اور اگر تم ان کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (۵: ۴۲)۔ راوی کا بیان ہے کہ بنو نضیر جب بنو قریظہ کے آدمی کو قتل کرتے تو نصف دیت ادا کیا کرتے اور جب بنو قریظہ کسی بنو نضیر کے آدمی کو قتل کر دیتے تو انہیں پوری دیت ادا کرنا پڑتی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے درمیان مساوات قائم کر دی۔



پارہ ــــــ ۲۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب ۔ اجتهاد الرأي في القضاء ۔ قضا میں اجتہاد کرنا۔

١٩٦۔ حدثنا حفص بن عمر عن شعبة
عن أبي عون عن الحارث بن عمرو ابن أخي
المغيرة بن شعبة عن أناس من أهل
حمص من أصحاب معاذ بن جبل أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما أراد أن
يبعث معاذا إلى اليمن قال كيف تقضي
إذا عرض لك قضاء قال أقضي بكتاب الله
قال فإن لم تجد في كتاب الله قال فبسنة
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فإن
لم تجد في سنة رسول الله قال أجتهد
رأيي ولا آلو فضرب رسول الله صلى الله
عليه وسلم صدره فقال الحمد لله الذي
وفق رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم لما
يرضي رسول الله۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بھتیجے حارث بن عمرو سے حضرت معاذ بن جبل کے حمص والے کئی اصحاب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو ارشاد ہوا۔ جب تمہارے سامنے مقدمہ پیش ہوگا تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔ فرمایا کہ اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ؟ عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ۔ فرمایا کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت میں نہ پاؤ (اور اللہ کی کتاب میں)؟ تب عرض کی کہ اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور حقیقت تک پہنچنے میں کوتاہی نہ کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے کو تھپکا اور فرمایا۔ اللہ کا شکر ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے شخص کو اس چیز کی توفیق بخشی جو اللہ کے رسول کو خوش کرے۔

ف ۔ اس حدیث سے اولاً ادلۂ شرعیہ کی ترتیب معلوم ہوئی کہ سب سے مقدم کلامِ الٰہی ہے، پھر سنتِ رسول اعلام کے بعد اجماع و قیاس کی باری ہے۔ ثانیاً یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام مسائل کی تصریح ہمیں قرآن مجید میں نہیں مل سکے گی۔ ثالثاً یہ بھی معلوم ہوا کہ سنتِ رسول اگرچہ کلامِ الٰہی کی شرح ہے لیکن تمام مسائل تصریحاً یہاں بھی نہیں مل سکیں گے بلکہ بعض عنوانات پر احادیث آپس میں ٹکراتی ہوئی بھی ملیں گی۔ ایسے مواقع پر اجماعِ صحابہ کی روشنی میں دیکھا جائے گا جو باتیں کتاب و سنت میں تصریحاً نہیں ان میں ائمہ مجتہدین کی تقلید کی جائے گی کیونکہ آیات و احادیث اور اجماعِ صحابہ کی روشنی میں جو فیصلے مجتہدینِ عظام نے فرمائے وہاں تک کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکا الغرض یہ ممکن نہیں کہ میدانِ اجتہاد میں کوئی ان بزرگوں کی ہمسری کر سکے۔ اس امت میں ان حضرات کا وجود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علمی معجزہ ہے۔ ائمہ مجتہدین صرف چار ہی ہیں جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء)

۲۔ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی سنہ ۱۷۹ھ / ۷۹۵ء)

۳۔ امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی سنہ ۲۰۴ھ / سنہ ۸۱۹ء)
۴۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی سنہ ۲۴۱ھ / سنہ ۸۵۵ء)

اہل حق کے یہی آئمہ مجتہدین ہیں جن کے اجتہادی مذاہب مدوّن و منضبط ہیں۔ لہٰذا اجتہادی مسائل میں ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا ضروری ہے۔ جو ان چاروں میں سے کسی کی تقلید نہ کرے بلکہ محقق بن کر اجتہادی مسائل کو قرآن و حدیث سے خود حل کرے وہ گمراہ بدمذہب ہے۔ دین اور اجماع امت کا مخالف ہے کیونکہ دین حق کا راستہ وہی تقلید آئمہ مجتہدین والا ہے جیسا کہ پروردگار عالم نے فرمایا ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا (۴:۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راستے پر چلے تو ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

رسول کی مخالفت سے ان مسائل میں خلاف مراد ہے جو قرآن و حدیث میں تصریحاً موجود ہیں اور مسلمانوں کے راستے کو چھوڑنے سے مراد اجتہادی مسائل میں آئمہ مجتہدین کی تقلید سے انحراف کرنا ہے۔ جانے خود ہے کہ ان بزرگوں کے بعد بھی امت محمدیہ میں ہزاروں ایسی ہستیاں ہوئی ہیں جن میں سے ہر ایک علم و عرفان کا بحر بیکراں تھا اس کے باوجود وہ حضرات بھی ائمہ مجتہدین کی تقلید سے بے نیاز نہ ہو سکے۔ قرآن کل کے محقق بننے والے اور آئمہ مجتہدین کے منہ آنے والے مجتہدین کس گنتی شمار میں ہیں۔ بعض گمراہ گر اس پرفتن دور میں اجتہاد و تحقیق کے بڑے اونچے دعوے جتاتے ہیں لیکن جب دنیائے اسلام کو ان دعاوی کا طول و عرض دکھاتے ہیں۔ غیر مقلد حضرات کے شیخ الکل میاں نذیر حسین صاحب دہلوی (المتوفی سنہ ۱۳۲۰ھ / سنہ ۱۹۰۲ء) نے معیار الحق نامی اپنی کتاب میں جمع بین الصلاتین کے مسئلے پر دل کھول کر اپنی شان اجتہاد و تحقیق اور حدیث دانی دکھائی تو چودھویں صدی کے مجدد برحق نے اپنے رسالہ حاجز البحرین میں ان کی علمیت کے تاریک پول کو مسمار کر دیا۔ موصوف کی حدیث دانی و علمیت کی جو عدیم المثال قلعی کھولی تو دوسرے مقام پر اس تفصیل کا اجمال و خلاصہ یوں پیش کیا۔

(۱) حضرت کو ضعیف محض و متروک میں تمیز نہیں (۲) تشیع و رفض میں فرق نہیں (۳) فلاں یغرب و فلاں غریب الحدیث میں امتیاز نہیں (۴) غریب و منکر میں تفرقہ نہیں (۵) فلاں سیم کو وہمی کہتا جانیں (۶) لہ اوہام کا یہی مطلب مانیں۔ (۷) حدیث مرسل کو مردود و مخذول اور معنعن مدلس ماخوذ و متصل (۸) تعلیقات کو وصل بتائیں تو تعلیق بتائیں۔ مثلاً محدث کے رواۃ مالک عن نافع عن ابن عمر حدثنا بذلک فلاں عن فلاں عن مالک حضرات اسے معلق ٹھہرائیں اور حدثنا بذلک کو ہضم کر جائیں (۹) صحیح حدیثوں کو نری قیاسی لعدیوں سے مردود و منکر و واہیات بتائیں (۱۰) حدیث ضعیف جس کے منکر و معلول ہونے کی امام بخاری وغیرہ اکابر آئمہ نے تصریح کی محض بیہودہ تقریروں سے اسے صحیح بتائیں (۱۱) ضعف حدیث کو ضعف رواۃ پر منحصر جانیں۔ ہنگام تفرد رواۃ جلیل ثقہ و ترک پر لاحق مانیں (۱۲) معرفت رجال پر جو ہمہ تیزی کو امام اجل سلیمان اعمش عظیم القدر جلیل الفخر تابعی مشہور معروف کو سلیمان بن ارقم ضعیف سمجھیں (۱۳) خالد بن الحارث ثقہ ثبت کو خالد بن مخلد قطوانی کہیں (۱۴) ولید بن مسلم ثقہ مشہور کو ولید بن قاسم بتائیں (۱۵) مسئلہ تقویٰ طرق سے بے خبر قائل (۱۶) راوی مجروح و مرجوح کے

فرق بدیہی ہے کعق بوا اِل (۱۷) متابع وعلاوہ میں تمیز دو بعض عادات عادت حالات ثقات وہ بھی باقریبہ وجوہ پیش نظر۔ مگر
بعض میں بزعم شریعت وترجیع ضعیف ہے حدیث تعیف ہے (۱۸) یا بطرق جیلہ موضوعہ الحق مشہود متداول کتابوں خود صحیحین و
سنن اربعہ میں موجود۔ انہیں تک رسائی محال، باقی کتب سے صحیح طرق و حاظر الفاظ اور مبانی و معانی کے تحقیقات محافظ کی
کیا مجال۔ (۱۹) تصحیح و تضعیف میں اقوال آئمہ جیسی تقلیل کرتے وقت کی تصانیف میں مذکور منقول اور نقل ثقات مردود تحکم
(۲۰) اجلہ ہمارے بخاری و مسلم بے دیکھے مسند لیل ملزم کوئی امر وجد تعیبت کوئی متروک الحدیث مثل امام بشر بن محمد
محمد بن فضیل بن غزوان کوفی وخالد بن مخلد القطوانی شیخ بخاری۔ بجائیے تو بخاری و مسلم کے خاص خاص رجال بے مسلم و مجال
پر فقط منسوب، اس سے بڑھ کر سنیے کہ حضرت کی حدیث دانی سے صحاح ستہ کے متعدد رجال کو اور بعد وضع فرماتے کہ
جس راوی کو تقریب میں صدوق رمی بالتشیع یا صدوق تخطیٔ یا اتقن یغرب یا صدوق یخطئ یا صدوق یہم یا صدوق لہ
اوہام لکھا ہو وہ سب ضعیف و مردود الروایت و متروک الحدیث ہیں حالانکہ باقی صحاح درکنار خود صحیحین میں ان اقسام کے
راوی دو چار نہیں، دس بیس نہیں، سینکڑوں ہیں جو تابعین سے ہوئے (۲۱) جس سند میں کوئی راوی غیر منسوب واقع ہو مثلاً
حدثنا خالد عن شعبہ عن سلیمان۔ اسے برعایت قرب طبقہ روایات محض تخمینی ضعیف راوی اس نام کا سمجھ رکھنا بالعیب
و ہٹنا بالریب اسی پر عمل کر لیجئے اور ضعیف حدیث سقوط روایت کا حکم کر دیجئے، مسلمانو! حضرت کے یہ تو اور بہت پیش نظر
رکھ کر بخاری و مسلم سامنے لائیے اور دیکھتے جائیں ان محرز مکرمات، بحمد اللہ بھی جائیں کاٹتے جائیے۔ اگر وہ غلط کتابیں
اور مسلمانی بھی باقی رہ جائے تو میر افرقہ۔ خدا کرے کہ مقلدین آئمہ کا کوئی متوسط طالب علم بھی اتنا بوکھلایا ہو معاذ اللہ
جب ایک مسئلہ میں یہ کرتب تو تمام امام کا کمال کہاں تک۔ اطلاق ہیں جب پانے پانے، بھولے کے سہارے جنہیں علاقہ
پھر لیتی تاک ملنے، اور اپنے پلے کا مجتہد جانے، ان کی لیاقت کا یہ اندازہ کر قرطبی کی اصطلاح کاٹے تو لیکن امت، اپنے
بچیوں کی جماعت کس گنتی شمار میں، کس شمار قطار میں! لا فی العیر ولا فی النفیر والعیاذ باللہ من

شرور النفس و الشيطان المرجم (۱)
چودھویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) نے رسالہ ۱۳۱۲ھ سے
مذکورہ تمام امور کو ۱۳۱۳ھ میں حاجز البحرین کے اندر تمام و کمال ثابت کیا پھر افضل المواہب کے اندر اس سال
مذکورہ امور کا خلاصہ پیش کیا جو مذکور ہوا۔ اگر مذکورہ امور میں ایک بات بھی غلط ہوتی تو اور الزام تراشی ہوتی تو
مدعیانِ تحقیق کے شیخ الکل صاحب کبھی سات سال تک خاموش نہ پڑے رہتے جبکہ وہ ۱۳۲۰ھ میں ملک عدم کو
سدھار گئے۔ پوری جماعت میں سے کسی مستند عالم کو جرأت نہیں ہوئی کہ پوری ایک صدی گزرنے والی ہے
لیکن اپنے امام الکل یا مجتہد دوراں کے سر سے ایک الزام کا بوجھ بھی اتار دیتے۔ اتار تے کیسے؟

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ بِمَعْنَاهُ۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابو عون، حارث بن عمرو، حضرت معاذ کے کئی اصحاب سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ آگے معناً وہی روایت کی۔

باب ۲ فی الصلح۔

۱۹۸۔ حدثنا سلیمان بن داود المھری انا ابن وھب اخبرنی سلیمان بن بلال ح وثنا احمد بن عبد الواحد الدمشقی ثنا مروان یعنی ابن محمد ثنا سلیمان بن بلال او عبد العزیز بن محمد شک الشیخ عن کثیر بن زید عن ولید بن رباح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلح جائز بین المسلمین زاد احمد الا صلحا حرم حلالا او احل حراما وزاد سلیمان بن داود وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون علی شروطھم۔

۱۹۹۔ حدثنا احمد بن صالح ثنا ابن وھب اخبرنی یونس عن ابن شھاب قال اخبرنی عبد اللہ بن کعب بن مالک ان کعب بن مالک اخبرہ انہ تقاضی ابن ابی حدرد دینا کان لہ علیہ فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فارتفعت اصواتھما حتی سمعھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی بیتہ فخرج الیھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کشف سجف حجرتہ ونادی کعب بن مالک فقال یا کعب فقال لبیک یا رسول اللہ فاشار بیدہ ان ضع الشطر من دینک قال کعب قد فعلت یا رسول اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قم فاقضہ۔

باب ۳ فی الشھادات۔

۲۰۰۔ حدثنا ابن السرح واحمد بن سعید الھمدانی قالا اخبرنا ابن وھب قال

صلح کا بیان۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، سلیمان بن بلال۔ احمد بن عبدالواحد دمشقی، مروان بن محمد، سلیمان بن بلال یا عبدالعزیز بن محمد، کثیر بن زید، ولید بن رباح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔ احمد بن عبدالواحد نے یہ بھی کہا: ماسوائے اس صلح کے جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرے۔ سلیمان بن داؤد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں۔

عبداللہ بن کعب بن مالک نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں مسجد کے اندر۔ پس دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہو گئیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا جبکہ آپ اپنے کاشانۂ اقدس میں تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف نکلنے لگے یہاں تک کہ حجرے کا پردہ ہٹایا اور حضرت کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا اے کعب! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، میں حاضر ہوں۔ آپ نے دست مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ نصف قرض معاف کر دو۔ حضرت کعب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میں نے تعمیل ارشاد کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اٹھو اور اسے ادا کرو۔

گواہیوں کا بیان۔

ابن السرح، احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، مالک بن انس، عبداللہ بن ابی بکر، ان کے والد ماجد،

أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ أَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا شَكَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَيَّتُهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَالِكٌ الَّذِي يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ وَلَا يَعْلَمُ بِهَا الَّذِي هِيَ لَهُ قَالَ الْهَمْدَانِيُّ وَيَرْفَعُهَا إِلَى السُّلْطَانِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَوْ يَأْتِي بِهَا الْإِمَامَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ لَمْ يَقُلْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ۔

عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان، عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں اچھے گواہوں کے متعلق نہ بتاؤں جو گواہی دینے آتا ہے یا اپنی گواہی کے متعلق بتاتا ہے پہلے اس سے کہ اس کے متعلق پوچھا جائے۔ ان دونوں باتوں میں عبداللہ بن ابو بکر کو شک ہے کہ کونسی فرمائی۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا۔ جو اپنی گواہی کے متعلق بتاتا ہے اور یہ نہ جانے کہ وہ کس شخص کے حق میں ہے۔ ہمدانی نے کہا کہ اسے سلطان کے پاس لے جائے۔ ابن السرح نے کہا کہ اسے امام کے پاس لے جائے۔ اخبار کا لفظ حدیث ہمدانی میں ہے۔ ابن السرح نے ابن ابی عمرہ کہا ہے اور عبدالرحمٰن نہیں کہا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُعِينُ عَلَى خُصُومَةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَعْلَمَ أَمْرَهَا۔

علم نہ ہونے کے باوجود فریقین میں سے کسی ایک کی مدد کرنا۔

۲۰۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ قَالَ جَلَسْنَا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَجَلَسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَدْ ضَادَّ اللَّهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ عَنْهُ وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللَّهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

یحییٰ بن راشد کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے انتظار میں بیٹھے۔ وہ ہمارے پاس تشریف لا کر بیٹھے اور فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کو روکنے کی سفارش کی تو اس نے اللہ سے ضد بازی کی اور جو جان بوجھ کر باطل کی حمایت میں جھگڑا وہ ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے گا یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے اور جس نے کسی مومن کے متعلق ایسی بات کہی جو اس میں نہ ہو تو وہ دوزخیوں کی گندگی میں رہے گا یہاں تک کہ اپنی بات سے توبہ کر لے۔

۲۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعُمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

علی بن حسین بن ابراہیم، عمر بن یونس، عاصم بن محمد بن زید عمری، مثنیٰ بن یزید، مطر وراق، نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معناً اسی ارشاد کے بعد فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَمَنْ أَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ بِظُلْمٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ۔

جس نے ظلم کے کام میں ناحق مدد کی تو وہ اللہ کے غضب میں آگیا۔

بَابٌ فِيْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ۔

جھوٹی گواہی کا بیان۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ يَعْنِي الْعُصْفُرِيَّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَسَدِيِّ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ۔

حبیب بن نعمان اسدی سے روایت ہے کہ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر پڑھی جب فارغ ہوئے تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ جھوٹی گواہی اللہ کے شریک ٹھہرانے کے برابر ہو گئی۔ تین مرتبہ یہی فرمایا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "تو بتوں کی گندگی سے دور رہو اور بچو جھوٹی بات سے ایک اللہ کے ہو کر اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ۔ (۲۲، ۳۰، ۳۱)۔

بَابُ مَنْ تُرَدُّ شَهَادَتُهٗ۔

ناقابل قبول گواہی۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ وَذِي الْغِمْرِ عَلٰى أَخِيْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ وَأَجَازَهَا لِغَيْرِهِمْ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ الْغِمْرُ الْحِقْدُ وَالشَّحْنَاءُ۔

عمرو بن شعیب کے والد محترم سے ان کے جدّ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیانت کرنے والے مرد، خیانت کرنے والی عورت اور اپنے بھائی سے عداوت رکھنے والے کی گواہی رد فرمائی اور اپنے گھر والوں کے لئے قناعت کرنے والوں کی ان کے متعلق گواہی رد فرمائی اور دوسروں کے لئے اسے جائز رکھا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ الغمر سے مراد بغض و عداوت ہے۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ طَارِقٍ الرَّازِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى بِإِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى أَخِيْهِ۔

محمد بن خلف بن طارق رازی از زید بن یحییٰ بن عبید خزاعی سعید بن عبدالعزیز نے سلیمان بن موسیٰ سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنے والے مرد، خیانت کرنے والی عورت، زانی، زانیہ اور اپنے بھائی سے کینہ و عداوت رکھنے والے کی گواہی جائز نہیں۔

بَابُ شَهَادَةِ الْبَدَوِيِّ عَلٰى أَهْلِ

دیہاتی کا شہری کی گواہی دینا۔

الأمصار.

٢٠٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ.

احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب اور نافع بن یزید، ابن الہاد، محمد بن عمرو بن عطاء، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جنگلوں میں رہنے والے کی گواہی بستیوں میں رہنے والے کے لیے جائز نہیں ہے۔

بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الرَّضَاعِ

رضاعت کی گواہی۔

٢٠٧- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِيهِ صَاحِبٌ لِي عَنْهُ وَأَنَا لِحَدِيثِ صَاحِبِي أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْنَا جَمِيعًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا لَكَاذِبَةٌ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ وَقَدْ قَالَتْ مَا قَالَتْ دَعْهَا عَنْكَ.

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث سے روایت کی کہ مجھ سے میرے ایک دوست نے حدیث بیان کی اور مجھے اپنے دوست کی حدیث خوب یاد ہے اس نے کہا کہ میں نے ام یحییٰ بنت ابو اہاب سے نکاح کیا پس ہمارے پاس ایک کالی کلوٹی عورت آئی اور دعویٰ کیا کہ اس نے ہم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو آپ نے مجھ سے اعراض فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! بیشک وہ جھوٹی ہے۔ فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ اس بات کا دعویٰ کر رہی ہے تو تم اسے (اپنی بیوی کو) چھوڑ دو۔

ف: جمہور علماء کے نزدیک مرضعہ کسی بھی ایک عورت کی گواہی سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے بھی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی درکار ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس عورت کے چھوڑ دینے کے متعلق فرمایا تو یہ ورع و تقویٰ کے باعث تھا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو عورتوں کی گواہی سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ بعض چار عورتوں کی گواہی کو ثبوت رضاعت میں کافی مانتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف مرضعہ کی شہادت ثبوت رضاعت کے لیے کافی ہے جیسا کہ اس حدیث کا ظاہری مفاد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٢٠٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ

احمد بن شعیب حرانی، حارث بن عمیر بصری۔ عثمان بن ابو شیبہ، اسمٰعیل بن علیہ، ایوب، ابن ابی ملیکہ، عبید بن مریم نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ (ابن ابی ملیکہ) نے جسے حضرت عقبہ

عُبَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

بابٌ شَهَادَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ فِي الْوَصِيَّةِ فِي السَّفَرِ۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا هُشَيْمٌ أَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِدَقُوقَاءَ هٰذِهِ وَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُشْهِدُهُ عَلٰى وَصِيَّتِهِ فَأَشْهَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَدِمَا الْكُوفَةَ فَأَتَيَا أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَأَخْبَرَاهُ وَقَدِمَا بِتَرِكَتِهِ وَوَصِيَّتِهِ فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ هٰذَا أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ الَّذِي كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَفَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللّٰهِ مَا خَانَا وَلَا كَذَبَا وَلَا بَدَّلَا وَلَا كَتَمَا وَلَا غَيَّرَا وَإِنَّهَا لَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ وَتَرِكَتُهُ فَأَمْضٰى شَهَادَتَهُمَا۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامَ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ۔

سے بھی سنا ہے لیکن عبید بن مریم کی حدیث مجھے زیادہ یاد ہے۔ پھر مسدد والی حدیث بیان کی۔

سفر میں وصیت سے متعلق ذمّی کی گواہی۔

شعبی سے روایت ہے کہ دقوقا کے مقام پر ایک مسلمان کا آخری وقت آ گیا اور اسے کوئی مسلمان نہ ملا جو وصیت پر اس کی گواہی دے۔ پس اس نے اہل کتاب میں سے دو آدمیوں کو گواہ بنا لیا۔ دونوں کوفے میں گئے اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا۔ حضرت اشعری نے فرمایا یہ ویسا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوا اور اس کے بعد نہیں ہوا۔ پس عصر کے بعد ان دونوں سے خدا کی قسم لی کہ ہم نے نہ خیانت کی، نہ جھوٹ بولا، نہ بات تبدیل کی، نہ چھپائی اور نہ اس میں تغیر و تبدیل کیا۔ اس آدمی کی یہ وصیت ہے اور یہ اس کا ترکہ ہے۔ پس ان دونوں کی گواہی پر حکم کر دیا گیا۔

عبد الملک بن سعید بن جبیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ بنی سہم کا ایک آدمی تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر میں نکلا۔ سہمی ایسی جگہ وفات پا گیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ جب یہ دونوں اس کا ترکہ لے کر واپس آئے تو چاندی کا ایک گلاس نہ تھا جس پر سونے کا ایک پتر لگا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے حلف لیا۔ پھر وہ گلاس مکہ مکرمہ میں پایا گیا۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے اسے تمیم اور عدی سے خریدا ہے۔ پس سہمی کے وارثوں سے دو آدمی کھڑے ہوئے اور قسم دی کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ صحیح ہے اور یہ گلاس ہمارے آدمی کا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کے بارے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ۔

باب ـــــ إِذَا عَلِمَ الْحَاكِمُ صِدْقَ شَهَادَةِ الْوَاحِدِ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَقْضِيَ بِهِ۔

٢١١ ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَأَسْرَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُونَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُونَهُ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهُ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسَ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللهِ مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا فَقَالَ خُزَيْمَةُ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ فَقَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ۔

میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اے ایمان والو تمہاری آپس کی گواہی ہے جب تم میں کسی کو موت آئے (۵-۱۰۶)۔

جب حاکم کو ایک گواہ کی سچائی معلوم ہو جائے تو اس کے مطابق فیصلہ کرنا جائز ہے۔

عمارہ بن خزیمہ نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی اعرابی سے گھوڑا خریدا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے ساتھ لے چلے تاکہ گھوڑے کی قیمت سے ادا کر دی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلدی جلدی چل رہے تھے اعرابی آہستہ آہستہ پس اعرابی کو چند حضرات ملے جو اس سے گھوڑے کا سودا کرنے لگے لہٰذا انہیں معلوم نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا سودا کر چکے ہیں۔ چنانچہ اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آواز دیتے ہوئے کہا کہ آپ اس گھوڑے کو خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں اسے فروخت کر رہا ہوں۔ پس اعرابی کی یہ آواز سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیوں نے میں نے تم سے خرید نہیں لیا ہے؟ اعرابی نے کہا خدا کی قسم میں نے تو آپ کے ہاتھ فروخت نہیں کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں میں نے تو تم سے خرید لیا ہے۔ اعرابی نے کہنا شروع کیا۔ اچھا گواہ لائیے۔ حضرت خزیمہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خرید لیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم کس طرح گواہی دیتے ہو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ کو سچا جانتے ہوئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دیا۔

ف اس سے اشارہ ہے جیسے قرآن مجید میں فرمایا۔

(المائدۃ: ۵/۱۰۶) اپنے میں دو شخص گواہ کرو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حدود کا بیعالم کے خلیفہ اعظم و محبوب اکرم ہیں اللہ نے آپ کو یہ اختیار دیا گیا کہ تشریعی امور سے جس کو چاہیں مستثنیٰ کر دیں اور جس کے لئے چاہیں اختصاص فرما دیں۔ امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۲۳ھ/۱۵۱۶ء) نے مواہب لدنیہ شریف میں فرمایا ومن خصائصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یخص من شاء بما شاء من الاحکام۔ امام عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۲۲ھ/۱۷۱۰ء) نے اس کی شرح میں فرمایا۔ ومن الاحکام وغیرھا۔ خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب ان لفظوں میں باندھا۔ باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بانہ یخص من شاء بما شاء من الاحکام۔ چنانچہ امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ کے اندر اس اختصاص سے متعلق پانچ واقعے بیان کئے، جن کو خصائص کبریٰ میں امام سیوطی نے نقل کر کے پانچ کا اضافہ فرمایا۔ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس زیادت سے تین واقعے ترک کر کے احادیث مطہرہ سے چندہ واقعات کا مزید اضافہ فرمایا اور جملہ بائیس نظائر پیش فرمائے۔ ایک حضرت خزیمہ کی گواہی شہادت کا مکمل نصاب مانے یعنی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دینے کا واقعہ سنن ابوداؤد، سنن نسائی، طحاوی، ابن ماجہ اور خزیمہ بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے اپنے چچا جان سے روایت کیا جو صحابی تھے اور مصنف ابن ابی شیبہ، تاریخ بخاری، مسند ابویعلیٰ، صحیح ابن خزیمہ اور معجم کبیر طبرانی میں خود حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اس حدیث کے آخری الفاظ۔ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم شہادۃ خزیمۃ بشہادۃ رجلین سے حق تعالیٰ کے محبوب اکرم، خلیفہ اعظم کے تصرفات و اختیارات کی کیسی واضح اور ایمان افروز شہادت مل رہی ہے جو ایمان افروز بھی ہے اور شیطنت سوز بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۸ القضاء بالیمین والشاھد۔

ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کرنا۔

۲۱۲ـ حدثنا عثمان ابن ابی شیبۃ والحسن بن علی ان زید بن الحباب حدثھم قال نا سیف قال عثمان سیف بن سلیمان عن قیس بن سعد عن عمرو بن دینار عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بیمین وشاھد۔

عثمان بن ابی شیبہ اور حسن بن علی، زید بن حباب، سیف نے، عثمان نے سیف بن سلیمان کہا ہے، قیس بن سعد، عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

۲۱۳ـ حدثنا محمد بن یحیی وسلمۃ ابن شبیب قالا نا عبد الرزاق قال نا محمد ابن مسلم عن عمرو بن دینار باسنادہ ومعناہ قال سلمۃ فی حدیثہ قال عمرو فی الحقوق۔

محمد بن مسلم نے عمرو بن دینار سے اسے اپنی سند کے ساتھ معناً روایت کیا ہے۔ سلمہ بن شبیب نے اپنی حدیث میں کہا۔ عمرو بن دینار نے فرمایا کہ وہ فیصلہ حقوق سے متعلق تھا۔

۲۱۴ـ حدثنا احمد بن ابی بکر ابو مصعب الزھری قال نا الدراوردی عن ربیعۃ

سہیل بن ابوصالح نے والد ماجد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

ابن أبي عبد الرحمن عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد. قال أبو داود: وزادني الربيع بن سليمان المؤذن في هذا الحديث قال: أنا الشافعي عن عبد العزيز قال: فذكرت ذلك لسهيل فقال: أخبرني ربيعة وهو عندي ثقة أني حدثته إياه ولا أحفظه. قال عبد العزيز: وقد كان أصابت سهيلا علة أذهبت بعض عقله ونسي بعض حديثه فكان سهيل بعد يحدثه عن ربيعة عنه عن أبيه.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ربیع بن سلیمان مؤذن نے اس حدیث میں یہ بھی کہا کہ شافعی نے عبدالعزیز سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے سہیل سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے خبر دی اور وہ میرے نزدیک قابل اعتبار ہیں اور میں نے انہیں یہ حدیث سنائی تھی لیکن مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہی۔ عبدالعزیز کا بیان ہے کہ سہیل کو ایک مرض لاحق ہو گیا تھا جس کے باعث ان کی عقل میں فتور آ گیا تھا جس کے باعث وہ بعض حدیثوں کو بھول گئے تھے۔ پس اس کے بعد سہیل روایت کرتے تھے ربیعہ سے ان کے والد ماجد کے واسطے سے۔

ف۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حقوق میں ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک یہ حدیثیں حجت ہیں جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان حدیثوں کو قرآن مجید کے اصول شہادت سے ٹکرانے کے باعث قابل استناد و اعتماد شمار نہیں کرتے اور ان کے نزدیک قرآن کریم کے مقرر فرمودہ اصول شہادت یعنی دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی حقوق میں بھی ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۱۵۔ حدثنا محمد بن داود الإسكندراني ثنا زياد يعني ابن يونس حدثني سليمان بن بلال عن ربيعة بإسناد أبي مصعب ومعناه. قال سليمان: فلقيت سهيلا فسألته عن هذا الحديث فقال: ما أعرفه. فقلت له: إن ربيعة أخبرني به عنك. قال: فإن كان ربيعة أخبرك عني فحدث به عن ربيعة عني.

سلیمان بن بلال نے ربیعہ سے ابو مصعب کی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کیا۔ سلیمان نے کہا کہ میں سہیل سے ملا اور اس حدیث کے متعلق ان سے پوچھا تو فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ ربیعہ نے یہ آپ کے واسطے سے بیان کی ہے۔ فرمایا کہ اگر ربیعہ تمہیں میرے واسطے سے بتاتے ہیں تو ان سے ربیعہ سے میرے واسطے کے ساتھ روایت کرتے رہو۔

۲۱۶۔ حدثنا أحمد بن عبدة نا عمار بن شعيب بن عبد الله بن الزبيب العنبري حدثني أبي قال سمعت جدي الزبيب يقول: بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم جيشا إلى بني العنبر فأخذوهم بركبة من ناحية الطائف فاستاقوهم إلى نبي الله صلى

حضرت زبیب عنبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عنبر کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا پس انہوں نے طائف کی نواحی بستی رکبہ میں انہیں گرفتار کر لیا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لے چلے۔ پس میں ان سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ کر عرض گزار ہوا کہ

الله عليه وسلم فسبقتهم إلى النبي صلى الله
عليه وسلم فقلت السلام عليك يا رسول الله
ورحمة الله وبركاته أتانا جندك فأخذونا
وقد كنا أسلمنا وخضرمنا آذان النعم فلما
قدم بلعنبر قال لي نبي الله صلى الله عليه
وسلم هل لكم بينة على أنكم أسلمتم قبل
أن تؤخذوا في هذه الأيام قلت نعم
قال من بينتك قال سمرة رجل من
بني العنبر ورجل آخر سماه له فشهد الرجل
وأبى سمرة أن يشهد فقال نبي الله صلى
الله عليه وسلم قد أبى أن يشهد لك
فتحلف مع شاهدك الآخر قلت نعم
فاستحلفني فحلفت بالله لقد أسلمنا يوم
كذا وكذا وخضرمنا آذان النعم فقال نبي
الله صلى الله عليه وسلم اذهبوا فقاسموهم
أنصاف الأموال ولا تمسوا ذراريهم لولا
أن الله تعالى لا يحب ضلالة العمل ما
رزيناكم عقالا قال الزبيب فدعتني أمي
فقالت هذا الرجل أخذ زربيتي فانصرفت
إلى نبي الله صلى الله عليه وسلم يعني
فأخبرته فقال لي احبسه فأخذت بتلبيبه
وقمت معه مكاننا ثم نظر إلينا نبي الله صلى
الله عليه وسلم قائمين فقال ما تريد بأسيرك
فأرسلته من يدي فقام نبي الله صلى الله
عليه وسلم فقال للرجل رد على هذا زربية
أمه التي أخذت منها فقال يا نبي الله إنها
خرجت من يدي قال فاختلع نبي الله صلى
الله عليه وسلم سيف الرجل فأعطانيه
فقال للرجل اذهب فزده آصعا من

اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور اس
کی برکتیں۔ ہمارے پاس آپ کا لشکر پہنچا اور انھوں نے ہمیں
گرفتار کر لیا حالانکہ ہم مسلمان ہو چکے تھے اور ہم نے اپنے
جانوروں کے کان چیر دیئے تھے۔ جب لشکر بنی عنبر کو لے
کر پہنچا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔
کیا تمہارے پاس اس بات کی شہادت ہے کہ ان دنوں
میں گرفتار ہونے سے پہلے تم مسلمان ہو چکے تھے؟ میں
عرض گزار ہوا ہاں۔ فرمایا کہ تمہارے گواہ کون ہیں؟
عرض کی کہ بنی عنبر سے سمرہ اور دوسرے آدمی کا بھی نام
لیا۔ دوسرے آدمی نے گواہی دی اور سمرہ نے گواہی
دینے سے انکار کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے تمہاری گواہی دینے سے انکار کر دیا
تم دوسرے گواہ کے ساتھ قسم کھاؤ گے؟ میں نے عرض کی
ہاں۔ پس آپ نے مجھ سے حلف لیا اور میں نے اللہ کی قسم کھائی
کہ ہم فلاں دن مسلمان ہو چکے تھے اور ہم نے جانوروں
کے کان چیر دیئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکریوں سے
فرمایا کہ ان کا نصف مال آپس میں بانٹ لو اور ان کے بچوں
کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ اگر مسلمان کے عمل کا ضائع ہونا اللہ تعالیٰ
ناپسند نہ فرماتا تو ہم تمہارے مال سے اونٹ کا گھٹنا باندھنے
والی رسی بھی نہ لیتے۔ حضرت زبیب کا بیان ہے کہ میری والدہ ماجدہ
کہنے لگیں تو انھوں نے فرمایا اس آدمی نے میری مخمل چھین لی
پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور یہ
بات عرض کی تو آپ نے فرمایا اسے روک لو۔ میں نے اسے گریبان سے پکڑ لیا
اور اپنی جگہ اس کے ساتھ کھڑا رہا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہم دونوں کو کھڑے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ تم اپنے
قیدی سے کیا چاہتے ہو؟ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اس سے فرمایا کہ اس کی والدہ کا قالین دو جو
تم نے اس سے چھینا ہے۔ عرض کی کہ یا نبی اللہ! وہ میرے ہاتھ سے جا چکا
ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلوار لے کر مجھے عطا

حَكَمَا فَقَالَ فَتَنَادَى أَصْحَابُنَا مِنْ شُهُودٍ.

بَابٌ ۸۲ الرَّجُلَانِ يَدَّعِيَانِ شَيْئًا وَلَيْسَتْ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ.

۲۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا أَوْ دَابَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

۲۱۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ.

۲۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِمَعْنَى إِسْنَادِهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ.

۲۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي مَتَاعٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ مَا كَانَ أَحَبَّا ذَلِكَ أَوْ كَرِهَا.

۲۲۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

فرمایا اور اس آدمی سے فرمایا کہ اسے کئی صاع اناج دیدے۔

دو شخص ایک چیز پر دعوٰی کریں اور گواہ کسی کے پاس نہ ہوں

سعید بن ابو بردہ نے والد ماجد سے اُن کے جد امجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک اونٹ یا کسی جانور کا دعوٰی کیا اور اُن میں سے کسی ایک کے پاس بھی گواہ نہ تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دونوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔

حسن بن علی، یحییٰ بن آدم، عبدالرحیم بن سلیمان نے سعید سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کیا ہے۔

ہمام نے قتادہ سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک اونٹ کا دعوٰی کیا اور ہر ایک نے اپنے دعوٰی کے ثبوت میں دو گواہ پیش کئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اُن دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم فرما دیا۔

ابو رافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک چیز کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جھگڑا پیش کیا اور ان میں سے گواہ کسی ایک کے پاس بھی نہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم پر قرعہ ڈالا جائے خواہ تم اسے پسند کرو یا ناپسند۔

احمد بن حنبل اور سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، احمد، معمر، ہمام بن منبہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أكره الاثنان اليمين أو استحباها فليستهما عليها قال سلمة قال أخبرنا معمر وقال إذا أكره الاثنان على اليمين.

فرمایا۔ جب دونوں فریق قسم کو ناپسند کریں یا اُسے پسند کرتے ہوں پھر بھی دونوں اس پر قرعہ ڈال لیں گے۔ سلمہ کا بیان ہے کہ معمر نے فرمایا جبکہ دونوں قسم کو ناپسند کرتے ہوں۔

۲۲۲۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة نا خالد بن الحارث عن سعيد بن أبي عروبة بإسناد ابن منهال مثله قال في دابة وليس لهما بينة فأمرهما رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يستهما على اليمين.

خالد بن حارث نے سعید بن ابو عروبہ سے ابن منہال کی اسناد کے ساتھ اسی کے مانند روایت کرتے ہوئے کہا کہ ایک جانور کے متعلق اور دونوں کے پاس گواہ نہ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم پر دونوں کے لیے قرعہ ڈالنے کا حکم فرمایا۔

باب اليمين على المدعى عليه.

قسم مدعا علیہ پر ہے۔

۲۲۳۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي قال نا نافع بن عمر عن ابن أبي مليكة قال كتب إلي ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى باليمين على المدعى عليه.

نافع بن عمر سے روایت ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے میرے لیے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر ہے۔

باب كيف اليمين.

قسم کس طرح لی جائے۔

۲۲۴۔ حدثنا مسدد نا أبو الأحوص نا عطاء بن السائب عن أبي يحيى عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يعني لرجل أحلفه احلف بالله الذي لا إله إلا هو ما له عندك شيء يعني للمدعي.

ابو یحییٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے قسم کے لیے فرمایا کہ اس خدا کی قسم کھاؤ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ مدعی کی تمہارے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔

باب إذا كان المدعى عليه ذميا أيحلف.

مدعا علیہ ذمی ہو تو کیا اُسے قسم دی جائے۔

۲۲۵۔ حدثنا محمد بن عيسى نا أبو معاوية نا الأعمش عن شقيق عن الأشعث قال كان بيني وبين رجل من اليهود أرض فجحدني فقدمته إلى النبي صلى الله عليه وسلم ألك بينة قلت لا قال لليهودي احلف قلت يا رسول الله إذا يحلف ويذهب بمالي فأنزل الله إن الذين

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ایک زمین میرے اور ایک یہودی کے درمیان مشترک تھی پس اس نے میرے حصے سے انکار کیا تو میں اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ!

يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

اس طرح تو یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ (الآیۃ)

بَابٌ ٢٦ اَلرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلٰى عِلْمِهٖ فِيْمَا غَابَ عَنْهُ۔

کسی کے علم ہونے کے باعث قسم لینا جبکہ مدعا علیہ غائب ہو۔

٣٦٢٢۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ نَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ كُرْدُوْسٌ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَرْضٍ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اَرْضِي اغْتَصَبَنِيْهَا اَبُوْ هٰذَا وَهِيَ فِيْ يَدِهٖ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُحَلِّفُهٗ وَاللهِ مَا يَعْلَمُ اَنَّهَا اَرْضِي اغْتَصَبَنِيْهَا اَبُوْهُ فَتَهَيَّاَ الْكِنْدِيُّ يَعْنِيْ لِلْيَمِيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

کردوس نے حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کندہ کے ایک آدمی اور حضرموت کے ایک آدمی نے زمین کا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جو یمن میں تھی۔ حضرمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری زمین کو اس کے باپ نے غصب کر لیا تھا اور وہ اس کے قبضہ میں ہے۔ فرمایا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں؟ عرض کی نہیں لیکن اسے قسم دیتا ہوں کہ خدا کی قسم اسے نہیں پتا کہ یہ میری زمین ہے اور اس کے باپ نے چھینی تھی۔ پس کندی اسے قسم دینے کے لئے تیار ہو گیا اور باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔

٣٦٢٣۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ كَانَتْ لِاَبِيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ فِيْ يَدِيْ اَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّهٗ فَاجِرٌ لَيْسَ يُبَالِيْ مَا حَلَفَ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ۔

علقمہ بن وائل بن حجر حضرمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حضرموت سے اور ایک کندہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پس حضرمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے جو میرے باپ کی تھی۔ کندی نے کہا کہ وہ میری زمین ہے کیونکہ میرے قبضے میں ہے اور میں اس میں کھیتی باڑی کرتا ہوں، اس کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ اس نے عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ تمہیں اس کی قسم ملے گی۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو فاجر ہے قسم کھانے کی اسے کیا پروا، کسی بات سے نہیں بچتا۔ فرمایا کہ نہیں ہے تمہارے لئے مگر یہی چیز۔

ف۔ مقرر اصول تو یہی ہے کہ مدعی گواہ پیش کرے۔ مگر اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ کی قسم پر فیصلہ کیا جائے گا خواہ مدعا علیہ کی قسم سچی ہو یا جھوٹی لیکن ایسی صورت میں اس کے سوا اور چارہ کار نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٥٧ الذِّمِّيِّ كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ.

٢٢٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ نَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي لِلْيَهُودِ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى.

ذمی سے کیسے قسم لی جائے؟

محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، زہری، مزینہ کا ایک آدمی، سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی کہ تم تورات میں اس کے متعلق کیا حکم پاتے ہو جس نے زنا کیا ہو؟

٢٢٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ كَانَ يَتْبَعُ الْعِلْمَ وَيَعِيهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

عبدالعزیز بن یحییٰ، ابوالاصبغ، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق نے زہری سے اس حدیث کو اسی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا۔ مجھ سے مزینہ کے اس شخص نے حدیث بیان کی جو عالم باعمل اور علم کا قدردان تھا۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔

٢٣٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَعْنِي لِابْنِ صُورِيَا أُذَكِّرُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي نَجَّاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ وَأَقْطَعَكُمُ الْبَحْرَ وَظَلَّلَ عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلَ عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى وَأَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَتَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمُ الرَّجْمَ قَالَ ذَكَّرْتَنِي بِعَظِيمٍ وَلَا يَسَعُنِي أَنْ أَكْذِبَكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

قتادہ نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صوریا سے فرمایا میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں جس نے تمہیں فرعون کے ساتھیوں سے نجات دی اور دریا کو تمہارے لئے پھاڑ کر راستہ بنایا، تمہارے اوپر سایہ کیا اور تمہارے اوپر من و سلویٰ نازل کیا اور حضرت موسیٰ پر تورات نازل فرمائی کہ تم اپنی کتاب میں رجم کے متعلق کیا حکم پاتے ہو؟ کہا کہ آپ نے اتنا بڑا واسطہ دیا ہے کہ میں آپ سے جھوٹ بولنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔

باب ٥٨ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى حَقِّهِ.

آدمی کا اپنے حق کے لئے قسم کھانا۔

٢٣١- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ وَمُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَا نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سَيْفٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ

سیف نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا جب وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا تو اس نے کہا۔ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ کافی ہے کام بنانے والا۔

وَلٰكِنْ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجبور بن بیٹھنے والے کو ملامت فرماتا ہے کیونکہ تمہارے لئے ہوشیاری لازم ہے۔ جب کسی معاملے میں بے بس ہو جاؤ تو کہو۔ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

بَابٌ فِي الدَّيْنِ هَلْ يُحْبَسُ بِهِ

کیا قرضے کے باعث کسی کو قید کیا جائے۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَبْرِ بْنِ أَبِي دُلَيْلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يُغَلَّظُ عَلَيْهِ وَعُقُوبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ۔

عمرو بن شرید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مالدار آدمی کا قرض ادا کرنے میں لیت و لعل کرنا اس کی آبرو ریزی اور سزا کو حلال کر دیتا ہے۔ ابن المبارک نے فرمایا۔ آبرو ریزی حلال کرنے سے مراد ہے اس کے ساتھ تلخ کلامی ہوسکتی ہے اور سزا سے اسے قید کرنا مراد ہے۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا هِرْمَاسُ بْنُ حَبِيبٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَرِيمٍ لِي فَقَالَ لِي الْزَمْهُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَخَا بَنِي تَمِيمٍ مَا تُرِيدُ أَنْ تَفْعَلَ بِأَسِيرِكَ۔

جنگل کے رہنے والے ایک شخص نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ ان کے جدّ امجد نے فرمایا۔ میں اپنے ایک مقروض کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اسے پکڑے رکھو۔ مجھ سے پھر فرمایا۔ اے بنی تمیم کے بھائی! تم اپنے قیدی کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عبدالرزاق، معمر، بہز بن حکیم کے والد ماجد سے ان کے جدّ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تہمت میں قید فرمایا۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ أَنَّ أَخَاهُ أَوْ عَمَّهُ وَقَالَ مُؤَمَّلٌ إِنَّهُ قَامَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ جِيرَانِي بِمَا أَخَذُوا فَأَعْرَضَ عَنْهُ

ابن قدامہ نے فرمایا کہ ان کے بھائی صاحب یا چچا جان۔ مؤمل نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ خطبہ دے رہے تھے عرض گزار ہوئے کہ میرے ہمسایوں نے فلاں چیز لے لی ہے جنھوں نے لی ہے دو دفعہ اعراض فرمایا۔ پھر کسی چیز کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُسے اپنے ہمسائے

مرتين ثم ذكر شيئا فقال النبي صلى الله عليه وسلم خلوا له عن جنازته لم يذكر مؤمل وهو يخطب.

کے لیے چھوڑ دو۔ مؤمل نے وہو یخطب کو ذکر نہیں کیا۔

باب في الوكالة

٢٣٦- حدثنا عبيد الله بن سعد بن إبراهيم حدثنا عمي حدثنا أبي عن ابن إسحاق عن أبي نعيم وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله أنه سمعه يحدث قال أردت الخروج إلى خيبر فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه وقلت له إني أردت الخروج إلى خيبر فقال إذا أتيت وكيلي فخذ منه خمسة عشر وسقا فإن ابتغى منك آية فضع يدك على ترقوته.

وکالت کا بیان۔

وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نے خیبر کی جانب جانے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، سلام کیا اور آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں نے خیبر کی جانب جانے کا ارادہ کیا ہے۔ فرمایا کہ جب تم ہمارے وکیل کے پاس پہنچو تو اس سے پندرہ وسق کھجوریں لے لینا۔ اگر وہ تم سے نشانی کا مطالبہ کرے تو اس کے گلے پر ہاتھ رکھ دینا۔

باب في القضاء

٢٣٧- حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا المثنى بن سعيد عن قتادة عن بشير بن كعب العدوي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا تداررتم في طريق فاجعلوه سبعة أذرع.

قضا کے متعلقات۔

بشیر بن کعب عدوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب راستے کے بارے میں تمہارا جھگڑا ہو تو اسے سات ذراع رکھو۔

٢٣٨- حدثنا مسدد وابن أبي خلف قالا حدثنا سفيان عن الزهري عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استأذن أحدكم أخاه أن يغرز خشبة في جداره فلا يمنعه فنكسوا فقال ما لي أراكم قد أعرضتم لألقينها بين أكتافكم قال أبو داود هذا حديث ابن أبي خلف وهو أتم.

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا بھائی تم سے تمہاری دیوار میں لکڑی گاڑنے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کیا کرو۔ پس لوگوں نے سر جھکا لئے۔ فرمایا (حضرت ابو ہریرہ نے) بات کیا ہے! میں اس حکم سے آپ کو منہ موڑتے دیکھتا ہوں۔ میں یہ آپ حضرات کو سنا کر چھوڑوں گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ابن ابی خلف کی حدیث ہے اور زیادہ مکمل ہے۔

ف۔ یہ حکم استحبابی ہے کہ ہمسائے کی ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی ضرورت کو پیش نظر رکھا جائے۔ اس امر کو واجب سمجھنا کسی طرح بھی درست نہیں کیونکہ اگر کسی خاص ضرورت کے بغیر ہمسایہ اس کی دیوار میں کیل گاڑنا چاہے تو خواہ دیوار کا نقصان ہو اور خواہ ہمسائے

گرچہ ضرورت مند ہو تب بھی اجازت دینا پڑے گی۔ دونوں حالت ایسے واجب پر عمل کرنا ہی بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٢٣٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللهُ عَلَيْهِ۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، لؤلؤہ نے حضرت ابو صرمہ سے ۔۔۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ قتیبہ کے سوا اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی کو نقصان پہنچایا تو اللہ تعالیٰ اُسے نقصان پہنچائے گا اور جو کسی سے دشمنی رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھے گا۔

٢٤٠- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا حَمَّادٌ نَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ قَالَ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ إِلَى نَخْلِهِ فَيَتَأَذَّى بِهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى قَالَ فَهَبْهُ لَهُ وَلَكَ كَذَا وَكَذَا أَمْرًا رَغَّبَهُ فِيهِ فَأَبَى فَقَالَ أَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِيِّ اذْهَبْ فَاقْلَعْ نَخْلَهُ۔

ابو جعفر محمد بن علی نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی انصاری کے باغ میں اُن کے کھجور کے چند درخت تھے اور اس کے اہل و عیال اس کے ساتھ رہتے تھے۔ پس حضرت سمرہ اپنے درختوں کے پاس جاتے تو انصاری کو تکلیف ہوتی اور یہ بات اس پر گراں گزرتی۔ پس اس نے ان سے درختوں کو بیچنے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس نے تبدیل کرنے کے لیے کہا تب بھی انکار کیا۔ پس انصاری نے نبی کریم صلی اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے اس کا ذکر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فروخت کر دینے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ ان سے تبدیل کر لینے کا مطالبہ کیا تب بھی انہوں نے انکار ہی کیا۔ فرمایا تو اُسے ہبہ کر دو اور بار بار اس بات کی ترغیب دلائی لیکن انہوں نے انکار ہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ جاؤ اور ان کے درختوں کو اکھاڑ پھینک دو۔

٢٤١- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ قَالَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ

عروہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت زبیر سے ایک انصاری نے سنگستان کی نالی کے بارے میں جھگڑا کیا جس سے کھیتوں کو پانی دیا جاتا تھا۔ انصاری نے کہا کہ نالی کا پانی بہنے دو مگر حضرت زبیر نے انکار کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا۔ اے زبیر! اپنے کھیت کو سیراب کر کے اپنے ہمسائے کے لیے چھوڑ دو۔ انصاری کو غصہ آیا اور کہا۔ یا رسول اللہ! اس لیے کہ وہ آپ

يا رسول الله إن كان ابن عمتك فتلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال اسق احبس الماء حتى يرجع إلى الجدر فقال الزبير فوالله إني لأحسب هذه الآية نزلت في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك الآية.

۲۳۲ - حدثنا محمد بن العلاء نا أبو أسامة عن الوليد يعني ابن كثير عن أبي مالك بن ثعلبة عن أبيه ثعلبة بن أبي مالك أنه سمع كبراءهم يذكرون أن رجلا من قريش كان له سهم في بني قريظة فخاصم إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في مهزور يعني السيل الذي يقتسمون ماءه فقضى بينهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن الماء إلى الكعبين لا يحبس الأعلى على الأسفل.

۲۳۳ - حدثنا أحمد بن عبدة نا المغيرة بن عبد الرحمن قال حدثني أبي عبد الرحمن عن أبي الحارث عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في السيل المهزور أن يمسك حتى يبلغ الكعبين ثم يرسل الأعلى على الأسفل.

۲۳۴ - حدثنا محمود بن خالد أن محمد بن عثمان حدثهم قال نا عبد العزيز بن محمد عن أبي طوالة وعمرو بن يحيى عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال اختصم إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلان في حريم نخلة في حديث أحدهما فأمر بها فذرعت فوجدت سبعة أذرع وفي حديث الآخر فوجدت خمسة

کی پھوپھی جان کے صاحبزادے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے پُر نور چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر فرمایا۔ کھیت کو پانی دو اور اسے روکے رکھو یہاں تک کہ منڈیروں تک بھر جائے۔ حضرت زبیر نے فرمایا۔ خدا کی قسم، میرے خیال میں یہ آیت اسی بارے میں نازل فرمائی گئی۔ تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں ۔۔۔۔ (۴ : ۶۵)

ابو مالک بن ثعلبہ نے اپنے والد ماجد ثعلبہ بن ابو مالک سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے بزرگوں کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ قریش کے ایک آدمی کا بنی قریظہ کے پانی میں حصہ تھا۔ پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی بارگاہ میں نالے کا جھگڑا پیش کیا جس کا پانی وہ تقسیم کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ان کے درمیان ٹخنوں تک پانی کا فیصلہ فرمایا کہ اوپر والا اکٹھا ہونے پر نیچے والے کا پانی اس کی طرف جانے سے نہ روکے۔

عمرو بن شعیب کے والد محترم نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے مہزور کی ایک نالے کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ کھیت کو سیراب کرتے ہوئے پانی روکا جائے کہ ٹخنوں تک بھر جائے۔ اس کے بعد اوپر کے کھیت والا نیچے کے کھیت والے کی طرف پانی چھوڑ دے۔

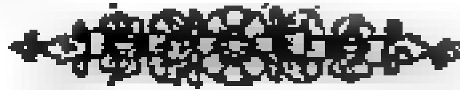
ابو طوالہ اور عمرو بن یحیی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے حضور دو شخصوں نے کھجور کے ایک درخت کے نیچے جھگڑا پیش کیا۔ دونوں میں سے ایک حدیث میں ہے، آپ نے حکم فرمایا تو اس کی پیمائش کی گئی۔ پس وہ سات ذراع نکلا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ وہ پانچ ذراع نکلا۔

أَذْرُعٍ فَقَضَى بِذَلِكَ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: فَأَمَرَ بِجَرِيدَةٍ مِنْ جَرِيدِهَا فَذُرِعَتْ.

آخِرُ كِتَابِ الْأَقْضِيَةِ.

پس آپ نے اس کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالعزیز کا بیان ہے کہ اس کی ایک ٹہنی کے ساتھ آپ نے ناپنے کا حکم فرمایا تو اس کی پیمائش کی گئی۔

کتاب الاقضیہ ختم ہوئی۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اول كتاب العلم — علم کا بیان

باب في فضل العلم — علم کی فضیلت کا بیان

٣٦٢٥ - حدثنا مسدد بن مسرهد نا عبد الله بن داود قال سمعت عاصم بن رجاء بن حيوة يحدث عن داود بن جميل عن كثير بن قيس قال كنت جالسا مع أبي الدرداء في مسجد دمشق فجاءه رجل فقال يا أبا الدرداء إني جئتك من مدينة الرسول صلى الله عليه وسلم لحديث بلغني أنك تحدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جئت لحاجة قال فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا من طرق الجنة وإن الملائكة لتضع أجنحتها رضا لطالب العلم وإن العالم ليستغفر له من في السموات ومن في الأرض والحيتان في جوف الماء وإن فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب وإن العلماء ورثة الأنبياء وإن الأنبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما ورثوا العلم فمن أخذه أخذ بحظ وافر۔

عاصم بن رجاء بن حیوۃ نے داؤد بن جمیل سے روایت کی ہے کثیر بن قیس سے کہ (فرمایا) میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا۔ اے ابو درداء! میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر سے ایک حدیث کی خاطر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ میں کسی اور حاجت سے حاضر نہیں ہوا۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائے گا اور علم حاصل کرنے والے کی خوشی کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لیے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اور عبادت کرنے والوں پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر اور علماء ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں کیونکہ انبیائے کرام کسی کو ورثہ میں دینار یا درہم نہیں دے جاتے ان حضرات کی میراث علم دین ہے جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بہت بڑا حصہ پا لیا۔

ف: یہ حدیث علمائے دین کی قدر و منزلت پر روشن دلالت کر رہی ہے۔ جب بارگاہ خداوندی میں ان کی یہ عزت ہے کہ فرشتے بھی ان کے لیے اپنے پروں کو فرش راہ کرتے اور دریا کی مچھلیاں تک ان کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ تو انسانوں پر ان کی تعظیم و توقیر کرنا اور ان کی خدمت میں کوشاں رہنا فرزندی اور سعادت مندی ہے۔ علماء ہی لوگوں کو دین کی دولت سے مالا مال

کرکے فکر آخرت میں لگاتے اور ان کے حالات کو مالک سے ملاتے ہیں۔ جس عالم کی کاوشوں کا مرکز و محور فکر آخرت ہے وہی عالم دین ہے اور اس کی صحبت و خدمت اکسیر اعظم جس عالم دین کی کوششیں دنیا کمانے کے لیے ہیں وہ علم دین حاصل کرنے کے باوجود عالم دنیا اور گمراہ ہے۔ اس کی صحبت سے کوسوں دور بھاگنا چاہیے۔ ایسے عالم کا علم اسے کوئی نفع نہیں دے گا بلکہ الٹا اس پر حجت ہوگا۔ عالم اگر دلیل باشد ہے اور لوگوں کو قعر جہنم سے بچانے اور ان کے پروردگار کا مقبول بنانے میں کوشاں ہے تو ایسا عالم یقیناً حضرت انبیائے کرام علیہم السلام کا وارث ہے لیکن جو عالم دنیا کمانے میں مصروف ہے اور علم دین سے اس کی غرض چند روزہ زندگی کے راحت و آرام کا حصول ہے تو وہ انبیائے کرام کا وارث نہیں بلکہ سرمایہ داروں کا وارث ہے۔ جس عالم نے صراط مستقیم اور راہ ہدایت میں پیوند کاری کرکے نئی صراط مستقیم بنائی۔ مسلمانوں سے الگ اپنی علیحدہ جماعت بنائی، اپنا فرقہ یا گروہ علیحدہ تشکیل دیا خواہ اسے فرقہ نہ کہے بلکہ سچے اور سچے مسلمانوں کا گروہ یا صالحین کی جماعت ہی کیوں نہ کہے، وہ عالم انبیائے کرام کا نہیں شیطان علیہ اللعنۃ کا وارث ہے خواہ رات دن اس کی زبان پر قال اللہ اور قال الرسول ہی کیوں نہ جاری رہے۔ اور چاہے اس کا مولوی ہونا کہتا تا ہو یا دنی کامل و قطب ربانی کہا جاتا ہو۔ وہ شریعت مطہرہ میں کانٹ چھانٹ کرنے اور علیحدہ جماعت بنانے کے باعث اسلام کا دشمن ملت اسلامیہ کا بدخواہ، عہد الشیطان کا جانشین اور شیطان کا وارث ہے۔ افسوس! برطانوی گورنمنٹ کے عہد حکومت میں متحدہ ہندوستان کے اندر ایسے گندم نما جو فروش رہنماؤں کی فوج اسلامیان ہند پر چھائی جو بڑے بڑے خوشنما لیبل لگا کر مسلمانوں کے سامنے آئی اور اسلام دشمنی کا ایسا انوکھا کارنامہ سرانجام دیا کہ ایک اسلام کے مدعی لاکھوں اسلام بنا دیئے۔ مختلف فرقے بنا کر مسلمان آپس میں لڑا دیئے جو بھائی بھائی تھے وہ آپس میں ایک دوسرے کے دشمن بنا دیئے۔ غرضیکہ شیطنت کے ختم نہ ہونے والے چکر چلا دیئے۔ کاش! اللہ تعالیٰ ان کے جانشینوں اور متبعین کو توفیق دے کہ اس چکر کو ختم کرکے اسی مرکز پر جمع ہونے کی کوشش کریں جس پر ان کے آباؤ اجداد تھے واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ قَالَ لَقِيتُ شَبِيبَ بْنَ شَيْبَةَ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَعْنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ

محمد بن وزیر دمشقی، ولید، شبیب بن شیبہ، عثمان بن ابوسودہ، حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً روایت کیا گیا ہے۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْلُكُ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا إِلَّا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے کو طے کرتا ہے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت کے راستے کو آسان فرما دیتا ہے اور جس نے اس کے مطابق عمل کرنے میں سستی کی تو اس کا نسب کوئی پیش قدمی نہیں کر سکے گا۔

باب ۹۳۔ رِوَايَةُ حَدِيثِ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

اہل کتاب کی باتوں کا روایت کرنا

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ

ابن ابی نملہ انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت

الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي نَمْلَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَتَكَلَّمُ هٰذِهِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ الْيَهُودِيُّ اِنَّهَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ فَاِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوهُ وَاِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوهُ۔

کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس ایک یہودی بھی تھا۔ تو ایک جنازہ گزرا۔ اس یہودی نے کہا۔ اے محمدؐ! کیا یہ جنازہ کلام کرتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بہتر جانتا ہے یہودی نے کہا۔ یہ کلام کرتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل کتاب تم سے جو بات کہیں تو نہ ان کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسولوں پر۔ اگر وہ بات جھوٹی ہے تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی اور اگر وہ سچی ہے تو تم نے اس کی تکذیب نہیں کی۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ زَيْدٌ اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَلَّمْتُ لَهُ كِتَابَ يَهُودَ وَقَالَ اِنِّي وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُودَ عَلٰى كِتَابِي فَتَعَلَّمْتُهُ فَلَمْ يَمُرَّ بِي اِلَّا نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى حَذَقْتُهُ فَكُنْتُ اَكْتُبُ لَهُ اِذَا كَتَبَ وَاَقْرَأُ لَهُ اِذَا كُتِبَ اِلَيْهِ۔

خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تاکہ آپ کے لیے یہودیوں کی لکھائی سیکھ لی اور خدا کی قسم مجھے یہود کا اعتبار نہیں کہ میرے لیے درست لکھتے۔ ابھی نصف ماہ گزرا تھا کہ مجھے مہارت حاصل ہو گئی پس جب حضور لکھوانا چاہتے تو میں لکھ دیتا اور جب وہ آپ کے لیے لکھتے تو میں اسے پڑھ دیتا۔

بَابٌ ۹۴ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ

علمی باتوں کو لکھنا

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاَبُو بَكْرِ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ اَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوا اَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَاَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ اِلٰى

یوسف بن ماہک سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں یاد کرنے کے ارادے سے ہر اس بات کو لکھ لیا کرتا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنتا پس لوگوں نے مجھے منع کیا اور کہا کہ آپ ہر اس بات کو لکھ لیتے ہیں جو کہ سنتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی بشر ہیں جو ناراضگی اور رضامندی میں بھی کلام فرماتے ہیں۔ پس میں لکھنے سے رک گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے انگشتِ مبارک سے دہنِ اقدس کی جانب

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ إِلٰى فِيْهِ فَقَالَ اكْتُبْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ۔

١٥١۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهٗ عَنْ حَدِيْثٍ فَأَمَرَ إِنْسَانًا يَكْتُبُهٗ فَقَالَ لَهٗ زَيْدٌ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَكْتُبَ شَيْئًا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَمَحَاهُ۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥٢۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدٌ الْمَعْنٰى عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ مُسَدَّدٌ أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُحَدِّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ أَصْحَابُهٗ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهُ وَجْهٌ وَمَنْزِلَةٌ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

بَابُ الْكَلَامِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ بِلَا عِلْمٍ۔

١٥٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُقْرِئُ نَا سُهَيْلُ بْنُ مِهْرَانَ نَا أَبُوْ عِمْرَانَ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ بِرَأْيِهٖ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ۔

اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ لکھتے رہو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس سے کوئی بات نہیں نکلتی مگر حق۔

مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاویہ کے پاس گئے۔ تو انہوں نے ایک حدیث کے متعلق پوچھا اور اسے لکھنے کے لیے ایک آدمی کو حکم دیا۔ حضرت زید نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم آپ کی حدیث میں سے کچھ نہ لکھا کریں۔ پس اسے مٹا دیا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی برائی،

عمرو بن عون، مسدد، خالد، بیان بن بشر، ابو بشر، وبرہ، عامر بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں (والد گرامی) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیوں حدیثیں روایت نہیں کرتے جیسے آپ کے ساتھی حضور سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا۔ خدا کی قسم، معلوم ہونا چاہیے کہ مجھے حضور کی بارگاہ میں خاص مقام و مرتبہ حاصل ہے لیکن میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

علم کے بغیر قرآن مجید کا مطلب بیان کرنا،

عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ، یعقوب بن اسحاق مقری، سہیل بن مہران، ابو عمران سے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہا، خواہ وہ ٹھیک ہو پھر بھی اس نے غلطی کی۔

فائدہ۔ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل فرمایا اور یہ نصاب ہدایت کا حصہ، اپنے محبوب کو سکھا کر ساری دنیا کو ان کا محتاج بنا دیا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۝ (۵۵: ۱تا۴)

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ ما کان وما یکون کا بیان سکھایا۔

دوسرے مقام پر فرمایا ہے:

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ ۝ (۱۶: ۴۴)

اور اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار (قرآن) اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کر دو جو ان کی طرف اترا۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پر نازل کر کے پڑھایا محبوب ہی کو سکھایا۔ محبوب پروردگار نے اسے اپنے اصحاب کو سمجھایا۔ انہوں نے تابعین کو بتایا۔ ان مطالب و معانی کو مفسرین کرام نے اپنی تفاسیر کی زیب و زینت بنایا۔ دوسروں کے لیے اس نقل معانی کے سوا چارہ نہیں۔ کلام الٰہی کی منشا و مراد کو پالے کا ہرگز یارا نہیں۔ جو اس نقل کو چھوڑ کر عقل کو امام بنانا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منصب رسالت سے ہٹا کر ان کی جگہ پر اپنی عقل خام کو بٹھاتا ہے۔ ایسے ہی گندم نما جو فروش حضرات نے اپنی تحقیق کا ڈھول بجاتے ہوئے ایک اسلام کے در جنوں اسلام بنا ڈالے ہیں جن کا قوم نے ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء میں ایک مناجات کے اندر ایسے گروہ کے مفسرین و محققین کا یوں ذکر کیا تھا:

لیے تفسیر و تعلیم کے نام سے اپنے فکر و تدبر بنا دام ہے!
بیان مطالب بتاتے ہیں آیات کے جس سے مفہوم قرآن غلط کیا ہے،
مصطفیٰ کے نزدیک جو وہ نبی، مصطفیٰ کی انہیں سے کرے پرستش ان،
کس غضب کے ہیں یہ غوغیاں ۱۱ مال جیب جائے کا ان کا ایمان سر گیا

بَابٌ فِیْ تَکْرِیْرِ الْحَدِیْثِ

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ عَقِیْلٍ هَاشِمِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِیَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ خَدَمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا حَدَّثَ حَدِیْثًا اَعَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

ایک بات کو کئی بار کہنا

عمرو بن مرزوق، شعبہ، ابو عقیل ہاشم بن بلال، سابق بن ناجیہ، ابو سلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک خادم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کچھ ارشاد فرماتے تو اسے تین دفعہ دہراتے۔

بَابٌ فِیْ سَرْدِ الْحَدِیْثِ

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِیُّ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ جَلَسَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِلٰی جَنْبِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَهِیَ تُصَلِّیْ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اسْمَعِیْ یَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ مَرَّتَیْنِ فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ اَلَا تَعْجَبُ اِلٰی هٰذَا وَحَدِیْثِهِ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُحَدِّثُ

گفتگو میں جلدی کرنا

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے پہلو میں حضرت ابوہریرہ بیٹھے اور انہوں نے دو مرتبہ کہا جبکہ عائشہ نماز پڑھ رہی تھیں، اے حجرے والی! میری بات سنیے۔ جب حضرت عائشہ نماز سے فارغ ہوئیں تو فرمایا۔ کیا تمہیں ان پر اور ان کی بات پر تعجب نہیں آتا حالانکہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے تو شمار کرنے والا اگر چاہتا تو آپ کی گفتگو کے ایک ایک لفظ کو شمار کر سکتا تھا۔

الحديث لو شاء العاد أن يحصيه أحصاه۔

۲۵۶۔ حدثنا سليمان بن داود المهري أنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب أن عروة بن الزبير حدثه أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت ألا يعجبك أبو هريرة جاء فجلس إلى جانب حجرتي يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يسمعني ذلك وكنت أسبح فقام قبل أن أقضي سبحتي ولو أدركته لرددت عليه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يسرد الحديث سردكم۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا تمہیں ابوہریرہ پر تعجب نہیں آتا۔ وہ آئے اور میرے حجرے کے پہلو میں بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے لگے۔ وہ مجھے سنا رہے تھے حالانکہ میں نماز پڑھ رہی تھی۔ میرے نماز پوری کرنے سے پہلے وہ اٹھ کر چلے گئے۔ اگر میں انہیں پاتی تو بتاتی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ حضرات کی طرح جلدی جلدی گفتگو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

باب ۹۹ التوقي في الفتيا۔

فتویٰ دینے میں محتاط رہنا

۲۵۷۔ حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي نا عيسى عن الأوزاعي عن عبد الله بن سعد عن الصنابحي عن معاوية أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الغلوطات۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، اوزاعی، عبداللہ بن سعد صنابحی نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا ہے۔

۲۵۸۔ حدثنا الحسن بن علي نا أبو عبد الرحمن المقرئ نا سعيد يعني ابن أبي أيوب عن بكر بن عمرو عن مسلم بن يسار أبي عثمان عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أفتي بغير علم كان إثمه على من أفتاه۔

حسن بن علی، ابوعبدالرحمٰن مقری، سعید بن ابوایوب، بکر بن عمرو، مسلم بن یسار ابو عثمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔

۲۵۹۔ حدثنا سليمان بن داود نا ابن وهب حدثني يحيى بن أيوب عن بكر بن عمرو عن عمرو بن أبي نعيمة عن أبي عثمان الطنبذي رضيع عبد الملك بن مروان قال سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أفتي بغير علم كان إثمه على من أفتاه زاد سليمان المهري في حديثه

سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، بکر بن عمرو، عمرو بن ابی نعیمہ ابو عثمان طنبذی کا بیان ہے جن کی پرورش عبدالملک بن مروان نے کی تھی کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔ سلیمان مہری نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا ہے۔ جس نے اپنے بھائی کو کسی کام کا مشورہ

وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ وَهٰذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ۔

وہ یہ جانتے ہوئے کہ یہ غلط ہے تو اس نے خیانت کی یہ حدیث سلیمان کے نقل کی ہے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ مَنْعِ الْعِلْمِ۔

علم کو چھپانے کی برائی

٢٦٠۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

عطاء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی اور اس نے چھپائی تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام لگائے گا۔

بَابُ فَضْلِ نَشْرِ الْعِلْمِ۔

علم پھیلانے کی فضیلت

٢٦١۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْكُمْ۔

زہیر بن حرب اور عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، عبداللہ بن عبداللہ، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم علمی باتیں مجھ سے سنتے ہو اور تم سے بھی سنی جائیں گی اور ان لوگوں سے بھی سنی جائیں گی جو تم سے سنیں گے۔



٢٦٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ۔

عبدالرحمٰن بن ابان کے والد ماجد نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سنی اور اسے یاد رکھا یہاں تک کہ وہ دوسروں تک پہنچائی۔ کئی ایک فقہ جاننے والے ایسے ہوں گے جو اپنے سے زیادہ فقہ جاننے والے کو بتائیں گے اور کئی فقہ کے حامل ایسے ہوں گے جو حقیقت میں فقیہ نہیں ہوں گے۔

٢٦٣۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِهُدَاكَ رَجُلًا

عبدالعزیز بن ابو حازم کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ خدا کی قسم، اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ ایک بھی آدمی کو ہدایت فرما دے تو یہ تمہارے لیے

وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔ سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

ف: ۔ جس شخص کی کوشش سے ایک آدمی بھی راہ ہدایت پا جائے تو یہ قیمتی دولت سے زیادہ مفید ہے لیکن جس کے ورغلانے سے ایک آدمی بھی جادۂ مستقیم سے ہٹ گیا اور غلط راستے پر گامزن ہوا تو یہ قیمتی دولت کے ضائع ہو جانے سے زیادہ نقصان ثابت ہوگا۔ دریں حالات جن فرقہ سازوں نے ہزاروں مسلمانوں کو صراط مستقیم سے ہٹا کر اپنے پیچھے لگایا اور اصلاح کے نام پر فساد برپا کیا کہ ملت اسلامیہ نئے فرقوں کا شکار ہوتے اور اس کی جمعیت کو منتشر کرتے رہے ایسے حضرات کے اخروی نقصان کا آج کون اندازہ کر سکتا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہم سب کو صراط مستقیم پر قائم رکھے اور شیطان لعین کے لیے خوشنما فریبوں سے بھی محفوظ و مامون رکھے۔ آمین یا الٰہ العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات۔

بَابُ الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔
بنی اسرائیل سے کوئی بات روایت کرنا

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ۔

ابوبکر بن ابو شیبہ، علی بن مسہر، محمد بن عمرو، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل سے روایت کرو کیونکہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُعَاذٌ نَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتَّى يُصْبِحَ مَا يَقُومُ إِلَّا إِلَى عُظْمِ صَلَاةٍ۔

ابو حسان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے سامنے بنی اسرائیل کی باتیں بیان فرمایا کرتے کہ صبح ہو جاتی اور نماز کے لیے اٹھتے۔

بَابٌ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ لِغَيْرِ اللَّهِ۔
علم حاصل کرنا جبکہ مقصود رضائے الٰہی نہ ہو

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا فُلَيْحٌ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيحَهَا۔

ابوبکر بن ابو شیبہ، سریج بن نعمان، فلیح، ابو طوالہ عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر، سعید بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے علم حاصل کیا جس سے اللہ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے لیکن وہ نہیں سیکھتا مگر دنیا حاصل کرنے کے لیے تو قیامت کے روز جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

بَابٌ فِي الْقَصَصِ۔
قصوں کا بیان

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا

محمود بن خالد، ابو مسہر، عباد بن عباد الخواص، یحییٰ بن ابی

أَبُو مُسْهِرٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْخَوَّاصُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَالٌ۔

عمرو شیبانی نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ واقعات بیان نہیں کرے گا مگر حاکم یا محکوم یا مکار آدمی۔

٣٦٦٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَشِيرٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِي عِصَابَةٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ كَانَ قَارِئٌ لَنَا يَقْرَأُ عَلَيْنَا فَكُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابِ اللهِ تَعَالَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوا وَبَرَزَتْ وُجُوهُهُمْ لَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَ مِنْهُمْ أَحَدًا غَيْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں غریب مہاجرین کی جماعت میں جا بیٹھا جو برہنگی کے باعث ایک دوسرے سے بعض ستر چھپا رہے تھے اور ہم میں ایک قاری صاحب قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو قاری صاحب خاموش ہو گئے۔ پس آپ نے سلام کیا اور فرمایا تم کیا کر رہے تھے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ ہمیں قرآن مجید سنا رہے تھے اور ہم غور سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سن رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ بھی شامل فرمائے جن کے ساتھ صبر کرنے کا مجھے بھی حکم دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان میں بیٹھ گئے اپنی ذات اقدس کو ہم میں شمار کرنے کے لیے پھر دست مبارک سے حلقہ بنانے کا اشارہ فرمایا چنانچہ سب کے منہ آپ کی جانب ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے میرے سوا کسی کو نہیں پہچانا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مہاجرین کے تنگدست گروہ! تمہیں بشارت ہو روزِ قیامت کامل نور کے ساتھ۔ امیر لوگوں سے نصف روز پہلے جنت میں داخل ہو گے اور یہ پانچ سو برس کا دن ہے۔

٣٦٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي

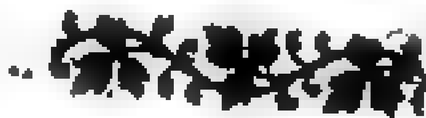
موسیٰ بن خلف عمی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت

عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي ابْنَ مُطَهَّرٍ نَا مُوسَى بْنُ خَلَفٍ الْعَمِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو نمازِ فجر سے سورج طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ مجھے اولادِ اسمٰعیل کے چالیس غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے اور اگر میں ایسے لوگوں کے پاس بیٹھوں جو نمازِ عصر سے سورج غروب ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةَ النِّسَاءِ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ الْآيَةَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا عَيْنَاهُ تَهْمِلَانِ۔ آخِرُ كِتَابِ الْعِلْمِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے سورۂ النساء پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ نازل آپ پر ہوا ہے۔ فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ پس میں نے پڑھ کر سنائی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے (۴: ۴۱) پس میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو حضور کی چشمان مبارک سے آنسو رواں تھے۔ کتاب العلم ختم ہوئی۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اوّل کتاب الاشربة

پینے کی چیزوں کا بیان

باب فی تحریم الخمر

٢٧١ - حدثنا أحمد بن حنبل ثنا إسماعيل بن إبراهيم ثنا أبو حيان قال حدثني الشعبي عن ابن عمر عن عمر قال نزل تحريم الخمر يوم نزل وهي من خمسة أشياء من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل وثلاث وددت أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يفارقنا حتى يعهد إلينا فيهن عهدا ننتهي إليه الجد والكلالة وأبواب من أبواب الربا.

شراب کا حرام ہونا

شعبی نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار ہوتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے۔ شراب وہ چیز ہے جو عقل کو زائل کر دے۔ میں چاہتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تک ہم سے جدا نہ ہوں جب تک ان تین چیزوں کی حقیقت ہم پر بخوبی واضح نہ ہو جائے یعنی دادا کا حصہ، کلالہ کا مطلب اور سود کے بعض معاملات کہ وہ سود ہیں یا نہیں۔

٢٧٢ - حدثنا عباد بن موسى الختلي قال أنا إسماعيل يعني ابن جعفر عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن عمرو عن عمر بن الخطاب قال لما نزل تحريم الخمر قال عمر اللهم بين لنا في الخمر بيانا شفاء فنزلت الآية التي في البقرة يسئلونك عن الخمر والميسر قل فيهما إثم كبير الآية فدعي عمر فقرئت عليه فقال اللهم بين لنا في الخمر بيانا شفاء فنزلت الآية التي في النساء يا أيها الذين آمنوا لا تقربوا الصلاة وأنتم سكارى فكان منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أقيمت الصلاة ينادي ألا لا يقربن الصلاة سكران فدعي عمر فقرئت عليه فقال اللهم بين لنا في الخمر بيانا شفاء فنزلت هذه الآية فهل

ابو اسحاق نے عمرو سے روایت کی ہے کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضرت عمر دعا گو ہوئے۔ اے اللہ! شراب کے متعلق ہمارے لیے واضح حکم بیان فرما۔ پس سورۃ البقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی: اے محبوب! تم سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔ (۲: ۲۱۹)۔ پس حضرت عمر کو بلا کر یہ آیت پڑھی گئی تو انہوں نے کہا: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لیے واضح حکم بیان فرما۔ پس سورۃ النساء کی یہ آیت نازل ہوئی۔ اے ایمان والو! نماز کے نزدیک مت جاؤ جبکہ تم نشے میں ہو (۴: ۴۳)۔ پس جب نماز کھڑی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منادی کہا کرتا کہ نشے والا کوئی نماز میں شامل نہ ہو۔ پس حضرت عمر کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو انہوں نے دعا کی: اے اللہ! شراب کا حکم ہمارے لیے واضح طور پر بیان فرما۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ پس کیا تم باز آنے والے

أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ فَقَالَ عُمَرُ انْتَهَيْنَا۔

ہو؟ (۵:۹۱) حضرت عمر نے کہا: ہم رُک گئے ہیں۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَعَاهُ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَسَقَاهُمَا قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَأَمَّهُمْ عَلِيٌّ فِي الْمَغْرِبِ وَقَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَخَلَطَ فِيهَا فَنَزَلَتْ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ۔

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہیں اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو ایک انصاری نے بلایا اور دونوں کو شراب پلائی (شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے)۔ پس انہیں نماز مغرب حضرت علی نے پڑھائی اور سورۂ الکافرون پڑھی تو اس میں غلط ملط کر گئے پس یہ حکم نازل ہوا: نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشے میں ہو یہاں تک کہ سمجھ کر جو کہتے ہو جانتے جاؤ (۴:۴۳)

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ نَسَخَتْهُمَا الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ الْآيَةَ۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حکم: اے ایمان والو! نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو (۴:۴۳) اور تم سے محبوب! تم سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں تم فرماؤ کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے نفع ہے (۲:۲۱۹) یہ دونوں سورۂ مائدہ کی اس آیت سے منسوخ ہو گئی ہیں: بیشک شراب اور جوا اور بُت۔۔۔ (۵:۹۰)

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ حَيْثُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُنَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْفَضِيخُ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ وَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا هٰذَا مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ کے دولت خانے میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا جس وقت شراب حرام ہوئی حالانکہ ان دنوں ہماری شراب صرف فضیخ نامی ہوتی تھی۔ پس ایک آدمی ہمارے پاس آیا اور کہا کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی نے منادی کی تو ہم نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منادی ہے۔

بَابُ الْعَصِيرِ لِلْخَمْرِ۔

شراب بنانے کے لیے انگوروں کو نچوڑنا

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ مَوْلَاهُمْ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

عثمان بن ابو شیبہ، وکیع بن جراح، عبدالعزیز بن عمر، ابو علقمہ اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ غافقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَبْدِ اللّٰهِ الْغَافِقِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ۔

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت کی ہے اور اسے پینے والے، اٹھانے والے اور جس کے لیے اٹھائی جائے ان پر بھی لعنت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَمْرِ تُخَلَّلُ۔

شراب کو سرکہ بنانے کے متعلق حکم،

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا قَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ لَا۔

ابو ہبیرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو طلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا جو یتیموں کو ترکہ میں ملی۔ فرمایا کہ اسے بہا دو۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا اس کا سرکہ نہ بنا لوں؟ فرمایا نہیں۔

بَابُ الْخَمْرِ مِمَّا هِيَ۔

شراب کن کن چیزوں سے بنتی ہے،

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا۔

شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انگور سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے، شہد سے شراب بنتی ہے، گندم سے شراب بنتی ہے، اور جَو سے شراب بنائی جاتی ہے۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ وَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ۔

مالک بن عبد الواحد، معتمر، فضیل بن میسرہ، ابو حریز، عامر، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شراب انگور کے شیرے، کشمش، کھجور، گندم، جو اور مکئی سے بنائی جاتی ہے لیکن میں تمہیں ہر نشے والی چیز سے منع کرتا ہوں۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ

ابو کثیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة۔

فرمایا: شراب ان دو درختوں سے بنتی ہے، کھجور اور انگور سے۔

باب ۱۰۱ - ما جاء في السكر

۲۸۱ - حدثنا سليمان بن داود ومحمد بن عيسى في آخرين قالوا نا حماد يعني ابن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن مات وهو يشرب الخمر يدمنها لم يشربها في الآخرة۔

نشہ لانے والی چیزوں کا حکم

سلیمان بن داؤد، محمد بن عیسیٰ، حماد بن زید، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ لانے والی چیز شراب ہے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ جو اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ شراب پیتا تھا اور اس پر مداومت کی تو آخرت میں اسے نہیں پیئے گا۔

ف: احادیث مطہرہ کے مطابق نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسی وقت حرام ہے جبکہ اتنی پی جائے جس سے نشہ ہو اور ایسی صورت میں اسے خمر کہا جائے گا جب کہ نشہ لائے اور اتنی نہیں تو خمر میں اس کا شمار نہیں، مطلقاً کھجور اور انگور کی شراب کو کہا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۸۲ - حدثنا محمد بن رافع النيسابوري قال أخبرنا إبراهيم بن عمر الصنعاني قال سمعت النعمان بن بشير يقول عن طاوس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل مخمر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب مسكرا بخست صلاته أربعين صباحا فإن تاب تاب الله عليه فإن عاد الرابعة كان حقا على الله أن يسقيه من طينة الخبال قيل وما طينة الخبال يا رسول الله قال صديد أهل النار ومن سقاه صغيرا لا يعرف حلاله من حرامه كان حقا على الله أن يسقيه من طينة الخبال۔

ابراہیم بن عمر صنعانی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا اور طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عقل بگاڑ دینے والی ہر چیز شراب ہے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ جس نے نشہ لانے والی چیز پی تو اس کی چالیس دن کی نمازیں گھٹ جائیں گی۔ اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر چوتھی دفعہ بھی ایسا ہی کرے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے طینۃ الخبال پلائے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! طینۃ الخبال کیا ہے؟ فرمایا کہ جہنمیوں کی پیپ۔ جو کسی چھوٹے بچے کو شراب پلائے جو حلال و حرام کی تمیز نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے طینۃ الخبال یعنی جہنمیوں کی پیپ پلائے۔

۲۸۳ - حدثنا قتيبة نا إسماعيل يعني ابن جعفر عن داود بن بكر بن أبي الفرات عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله

قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، داؤد بن بکر بن ابی الفرات، محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أسكر كثيره فقليله حرام۔

۲۸۴- حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن أبي سلمة عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع فقال كل شراب أسكر فهو حرام قال أبو داود قرأت على يزيد بن عبد ربه الجرجسي حدثكم محمد بن حرب عن الزبيدي عن الزهري بهذا الحديث بإسناده زاد والبتع نبيذ العسل كان أهل اليمن يشربونه قال أبو داود سمعت أحمد بن حنبل يقول لا إله إلا الله ما كان أثبته ما كان فيهم مثله يعني في أهل حمص يعني الجرجسي۔

۲۸۵- حدثنا هناد نا عبدة عن محمد يعني ابن إسحق عن يزيد بن أبي حبيب عن مرثد بن عبد الله اليزني عن ديلم الحميري قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إنا بأرض باردة نعالج فيها عملا شديدا وإنا نتخذ شرابا من هذا القمح نتقوى به على أعمالنا وعلى برد بلادنا قال هل يسكر قلت نعم قال فاجتنبوه قلت فإن الناس غير تاركيه قال فإن لم يتركوه فقاتلوهم۔

۲۸۶- حدثنا وهب بن بقية عن خالد عن عاصم بن كليب عن أبي بردة عن أبي موسى قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن شراب من العسل فقال ذاك البتع قلت وينتبذ من الشعير والذرة فقال ذلك

ہو اس کے باعث جو چیز نشہ لائے وہ تھوڑی بھی حرام ہے۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تبع شراب کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث یزید بن عبد ربہ جرجسی کے سامنے پڑھی کہ آپ سے بیان کی محمد بن حرب نے زبیدی سے، انہوں نے زہری سے یہ حدیث اپنی اسناد کے ساتھ اور یہ بھی کہا کہ تبع شہد سے بنائی جاتی ہے اور اہل یمن اسے پیا کرتے تھے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا: لا الٰہ الا اللہ وہ شخص (یزید بن عبد ربہ جرجسی) کیا ثقہ تھا۔ اس کے پایہ کا حمص کے رہنے والوں میں کوئی دوسرا نہ تھا۔

مرثد بن عبد اللہ یزنی سے حضرت دیلم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم سرد علاقے میں رہتے ہیں جہاں سخت محنت کرتے ہیں۔ ہم وہاں گندم سے شراب بناتے ہیں کہ اپنے شہروں میں ہم سخت محنت اور سردی کے مقابلے پر اس سے قوت حاصل کریں۔ فرمایا: کیا وہ نشہ لاتی ہے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا تو اس سے اجتناب کرو۔ عرض گزار ہوا کہ لوگ تو اسے نہیں چھوڑیں گے۔ فرمایا کہ اگر وہ نہ چھوڑیں تو ان سے لڑنا چاہیے۔

ابو بردہ سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا تو فرمایا وہ بتع ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ جو اور جوار سے بھی بنائی جاتی ہے۔ فرمایا اسے مزر کہتے ہیں۔ پھر فرمایا: اپنی قوم کو بتا دو کہ نشہ لانے والی ہر چیز حرام

اَنْتَهَوْا ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْ قَوْمَكَ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

ہے۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن اسحاق، یزید بن ابی حبیب، ولید بن عبدہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوئے، کوبہ اور غبیراء سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ نشہ لانے والی ہر ایک چیز حرام ہے۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ۔

سعید بن منصور، ابوشہاب عبد ربہ، نافع، حسن بن عمرو فقیمی، حکم بن عتیبہ، شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نشہ لانے والی اور عقل میں فتور لانے والی یا سستی پیدا کرنے والی ہر ایک چیز سے منع فرمایا ہے۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا نَا مَهْدِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ قَالَ نَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ مُوسَى وَهُوَ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ۔

مسدد، موسیٰ بن اسمٰعیل، مہدی ابن میمون، ابوعثمان، موسیٰ عمرو بن سالم انصاری، قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نشہ لانے والی ہر ایک چیز حرام ہے اور جو کوئی اس کی مقدار میں ہو اگر نشہ دے وہ چلو بھر بھی حرام ہے۔

بَابٌ فِي الدَّاذِيِّ۔

داذی شراب کا حکم

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ فَتَذَاكَرْنَا الطِّلَاءَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا

احمد بن حنبل، زید بن حباب، معاویہ بن صالح، حاتم بن حریث، مالک بن ابی مریم کا بیان ہے کہ عبد الرحمن بن غنم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم طلاء یعنی انگور کے شیرے کا ذکر کرنے لگے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور

بِعَكَرٍ اشْتَدَّ.

بَابٌ فِي الْأَوْعِيَةِ

٢٩١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ.

٢٩٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ فَخَرَجْتُ فَزِعًا مِنْ قَوْلِهِ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ قَالَ صَدَقَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ قُلْتُ مَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنْ مَدَرٍ.

٢٩٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا

اس کا کوئی اہتمام نہ کر لیں گے۔"

شراب کے برتنوں کا بیان

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے سبز لاکھی برتن روغن لگے ہوئے برتن اور لکڑی کے کھوکھلے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جر (شراب کا مرتبان) کی نبیذ کو حرام فرمایا ہے۔ پس میں ان کی اس بات سے ڈر کر باہر نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جر کی نبیذ کو حرام فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ کیا آپ نے سنا جو حضرت ابن عمر فرماتے ہیں؟ فرمایا وہ کیا؟ میں نے کہا: انہوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جر کی نبیذ کو حرام فرمایا ہے۔ فرمایا انہوں نے سچ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جر کے نبیذ کو حرام فرمایا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ جر کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ ہر وہ برتن جو چکنی مٹی سے بنایا جائے۔

سلیمان بن حرب اور محمد بن عبید، حماد، مسدد، عباد بن عباد، ابو جمرہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ حدیث سلیمان کی ہے۔ فرمایا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہمارا قبیلہ ربیعہ ہے جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کفار حائل ہیں لہٰذا ہم آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ لہٰذا ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیے جن پر ہم عمل پیرا ہوں اور جنہیں پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں انہیں ان چیزوں کی دعوت دیں۔ فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور

قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ وَاحِدَةً وَقَالَ مُسَدَّدٌ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ النَّقِيرِ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمُزَفَّتَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ۔

چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا اور گواہی دیتے رہنا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور مٹھی بند کر کے ایک بتایا۔ مسدد نے کہا کہ اللہ پر ایمان اور کہتا اور ان کی ان کے لیے یوں تفسیر فرمائی کہ گواہی دیتے رہنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا اور منع کرتا ہوں تمہیں کدو کے تونبے، سبز رنگ کے برتن، رال لگے ہوئے برتن اور چوبی برتن کا استعمال کرنے سے۔ ابن عبید نے النقیر کی جگہ المقیّر کہا ہے۔ اور مسدد نے النقیر اور المقیر دونوں کہا اور المزفت کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو جمرہ کا نام نصر بن عمران ہے۔

٢٩٤۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ نُوحِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَنْهَاكُمْ عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد القیس کے وفد سے فرمایا کہ میں تمہیں چوبی برتن، رال لگے برتن، سبز رنگ کے برتن اور کدو کے تونبے سے منع کرتا ہوں، ہاں اپنی مشک سے پانی پیا کرو اور اس کا منہ باندھ دیا کرو۔

٢٩٥۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا فِيمَ نَشْرَبُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِأَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا۔

عکرمہ اور سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وفد عبد القیس کے قصے میں روایت کی کہ لوگ عرض گزار ہوئے، اے اللہ کے نبی! پھر کس برتن میں پانی پیا کریں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چمڑے کی مشکوں سے پیا کرو جن کے منہ باندھے جاتے ہیں۔

٢٩٦۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْقَمُوصِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَ مِنَ الْوَفْدِ الَّذِينَ وَفَدُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يَحْسِبُ عَوْفٌ أَنَّ اسْمَهُ قَيْسُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي نَقِيرٍ

ابو القموص زید بن علی کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو عبد القیس کے اس وفد میں شامل تھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔ حضرت عوف راوی کے خیال میں ان کا نام قیس بن نعمان ہے۔ فرمایا کہ چوبی برتن، رال لگے برتن، کدو کے تونبے اور سبز رنگ کے برتن میں نہ پیا کرو بلکہ چمڑے کی مشک سے پیو جس کا سر بند ہو۔ الحدیث

وَلَا مُزَفَّتٍ وَلَا دُبَّاءٍ وَلَا حَنْتَمٍ وَاشْرَبُوا فِي الْجِلْدِ الْمُوكَاءِ عَلَيْهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ فَإِنْ أَعْيَاكُمْ فَأَهْرِيقُوهُ۔

میں تیزی آجائے تو پانی ڈال کر اسے توڑ دو۔ اگر پھر بھی تیزی نہ جائے تو اسے بہا دو۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَ نَشْرَبُ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَلَا فِي النَّقِيرِ وَانْتَبِذُوا فِي الْأَسْقِيَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فِي الْأَسْقِيَةِ قَالَ فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ أَهْرِيقُوهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ أَوْ حُرِّمَ الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْكُوبَةُ قَالَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ سُفْيَانُ فَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ بَذِيمَةَ عَنِ الْكُوبَةِ قَالَ الطَّبْلُ۔

قیس بن حبتر نہشلی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وفد عبد القیس والے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم کس چیز میں پیا کریں۔ فرمایا کہ کدو کے تونبے، روغنی برتن اور چوبی برتن میں نہ پیا کرو بلکہ مشکوں میں نبیذ بنایا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اگر مشک کے اندر اس میں تیزی آجائے۔ فرمایا تو اس میں پانی ڈال دیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! چنانچہ تیسری یا چوتھی دفعہ آپ نے فرمایا کہ اسے بہا دو۔ پھر فرمایا کہ اللہ نے مجھ پر حرام کی یا شراب، جوئے اور کوبہ کو حرام کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے علی بن بذیمہ سے کوبہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا ڈھول کو کہتے ہیں۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ۔

اسمٰعیل بن سمیع نے مالک بن عمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، چوبی برتن اور جَو کی شراب سے منع فرمایا ہے۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِهِنَّ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ أَنْ تَشْرَبُوا إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تین کاموں سے تمہیں منع کیا تھا لیکن اب ان کے کرنے کا تمہیں حکم دیتا ہوں۔ میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس میں نصیحت ہے۔ میں نے تمہیں چمڑے کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا اب ہر برتن میں پی لیا کرو ہاں نشہ لانے والی چیز

نَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ اَنْ تَاْکُلُوْھَا بَعْدَ ثَلٰثٍ فَکُلُوْا وَاسْتَمْتِعُوْا بِھَا فِیْ اَسْفَارِکُمْ۔

منع کیا کرتا تھا میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا لیکن اب کھا لیا کرو اور اپنے سفر میں اس سے فائدہ اٹھایا کرو۔

ف:۔ یہاں دو باتیں خاص طور پر مد نظر رہیں کہ ہمیں کسی امر و نہی کی مصلحت معلوم ہو یا نہ ہو لیکن اس کے مطابق عمل کرنا چاہیے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکہ بارگاہ خداوندی میں مقبول ہونے کا یہی واحد ذریعہ ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (۳:۳۱)

اے محبوب! تم فرما دو لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دوسری بات بھی ملحوظ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی تحلیل و تحریم کا اختیار مرحمت فرمایا تھا جس کے باعث آپ بعض کاموں کا حکم فرماتے اور بعض کاموں سے منع فرمایا کرتے تھے۔ ایسا وحی خفی کی روشنی میں ہوتا یا نور نبوت سے دیکھنے کے باعث قرآن مجید نے آپ کی اس پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے:

یُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ (۷:۱۵۷)

اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔

لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواہ کسی چیز کا حلال و حرام ہونا وحی جلی کے تحت بتایا یا وحی خفی کے باعث یا اپنے نور نبوت کی روشنی سے دیکھ کر سب کے مستحق ہیں۔ رکار عالم نے فرمایا کہ میرا محبوب پاک چیزوں ہی کو حلال قرار دیتا اور ناپاک چیزوں ہی کو حرام فرماتا ہے اور تمام اوامر و نواہی کے بارے میں واضح طور پر یوں فیصلہ فرما دیا ہے:

وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (۴:۸۰) | جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

لہٰذا امتی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ رسول سے یہ پوچھنے کی جرأت کرتا کہ حضور! یہ آپ خدا کی طرف سے بیان فرما رہے ہیں یا اپنی جانب سے، کیونکہ رسول اللہ نے جس طرح بھی فرمایا وہ حکم خداوندی ہے اور امتی کے لیے اسی کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ دوسرے امتی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ رسول کے خداداد منصب تحلیل و تحریم کا انکار کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَمَّا نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَوْعِیَۃِ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّہٗ لَا بُدَّ لَنَا قَالَ فَلَا اِذًا۔

منصور نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں سے منع فرمایا تو انصار عرض گزار ہوئے:۔ ہمارا ان کے بغیر گزارہ نہیں۔ فرمایا اب استعمال کر لیا کرو۔

٣٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ نَا شَرِيكٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَوْعِيَةَ الدُّبَّاءَ وَالْحَنْتَمَ وَالْمُزَفَّتَ وَالنَّقِيرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّهُ لَا ظُرُوفَ لَنَا فَقَالَ اشْرَبُوا مَا حَلَّ.

زیاد بن فیاض نے ابو عیاض سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برتنوں کا ذکر فرمایا یعنی کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی برتن اور چوبی برتن کا تو ایک اعرابی عرض گزار ہوا اور یہ برتن ہمارے پاس نہیں ہو سکتے۔ فرمایا، پیا کرو جو چیز حلال ہو۔

٣٠٢ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ شَرِيكٌ بِإِسْنَادِهِ قَالَ اجْتَنِبُوا مَا أَسْكَرَ.

حسن بن علی، یحییٰ بن آدم، شریک نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا جو چیز نشہ لاتی ہے اس سے اجتناب کرنا۔

٣٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مشک میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔ اگر مشک نہ ہوتی تو پتھر کے پیالے میں نبیذ بنایا جاتا۔

بَابٌ فِي الْخَلِيطَيْنِ

ملی ہوئی چیزوں کا بیان

٣٠٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا.

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا نیز ادھ پکی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے بھی منع فرمایا۔

٣٠٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا گیا ہے اور گدر کے ساتھ سوکھی کھجوروں کو ملا کر بنانے سے نیز گدر کھجوروں کے ساتھ پکی ہوئی تازہ کھجوروں کو ملا کر بنانے سے منع فرمایا ہے کہ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ بناؤ۔ فرمایا کہ یہ حدیث بیان کی مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابو قتادہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وسلم بهذا الحديث۔

٣٠٦۔ حدثنا سليمان بن حرب و حفص بن عمر النمري قالا نا شعبة عن الحكم عن ابن ابي ليلى عن رجل قال حفص من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نهى عن البلح والتمر والزبيب والتمر۔

حفص کا بیان ہے کہ ابن ابی لیلیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچی کھجور، تازی اور خشک کھجوریں نیز انگور اور کھجوریں ملا کر نبیذ بنانے کے لیے بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

٣٠٧۔ حدثنا مسدد قال نا يحيى عن ثابت بن عمارة حدثتني ريطة عن كبشة بنت ابي مريم قالت سألت ام سلمة رضي الله عنها ما كان النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عنه قالت كان ينهانا ان نعجم النوى طبخا او نخلط الزبيب والتمر۔

کبشہ بنت ابی مریم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس بات سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں کھجوروں کو اتنا پکانے سے منع فرمایا ہے کہ گٹھلی بھی گل جائے نیز انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے۔

٣٠٨۔ حدثنا مسدد قال نا عبد الله بن داود عن مسعر عن موسى بن عبد الله عن امرأة من بني اسد عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينبذ له زبيب فيلقي فيه تمر او تمر فيلقي فيه زبيب۔

موسیٰ بن عبداللہ نے بنی اسد کی ایک عورت سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے انگوروں کا نبیذ بنایا جاتا تو اس میں کھجوریں ڈال دی جاتیں اور کھجوروں کا بنایا جاتا تو اس میں انگور ڈال دیے جاتے۔

٣٠٩۔ حدثنا زياد بن يحيى الحساني نا ابو بحر قال نا عتاب بن عبد العزيز الحماني قال حدثتني صفية بنت عطية قالت دخلت مع نسوة من عبد القيس على عائشة فسألناها عن التمر والزبيب فقالت كنت آخذ قبضة من تمر وقبضة من زبيب فالقيه في اناء فامرسه ثم اسقيه النبي صلى الله عليه وسلم۔

صفیہ بنت عطیہ کا بیان ہے کہ میں عبد القیس کی ایک عورت کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے کھجوروں اور انگوروں کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ایک مٹھی کھجوریں اور ایک مٹھی کشمش لیتی اور انہیں ایک برتن میں ڈال دیتی اس کے بعد انہیں ہاتھوں سے مسل کر پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پلا دیتی۔

باب ١٣ في نبيذ البسر

ادھ پکی کھجوروں کی نبیذ کا حکم

٣١٠۔ حدثنا محمد بن بشار قال نا

قتادہ نے جابر بن زید اور عکرمہ سے روایت کی ہے۔

مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ
الْبُسْرَ وَحْدَهُ وَيَأْخُذَانِ ذَلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْشَى أَنْ يَكُونَ الْمُزَّاءَ الَّذِي
نُهِيَتْ عَنْهُ عَبْدُ الْقَيْسِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَا
الْمُزَّاءُ قَالَ النَّبِيذُ فِي الْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

بَابٌ فِي وَصْفِ النَّبِيذِ

۳۱۱- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا
ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتَ مَنْ نَحْنُ
وَمِنْ أَيْنَ نَحْنُ فَإِلَى مَنْ نَحْنُ قَالَ إِلَى اللَّهِ وَ
رَسُولِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا أَعْنَابًا
مَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ زَبِّبُوهَا قُلْنَا مَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ
قَالَ انْبِذُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى
عَشَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ
عَلَى غَدَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ فِي الشِّنَانِ وَلَا تَنْبِذُوهُ
فِي الْقُلَلِ فَإِنَّهُ إِذَا تَأَخَّرَ عَنْ عَصْرِهِ صَارَ خَلًّا

۳۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ
عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوكَأُ أَعْلَاهُ
وَلَهُ عَزْلَاءُ يُنْبَذُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَ
يُنْبَذُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً

۳۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ
قَالَ سَمِعْتُ شَبِيبَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ
عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي
عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ

کہ دونوں حضرات اکیلی گدر کھجور کی نبیذ کو ناپسند کرتے اور اس بات کو حضرت ابن عباس کی طرف منسوب کرتے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ مزاء وہی شراب نہ ہو جس سے عبدالقیس کو منع فرمایا گیا تھا۔ میں نے قتادہ سے کہا کہ مزاء کیا ہے؟ فرمایا کہ لاکھ چڑھے اور روغنی برتن میں نبیذ بنانا۔

نبیذ کی تعریف

حضرت عبداللہ دیلمی اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ہم کون ہیں اور کہاں کے رہنے والے ہیں اور کس کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے پاس آئے ہو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے یہاں انگور ہوتے ہیں ہم ان کا کیا کریں۔ فرمایا ان کی کشمش بنا لیا کرو۔ عرض کی کہ کشمش کا کیا کریں۔ فرمایا کہ صبح کو بھگو دو اور شام کو پی لیا کرو اور شام کو بھگو دو اور صبح کو پی لیا کرو۔ لیکن چمڑے کی مشکوں میں بھگویا کرو اور مٹی کے گھڑوں میں نہ بھگویا کرو کیونکہ دیر ہو جانے سے سرکہ بن جاتا ہے۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی، یونس بن عبید، حسن، ان کی والدہ ماجدہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک مشک میں نبیذ بھگویا جاتا جس کا اوپر والا منہ باندھ دیا جاتا اور اس کے نیچے بھی منہ تھا۔ صبح کو بھگویا جاتا تو شام کو پی لیتے اور شام کو بھگویا جاتا تو اسے صبح کے وقت نوش فرما لیتے۔

مسدد، معتمر، شبیب بن عبدالملک، مقاتل بن حیان، ان کی پھوپھی جان عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے صبح کے وقت نبیذ بھگویا جاتا جب شام ہو جاتی تو آپ رات کے کھانے کے بعد اسے نوش فرما لیتے

اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم غدوةً فإذا كان من العشيّ فتعشّى شرب على عشائه فإن فضل شيءٌ صببتُه أو فرّغتُه ثم تُنبذ بالليل فإذا أصبح تغدّى فشرب على غدائه قالت تُغسل السقاء غدوةً وعشيّةً فقال لها أبي مرّتين في يوم قالت نعم.

٣١٤- حدّثنا مخلد بن خالد قال نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي عمر يحيى البهراني عن ابن عبّاس قال كان يُنبذ للنبيّ صلّى الله عليه وسلّم الزبيب فيشربه اليوم والغد وبعد الغد إلى مساء الثالثة ثمّ يأمر به فيُسقى الخدم أو يُهراق قال أبو داود معنى يُسقى الخدم يُبادر به الفساد.

باب في شراب العسل.

٣١٥- حدّثنا أحمد بن محمّد بن حنبل قال نا حجّاج بن محمّد قال قال ابن جريج عن عطاء أنّه سمع عبيد بن عمير قال سمعت عائشة زوج النبيّ صلّى الله عليه وسلّم تخبر أنّ النبيّ صلّى الله عليه وسلّم كان يمكث عند زينب بنت جحش فيشرب عندها عسلاً فتواصيتُ أنا وحفصة أيّتنا ما دخل عليها النبيّ صلّى الله عليه وسلّم فلتقل إنّي أجد منك ريح مغافير فدخل على إحداهما فقالت ذلك له فقال بل شربتُ عسلاً عند زينب بنت جحش ولن أعود له فنزلت لِمَ تحرّم ما أحلّ الله لك تبتغي إلى إن تتوبا إلى الله لعائشة وحفصة وإذ أسرّ النبيّ إلى بعض أزواجه حديثاً لقوله بل شربتُ عسلاً.

اگر کچھ بچ رہتا تو اُسے بہا دیتے یا کسی طرح ختم کر دیا کرتے پھر رات کے وقت بھگو دیا جاتا تو جب صبح ہوتی تو صبح کے کھانے کے بعد نوش فرما لیتے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ مشک کو صبح و شام دھویا کرتے۔ مقاتل کے والد ماجد نے ان (عمرہ) سے کہا کہ روزانہ دو مرتبہ دھوئی جاتی؟ فرمایا ہاں۔

ابو عمر یحییٰ بہرانی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کشمش کا نبیذ بھگو دیا جاتا تو آپ اس دن نوش فرماتے، اگلی صبح کو اور اس سے اگلی صبح کو یہاں تک کہ تیسری شام تک۔ پھر حکم فرماتے کہ خدام کو پلا دیا جائے یا بہا دیا جائے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ خادموں کو پلانے سے مراد ہے کہ خراب ہونے سے پہلے ختم کر دیا جائے۔

شہد کے شربت کا حکم

عطاء نے عبید بن عمیر سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور اُن کے پاس سے شہد پیا کرتے۔ پس میں نے اور حضرت حفصہ نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں تو وہ کہے کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ پس ان میں سے ایک کے پاس آپ تشریف لائے تو اس نے آپ سے ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے اور اب کبھی نہیں پیوں گا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ تم کیوں حرام ٹھہراتے ہو جو چیز اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہے (۲۲) یہاں تک کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کو توبہ کا حکم ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے شہد پیا ہے۔

۳۷۱۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ فَذَكَرَ بَعْضَ هٰذَا الْخَبَرِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ وَفِي الْحَدِيثِ قَالَتْ سَوْدَةُ بَلْ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا سَقَتْنِي حَفْصَةُ فَقُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ نَبْتٌ مِنْ نَبْتِ النَّحْلِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا پس مذکورہ حدیث کے بعض حصے بیان کرتے ہوئے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ بات بہت گراں تھی کہ آپ سے بو آئے۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے۔ فرمایا میں نے تو شہد پیا ہے جو مجھے حفصہ نے پلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہد کی مکھیوں میں سے شاید کسی مکھی نے عرفط چاٹ لیا ہوگا۔

(ف) ازواج مطہرات اور خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن و عنہا نے جو کچھ کیا وہ محض محبت رسول میں کیا کہ وہ حبیب پروردگار کی نگاہ و لطف و کرم کو زیادہ سے زیادہ اپنی جانب متوجہ کرنا چاہتی تھیں۔ یہ اس ہستی کی زیادہ سے زیادہ رضا حاصل کرنے کی کوشش تھی جن کی رضا کو پروردگار عالم بھی چاہتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

بَابٌ فِي النَّبِيذِ إِذَا غَلَى۔

نبیذ میں تیزی آجانے کا بیان

۳۷۱۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ نَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيذٍ صَنَعْتُهُ فِي دُبَّاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهِ فَإِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ فَإِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔

خالد بن عبد اللہ بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مجھے معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے سے ہیں۔ پس میں اس روزہ کی تلاش میں رہا جبکہ آپ نے روزہ کھولنا تھا کھلنے کے وقت تو میں نے کدو میں نبیذ بنایا اور اسے لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ اس وقت وہ جوش کھا رہا تھا۔ فرمایا کہ اسے دیوار پر پھینک دو کیونکہ اسے وہی پیئے گا جو اللہ اور آخری دن پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

بَابٌ فِي الشَّرَابِ قَائِمًا۔

کھڑے ہو کر پانی پینا

۳۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو کر پانی پیئے۔

۳۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ عَلِيًّا دَعَا بِمَاءٍ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رِجَالًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ

عبد الملک بن میسرہ نے نزال بن سبرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی منگایا پس اسے کھڑے ہو کر پی لیا پھر فرمایا کہ تم میں سے بعض حضرات ایسا کرنا ناپسند کرتے ہوں گے لیکن میں نے رسول اللہ صلی

أن يفعل هذا أو قد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل مثل ما رأيتموني فعلت۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا جیسا کرتے ہوئے تم نے مجھے دیکھا ہے۔

باب ۱۸ الشراب من في السقاء۔

۳۲۰۔ حدثنا موسى بن إسمعيل قال نا حماد قال أنا قتادة عن عكرمة عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشراب من في السقاء وعن ركوب الجلالة والمجثمة قال أبو داود الجلالة التي تأكل العذرة۔

مشکیزے سے منہ لگا کر پینے کا بیان

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشک کے دہانے سے منہ لگا کر پانی پینے، نجاست خور جانور پر سواری کرنے اور تیر اندازی کر کے ہلاک کیے ہوئے جانور کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۱۹ في اختناث الأسقية۔

۳۲۱۔ حدثنا موسى بن إسمعيل قال الزهري عن أنه سمع عبيد الله بن عبد الله عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اختناث الأسقية۔

مشک کا منہ موڑنا

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشک کا منہ موڑنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۲۲۔ حدثنا نصر بن علي قال أخبرنا عبد الأعلى قال نا عبيد الله بن عمر عن عيسى بن عبد الله رجل من الأنصار عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم دعا بإداوة يوم أحد فقال اخنث فم الإداوة ثم شرب من فيها۔

نصر بن علی، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ بن عمر، عیسیٰ بن عبد اللہ انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز ایک مشکیزہ منگا کر فرمایا۔ مشکیزے کا منہ منقبض کر کے تھام لو۔ پھر آپ نے اس کے دہانے سے پانی پیا۔

باب ۲۰ في الشرب من ثلمة القدح۔

۳۲۳۔ حدثنا أحمد بن صالح قال نا عبد الله بن وهب قال أخبرني قرة بن عبد الرحمن عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن أبي سعيد الخدري أنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب من ثلمة القدح وأن ينفخ في الشراب۔

پیالے کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے پینا

احمد بن صالح، عبد اللہ بن وہب، قرہ بن عبد الرحمٰن، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالے کے سوراخ سے پینے اور پینے والی چیزوں میں پھونکیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ ۲۱ فِي الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

۳۲۴ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ بِهِ إِلَّا أَنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

سونے چاندی کے برتن میں پینا

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان نے انہیں چاندی کے برتن میں پانی پیش کیا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا۔ میں اسے نہ پھینکتا مگر میں نے اسے منع کیا تھا لیکن باز نہیں آیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم اور دیباج کے کپڑے پہننے اور سونے چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا کہ یہ چیزیں دنیا میں ان (کافروں) کے لیے اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

ف: مردوں کے لیے ریشم کا پہننا حرام اور عورتوں کو جائز ہے۔ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا مرد و عورت دونوں کے لیے حرام ہے۔ ہاں عورت سونے چاندی کے زیور پہن سکتی ہے۔ جب کہ مرد نہیں پہن سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۲ فِي الْكَرْعِ۔

۳۲۵ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنٍّ وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ بَلْ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ۔

منہ لگا کر پانی پینے کا بیان

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے ایک صحابی کسی انصاری کے باغ میں داخل ہوئے جو اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہارے پاس مشک میں گزشتہ رات کا باسی پانی ہے تو بہتر ورنہ ہم نالی سے پی لیتے ہیں۔ عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں میرے پاس مشک میں رات کا باسی پانی بھی موجود ہے۔

بَابٌ ۲۳ فِي السَّاقِي مَتَى يَشْرَبُ۔

۳۲۶ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا۔

ساقی کب پیئے؟

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پیئے۔

۳۲۷- حدثنا القعنبي عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم أتي بلبن قد شيب بماء وعن يمينه أعرابي وعن يساره أبو بكر فشرب ثم أعطى الأعرابي وقال الأيمن فالأيمن.

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ڈالا ہوا تھا۔ آپ کے دائیں جانب ایک اعرابی اور بائیں جانب حضرت ابو بکر صدیق تھے۔ آپ نے نوش فرمایا۔ پھر اعرابی کو دے دیا اور فرمایا کہ دائیں طرف والا زیادہ حقدار ہے۔

۳۲۸- حدثنا مسلم بن إبراهيم نا هشام عن أبي عصام عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا شرب تنفس ثلاثا وقال هو أهنأ وأمرأ وأبرأ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی چیز پیتے تو تین سانس لیتے اور فرمایا کہ یہ پیاس بجھاتا، کھانا ہضم کرتا اور صحت رکھتا ہے۔

باب ۱۲۴ النفخ في الشراب

پینے کی چیزوں میں پھونکیں مارنا

۳۲۹- حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي قال حدثنا ابن عيينة عن عبد الكريم عن عكرمة عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتنفس في الإناء أو ينفخ فيه.

عبد اللہ بن محمد نفیلی، ابن عیینہ، عبد الکریم، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۳۰- حدثنا حفص بن عمر قال نا شعبة عن يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر من بني سليم قال جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أبي فنزل عليه فقدم إليه طعاما فذكر حيسا أتاه به ثم أتاه بشراب فشرب فناول من على يمينه فأكل تمرا فجعل يلقي النوى على ظهر إصبعيه السبابة والوسطى فلما قام قام أبي فأخذ بلجام دابته فقال ادع الله لي فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم.

بنی سلیم کے عبد اللہ بن بسر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے والد ماجد کے گھر تشریف لائے۔ انہوں نے آپ کے حضور کھانا پیش کیا۔ پس حیس لانے کا ذکر کیا۔ پھر شربت پیش کیا جو آپ نے نوش فرمایا اور بچا ہوا دائیں جانب والے کو دے دیا۔ پھر کھجوریں کھائیں تو گٹھلیاں انگشت سبابہ اور درمیانی کی پشت سے پھینکتے جاتے۔ جب آپ کھڑے ہوئے تو میرے والد ماجد بھی کھڑے ہو گئے اور آپ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض گزار ہوئے کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے کہا۔ اے اللہ! جو تو نے روزی دی ہے اس میں انہیں برکت دے، ان کی مغفرت

باب ۱۲۵ ما يقول إذا شرب اللبن

دودھ پیتے وقت کیا کہے؟

۳۳۱- حدثنا مسدد قال نا حماد يعني ابن زيد ح وحدثنا موسى بن إسماعيل قال

مسدد، حماد بن زید، موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد ابن سلمہ، علی بن زید، عمر بن حرملہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس

نا حماد یعنی ابن سلمة عن علي بن زيد عن عمر بن حرملة عن ابن عباس قال كنت في بيت ميمونة فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه خالد بن الوليد فجاءوا بضبين مشويين على ثمامتين فتبزق رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال خالد أخالك تقذره يا رسول الله فقال أجل ثم أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بلبن فشرب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أكل أحدكم طعاما فليقل اللهم بارك لنا فيه وأطعمنا خيرا منه وإذا سقي لبنا فليقل اللهم بارك لنا فيه وزدنا منه فإنه ليس شيء يجزئ من الطعام والشراب إلا اللبن قال أبو داود هذا لفظ مسدد۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت خانے میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ حضرت خالد بن ولید تھے۔ آپ کے حضور بھنی ہوئی اور لکڑیوں پر رکھی ہوئی دو گوہ پیش کی گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تھوکا تو حضرت خالد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو اس چیز سے نفرت ہے؟ فرمایا ایسی بات ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو کہے۔ اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں یہ زیادہ عطا فرما کیونکہ دودھ کے سوا ایسی کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کی جگہ کفایت کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ مسدد کے الفاظ ہیں۔

باب ۱۲۱ في إيكاء الآنية

برتنوں کو ڈھانپ دینے کا بیان

۳۳۳۲۔ حدثنا أحمد بن حنبل قال نا يحيى عن ابن جريج قال أخبرني عطاء عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أغلق بابك واذكر اسم الله فإن الشيطان لا يفتح بابا مغلقا وأطفئ مصباحك واذكر اسم الله وخمر إناءك ولو بعود تعرضه عليه واذكر اسم الله وأوك سقاءك واذكر اسم الله۔

عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے دروازے کو بند کرو اور اللہ کا نام لو کیونکہ بند دروازے کو شیطان نہیں کھولتا۔ اپنے چراغ کو بجھا دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتن کو ڈھک دو خواہ اس پر چوڑائی میں لکڑی ہی رکھو اور اللہ کا نام لو۔ اپنے مشکیزے کی ڈاٹ لگا دو اور اللہ کا نام لو۔

۳۳۳۳۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الخبر وليس بتمامه قال فإن الشيطان لا يفتح بابا غلقا ولا يحل وكاء ولا يكشف إناء وإن الفويسقة تضرم

ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا لیکن یہ حدیث مکمل نہیں ہے۔ فرمایا کہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا، نہ بند مشک کو کھولتا ہے اور نہ بند برتن کو کھولے، اور چوہا لوگوں کا گھر جلا دیتا ہے یا ان کے گھروں کو۔

عَلَى النَّاسِ بِكُمْ أَوْ بُيُوتِهِمْ۔

٣٣٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَفُضَيْلُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ السُّكَّرِيُّ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ قَالَ اكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً۔

مسدد، فضیل بن عبد الوہاب سکری، حماد، کثیر بن شنظیر عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کی، فرمایا کہ عشاء کے وقت اپنے بچوں کو گھر میں روکا کرو۔ مسدد نے کہا کہ شام کے وقت کیونکہ وہ جنات کے پھیلنے اور چلنے پھرنے کا وقت ہے۔

٣٣٥۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا قَالَ بَلَى قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَشْتَدُّ فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الْأَصْمَعِيُّ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ۔

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ نے پانی مانگا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں، فرمایا کیوں نہیں۔ پس ایک شخص دوڑتا ہوا گیا اور ایک پیالے میں نبیذ لے کر حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے اسے ڈھانپ کر کیوں نہ رکھا، خواہ اوپر آڑی ایک لکڑی ہی رکھ دیتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اصمعی کا بیان ہے۔ عرضاً اس پر رکھ دیتے۔

٣٣٦۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوتِ السُّقْيَا قَالَ قُتَيْبَةُ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَانِ۔ آخِرُ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ۔

سعید بن منصور اور عبد اللہ بن محمد نفیلی اور قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن محمد، ہشام کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سقیا کے گھروں سے پانی لایا جاتا تھا جو شیریں تھا۔ قتیبہ نے کہا کہ وہ ایک چشمہ تھا جو مدینہ منورہ سے دو روز کی مسافت پر تھا۔ یہاں پر کتاب الاشربہ ختم ہو گئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

اوّل كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

کھانے کا بیان

بَابٌ ۱۲ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

دعوت قبول کرنے کا بیان

٣٣٧ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کو ولیمے میں بلایا جائے تو اسے جانا چاہیے۔

٣٣٨ - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَدْعُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثل اسی طرح فرمایا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اگر روزہ دار نہ ہو تو کھالے اور روزہ دار ہو تو دعا کرے۔

٣٣٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ۔

حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو بلائے تو اسے شادی وغیرہ کی تقریب میں شامل ہونا چاہیے۔

٣٤٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى قَالَ نَا بَقِيَّةُ قَالَ نَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ أَيُّوبَ بِمَعْنَاهُ۔

ابن مصفیٰ، بقیہ، زبیدی، نافع نے ایوب کی اسناد کے ساتھ اسی معنی کو روایت کیا ہے۔

٣٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی دعوت کی جائے وہ اسے قبول کرے اگر چاہے تو کھالے اور چاہے نہ کھائے۔

٣٤٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا دُرُسْتُ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ابن زياد عن أبان بن طارق عن نافع قال قال عبد الله بن عمر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعي فلم يجب فقد عصى الله ورسوله ومن دخل على غير دعوة دخل سارقا وخرج مغيرا۔

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی دعوت کی جائے اور وہ اسے قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو دعوت کے بغیر کھانے چلا گیا وہ چور کی شکل میں داخل ہوا اور لٹیرے کی صورت میں باہر آیا۔

۳۴۳۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن الأعرج عن أبي هريرة أنه كان يقول شر الطعام طعام الوليمة يدعى لها الأغنياء ويترك المساكين ومن لم يأت الدعوة فقد عصى الله ورسوله۔

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: برا کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور مسکینوں کو نظر انداز کر دیا جائے اور جو دعوت میں شریک نہ ہو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

ف: دعوت ولیمہ کا قبول کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ اظہار مسرت کے لیے ہے اور اپنے مسلمان بھائی کی خوشی میں شامل ہونا محبت و تعلقات کے بڑھانے کا باعث ہوتا ہے لہٰذا دعوت میں نہ جانا اللہ اور رسول کی نافرمانی ہے کیونکہ اللہ اور اس کا رسول یہی چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں الفت و محبت کی فراوانی رہے۔ لہٰذا مسلمانوں میں میل محبت پیدا کرنا اللہ اور رسول کو محبوب اور ان کے درمیان نفرت و عداوت کے بیج بونا اللہ اور رسول کو ناپسند ہے۔ اگر دعوت ولیمہ میں غیر شرعی امور کے باعث شامل نہ ہو تو اس میں اللہ اور رسول کی نافرمانی نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۲۸ فی استحباب الولیمة للنکاح

نکاح کے بعد ولیمہ کرنا مستحب ہے

۳۴۴۔ حدثنا مسدد وقتيبة بن سعيد قالا نا حماد عن ثابت قال ذكر تزويج زينب بنت جحش عند أنس بن مالك فقال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم أولم على أحد من نسائه ما أولم عليها أولم بشاة۔

حماد نے ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا ذکر ہوا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کا ولیمہ بھی ایسے کرتے ہوئے نہیں دیکھا جیسا ولیمہ ان کا کیا، ان کا ایک بکری سے ولیمہ کیا۔

۳۴۵۔ حدثنا حامد بن يحيى قال نا سفيان قال نا وائل بن داود عن ابنه بكر بن وائل عن الزهري عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم أولم على صفية بسويق وتمر۔

حامد بن یحییٰ، سفیان، وائل بن داؤد، ان کے صاحبزادے بکر بن وائل، زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کا ولیمہ ستو اور کھجوروں سے کیا۔

باب ۱۲۹ الإطعام عند القدوم

سفر سے لوٹنے پر لوگوں کو کھانا کھلانا

يعني التشفي.

٣٤٦- حدثنا عثمان بن أبي شيبة قال نا وكيع عن شعبة عن محارب بن دثار عن جابر قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة نحر جزورا أو بقرة.

محارب بن دثار سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے اونٹ یا بیل ذبح کیا

باب ١٣ في الضيافة

ضیافت کا بیان

٣٤٧- حدثنا القعنبي عن مالك عن سعيد المقبري عن أبي شريح الكعبي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه جائزته يومه وليلته الضيافة ثلاثة أيام وما بعد ذلك فهو صدقة ولا يحل له أن يثوي عنده حتى يحرجه.

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ ایک رات دن اپنے مہمان کی خوب عزت افزائی کرے جب کہ ضیافت تین دن تک ہے اور اس کے بعد جو کرے گا وہ صدقہ ہے مہمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اتنا ٹھہرے جس سے میزبان کو تنگی ہو۔

٣٤٨- حدثنا موسى بن إسمعيل ومحمد بن محبوب قالا نا حماد عن عاصم عن أبي صالح عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الضيافة ثلاثة أيام فما سوى ذلك فهو صدقة. قال أبو داود قرئ على الحارث بن مسكين وأنا شاهد أخبركم أشهب قال وسئل مالك عن قول النبي صلى الله عليه وسلم جائزته يوم وليلة قال يكرمه ويتحفه يوما وليلة وثلاثة أيام ضيافة.

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن تک ہے اور جو اس سے آگے ہو گا وہ صدقہ ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث حارث بن مسکین کے سامنے پڑھی گئی اور میں موجود تھا کہ تمہیں اشہب کے حوالے سے بتاتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا۔ امام مالک سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی جائزتہ یوم ولیلۃ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ ایک رات دن اس کی خوب عزت افزائی کرے اسے تحفہ دے اور اس کی حفاظت کرے اور تین دن تک ضیافت ہے۔

باب ١٣ في كم تستحب الوليمة

ولیمہ کتنا مستحب ہے!

٣٤٩- حدثنا محمد بن المثنى قال نا عفان بن مسلم قال حدثنا همام قال نا قتادة عن الحسن عن عبد الله بن عثمان الثقفي عن رجل أعور من ثقيف كان يقال له معروفا أي يثني عليه خيرا إن

عبداللہ بن عثمان ثقفی نے ثقیف کے ایک کانے آدمی سے روایت کی جس کو اس کی خوبیوں کے باعث معروف کیا جاتا۔ ممکن ہے اس کا نام زہیر بن عثمان ہو جب کہ مجھے عبداللہ بن عثمان کا پتا نہیں اس کا نام معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے روز کا ولیمہ حق ہے اور دوسرے

لم يكن اسمه زهير بن عثمان فلا أدري ما اسمه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الوليمة أول يوم حق والثاني معروف واليوم الثالث سمعة ورياء قال قتادة وحدثني رجل أن سعيد بن المسيب دعي أول يوم فأجاب ودعي اليوم الثاني فأجاب ودعي اليوم الثالث فلم يجب وقال أهل سمعة ورياء.

روز کا بھی اچھا ہے لیکن تیسرے روز کا شیخی اور دکھلاوا ہے قتادہ کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب کو (دعوت ولیمہ میں) پہلے روز بلایا گیا تو دعوت منظور فرمائی۔ دوسرے روز دعوت دی گئی تب بھی قبول فرمائی اور تیسرے روز بلایا گیا تو دعوت منظور نہ کی اور فرمایا کہ یہ شیخی بگھارنے والے اور دکھاوا کرنے والے ہیں۔"

۳۵۰۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم قال نا هشام عن قتادة عن سعيد بن المسيب بهذه القصة قال فدعي اليوم الثالث فلم يجب وحصب الرسول.

مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ نے سعید بن مسیب سے مذکورہ واقعے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تیسرے روز دعوت دی گئی تو قبول نہ فرمائی اور بلانے والے کو کنکریاں ماریں۔"

باب [illegible] في الضيافة أيضا.

ضیافت کے متعلق مزید باتیں۔

۳۵۱۔ حدثنا مسدد وخلف بن هشام قالا حدثنا أبو عوانة عن منصور عن عامر عن أبي كريمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الضيف حق على كل مسلم فمن أصبح بفنائه فهو عليه دين إن شاء اقتضى وإن شاء ترك.

عامر نے حضرت ابو کریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات تو ہر مسلمان پر مہمان کا حق ہے۔ جو کسی کے گھر بطور مہمان جائے تو صاحب خانہ پر مہمان نوازی کرنا اس کا قرض ہے۔ اب چاہے اُسے وصول کرے اور چاہے اپنے اس قرض کو چھوڑ دے۔"

۳۵۲۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن شعبة حدثني أبو الجودي عن سعيد بن أبي المهاجر عن المقدام أبي كريمة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما رجل أضاف قوما فأصبح الضيف محروما فإن نصره حق على كل مسلم حتى يأخذ بقرى ليلته من زرعه وماله.

سعید بن ابو المہاجر نے حضرت مقدام ابو کریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے اور وہ مہمان صبح تک محروم رہے تو اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ایک رات کی مہمانی کو وہ صاحب خانہ کی زراعت اور مال میں سے لے سکتا ہے۔"

۳۵۳۔ حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر أنه قال قلنا يا رسول الله

یزید بن ابو حبیب نے ابو الخیر سے روایت کی کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں بھیجتے ہیں تو کبھی ہم ایسے لوگوں

إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا
تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي
لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ
حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ۔

بَابٌ ۳۳۱ فِي نَسْخِ الضَّيْفِ فِي الْأَكْلِ مِنْ مَالِ غَيْرِهِ۔

۳۵۴ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ
تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ فَكَانَ الرَّجُلُ
يَحْرَجُ أَنْ يَأْكُلَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ
مَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَنَسَخَ ذٰلِكَ الْآيَةُ الَّتِي
فِي النُّورِ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا
جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا كَانَ الرَّجُلُ الْغَنِيُّ يَدْعُو
الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِهِ إِلَى الطَّعَامِ قَالَ إِنِّي لَأَجْنَحُ
أَنْ آكُلَ مِنْهُ وَالتَّجَنُّحُ الْحَرَجُ وَيَقُولُ الْمِسْكِينُ
أَحَقُّ بِهِ مِنِّي فَأُحِلَّ فِي ذٰلِكَ أَنْ يَأْكُلُوا مِمَّا
ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأُحِلَّ طَعَامُ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

کے پاس اترتے ہیں جو ہماری مہمانی نہیں کرتے اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ جب تم لوگوں کے پاس جا اترو اور وہ تمہارے لیے ایسی چیزیں مہیا کر دیں جو مہمان کا حق ہے تو انہیں قبول کر لو اور اگر مہیا نہ کریں تو جو ان کی حیثیت کے مطابق مہمان کا حق ہو وہ لے لو۔

دوسرے کے مال سے نہ کھانے کا حکم منسوخ ہے۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ اپنے مال آپس میں ناحق نہ کھاؤ مگر جو تجارت ہو آپس کی رضامندی سے (۴: ۲۹) چنانچہ ایک آدمی دوسرے کے پاس کھانا کھانے کو گناہ سمجھتا تھا اس آیت کے نازل ہو جانے کے بعد پھر مذکورہ آیت سورۂ نور کی اس آیت سے منسوخ ہو گئی۔ "تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ" (۲۴: ۶۱)۔ پس مالدار آدمی اپنے اہل میں سے کسی کو کھانے کے لیے بلاتا تو وہ کہہ دیا کرتے کہ ہم اس میں سے کھانا گناہ سمجھتے ہیں اور کہتا کہ مسکین مجھ سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ پس یہ حلال قرار دے دیا گیا کہ اس چیز میں سے کھایا جائے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور اہل کتاب کا کھانا بھی حلال قرار دیا گیا۔



پارہ ۔۔۔ ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ فِي طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ

۳۷۵۵ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَكْثَرُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ جَرِيرٍ لَا يَذْكُرُ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهَارُونُ النَّحْوِيُّ ذَكَرَ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

ناک بڑھانے کے لیے کھانا کھلانا

زبیر بن خریت نے عکرمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقابلے پر کھانا کھلانے والے دو شخصوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اکثر حضرات نے اسے جریر بن حازم سے روایت کیا اور اس میں حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کرتے جب کہ ہارون نحوی نے اس میں حضرت ابن عباس کا ذکر کیا ہے لیکن حماد بن زید بھی حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کرتے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُدْعَى فَيَرَى مَكْرُوهًا

۳۷۵۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَجُلًا أَضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَأَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ بِهِ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ الْحَقْهُ فَانْظُرْ مَا رَجَعَهُ فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَدَّكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا۔

جس کی دعوت کی جائے اور وہ خلافِ شرع کام دیکھے

سفینہ ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ پس حضرت فاطمہ نے کہا کہ کیوں نہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی مدعو کر لیں کہ آپ بھی ہمارے ساتھ کھائیں۔ پس انہوں نے آپ کو بلایا تو آپ تشریف لے آئے اور اپنا دستِ مبارک دروازے کی چوکھٹ پر رکھا تو دیکھا کہ گھر کے ایک جانب منقش پردہ ہے۔ لہٰذا آپ واپس آ گئے۔ حضرت فاطمہ نے حضرت علی سے کہا۔ دیکھئے تو کس لیے آپ واپس لوٹے ہیں۔ میں آپ کے پیچھے گیا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو واپس لوٹایا؟ فرمایا کہ میرے لیے یا نبی کے لیے جائز نہیں کہ وہ منقش گھر میں داخل ہو۔

بَابُ إِذَا اجْتَمَعَ دَاعِيَانِ أَيُّهُمَا أَحَقُّ

جب دو آدمی دعوت کریں تو کس کا حق زیادہ ہے

۳۷۵۷ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ

ہناد بن سری، عبدالسلام بن حرب، ابو خالد الدالانی، ابو العلاء،

عبد السلام بن حرب عن أبي خالد الدالاني عن أبي العلاء الأودي عن حميد بن عبد الرحمن الحميري عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا اجتمع الداعيان فأجب أقربهما بابا فإن أقربهما بابا أقربهما جوارا وإن سبق أحدهما فأجب الذي سبق۔

ابو، حمید بن عبد الرحمن حمیری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دعوت کرنے والے دو اکٹھے ہو جائیں تو اس کی دعوت قبول کرو جس کا دروازہ زیادہ نزدیک ہے اس کا حق ہمسائگی زیادہ ہے۔ اگر دونوں میں سے ایک پہلے آئے تو پہلے آنے والے کی دعوت قبول کرو۔

باب ۳۷۔ إذا حضرت الصلاة والعشاء

جب نماز کا وقت ہو جائے اور رات کا کھانا آجائے

۳۵۸۔ حدثنا أحمد بن حنبل ومسدد المعنى قال أحمد حدثني يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا وضع عشاء أحدكم وأقيمت الصلاة فلا يقوم حتى يفرغ زاد مسدد وكان عبد الله إذا وضع عشاؤه أو حضر عشاؤه لم يقم حتى يفرغ وإن سمع الإقامة وإن سمع قراءة الإمام۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو نماز کے لیے نہ اٹھو جب تک کھانے سے فارغ نہ ہو جاؤ۔ مسدد نے یہ بھی کہا کہ حضرت عبد اللہ کے سامنے جب رات کا کھانا رکھ دیا جاتا یا جب رات کا کھانا آجاتا تو نماز کے لیے کھڑے نہ ہوتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جاتے خواہ اقامت کی آواز آ رہی یا امام کی قراءت بھی سنتے رہتے۔

ف۔ اگر بھوک شدید ہو کر بغیر کھائے نماز پڑھے گا تو اطمینان سے نہ پڑھ سکے گا تو نماز سے پہلے کھانا کھا لینا چاہیے۔ اگر حاجت شدید نہیں تو جماعت کے ثواب سے محروم نہ ہو بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کھانا کھائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۵۹۔ حدثنا محمد بن حاتم بن بزيع قال نا معلى يعني ابن منصور عن محمد بن ميمون عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تؤخر الصلاة لطعام ولا لغيره۔

محمد بن حاتم بن بزیع، معلی ابن منصور، محمد بن میمون، جعفر بن محمد کے والد ماجد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھانے یا کسی اور کام کے باعث نماز میں دیر نہیں کی جا سکتی۔

۳۶۰۔ حدثنا علي بن مسلم الطوسي قال نا أبو بكر الحنفي قال نا الضحاك بن عثمان عن عبد الله بن عبيد بن عمير قال كنت مع أبي

عبد اللہ بن عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن زبیر کی حکومت کے دوران اپنے والد ماجد کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر کے پہلو میں موجود تھا کہ عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے کہا۔ ہم

فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِنَّا سَمِعْنَا أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيْحَكَ مَا كَانَ عَشَاؤُهُمْ أَتُرَاهُ كَانَ مِثْلَ عَشَاءِ أَبِيكَ.

بَابُ ١٣٥ غَسْلِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الطَّعَامِ

٣٦١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلٰوةِ.

بَابُ ١٣٦ غَسْلِ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ

٣٦٢- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ نَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ الْوُضُوءَ قَبْلَ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَيْسَ هٰذَا بِالْقَوِيِّ.

بَابُ ١٣٧ فِي طَعَامِ الْعَجَلَةِ

٣٦٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شِعْبٍ مِنَ الْجَبَلِ وَقَدْ قَضَى حَاجَتَهُ وَبَيْنَ أَيْدِينَا تَمْرٌ عَلَى

نے سنا ہے کہ وہ نماز سے پہلے رات کے کھانے کو شروع کر دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تم پر افسوس ہے! اسلاف کا رات کا کھانا کیا تھا؟ کیا تمہارے خیال میں اُن کا کھانا تمہارے والد محترم کے رات کے کھانے جیسا ہوتا تھا!

کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھونا

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم وضو کے لیے پانی پیش کریں؟ فرمایا کہ مجھے وضو کا حکم دیا گیا ہے جبکہ میں نماز کے لیے کھڑا ہوں۔

کھانے سے پہلے ایک ہاتھ دھونا

زاذان سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے توریت میں پڑھا کہ کھانے میں برکت اس سے پہلے وضو کرنے سے ہوتی ہے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا کہ کھانے میں برکت اس سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنے سے ہے۔ سفیان کھانے سے پہلے وضو کرنا ناپسند کرتے تھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

ہاتھ دھوئے بغیر کھانا

احمد بن ابی مریم، اُن کے چچا سعید بن الحکم، لیث بن سعد، خالد بن یزید، ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہو کر پہاڑ کی ایک گھاٹی سے تشریف لائے اور ہمارے سامنے ڈھال میں کھجوریں رکھی تھیں۔ ہم نے آپ سے گزارش کی تو آپ نے ہمارے ساتھ تناول فرمائیں اور پانی کو ہاتھ بھی نہ

ثَرِيبٍ أَوْ خُبْزَةٍ فَدَعَوْنَاهُ فَأَكَلَ مَعَنَا وَمَا مَسَّ مَاءً۔

کھایا

بَابٌ ١٤١ فِي كَرَاهِيَةِ ذَمِّ الطَّعَامِ

٣٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔

کھانے کی برائی کرنے کی کراہیت

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو ہرگز کبھی برا نہیں کہا۔ اگر خواہش رکھتے تو تناول فرماتے اور جی نہ چاہتا تو چھوڑ دیتے۔

بَابٌ ١٤٢ فِي الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

٣٦٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا كُنْتَ فِي وَلِيمَةٍ فَوُضِعَ الْعَشَاءُ فَلَا تَأْكُلْ حَتَّى يَأْذَنَ لَكَ صَاحِبُ الدَّارِ۔

مل کر کھانے کا بیان

وحشی بن حرب کے والد ماجد نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن شکم سیر نہیں ہوتے۔ فرمایا تم الگ الگ کھاتے ہو؟ عرض گزار ہوئے ہاں۔ فرمایا کہ کھانا مل کر کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا کرو تو تمہیں اس میں برکت ہو گی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ جب تم دعوت میں جاؤ اور رات کا کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے تو نہ کھاؤ یہاں تک کہ صاحب خانہ تمہیں اجازت دے۔

بَابٌ ١٤٣ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

٣٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ قَالَ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ۔

کھانے پر بسم اللہ پڑھنا

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب آدمی گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کیا ہے اور کھاتے وقت بھی تو شیطان کہتا ہے اپنے ساتھیوں سے تمہارے لیے نہ ٹھکانا ہے اور نہ کھانا اور جب کوئی داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے۔ تمہیں ٹھکانا تو مل گیا جب وہ کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو کہتا ہے کہ تمہیں ٹھکانا بھی ملا اور کھانا بھی۔

ف۔ گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے۔ ایسا کرنے سے شیطان اُس آدمی کے ساتھ گھر میں داخل نہ ہو سکے گا اور نہ اس کے ساتھ کھانا کھا سکے گا۔ بصورت دیگر شیطان اُس کے ساتھ گھر میں بھی داخل ہوتا اور اُس کے ساتھ کھانا بھی کھاتا ہے۔ بسم اللہ قرآن مجید کی ایک آیت ہے۔ اگر تسمیہ کے ساتھ کھانے پر قرآن مجید کی چند آیتیں اور پڑھ لیں تو مسلمان کے لیے وہ کھانا اور برکت والا ہو گیا اور اُس کے کھانے سے شیطان اور زیادہ محروم ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٣٦٧۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة قال نا أبو معاوية عن الأعمش عن خيثمة عن أبي حذيفة عن حذيفة قال كنا إذا حضرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما لم يضع أحدنا يده حتى يبدأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وإنا حضرنا معه طعاما فجاء أعرابي كأنما يدفع فذهب ليضع يده في الطعام فأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده ثم جاءت جارية كأنما تدفع فذهبت لتضع يدها في الطعام فأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدها وقال إن الشيطان ليستحل الطعام الذي لم يذكر اسم الله عليه وإنه جاء بهذا الأعرابي يستحل به فأخذت بيده وجاء بهذه الجارية يستحل بها فأخذت بيدها والذي نفسي بيده إن يده لفي يدي مع أيديهما۔

ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتدا فرماتے۔ ہم ایک دفعہ آپ کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوئے تو ایک اعرابی آیا جیسے کوئی اُسے دھکیل رہا ہے۔ وہ اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنے لگا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک لڑکی آ گئی جیسے اُسے بھی کوئی دھکیل رہا تھا اور وہ کھانے میں ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا بھی ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ بے شک شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے جس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ چنانچہ وہ اس اعرابی کو لے کر آیا تاکہ اس کے باعث اس کے لیے حلال ہو جائے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس لڑکی کو لے کر آیا تاکہ اس کی وجہ سے حلال ہو جائے تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ ان دونوں ہاتھوں کے ساتھ اُس کا ہاتھ بھی میرے قبضے میں ہے۔

٣٦٨۔ حدثنا مؤمل بن هشام قال نا إسماعيل عن هشام يعني ابن أبي عبد الله الدستوائي عن بديل عن عبد الله بن عبيد عن امرأة منهم يقال لها أم كلثوم عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا أكل أحدكم فليذكر اسم الله فإن نسي أن يذكر اسم الله في أوله فليقل بسم الله أوله وآخره۔

مؤمل بن ہشام، اسمٰعیل، ہشام بن ابو عبد اللہ دستوائی، بدیل، عبد اللہ بن عبید، ایک عورت جس کو ام کلثوم کہا جاتا تھا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ کا نام لے۔ اگر شروع کرنے سے پہلے اللہ کا نام لینا بھول جائے تو بسم اللہ اوّلہ وآخرہ کہنا چاہیے۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ نَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ قَالَ نَا جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ قَالَ نَا الْمُثَنَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُزَاعِيُّ عَنْ عَمِّهِ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ۔

مثنیٰ بن عبد الرحمٰن خزاعی سے ان کے چچا جان حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ وہ کھاتا رہا یہاں تک کہ ایک ہی لقمہ باقی رہ گیا۔ جب اسے اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا تو کہا بسم اللہ اولہ وآخرہ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ پھر فرمایا۔ شیطان اس کے ساتھ برابر کھا رہا تھا۔ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو جو کچھ اس (شیطان) کے پیٹ میں تھا قے کر ڈالا۔

ف۔ شیطان اگر کسی آدمی کے ساتھ کھا رہا ہو تو بظاہر کھانے میں سے خاصا کم ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کھانے میں جو برکت نازل ہوتی ہے اسے شیطان کھا جاتا ہے اور بسم اللہ نہ پڑھنے والا شخص کھانے کی برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کھانے کے دوران جب بھی یاد آئے تو بسم اللہ اولہ وآخرہ پڑھ لینے سے برکت واپس لوٹ آئے گی کیونکہ شیطان جو کھا چکا ہے اسے ہضم نہیں کر سکتا بلکہ قے کر دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تمام حقائق کو ملاحظہ فرماتے تھے۔ اس لیے خیر خواہی کا حق ادا کرتے ہوئے ہمیں شیطان کے حملوں سے محفوظ رہنے کے طریقے بھی تعلیم فرما دیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ ۱۳۲ فِي الْأَكْلِ مُتَّكِئًا۔

ٹیک لگا کر کھانے کا بیان

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

علی بن اقمر نے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ تَمْرًا وَهُوَ مُقْعٍ۔

مصعب بن سلیم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام سے بھیجا۔ جب میں واپس حاضر بارگاہ ہوا تو میں نے آپ کو حالت اقعاء میں کھجوریں کھاتے ہوئے۔

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

شعیب بن عبد اللہ بن عمرو کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ

نا حماد عن ثابت البنانی عن شعیب بن عبد الله بن عمرو عن ابیه قال ما رئی رسول الله صلی الله علیه وسلم یاکل متکئا قط ولا یطا عقبه رجلان.

باب ۲۵ فی الاکل من اعلی الصحفة.

۳۲۳ - حدثنا مسلم بن ابراهیم قال نا شعبة عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا اکل احدکم طعاما فلا یاکل من اعلی الصحفة ولکن یاکل من اسفلها فان البرکة تنزل من اعلاها.

۳۲۴ - حدثنا عمرو بن عثمان الحمصی قال نا ابی قال نا محمد بن عبد الرحمن بن عرق قال نا عبد الله بن بسر قال کان للنبی صلی الله علیه وسلم قصعة یحملها اربعة رجال یقال لها الغراء فلما اضحوا وسجدوا الضحی اتی بتلک القصعة یعنی وقد ثرد فیها فالتفوا علیها فلما کثروا جثا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اعرابی ما هذه الجلسة فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی جعلنی عبدا کریما ولم یجعلنی جبارا عنیدا ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلوا من حوالیها ودعوا ذروتها یبارک فیها.

باب ۲۶ الجلوس علی مائدة علیها بعض ما یکره.

۳۲۵ - حدثنا عثمان بن ابی شیبة قال نا کثیر بن هشام عن جعفر بن برقان عن

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا گیا کہ کبھی آپ نے ٹیک لگا کر کھانا کھایا ہو اور نہ یہ کہ آپ کے پیچھے دو آدمی چلے ہوں ۔

تھالی کے درمیان میں سے کھانا

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو تھالی کے درمیان میں سے نہ کھائے بلکہ ایک کنارے سے کھائے کیونکہ برکت اُس (برتن) کے درمیان میں نازل ہوتی ہے ۔

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک قصعہ کہا جاتا تھا جس کو چار آدمی اٹھاتے تھے اور اُسے غرا کہا جاتا تھا ۔ جب چاشت کا وقت ہوا اور نمازِ چاشت ادا کر لی گئی تو وہی قصعہ لایا گیا جس میں روٹیاں توڑ کر بھگوئی تھیں ۔ چنانچہ لوگ اُس پر جمع ہو گئے ۔ جب لوگوں کی کثرت ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مبارک گھٹنے زمین پر ٹیک لیے ۔ ایک اعرابی نے کہا یہ کیسا بیٹھنا ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے باعزت بندہ بنایا ہے اور مجھے متکبر و معاند نہیں بنایا ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ اردگرد سے کھاؤ اور درمیانی حصے کو چھوڑے رکھو کیونکہ درمیان میں برکت ہوتی ہے ۔

ایسے دسترخوان پر بیٹھنا جس پر خلافِ شرع چیزیں ہوں

زہری سے روایت ہے کہ سالم کے والد ماجد نے فرمایا ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کھانوں سے منع فرمایا ہے

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَطْعَمَيْنِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ وَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى بَطْنِهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَسْمَعْهُ جَعْفَرٌ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ مُنْكَرٌ.

ایک اس دستر خوان پر بیٹھنے سے جس پر شراب پی جائے اور دوسرے پیٹ کے بل اوندھے لیٹ کر کھانے سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو جعفر نے زہری سے نہیں سنا لہذا یہ حدیث منکر ہے۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ جَعْفَرٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ.

ہارون بن زید بن ابی الزرقاء ان کے والد ماجد نے جعفر سے روایت کی کہ انہیں یہ حدیث زہری سے پہنچی۔

بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

داہنے ہاتھ سے کھانا

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ.

ابو بکر بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے اپنے جد امجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو چاہیے کہ داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب کوئی چیز پئے تو داہنے ہاتھ سے پئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں سے پیتا ہے۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْنُ بُنَيَّ فَسَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ.

ابو وجزہ نے حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیٹے نزدیک ہو جاؤ، بسم اللہ پڑھو، داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے نزدیک سے کھاؤ۔

ف۔ کھانے کے آداب سے چند باتیں پہلے مذکور ہو چکیں:

۱۔ بسم اللہ پڑھ کر کھائے۔
۲۔ ہاتھ دھو کر کھائے اور یہاں تعلیم دی کہ
۳۔ داہنے ہاتھ سے کھائے۔
۴۔ اگر ایک ہی برتن میں کئی آدمی مل کر کھا رہے ہوں تو ہر ایک اپنے سامنے سے کھائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ ١٤٨ فِي أَكْلِ اللَّحْمِ

گوشت کھانے کا بیان

٣٧٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ صَنِيعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ.

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گوشت کو چھری کے ساتھ نہ کاٹا کرو کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے بلکہ دانتوں سے نوچ کر کھایا کرو کیونکہ اس طرح وہ لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے۔

٣٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ آكُلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخُذُ اللَّحْمَ مِنَ الْعَظْمِ فَقَالَ أَدْنِ الْعَظْمَ مِنْ فِيكَ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ.

محمد بن عیسیٰ، ابن علیہ، عبدالرحمٰن بن اسحاق، عبدالرحمٰن بن معاویہ، عثمان بن ابو سلیمان سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ پس آپ نے ہڈی والے گوشت کی بوٹی لی اور فرمایا کہ اسے اپنے منہ کے نزدیک کر لو کیونکہ اس طرح کھانا لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے۔

٣٨١ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الْعُرَاقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرَاقَ الشَّاةِ.

ہارون بن عبداللہ، ابوداؤد، زہیر، ابواسحاق، سعد بن عیاض سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام گوشت والی ہڈیوں میں سے بکری کے گوشت کی ہڈی زیادہ پسند تھی۔

٣٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يَرَى أَنَّ الْيَهُودَ هُمْ سَمُّوهُ.

محمد بن بشار نے ابوداؤد سے اسی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دستی کا گوشت پسند تھا۔ دستی کے گوشت میں زہر ملایا گیا اور آپ کے خیال میں وہ زہر یہودیوں نے دیا تھا۔

بَابٌ ١٤٩ فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ

کدو کھانے کا بیان

٣٨٣ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا جو اس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ اس کھانے میں شرکت کے لیے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جَو

إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقُرِّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ۔

کی روٹیاں اور شوربے والا سالن پیش کیا گیا جس میں کدو اور گوشت تھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے میں ادھر اُدھر سے کدو تلاش کر رہے تھے، اس روز سے میں کدو کو بہت ہی پسند کرتا ہوں۔

ف۔ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ عاشق صادق اپنی پسند کو محبوب کی پسند پر قربان کر دیتا ہے۔ وہ ہر اس چیز کو پسند کرنے لگتا ہے جو اس کے محبوب کو پسند ہو جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کدو بہت پسند ہے تو وہ بھی عمر بھر کدو ہی کو پسند فرماتے رہے۔ تعلق خاطر اور محبت کا تقاضا ہے کہ ہم بھی ہر موقع پر یہ نظر رکھا کریں کہ ہمارے آقا و مولا سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا چیز پسند ہے اور کیا پسند نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِي أَكْلِ الثَّرِيدِ

ثرید کھانے کا بیان

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ قَالَ نَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَيْسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ضَعِيفٌ۔

محمد بن حسان سمتی، مبارک بن سعید، عمر بن سعید، ایک بصری نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے میں ادھر اُدھر سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ اسی روز سے میں کدو کو بہت ہی پسند کرتا ہوں۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّقَذُّرِ لِلطَّعَامِ

کسی کھانے سے گھن کھانے کی برائی

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا قَبِيصَةُ بْنُ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔

قبیصہ بن ہلب کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جبکہ ایک آدمی سوال کرتے ہوئے عرض گزار ہوا۔ کیا ایسا بھی کوئی کھانا ہے جس کو کھانے سے میں اجتناب کروں؟ فرمایا کہ تمہارے دل میں کوئی ایسا خیال نہ آئے جس میں نصرانیت سے مشابہت پائی جاتی ہو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا۔

نجاست خور جانور کا گوشت کھانا اور دودھ پینا

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

عثمان بن ابو شیبہ، عبدہ، محمد بن اسحاق، ابن ابی نجیح،

نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاست خور جانور کا گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ۔

ابن المثنیٰ، ابو عامر، ہشام، قتادہ، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاست خور جانور کے دودھ سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَهْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا أَوْ يُشْرَبَ مِنْ أَلْبَانِهَا۔

احمد بن ابو سریج، عبد اللہ بن جہم، عمرو بن ابو قیس، ایوب سختیانی، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاست خور اونٹ سے منع فرمایا ہے کہ اُس پر سواری کی جائے یا اس کا دودھ پیا جائے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ۔

گھوڑے کے گوشت کو کھانے کا بیان

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَأَذِنَ لَنَا فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

عمرو بن دینار نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ہمیں گدھے کے گوشت سے منع فرمایا اور ہمیں گھوڑے کے گوشت کی اجازت بخشی۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذَبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ فَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنِ الْخَيْلِ۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خیبر کے روز ہم نے گھوڑے، خچر اور گدھے ذبح کیے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خچر اور گدھے سے منع فرمایا لیکن گھوڑے سے ہمیں منع نہیں کیا۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَيْوَةُ ابْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَيْوَةُ نَا بَقِيَّةُ عَنْ

سعید بن شبیب و حیوۃ بن شریح حمصی، حیوۃ، بقیہ، ثور بن یزید، صالح بن یحییٰ بن مقدام بن معدی کرب کے والد ماجد

ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ زَادَ حَيْوَةُ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

ان کے جدِّ امجد نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ حیوۃ نے یہ بھی کہا کہ ہر اس جانور کے گوشت سے بھی جو دانتوں سے پھاڑ کر کھاتا ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ

خرگوش کا گوشت کھانا

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ أَرْنَبًا فَشَوَيْتُهَا فَبَعَثَ مَعِي أَبُو طَلْحَةَ بِعَجُزِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَبِلَهَا۔

ہشام بن زید سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں ایک طاقتور لڑکا تھا میں نے ایک خرگوش شکار کیا اور اسے بھونا۔ پس حضرت ابوطلحہ نے اس کا پچھلا حصہ میرے ہاتھوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بھیجا میں لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے اسے قبول فرمایا۔

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي خَالِدَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ يَقُولُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو كَانَ بِالصِّفَاحِ قَالَ مُحَمَّدٌ مَكَانٌ بِمَكَّةَ وَإِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِأَرْنَبٍ قَدْ صَادَهَا فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مَا تَقُولُ قَالَ قَدْ جِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَلَمْ يَنْهَ عَنْ أَكْلِهَا وَزَعَمَ أَنَّهَا تَحِيضُ۔

خالد بن حویرث کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفاح کے مقام پر تھے۔ محمد بن خالد نے کہا کہ وہ مکہ مکرمہ کی ایک جگہ ہے۔ چنانچہ ایک آدمی خرگوش لے کر آیا جو اس نے شکار کیا تھا۔ عرض گزار ہوا کہ اے عبداللہ بن عمرو! کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بھی لایا گیا تھا اور میں بھی بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اسے نہ کھایا اور نہ اس کے کھانے سے منع فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا کہ اسے حیض آتا ہے۔

ف۔ چاروں ائمہ مجتہدین کے نزدیک خرگوش حلال ہے۔ حدیث میں جو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور خرگوش کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے تناول نہ فرمایا بلکہ ارشاد ہوا کہ اسے حیض آتا ہے لیکن دوسروں کو کھانے سے منع نہ فرمایا جو اس کے حلال ہونے کی دلیل ہے جب کہ دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے خرگوش کا گوشت تناول بھی فرمایا تھا۔ جیسا کہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شکار کیے ہوئے خرگوش سے بارگاہ رسالت میں بھی پیش کیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِي أَكْلِ الضَّبِّ

گوہ کا گوشت کھانا

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میری خالہ جان نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

ابن عباس أن خالته أهدت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم سمنا وأقطا وأضبا فأكل من السمن ومن الأقط وترك الأضب تقذرا وأكل على مائدته صلى الله عليه وسلم ولو كان حراما ما أكل على مائدة رسول الله صلى الله عليه وسلم

علیہ وسلم کے لیے گھی، پنیر اور گوہ کا تحفہ بھیجا۔ پس آپ نے گھی اور پنیر میں سے تناول فرمایا لیکن نفرت کرتے ہوئے گوہ کو چھوڑ دیا اور وہ آپ کے دسترخوان پر کھائی گئی، اگر اس کا کھانا حرام ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔

۳۹۵۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف عن عبد الله بن عباس عن خالد بن الوليد أنه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت ميمونة فأتي بضب محنوذ فأهوى إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فقال بعض النسوة اللاتي في بيت ميمونة أخبروا النبي صلى الله عليه وسلم بما يريد أن يأكل منه فقالوا هو ضب فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده قال فقلت أحرام هو قال لا ولكنه لم يكن بأرض قومي فأجدني أعافه قال قال خالد فاجتررته فأكلته ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر.

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہ کے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئے۔ پس ایک بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی جانب ہاتھ بڑھانا چاہا۔ حضرت میمونہ کے دولت کدے میں جو عورتیں تھیں ان میں سے بعض نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتا دیجئے کہ آپ کیا کھانے لگے ہیں۔ پس انہوں نے کہا کہ یہ گوہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھا لیا۔ حضرت خالد عرض گزار ہوئے۔ کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں لیکن یہ میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتی، اس لیے مجھے اس سے گھن آتی ہے۔ حضرت خالد کا بیان ہے کہ میں نے اسے کھینچا اور کھا لیا۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے۔

۳۹۶۔ حدثنا عمرو بن عون قال أخبرنا خالد عن حصين عن زيد بن وهب عن ثابت بن وديعة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جيش فأصبنا ضبابا قال فشويت منها ضبا فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعته بين يديه فأخذ عودا فعد به أصابعه ثم قال إن أمة من بني إسرائيل مسخت دوابا في الأرض وإني لا أدري أي الدواب

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ایک لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس ہم نے کئی گوہ پکڑیں۔ میں نے ان میں سے ایک گوہ بھونی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور آپ کے سامنے رکھ دی۔ آپ ایک لکڑی کے ساتھ اس کی انگلیاں گننے لگے۔ پھر فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہوا تھا اور جانور بنا دیا گیا تھا مجھے نہیں معلوم کہ وہ جانور کون سا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اسے کھاتے اور نہ منع فرماتے۔

حتی قال لم یأکل ولم یحرمہ۔

۳۹۷۔ حدثنا محمد بن عوف الطائی ان الحکم بن نافع حدثھم قال نا ابن عیاش عن ضمضم بن زرعۃ عن شریح بن عبید عن ابی راشد الحبرانی عن عبد الرحمن بن شبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل الضب۔

محمد بن عوف طائی، حکم بن نافع، ابن عیاش، ضمضم بن زرعہ، شریح بن عبید، ابو راشد حبرانی نے حضرت عبد اللہ بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔

ف: اس حدیث کی رو سے امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک گوہ پاک نہیں ہے۔ بعض اس کی کراہت کے قائل ہیں اور بعض کے نزدیک مطلقاً حلال ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے تناول نہ فرمانا کراہت طبعی کی وجہ سے ہے جبکہ آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دسترخوان پر گوہ کھانے سے منع نہیں فرمایا لیکن ترمذی اور ابوداؤد میں حضرت عبد الرحمان بن شبل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔ شاید اس حکم سے سابقہ اباحت و اجازت منسوخ فرما دی ہو۔ لہٰذا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک گوہ حلال نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب فی اکل لحم الحباری۔

حباری کا گوشت کھانا

۳۹۸۔ حدثنا الفضل بن سہل قال حدثنی ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی قال حدثنی بریہ بن عمر بن سفینۃ عن ابیہ عن جدہ قال اکلت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحم حباری۔

فضل بن سہل، ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن مہدی، بریہ بن عمر بن سفینہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حباری کا گوشت کھایا۔

باب فی اکل حشرات الارض۔

کیڑے مکوڑوں کو کھانے کا بیان

۳۹۹۔ حدثنا موسی بن اسمعیل قال نا غالب بن حجرۃ قال حدثتنی ملقام بن تلب عن ابیہ قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم اسمع لحشرات الارض تحریما۔

ملقام بن تلب سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا لیکن میں نے آپ سے حشرات الارض کا حرام ہونا نہیں سنا۔

۴۰۰۔ حدثنا ابو ثور ابراہیم بن خالد الکلبی قال نا سعید بن منصور نا عبد العزیز بن محمد عن عیسی بن نمیلۃ عن ابیہ قال کنت عند ابن عمر فسئل عن اکل

عبد العزیز بن محمد نے عیسیٰ بن نمیلہ سے روایت کی کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا میں حضرت ابن عمر کے پاس تھا تو ان سے سیہہ کو کھانے کے متعلق پوچھا گیا۔ انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ جو میری طرف وحی فرمایا گیا ہے میں اس میں حرام نہیں پاتا (۶:۱۴۵)۔

الْقُنْفُذِ فَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا الْآيَةَ قَالَ قَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَبِيثَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا فَهُوَ كَمَا قَالَ مَا لَمْ نَدْرِ۔

پاس ہی ایک بوڑھا تھا اس نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ گندی چیزوں میں سے ایک گندی چیز ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو بات ویسی ہوگی جس کا ہمیں علم نہیں۔

بَابٌ ۱۴ فِي أَكْلِ الضَّبُعِ۔

بجو کھانے کا بیان

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ قَالَ نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشٌ إِذَا صَادَهُ الْمُحْرِمُ۔

عبدالرحمان بن ابو عمار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بجو کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ وہ شکار ہے لیکن محرم اگر اس کا شکار کرے تو اس پر ایک دنبہ لازم آتا ہے۔

بَابٌ ۱۵ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ السِّبَاعِ۔

درندوں کے گوشت کو کھانے کا بیان

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ۔

ابو ادریس خولانی نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

میمون بن مہران سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام درندوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے نیز پنجوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے کو کھانے سے۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا

محمد بن مصفی، محمد بن حرب، زبیدی، مروان بن رؤبہ تغلبی، عبدالرحمن بن ابی عوف، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ کوئی درندہ حلال نہیں ہے اور نہ پالتو گدھا اور نہ کافر ذمی یا معاہد کا پڑا ہوا مال مگر جب کہ وہ اس

لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

سے لا تعلق ہو جائے۔ جو شخص کسی قوم کا مہمان ہوا۔ پھر ان لوگوں نے مہمان نوازی نہ کی تو وہ اپنی مہمان داری کے برابر ان سے وصول کر سکتا ہے۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

محمد بن بشار، ابن ابی عدی، ابن ابی عروبہ، علی بن حکم، میمون بن مہران، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے لیے کوئی درندہ حلال نہیں ہے اور نہ گھریلو گدھا اور نہ معاہد کا پڑا ہوا مال مگر جبکہ اسے اس کی ضرورت نہ رہے۔ جو کسی قوم کا مہمان ہوا اور انہوں نے اس کی مہمان نوازی نہ کی تو اپنی مہمانداری کے مطابق ان سے وصول کر سکتا ہے۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

میمون بن مہران نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے دن درندوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور پنجوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَأَتَتِ الْيَهُودُ فَشَكَوْا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهِدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَرَامٌ عَلَيْكُمْ الْحُمُرُ الْأَهْلِيَّةُ وَخَيْلُهَا وَبِغَالُهَا وَكُلُّ ذِي

عمرو بن عثمان، محمد بن حرب، ابو سلمہ سلیمان بن سلیم، صالح بن یحییٰ بن مقدام، ان کے جد امجد حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ خیبر کیا۔ پس یہودیوں نے حاضر بارگاہ ہو کر شکایت کی کہ لوگ (مجاہدین) جلدی میں ان کے باڑے سے جانوروں کو بھی لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ کہ معاہد کا مال حلال نہیں ہے مگر حق کے ساتھ اور تم پر گھریلو گدھا، گھوڑا اور خچر حرام ہے۔ نیز ہر ایک درندہ اور پنجوں سے شکار کرنے والا ہر پرندہ

نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلُّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

حرام ہے

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَزِيدَ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا۔

احمد بن حنبل اور محمد بن عبد الملک، عبد الرزاق، عمرو بن یزید صنعانی، ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ ابن عبد الملک نے فرمایا کہ بلی کا گوشت اور اس کی قیمت کھانے سے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے کا حکم

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ أَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي شَيْءٌ أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا شَيْءٌ مِنْ حُمُرٍ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَابَتْنَا السَّنَةُ وَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي مَا أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا سِمَانُ حُمُرٍ وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ حُمُرِكَ فَإِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ أَجْلِ جَوَّالِ الْقَرْيَةِ۔

عبید بن ابو الحسن نے عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم قحط میں مبتلا ہو گئے اور میرے پاس کچھ مال نہ تھا کہ اپنے گھر والوں کو کھلاتا مگر چند گدھے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پالتو گدھوں کا گوشت حرام فرما چکے تھے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم قحط میں مبتلا ہو گئے ہیں اور میرے پاس مال نہیں کہ اپنے گھر والوں کو کھلاؤں ماسوائے چند موٹے تازے گدھوں کے اور پالتو گدھوں کا گوشت آپ حرام فرما چکے ہیں۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو اپنے موٹے گدھوں کا گوشت کھلاؤ کیونکہ میں نے تو انہیں بستیوں کی گندگی کے باعث حرام قرار دیا تھا۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْحُمُرِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْخَيْلِ قَالَ عَمْرٌو فَأَخْبَرْتُ هٰذَا الْخَبَرَ أَبَا الشَّعْثَاءِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْحَكَمُ

عمرو بن دینار کو ایک آدمی نے خبر دی کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کا ہمیں حکم دیا۔ عمرو کا بیان ہے کہ یہ حدیث میں نے ابو الشعثاء کو بتائی تو انہوں نے کہا کہ ہم میں حکم غفاری بھی ایسا ہی کہتے تھے لیکن یہ متبحر عالم اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ ان کی مراد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

الغفاري فينا يقول هذا وأبى ذلك البحر يريد ابن عباس۔

ہے۔

۳۱۱-حدثنا سهل بن بكار قال نا وهيب عن ابن طاوس عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن لحوم الحمر الأهلية وعن الجلالة عن ركوبها وأكل لحمها۔

عمرو بن شعیب کے والد یا جد سے روایت ہے کہ ان کے جدِ امجد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا نیز فضلہ خور جانور پر سوار ہونے اور اس کا گوشت کھانے سے بھی منع فرمایا۔

باب في أكل الجراد۔

ٹڈی کھانے کا بیان

۳۱۲-حدثنا محمد بن الفرج البغدادي قال نا ابن الزبرقان قال نا سليمان التيمي عن أبي عثمان النهدي عن سلمان قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجراد فقال أكثر جنود الله لا آكله ولا أحرمه. قال أبو داود رواه المعتمر عن أبيه عن أبي عثمان عن النبي صلى الله عليه وسلم لم يذكر سلمان۔

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے لشکر ہیں جنہیں نہ میں کھاتا ہوں اور نہ انہیں حرام قرار دیتا ہوں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے معتمر نے ان کے والد یا جد ابو عثمان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اس میں حضرت سلمان کا ذکر نہیں کرتے۔

۳۱۳-حدثنا نصر بن علي وعلي بن عبد الله قالا نا زكريا بن يحيى بن عمارة عن أبي العوام الجزار عن أبي عثمان النهدي عن سلمان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل فقال مثله فقال أكثر جنود الله قال علي اسمه فائد يعني أبا العوام قال أبو داود رواه حماد بن سلمة عن أبي العوام عن أبي عثمان عن النبي صلى الله عليه وسلم لم يذكر سلمان۔

ابو عثمان نہدی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے لشکر ہیں۔ علی بن عبد اللہ نے کہا کہ ابو العوام کا نام فائد ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے حماد بن سلمہ نے ابو العوام ابو عثمان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اس میں حضرت سلمان کا ذکر نہیں کرتے یعنی مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

ف: ابتدا میں ٹڈی کے متعلق یہی حکم تھا کہ آپ خود تناول نہ فرماتے لیکن دوسروں کو کھانے سے نہیں روکتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے اس کے حلال ہونے کا واضح حکم فرمایا۔ امام محی السنہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور صحیح حدیث وہی ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مچھلی اور ٹڈی کے متعلق فرمایا ہے کہ ان کا مردہ بھی حلال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب۲۱۲ فی اکل الطافی من السمک۔

۲۱۴۔ حدثنا احمد بن عبدۃ قال نا یحیی بن سلیم الطائفی قال نا اسمٰعیل ابن امیۃ عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما القی البحر او جزر عنہ فکلوہ وما مات فیہ وطفا فلا تاکلوہ قال ابو داود روی ھذا الحدیث سفیان الثوری وایوب وحماد عن ابی الزبیر اوقفوہ علی جابر وقد اسند ھذا الحدیث ایضا من وجہ ضعیف عن ابن ابی ذئب عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اُس مچھلی کا حکم جو دریا میں مر کر تیرنے لگے

ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو دریا باہر ڈال دے یا پانی کم ہو جائے تو اس مچھلی کو کھا لو اور جو مر کر اوپر تیرنے لگے اُسے نہ کھاؤ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو سفیان ثوری اور ایوب اور حماد نے ابو الزبیر سے حضرت جابر پر موقوف کرتے ہوئے اور اس حدیث کو مسنداً بھی روایت کیا گیا ہے لیکن یہ اسناد ضعیف ہے یعنی ابن ابی ذئب ابو الزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۲۱۵۔ حدثنا حفص بن عمر النمری قال نا شعبۃ عن ابی یعفور قال سمعت ابن ابی اوفی وسألتہ عن الجراد فقال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست او سبع غزوات فکنا ناکلہ معہ۔

ابو یعفور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ میں چھ یا سات غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تو آپ کے ساتھ ہم اُسے کھایا کرتے تھے۔

باب۲۱۳ فیمن اضطر الی المیتۃ۔

۲۱۶۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل قال نا حماد عن سماک بن حرب عن جابر ابن سمرۃ ان رجلا نزل الحرۃ ومعہ اھلہ وولدہ فقال رجل ان ناقۃ لی ضلت فان وجدتھا فامسکھا فوجدھا فلم یجد صاحبھا فمرضت فقالت امراتہ انحرھا فابی فنفقت فقالت اسلخھا حتی نقدد شحمھا ولحمھا ناکلہ فقال حتی اسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہ فسالہ فقال ھل عندک غنی یغنیک قال لا قال فکلوھا قال فجاء صاحبھا فاخبرہ الخبر

جو مردار کھانے پر مجبور ہو جائے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی حرہ کے مقام پر اترا اور اہل و عیال اس کے ساتھ تھے۔ ایک آدمی نے کہا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی ہے اگر تمہیں ملے تو اسے پکڑ لینا۔ پس اسے اونٹنی مل گئی لیکن اس کا مالک نہ ملا اور وہ بیمار پڑ گئی۔ اُس کی بیوی نے کہا کہ اسے ذبح کر دو۔ اس نے انکار کیا اور وہ مر گئی۔ عورت نے کہا کہ اس کی کھال اتار دو تاکہ ہم اس کی چربی اور گوشت کو پکا کر کھا لیں۔ کہا کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھ نہ لوں۔ اُس نے حاضر بارگاہ ہو کر پوچھا تو فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو اس سے بے نیاز کر دے۔ عرض گزار ہوا نہیں۔ فرمایا تو اسے کھا لو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد اس کا مالک آ گیا اور اس نے سارا واقعہ

فَقَالَ هَلَّا كُنْتَ نَحَرْتَهَا قَالَ اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ۔

۳۸۱۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ نَا عُقْبَةُ بْنُ وَهْبِ ابْنِ عُقْبَةَ الْعَامِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ۔

بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ۔

۳۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ فَقَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا قَالَ فِي عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْهُ۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الْجُبْنِ۔

۳۸۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ فَدَعَا بِسِكِّينٍ فَسَمَّى وَقَطَعَ۔

بَابٌ فِي الْخَلِّ۔

۳۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

کر مرتا یا مالک نے کہا، تم نے اسے ذبح کیوں نہیں کر لیا تھا؟ جواب دیا کہ مجھے آپ سے شرم آتی تھی۔

ہارون بن عبداللہ، فضل بن دکین، عقبہ بن وہب بن عقبہ عامری کے والد ماجد نے حضرت فجیع عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ ہمارے لیے مردار حلال نہیں ہو سکتا؟ فرمایا کہ تمہیں کھانے کو کیا ملتا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ شام کو پیتے ہیں اور صبح کو پیتے ہیں۔ ابونعیم کا بیان ہے کہ عقبہ نے مجھے اس کا مطلب یوں بتایا کہ ایک پیالہ صبح اور ایک پیالہ شام کو۔ میرے باپ کی قسم، اس میں بھوکے رہتے ہیں۔ پس اس حالت میں آپ نے ان کے لیے مردار کو حلال قرار دے دیا۔

دو کھانے جمع کرنا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس سمراء گندم کی سفید روٹی ہو اور دودھ سے نرم کی ہوئی ہو۔ پس حاضرین میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اسی طرح کی بنا لایا تو جب اسے لے کر حاضر بارگاہ ہو گیا تو فرمایا کہ یہ گھی کس چیز میں تھا؟ عرض کی کہ گوہ کی کپی میں۔ ارشاد فرمایا کہ پھر اسے اٹھا لو۔

پنیر کھانے کا بیان

عمرو بن منصور نے شعبی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ تبوک کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر کا ایک ٹکڑا پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اسے کاٹا۔

سرکہ کا بیان

عثمان بن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، سفیان، محارب

نا معاویۃ بن ہشام قال حدثني سفیان
عن محارب عن جابر عن النبي صلی اللہ
علیہ وسلم قال نعم الإدام الخل۔
۴۲۱۔ حدثنا أبو الولید الطیالسي و
مسلم بن إبراہیم قالا نا المثنی بن سعید
عن طلحۃ بن نافع عن جابر عن النبي
صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الإدام الخل
باب في أکل الثوم۔
۴۲۲۔ حدثنا أحمد بن صالح قال
نا ابن وہب قال أخبرني یونس عن ابن
شہاب قال حدثني عطاء بن أبي رباح
أن جابر بن عبد اللہ قال إن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من أکل ثوما أو
بصلا فلیعتزلنا أو لیعتزل مسجدنا و
لیقعد في بیتہ وإنہ أتي ببدر فیہ خضرات
من البقول فوجد لہا ریحا فسأل فأخبر بما
فیہا من البقول فقال قربوہا إلی بعض
أصحابہ کان معہ فلما رآہ کرہ أکلہا قال
کل فإني أناجي من لا تناجي قال أحمد بن
صالح ببدر فسرہ ابن وہب طبق۔
۴۲۳۔ حدثنا أحمد بن صالح قال نا
ابن وہب قال أخبرني عمرو أن بکر بن
سوادۃ حدثہ أن أبا النجیب مولی عبد اللہ
ابن سعد حدثہ أن أبا سعید الخدري
حدثہ أنہ ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الثوم والبصل قیل یا رسول
اللہ وأشد ذلک کلہ الثوم أفتحرمہ فقال
النبي صلی اللہ علیہ وسلم کلوہ ومن أکلہ
منکم فلا یقرب ہذا المسجد حتی

نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔

ابو الولید طیالسی اور مسلم بن ابراہیم، مثنیٰ بن سعید، طلحہ بن سعید بن نافع نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ اچھا سالن ہے۔

لہسن کھانے کا بیان

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے ایک طرف رہے یا ہماری مسجد سے ایک طرف رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ میدانِ بدر کے اندر آپ کی خدمت میں ایک طباق پیش کیا گیا جس میں ساگ سبزیاں تھیں تو ان کی بو آئی۔ دریافت کیا تو جو سبزیاں اس میں تھیں وہ بتا دی گئیں۔ فرمایا کہ انہیں اپنے ساتھی کے نزدیک کر دو جو اس کے ساتھ تھا۔ جب اسے دیکھا کہ انہیں کھانا اس نے بھی پسند نہیں کیا تو فرمایا۔ تم کھاؤ کیونکہ میں اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم سرگوشی نہیں کرتے۔ احمد بن صالح کا بیان ہے کہ بدر کا مطلب ابن وہاب نے طشتری (تھالی) بتایا۔

ابو نجیب مولیٰ عبد اللہ بن سعد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لہسن اور پیاز کا ذکر ہوا تو عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ! ان سب میں سخت بدبو والی چیز لہسن ہے تو کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے کھا لیا کرو لیکن تم میں سے جو اسے کھائے وہ اس مسجد کے نزدیک نہ آئے یہاں تک کہ اس کی بدبو جاتی رہے۔

يَذْهَبَ مِنْهُ رِيحُهُ۔

۳۸۲۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَظُنُّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَمَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ثَلَاثًا۔

زر بن حبیش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً فرمایا کہ جس نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا تو قیامت کے روز دونوں آنکھوں کے درمیان اس تھوک کو لے کر حاضر ہوگا اور جس نے ان بدبودار سبزیوں میں سے کوئی کھائی ہو وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

۳۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسَاجِدَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس درخت (لہسن) میں سے کھائے وہ مسجدوں کے نزدیک نہ آئے۔

۳۸۲۶۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَكَلْتُ ثُومًا فَأَتَيْتُ مُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُبِقْتُ بِرَكْعَةٍ فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيحَهُ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا أَوْ رِيحُهُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنِّي يَدَكَ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدَهُ فِي كُمِّ قَمِيصِي إِلَى صَدْرِي فَإِذَا أَنَا مَعْصُوبُ الصَّدْرِ قَالَ إِنَّ لَكَ عُذْرًا۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں لہسن کھا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ حاضر ہوا تو ایک رکعت نکل چکی تھی۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لہسن کی بو آئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا: جو اس درخت (لہسن) میں سے کھائے وہ ہمارے نزدیک نہ آئے یہاں تک کہ اس کی بو چلی جاتی ہے۔ جب میں نے اپنی نماز پوری کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم اپنا دست مبارک مجھے پکڑا دیجیے۔ پس میں نے آپ کا دست مبارک اپنی قمیص کے اندر سینے تک داخل کیا تو دیکھا کہ میرا سینہ بندھا ہوا ہے۔ فرمایا کہ تمہیں تو مجبوری ہے۔

۳۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ نَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ يَعْنِي الْعَطَّارَ عَنْ مُعَاوِيَةَ

عباس بن عبد العظیم، ابو عامر عبد الملک بن عمرو، خالد بن میسرہ عطار، معاویہ بن قرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں درختوں

ابن قرة عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن هاتين الشجرتين وقال من أكلهما فلا يقربن مسجدنا وقال إن كنتم لا بد آكليهما فأميتوهما طبخا قال يعني البصل والثوم.

سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ جو انہیں کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے اور فرمایا کہ اگر تمہیں ان دونوں کے سوا چارہ نہ ہو تو پکا کر ان کی بدبو ختم کر دو یعنی پیاز اور لہسن کی (یعنی پکانے سے ان کی بدبو ختم ہو جاتی ہے)۔

٣٨٢٨ـ حدثنا مسدد قال نا الجراح أبو وكيع عن أبي إسحق عن شريك عن علي قال نهي عن أكل الثوم إلا مطبوخا قال أبو داود شريك بن حنبل.

ابو اسحاق نے شریک سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لہسن کو کھانے سے منع فرمایا گیا ہے مگر جبکہ پکا ہوا ہو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ شریک کی ولدیت حنبل ہے۔

٣٨٢٩ـ حدثنا إبراهيم بن موسى قال أنا ح وحدثنا حيوة بن شريح قال نا بقية عن بحير عن خالد عن أبي زياد خيار بن سلمة أنه سأل عائشة عن البصل فقالت إن آخر طعام أكله رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام فيه بصل.

ابراہیم بن موسیٰ، حیوۃ بن شریح، بقیہ، بحیر، خالد، ابو زیاد خیار بن سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیاز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ آخری کھانا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اس میں پیاز ڈالی گئی تھی۔

ف۔ کچا لہسن اور پیاز کھانا بدبو کے باعث مکروہ ہے اور انہیں کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہئے کیونکہ دوسرے نمازیوں اور فرشتوں کو اس سے تکلیف پہنچے گی۔ اگر پیاز یا لہسن کھانا ہی پڑے تو ایسے وقت کھائے جب کہ نماز کے وقت میں کافی دیر ہو اور کسی محفل میں بھی نہ جانا ہو۔ ہاں اگر پیاز یا لہسن کو پکا کر سبزیوں وغیرہ میں کھایا جائے کہ ان کی بدبو جاتی رہے تو پھر ان کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب في التمر

کھجور کا بیان

٣٨٣٠ـ حدثنا هارون بن عبد الله نا عمر بن حفص نا أبي عن محمد بن أبي يحيى عن يزيد الأعور عن يوسف بن عبد الله بن سلام قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم أخذ كسرة من خبز شعير فوضع عليها تمرة وقال هذه إدام هذه.

ہارون بن عبداللہ، عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، محمد بن ابی یحییٰ، یزید اعور سے روایت ہے کہ حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا۔ یہ اس کا سالن ہے۔

٣٨٣١ـ حدثنا الوليد بن عتبة قال نا مروان بن محمد قال نا سليمان بن بلال قال هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس گھر میں کھجوریں نہیں

قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم بيت لا تمر فيه جياع أهله۔

نہ ہوں اُس گھر کے رہنے والے بھوکے ہیں۔

باب في تفتيش التمر عند الأكل۔

کھاتے وقت کھجوروں کو صاف کرنا

۲۳۲۔ حدثنا محمد بن عمرو بن جبلة قال نا سلم بن قتيبة أبو قتيبة عن همام عن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بتمر عتيق فجعل يفتشه يخرج السوس منه۔

ہمام نے اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پرانی کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ ان میں سے کیڑے نکال کر پھینکنے لگے۔

۲۳۳۔ حدثنا محمد بن كثير قال أخبرنا همام عن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يؤتى بالتمر فيه دود فذكر معناه۔

ہمام نے اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گھن لگی ہوئی کھجوریں آتیں۔ باقی حدیث کو معناً بیان کیا۔

باب الإقران في التمر عند الأكل۔

دو تین کھجوروں کو جمع کر کے کھانا

۲۳۴۔ حدثنا واصل بن عبد الأعلى قال حدثنا ابن فضيل عن أبي إسحق عن جبلة بن سحيم عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الإقران إلا أن تستأذن أصحابك۔

ابو اسحاق نے جبلہ بن سحیم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تین کھجوریں ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا مگر یہ کہ تم اپنے ساتھی سے اجازت حاصل کر لو۔

باب في الجمع بين اللونين عند الأكل۔

دو قسم کے کھانے ملا کر کھانا

۲۳۵۔ حدثنا حفص بن عمر النمري قال نا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن عبد الله بن جعفر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يأكل القثاء بالرطب۔

ابراہیم بن سعد کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تازہ کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھا لیا کرتے تھے۔

۲۳۶۔ حدثنا سعيد بن نصير نا أبو أسامة حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل البطيخ بالرطب فيقول

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پکی ہوئی تازہ کھجوروں کے ساتھ تربوز کھایا کرتے اور فرماتے کہ اس کی گرمی کو اس کی ٹھنڈک سے

نَكْسِرُ حَرَّ هَذَا بِبَرْدِ هَذَا وَبَرْدَ هَذَا بِحَرِّ هَذَا۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَزْيَدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ۔

توڑ دو اُس کی ٹھنڈک کو اِس کی گرمی سے۔

محمد بن وزیر، ولید بن مزید، ابن جابر، سلیم بن عامر نے سلیمان سے کبیر کے دو صاحبزادوں سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے تو ہم نے آپ کے حضور مکھن اور کھجوریں پیش کیں کیونکہ آپ کو مکھن اور کھجوریں پسند تھیں۔

بَابٌ فِي اسْتِعْمَالِ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

اہلِ کتاب کے برتنوں کو استعمال کرنے کا بیان

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَإِسْمَعِيلُ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ وَأَسْقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا فَلَا يَعِيبُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ۔

بُرد بن سنان نے عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے تھے تو ہمیں مشرکوں کے برتن اور پانی پینے کے پیالے ملتے پس ہم انہیں اپنے کام میں لاتے اور آپ اس فعل کو بُرا محسوس نہ فرماتے۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا نُجَاوِرُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَهُمْ يَطْبُخُونَ فِي قُدُورِهِمُ الْخِنْزِيرَ وَيَشْرَبُونَ فِي آنِيَتِهِمُ الْخَمْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا۔

عبد اللہ بن علاء ابن زبر نے ابو عبید اللہ مسلم بن مشکم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوال کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ ہم اہلِ کتاب کے پڑوس میں رہتے ہیں جو اپنی ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہیں ان کے سوا مل سکیں تو ان میں کھاؤ پیو اور اگر تمہیں اُن کے سوا اور برتن نہ مل سکیں تو انہیں پانی سے دھو کر اُن میں کھا پی لیا کرو۔

بَابٌ فِي دَوَابِّ الْبَحْرِ۔

سمندری جانوروں کا بیان

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں قریش کے ایک قافلے کے تعاقب میں روانہ کیا اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو ہم پر امیر مقرر فرمایا۔

أبا عبيدة بن الجراح نتلقى عيرا لقريش وزودنا جرابا من تمر لم نجد له غيره فكان أبو عبيدة بن الجراح يعطينا تمرة تمرة كنا نمصها كما يمص الصبي ثم نشرب عليها من الماء فتكفينا يومنا إلى الليل وكنا نضرب بعصينا الخبط ثم نبله بالماء فنأكله قال وانطلقنا على ساحل البحر فرفع لنا كهيئة الكثيب الضخم فأتيناه فإذا هو دابة تدعى العنبرة فقال أبو عبيدة ميتة ولا تحل لنا ثم قال لا بل نحن رسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي سبيل الله وقد اضطررتم إليه فكلوا فأقمنا عليه شهرا ونحن ثلاث مائة حتى سمنا فلما قدمنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرنا ذلك له فقال هو رزق أخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه شيء فتطعمونا منه فأرسلنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم.

کھجوروں کا ایک تھیلا ہم نے زادِ راہ لیا جبکہ اس کے سوا ہمیں اور کچھ میسر نہ آیا۔ پس حضرت ابو عبیدہ ہمیں ایک ایک کھجور دیا کرتے جس کو ہم ایسے چوستے جیسے بچہ چوستا ہے اور اس کے اوپر پانی پی لیا کرتے اور رات تک دن بھر کا یہی راشن ہوتا۔ ہم بیریوں کے پتے جھاڑتے اور انہیں پانی سے تر کر کے کھایا کرتے۔ ہم ساحل پر پہنچے تو ریت کے بڑے سے ٹیلے جیسی کوئی چیز ظاہر ہوئی پاس پہنچ کر دیکھا تو ایک جانور تھا جس کو عنبر کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا کہ یہ مردار ہے یہ ہمارے لیے حلال نہیں۔ پھر فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجا ہے اور ہم راہِ خدا میں نکلے ہیں۔ نیز آپ اس کے لیے مجبور ہو چکے ہیں، لہٰذا کھالو۔ سب وہاں ایک مہینہ رہے۔ ہم تین سو تھے یہاں تک کہ ہم موٹے تازے ہو گئے۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نکالی۔ کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے تاکہ اس میں سے ہمیں بھی کھلاؤ۔ پس ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کیا۔

ف۔ قربان جائیں صحابہ کرام کی ہمت پر کہ وہ راہِ خدا میں نکلتے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مہمان بنا کر مہمانی فرماتا تھا۔ یہ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی نسبت کا اثر تھا۔ صحیح عقائد کے پیروکار اسی طرح نوازے جاتے ہیں۔ سرفروشوں کا راہِ خدا میں نکلنا خدا کا مہمان بنتا ہے۔ راہِ خدا میں نکلنا وہی ہے جو بندے اللہ کی خاطر اعلائے کلمۃ الحق کے لیے ہو۔ یہ نہ ہو جیسے آج بستر بند رضا کاروں کی ٹولیاں پھرتی ہیں جو تالیفِ قلوب کے سارے ساز و سامان سے لیس کر کے بھیجے جاتے ہیں۔ جھولیاں بیلچے لیے پھرنے والے شکاریوں نے انہیں اس لیے بھیجا ہوتا ہے کہ گلی گلی گھوم کر بہلا کے بے خبر سنیوں کو اپنے ساتھ ملائیں۔ چند روز اپنے ساتھ گشت کرائیں، اپنا رنگ چڑھا کر اہلِ حق کی جماعت سے بیگانہ کریں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے زمرے سے نکال کر محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ریوڑ میں پہنچائیں۔ نام راہِ خدا میں نکلنا اور دین کی خدمت بلکہ اپنے فرقے کی تعداد بڑھانا اور اہلِ حق کا زور گھٹانا اور پُراسرار طریقے سے منافقینِ مدینہ کی شیطنت کو پروان چڑھانا ہے۔ مسجد نبوی کو غیر آباد کرنا اور مسجد ضرار بسانا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مدعیانِ اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

باب في الفأرة تقع في السمن

گھی میں چوہا گرنے کا بیان

۲۲۱۔ حدثنا مسدد قال نا سفيان

مسدد، سفیان، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت

قال نا الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن ميمونة أن فأرة وقعت في سمن فأخبر النبي صلى الله عليه وسلم فقال ألقوا ما حولها وكلوا۔

ابن عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ گھی میں ایک چوہا گر گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر کی گئی، فرمایا اس کے ارد گرد سے نکال کر باقی کھالو۔

۳۴۲۔ حدثنا أحمد بن صالح والحسن بن علي واللفظ للحسن قالا نا عبد الرزاق أنا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وقعت الفأرة في السمن فإن كان جامدا فألقوها وما حولها وإن كان مائعا فلا تقربوه قال الحسن قال عبد الرزاق وربما حدث به معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن ميمونة عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب گھی میں چوہا گر جائے اور وہ جما ہوا ہو تو اس کے ارد گرد سے نکال کر پھینک دو اور اگر وہ پگھلا ہوا ہو تو اس کے نزدیک نہ جاؤ۔ حسن کا بیان ہے کہ عبدالرزاق نے فرمایا۔ کبھی معمر اس حدیث کو اس سند کے ساتھ بیان کرتے کہ زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی حضرت میمونہ سے بھی مرفوعاً روایت کرتے)۔

۳۴۳۔ حدثنا أحمد بن صالح نا عبد الرزاق قال أنا عبد الرحمن بن بوذويه عن معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن ميمونة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث الزهري عن ابن المسيب۔

احمد بن صالح، عبدالرزاق، عبدالرحمان بن بوذویہ، معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے مطابق روایت کی جو زہری نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے۔

باب في الذباب يقع في الطعام۔

کھانے میں مکھی گرنے کا بیان

۳۴۴۔ حدثنا أحمد بن حنبل قال نا بشر يعني ابن المفضل عن ابن عجلان عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وقع الذباب في إناء أحدكم فامقلوه فإن في أحد جناحيه داء وفي الآخر شفاء وإنه يتقي بجناحه الذي فيه الداء فليغمسه كله۔

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے دو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔ وہ اپنے اسی پر کو کھانے میں ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے تو تم اس پوری کو غوطہ دو۔

بَابٌ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

۳۷۲۵ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ۔

نوالہ گرنے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرما لیتے تو تینوں انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لینا چاہئے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ پلیٹ کو صاف کر دیا کریں کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے لیے کھانے کے کون سے حصے میں برکت رکھی گئی۔

بَابٌ فِي الْخَادِمِ يَأْكُلُ مَعَ الْمَوْلَى

۳۷۲۶ـ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامًا ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ۔

خادم کا آقا کے ساتھ کھانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کا ملازم اس کے لیے کھانا تیار کرے اور پھر اسے لے کر آئے جس کی خاطر گرمی اور دھواں برداشت کر چکا ہے تو اسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے۔ اگر کھانا تھوڑا ہو تو اس میں سے کم از کم ایک حصہ تو اس کے ہاتھ پر رکھ دے۔

ف: اس حدیث سے امراء کو سبق ملتا ہے کہ اپنے نوکروں اور ملازموں سے حسنِ سلوک کریں اور کھانے پینے میں ان کی دلجوئی کرتے رہا کریں۔ کھانا پکانے والے ملازم کو ساتھ کھلانا بہت ہی بہتر ہے ورنہ اُسے کھانے میں سے دے دینا بڑا مفید ثابت ہوتا ہے۔ جب ملازم کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے تو بڑی حد تک کھانے پینے کی چیزوں میں بددیانتی کا امکان نہیں رہتا۔ خوشی کے موقع پر اپنے ذاتی ملازموں کا خصوصیت سے خیال رکھنا چاہئے کیونکہ ان کا حق دوسروں سے مقدم ہے۔ حسنِ سلوک اور دوسروں سے برتاؤ ہی تو وہ انسانی کمال ہے جسے ہرگز بھلایا نہیں جا سکتا۔

بَابٌ فِي الْمِنْدِيلِ

۳۷۲۷ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحَنَّ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا۔

رومال کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک اُسے چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے۔

۳۷۲۸ـ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

نفیل، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عبدالرحمن بن سعد

هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا۔

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا تناول فرمایا کرتے اور دست مبارک کو نہ پونچھتے یہاں تک کہ اسے چاٹ لیتے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا طَعِمَ۔

کھانا کھا کر کیا کہے؟

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

خالد بن معدان سے روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب دستر خوان اٹھا لیا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے۔ تعریف اللہ کے لیے ہے، کثرت پاکیزہ و بابرکت۔ اے ہمارے رب! ایسی نہیں جو کفایت نہ کرے اور نہ ایسی جسے چھوڑ دیا جائے اور نہ ایسی جس کے کرنے کی ہمیں حاجت نہ ہو۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ۔

محمد بن العلاء، وکیع، سفیان، ابو ہاشم واسطی، اسمٰعیل بن رباح ان کے والد ماجد یا کوئی دوسرا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو کہتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا۔

احمد بن صالح، ابن وہب، سعید بن ابو ایوب، ابو عقیل قرشی، ابو عبد الرحمٰن حبلی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے یا کوئی چیز پی لیتے تو کہتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور اسے ٹھہرایا اور اس کے خارج ہونے کا انتظام فرمایا۔

ف۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ کھانا کھانے کے بعد ان لفظوں میں دعا کیا کرے۔ کھانا خدا کی عنایت فرمائی ہوئی نعمت ہے اور نعمت سے فائدہ اٹھانے پر شکر گزار بندوں کے لیے اپنے منعم حقیقی کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ جس کے متعلق پروردگار عالم نے فرمایا ہے:۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي — اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔ اور اگر

لَشَدِيدٌ ۞ (۱۴:۷)

ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔

بَابٌ فِي غَسْلِ الْيَدِ مِنَ الطَّعَامِ

کھانا کھا کر ہاتھ دھونا

۳۸۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ وَلَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ۔

سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو سو جائے حالانکہ اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی ہو جسے دھویا نہ ہو پس اسے کوئی تکلیف پہنچے تو اپنے آپ کو ملامت کرے۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ لِرَبِّ الطَّعَامِ

میزبان کے لیے دعا کرنا

۳۸۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَنَعَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ أَثِيبُوا أَخَاكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِثَابَتُهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دُخِلَ بَيْتُهُ فَأُكِلَ طَعَامُهُ وَشُرِبَ شَرَابُهُ فَدَعَوْا لَهُ فَذَلِكَ إِثَابَتُهُ۔

یزید ابو خالد دالانی نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ابوالہیثم بن تیہان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو بلایا۔ جب فارغ ہو گئے تو فرمایا اپنے بھائی کو بدلہ دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اس کا بدلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی کے گھر جائے تو جو اس کے گھر کا کھانا کھائے نیز اس کا پانی پئے تو اس (صاحب خانہ) کے لیے دعا کرے۔ یہی اس کا بدلہ ہے۔

۳۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پس وہ روٹیاں اور روغن زیتون لے آئے۔ آپ نے کھانا کھایا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس روزہ دار روزے سے افطار کیا کریں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھایا کریں اور فرشتے تم پر رحمت خداوندی لے کر آیا کریں۔

ف۔ جہاں میزبان پر حق عائد ہوتا ہے کہ اپنے مہمان کی مہمان داری اور عزت افزائی کرے وہاں مہمان پر بھی حق عائد ہوتا ہے کہ اپنے میزبان کے لیے دعائے خیر کرے اور اس کے احسان کو یاد رکھے۔ مذکورہ لفظوں میں دعا کرنا بہت ہی بہتر ہے کیونکہ مبارک زبان سے نکلے ہوئے جامع الفاظ ہیں جو دارین کی سعادت مندی کو اندر لیے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ قرآن کریم اور حدیث میں جو دعائیں مذکور ہوئی ہیں انہیں یا تمام دعاؤں پر ترجیح دیں کیونکہ ان کے عارفین کی احادیث سے ثابت زیادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب۱۸۲ـ مَا لَمْ يُذْكَرْ تَحْرِيْمُهٗ

۳۷۵۵ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ شَرِيْكٍ الْمَكِّيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُوْنَ أَشْيَاءَ وَيَتْرُكُوْنَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ كِتَابَهٗ وَأَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَّا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ الْآيَةَ.

۳۷۵۶ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ عَمِّهٖ أَنَّهٗ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهٖ فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُوْنٌ مُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ أَهْلُهٗ إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُدَاوِيْهِ فَرَقَيْتُهٗ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ هَلْ إِلَّا هٰذَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هٰذَا قُلْتُ لَا قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ.

۳۷۵۷ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهٖ أَنَّهٗ قَالَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ

جس کا حرام ہونا مذکور نہیں

عمرو بن دینار نے ابو الشعثاء سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اہلِ جاہلیت میں لوگ بعض چیزوں کو کھاتے اور بعض سے نفرت کرتے ہوئے انہیں چھوڑ دیتے پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور کتاب نازل کی تو حلال چیزوں کو حلال قرار دیا اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا۔ پس حلال وہی ہے جس کو اس (قرآن مجید) نے حلال قرار دیا اور حرام وہی ہے جس کو اس نے حرام کہا اور جس سے سکوت کیا وہ معاف ہے اور یہ آیت تلاوت کی "تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کھانا حرام۔۔۔ (۶: ۱۴۵)

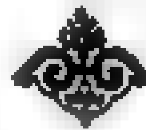
خارجہ بن صلت تمیمی نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ جب آپ کے پاس سے واپس لوٹے تو ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے پاس ایک پاگل آدمی تھا جسے زنجیروں سے جکڑ رکھا تھا۔ اس کے گھر والوں نے کہا۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ کے صاحب (نبی کریم) بھلائی لے کر آئے ہیں۔ پس کیا تمہارے پاس اس کا کوئی علاج ہے؟ میں نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا تو وہ تندرست ہو گیا چنانچہ انہوں نے مجھے سو بکریاں دیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ بات بتائی فرمایا کیا یہی کیا تھا؟ مسدد نے دوسرے مقام پر کہا، کیا تم نے اس کے علاوہ کچھ کہا تھا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا انہیں لے لو میری عمر کی قسم ایک وہ ہے جو باطل دم کر کے کھاتا ہے اور تم نے سچی چیز سے دم کر کے کھایا ہے۔

عبد اللہ بن ابی السفر نے شعبی سے روایت کی ہے کہ خارجہ بن صلت سے ان کے چچا جان نے فرمایا۔ پس انہوں نے سورۂ فاتحہ کے ساتھ تین دن تک صبح و شام دم کیا۔ جب وہ اسے پڑھ لیتے تو اپنا تھوک جمع کر کے

الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَاةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ. آخِرُ كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ.

اس پر تھتکار دیتے۔ پس وہ یوں ہو گیا جیسے رسیاں کھل گئیں۔ پس ان لوگوں نے انہیں بکریاں دیں۔ پھر حدیث مسدد کی طرح باقی حدیث کا بیان کیا۔ کتاب الاطعمہ ختم ہوئی۔

ف: قرآن مجید جہاں تمام روحانی بیماریوں کا علاج ہے وہاں اس کا دامن جسمانی شفاء سے بھی خالی نہیں ہے خصوصاً سورۂ فاتحہ کہ اس کا ایک نام سورۃ شفاء بھی ہے۔ مختلف احادیث میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے اور مریض کے شفایاب ہونے کے واقعات مذکور ہوئے ہیں۔ اسے پڑھ کر دم کرنے والے صحابی کو اجر و تصدیق بارگاہ رسالت سے مل گئی کیونکہ اور خود بکریاں دم کرنے والے کو پیش کی گئیں انہیں جائز قرار دیا گیا۔ لہٰذا آیات قرآنیہ کے ذریعے شفا حاصل کرنے یعنی جھاڑ پھونک اور دم درود کی صحت میں کیا کلام رہا۔ ہاں ایسے الفاظ کے ساتھ دم کرنا درست نہیں جنہیں شریعت مطہرہ کا مزاج برداشت نہیں کر سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم



اَوَّلُ كِتَابِ الطِّبِّ

طب کا بیان

بَابُ الرَّجُلِ يَتَدَاوٰى.

آدمی کا علاج کروانا

۲۵۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ كَأَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَتَدَاوٰى فَقَالَ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ.

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کے اصحاب اس طرح تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ پس میں سلام کر کے بیٹھ گیا۔ چنانچہ ادھر ادھر سے اعرابی آکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم علاج کروایا کریں؟ فرمایا علاج کروایا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری پیدا نہیں کی جس کی دوا پیدا نہ فرمائی ہو سوائے ایک بیماری کے جو بڑھاپا ہے۔

بَابٌ فِي الْحِمْيَةِ.

پرہیز کا بیان

۲۵۹ - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ وَأَبُوْ عَامِرٍ وَهٰذَا لَفْظُ أَبِيْ عَامِرٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَعَلِيٌّ نَاقِهٌ وَلَنَا دَوَالِيْ مُعَلَّقَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَامَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ مَهْ إِنَّكَ نَاقِهٌ حَتّٰى كَفَّ عَلِيٌّ قَالَتْ وَصَنَعْتُ شَعِيْرًا وَسِلْقًا فَجِئْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَصِبْ مِنْ هٰذَا فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ.

ہارون بن عبداللہ، ابو داؤد، فلیح بن سلیمان، ایوب بن عبدالرحمٰن بن صعصعہ انصاری، یعقوب سے روایت ہے کہ حضرت ام منذر بنت قیس انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت علی بھی تھے۔ حضرت علی بیماری سے اٹھے تھے جبکہ ہمارے یہاں کھجوروں کے گچھے لٹک رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے اور ان میں سے کھانے لگے اور حضرت علی کھانے کے لیے اٹھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو منع کرتے ہوئے فرمایا۔ ٹھہرو، تم ابھی کمزور ہو۔ پس حضرت علی رک گئے۔ حضرت ام منذر کا کہنا ہے کہ میں نے جو اور چقندر پکائے تھے وہ سامنے رکھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی! اس میں سے کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لیے نفع بخش ہے۔

بَابٌ فِي الْحِجَامَةِ.

پچھنے لگوانا

۲۶۰ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا

عمرو بن ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ.

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن چیزوں کے ساتھ تم علاج معالجہ کرتے ہو اگر ان میں سے کسی میں بھلائی ہے تو وہ پچھنے لگوانا ہے۔

٣٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ نَا فَائِدٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى خَادِمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ احْتَجِمُوا وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخْتَضِبْهُمَا.

محمد بن وزیر دمشقی، یحییٰ ابن حسان، عبدالرحمان بن ابوموال، فائد مولیٰ عبیداللہ بن ابورافع، اُن کے مولیٰ عبیداللہ بن علی بن ابورافع سے روایت ہے کہ اُن کی دادی جان حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو بھی سر درد کی شکایت کرتا تو فرماتے کہ پچھنے لگواؤ اور جب پیروں میں درد کی شکایت کرتا تو فرماتے مہندی لگاؤ۔

بَابٌ ١٨٦ فِي مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ

پچھنے لگوانے کی جگہ

٣٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا نَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَثِيرٌ إِنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هٰذِهِ الدِّمَاءِ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ.

عبدالرحمان بن ابراہیم دمشقی اور کثیر بن عبید، ولید، ابن ثوبان کے والد ماجد نے حضرت ابوکبشہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر اقدس پر مانگ کے اندر پچھنے لگوایا کرتے اور دونوں کندھوں کے درمیان اور فرمایا کرتے کہ ان دونوں جگہوں کا خون بہا دیا جائے تو اور کسی طرح کسی بیماری کا علاج نہ کیا جائے تب بھی کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

٣٦٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا جَرِيرٌ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ ثَلَاثًا فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ قَالَ مَعْمَرٌ احْتَجَمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِي حَتَّى كُنْتُ أُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي وَكَانَ احْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گردن کے دونوں جانب اور دونوں کندھوں کے درمیان تین مقامات پر پچھنے لگوایا کرتے۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے پچھنے لگوائے تو میری عقل اتنی جاتی رہی کہ سورۂ فاتحہ بھی لوگوں کے بتانے سے پڑھتا اور انہوں نے سر میں پچھنے لگوائے تھے۔

بَابٌ ١٨٧ مَتَى تُسْتَحَبُّ الْحِجَامَةُ

کب پچھنے لگوانا بہتر ہے

٣٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ

سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

نا سعيد بن عبد الرحمن الجمحي عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احتجم لسبع عشرة وتسع عشرة وإحدى وعشرين كان شفاء من كل داء۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے سترہ تاریخ کو پچھنے لگوائے یا انیسویں کو یا اکیسویں تاریخ کو تو یہ اس کے لیے ہر بیماری سے شفا ہے۔

٢٦٥۔ حدثنا موسى بن إسمعيل أخبرني أبو بكرة بكار بن عبد العزيز أخبرتني عمتي كيسة بنت أبي بكرة أن أباها كان ينهى أهله عن الحجامة يوم الثلاثاء ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يوم الثلاثاء يوم الدم وفيه ساعة لا يرقأ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابوبکرہ، بکار بن عبد العزیز، اُن کی پھوپھی جان کیسہ بنت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد اپنے گھر والوں کو منگل کے روز پچھنے لگوانے سے منع فرمایا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے کہ منگل کا روز خون کا دن ہے جس میں ایک ایسی ساعت ہے جس کے اندر خون بند نہیں ہوتا۔

باب ١٨٠ في قطع العرق وموضع الحجم۔

فصد کھولنا اور پچھنے لگوانے کی جگہ

٣٦٦۔ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم إلى أبي طبيبا فقطع منه عرقا۔

ابو سفیان سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب کو بھیجا جس نے اُن کی رگ کاٹی۔

٣٦٧۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا هشام عن أبي الزبير عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم على وركه من وثء كان به۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مبارک کولھے پر پچھنے لگوائے۔

باب ١٨١ في الكي۔

داغ لگوانے کا بیان

٣٦٨۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد عن ثابت عن مطرف عن عمران بن حصين قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الكي فاكتوينا فما أفلحن ولا أنجحن۔

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں داغ لگوانے سے منع فرمایا ہے۔ ہم نے داغ لگوائے تو نہ ہمیں شفا ہوئی اور نہ کوئی کام بنا۔

٣٦٩۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم كوى سعد بن معاذ من رميته۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک زخم کے باعث حضرت سعد بن معاذ کو داغ دیا۔

باب ۱۹۰ في السعوط

٤٧٠- حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا أحمد بن إسحاق نا وهيب عن عبد الله بن طاؤس عن أبيه عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم استعط.

باب ۱۹۱ في النشرة

٤٧١- حدثنا أحمد بن حنبل نا عبد الرزاق نا عقيل بن معقل قال سمعت وهب بن منبه يحدث عن جابر بن عبد الله قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النشرة فقال هو من عمل الشيطان.

باب ۱۹۲ في الترياق

٤٧٢- حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة نا عبد الله بن يزيد نا سعيد بن أبي أيوب نا شرحبيل بن يزيد المعافري عن عبد الرحمن بن رافع التنوخي قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما أبالي ما أتيت إن أنا شربت ترياقا أو تعلقت تميمة أو قلت الشعر من قبل نفسي قال أبو داود هذا كان للنبي صلى الله عليه وسلم خاصة وقد رخص فيه قوم يعني الترياق.

باب ۱۹۳ في الأدوية المكروهة

٤٧٣- حدثنا محمد بن عبادة الواسطي نا يزيد بن هارون أنا إسماعيل بن عياش عن ثعلبة بن مسلم عن أبي عمران الأنصاري عن أم الدرداء عن أبي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله أنزل

ناک میں دوائی چڑھانا

عبداللہ بن طاؤس کے والد یا جد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناک میں دوائی چڑھائی۔

نشرہ کا بیان

وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نشرہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا، وہ تو شیطانی کام ہے۔

تریاق کا بیان

عبیداللہ بن عمرو بن میسرہ، عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، شرحبیل بن یزید معافری، عبدالرحمان بن رافع تنوخی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ مجھے اس بات کی کیا پرواہ ہے کہ اگر میں تریاق پی لوں یا کوئی تعویذ لٹکا لوں یا اپنے ذہن سے کوئی شعر کہوں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھی جبکہ لوگوں کو تریاق کی اجازت ہے۔

مکروہ ادویات

محمد بن عبادہ واسطی، یزید بن ہارون، اسمٰعیل بن عیاش، ثعلبہ بن مسلم، ابو عمران انصاری، حضرت ام درداء نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں کو اتارا ہے اور ہر بیماری کی دوا بنائی ہے۔ پس علاج

الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ۔

کر دیا کرو لیکن حرام دوا سے علاج نہ کیا کرو۔

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا۔

سعید بن مسیب نے حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک طبیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوائی میں ڈالنے کے متعلق دریافت کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ۔

ہارون بن عبداللہ، محمد بن بشر، یونس بن ابو اسحاق، مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپاک دوا سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَسَا سُمًّا فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے زہر پیا تو اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم کی آگ میں پیئے گا اور ہمیشہ اُسی کے اندر رہے گا۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ ذَكَرَ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ أَوْ سُوَيْدَ بْنَ طَارِقٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَنَهَاهُ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهَا دَوَاءٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰكِنَّهَا دَاءٌ۔

حضرت طارق بن سوید یا سوید بن طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے انہیں منع فرمایا۔ پھر دریافت کیا تو منع فرمایا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ، یہ تو دوائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں بلکہ یہ تو بیماری ہے۔

بَابٌ ۱۹۵ فِي تَمْرِ الْعَجْوَةِ۔

عجوہ کھجور کا بیان

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا فِي فُؤَادِي

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو اپنا دست مبارک میری چھاتیوں کے درمیان میں رکھا یہاں تک کہ میں نے اپنے دل میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی۔ فرمایا کہ تمہیں تو دل کی تکلیف ہے، تم

فَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْؤُودٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ۔

بنو ثقیف کے حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ جو طبیب ہے اسے چاہیے کہ مدینہ منورہ کی سات عجوہ کھجوریں لے کر انہیں گٹھلیوں سمیت کوٹ لے۔ پھر وہ تمہیں کھلایا کرے۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ۔

عامر بن وقاص نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو روزانہ صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھا لے گا اسے اس روز کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

بَابٌ ۱۹۵ فِي الْعِلَاقِ۔

حلق دبانے کا بیان

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي بِالْعُودِ الْقُسْطَ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جس کے گلے کو درد کے باعث میں نے دبایا یا ملا تھا۔ فرمایا کہ اس تکلیف کے باعث تم اپنے بچوں کے گلے کیوں دباتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی سے کام لو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک ذات الجنب (نمونیا) ہے۔ گلے کی بیماری میں ناک کے راستے چڑھائی جاتی ہے اور ذات الجنب میں کوٹ کر۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مراد قسط کی لکڑی ہے۔

ف۔ عود ہندی ایک درخت کی لکڑی کا فارسی نام ہے۔ عربی میں اسے عود غرقی، ہندی میں اگر کا لفظی، سنسکرت میں اگرو، ہندی میں اگر اور انگریزی میں ایگل ووڈ کہتے ہیں۔ یہ لکڑی چونکہ وزنی ہوتی ہے کہ پانی میں ڈوب جانے کے باعث عربی میں اس کا نام عود غرقی پڑ گیا۔ اس کا رنگ بھورا اور سیاہ ہوتا ہے۔ رنگ جتنا سیاہ ہو اتنا ہی اسے بہتر خیال کیا جاتا ہے۔ اس کا ذائقہ تلخ و تیز خوشبودار ہے۔ مزاج درجہ دوم میں گرم اور درجہ دوم میں خشک ہے۔ کمنٹ (بنگلہ دیش) کا عود بہترین شمار کیا جاتا ہے۔ مزاج رسالت کے مطابق اس میں قدرت نے سات بیماریوں کی شفا رکھی ہے۔ جن میں سے ایک ذات الجنب یعنی نمونیہ ہے۔ بچوں کے گلے کی بیماریوں کے لیے عود ہندی کا استعمال از روئے رسالت کی تعمیل اور احادیث کی حفاظت ہے۔ یہ مقوی اعضائے رئیسہ، مقوی معدہ، ملطف، مطیب دہن ہے۔ جگر، معدہ، حواس، اعضائے رئیسہ، قوائے دماغی اور احشاء کو تقویت دیتی ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتی، ضعف مثانہ کو دور کرتی، جنین کی حفاظت کرتی اور مثانہ کی پتھری کو کمزور کرتی ہے۔ اس کی دھونی بہت خوشبودار ہوتی ہے۔ اس لیے مقدس محفلوں، عبادت گاہوں اور گھروں میں اس کی بتیاں جلائی جاتی ہیں۔ اس کی دھونی سے کپڑوں میں

جوئیں نہیں پڑتیں۔

باب ۱۹۶ في الكحل۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

سرمے کا بیان

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ تمہارے تمام کپڑوں میں سب سے بہتر ہے اور اسی کا اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے سرموں میں سب سے بہتر اثمد ہے جو بینائی کو جِلا دیتا اور پلکوں کو اگاتا ہے۔

ف۔ جس طرح دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کے لیے مسواک کرنا ضروری ہے اسی طرح آنکھوں اور بینائی کی حفاظت کے لیے سرمہ کا استعمال بھی ناگزیر ہے۔ تمام سرموں میں بزبانِ رسالت کے مطابق اثمد سرمہ سب سے مفید ہے جسے اصفہانی سرمہ کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۹۷ ما جاء في العين۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ۔

نظر بد کا بیان

احمد بن حنبل، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر لگ جاتی ہے۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِيْنُ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نظر لگانے والے کو وضو کرنے کا حکم دیا جاتا اور اس پانی سے اسے غسل دیا جاتا جس کو نظر لگی ہے۔

باب ۱۹۸ في الغيل۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ تَوْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهِ۔

غیل کا بیان

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اپنی اولاد کو چھپ کر قتل نہ کیا کرو کیونکہ غیل والا بچہ جب گھوڑے پر چڑھتا ہے تو اسے گھوڑے سے گرا دیتا ہے۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُدَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ الْغِيلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ۔

قعنبی، مالک، محمد بن عبدالرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت جدامہ اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ کرنے سے منع کر دوں یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ امام مالک نے فرمایا کہ غیلہ اپنی بیوی سے صحبت کرنے کو کہتے ہیں جب کہ وہ بچے کو دودھ پلاتی ہو۔

ف۔ بچے کے ایام رضاعت میں اس کی والدہ کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے منع فرمایا گیا کہ اس سے دودھ میں فساد آنے اور بچے کے کمزور ہو جانے کا خطرہ ہے۔ بعد میں اس کی اجازت مرحمت فرما دی گئی۔ لہٰذا ممانعت تو منسوخ ہو گئی لیکن بچے کی صحت کے باعث اجتناب ہو سکے تو بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ

تعویذ لٹکانے کا بیان

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالَتْ قُلْتُ لِمَ تَقُولُ هٰذَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ يَرْقِينِي فَإِذَا رَقَانِي سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، یحییٰ بن جزار، زینب زوجہ عبداللہ کا بھتیجا، زینب زوجہ عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک جادو، گنڈا اور ٹوٹکا شرک ہے۔ حضرت زینب کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ یہ کس طرح فرماتے ہیں جب کہ خدا کی قسم میری آنکھ میں دکھن رہتی تھی تو میں فلاں یہودی کے پاس دم کروانے جاتی جب وہ دم کرتا تو مجھے آرام و سکون ہو جاتا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی کرتوت ہے کیونکہ جب جادو ٹونا کیا جاتا تو شیطان اپنے ہاتھ سے تمام کیا کرتا۔ تمہارے لیے وہی کہنا کافی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ اے لوگوں کے رب! بیماری کو دور فرما۔ شفا دینے والا تو ہے۔ شفا نہیں ہے مگر تیری۔ ایسی شفا جو بیماری کو باقی نہیں چھوڑتی۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

مسدد، عبداللہ بن داؤد، مالک بن مغول، حصین، شعبی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ۔

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دم کرنا نہیں ہے مگر نظر بد اور زہریلے زخم کا۔

بَابٌ فِي الرُّقَى۔

دم کرنے کا بیان

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَ أَحْمَدُ نَا ابْنُ وَهْبٍ وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا دَاؤُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ يُوسُفَ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ابْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَحْمَدُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ اكْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الصَّوَابُ۔

احمد بن صالح اور ابن سرح، احمد ابن وہب، داؤد بن عبدالرحمان، عمرو بن یحییٰ، یوسف بن محمد، محمد بن یوسف بن ثابت بن قیس بن شماس، اُن کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ثابت بن قیس کے پاس تشریف لائے۔ احمد بن صالح نے کہا۔ جب کہ وہ بیمار تھے فرمایا: اے لوگوں کے رب ثابت بن قیس بن شماس کی بیماری کو دُور فرما۔ پھر بطحان کی مٹی لے کر اسے ایک پیالے میں ڈالا۔ پھر دم کر کے اُس پر پانی ڈالا اور اُن کے اوپر چھڑکا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن السرح کے نزدیک یوسف بن محمد ہی درست ہے (جب کہ احمد بن صالح نے محمد بن یوسف سے کہا ہے)۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا۔

عبدالرحمان بن جبیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم دورِ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ لہٰذا عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ جو کچھ پڑھ کر دم کرتے تھے وہ میرے سامنے بیان کرو۔ کیونکہ اُس دم کا کوئی مضائقہ نہیں جس میں شرک نہ ہو۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِي أَلَا تُعَلِّمِينَ

ابراہیم بن مہدی مصیصی، علی بن مسہر، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، صالح بن کیسان، ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں حضرت حفصہ کے پاس تھی۔ چنانچہ مجھ سے فرمایا۔ کیا تم انہیں نملہ کا دم کیوں نہیں سکھا دیتیں جیسے تم نے

هٰذِهٖ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِي الرَّبَابُ قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ مَرَرْتُ بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيْهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُوْمًا فَنُمِيَ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِيْ وَالرُّقٰى صَالِحَةٌ فَقَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا فِيْ نَفْسٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ لَدْغَةٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ الْحُمَةُ مِنَ الْحَيَّاتِ وَمَا يَلْسَعُ۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا شَرِيْكٌ ح وَحَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا شَرِيْكٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيْحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْعَبَّاسُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ لَمْ يَذْكُرِ الْعَبَّاسُ الْعَيْنَ وَهٰذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ۔

انہیں لکھنا سکھایا ہے۔

عثمان بن حکیم کی دادی جان رباب نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک ندی کے پاس سے گزرا تو اس میں داخل ہو کر نہا لیا۔ جب نکلا تو مجھے بخار ہو گیا۔ اس بات کی خبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا ابو ثابت کو تعویذ لینے کا حکم دو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اے آقا! کیا دم سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے؟ فرمایا دم کرنا نہیں ہے مگر نظر یا سانپ کے ڈسے اور بچھو کے کاٹے کا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ الحمۃ سانپ بچھو زہریلے جانور کا کاٹنا۔

سلیمان بن داؤد، شریک۔ عباس عنبری، یزید بن ہارون، شریک، عباس بن ذریح، شعبی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں ہے دم کرنا مگر جب کہ نظر لگی ہو یا زہریلے جانور نے کاٹا ہو یا خون بہتا ہو۔ عباس عنبری نے نظر بد کا ذکر نہیں کیا اور یہ سلیمان بن داؤد کے الفاظ ہیں۔

ف۔ معلوم ہوا کہ کلام الٰہی اور ادعیہ مسنونہ سے جو بعد کے ائمہ نے شفاء کہی ہے اور یہ جسمانی بیماریوں کے لیے بھی شفا ہیں جیسا کہ نظر بد، زہریلے جانور کے کاٹنے اور خون بہنے کے لیے دم کرنے کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے۔ بعض لوگ آجکل نظر بد کو وہم بتاتے ہیں جو غیر اسلامی ذہنیت کی پیداوار ہے۔ اسی طرح آیات الٰہیہ اور ادعیہ مسنونہ کے ذریعے دم کرنے اور ان کے ذریعے شفاء حاصل کرنے کو دقیانوسی خیال بتانا جہالت اور اللہ و رسول کے کلام کی عظمت و افادیت کو گھٹانا ہے۔ یقین واثق و ایمان کامل ہو تو صرف بسم اللہ شریف کے خواص ضبط تحریر میں نہیں لائے جا سکتے۔ بزرگوں نے اس سلسلے میں کافی کتابیں لکھیں اور بعض جسمانی امراض کے دفعیہ کے لیے آیتیں اور دعائیں لکھی ہیں، نیز ان کے ذریعے بعض دینی و دنیاوی حاجات کا حصول بھی بتایا ہے جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء نے اس سلسلے میں القول الجمیل نامی رسالہ عربی میں تحریر فرمایا جس پر ان کے جانشین اور صاحبزادے حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء نے حواشی لکھے اور مولوی خرم علی بلہوری غیر مقلد المتوفی ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۶ء نے اس رسالے کا اردو میں ترجمہ کیا جو عام دستیاب ہے۔ اس تحصیل شفاء کو میرے ولی نعمت، مرشد برحق مفتی اعظم دہلی، حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء نے اس رسالے کے اعمال و اشغال کی اجازت مرحمت فرمائی ہوئی ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

باب نمبر ۳۱ كَيْفَ الرُّقَى۔

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ يَعْنِي لِثَابِتٍ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

دم کس طرح کرے؟

حضرت انس نے ثابت سے فرمایا۔ کیا میں تم پر وہ دم نہ کروں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ کہا کیوں نہیں۔ حضرت انس نے کہا۔ اے اللہ، لوگوں کے رب، تکلیف کو مٹانے والے، شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے۔ شفا دینے والا نہیں ہے مگر تو۔ ایسی شفا دے جو مرض کو ذرا نہ چھوڑے۔

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثْمَانُ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْهُ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ۔

نافع بن جبیر نے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت عثمان کا بیان ہے کہ مجھے درد تھا جس نے ہلاکت کے قریب پہنچا دیا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ درد کی جگہ کو اپنے داہنے ہاتھ سے سات دفعہ چھوؤ اور کہو میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت کے ساتھ اس کی برائی سے جو میں پاتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دور کر دی۔ پس میں اپنے گھر والوں اور دوسروں کو اسی کا حکم کرتا ہوں کہ وہ اسے پڑھ کر مریض پر دم کر دیا کریں۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنْ زِيَادَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً

یزید بن خالد بن موہب رملی، لیث، زیادہ بن محمد، محمد بن کعب قرظی، فضالہ بن عبید، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم میں سے جس کو تکلیف ہو یا اس کا کوئی مسلمان بھائی اس سے اپنی بیماری کی شکایت کرے تو کہے۔ ہمارا رب اللہ ہے جس کی حکومت آسمانوں میں بھی ہے۔ تیرا نام پاک ہے۔ تیرا حکم آسمانوں اور زمین میں ہے۔ تیری رحمت جیسی آسمانوں میں ہے ایسی ہی رحمت زمین میں فرما۔ ہماری غلطیوں اور خطاؤں کو معاف فرما۔ تو ہی پاک لوگوں کا رب ہے۔ اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفا میں سے شفا اس تکلیف پر نازل فرما تاکہ یہ تندرست

مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ۔

ہو جاتے۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پریشانی کے وقت کہنے کے لیے یہ کلمات سکھایا کرتے: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی اُس کے غضب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو یہ دعا اُن بچوں کو سکھایا کرتے جو سمجھدار ہوتے اور جو نادان ہوتے اُن کے گلوں میں لکھ کر لٹکایا کرتے۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَنَا مَكِّيٌّ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ فَقَالَ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأُتِيَ بِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِي ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا نشان دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے خیبر کے روز پہنچا تھا۔ پس لوگوں نے کہا کہ سلمہ کا کام تمام ہوا۔ پس مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ نے اس پر تین دفعہ پھونک ماری تو مجھے اب تک کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْإِنْسَانِ إِذَا اشْتَكَى يَقُولُ بِرِيقِهِ ثُمَّ قَالَ بِهِ فِي التُّرَابِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کوئی آدمی تکلیف کی شکایت کرتا تو آپ اپنا لعابِ دہن لے کر مٹی سے لگاتے اور پھر کہتے: ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے ایک کے تھوک کے ساتھ تاکہ ہمارے بیمار کو شفا ہو جائے ہمارے رب کے حکم سے۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا قَدْ

خارجہ بن صلت تمیمی نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے۔ پھر جب آپ کے پاس سے واپس لوٹے تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جن کے پاس ایک پاگل آدمی تھا جو زنجیروں سے باندھا ہوا تھا۔ اُس کے گھر والوں نے کہا ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ کے یہ صاحب حضور بھلائی لے کر آئے ہیں۔

بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ نُدَاوِيهِ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَلْ إِلَّا هَذَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔

کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جس سے اس کا علاج کر سکو؟ پس میں نے سورۃ فاتحہ سے اس پر کیا دم تو وہ تندرست ہو گیا۔ پس انہوں نے مجھے سو بکریاں دیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ کو یہ بات بتائی۔ فرمایا کیا صرف یہی پڑھی تھی؟ مسدد نے دوسرے مقام پر کہا: کیا تم نے اس کے سوا کچھ کہا تھا؟ عرض گزار ہوا نہیں۔ فرمایا لے لو۔ لوگ باطل دم کر کے کھاتے ہیں اور تم نے سچا دم کر کے کھایا ہے۔

ف۔ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دیوانے پر دم کیا تو اس کی دیوانگی جاتی رہی اور بالکل شفایاب ہو گیا۔ ان حالات سورۃ فاتحہ اور دیگر قرآنی آیات پڑھ کر دم کرنے میں کیا کلام رہ گیا؟ معلوم ہوا کہ قرآن کریم جہاں روحانی و اخلاقی بیماریوں کی دوا اور ہدایت کا مکمل نصاب و نسخہ کیمیا ہے وہاں اس کے ذریعے جسمانی بیماریوں سے بھی شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوا کہ دم کرنے پر اگر کوئی اپنی خوشی سے خدمت کرے تو اسے قبول کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لُدِغْتُ اللَّيْلَةَ فَلَمْ أَنَمْ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ مَاذَا قَالَ عَقْرَبٌ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! رات مجھے ڈنک مارا گیا جس کے باعث میں صبح تک سو نہ سکا۔ فرمایا کس چیز نے؟ عرض کی کہ بچھو نے۔ فرمایا اگر شام کے وقت تم نے کہا ہوتا: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی مخلوق کی برائی سے، تو ان شاء اللہ تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکتی۔

ف۔ رات کو سونے سے پہلے اگر اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق پڑھ لے تو رات بھر وہ ہر چیز کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح آیۃ الکرسی پڑھ کر سونے والا شیطان کی شرارتوں اور چور ڈاکو وغیرہ بد خواہوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ خدائے ذوالمنن اس کی حفاظت پر فرشتے مقرر فرما دیتا ہے۔ کاش! ہماری جانب سے کوشش ہو۔ احادیث مطہرہ میں مختلف مواقع پر ایسی دعائیں پڑھنا بھی مذکور ہوئی ہیں جن کے باعث وہ فائدے بھی مفت میں حاصل ہو جاتے ہیں جو کثیر دولت خرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتے۔ دوسری بات یہ بھی غور طلب ہے کہ مختلف مواقع پر دعائیں مانگنا اور بارگاہ خداوندی میں التجائیں کرنے کے باعث بندہ اپنے خالق و مالک کی طرف متوجہ رہتا ہے اور یہ وہ دولت ہے جو سعادت مندوں کو نصیب ہوتی ہے۔ علماء کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو بچپن میں ہی ایسی دعائیں سکھا کر ان کا عادی بنا دیں تاکہ زندگی بھر ان کا معمول بنا رہے۔

لب بر سر بالین من مفلس محقق قدح بخشا تا باقی!

کہ یک دم با خط ... بہ از ملک سلیمانی!

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ نَا بَقِيَّةُ نَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَارِقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَدِيغٍ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ قَالَ فَقَالَ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يُلْدَغْ أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ۔

طارق سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس کو بچھو نے کاٹ کھایا تھا فرمایا اگر شام کے وقت تم نے کہا ہوتا میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی مخلوق سے برائی سے تو ان شاء اللہ تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکتی۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَعَمْ وَاللهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ أُمَّ الْكِتَابِ وَيَتْفُلُ حَتَّى بَرِئَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَأْمِرَهُ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَحْسَنْتُمُ اقْتَسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی ایک جماعت سفر کر رہی تھی۔ پس عرب کے ایک قبیلے کے پاس اترے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے ہمارے سردار کو نفع پہنچے؟ جماعت میں سے ایک نے کہا، ہاں خدا کی قسم میں دم کروں گا لیکن ہم نے تم سے مہمان نوازی کے لیے کہا تو تم نے ہماری ضیافت سے انکار کر دیا لہٰذا میں اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک آپ ہمارے لیے کچھ مقرر نہ کر دیں۔ پس انہوں نے بکریوں کا ایک گلہ لا دیا۔ پس سورۂ فاتحہ پڑھ کر اور لعاب لگا کر دم کیا تو وہ تندرست ہو گیا جیسے رسیاں کھل گئی ہوں۔ پس انہوں نے وعدے کے مطابق حق خدمت پیش کر دیا۔ اصحاب کہنے لگے کہ تقسیم کر لو۔ دم کرنے والے نے کہا ایسا نہ کیجئے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر معلوم نہ کر لیں۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جاتا ہے؟ تم نے اچھا کیا اسے تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالنا۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

عبید اللہ بن معاذ، ان کے والد، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد اللہ بن ابی السفر، شعبی، خارجہ بن الصلت تمیمی کے چچا بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے چلے تو عرب کے ایک قبیلے کے پاس پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ اس بھلائی والے حضور کے پاس سے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا إِنَّا أُنْبِئْنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رُقْيَةٍ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهًا فِي الْقُيُودِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوا بِمَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتْفُلُ قَالَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَعْطَوْنِي جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ

آئے ہیں، کیا آپ کے پاس دوا یا دم ہے کیونکہ ہمارے پاس بیڑیوں میں جکڑا ہوا ایک پاگل ہے۔ پس میں نے تین روز تک صبح و شام الحمد سورۂ فاتحہ پڑھی۔ میں اپنے تھوک کو جمع کرتا اور تھتکار دیتا۔ چنانچہ وہ تندرست ہوگیا جیسے قید سے آزاد ہوگیا ہو۔ پس انہوں نے مجھے انعام دیا۔ میں نے کہا کہ اس وقت تک نہیں لوں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت نہ کرلوں۔ آپ نے فرمایا کھالو مجھے اپنی عمر کی قسم، ایک وہ ہیں جو باطل دم کرکے کھاتے ہیں اور تم نے سچا دم کر کے کھایا ہے۔

٥٠٤۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ قَالَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ۔

عبید اللہ بن معاذ بن ان کے والد ماجد، ابن بشار، ابن جعفر، شعبہ، عبد اللہ بن ابی السفر، شعبی، خارجہ بن صلت سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا۔ پس انہوں نے تین دن تک صبح و شام اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ جب وہ ختم کرتے تو اپنا تھوک جمع کر کے تھتکار دیتے۔ پس وہ ایسے ہوگیا جیسے رسیوں سے جکڑا ہوا کھل گیا ہو۔ پس انہوں نے کچھ دیا۔ چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ آگے حدیث مسدد کی طرح معناً بیان کی۔

٥٠٥۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔

عروہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی تکلیف ہوتی تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں بھی آپ پر پڑھتی اور ہاتھ آپ پر پھیر کر برکت کی امید رکھتی تھی۔

بَابٌ ٢٠٢ فِي السُّمْنَةِ۔

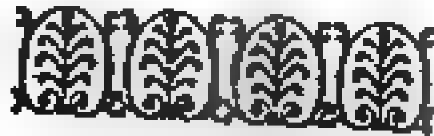
موٹا کرنے کا بیان

٥٠٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میری والدہ ماجدہ چاہتی تھیں کہ میں جلد از جلد موٹی ہو جاؤں تاکہ مجھے رسول اللہ

عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَتْ أُمِّي أَنْ تُسَمِّنَنِي لِدُخُولِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُقْبِلْ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ مِمَّا تُرِيدُ حَتَّى أَطْعَمَتْنِي الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنْتُ عَلَيْهِ كَأَحْسَنِ السِّمَنِ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا جائے۔ اُن کی تمنا کی صورت پوری نہیں ہو رہی تھی یہاں تک کہ مجھے تازہ کھجوروں کے ساتھ کھلایا ککڑی کھلائی تو میں خوب موٹی تازی ہو گئی۔



كِتَابُ الْكِهَانَةِ وَالتَّطَيُّرِ

کہانت اور بدشگونی

بَابٌ: النَّهْيُ عَنْ إِتْيَانِ الْكُهَّانِ.

۵۰۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کاہنوں کے پاس جانے کی ممانعت

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، مسدد، یحییٰ، حماد بن سلمہ، حکیم اثرم ابو تمیمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کاہن کے پاس پہنچے موسیٰ بن اسمٰعیل نے اپنی حدیث میں کہا۔ پس اُس کی باتوں کی تصدیق کی یا عورت سے صحبت کی۔ مسدد نے کہا۔ اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کی یا عورت سے صحبت کی۔ مسدد نے کہا۔ اپنی بیوی سے اُس کی دُبر میں صحبت کی تو وہ اُس چیز سے لاتعلق ہو گیا۔ جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔

بَابٌ فِي النُّجُومِ.

۵۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ.

علم نجوم کا بیان

ابوبکر بن ابوشیبہ اور مسدد، یحییٰ، عبیداللہ بن اخنس، ولید بن عبداللہ، یوسف بن ماہک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نجومیوں کے علم میں سے جتنا سیکھا اتنا ہی اُس نے جادو کا حصہ حاصل کیا۔ جتنا زیادہ کرے گا اتنا ہی وہ زیادہ حاصل کیا۔

۵۰۹- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ

عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حدیبیہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز فجر پڑھائی جبکہ اُس رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ اُس نے فرمایا ہے میرے بندوں نے صبح کی کہ کسی نے مجھ پر ایمان رکھا اور کسی نے میرے ساتھ کفر کیا۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ہے اُس نے مجھ پر ایمان رکھا اور ستاروں کا منکر

فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ۔

کیا اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے نے بارش برسائی تو اس نے میرا انکار کیا اور ستارے پر ایمان لایا۔

ف۔ اس کائنات میں جو کچھ وقوع پذیر ہوتا ہے وہ پروردگار عالم کے ارادے اور قدرت سے ہوتا ہے اس میں کسی ستارے وغیرہ کا قطعاً کوئی دخل نہیں۔ ساری کائنات کا وہ اکیلا ہی مالک و مختار ہے۔ ستارے تو کیا چاند اور سورج بھی اُسی کی مخلوق اور اس کے حکم کے پابند ہیں۔ اپنی مخلوق میں خالق و مالک نے مختلف قسم کی تاثیریں رکھی ہیں۔ لیکن ستاروں میں بارش برسانے کی تاثیر اُس نے بالکل نہیں رکھی۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے خالق و مالک کے ذاتی و مستقل اختیارات میں مخلوق میں سے کسی کو بھی ہرگز شریک نہ کریں کیونکہ اس میں ایمان کی تباہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اسلامی عقیدے اختیار کرنے کی توفیق دے۔ غلط عقائد و نظریات سے محفوظ و مامون بنائے آمین۔

بَابٌ فِي الْخَطِّ وَزَجْرِ الطَّيْرِ۔

خط اور جانوروں کے بولنے کا بیان

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى نَا عَوْفٌ نَا حَيَّانُ قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا قَطَنُ بْنُ قَبِيْصَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ الطَّرْقُ وَالزَّجْرُ وَالْعِيَافَةُ الْخَطُّ۔

قطن بن قبیصہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ فال لینا، جانور اڑانا، فال لینے کے لیے کچھ ڈالنا، رمل اور فال نکالنے کے لیے خط کھینچنا بے اصل باتیں ہیں۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ عَوْفٌ الْعِيَافَةُ زَجْرُ الطَّيْرِ وَالطَّرْقُ الْخَطُّ يُخَطُّ فِي الْأَرْضِ۔

ابن بشار نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ عوف نے فرمایا۔ پرندوں کو ڈرا کر اڑانا العیافہ ہے اور الطرق ہے زمین پر خط کھینچنا۔

بَابٌ فِي الطِّيَرَةِ وَالْخَطِّ۔

شگون لینے اور خط کھینچنے کا بیان

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ۔

محمد بن کثیر، سفیان، سلمہ بن کہیل، عیسیٰ بن عاصم، زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شگون شرک ہے، شگون شرک ہے، تین مرتبہ فرمایا۔ ہم میں سے ہر ایک کو ایسا خیال آ جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اسے ہٹا کر توکل پر قائم کر دیتا ہے۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ

مسدد، یحییٰ، حجاج صواف، یحییٰ بن ابو کثیر، ہلال بن ابو میمونہ، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ

مِنَ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ۔

یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ خط کھینچتے ہیں؟ فرمایا کہ انبیائے کرام میں سے ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے تو جس نے ان کے مطابق خط کھینچا تو درست ہے۔

٥١٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ قَالَ فَرَاجَعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ حَدَّثْتَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ قَالَ لَمْ أُحَدِّثْكُمُوهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ حَدَّثَ بِهِ وَمَا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ نَسِيَ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَهُ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سے دوسرے کو بیماری نہیں لگتی، صفر منحوس نہیں اور مردے کی کھوپڑی سے الو کا تعلق بے اصل بات ہے۔ ایک اعرابی عرض گزار ہوا اس ریت میں پھرنے والے اونٹوں کا کیا حال ہے جو ہرن کی طرح ہوتے ہیں لیکن ایک سے دوسرے کو خارش ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ پہلے کو خارش کس نے لگائی؟ معمر، زہری، ایک آدمی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں کے پاس پانی پر نہ لایا جائے۔ پس وہ شخص حضرت ابوہریرہ کی طرف لوٹا اور عرض گزار ہوا۔ کیا آپ نے ہم سے حدیث بیان نہیں کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ چھوت ہے، نہ صفر منحوس ہے۔ فرمایا کہ میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی۔ زہری کا بیان ہے کہ ابوسلمہ نے فرمایا انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی لیکن میں نے ہرگز نہیں سنا کہ حضرت ابوہریرہ اس کے سوا کوئی حدیث بھولے ہوں۔

٥١٥۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ۔

علاء کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوت، الو کی کھوپڑی سے اڑنے والا، آندھی یا بارش کی شکل میں ستارہ اور صفر کوئی چیز نہیں۔

٥١٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

محمد بن عبدالرحیم برقی، سعید بن حکم، یحییٰ بن ایوب، ابن عجلان، قعقاع بن حکیم اور عبیداللہ بن مقسم اور زید بن اسلم، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوت کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حارث بن مسکین کے سامنے یہ حدیث پڑھی گئی اور میں موجود تھا

لَا غُولَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِهِ لَا صَفَرَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُحِلُّونَ صَفَرَ يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَفَرَ.

اشہب کے حوالے سے بتایا کہ امام مالک سے لا صفر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا جاہلیت والے صفر کو ایک سال حلال کر لیتے اور دوسرے سال حرام ٹھہرا لیتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماہ صفر کا یہ تصور وہم کے سوا اور کچھ نہیں۔

٥١٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ وَالْفَأْلُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوت کوئی چیز نہیں اور نہ شگون کی کوئی اصل ہے۔ اچھی فال لینا مجھے پسند ہے اور اچھی فال سے مراد اچھا لفظ ہے۔

٥١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى نَا بَقِيَّةُ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَوْلُهُ هَامَ قَالَ كَانَتِ الْجَاهِلِيَّةُ تَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ إِلَّا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ هَامَةٌ قُلْتُ فَقَوْلُهُ صَفَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْتَشْئِمُونَ بِصَفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَفَرَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ سَمِعْنَا مَنْ يَقُولُ هُوَ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ فَكَانُوا يَقُولُونَ هُوَ يُعْدِي فَقَالَ لَا صَفَرَ.

بقیہ نے محمد بن راشد سے ہام کے متعلق پوچھا تو فرمایا جاہلیت والے کہا کرتے کہ جب کوئی مر جائے اور اسے دفن کر دیا جائے تو اس کی قبر سے ایک الو نکلتا ہے۔ میں نے صفر کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا۔ ہم نے سنا ہے کہ اہل جاہلیت صفر کو منحوس سمجھا کرتے تھے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفر کے متعلق یہ تصور کوئی چیز نہیں۔ محمد بن راشد نے یہ بھی کہا کہ ہم نے کسی کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ایک درد ہے جو پیٹ میں ہوتا ہے اور جاہلیت والے کہتے کہ وہ متعدی ہے تو حضور نے فرمایا کہ ایسا صفر کوئی چیز نہیں ہے۔

٥١٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ كَلِمَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ أَخَذْنَا فَأْلَكَ مِنْ فِيكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اچھا لفظ سن کر اسے پسند کیا اور فرمایا ہم نے تمہارا فال تمہارے منہ سے لی ہے۔

٥٢٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ يَقُولُ النَّاسُ الصَّفَرُ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ قُلْتُ فَمَا الْهَامَةُ قَالَ يَقُولُ النَّاسُ الْهَامَةُ الَّتِي تَصْرُخُ هَامَةُ النَّاسِ وَلَيْسَتْ بِهَامَةِ الْإِنْسَانِ إِنَّمَا هِيَ دَابَّةٌ.

ابن جریج سے روایت ہے کہ عطاء نے فرمایا، لوگ کہتے ہیں کہ صفر ایک درد ہے جو پیٹ میں ہوتا ہے۔ میں نے کہا۔ ہامہ کیا ہے؟ فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ ہامہ لوگوں کی کھوپڑی میں چیختا چلاتا ہے اور ہامہ انسان نہیں بلکہ ایک جانور ہوتا ہے۔

٥٢١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ

احمد بن حنبل اور ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، عروہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت

عن حبيب بن أبي ثابت عن عروة بن عامر قال أحمد القرشي قال ذكرت الطيرة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أحسنها الفأل ولا ترد مسلما فإذا رأى أحدكم ما يكره فليقل اللهم لا يأتي بالحسنات إلا أنت ولا يدفع السيئات إلا أنت ولا حول ولا قوة إلا بك.

احمد قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور شگون کا ذکر کیا تو فرمایا سب سے اچھی فال اچھی چیز ہے اور مسلمان کو کسی کام سے نہ روکے۔ جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کہے۔ اے اللہ! نہیں لاتا بھلائیوں کو مگر تو اور نہیں دور کرتا برائیوں کو مگر تو۔ نہ ہم میں طاقت ہے اور نہ قوت مگر تیری توفیق کے ساتھ۔

۵۲۲۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا هشام عن قتادة عن عبد الله بن بريدة عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يتطير من شيء وكان إذا بعث عاملا سأل عن اسمه فإذا أعجبه اسمه فرح به ورئي بشر ذلك في وجهه وإن كره اسمه رئي كراهية ذلك في وجهه وإذا دخل قرية سأل عن اسمها فإن أعجبه اسمها فرح بها ورئي بشر ذلك في وجهه وإن كره اسمها رئي كراهية ذلك في وجهه.

عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے شگون نہیں لیتے تھے۔ آپ جب کسی کو عامل بنا کر بھیجتے تو اس کا نام پوچھتے۔ اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو خوش ہوتے اور چہرۂ مبارک پر اس کے آثار دیکھے جا سکتے تھے۔ اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو کراہیت کے آثار چہرۂ انور پر نمایاں ہوتے۔ جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو خوش ہوتے اور اس کے آثار چہرۂ مبارک پر دیکھے جا سکتے اور اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو کراہیت کے آثار چہرۂ انور پر دکھائی دیتے۔

۵۲۳۔ حدثنا موسى بن إسماعيل قال نا أبان قال حدثني يحيى أن الحضرمي بن لاحق حدثه عن سعيد بن المسيب عن سعد بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول لا هامة ولا عدوى ولا طيرة وإن تكن الطيرة في شيء ففي الفرس والمرأة والدار.

سعید بن مسیب نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔ نہ کھوپڑی ہے۔ نہ اُڑنا ہے اور نہ ایک سے دوسرے کو بیماری لگتی ہے اور نہ بدشگونی ہے۔ اگر بدشگونی کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔

۵۲۴۔ حدثنا القعنبي نا مالك عن ابن شهاب عن حمزة وسالم ابني عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشؤم في الدار والمرأة والفرس قال أبو داود قرئ على الحارث بن مسكين وأنا شاهد أخبرك ابن القاسم قال

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نحوست گھر، عورت اور گھوڑے میں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث حارث بن مسکین کے سامنے پڑھی گئی اور میں موجود تھا۔ ابن القاسم نے خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ امام مالک سے گھوڑے اور گھر کی نحوست کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا۔ کئی گھر ایسے ہیں کہ ان میں لوگ

سُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الشُّؤْمِ فِي الْفَرَسِ وَالدَّارِ قَالَ كَمْ مِنْ دَارٍ سَكَنَهَا قَوْمٌ فَهَلَكُوا ثُمَّ سَكَنَهَا آخَرُونَ فَهَلَكُوا فَهَذَا تَفْسِيرُهُ فِيمَا نُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

رہے اور ہلاک ہو گئے۔ پھر اس میں دوسرے آ بسے تو وہ بھی ہلاک ہو گئے۔ پس اس کی یہ تفسیر ہم نے دیکھی اور آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضٌ عِنْدَنَا يُقَالُ لَهَا أَرْضُ أَبْيَنَ هِيَ أَرْضُ رِيفِنَا وَمِيرَتِنَا وَإِنَّهَا وَبِئَةٌ أَوْ قَالَ وَبَاؤُهَا شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ۔

یحییٰ بن عبداللہ بن بحیر نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! ہمارے پاس زمین ہے جس کو ابین کہا جاتا ہے۔ وہ ہماری زرعی اور غلہ اُگانے کی زمین ہے لیکن بہت وبائی جگہ ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ وبائی جگہ میں رہنا ہلاک ہونا ہے۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثِيرٌ فِيهَا عَدَدُنَا وَكَثِيرٌ فِيهَا أَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ أُخْرَى فَقَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَقَلَّتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُوهَا ذَمِيمَةً۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم ایک گھر میں رہتے تھے تو ہمارے پاس بہت سامان تھا۔ پھر ہم دوسرے گھر میں منتقل ہو گئے تو ہمارے افراد گھٹ گئے اور ہمارا مال بھی بہت کم ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس برے گھر کو چھوڑ دو۔

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ ثِقَةً بِاللَّهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ۔

آخِرُ كِتَابِ الطِّبِّ۔

حبیب شہید نے محمد بن منکدر سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑا اور اپنے دستِ مبارک کے ساتھ اسے تھالی میں رکھتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ پر وثوق اور بھروسہ رکھتے ہوئے۔ کتاب الطب ختم ہوئی۔

پارہ — ۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اوّل کتاب العتق

غلام آزاد کرنے کا بیان

باب ۲۰۰ - في المكاتب يؤدي بعض كتابته فيعجز أو يموت.

مکاتب اپنی کچھ کتابت ادا کر کے عاجز ہو جائے یا مر جائے

۵۲۸ - حدثنا هارون بن عبد الله قال ثنا ابو بدر قال حدثني ابو عتبة اسمعيل ابن عياش قال حدثني سليمان بن سليم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المكاتب عبد ما بقي عليه من كتابته درهم.

ہارون بن عبداللہ، ابو بدر، ابو عتبہ اسمٰعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، عمرو بن شعیب، ان کے والد محترم ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب اس وقت تک غلام رہتا ہے جب تک اس پر اپنی کتابت کا ایک درہم بھی باقی رہے۔

۵۲۹ - حدثنا محمد بن المثنى عبد الصمد ثنا همام ثنا عباس الجريري عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ايما عبد كاتب على مائة اوقية فاداها الا عشرة اواق فهو عبد وايما عبد كاتب على مائة دينار فاداها الا عشرة دنانير فهو عبد.

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے جد امجد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس غلام نے ایک سو اوقیہ چاندی پر کتابت کی اور ماسوائے دس اوقیہ چاندی کے ساری کتابت ادا کر دی تو وہ اب بھی غلام ہے اور جس نے ایک سو دینار پر کتابت کی اور دس دینار کے سوا باقی ساری رقم ادا کر دی تو وہ اب بھی غلام ہے جبکہ کتابت کی رقم سے ابھی ادائیگی باقی ہے۔

۵۳۰ - حدثنا مسدد بن مسرهد قال ثنا سفيان عن الزهري عن نبهان مكاتب ام سلمة قال سمعت ام سلمة تقول قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان لاحداكن مكاتب فكان عنده ما يؤدي فلتحتجب منه.

زہری نے حضرت ام سلمہ کے مکاتب سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، جب تم میں سے کسی کا غلام مکاتب ہو جائے اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کتابت ادا کر سکے تو وہ اس سے پردہ کرے۔

ف: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی اس حدیث کے مطابق ہے کہ عورت کو اپنے مکاتب سے پردہ کرنا چاہیے جبکہ اُس کے پاس اتنا مال ہو کہ بدل کتابت ادا کر سکے کیونکہ اس صورت میں مکاتب حکماً آزاد کے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ ۲۰۸ فِي بَيْعِ الْمُكَاتَبِ إِذَا فُسِخَتِ الْمُكَاتَبَةُ

مکاتب کو بیچنا جب کہ کتابت فسخ ہو جائے

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

عروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ بریرہ اپنی کتابت میں مدد حاصل کرنے کی غرض سے حضرت عائشہ کی خدمت میں آئی اور ابھی تک اس نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ چاہیں کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دوں اور تمہاری ولاء میرے لیے ہو تو ایسا کر دیتی ہوں۔ بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا۔ اگر وہ تم پر احسان کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں اور تمہاری ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان (حضرت عائشہ) سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جس نے ایسی شرط کی جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو اس کو کچھ بھی نہیں ہے خواہ سو شرطیں کرے۔ جو اللہ کی شرط ہے وہی حق دار اور زیادہ مضبوط ہے۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ لِتَسْتَعِينَ فِي مُكَاتَبَتِهَا فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَ الزُّهْرِيِّ زَادَ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ بریرہ اپنی کتابت میں مدد حاصل کرنے کے لیے آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کیا جائے گا۔ پس میری مدد فرمائیے۔ فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں کہ میں یکمشت ادا کر دوں اور تمہیں آزاد کر دوں بشرطیکہ تمہاری ولاء میرے لیے ہو تو میں ایسا کر دیتی ہوں۔ وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور باقی حدیث زہری کی طرح بیان کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد کے آخر میں یہ بھی فرمایا اور

فِي كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِهِ مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

لوگوں کا کیا حال ہے جب کہ ایک کہتا ہے کہ اے فلاں! آزاد کر اور ولاء میرے لیے ہوگی حالانکہ ولاء اس کا ہے جو آزاد کرے۔

۳۹۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ أَوِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ فَكَاتَبَتْ عَلَى نَفْسِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً مَلَّاحَةً تَأْخُذُهَا الْعَيْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَاءَتْ تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابَتِهَا فَلَمَّا قَامَتْ عَلَى الْبَابِ فَرَأَيْتُهَا كَرِهْتُ مَكَانَهَا وَعَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَمْرِي مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ وَإِنِّي وَقَعْتُ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَإِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى نَفْسِي فَجِئْتُكَ أَسْأَلُكَ فِي كِتَابَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ لَكِ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أُؤَدِّي عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ قَدْ فَعَلْتُ قَالَتْ فَتَسَامَعَ تَعْنِي النَّاسَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ فَأَرْسَلُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ السَّبْيِ فَأَعْتَقُوهُمْ وَقَالُوا أَصْهَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَا امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا أُعْتِقَ فِي سَبَبِهَا مِائَةُ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جویریہ بنت حارث بن مصطلق تقسیم میں ثابت بن قیس بن شماس یا ان کے چچازاد بھائی کے حصے میں آگئیں۔ انہوں نے اپنے لئے مکاتبت کر لی اور یہ بڑی خوبصورت تھیں کہ انہیں ہر ایک کی نظر لگ جاتی تھی ـــــــــ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ یہ اپنی کتابت کے متعلق سوال کرنے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئیں۔ جب دروازے پر کھڑی ہوئیں تو میں نے انہیں دیکھ لیا اور ان کی جگہ کو برا جانا میں نے سمجھ لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسی طرح دیکھیں گے جیسے میں نے دیکھا ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں جویریہ بنت حارث ہوں اور میرے حالات آپ پر مخفی نہیں ہیں۔ میں ثابت بن قیس بن شماس کے حصے میں آگئی ہوں اور میں نے اپنی مکاتبت کر لی ہے لہٰذا اپنے بدل کتابت کا سوال کرنے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کام کو کیوں نہ کر لیں جو تمہارے لیے اس سے بہتر ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں تمہاری کتابت کا جو بدل ہے ادا کر دیتا ہوں اور تم سے نکاح کر لیتا ہوں۔ عرض گزار ہوئیں کہ میں تیار ہوں۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ لوگوں نے جب سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ سے نکاح کر لیا ہے تو جتنے قیدی ان کے قبضے میں تھے انہیں آزاد کر دیا اور کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سسرال والے ہیں۔ ہم نے کوئی عورت نہیں دیکھی جو اپنی قوم کے لیے اتنی برکت والی ثابت ہوئی ہو کیونکہ ان کی وجہ سے بنی مصطلق کے سو گھرانے آزاد کر دیے گئے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ دلیل ہے کہ والی خود اپنا نکاح کر سکتا ہے۔

بني المصطلق. قال أبو داود: هذا حجة في أن الولي هو يزوج نفسه.

ف: ام المؤمنین سیدہ جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہا ٥ھ میں غزوۂ مریسیع کے دوران مسلمانوں کے ہاتھ قید ہو کر آئیں۔ یہ اپنے قبیلے بنی مصطلق کے سردار حارث بن ابو ضرار کی بیٹی تھیں۔ دست قدرت نے ان کے حسن و جمال کو بڑی فیاضی سے سنوارا تھا۔ تقسیم غنائم کے وقت حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں آ گئیں جب کہ فوراً انہوں نے مکاتبت کر لی اور بدل کتابت کی ادائیگی کے سلسلے میں استمداد و استعانت کی غرض سے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بارگاہ رسالت کی جانب آتے ہوئے دیکھ کر جان لیا کہ حسن و جمال کا یہ پیکر بارگاہ رسالت میں حاضر نہ ہو کر مبادا شرف قبولیت حاصل کر جائے۔ حضرت صدیقہ کی خواہش پوری ہو کر رہی کیونکہ دست قدرت کی تحریر کو کون مٹا سکتا ہے۔ بدل کتابت کی ادائیگی میں مدد مانگی تو رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جویریہ! ہم تمہارے بدل کتابت بھی ادا کریں گے اور تمہیں شرف زوجیت سے نوازنے کے لیے بھی تیار ہیں۔ عرض کی آقا! مجھے دارین میں اس سے زیادہ اور کیا چاہیے۔ انہوں نے غزوۂ مریسیع سے پہلے خواب دیکھا تھا کہ یثرب (مدینہ طیبہ) کی جانب سے ایک چاند چلتا ہوا میری آغوش میں اتر آیا ہے۔ حرم میں تعبیر لی جو اس باریابی کے وقت ظاہر ہوئی۔ ان سے سات حدیثیں مروی ہیں، جن میں سے دو صحیح بخاری اور دو صحیح مسلم میں ہیں۔ ٥٠ھ میں وفات پائی اور مروان حاکم مدینہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض نے سال وفات ٥٦ھ ہجری لکھا ہے۔ ان کی قوم بنی مصطلق کے ایک سو سے زیادہ افراد مسلمانوں نے قید کر لیے تھے جن کی تقسیم بھی واقع ہو چکی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کر لیا تو اہل اسلام نے بنی مصطلق کے ہر قیدی کو برضا و رغبت خود آزاد کر دیا اور صحابہ کرام نے اس قبیلے کی بارگاہ رسالت سے نسبت ہو جانے کے باعث ان کے افراد کو قید میں رکھنا مناسب نہ سمجھا۔ بہرحال حضرت جویریہ اپنے قبیلے کے لیے ایسی برکت و رحمت والی ثابت ہوئیں جس کی مثال اس سے پہلے سامنے آئی نہیں تھی۔ بعض حضرات کے نزدیک ان کا مہر چار درہم مقرر ہوا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب في العتق على شرط

٥٣٢. حدثنا مسدد بن مسرهد قال نا عبد الوارث عن سعيد بن جمهان عن سفينة قال كنت مملوكا لأم سلمة فقالت أعتقك وأشترط عليك أن تخدم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عشت فقلت وإن لم تشترطي علي ما فارقت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عشت فأعتقتني واشترطت علي.

شرط پر آزاد کرنے کا بیان

سفینہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ تم زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کرتے رہنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر آپ یہ شرط نہ کریں تب بھی میں زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوتا۔ پس انہوں نے حضرت ام سلمہ نے اسی شرط پر مجھے آزاد کر دیا۔

بَابٌ ۲۱۰ فِيْمَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ.

جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ نَا هَمَّامٌ ح نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَعْنَى قَالَ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيكٌ زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْقَهُ.

ابوالولید طیالسی، ہمام۔ محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ، ابوالملیح۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالولید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کسی غلام سے اپنے حصے کے مطابق آزاد کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ ابن کثیر نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پوری طرح آزاد کرنے کو جائز قرار دیا۔

بَابُ ۲۱۱ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا مِنْ مَمْلُوكٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ

جس نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شَقِيصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْقَهُ وَغَرَّمَهُ بَقِيَّةَ ثَمَنِهِ.

محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح آزاد کرنے کی اجازت دی اور باقی قیمت کا اس سے تاوان دلوایا۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ نَا رَوْحٌ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ.

محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، احمد بن علی بن سوید، روح، شعبہ نے قتادہ سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایسے غلام کو آزاد کیا جو اس کے اور کسی دوسرے کے درمیان مشترک ہے تو اس کے لیے پوری طرح آزاد کرنا ضروری ہے۔ یہ ابن سوید کے الفاظ ہیں۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ نَا رَوْحٌ قَالَ نَا هِشَامُ ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا

ابن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، اُن کے والد ماجد، احمد بن علی بن سوید، روح، ہشام بن ابو عبداللہ نے قتادہ سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی غلام کو اپنے حصے کے مطابق آزاد کیا تو وہ سارا ہی اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا جبکہ اس کے پاس مال ہو۔ ابن مثنیٰ

لَهُ فِي مَمْلُوكٍ عَتَقَ مِنْ مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ. وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَّى النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ.

نے نضر بن انس کا ذکر نہیں کیا اور یہ ابن سوید کے لفظوں میں حدیث بیان کی گئی ہے۔

باب ۲۱۲ مَنْ ذَكَرَ السِّعَايَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

جس نے اس بارے میں محنت کا ذکر کیا۔

۵۳۹ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا أَبَانُ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا فِي مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَهُ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

مسلم بن ابراہیم، ابان، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا تو سارے کا آزاد کرنا اسی کے لیے ضروری ہے جب کہ اس کے پاس مال ہو ورنہ مشقت میں پھنسائے بغیر غلام سے محنت کروائی جائے گی۔

۵۴۰ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح وَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ أَوْ شَقِيصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ لِصَاحِبِهِ فِي قِيمَتِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فَاسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

نصر بن علی، یزید بن زریع۔ علی بن عبداللہ، محمد بن بشر، سعید بن ابو عروبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی غلام میں اپنے حصے یا حصوں کے مطابق آزاد کرے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے مال سے غلام کو پوری طرح آزاد کیا جائے جبکہ اس کے پاس مال ہو۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگوائی جائے گی۔ پھر جتنی قیمت واجب الادا ہے اس کے مطابق مالک کے لیے غلام سے محنت کروائی جائے لیکن غلام کو مشقت میں نہ پھنسایا جائے۔ امام ابوداؤد نے اپنی دونوں حدیثوں میں کہا کہ مشقت میں ڈالے بغیر اس سے محنت لی جائے گی۔

ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ایک غلام مثلاً تین آدمیوں کا مشترک ہے۔ ایک نے اپنے حصے کے مطابق آزاد کر دیا تو باقی دونوں مالکوں کو اختیار ہے کہ اگر آزاد کرنے والا شریک مالدار ہے تو اس سے اپنا اپنے حصے کی قیمت طلب کریں ورنہ اپنے حصے کے مطابق غلام سے محنت کروائیں یا وہ دونوں بھی تیسرے کی طرح آزاد کر دیں۔ یہ حدیث حضرت امام اعظم کے مذہب پر صریح دلالت کر رہی ہے جب کہ دیگر احادیث کے پیش نظر امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک پہلے شریک نے غلام کا جتنا حصہ آزاد کیا ہے وہ اتنا آزاد ہو گیا اور باقی دونوں حصوں کے مطابق وہ ابھی غلام ہے جب کہ ان دونوں مالکوں کا اپنا حصہ آزاد کرنے والے مالک سے اپنے حصوں

——— کی قیمت کا مطالبہ کرنے کا حق نہیں ہے۔ بہرحال تاشُتُسْعِي غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ یعنی مشقت میں ڈالے بغیر محنت کروانے پر سب متفق ہیں کیونکہ یہ حکم صحابہ کرام کی خاصی جماعت سے مروی ہے۔ رہی حدیث ابن عمر کہ عُتِقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ والی بات کہ جتنا حصہ آزاد کیا اتنا آزاد ہو گیا ہے، یہ جملہ بطور رسالت ثابت نہیں ہو سکا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ لَمْ يَذْكُرِ السِّعَايَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَمَعْنَاهُ وَذَكَرَا فِيهِ السِّعَايَةَ۔

محمد بن بشار، یحییٰ بن ابو عدی نے سعید سے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کو معناً روایت کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے روح بن عبادہ نے سعید بن ابو عروبہ سے لیکن سعایہ کا ذکر نہیں کرتے اور روایت کیا ہے اسے جریر بن حازم اور موسیٰ بن خلف نے یزید بن زریع کی اسناد کے ساتھ معناً اور اس میں سعایہ کا ذکر کیا ہے۔

باب ۲۱۳ – فِي مَنْ رَوَى أَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ لَا يُسْتَسْعَى۔

جس کے نزدیک یہ ہے کہ مال نہ ہو تو محنت نہ کروائی جائے

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَأَعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ وَإِلَّا فَقَدْ أَعْتَقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے غلام میں سے اپنے حصے کے مطابق آزاد کیا تو انصاف سے غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور باقی حصے داروں کو ان کے حصوں کی قیمت دے کر غلام کو آزاد کر دیا جائے گا ورنہ اس میں سے صرف اتنا ہی حصہ آزاد ہو گا جتنا آزاد کیا ہے۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ نَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ رُبَّمَا قَالَ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معناً روایت کرتے ہوئے اتنی بات مزید ہے کہ نافع کبھی فرماتے کہ جتنا حصہ آزاد کیا ہے اتنا ہی آزاد ہو گا اور بعض اوقات ایسا نہ فرماتے۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ وَإِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس حدیث میں ایوب کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وَإِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ کے الفاظ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائے یا نافع نے اپنی طرف سے کچھ اس میں کہا ہے۔

٥٢٥۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ قَالَ اَنَا عِيْسٰى قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا مِنْ مَمْلُوْكٍ لَهُ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ اِنْ كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ نَصِيْبُهُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے مشترک غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کیا تو اُس پر لازم ہے کہ پورے کو آزاد کرائے جب کہ اُس کے پاس اتنا مال ہو جس سے باقی قیمت ادا کی جائے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اُس کے حصے کے مطابق ہی آزاد ہوگا۔

٥٢٦۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُوْسٰى۔

مخلد بن خالد، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معناً موسیٰ بن ابراہیم کی طرح۔

٥٢٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ انْتَهٰى حَدِيْثُهُ اِلٰى وَاُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ عَلٰى مَعْنَاهُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ معناً امام مالک کی طرح روایت کی لیکن اس میں وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ کا ذکر نہیں کیا اور اپنی حدیث کو وَاُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ پر ختم کر دیا۔ اُن کے معنے ہیں۔

٥٢٨۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ عَتَقَ مِنْهُ مَا بَقِيَ فِيْ مَالِهِ اِذَا كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنے حصے کے مطابق آزاد کیا تو غلام کا باقی حصہ اُس کے مال سے آزاد کیا جائے گا جب کہ اس کے پاس اتنا مال ہو جس سے غلام کی قیمت ادا کی جا سکے۔

٥٢٩۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ فَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيْمَةً لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ يُعْتَقُ۔

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ اُنہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی پہنچا کہ جو دو آدمیوں کا مشترک غلام ہو۔ ایک اُن میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے۔ اگر مالدار ہے تو غلام کی مناسب قیمت اُس پر ڈالی جائے گی۔ دام کم کرکے اور نہ زیادہ کرکے پھر اُسے آزاد کر دیا جائے گا۔

٥٥٠۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ

ابو بشر عنبری کا بیان ہے کہ ابن التلب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے مشترک غلام میں سے اپنے

عَنْ أَبِي بِشْرٍ الْعَنْبَرِيِّ عَنِ ابْنِ التَّلِبِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَمْ يُضَمِّنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْمَدُ إِنَّمَا هُوَ بِالتَّاءِ يَعْنِي التَّلِبَّ وَكَانَ شُعْبَةُ أَلْثَغَ لَمْ يُبَيِّنِ التَّاءَ مِنَ الثَّاءِ۔

حصے کا آزاد کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باقی قیمت کا اسے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا۔ امام احمد نے کہا کہ یہ نام ت کے ساتھ ہے یعنی ابن التلب اور شعبہ کی زبان توتلی تھی وہ ت اور ث میں تفریق نہیں کر سکتے تھے۔

بَابٌ ۲۱۲ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ۔

رشتہ دار محرم کا مالک ہونا

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

مسلم بن ابراہیم اور موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، قتادہ، حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے ذی رحم محرم کی ملکیت میں آ گیا تو وہ آزاد ہے۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

محمد بن سلیمان انباری، عبدالوہاب، سعید، قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جو اپنے ذی رحم محرم کی ملکیت میں آ گیا وہ آزاد ہے۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

محمد بن سلیمان، عبدالوہاب، سعید، قتادہ، حسن نے فرمایا کہ جو اپنے ذی رحم محرم کی ملکیت میں آ گیا وہ آزاد ہے۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أُسَامَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ مِثْلَهُ۔

ابوبکر بن ابی شیبہ، اسامہ، سعید، قتادہ، جابر بن زید اور حسن نے حدیث مذکورہ کے مطابق فرمایا ہے۔

بَابٌ ۲۱۵ فِي عِتْقِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ۔

اُمِّ ولد کی آزادی کا بیان

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ خَطَّابِ بْنِ صَالِحٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ مَعْقِلٍ امْرَأَةٍ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ قَالَتْ قَدِمَ بِي عَمِّي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِي مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو أَخِي أَبِي الْيُسْرِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت سلامہ بنت معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے جو خارجہ قیس عیلان کی ایک عورت تھیں کہ زمانہ جاہلیت میں میرا چچا مجھے لے آیا اور مجھے حباب بن عمرو کے ہاتھوں بیچ دیا جو ابوالیسر بن عمرو کے بھائی تھے۔ پھر وہ (حباب) فوت ہو گئے۔ پس میں نے حباب سے عبدالرحمان بن حباب نامی ایک لڑکا جنا۔ اُنکی بیوی نے کہا کہ خدا کی قسم، تمہیں قرضہ میں بیچا

لَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحُبَابِ ثُمَّ هَلَكَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ الْآنَ وَاللهِ تُبَاعِيْنَ فِي دَيْنِهِ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ مِّنْ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ قَدِمَ بِي عَمِّي الْمَدِيْنَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِي مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو أَخِي أَبِي الْيَسَرِ بْنِ عَمْرٍو فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْحُبَابِ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ الْآنَ وَاللهِ تُبَاعِيْنَ فِي دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّلِيُّ الْحُبَابِ قِيْلَ أَخُوْهُ أَبُو الْيَسَرِ ابْنُ عَمْرٍو فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَعْتِقُوْهَا فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَقِيْقٍ قَدِمَ عَلَيَّ فَأْتُوْنِي أُعَوِّضْكُمْ مِنْهَا قَالَتْ فَأَعْتَقُوْنِي وَقَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيْقٌ فَعَوَّضَهُمْ مِنِّي غُلَامًا.

جائے گا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں خارجہ قیس عیلان کی عورت ہوں۔ جاہلیت میں میرا چچا مجھے مدینہ منورہ لے کر آیا اور حباب بن عمرو کے ہاتھ مجھے فروخت کر دیا جو ابوالیسر بن عمرو کے بھائی تھے۔ میرے پیٹ سے اُن کا لڑکا عبدالرحمان بن حباب پیدا ہوا۔ اُنکی بیوی کہتی ہے کہ خدا کی قسم اب تمہیں قرض کے باعث فروخت کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حباب کا ولی کون ہے؟ عرض کی کہ اُن کا حقیقی بھائی ابوالیسر بن عمرو۔ آپ نے انہیں بلا کر فرمایا کہ اس عورت کو آزاد کر دو۔ جب تم سنو کہ میرے پاس لونڈی غلام آئے ہیں تو آنا تاکہ میں تمہیں بدلہ دوں۔ پس اُنہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس غلام آئے تو آپ نے میرے بدلے انہیں ایک غلام عطا فرمایا۔

---

۵۵۶ — حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بِعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا فَانْتَهَيْنَا.

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اولاد والی لونڈیوں کو بیچ دیا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر کے زمانے میں بھی۔ جب حضرت عمر کا دَور آیا تو ہمیں روک دیا گیا۔ پس ہم رک گئے۔

ف۔ زمانۂ رسالت میں اُمّ ولد کو فروخت کرنے کی اجازت تھی۔ وصال سے کچھ عرصہ پہلے آپ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا ہوگا، لیکن وہ ممانعت کا حکم عام نہ ہو سکا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مختصر سے دور میں بھی یہی معمول رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دورِ خلافت میں ممانعت متحقق ہوئی ہوگی تو انہوں نے اُمّ ولد کو فروخت کرنے سے منع فرما دیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ممانعت نہ فرمائی ہوتی تو حضرت عمر کبھی ممانعت نہ فرما سکتے اور اگر بالفرض کوئی ایسا کرتا تو صحابۂ کرام کی قدسی جماعت کبھی اُسے تسلیم کرنے کی روادار نہ ہوتی۔ لہٰذا ماننا پڑتا ہے کہ زمانۂ رسالت ہی کی ممانعت ثابت ہوئی ہوگی، اور آپ نے ممانعت وصال سے تھوڑا عرصہ پہلے ہی فرمائی ہوگی، تب ہی تو حضرت ابوبکر کے دورِ خلافت میں ممانعت عام نہ ہونے کے باعث اجازت پر عمل ہوتا رہا۔ اہلِ حق کے آئمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کا یہی مذہب ہے کہ مولیٰ کی وفات کے بعد اُمّ ولد خود بخود آزاد ہو جائے گی۔ وہ ترکے میں وارثوں کو نہیں مل سکتی اور مولیٰ بھی اپنی زندگی میں اسے ہبہ یا فروخت نہیں کر سکتا، ہاں اپنی زندگی میں اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٢١٦ في بيع المدبر

٥٥٧۔ حدثنا أحمد بن حنبل قال نا هشيم عن عبد الملك بن سليمان عن عطاء وإسماعيل بن أبي خالد عن سلمة بن كهيل عن عطاء عن جابر بن عبد الله أن رجلا أعتق غلاما له عن دبر منه ولم يكن له مال غيره فأمر به النبي صلى الله عليه وسلم فبيع بسبع مائة أو بتسع مائة۔

مدبر کی بیع کا بیان

احمد بن حنبل، ہشیم، عبدالملک بن سلیمان، عطاء اور اسمٰعیل بن ابی خالد، سلمہ بن کہیل، عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے مدبر غلام کو آزاد کیا اور اس کے سوا اس کا کوئی اور مال نہ تھا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے سات سو یا نو سو میں فروخت کیا گیا۔

٥٥٨۔ حدثنا جعفر بن مسافر قال نا بشر بن بكر قال نا الأوزاعي قال حدثني عطاء بن أبي رباح قال حدثني جابر بن عبد الله بهذا زاد وقال يعني النبي صلى الله عليه وسلم أنت أحق بثمنه والله أغنى عنه۔

جعفر بن مسافر، بشر بن بکر، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اس کی قیمت کے زیادہ حقدار ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔

٥٥٩۔ حدثنا أحمد بن حنبل قال نا إسماعيل بن إبراهيم قال نا أيوب عن أبي الزبير عن جابر أن رجلا من الأنصار يقال له أبو مذكور أعتق غلاما له يقال له يعقوب عن دبر ولم يكن له مال غيره فدعا به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من يشتريه فاشتراه نعيم بن عبد الله بن النحام بثمان مائة درهم فدفعها إليه ثم قال إذا كان أحدكم فقيرا فليبدأ بنفسه فإن كان فيها فضل فعلى عياله فإن كان فيها فضل فعلى ذي قرابته أو قال على ذي رحمه وإن كان فضلا فههنا وههنا۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ابومذکور نامی ایک شخص نے اپنے مدبر غلام کو آزاد کیا جس کو یعقوب کہا جاتا تھا۔ جس کے سوا اس کے پاس اور مال نہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا۔ اسے کون خریدتا ہے؟ چنانچہ نعیم بن عبداللہ بن نحام نے اسے آٹھ سو درہم میں خریدا تو انہیں دے دیا گیا پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی غریب ہو تو پہلے اپنی جان کا خیال کرے۔ اگر اپنے سے زائد ہو تو اپنے اہل و عیال کی فکر کرے۔ اگر ان سے بھی زائد مال ہو تو اپنے رشتہ داروں یا ذی رحم کا خیال کرے۔ اگر ان سے بھی زائد ہو تو فلاں کا اور فلاں کا۔

باب ٢١٧ فيمن أعتق عبيدا له لم يبلغهم الثلث

جنہوں نے اپنے غلاموں کو آزاد کیا جو تہائی مال تک نہیں پہنچے

٥٦٠۔ حدثنا سليمان بن حرب قال نا

ابوالمہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً۔

سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت چھ غلام آزاد کئے اور اُن کے سوا اس کے پاس اور مال نہ تھا۔ پس یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے اس آدمی کو جھڑکا اور انہیں بلا کر تین حصوں میں تقسیم فرمایا۔ پس ان کے درمیان قرعہ ڈالا تو دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور چار کو برقرار رکھا۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ نَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يَقُلْ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا۔

ابوکامل، عبدالعزیز بن مختار، خالد نے ابوقلابہ سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ آپ نے اسے جھڑکا۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ۔

وہب بن بقیہ، خالد، ابوقلابہ نے ابوزید سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے۔ آگے معناً روایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دفن کرنے سے پہلے میں اس کے جنازے میں شامل ہوتا تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً۔

محمد بن سیرین نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت چھ غلام آزاد کئے اور ان کے سوا اس کے پاس اور مال نہ تھا پس یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے اُن (غلاموں) کے درمیان قرعہ ڈالا تو دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور چار کو اسی طرح غلامی میں برقرار رکھا۔

ف۔ مرنے والا اگر تہائی سے زیادہ مال کی وصیت کرے تو اس حدیث کے مطابق وہ وصیت صرف تہائی مال ہی میں نافذ ہوگی اور باقی مال وصیت کے مطابق خرچ نہیں کیا جائے گا بلکہ وارثوں کا حصہ ہوگا۔ اس حدیث کے مطابق متوفی کا کل مال صرف وہی چھ غلام تھے لہٰذا آزاد کرنے پر بھی انہیں آزاد شمار نہ کیا گیا بلکہ تہائی میں وصیت نافذ کرتے ہوئے دو غلاموں کو آزاد کیا گیا اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی غرض سے اُن میں دو دو افراد کے تین گروپ بنا کر اُن کے درمیان قرعہ اندازی کی گئی۔ جس گروپ کے نام قرعہ نکل آیا ان دونوں غلاموں کو آزاد کر دیا گیا اور باقی چاروں غلام بدستور غلام رہے اور وارثوں کے حصے میں آ گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ ۲۱۸ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ۔

جس نے غلام کو آزاد کیا اور اس کے پاس مال ہو

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا

احمد بن صالح، ابن وہب، ابن لہیعہ اور لیث بن سعد،

ابن وهب قال اخبرني ابن لهيعة والليث
ابن سعد عن عبيد الله بن ابي جعفر عن
بكير بن الاشج عن نافع عن عبد الله بن
عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم من اعتق عبدا وله مال فمال العبد
له الا ان يشترط السيد.

باب ۲۱۹ في عتق ولد الزنا.

۵۶۵. حدثنا ابراهيم بن موسى قال
اخبرنا جرير عن سهيل بن ابي صالح عن
ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ولد الزنا شر الثلاثة و
قال ابو هريرة لأن أمتع بسوط في سبيل
الله احب الي من ان اعتق ولد زنية.

باب ۲۲۰ في ثواب العتق.

۵۶۶. حدثنا عيسى بن محمد الرملي
قال ثنا ضمرة عن ابن ابي عبلة عن الغريف
ابن الديلمي قال اتينا واثلة بن الاسقع
فقلنا له حدثنا حديثا ليس فيه زيادة و
لا نقصان فغضب وقال ان احدكم ليقرأ
ومصحفه معلق في بيته فيزيد وينقص
فقلنا انما اردنا حديثا سمعته من رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال اتينا النبي
صلى الله عليه وسلم في صاحب لنا اوجب
يعني النار بالقتل فقال اعتقوا عنه
يعتق الله بكل عضو منه عضوا من النار.

باب ۲۲۱ اي الرقاب افضل.

۵۶۷. حدثنا محمد بن المثنى قال
ثنا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن قتادة
عن سالم بن ابي الجعد عن معدان بن

عبید اللہ بن ابو جعفر، بکیر بن الاشج، نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا غلام آزاد کیا اور اس کے غلام کا مال ہو تو غلام کا مال (آزاد کرنے والے) کا ہے مگر جب کہ مالک شرط کرے۔

ولد الزنا کی آزادی کا بیان

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ولد الزنا تینوں طرف سے برا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک کوڑا دینا مجھے ولد الزنا کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

غلام آزاد کرنے کا ثواب

غریف بن دیلمی کا بیان ہے کہ ہم حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم سے اس طرح حدیث بیان فرمائیے جس میں کمی بیشی نہ ہو۔ وہ ناراض ہو گئے اور فرمایا تم میں سے ہر ایک تلاوت کرتا ہے اور قرآن مجید اس کے گھر میں لٹکا ہوا ہوتا ہے، پس اس سے کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ہم سے وہ حدیث بیان فرمائیے جو آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سنی ہو۔ فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک ساتھی کی وجہ سے حاضر ہوئے جس نے قتل کر کے اپنے لیے جہنم واجب کر لی تھی۔ فرمایا کہ اس کی طرف سے غلام آزاد کرو تاکہ غلام کے ہر عضو کے بدلے اللہ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کرے۔

کونسا غلام افضل ہے؟

ابراہیم بن موسیٰ، معاذ بن ہشام، ان کے والد ماجد، قتادہ، سالم بن ابو جعد، معدان بن ابو طلحہ یعمری، حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

أبي طلحة اليعمري عن أبي نجيح السلمي قال حاصرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بقصر الطائف قال معاذ سمعت أبي يقول بقصر الطائف بحصن الطائف كل ذلك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من بلغ بسهم في سبيل الله فله درجة وساق الحديث وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أيما رجل مسلم أعتق رجلا مسلما فإن الله جاعل وقاء كل عظم من عظامه عظما من عظام محرره من النار وأيما امرأة أعتقت امرأة مسلمة فإن الله جاعل وقاء كل عظم من عظامها عظما من عظام محررها من النار يوم القيامة.

علیہ وسلم کے ساتھ طائف کے محل یا بچے معاذ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ طائف کے قلعے میں محل کے اندر اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جسے اللہ کی راہ میں ایک تیر لگا تو اس کے لیے ایک درجہ ہے اور باقی حدیث بیان کی۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان مرد کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ (آزاد کرنے والے) کی ہر ہڈی کے بدلے آزاد کرنے والے کی ہر ہڈی کو جہنم سے بچائے گا اور جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ (آزاد شدہ) کی ہر ہڈی کے بدلے آزاد کرنے والی کی ہر ہڈی کو قیامت کے روز جہنم سے بچائے گا۔ یعنی لونڈی غلام ان کی طرف سے کفارہ ہو جائیں گے۔

٥٦٨ - حدثنا عبد الوهاب بن نجدة قال نا بقية قال نا صفوان بن عمرو قال حدثني سليم بن عامر عن شرحبيل بن السمط أنه قال لعمرو بن عبسة حدثنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أعتق رقبة مؤمنة كانت فداءه من النار.

شرحبیل بن السمط کا بیان ہے کہ میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ ہم سے کوئی حدیث بیان فرمائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ ارشاد ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے ایمان والی کسی گردن کو آزاد کیا تو وہ جہنم سے آزاد ہونے کا آزاد کرنے والے کے لیے فدیہ ہو جائے گا۔

٥٦٩ - حدثنا حفص بن عمر قال نا شعبة عن عمرو بن مرة عن سالم بن أبي الجعد عن شرحبيل بن السمط أنه قال لكعب بن مرة أو مرة بن كعب حدثنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر معنى معاذ إلى قوله وأيما امرئ أعتق مسلما وأيما امرأة أعتقت امرأة مسلمة وزاد وأيما رجل

شرحبیل بن السمط نے حضرت کعب بن مرہ یا حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ ہم سے ایسی حدیث بیان فرمائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ پھر معاذ والی حدیث وایما امرئ اعتق مسلما او ایما امرأة اعتقت امرأة مسلمة تک بیان کی۔ یہ بھی کہا کہ جس مرد نے دو مسلمان عورتوں کو آزاد کیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے کفارہ ہو جائیں گی۔ اور دونوں کی ہڈیاں اس کی ہر ہڈی کے بدلے میں جہنم سے کفایت کریں گی۔

أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ إِلَّا كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ مَكَانَ كُلِّ عَظْمَيْنِ مِنْهُمَا عَظْمٌ مِنْ عِظَامِهِ۔

بَابٌ ۲۲ فِي فَضْلِ الْعِتْقِ فِي الصِّحَّةِ

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ۔

آخِرُ كِتَابِ الْعِتَاقِ

تندرستی میں آزاد کرنے کی فضیلت

ابو حبیبہ طائی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جو مرتے وقت غلام آزاد کرے وہ ایسا ہے جیسے کوئی پیٹ بھر جانے کے بعد کھانا دوسرے کو دے ۔ کتاب العتاق ختم ہوئی ۔

ف ۔ خلاصہ کلام یہ کہ بفضلہ تعالیٰ گذر گیا ۔ اگر کوئی مرتے وقت غلام آزاد کرتا یا صدقہ خیرات کرے تو اس کی مثال اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے کہ یہ فعل اپنا پیٹ بھر جانے کے بعد باقی کھانا دوسرے کو دینے کی طرح ہے ۔ معلوم ہوا کہ صدقہ و خیرات کا اصل ثواب تو وہ ہے جب خیرات کرنے والے کو خود کو مال کی ضرورت ہو ۔ ضرورت اور صحت کی حالت میں خیرات کرنے پر جو اجر ملے گا وہ مرتے وقت کی خیرات میں کہاں ؟ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس وقت کی خیرات کا اجر نہیں ملے گا ۔ اجر تو ضرور ملے گا لیکن ضرورت اور صحت کی حالت میں خیرات کرنے کے اجر سے کم ۔ اگر دونوں حالتوں میں خیرات کی جائے یعنی ضرورت و صحت کے وقت اور مرتے دم بھی تو کیا ہی بات ہے لیکن مرتے وقت تہائی مال سے آگے تجاوز کرنے کی اجازت نہیں ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔



اول کتاب الحروف والقراءات

حروف اور قرأتوں کا بیان

۵۷۱۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد النفیلی نا حاتم بن اسمٰعیل ح وحدثنا نصر بن عاصم نا یحیی بن سعید عن جعفر بن محمد عن أبیہ عن جابر أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی۔

عبد اللہ بن محمد نفیلی، حاتم بن اسمٰعیل، نصر بن عاصم، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد کے والد ماجد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی کی تلاوت فرمائی۔

۵۷۲۔ حدثنا موسی یعنی ابن اسمٰعیل نا حماد عن ہشام بن عروۃ عن عروۃ عن عائشۃ أن رجلا قام من اللیل فقرأ فرفع صوتہ بالقرآن فلما أصبح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ فلانا كائن من آیۃ أذکرنیہا اللیلۃ کنت قد أسقطتہا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رات کو قیام کیا اور قرأت میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھتا رہا۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فلاں پر رحم کرے کہ رات اس نے مجھے کتنی آیتیں یاد کرا دیں جو میرے ذہن سے نکلنے لگی تھیں۔

۵۷۳۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا عبد الواحد بن زیاد نا خصیف نا مقسم مولی ابن عباس قال قال ابن عباس نزلت ہذہ الآیۃ وما کان لنبی أن یغل فی قطیفۃ حمراء فقدت یوم بدر فقال بعض الناس لعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أخذہا فأنزل اللہ وما کان لنبی أن یغل۔

مقسم مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ یہ آیت وما کان لنبی ان یغل ایک سرخ چادر کے متعلق نازل ہوئی جو غزوۂ بدر کے روز گم ہو گئی تھی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے لے لیا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے۔ (۳:۱۶۱)

۵۷۴۔ حدثنا محمد بن عیسی نا معتمر قال سمعت أبی یقول سمعت أنس بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم إنی أعوذ بک من البخل والہرم۔

معتمر کے والد ماجد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! میں بخل اور بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ أَوْ فِي وَفْدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ۔

عاصم بن لقیط بن صبرہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں بنی منتفق کا وفد لے کر گیا یا بنی منتفق کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لا تحسِبن پڑھا اور لا تحسَبن نہ پڑھا یعنی سین کے زیر سے پڑھا۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا سُفْيَانُ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَحِقَ الْمُسْلِمُونَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مسلمانوں کو ایک آدمی ملا جو اپنی بکریوں میں تھا۔ اس نے سلام کیا۔ اس نے سلام کیا لیکن انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں تو یہ آیت نازل ہوئی: ”اور اسے جو تمہیں سلام کرے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے، تم دنیا کی زندگی کا مال چاہتے ہو“ (۴:۹۴) یعنی بکریاں۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ وَلَمْ يَقُلْ سَعِيدٌ كَانَ يَقْرَأُ۔

سعید بن منصور، ابن ابی الزناد، محمد بن سلیمان انباری، حجاج بن محمد، ابن ابی الزناد، ان کے والد ماجد، خارجہ بن زید نے اپنے والد ماجد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیرَ اولی الضرر پڑھا کرتے تھے۔ سعید بن منصور نے کان یقرؤ نہیں کہا۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَرَأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ۔

عثمان بن ابو شیبہ اور محمد بن علاء، عبداللہ بن مبارک، یونس بن یزید، ابو علی بن یزید، زہری سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے والعینُ بالعین پڑھا۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ

نصر بن علی، ان کے والد ماجد، عبداللہ بن مبارک، یونس بن یزید، ابو علی، زہری سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ۔

نے وکتبنا علیہم ان النفس بالنفس والعین بالعین (۵:۴۵) پڑھا۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ فَأَخَذَ عَلَيَّ كَمَا أَخَذْتُ عَلَيْكَ۔

عطیہ بن سعد عوفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے اللہ الذی خلقکم من ضعف پڑھا تو انہوں نے فرمایا کہ من ضُعف ہے کیونکہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اسی طرح پڑھا تھا جیسے تم نے میرے سامنے پڑھا ہے تو حضور نے مجھ پر اسی طرح گرفت فرمائی تھی جیسے میں نے تم پر کی ہے۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ نَا عُبَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ضُعْفٍ۔

محمد بن یحییٰ قطعی، عبید بن عقیل، ہارون، عبداللہ بن جابر، عطیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے من ضُعف پڑھا۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوا۔

محمد بن کثیر، سفیان، اسلم منقری، عبداللہ، اُن کے والد ماجد عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلتفرحوا کہا۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَجْلَحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُونَ۔

محمد بن عبداللہ، مغیرہ بن سلمہ، ابن المبارک، اجلح، عبداللہ اُن کے والد ماجد عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ان کے والد محترم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلتفرحوا ہو خیر مما تجمعون پڑھا۔

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ثابت، شہر بن حوشب، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انہ عمل غیر صالح پڑھتے ہوئے سنا۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ نَا ثَابِتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

شہر بن حوشب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت وانہ عمل غیر صالح کو کیسے پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ أَنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ فَقَالَتْ قَرَأَهَا إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ هَارُونُ النَّحْوِيُّ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ ثَابِتٍ كَمَا قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ۔

نے فرمایا کہ اس نے عمل غیر صالح پڑھا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ہارون نحوی اور موسیٰ بن خلف نے ثابت سے عبدالعزیز کی طرح۔

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا عِيسَى عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا بَدَأَ بِنَفْسِهِ وَقَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى لَوْ صَبَرَ لَرَأَى مِنْ صَاحِبِهِ الْعَجَبَ وَلٰكِنَّهُ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا طَوَّلَهَا حَمْزَةُ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو اپنی ذات سے ابتدا فرماتے اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اور حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے اگر وہ صبر کرتے تو ہم ان کے ساتھی (حضرت خضر) کی عجیب باتیں اور دیکھتے لیکن انہوں نے کہہ دیا۔ اگر آپ سے اس کے بعد کسی چیز کے متعلق میں نے پوچھا تو آپ میرے ساتھ نہیں رہیں گے میری جانب سے آپ کا عذر ختم ہو جائے گا۔ حمزہ نے اس کو طول (تشدید) کے ساتھ پڑھا ہے۔

ف: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی سے یہاں حضرت خضر علیہ السلام مراد ہیں جس زمین پر بیٹھتے وہاں سبزہ اگ آتا اس لیے خضر کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ لقب ابوالعباس اور اسم گرامی بلیا ابن ملکان ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے: بلیا ابن ملکان ابن فالغ ابن عابر ابن شالخ ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح۔ یہ ان چار انبیاء میں سے ہیں جنہیں دنیاوی زندگی تا قیامت تک دی ہوئی ہے۔ ان میں سے حضرت ادریس اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تو آسمانوں میں ہیں اور حضرت الیاس اور حضرت خضر علیہما السلام زمین میں۔ حضرت خضر اب امت محمدیہ کے ایک ولی کی حیثیت سے ہیں۔ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانے میں نبی اور صاحب کتاب پیغمبر ہونے کے باوجود امت محمدیہ کے ایک ولی کی حیثیت میں اپنی باقی زندگی دنیا کی پوری کریں گے۔ یہ حضرات منصب نبوت سے معزول نہیں ہوئے نہ ہوں گے بلکہ امت محمدیہ کے اولیاء میں شامل ہونے کے باعث دوہرا شرف حاصل ہو جائے گا۔ اس حدیث کے اندر خضر کے جس واقعہ کی جانب اشارہ ہے وہ سورۃ الکہف کے اندر آیت ۶۰ تا ۸۲ یعنی ۲۳ آیتوں میں مذکور ہوا ہے۔ چشم بصیرت اور نگاہ انصاف سے دیکھنا نصیب ہو تو یہ واقعہ موجودہ شریعت کے ظاہر کو اور خیالات باطنہ کو حرف غلط کی طرح مٹا دیتا ہے۔ شریعت و طریقت کے مجمع البحرین اور جس امتزاج کو ایسے پیرائے میں رکھ دیا گیا ہے اور حقیقت کا جتنا علم ہوتا جائے اتنا ہی تعجب میں اضافہ ہوتا ہے۔ جہالت اور تعصب سے ولایت کو ان آیات کی روشنی میں دیکھنے کی کوشش کی جائے تو ربانی حقائق بصیرت کے جواہر ہم پر ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

محمد بن عبدالرحمٰن ابو عبداللہ عنبری، امیہ بن خالد، ابو الجاریہ عبدی، شعبہ، ابو اسحاق، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَهَا قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي وَثَقَّلَهَا.

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قد بلغت من لدنی کے نون کو ثقالت یعنی تشدید کے ساتھ پڑھا۔

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ نَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَقْرَأَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ كَمَا أَقْرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ مُخَفَّفَةً.

مصدع ابو یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت ابی بن کعب نے اسی طرح پڑھایا جیسے انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھایا تھا یعنی عین حمئۃ تخفیف کے ساتھ۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ نَا وُهَيْبٌ نَا هَارُونُ أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَتُضِيءُ الْجَنَّةُ لِوَجْهِهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ قَالَ وَهَكَذَا جَاءَ الْحَدِيثُ دُرِّيٌّ مَرْفُوعَةُ الدَّالِ لَا تُهْمَزُ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمَا.

عطیہ عوفی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک علیین والا جنت کے لوگوں سے جب نیچے جھانکے گا تو اس کے چہرے سے جنت موتی کی طرح چمکتے ہوئے تارے کے مانند جگمگا اٹھے گی۔ راوی کا بیان ہے کہ حدیث میں درّی دال کے پیش کے ساتھ آیا ہے بغیر ہمزہ کے اور ابوبکر و عمر ان میں سے ہیں اور دونوں انعام یافتہ۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ نَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْغُطَيْفِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا عَنْ سَبَإٍ مَا هُوَ أَرْضٌ أَوِ امْرَأَةٌ قَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ أَرْبَعَةٌ قَالَ عُثْمَانُ الْغَطَفَانِيُّ مَكَانَ الْغُطَيْفِيِّ وَقَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ.

عثمان بن ابی شیبہ اور ہارون بن عبداللہ، ابو اسامہ، حسن بن حکم نخعی، ابو سبرہ نخعی، حضرت فروہ بن مسیک غطیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔ ہماری قوم سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمیں سبا کے متعلق بتائیے کہ وہ کوئی جگہ ہے یا عورت؟ فرمایا کہ نہ وہ جگہ ہے اور نہ کوئی عورت بلکہ عرب کا ایک آدمی تھا جس کے دس بیٹے ہوئے۔ چھ یمن میں آباد ہو گئے اور چار شام میں۔ عثمان راوی نے حسن بن حکم کے حوالے سے غطیفی کی جگہ غطفانی کہا ہے (یعنی الغطفانی)

ف۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم انساب میں بھی خاص مہارت حاصل تھی کہ ملک سبا کی وجہ تسمیہ بتاتے

ہوئے اُن لوگوں کے جو علیٰ دور اُن کی اولاد و اوطان کے بارے میں بھی بتایا اور آپ کی بدولت یہ بات بھی لوگوں کے علم میں آگئی کہ ملکِ سبا پر حکومت کرنے والی عورت کا نام بلقیس بنت شراحیل تھا جنہیں بعد میں حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرفِ زوجیت سے نوازا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ نَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْوَحْيِ قَالَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ۔

احمد بن عبدہ اور اسمٰعیل بن ابراہیم، ابو معمر، سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اسمٰعیل نے روایت ابوہریرہ سے حدیثِ وحی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے حتی اذا فزع عن قلوبہم۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْجُبَيْرِيُّ نَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ يَذْكُرُ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَرَاَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى قَدْ جَاءَتْكِ اٰيَاتِيْ فَكَذَّبْتِ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتِ وَكُنْتِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ هٰذَا مُرْسَلٌ اَلرَّبِيْعُ لَمْ يُدْرِكْ اُمَّ سَلَمَةَ۔

ربیع بن انس سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قراءت یوں ہے، "بلیٰ قد جاءتکِ آیاتی فکذبتِ بہا واستکبرتِ وکنتِ من الکافرین"۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ربیع کی یہ روایت مرسل ہے کیونکہ انہوں نے حضرت ام سلمہ کو نہیں پایا تھا۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ يَعْنِيْ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ لَمْ اَفْهَمْهُ جَيِّدًا عَنْ صَفْوَانَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ بْنُ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْرَاُ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ۔

احمد بن حنبل اور احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو نے عطاء سے روایت کی۔ ابن حنبل نے عطاء سے روایت کی۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ سفیان سے اس کی اسناد میں سمجھ نہیں سکا۔ عبدہ بن یعلیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے منبر پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا۔ ونادوا یا مالک (۴۳ : ۷۷)

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ۔

عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین (۵۱ : ۵۸) پڑھایا تھا۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن أبي إسحق عن الأسود عن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأها فهل من مدكر قال أبو داود مضمومة الميم مفتوحة الدال مكسورة الكاف۔

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے فھل من مدکر (۵۴: ۱۵) پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میم کے پیش، دال کے زبر اور کاف کے زیر سے۔

۵۹۶۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا هارون ابن موسى النحوي عن بديل بن ميسرة عن عبد الله بن شقيق عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأها فروح وريحان۔

عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فروح وریحان (۵۶: ۸۹) پڑھتے ہوئے سُنا۔

۵۹۷۔ حدثنا أحمد بن صالح نا عبد الملك بن عبد الرحمن الذماري نا سفيان حدثني محمد بن المنكدر عن جابر قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ أيحسب أن ماله أخلده۔

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے اَیَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗ اَخْلَدَہٗ پڑھا کرتے۔

۵۹۸۔ حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن خالد عن أبي قلابة عمن أقرأه رسول الله صلى الله عليه وسلم فيومئذ لا يعذب عذابه أحد ولا يوثق وثاقه أحد۔

ابو قلابہ نے اُن سے روایت کی ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں پڑھایا: فیومئذٍ لا یعذب عذابہٗ احدٌ ولا یوثق وثاقہٗ احدٌ (۸۹: ۲۶)

۵۹۹۔ حدثنا محمد بن عبيد نا حماد عن خالد الحذاء عن أبي قلابة قال أنبأني من أقرأه النبي صلى الله عليه وسلم أو من أقرأه من أقرأه النبي صلى الله عليه وسلم فيومئذ لا يعذب۔

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ مجھے اُن صاحب نے بتایا یا مجھے اُنہوں نے پڑھایا جنہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیومئذٍ لا یعذب پڑھایا تھا۔

۶۰۰۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ومحمد ابن العلاء أن محمد بن أبي عبيدة حدثهم قال نا أبي عن الأعمش عن سعد الطائي عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا ذكر فيه جبريل وميكائيل فقال

عثمان بن ابو شیبہ اور محمد بن العلاء، محمد بن ابو عبیدہ ان کے والد ماجد، اعمش، سعد طائی، عطیہ عوفی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان فرمائی اور اُس میں حضرت جبرائیل و حضرت میکائیل کا ذکر فرمایا تو آپ نے پڑھا جبرائل و میکائل (۲: ۹۸)۔

جِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ ذُكِرَ كَيْفَ قِرَاءَةُ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ الْأَعْمَشِ فَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّورِ فَقَالَ عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَائِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ۔

محمد بن خازم کا بیان ہے کہ اعمش کے سامنے اس بات کا ذکر ہوا کہ جبرائیل و میکائیل کی قرأت کس طرح ہے؟ انہوں نے بیان کیا بحوالہ سعد طائی، عطیہ عوفی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے فرشتے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُن کے دائیں جبرائیل اور بائیں جانب میکائیل ہوں گے۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مَعْمَرٌ وَرُبَّمَا ذَكَرَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَقْرَءُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَأَوَّلُ مَنْ قَرَأَهَا مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ مَرْوَانُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ۔

زہری نے معمر سے روایت کی ہے کہ سعید بن مسیب کا ذکر کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نیز حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان پڑھا کرتے تھے مالک یوم الدین اور وہ مروان ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ملک یوم الدین پڑھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ زہری کی حدیثوں میں یہ بہت ہی صحیح ہے جو زہری نے حضرت انس سے روایت کی اور زہری نے سالم بن عبد اللہ سے اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً۔

عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ذکر کیا یا اس کے سوا کوئی اور کلمہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت یوں تھی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ آپ کی قرأت ایک ایک آیت ہوتی تھی۔

ف: اس حدیث میں سورۂ فاتحہ سے پہلے جو تسمیہ کا ذکر کیا یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے کلمات بھی پڑھے تھے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تسمیہ بھی سورۂ فاتحہ کا جزو اور اس کی پہلی آیت ہے۔ ممکن ہے ہر سورت سے پہلے جو تسمیہ پڑھی جاتی ہے یہاں بھی اسی طرح پڑھی ہو۔ بہرحال یہی بات زیادہ صحیح ہے کہ تسمیہ سورۂ النمل کی ایک آیت ہے سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت نہیں ہے۔ اور سورتوں سے پہلے بایں وجہ سے لکھا جاتا ہے کہ دو سورتوں کے درمیان تمیز ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ وَالشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَقَالَ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ هٰذِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَامِيَةٍ۔

عبداللہ بن عمر بن میسرہ اور عثمان بن ابو شیبہ، یزید بن ہارون، سفیان بن حسین، حکم بن عتیبہ، ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور آپ گدھے پر سوار تھے اور سورج غروب ہونے کے قریب تھا تو فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کہاں غروب ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ فرمایا۔ یہ تو گرم چشمہ میں غروب ہوتا ہے۔ فرمایا۔ فانھا تغرب فی عین حمیۃ۔

۴۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ مَوْلًى لِابْنِ الْأَسْقَعِ رَجُلَ صِدْقٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُمْ فِي صُفَّةِ الْمُهَاجِرِينَ فَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ أَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ۔

عطاء کہتے ہیں کہ ابن اسقع نے بتایا جو سچے آدمی تھے کہ انھوں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مہاجرین کے چبوترے پر تشریف لے گئے تو ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا۔ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے عظمت والی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم (یعنی آیۃ الکرسی ۲: ۲۵۵)

ف۔ آیۃ الکرسی جو سورۃ البقرہ کی آیت ۲۵۴ ہے۔ اس کے احادیث طیبہ میں بڑے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ آیۃ الکرسی تمام آیات قرآنیہ کی سردار ہے نیز جو رات سونے سے پہلے پڑھے تو صبح تک وہ، اس کے اہل وعیال اور مال سب خدا کی حفاظت میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے جن و انس کے شیاطین سے محفوظ رکھے گا نیز فرمایا کہ جو ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کے اور جنت کے درمیان موت کے سوا اور کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس آیت میں توحید اور صفات الٰہیہ کا بیان بڑی صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۰۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَرَأَ هَيْتَ لَكَ فَقَالَ شَقِيقٌ إِنَّا نَقْرَؤُهَا هِئْتُ لَكَ يَعْنِي فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ۔

ابو معمر عبداللہ بن عمرو بن ابو الحجاج، عبدالوارث، شیبان، اعمش، شقیق کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہیت لک پڑھا تو شقیق نے کہا کہ ہم تو اسے ہیئت لک پڑھتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ میں نے اسے اس طرح پڑھا ہے جیسے مجھے انھوں نے پڑھایا جو مجھے سب سے محبوب ہے۔

۴۰۰۷۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ثالث سے

جو حنفی کا گمان ہے کہ اس آیت میں لوگ پڑھتے ہیں ہیت لک، انھوں نے فرمایا کہ میں اس طرح پڑھتا ہوں جیسا مجھے انھوں نے سکھایا ہو مجھے سب سے محبوب ہے کہ ہیت لک۔

۶۰۸۔ حدثنا أحمد بن صالح قال نا ح وحدثنا سليمان بن داود المهري أخبرنا ابن وهب نا هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله لبني إسرائيل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة تغفر لكم خطاياكم.

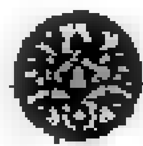
احمد بن صالح ۔۔۔ سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم فرمایا۔

۶۰۹۔ حدثنا جعفر بن مسافر نا ابن أبي فديك عن هشام بن سعد بإسناده مثله.

جعفر بن مسافر، ابن ابی فدیک نے ہشام بن سعد سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۱۰۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد نا هشام بن عروة عن عروة أن عائشة قالت نزل الوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأ علينا سورة أنزلناها وفرضناها قال أبو داود يعني مخففة حتى أتى على هذه الآيات. آخر كتاب الحروف والقراءات

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے ہمیں پڑھ کر سنائی سورۃ انزلناہا وفرضناہا (۱۲۲۴) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ تشدید کے بغیر یہاں تک کہ ان آیتوں تک آگئے۔ حروف اور قراءتوں کا بیان ختم ہوا۔



اول کتاب الحمام

حمام کا بیان

٦١١ـ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد عن عبد الله بن شداد عن أبي عذرة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن دخول الحمامات ثم رخص للرجال أن يدخلوها في المئازر.

ابو عذرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا تھا۔ پھر مردوں کو ستر چھپا کر ان میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرما دی گئی۔

٦١٢ـ حدثنا محمد بن قدامة نا جرير ح ونا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة جميعا عن منصور عن سالم بن أبي الجعد قال ابن المثنى عن أبي المليح قال دخل نسوة من أهل الشام على عائشة فقالت ممن أنتن قلن من أهل الشام قالت لعلكن من الكورة التي تدخل نساؤها الحمامات قلن نعم قالت أما إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من امرأة تخلع ثيابها في غير بيتها إلا هتكت ما بينها وبين الله قال أبو داود هذا حديث جرير وهو أتم ولم يذكر جرير أبا المليح قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

محمد بن قدامہ، جریر، محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، سالم بن ابو الجعد، ابن المثنیٰ، ابو الملیح کا بیان ہے کہ ملک شام کی چند عورتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ فرمایا شاید تم اس علاقے کی رہنے والی ہو جہاں عورتیں بھی حماموں میں داخل ہوتی ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت دوسرے کے گھر میں اپنے کپڑے اتار دیتی ہے تو جو اس کے اور خدا کے درمیان پردہ ہے وہ اسے پھاڑ دیتی ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ جریر کی حدیث ہے اور سب سے کامل ہے اور جریر نے اس میں ابو الملیح کا ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

٦١٣ـ حدثنا أحمد بن يونس نا زهير نا عبد الرحمن بن زياد بن أنعم عن عبد الرحمن بن رافع عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنها ستفتح لكم أرض العجم وستجدون فيها بيوتا يقال لها الحمامات فلا يدخلنها الرجال إلا بالأزر وامنعوها النساء إلا مريضة أو نفساء.

عبدالرحمن بن رافع نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب تم عرب کے علاوہ دوسرے علاقے کو فتح کرو گے اور وہاں ایسے مکان بھی پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے تو مرد ان میں داخل نہ ہوں مگر تہبند باندھ کر لیکن عورتوں کو ان سے روکنا سوائے بیمار اور زچہ کے (یعنی علاج وغیرہ مجبوری کے سبب)

باب ۲۲۳ النھی عن التعری۔

۶۱۴۔ حدثنا ابن نفیل نا زھیر عن عبد الملک بن ابی سلیمان العرزمی عن عطاء عن یعلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ حیی ستیر یحب الحیاء والستر فاذا اغتسل احدکم فلیستتر۔

برہنہ ہونے کی ممانعت

عطاء نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھلی جگہ میں ننگے نہاتے ہوئے دیکھا تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حیا والا اور پردہ پوش ہے لہٰذا حیا اور پردے کو پسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو اُسے ستر چھپا لینا چاہیے۔

۶۱۵۔ حدثنا محمد بن احمد بن ابی خلف نا الاسود بن عامر نا ابوبکر بن عیاش عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن صفوان بن یعلی عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث قال ابوداؤد الاول اتم۔

محمد بن احمد بن ابو خلف، اسود بن عامر، ابوبکر بن عیاش، عبدالملک بن ابو سلیمان، عطاء، صفوان بن یعلیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۶۱۶۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابی النضر عن زرعۃ بن عبد الرحمن بن جرھد عن ابیہ قال کان جرھد ھذا من اصحاب الصفۃ انہ قال جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندنا وفخذی منکشفۃ فقال اما علمت ان الفخذ عورۃ۔

عبدالرحمٰن بن جرہد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت جرہد اصحاب صفہ سے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس آکر بیٹھے اور میری ران کھلی ہوئی تھی۔ فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ران بھی عورت یعنی چھپانے کی چیز ہے۔

ف۔ گھٹنے کے نیچے سے ناف کے اوپر تک جسم کا حصہ عورت ہے یعنی اس کا چھپانا ہر مرد کے لیے فرض ہے، اس حصے میں سے کسی دوسرے مرد کا جسم دیکھنا یا اپنا اُسے دکھانا حرام ہے۔ ران بھی عورت ہے اور اس کا چھپانا بھی فرض ہے۔ لہٰذا نیکر یا کچھا وغیرہ پہننا یا لنگوٹے باندھ کر کشتی کرنا یا کبڈی کھیلنا ہرگز مناسب نہیں کیونکہ جسم کے اس حصے کا چھپانا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۶۱۷۔ حدثنا علی بن سھل الرملی نا حجاج عن ابن جریج قال اخبرت عن حبیب بن ابی ثابت عن عاصم بن ضمرۃ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکشف فخذک ولا تنظر الی فخذ

علی بن سہل رملی، ابن جریج، حبیب بن ابو ثابت، عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی ران ننگی نہ کیا کرو کسی زندہ یا مردے کی ران کو نہ دیکھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں کچھ تیز فہمی شامل کردی

حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ فِيهِ نَكَارَةٌ۔

گیا ہے۔

بَابٌ ۲۲۴ فِي التَّعَرِّي۔

ننگے رہنے کا بیان

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَمْشِي فَسَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً۔

ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے ایک بھاری پتھر اٹھایا ہوا تھا جب میں جا رہا تھا تو میرا کپڑا گر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اپنا کپڑا اوپر لے لو اور ننگے نہ چلو۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا أَبِي ح وَثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى نَحْوَهُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ فَقَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ اللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ۔

عبداللہ بن مسلمہ قعنبی کے والد ماجد، ابن بشار، یحییٰ، بہز بن حکیم سے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان کے جد امجد نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے ستر کو کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ فرمایا کہ اپنی بیوی اور اپنی لونڈی کے سوا سب سے چھپاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ جب لوگ ملے جلے ہوں؟ فرمایا اگر تم سے ہو سکے تو تمہارے ستر کو کوئی دیکھنے نہ پائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جب کہ ہم میں سے کوئی اکیلا ہو؟ فرمایا کہ لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ۔

عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، زید بن اسلم، عبدالرحمٰن نے اپنے والد ماجد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی مرد کسی ننگے مرد کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی ننگی عورت کو دیکھے۔ کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ

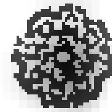
طفاوہ کے ایک آدمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ

رَجُلٍ مِنَ الطُّفَاوَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ إِلَّا وَلَدًا أَوْ وَالِدًا قَالَ فَذَكَرَ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا

آخِرُ كِتَابِ الْحَمَّامِ

وسلم نے فرمایا ایک کپڑے میں نہ لیٹے کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ سوائے اپنے بیٹے کے یا اپنے باپ کے۔ راوی کا بیان ہے کہ تیسرا نام بھی لیا تھا لیکن میں بھول گیا۔

حمام کا بیان ختم ہوا۔



اوّل كتاب اللباس

لباس کا بیان

۶۲۲۔ حدثنا عمرو بن عون انا ابن المبارك عن الجريري عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استجد ثوبا سماه باسمه اما قميصا او عمامة ثم يقول اللهم لك الحمد انت كسوتنيه اسالك من خيره وخير ما صنع له واعوذ بك من شره وشر ما صنع له قال ابو نضرة وكان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اذا لبس احدهم ثوبا جديدا قيل له تبلى ويخلف الله تعالى۔

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے خواہ وہ قمیص ہوتی یا عمامہ اور پھر کہتے اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں تو نے مجھے پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی برائی سے نیز جس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ابو نضرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو اس سے کہا جاتا کہ آپ اسے پرانا کریں اور اللہ تعالیٰ اس کے بعد دوسرا نصیب کرے۔

۶۲۳۔ حدثنا مسدد نا عيسى بن يونس عن الجريري باسناده نحوه۔

مسدد، عیسیٰ بن یونس نے جریری سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۲۴۔ حدثنا مسلم بن ابراهيم نا محمد بن دينار عن الجريري باسناده ومعناه قال ابو داؤد وعبد الوهاب الثقفي لم يذكر فيه ابا سعيد وحماد بن سلمة قال عن الجريري عن ابي العلاء عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

مسلم بن ابراہیم، محمد بن دینار نے جریری سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عبدالوہاب ثقفی اس میں ابو سعید اور حماد بن سلمہ کا ذکر نہیں کرتے بلکہ جریری نے علاء کے واسطے سے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۶۲۵۔ حدثنا نصير بن الفرج نا عبد الله بن يزيد نا سعيد يعني ابن ابي ايوب عن ابي مرحوم عن سهل بن معاذ بن انس عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اكل طعاما ثم قال الحمد لله الذي اطعمني هذا الطعام ورزقنيه من غير حول مني ولا قوة غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر قال ومن لبس ثوبا فقال

سہل بن معاذ بن انس کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کھانا کھایا اور پھر کہا، اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے یہ روزی دی تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔ فرمایا جس نے نیا کپڑا پہن کر کہا۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے مرحمت فرمایا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ

الحمد لله الذي كساني هذا الثوب ورزقنيه من غير حول مني ولا قوة غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر۔

معاف فرما دیے جاتے ہیں۔

ف۔ کھانا کھانے اور نیا کپڑا پہننے کے بعد مذکورہ الفاظ میں دعا کرنے یعنی نعمت دینے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے پر اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم اس بات سے بہت خوش ہوتا ہے کہ بندہ اسی کی جانب متوجہ ہو، اس کا ذکر کرے اور جس نعمت سے اُسے نوازا جائے تو منعم حقیقی کا اس پر شکر ادا کرے۔ جب بندہ اپنا یہ معمول بنا لیتا ہے تو از راہِ بشریت جو اس سے گناہ سرزد ہو گئے ہوں انہیں پروردگار عالم معاف فرما دیتا ہے اور ایسے بندے کے لیے اس نعمت میں اضافہ فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

لئن شكرتم لأزيدنكم ولئن كفرتم إن عذابي لشديد۔ (۱۴:۷)

اگر شکر ادا کرو گے تو زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔

دوسرے مقام پر نعمائے خداوندی نے حکم دیتے اور بشارت سناتے ہوئے فرمایا ہے۔

فاذكروني أذكركم واشكروا لي ولا تكفرون۔ (۲:۱۵۲)

تم میرا ذکر کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

باب ۲۲ ما يدعى لمن لبس ثوبا جديدا۔

جو نیا کپڑا پہنے اس کے لیے کیا دعا کی جائے

۴۲۶۔ حدثنا إسحاق بن الجراح الأذني ثنا أبو النضر ثنا إسحاق بن سعيد عن أبيه عن أم خالد بنت خالد بن سعيد بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتي بكسوة فيها خميصة صغيرة فقال من ترون أحق بهذه فسكت القوم فقال ائتوني بأم خالد فأتي بها فألبسها إياها ثم قال أبلي وأخلقي مرتين وجعل ينظر إلى علم في الخميصة أحمر أو أصفر ويقول سناه سناه يا أم خالد وسناه في كلام الحبشة الحسن۔

اسحاق بن سعید کے والد ماجد سے حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کپڑے آئے جن میں ایک دھاری دار چھوٹی سی چادر بھی تھی۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں اس کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ لوگ خاموش ہو رہے تو فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔ پس انہیں لایا گیا تو وہ انہیں اُڑھا دی گئی۔ پھر دو مرتبہ فرمایا۔ پرانی کر کے پھاڑ دو نیز اوڑھو علاوہ بریں آپ چادر کے سرخ یا زرد نقش و نگار کو ملاحظہ فرماتے رہے اور فرماتے اے ام خالد! سناہ سناہ۔ حبشہ کی زبان میں سناہ اچھی چیز کو کہتے ہیں۔

ف۔ عربی میں اچھی چیز کو الحسن کہتے ہیں اور اہل حبشہ کی زبان میں سناہ کہا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سناہ سناہ یا ام خالد کے الفاظ استعمال کر کے اہل حبشہ کی زبان کو بھی یہ شرف بخشا کہ ان لوگوں کی زبان کے بعض الفاظ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے ادا فرمائے جیسے عود غرقی کے لیے عود ہندی فرمایا جو فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اسی طرح آپ نے ترکی وغیرہ زبانوں کے بعض الفاظ استعمال فرمائے تاکہ آپ کی نسبت سے کوئی محروم نہ رہ جائے۔ آگے یہ

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم الاسماء عطا فرمایا تھا۔ اس نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا کی کتنی زبانوں کا کتنا علم عطا فرمایا تھا۔ کیونکہ خدا کے فضل اور کمالات حبیب خدا کو ناپنے تولنے کا کسی کے پاس کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل و کمالات کو منعم حقیقی خود جانے جس نے عطا فرمائے یا اس کا محبوب جانتا ہے جنہیں عطا فرمائے گئے۔ دوسروں کو تو صرف اتنا ہی پتہ ہے جو بتا دیا اور وہ بھی ہر کوئی اپنی بساط کے مطابق سمجھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٢٣٦ ما جاء في القميص.

قمیص کا بیان

٦٢٧- حدثنا ابراهيم بن موسى ثنا الفضل بن موسى عن عبد المؤمن بن خالد الحنفي عن عبد الله بن بريدة عن ام سلمة قالت كان احب الثياب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم القميص.

ابراہیم بن موسیٰ، فضل بن موسیٰ، عبد المومن بن خالد حنفی، عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں قمیص سب سے پسند تھی۔

٦٢٨- حدثنا اسحق بن ابراهيم الحنظلي ثنا معاذ بن هشام عن ابيه عن بديل بن ميسرة عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت يزيد قالت كانت يد كم قميص رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الرسغ.

اسحاق بن ابراہیم حنظلی، معاذ بن ہشام، ان کے والد ماجد بدیل بن میسرہ، شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک کرتے کی آستین پہنچوں تک ہوتی تھیں۔

باب ٢٣٧ ما جاء في الاقبية.

قباؤں کا بیان

٦٢٩- حدثنا قتيبة بن سعيد ويزيد بن خالد بن موهب المعنى ان الليث يعني ابن سعد حدثهم عن عبد الله بن عبيد الله ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة انه قال قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبية ولم يعط مخرمة شيئا فقال مخرمة يا بني انطلق بنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقت معه قال ادخل فادعه لي قال فدعوته فخرج اليه وعليه قباء منها فقال خبأت هذا لك قال فنظر اليه زاد ابن موهب مخرمة ثم اتفقا قال رضي

عبد اللہ بن عبید اللہ ابن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور حضرت مخرمہ کو ایک بھی عنایت نہ فرمائی۔ پس حضرت مخرمہ نے فرمایا اے بیٹے! میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو۔ پس میں آپ کے ساتھ گیا۔ فرمایا کہ اندر جاؤ اور حضور کو میرے پاس بلا لاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو بلایا تو آپ ان میں سے ایک قبا اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے یہ سنبھال رکھی تھی۔ پس انہوں نے آپ کی طرف دیکھا۔ ابن موہب نے مخرمہ بھی کہا ہے۔ پھر دونوں متفق ہو گئے فرمایا مخرمہ راضی ہو گیا۔ قتیبہ نے ابن ابی ملیکہ

مَخْرَمَةُ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يُسَمِّهِ.

سے روایت کرتے ہوئے نام نہیں لیا ہے۔

بَابٌ ۲۲۵ فِي لُبْسِ الشُّهْرَةِ.

شہرت کے لیے لباس پہننا

۶۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنِ الْمُهَاجِرِ الشَّامِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ زَادَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ثُمَّ تُلْهَبُ فِيهِ النَّارُ.

محمد بن عیسٰے، ابو عوانہ۔ محمد بن عیسٰے، شریک، عثمان بن ابی زرعہ، مہاجر شامی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ حدیث شریک میں مرفوعاً فرمایا۔ جو شہرت کے لیے لباس پہنے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اُسے اُسی طرح کا لباس پہنائے گا۔ ابو عوانہ نے یہ بھی کہا، پھر اُس میں آگ لگا دے گا۔

۶۳۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ.

مسدد نے ابو عوانہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ذلت کا لباس پہنائے گا۔

۶۳۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو النَّضْرِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتٍ نَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي مُنِيبٍ الْجُرَشِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.

عثمان بن ابی شیبہ، ابو نضر، عبدالرحمان بن ثابت، حسان بن عطیہ، ابو منیب جرشی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ اسی میں شمار ہو گا۔

بَابٌ ۲۲۶ فِي لُبْسِ الصُّوفِ وَالشَّعْرِ.

صوف اور بالوں کا لباس پہننا

۶۳۳- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ الرَّمْلِيِّ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ قَالَ حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ نَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ لُقْمَانَ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ اسْتَكْسَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یزید بن خالد بن یزید بن عبداللہ رملی اور حسین بن علی، ابن ابی زائدہ، مصعب بن شیبہ، صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور آپ کے اوپر بالوں کی سیاہ منقش چادر تھی۔ حسین بن علی، یحیٰی بن زکریا، ابراہیم بن العلاء زبیدی، اسمٰعیل بن عیاش، عقیل بن مدرک، لقمان بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لباس مانگا تو آپ نے مجھے کتان کے دو کپڑے پہنائے۔ پس میں اپنے ساتھیوں میں اپنے آپ کو خوش پوش

فَكَسَانِي خَيْشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَكْسَى أَصْحَابِي۔

دیکھا تھا۔

۴۰۳۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ حَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میرے والد محترم حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے بیٹے! اگر تم ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ دیکھتے کہ ہم پر بارش ہو جاتی تو سمجھتے کہ ہم میں سے بھیڑ بکریوں کی بو آتی ہے۔

۴۰۳۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا عُمَارَةُ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنَ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً أَخَذَهَا بِثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ نَاقَةً فَقَبِلَهَا۔

ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ شاہ ذی یزن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کپڑوں کا ایک جوڑا تحفے کے طور پر بھیجا جو اس نے تینتیس اونٹ یا اونٹنیوں کے بدلے خریدا تھا۔ چنانچہ آپ نے اسے قبول فرما لیا۔

۴۰۳۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى حُلَّةً بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ قَلُوصًا فَأَهْدَاهَا إِلَى ذِي يَزَنَ۔

علی بن زید نے حضرت اسحاق بن عبداللہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیس سے زیادہ اونٹنیوں کے بدلے کپڑوں کا ایک جوڑا خریدا اور وہ شاہ ذی یزن کے لیے تحفے کے طور پر بھیج دیا۔

ف: شاہ ذی یزن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کپڑوں کا ایک قیمتی جوڑا تحفے کے طور پر بھیجا جیسا کہ گزشتہ حدیث میں مذکور ہے اور اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہایت قیمتی جوڑا شاہ ذی یزن کے لیے تحفۃً بھیجا تاکہ شانِ رسالت پر دنیا کی محبت یا کسی کے منت کش ہونے کا دھبہ نہ آنے دیا۔ آپ نے مسندِ علم و عرفان پر فائز ہونے والوں کو بڑا قیمتی درس دیا تھا لیکن ہمارے موجودہ راہنماؤں کی خاصی تعداد یہ جانتے ہوئے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے لیکن پھر بھی جھولی تو پھیلائے رکھتے ہیں لیکن اپنے دستِ مبارک کو اوپر والا ہاتھ بنانے کی ہمت نہیں فرماتے اور معتقدین کی خاصی تعداد بالآخر یہی شکایت کرتی ہوئی نظر آتی ہے ؎

ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی!
گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن

۴۰۳۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا مُوسَى نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَعْنَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، موسیٰ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، حضرت ابو بردہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ ہمارے پاس ایک

قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ فَأَقْسَمَتْ بِاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ۔

موٹا تہبند لے کر تشریف لائیں جو یمن میں بنائی جاتی تھی اور ایک کمبل جس کو ملبدہ کہتے تھے۔ پھر انہوں نے اللہ کی قسم کھا کر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کپڑوں میں ہی وصال فرمایا تھا۔

۴۰۳۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو ثَوْرٍ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيَّةُ أَتَيْتُ عَلِيًّا فَقَالَ ائْتِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَلَبِسْتُ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا جَمِيلًا جَهِيرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا هَذِهِ الْحُلَّةُ قَالَ مَا تَعِيبُونَ عَلَيَّ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنَ الْحُلَلِ۔

ابوزمیل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب حروریہ نے خروج کیا تو میں حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ۔ پس میں نے یمن کے جوڑوں میں سے بہترین جوڑا پہن لیا۔ ابوزمیل کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس خوبصورت اور وجیہ آدمی تھے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا۔ اے ابن عباس! خوش آمدید، یہ جوڑا کیسا ہے؟ فرمایا کہ تم مجھ پر اعتراض کرتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے بہترین جوڑے پہنتے دیکھا ہے۔

ف۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں کچھ لوگوں نے ناراض ہو کر آپ سے نہ صرف علیحدگی اختیار کر لی بلکہ آپ کی مخالفت پر ایسے تل گئے کہ اسے اپنی اُخروی نجات کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھنے لگے۔ وہ بدبخت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی ہستی کو اسلام سے خارج اور کافر سمجھتے اور آپ کے لیے سوّد اللہ وجہہ کہنے میں خاص لطف و لذت محسوس کیا کرتے تھے۔ اسی لیے اہلِ حق نے ان کے بالمقابل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہنا اپنا شعار بنا لیا تھا۔ چونکہ ان خوارج کا مرکز حروراء میں تھا اس لیے انہیں بعض احادیث میں حروریہ کا نام دیا گیا ہے۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حروریہ کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اتمامِ حجت کے لیے بھیجا تھا تاکہ وہ حق کو قبول کر لیں، ان پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ بالآخر امیر المومنین کو ان کے خلاف جہاد کرنا پڑا اور نہروان کے مقام پر خوارج کی طاقت کا جنازہ نکال گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے متعلق بتاتے ہوئے فرمایا تھا۔ لئن ادرکتہم لاقتلنہم قتل عاد۔ اگر میں انہیں پاؤں تو قومِ عاد کی طرح انہیں ہلاک کر کے رکھ دوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان بدبختوں کو ساری مخلوق میں سب سے بدتر شمار کیا کرتے۔ احادیثِ مطہرہ میں ذوالخویصرہ کی امت کی بہت سی نشانیاں بتائی گئی ہیں کہ وہ مسلمانوں میں سب سے عبادت گزار نظر آئیں گے، ان کے دلوں میں مسلمانوں کی بدخواہی اور بت پرستوں کی خیر خواہی بھری ہوئی ہوگی۔ وہ قیامت تک مختلف رنگ و روپ میں نکلتے رہیں گے اور ہر دور میں اہلِ اسلام کے ٹھیکیدار بننے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ مسلمانوں پر ٹھیکیداری جتاتے ہوئے دجال کا جھنڈا بھی خوارج کا آخری گروہ ہی اٹھائے گا۔ ان کی ظاہری دینداری اور عبادت گزاری کے جال

میں پھنس کر ہر فرد کے اندر کتنے ہی مسلمان اپنی عاقبت برباد کرتے رہیں گے اور وہ نہیں سمجھ پائیں گے کہ ظاہر میں جو تقدس کے چھلکے نظر آ رہے ہیں وہ باطن میں عبداللہ بن ابی بن سلول کی اصل کا بیان ہیں۔ اہل ایمان کے قلوب و اذہان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی بھری ہوئی ہے جس کی تعبیر ہے قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفی صدورهم اکبر (۳: ۱۱۸) یعنی ان کے منہ سے بغض و عناد ظاہر ہو گیا اور جتنا ان کے دلوں میں چھپا ہوا ہے وہ تو بہت زیادہ ہے۔ اگر جی گری دیکھنا ہو تو آج بھی ان لوگوں کے عمائد کی تصانیف اس امر کا ثبوت پیش کر رہی ہیں کہ ان میں توہین شان رسالت میں ایسے ایسے ناروا کلمات کثرت سے مل جاتے ہیں جنہیں عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کی معنوی ذریت کے سوا کوئی مسلمان کہلانے والا انہیں زبان یا نوک قلم پر لانے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ خدائے علیم و خبیر ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ گستاخانہ کلمات کب تک سچے مسلمانوں کے قلب و جگر کو چھلنی کرتے رہیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام الٰہی کے مطابق ان لوگوں کے دلوں میں تو عداوت رسول کی چنگاریاں نارِ نمرود کی طرح بھڑک رہی ہوں گی۔ جس کی چنگاریاں آج بھی جا بجا شعلہ زن ہوتی رہتی ہیں۔ اسی ستم ظریفی کے پیش نظر سراپا احتجاج ہو کر سچے مسلمان یوں بارگاہ خداوندی میں دعا کرتے رہتے ہیں ؎

المدد اے خدا سب کے حاجت روا، آج ایمان کی جان خطرے میں ہے
دشمنانِ نبی بن گئے اولیاء، آج سچا مسلمان خطرے میں ہے!
کیسے تفسیر و تفہیم کے نام سے، کیسے مکر و تزویر کا دام ہے
یوں مطالب بتاتے ہیں آیات کے جس سے مفہوم قرآن خطرے میں ہے
مصطفیٰ کے نزاہت و عز و زباں، مصطفیٰ کی انہیں سے کریں کسرِ شاں
کیسی خشمگیں ہیں یہ شوخیاں الاماں تیرے پیارے کی شان خطرے میں ہے

باب ۲۳- ما جاء فی الخز

خز کا بیان

۶۳۹- حدثنا عثمان بن محمد الانماطي البصري نا عبد الرحمن بن عبد الله الرازي ح و نا احمد بن عبد الرحمن الرازي نا ابي قال اخبرني ابي عبد الله بن سعد عن ابيه سعد قال رأيت رجلا ببخارا على بغلة بيضاء عليه عمامة خز سوداء فقال كسانيها رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا لفظ عثمان والاخبار في حديثه.

عثمان بن محمد انماطی بصری، عبدالرحمان بن عبداللہ رازی، احمد بن عبدالرحمان رازی ان کے والد ماجد، ابو عبداللہ بن سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد سعد بن عثمان نے فرمایا میں نے بخارا میں ایک آدمی کو سفید گدھے پر دیکھا جس کے سر پر خز کا سیاہ عمامہ تھا۔ اس نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے زیب تن فرمایا تھا۔ یہ حدیث عثمان راوی کے الفاظ میں ہے۔

۶۴۰- حدثنا عبد الوهاب بن نجدة نا بشر بن بكر عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر قال نا عطية بن قيس نا عبد الرحمن بن غنم الاشعري حدثني ابو عامر او ابو مالك والله

عبدالرحمن بن غنم اشعری سے روایت ہے کہ حضرت ابو عامر یا حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم، میں غلط بیانی نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت

يَمِيْنُ أُخْرَى مَا كَذَبَنِيْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَذَكَرَ كَلَامًا قَالَ يُمْسَخُ مِنْهُمْ آخَرُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

یعنی ایسے لوگ بھی ہوں گے جو خز اور ریشم کو اپنے لیے حلال ٹھہرائیں گے۔ چنانچہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا اور ان کے آخری گروہ کی صورتیں مسخ کر کے قیامت تک بندر خنزیر بنا دیئے جائیں گے۔

بَابٌ ۲۳ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ

ریشمی کپڑا پہننے کا بیان

۴۱۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَأٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُوْدِ إِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخًا لَهٗ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے مسجد کے دروازے پر ایک حلہ بکتے ہوئے دیکھا تو عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کاش اسے آپ خرید لیں اور جمعہ کے روز پہنا کریں نیز جب وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ان میں سے حلے آئے اور آپ نے ان میں سے ایک حلہ (جوڑا) حضرت عمر کو دے دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہنا رہے ہیں حالانکہ حلہ عطارد کے متعلق آپ نے ایسا فرمایا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا۔ چنانچہ حضرت عمر نے اسے مکہ میں اپنے مشرک بھائی کو پہنا دیا۔

۴۱۲۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ وَقَالَ تَبِيْعُهَا وَتُصِيْبُ بِهَا حَاجَتَكَ۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی واقعے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ استبرق کا حلہ اور اسی روایت میں کہا۔ پھر آپ نے حضرت عمر کی طرف دیباج کا ایک جبہ بھجوایا اور فرمایا: اسے فروخت کر کے اپنی حاجت پوری کر لو۔

۴۱۲۳ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمَّادٌ ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ إِلٰى عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عتبہ بن فرقد کے لیے لکھا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم سے منع فرمایا ہے مگر جیسے کہ اتنا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا إِصْبَعَيْنِ وَثَلَاثَةً وَأَرْبَعَةً۔

جو صرف دو انگشت یا تین یا چار (یعنی دھاری یا بیل کی شکل میں) ہو۔

۴۰۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَأَتَيْتُهُ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا لِتَلْبَسَهَا فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑے کا تحفہ پیش کیا گیا۔ آپ نے وہ میرے لیے بھیج دیا۔ میں اُسے پہن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے مبارک چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے۔ فرمایا کہ میں نے تمہارے پہننے کے لیے نہیں بھیجا تھا۔ پس آپ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے وہ اپنی عورتوں میں بانٹ دیا۔

باب ۲۳۲۔ مَنْ كَرِهَهُ۔

جس نے اسے ناپسند کیا

۴۰۲۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ۔

ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے والد ماجد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسّی کپڑے کو پہننے سے منع فرمایا ہے اور معصفر کے پہننے سے نیز سونے کی انگوٹھی سے اور (منع فرمایا ہے) رکوع کے اندر قرآن مجید پڑھنے سے۔

۴۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے والد ماجد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے منع فرمایا رکوع اور سجدوں میں قرآن مجید پڑھنے سے۔

۴۰۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بِهٰذَا زَادَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن عمرو نے ابراہیم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا اور میں نہیں کہتا کہ تمہیں منع فرمایا ہے۔

۴۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ الرُّومِ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شاہِ روم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سندس کا چوغہ تحفے کے طور پر بھیجا۔ جب آپ نے اُسے پہنا تو

وسلم مستقة من سندس فلبسها فكأني أنظر إلى يديه تذبذبان ثم بعث بها إلى جعفر فلبسها ثم جاءه فقال النبي صلى الله عليه وسلم إني لم أعطكها لتلبسها قال فما أصنع بها قال أرسل بها إلى أخيك النجاشي.

گویا میں اب بھی آپ کے مبارک ہاتھوں کو حرکت کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے وہ حضرت جعفر کے لیے بھیجا، وہ اسے پہن کر حاضر بارگاہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا تھا۔ عرض گزار ہوئے کہ پھر اس کا کیا کروں؟ فرمایا کہ اسے اپنے بھائی نجاشی (شاہ حبشہ) کے لیے بھیج دو۔

ف۔ شاہِ روم نے تحفے کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک قیمتی چادر بھیجا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ سندس کا ریشمی چادر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرحمت فرمایا۔ حکایت فرماتے وقت جو دستِ مبارک حرکت میں آئے تو حضرت انس فرماتے ہیں: فکانی انظر الی یدیہ تذبذبان۔ گویا اب بھی آپ کے ہاتھ کو حرکت کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کے دل و دماغ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر حرکت سما جاتی اور گھر کر لیا کرتی تھی۔ وہ تصور ان کے ذہنوں سے تا زیست نکلتا نہیں تھا۔ جیسا کہ متعدد احادیث مطہرہ میں ایسے واقعات و بیانات مذکور ہوئے ہیں۔ اسی لیے سچے مسلمان آج بھی یوں کہتے ہوئے نظر آتے ہیں ؎

اُن کی دُھن، اُن کی لگن، اُن کی تمنا، اُن کی یاد
مختصر سا ہے، مگر کافی ہے، سامانِ حیات

۶۴۹۔ حدثنا محمد بن خالد قال ثنا روح ثنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصين أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال لا أركب الأرجوان ولا ألبس المعصفر ولا ألبس القميص المكفف بالحرير وأومأ الحسن إلى جيب قميصه قال وقال ألا وطيب الرجال ريح لا لون له قال وطيب النساء لون لا ريح له قال سعيد أراه قال إنما حملوا قوله في النساء على أنها إذا خرجت فأما إذا كانت عند زوجها فلتطيب بما شاءت.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سرخ بالش والے جانور پر سوار نہیں ہوتا اور نہ کسم کا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ میں وہ قمیص پہنتا ہوں جس کے گرد ریشمی کف لگے ہوئے ہوں اور حسن نے اپنی قمیص کی جیب کی طرف اشارہ کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا: خبردار ہو جاؤ، مردوں کی خوشبو وہ ہے کہ جو خوشبو ہو مگر رنگ نہ ہو، جب کہ عورتوں کی خوشبو میں رنگ ہوتا اور خوشبو نہیں ہوتی۔ سعید کا بیان ہے کہ میرے خیال میں عورتوں کے متعلق اس ارشادِ گرامی کا محمل یہ ہے جب وہ باہر نکلے لیکن جب وہ اپنے خاوند کے پاس ہے تو جس طرح کی چاہے خوشبو لگا سکتی ہے۔

۶۵۰۔ حدثنا يزيد بن خالد بن عبد الله ابن موهب الهمداني أنا المفضل يعني ابن فضالة عن عياش بن عباس عن أبي الحصين يعني الهيثم بن شفي قال خرجت أنا وصاحب لي يكنى أبا عامر رجل من المعافر ليصلي

عیاش بن عباس سے روایت ہے کہ ابو الحصین ہیثم بن شفی نے فرمایا: میں اور میرا ساتھی نکلے جن کی کنیت ابو عامر تھی اور قبیلہ معافر کا ایک فرد تھا کہ بیت المقدس میں نماز پڑھیں۔ اور ان کا واعظ ایک ازدی تھا۔ جنہیں ابو ریحانہ کہا جاتا اور وہ صحابی تھے۔ ابو الحصین کا بیان ہے کہ میرا ساتھی مسجد

بِإِيلِيَاءَ وَكَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ أَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ أَبُو الْحُصَيْنِ فَسَبَقَنِي صَاحِبِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ جِئْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلَنِي هَلْ أَدْرَكْتَ قَصَصَ أَبِي رَيْحَانَةَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبَى وَرُكُوبِ النُّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ۔

ساتھی مجھ سے پہلے جا پہنچا۔ پھر میں آ پہنچا تو اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا، کیا آپ نے حضرت ابوریحانہ کی باتیں سنی ہیں؟ میں نے کہا، نہیں۔ کہنے لگا میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے دس باتوں سے منع فرمایا ہے یعنی دانت تیلے کروانے، جسم پر گودانے، سفید بال اکھاڑنے، دو مردوں کا لباس کے بغیر یک جا پڑنے، دو عورتوں کا لباس کے بغیر اکٹھی پڑنے، عجمیوں کی طرح اپنے کپڑے کے نیچے ریشم لگانے، عجمیوں کی طرح اپنے کندھوں پر ریشم لگانا، ڈاکے ڈالنے، درندوں کی کھال پر سوار ہونے اور انگوٹھی پہننے سے مگر جب کہ وہ بادشاہ ہو۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ نَا رَوْحٌ نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ نُهِيَ عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ۔

یحییٰ بن حبیب، روح، ہشام، محمد، عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سرخ ریشمی زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ۔

حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم، شعبہ، ابو اسحاق، ہبیرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، قسی کپڑا پہننے اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ نَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي فِي صَلَاتِي وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو جَهْمٍ ابْنُ حُذَيْفَةَ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نقش و نگار والی ایک چادر میں نماز پڑھی اور اس کے نقش و نگار پر نظر پڑی۔ جب سلام پھیر دیا تو فرمایا۔ یہ چادر لے جا کر ابوجہم کو دے آؤ۔ کیونکہ اس نے مجھے نماز میں اپنی جانب متوجہ کیا تھا اور میرے لیے سادہ چادر لے آؤ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوجہم بن حذیفہ بنی عدی بن کعب سے تھے۔

باب ۲۳ الرخصة في العلم وخيط الحرير

۶۵۴۔ حدثنا مسدد نا عيسى بن يونس نا المغيرة بن زياد نا عبد الله أبو عمر مولى أسماء بنت أبي بكر قال رأيت ابن عمر في السوق اشترى ثوبا شاميا فرأى فيه خيطا أحمر فرده فأتيت أسماء فذكرت ذلك لها فقالت يا جارية ناوليني جبة رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخرجت جبة طيالسة مكفوفة الجيب والكمين والفرجين بالديباج۔

ریشمی نقش و نگار اور ریشمی دھاگے کی اجازت

عبد اللہ ابو عمر مولیٰ اسماء بنت ابو بکر کا بیان ہے کہ میں نے بازار میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک شامی کپڑا خریدتے ہوئے دیکھا جس میں سرخ دھاگا تھا تو انہوں نے وہ واپس کر دیا۔ پس میں حضرت اسماء کے پاس گیا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا اے لونڈی! ذرا مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ مبارک لا کر دو۔ پس وہ ایک طیالسی جبہ نکال کر لائی جس کے گریبان پر، دونوں آستینوں پر اور آگے پیچھے دیباج (ریشم) کا کام کیا ہوا تھا۔

۶۵۵۔ حدثنا ابن نفيل نا زهير نا خصيف عن عكرمة عن ابن عباس قال إنما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الثوب المصمت من الحرير فأما العلم من الحرير وسدى الثوب فلا بأس به۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خالص ریشمی کپڑے سے منع فرمایا ہے۔ اگر ریشمی نقش و نگار ہوں یا صرف ریشمی تانا ہو تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

باب ۲۳ في لبس الحرير لعذر

۶۵۶۔ حدثنا النفيلي نا عيسى يعني ابن يونس عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم لعبد الرحمن بن عوف وللزبير بن العوام في قمص الحرير في السفر من حكة كانت بهما۔

عذر کے باعث ریشمی کپڑا پہننا

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام کو سفر میں ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی کیونکہ دونوں حضرات کو خارش کی شکایت تھی۔

باب ۲۳ في الحرير للنساء

۶۵۷۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي أفلح الهمداني عن عبد الله بن زرير أنه سمع علي بن أبي طالب يقول إن نبي الله صلى الله عليه وسلم أخذ حريرا فجعله في يمينه وأخذ ذهبا

عورتوں کے لیے ریشم کا حکم

ابو افلح ہمدانی نے عبد اللہ بن زریر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا لیا اور دائیں دست مبارک سے پکڑا اور سونا لے کر اسے دوسرے دست مبارک میں تھاما۔ پھر فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری

فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُورِ أُمَّتِي۔

امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

٦٥٨۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيَّانِ قَالَا نَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأٰى عَلٰى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا سِيَرَاءَ قَالَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ۔

عمرو بن عثمان حمصی اور کثیر بن عبید حمصی، بقیہ، زبیدی، زہری سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سرخ ریشمی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔ راوی کا بیان ہے کہ السیراء ریشمی دھاریوں والا ہوتا ہے۔

٦٥٩۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ نَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَنْزِعُهُ عَنِ الْغِلْمَانِ وَنَتْرُكُهُ عَلَى الْجَوَارِي قَالَ مِسْعَرٌ فَسَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

عبد الملک بن میسرہ نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ریشمی کپڑا لڑکوں سے چھین لیتے اور لڑکیوں کو پہنا دیا کرتے تھے۔ مسعر کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے اس بات کے متعلق پوچھا تو وہ اسے نہیں جانتے تھے۔

بَابٌ ٢٣ فِي لُبْسِ الْحِبَرَةِ۔

حبرہ پہننے کا بیان

٦٦٠۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَعْجَبَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کون سا کپڑا زیادہ پسند تھا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ پیارا تھا؟ فرمایا حبرہ (دھاری دار یمنی چادر)

بَابٌ ٢٣ فِي الْبَيَاضِ۔

سفید کپڑوں کا بیان۔

٦٦١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کپڑوں میں سے سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ تمہارے کپڑوں میں بہتر یہی ہیں اور انہیں کا اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے سرموں میں بہتر اثمد ہے جو بینائی کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کو اگاتا ہے۔

باب ۲۳۸ في الخلقان وفي غسل الثوب

۶۶۲۔ حدثنا النفيلي نا مسكين عن الاوزاعي ح وثنا عثمان بن ابي شيبة عن وكيع عن الاوزاعي نحوه عن حسان بن عطية عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى رجلا شعثا قد تفرق شعره فقال اما كان هذا يجد ما يسكن به شعره ورأى رجلا آخر عليه ثياب وسخة فقال اما كان هذا يجد ما يغسل به ثوبه۔

میل کچیل نکالنا اور کپڑے کو دھونا

نفیلی، مسکین، اوزاعی ۔ عثمان بن ابی شیبہ، اوزاعی، حسان بن عطیہ، محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے ایک شخص کو پراگندہ حال میں دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ فرمایا کیا اسے سر کو صاف کرنے کے لیے کوئی چیز نہیں ملتی؟ پھر ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس کے کپڑے میلے کچیلے تھے۔ فرمایا اسے کوئی چیز نہیں ملتی جس سے اپنے کپڑوں کو دھولے۔

۶۶۳۔ حدثنا النفيلي نا زهير نا ابو اسحق عن ابي الاحوص عن ابيه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم في ثوب دون فقال الك مال قال نعم قال من اي المال قال قد آتاني الله من الابل والغنم والخيل والرقيق قال فاذا آتاك الله مالا فلير اثر نعمة الله عليك وكرامته۔

ابوالاحوص سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں میلے کچیلے کپڑوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا۔ فرمایا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا کہ کیسا مال ہے؟ عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، بھیڑ بکریاں، گھوڑے اور غلام عنایت فرمائے ہیں۔ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت اور بخشش کا تم سے نشان ظاہر ہونا چاہیئے۔

ف: معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو مال عطا فرمائے تو اُسے اپنے لباس وغیرہ سے خدا کی اس نعمت کا اظہار کرنا چاہیئے۔ یہ نہ ہو کہ مال کو جمع کرتا جائے اور خود خستہ حال رہے کہ لوگ اُسے تنگ دست سمجھیں، ایسا کرنا بھی کفرانِ نعمت ہے۔ ہاں اگر کوئی علاوہ ضروری مال زیادہ خرچ کرتا جاتا ہے اور کھانے پہننے میں بقدرِ کفایت پر اکتفا کر رہا ہے تو بہت ہی اچھا ہے لیکن اس صورت میں مال کے جمع کرنے کا معاملہ سرے سے موجود ہی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۳۹ في المصبوغ بالصفرة

۶۶۴۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي نا عبد العزيز يعني ابن محمد عن زيد يعني ابن اسلم ان ابن عمر كان يصبغ لحيته بالصفرة حتى تمتلئ ثيابه من الصفرة فقيل له لم تصبغ بالصفرة فقال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبغ

زرد رنگنے کا بیان

زید بن اسلم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی داڑھی مبارک کو صفرہ سے زرد رنگا کرتے یہاں تک کہ صفرہ سے اُن کے کپڑوں کو بھی زردی لگ جاتی۔ اُن سے کہا گیا کہ آپ صفرہ سے کیوں رنگتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ رنگتے ہوئے دیکھا اور آپ کو اس سے زیادہ اور کوئی رنگ پسند نہ تھا اور اس سے

بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَلَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ۔

بَابٌ ٢١ فِي الْخُضْرَةِ۔

٦٦٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ ثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ [وَسَلَّمَ فَ]رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ أَخْضَرَيْنِ۔

بَابٌ ٢٢ فِي الْحُمْرَةِ۔

٦٦٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةٍ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الرَّيْطَةُ عَلَيْكَ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُّورًا لَهُمْ فَقَذَفْتُهَا فِيهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ۔

٦٦٧۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ الْمُضَرَّجَةُ الَّتِي لَيْسَتْ بِمُشَبَّعَةٍ وَلَا الْمُوَرَّدَةُ۔

٦٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ شُفْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ أُرَاهُ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَانْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ کے کپڑے بھی بھر جاتے تھے۔ یہاں تک کہ مبارک عمامہ بھی۔

سبز رنگ کا بیان

احمد بن یونس، عبیداللہ بن ایاد، ایاد سے روایت ہے کہ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے اوپر دو سبز چادریں دیکھیں۔

سرخ رنگ کا بیان

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان کے جد امجد نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھاٹی سے اترتے تو آپ میری جانب متوجہ ہوئے اور میرے اوپر کسم کی رنگی ہوئی ایک چادر تھی۔ فرمایا یہ تمہارے اوپر کیسی چادر ہے؟ میں کراہت کی وجہ سمجھ گیا۔ جب میں اپنے گھر والوں میں گیا تو انہوں نے تنور گرم کیا ہوا تھا۔ پس میں نے وہ اس تنور میں ڈال دی۔ جب اگلے روز میں حاضر بارگاہ ہوا تو فرمایا۔ اے عبداللہ! تم نے چادر کا کیا بنایا؟ میں نے واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا کہ تم نے گھر کے کسی فرد کو کیوں نہ پہنا دی؟ کیونکہ عورتوں کے لیے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

عمرو بن عثمان حمصی، ولید، ہشام ابن الغاز نے فرمایا کہ المضرجۃ وہ رنگ ہوتا ہے جو نہ بالکل سرخ ہو اور نہ گلابی۔

شفعہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو (اور ابو علی کا قول ہے کہ) آپ نے کسم کا رنگا ہوا گلابی کپڑا میرے اوپر دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہے؟ پس میں گیا اور اُسے جلا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے اس اپنے کپڑے کا کیا بنایا؟ میں عرض گزار ہوا کہ اُسے جلا دیا ہے۔ فرمایا کہ اپنی کسی گھر والی کو کیوں نہ پہنا دیا۔ امام ابو داؤد نے

مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ فَقُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ثَوْرٌ عَنْ خَالِدٍ فَقَالَ مُوَرَّدٌ وَطَاوُسٌ قَالَ مُعَصْفَرٌ.

نے فرمایا کہ اسے ثور نے خالد سے روایت کرتے ہوئے "مورّد" کہا ہے اور طاؤس نے معصفر کہا ہے۔

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ نَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا جس کے اوپر دو سرخ کپڑے تھے۔ اس نے آپ کو سلام کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَوَاحِلِنَا وَعَلَى إِبِلِنَا أَكْسِيَةً فِيهَا خُيُوطُ عِهْنٍ حُمْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَرَى هَذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْكُمْ فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَفَرَ بَعْضُ إِبِلِنَا فَأَخَذْنَا الْأَكْسِيَةَ فَنَزَعْنَاهَا عَنْهَا.

محمد بن عمرو نے بنی حارثہ کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری سواریوں کے پالانوں اور زین پوشوں کو ملاحظہ فرمایا کہ ان میں اون کی سرخ دھاریاں ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ سرخی تم پر غالب آنے لگی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے باعث ہم جلدی سے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ہمارے بعض اونٹ بدکنے لگے تو ہم نے زین پوشوں کو ان سے اتار دیا۔

۶۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الطَّائِيُّ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ ابْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ الْأَبَحِّ السَّلِيحِيِّ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَتْ كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَأَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْبُغُ ثِيَابًا لَهَا بِمَغْرَةٍ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى

ابن عوف طائی، محمد بن اسمٰعیل، ان کے والد ماجد، ضمضم بن زرعہ، شریح بن عبید، حبیب بن عبید، حریث بن ابج سلیحی سے روایت ہے کہ حضرت بنی اسد کی ایک عورت نے فرمایا۔ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب کے پاس تھی اور ہم ان کے کپڑے گیرو میں رنگ رہی تھیں۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری جانب تشریف لائے۔ جب آپ نے گیرو ملاحظہ فرمایا تو واپس لوٹ گئے۔ جب یہ بات حضرت زینب نے دیکھی تو سمجھ گئیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے

الْمُغْرَةِ فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ عَلِمَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ مَا فَعَلَتْ فَأَخَذَتْ فَغَسَلَتْ ثِيَابَهَا وَوَارَتْ كُلَّ حُمْرَةٍ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فَاطَّلَعَ فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا دَخَلَ۔

ناپسند فرمایا ہے۔ پس انہوں نے کپڑے کو دھو ڈالے اور سرخی بالکل دُور کر دی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس لوٹے اور ایسی کوئی چیز نہ دیکھی تو اندر تشریف لے آئے۔

بَابٌ ۲۲۲ فِي الرُّخْصَةِ۔

اس کی اجازت

۴۰۷۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ وَرَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ۔

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کانوں تک تھے۔ میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں دیکھا ہوں میں نے ہرگز کسی کو آپ سے خوبصورت نہیں دیکھا۔

۴۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلٰى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ۔

ہلال بن عامر کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خچر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور آپ کے اُوپر سرخ چادر تھی۔ حضرت علی آپ کے آگے لوگوں تک ارشادات پہنچا رہے تھے۔

بَابٌ ۲۲۳ فِي السَّوَادِ۔

سیاہ رنگ کا بیان

۴۰۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ رِيْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرِّيْحُ الطَّيِّبُ۔

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے چادر سیاہ رنگی۔ آپ نے اسے اوڑھا۔ جب پسینہ آیا تو اس میں سے صوف کی بُو آنے لگی لہٰذا اسے اتار دیا۔ راوی کا بیان ہے کیونکہ آپ کو خوشبو پسند تھی۔

بَابٌ ۲۲۴ فِي الْهُدْبِ۔

کناری کا بیان

۴۰۷۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ أَبِي خِدَاشٍ عَنْ أَبِي تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ وَقَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰى قَدَمَيْهِ۔

عبید اللہ بن محمد قرشی، حماد بن سلمہ، یونس بن عبید، عبیدہ بن خداش، ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے چادر سے احتباء کر رکھا تھا اس کا ایک سرا آپ کے مبارک قدموں پر پڑا ہوا تھا۔

باب ۲۲۵ فِي الْعَمَائِمِ

عمامہ کا بیان

٦٧٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالُوا أَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

٦٧٧۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔

حضرت جعفر بن عمرو بن حریث کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا جس کا ایک سرا آپ نے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان میں لٹکایا ہوا تھا۔

٦٧٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ نَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

ابوجعفر بن محمد بن علی بن رکانہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رکانہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کشتی کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھتے ہیں (جب کہ مشرکین ٹوپی کے بغیر ہی پگڑی باندھتے ہیں)۔

٦٧٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ خَرَّبُوذَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يَقُولُ عَمَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي۔

سلیمان بن خربوذ نے مدینہ منورہ کے ایک شیخ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر عمامہ باندھا تو اس کا شملہ میرے آگے اور پیچھے لٹکایا (شاید پہلے آگے لٹکایا ہو پھر پیچھے کی طرف لٹکا دیا ہو)۔

ف۔ پگڑیوں کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان پیچھے کی جانب لٹکانا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر عمامہ باندھتے ہوئے شملہ تو یقیناً پیچھے کی جانب رکھا ہوگا لیکن باندھتے وقت ان کے سامنے کی جانب لٹکا دیا ہوگا جیسا کہ باندھتے وقت عموماً کیا جاتا ہے اور فارغ ہوتے ہی پیچھے کی طرف لٹکا دیا ہوگا۔ حدیث میں مجملاً اسی کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ٢٢٣ في لبس الصماء

٦٨٠ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا جرير عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبستين أن يحتبي الرجل مفضيا بفرجه إلى السماء ويلبس ثوبه وأحد جانبيه خارج ويلقي ثوبه على عاتقه۔

٦٨١ - حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن أبي الزبير عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصماء وعن الاحتباء في ثوب واحد۔

باب ٢٢٤ في حل الأزرار

٦٨٢ - حدثنا النفيلي وأحمد بن يونس قالا نا زهير نا عروة بن عبد الله قال ابن نفيل ابن قشير أبو مهل الجعفي نا معاوية بن قرة حدثني أبي قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط من مزينة فبايعناه وإن قميصه لمطلق الأزرار قال فبايعته ثم أدخلت يدي في جيب قميصه فمسست الخاتم قال عروة فما رأيت معاوية ولا ابنه قط إلا مطلقي أزرارهما في شتاء ولا حر ولا يزرران أزرارهما أبدا۔

باب ٢٢٥ في التقنع

٦٨٣ - حدثنا محمد بن داود بن سفيان نا عبد الرزاق أنا معمر قال قال الزهري قال عروة قالت عائشة بينا نحن جلوس في بيتنا في نحر الظهيرة قال قائل لأبي بكر هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقبلا متقنعا في ساعة لم يكن يأتينا فيها فجاء رسول الله

صماء کے طور پر کپڑا پہننا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس سے منع فرمایا ہے۔ ایک یہ کہ آدمی کپڑے کو اس طرح لپیٹے کہ اس کی شرمگاہ آسمان تک کھلی رہے۔ دوسرے یہ کہ کپڑے کو ایک جانب لپیٹے اور اس کپڑے کا دوسرا سرا اپنے کندھے پر ڈال دے۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صماء سے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

گریبان کھلا رکھنے کا بیان

ابن قشیر ابو مہل جعفی نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں مزینہ کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ پس ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے کرتہ مبارک کا گریبان کھلا ہوا تھا۔ جب میں نے بھی بیعت کی اور اپنا ہاتھ آپ کی قمیص مبارک میں داخل کر کے مہر نبوت سے مس کیا۔ عروہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے معاویہ بن قرہ اور ان کے صاحبزادے کو ہرگز نہیں دیکھا مگر ان کے گریبان کھلے ہی رہتے تھے خواہ سردی کا موسم ہوتا یا گرمی کا۔ وہ دونوں حضرات اپنے گریبانوں میں کبھی گھنڈیاں نہیں لگاتے تھے۔

سر کو چھپانے کا بیان

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے حضرت ابوبکر سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر مبارک کو چھپائے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ حالانکہ آپ اس وقت تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم فاستأذن فأذن له فدخل.

باب ۲۴: ما جاء في إسبال الإزار

۴۰۸۴. حدثنا مسدد ثنا يحيى عن أبي غفار قال ثنا أبو تميمة الهجيمي وأبو تميمة اسمه طريف بن مجالد عن أبي جري جابر بن سليم قال رأيت رجلا يصدر الناس عن رأيه لا يقول شيئا إلا صدروا عنه قلت من هذا قالوا هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت عليك السلام يا رسول الله مرتين قال لا تقل عليك السلام فإن عليك السلام تحية الميت قل السلام عليك قال قلت أنت رسول الله قال أنا رسول الله الذي إذا أصابك ضر فدعوته كشفه عنك وإن أصابك عام سنة فدعوته أنبتها لك وإذا كنت بأرض قفراء أو فلاة فضلت راحلتك فدعوته ردها عليك قال قلت اعهد إلي قال لا تسبن أحدا قال فما سببت بعده حرا ولا عبدا ولا بعيرا ولا شاة قال ولا تحقرن شيئا من المعروف وأن تكلم أخاك وأنت منبسط إليه وجهك إن ذلك من المعروف وارفع إزارك إلى نصف الساق فإن أبيت فإلى الكعبين وإياك وإسبال الإزار فإنها من المخيلة وإن الله لا يحب المخيلة وإن امرؤ شتمك وعيرك بما يعلم فيك فلا تعيره بما تعلم فيه فإنما وبال ذلك عليه.

۴۰۸۵. حدثنا النفيلي ثنا زهير ثنا موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال

تشریف لے گئے، اجازت مانگی تو آپ کو اجازت دے دی گئی۔ لہٰذا آپ اندر داخل ہو گئے۔

چادر کو لٹکانے کا بیان

حضرت ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اُس کی رائے پر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ وہ فرماتے کوئی اس کے بالمقابل چوں نہیں کرتا۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے دو مرتبہ کہا، یا رسول اللہ! آپ پر سلام۔ فرمایا کہ علیک السلام نہ کہا کرو کیونکہ اس طرح تو مردوں کو سلام کہا کرتے ہیں بلکہ السلام علیک کہا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، جس کی یہ شان ہے کہ جب تمہیں تکلیف پہنچے اور اس سے دعا کرو تو تمہاری تکلیف دور کر دے اور اگر تم قحط سالی میں مبتلا ہو جاؤ اور اس سے دعا کرو تو تمہارے لیے سبزہ اگا دے اور جب تم بے آب و گیاہ جنگل میں ہو اور تمہاری اونٹنی گم ہو جائے، پس اس سے دعا کرو تو تمہارے پاس واپس لے آئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے نصیحت فرمایئے۔ فرمایا کسی کو گالی نہ دینا۔ اُن کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے کسی آزاد یا غلام اور اونٹ یا بکری کو بھی گالی نہیں دی۔ فرمایا کہ کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا اور جب تم کسی بھائی سے گفتگو کرو تو خندہ پیشانی سے کرنا کیونکہ یہ بھی نیکی ہے اور اپنے ازار کو نصف پنڈلی تک اونچی رکھنا اگر یہ پسند نہ ہو تو ٹخنوں تک۔ ازار کو گھسیٹنے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر کے باعث ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتا اور اگر کوئی آدمی تمہیں گالی دے یا تمہارا ایسا عیب بیان کرے جو اُسے تم میں نظر آتا ہو تو تم اس کا عیب بیان نہ کرو جو تمہیں اس میں نظر آتا ہو۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ازراہِ تکبر

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ جَانِبَيْ إِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ۔

اپنا کپڑا گھسیٹے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر بھی نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ مضبوطی سے باندھنے کے باوجود میرا ازار ایک طرف لٹک جاتا ہے۔ فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو جو ازراہِ تکبر ایسا کرتے ہیں۔

۰۸۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا أَبَانُ نَا يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ مُسْبِلًا إِزَارَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ اس نے جا کر وضو کیا پھر آ گیا۔ فرمایا جاؤ وضو کرو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کو کیا ہے کہ اسے وضو کا حکم دے رہے ہیں؟ چنانچہ آپ خاموش رہے پھر فرمایا کہ یہ ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

۰۸۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَأَعَادَهَا ثَلٰثًا قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ أَوِ الْفَاجِرِ۔

خرشہ بن حر نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ ان سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ کیونکہ وہ تو خراب ہوئے اور خسارے میں رہے۔ پھر تین بار یہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ کون ہیں کیونکہ وہ تو خراب ہوئے اور خسارے میں رہے۔ فرمایا کہ ازار لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور اپنے مال کو جھوٹی قسم کے ذریعے بیچنے والا۔

۰۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ الْمَنَّانُ الَّذِيْ لَا يُعْطِيْ شَيْئًا إِلَّا مَنَّةً۔

خرشہ بن حر نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔ پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ احسان جتانے والا وہ ہے جو احسان رکھے بغیر کچھ نہ دیتا۔

۴۰۸۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ إِنَّمَا هُوَ صَلَاةٌ فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَكْبِيرٌ حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ لَوْ رَأَيْتَنَا حِينَ الْتَقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ فَحَمَلَ فُلَانٌ فَطَعَنَ فَقَالَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْغِفَارِيُّ كَيْفَ تَرَى فِي قَوْلِهِ قَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ فَسَمِعَ بِذَلِكَ آخَرُ فَقَالَ مَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَتَنَازَعَا حَتَّى سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْجَرَ وَيُحْمَدَ فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذَلِكَ وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَيَقُولُ أَأَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَمَا زَالَ يُعِيدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ لَيَبْرُكَنَّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا

قیس بن بشر تغلبی کہتے ہیں کہ ان کے والد ماجد نے بتایا جو حضرت ابو درداء کے مصاحب تھے کہ دمشق میں ایک صاحب رہتے تھے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ انہیں ابن حنظلیہ کہا جاتا تھا۔ وہ تنہائی پسند کرتے تھے اور شاذ و نادر ہی لوگوں میں بیٹھتے تھے۔ وہ نماز میں مشغول رہتے اور جب فارغ ہوتے تو گھر جانے تک تسبیح و تکبیر میں مصروف رہتے۔ ایک روز وہ ہمارے پاس سے گزرے اور ہم حضرت ابو درداء کے پاس تھے۔ حضرت ابو درداء نے ان سے کہا کہ کوئی ایسی بات بتائیے جو ہمیں نفع دے اور آپ کا نقصان نہ ہو۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ روانہ فرمایا۔ جب وہ واپس لوٹے تو ان میں سے ایک آدمی آیا جو اس جگہ آ کر بیٹھ گیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے۔

اس نے ایک آدمی سے کہا جو اس کے پہلو میں تھا۔ کاش! آپ نے ہمیں اس وقت دیکھا ہوتا جب دشمن سے ہماری مڈبھیڑ ہوئی۔ فلاں نے نیزہ مار کر کہا، یہ مجھ سے لو میں قبیلہ غفار کا فرزند ہوں۔ اس قول کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ ایک نے کہا کہ اس نے اپنا ثواب ضائع کر دیا۔ دوسرے نے کہا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ دونوں جھگڑنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا۔ اس میں کیا مضائقہ ہے کہ اسے اجر بھی ملے اور اس کی تعریف بھی کی جائے۔ پس میں نے حضرت ابو درداء کو دیکھا کہ اس بات سے خوش ہوئے اور اپنا سر اٹھا کر کہتے، کیا واقعی آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا؟ وہ کہتے ہاں۔ یہ بار بار ان سے پوچھتے رہے یہاں تک کہ میں دل میں کہتا کہ یہ ان کے گھٹنوں پر سوار ہو جائیں گے۔ دوسرے دن کا بیان ہے کہ ایک روز پھر ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابو درداء نے ان سے کہا کوئی ایسی بات جو ہمیں نفع دے اور آپ کا نقصان نہ ہو۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، جہاد کے گھوڑوں پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے وہ کھلا ہاتھ

ثُمَّ قَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا فَعَجِلَ فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ فَأَصْلِحُوا رِحَالَكُمْ وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَتَّى تَكُونُوا كَالشَّامَةِ فِي النَّاسِ

سمیت تک چھوڑ رکھی یا تہبند کو بند کرے۔ پھر ایک دفعہ ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابو الدرداء نے ان سے کہا۔ ایسی بات جو ہمیں نفع دے اور آپ کا نقصان نہ ہو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خریم اسدی خوب آدمی ہے کاش اس کے گیسو لمبے نہ ہوتے اور تہبند لٹکا تا۔ جب یہ بات حضرت خریم تک پہنچی تو انہوں نے چھری لی اور بال کاٹ کر اپنے کانوں تک کر لیے اور تہبند کو نصف پنڈلی تک اٹھا لیا۔ پھر ایک دفعہ ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابو الدرداء نے ان سے کہا۔ ایسی بات جو ہمیں نفع دے اور آپ کا نقصان نہ ہو۔ کہا کہ رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سے ملنے والے ہو لہٰذا اپنی سواری اور لباس کو درست کر لو۔ یہاں تک کہ تم تل کی مانند لوگوں میں ممتاز ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش بکنے اور بدحال رہنے کو پسند نہیں فرماتا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ابو نعیم نے ہشام کے حوالے سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ

تکبر کا بیان

۶۹۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ مُوسَى عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد۔ ہناد بن سری، ابو الاحوص، عطاء بن سائب، موسیٰ راوی نے کہا کہ سلمان اغر اور ہناد راوی نے کہا اغر ابو مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ ہناد راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کبریائی میری چادر اور عظمت میری ازار ہے ان دونوں میں سے ایک چیز بھی مجھ سے چھینے گا اسے میں جہنم میں ڈال دوں گا۔

۶۹۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ

علقمہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا اور وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ ...

امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے قسمل نے اعمش

قَالَ اَبُوْدَاوُدَ رَوَاهُ الْقَسْمَلِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ مِثْلَهُ.

سے مذکورہ حدیث کی طرح۔

۶۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَبُوْمُوْسٰى نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَجُلًا جَمِيْلًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ حُبِّبَ اِلَيَّ الْجَمَالُ وَاُعْطِيْتُ مِنْهُ مَا تَرٰى حَتّٰى مَا اُحِبُّ اَنْ يَفُوْقَنِيْ اَحَدٌ اِمَّا قَالَ بِشِرَاكِ نَعْلِيْ وَاِمَّا قَالَ بِشِسْعِ نَعْلِيْ اَفَمِنَ الْكِبْرِ ذٰلِكَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جو حسین و جمیل تھا۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے خوبصورتی بہت پسند ہے اور اس میں سے اللہ تعالیٰ نے جو حصہ مجھے عطا فرمایا وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی ایک مجھ سے بڑھ جائے یہاں تک کہ جوتے کے تسمے میں۔ عرض گزار ہوا کیا یہ تکبر تو نہیں؟ فرمایا نہیں کیونکہ تکبر تو حق کو مٹانے اور لوگوں کو ذلیل کرنے میں ہے۔

بَابٌ ۲۵ فِيْ قَدْرِ مَوْضِعِ الْاِزَارِ

چادر کتنی نیچی رکھے

۶۹۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْاِزَارِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِزْرَةُ الْمُسْلِمِ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ اَوْ لَا جُنَاحَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ

علاء بن عبدالرحمان کے والد ماجد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ازار کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ تم نے کیسے باخبر پر ہاتھ ڈالا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی ازار نصف پنڈلی تک ہے اور کوئی مضائقہ نہیں یا کوئی گناہ نہیں کہ ٹخنوں تک ہو اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔ جو ازراہِ تکبر اپنا ازار کو لٹکائے تو اس کی طرف اللہ تعالیٰ نگاہِ کرم نہیں فرمائے گا۔

۶۹۴ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ازار، قمیص اور عمامہ کا لٹکانا۔ جس نے ان میں سے کوئی چیز ازراہِ تکبر لٹکائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نگاہِ لطف و کرم نہیں فرمائے گا۔

۶۹۵ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ سُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِزَارِ فَهُوَ فِي الْقَمِيْصِ.

یزید بن سمیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازار کے متعلق جو فرمایا وہی حکم قمیص کا ہے۔

۶۹۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ قُلْتُ لِمَ تَأْتَزِرُ هَذِهِ الْإِزْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتَزِرُهَا.

عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ازار باندھے ہوئے دیکھا کہ اپنی ازار کے کنارے آگے کو پشت قدم پر رکھتے اور پیچھے سے اٹھائے رکھتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ اس طرح ازار کیوں باندھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح ازار باندھتے دیکھا ہے۔



پارہ — ۲۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۲۵ - فِي لِبَاسِ النِّسَاءِ

عورتوں کے لباس کا بیان

۶۹۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۶۹۸ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ.

سہیل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا لباس پہننے والے مرد اور مردوں کا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

۶۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ وَبَعْضُهُ قَرَأْتُ عَلَيْهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ فَقَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ.

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے اس عورت کے متعلق کہا گیا جو مردوں جیسے جوتے پہنے، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد جیسا بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ف ۱- ان تینوں حدیثوں میں مردوں کی وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کی گئی ہے۔ ایک دوسرے کی وضع کے جوتے یا لباس پہننے کے علاوہ عورتوں کا سر کے بال کٹانا اور مردوں کا داڑھی منڈانا بھی اسی قبیل سے ہے جو مغربی تہذیب کے باعث متعدی مرض کی طرح پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ قرن اول میں پہلے عورت کے سر کے بال کاٹنا اسے انتہائی ذلیل و رسوا کرنے کے موقع پر ہوتا تھا اور داڑھی منڈانے کو بہت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ مسلمانوں نے جب اسلام کے ساتھ برائے نام تعلق رکھنے ہی کو کافی سمجھ لیا تو شرافت کا معیار بھی بدل لیا کہ پہلے جو معیوب تھا اب محبوب ہو گیا، پہلے جس سے نفرت تھی اب محبت ہو گئی۔ افسوس! مسلمانوں نے اپنے خصائص و امتیازات ہی مٹا ڈالے۔ اسی لیے تو شاعر مشرق یوں گلہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ـــــ دیکھ لیں تم جو لفافی اور قدر ان میں موجود

باب ٢٥٢ في قول الله تعالى يدنين عليهن من جلابيبهن

٧٠٠ - حدثنا ابو كامل نا ابو عوانة عن ابراهيم بن مهاجر عن صفية بنت شيبة عن عائشة انها ذكرت نساء الانصار فاثنت عليهن وقالت لهن معروفا وقالت لما نزلت سورة النور عمدن الى حجور او حجوز شك ابو كامل فشققنهن فاتخذن منه خمرا

٧٠١ - حدثنا محمد بن عبيد نا محمد بن ثور عن معمر عن ابن خثيم عن صفية بنت شيبة عن ام سلمة قالت لما نزلت يدنين عليهن من جلابيبهن خرج نساء الانصار كان على رؤسهن الغربان من الاكسية.

یہ مسائل ہی حتیٰں دیکھ کے شرمائیں مسعود

اس ارشاد خداوندی کا بیان کہ عورتیں اپنے اوپر اپنی بڑی چادریں ڈال لیا کریں۔

صفیہ بنت شیبہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انصاری عورتوں کا ذکر کیا تو ان کی تعریف کی اور اچھے لفظوں میں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب سورۃ النور نازل ہوئی تو انہوں نے اپنے پردوں یا تہمدوں کی اس میں ابوکامل راوی کو شک ہے پھاڑ دیا اور ان سے اپنے دوپٹے بنا لیے۔

صفیہ بنت شیبہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ عورتیں اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں (۳۳ : ۵۹) تو انصار کی عورتیں ایسے کپڑے اوڑھ کر گویا ان کے سروں پر کوے بیٹھے ہیں۔

باب ٢٥٣ في قول الله تعالى وليضربن بخمرهن على جيوبهن

٧٠٢ - حدثنا احمد بن صالح وسليمان بن داؤد المهري وابن السرح واحمد بن سعيد الهمداني قالوا انا ابن وهب اخبرني قرة بن عبد الرحمن المعافري عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة انها قالت يرحم الله نساء المهاجرات الاول لما انزل الله وليضربن بخمرهن على جيوبهن شققن اكنف قال ابن صالح اكنف مروطهن فاختمرن بها

٧٠٣ - حدثنا ابن السرح قال رايت في كتاب عمي عن عقيل عن ابن شهاب باسناده ومعناه.

ارشادِ خداوندی کہ عورتیں اپنے دوپٹے کا سرا اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔

احمد بن صالح اور سلیمان بن داؤد مہری اور ابن سرح اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، قرہ بن عبدالرحمٰن معافری، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ سب سے پہلے ہجرت کرنے والی مہاجر عورتوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں (۲۴ : ۳۱) تو انہوں نے پردے پھاڑ دیئے۔ ابن صالح کا بیان ہے کہ اپنے پردوں کو پھاڑ کر ان کے دوپٹے بنا لیے۔

ابن سرح کا بیان ہے کہ میں نے اپنے چچا کی کتاب میں عقیل سے بواسطہ ابن شہاب ان کی اسناد کے ساتھ معناً یہ حدیث دیکھی ہے۔

باب ٢٥٤ فيما تبدي المرأة من زينتها

عورت اپنے جسم سے کیا کھلا رکھ سکتی ہے

۴۱۰۴۔ حدثنا یعقوب بن کعب الانطاکی و مؤمل بن الفضل الحرانی قالا انا الولید عن سعید بن بشیر عن قتادۃ عن خالد قال یعقوب بن دریک عن عائشۃ ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا ثیاب رقاق فاعرض عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا اسماء ان المرأۃ اذا بلغت المحیض لم تصلح ان یری منہا الا ھذا و ھذا واشار الی وجہہ وکفیہ قال ابوداؤد ھذا مرسل خالد بن دریک لم یدرک عائشۃ۔

یعقوب بن کعب انطاکی اور مؤمل بن فضل حرانی، ولید، سعید بن بشیر، قتادہ، خالد، یعقوب بن دریک نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے اوپر باریک کپڑا اوڑھا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب سے رخ پھیر لیا اور فرمایا: اے اسماء! عورت جب بالغ ہو جائے تو اسے جسم کا کوئی حصہ دکھانا درست نہیں سوائے اس کے اور اس کے، اور چہرۂ انور اور ہتھیلیوں کی جانب اشارہ فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ خالد بن دریک نے حضرت عائشہ کو نہیں پایا۔

باب ۲۶ فی العبد ینظر الی شعر مولاتہ

غلام کا اپنی مولاۃ کے سر دیکھنا۔

۴۱۰۵۔ حدثنا قتیبۃ و یزید بن خالد بن موھب قالا انا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان ام سلمۃ استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجامۃ فامر ابا طیبۃ ان یحجمہا قال حسبت انہ قال کان اخاہا من الرضاعۃ او غلاما لم یحتلم۔

ابن زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کے لیے اجازت طلب کی، آپ نے ابو طیبہ کو حکم دیا کہ انہیں پچھنے لگائے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں ابو طیبہ ان کا رضاعی بھائی یا نابالغ لڑکا تھا۔

۴۱۰۶۔ حدثنا محمد بن عیسی نا ابو جمیع سالم بن دینار عن ثابت عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی فاطمۃ بعبد قد وھبہ لہا قال وعلی فاطمۃ ثوب اذا قنعت بہ راسہا لم یبلغ رجلیہا واذا غطت بہ رجلیہا لم یبلغ راسہا فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تلقی قال انہ لیس علیک باس انما ھو ابوک وغلامک۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غلام لے کر گئے جو آپ نے انہیں ہبہ کیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ کے اوپر ایسا کپڑا تھا کہ جب اس سے سر ڈھکتیں تو پیر ننگے رہتے اور جب اس سے پیر ڈھکتیں تو سر ننگا رہ جاتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا یہ تردد ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: تمہارے اس لباس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ یہاں صرف تمہارا باپ اور تمہارا غلام ہے۔

باب ۲۷ فی قولہ تعالی غیر اولی الاربۃ

ارشاد خداوندی کہ خدمت گار مردوں کے سوا۔

۴۱۰۷۔ حدثنا محمد بن عبید حدثنا

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً وَقَالَ إِنَّهَا إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَرَى هٰذَا يَعْلَمُ مَا هٰهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ هٰذَا فَحَجَبُوهُ۔

عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس ایک مخنث آیا کرتا اور وہ اسے اُن لوگوں میں شمار کرتی تھیں جن کو عورتوں کی حاجت نہیں۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ مخنث آپ کی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تھا اور اس نے ایک عورت کی تعریف کرتے ہوئے کہا جب وہ آتی ہے تو اس کے پیٹ میں چار بل پڑتے ہیں اور جب جاتی ہے تو آٹھ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! یہ تو عورتوں کی باتیں جانتا ہے۔ لہٰذا تمہارے پاس نہ آیا کرے۔ پس وہ اس سے پردہ کرنے لگیں۔

۷۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِمَعْنَاهُ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا زَادَ وَأَخْرَجَهُ فَكَانَ بِالْبَيْدَاءِ يَدْخُلُ كُلَّ جُمُعَةٍ يَسْتَطْعِمُ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایسے ہی روایت کیا۔ دوسری اسناد سے عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ آپ نے اسے نکلوا دیا تھا تو وہ بیداء میں رہنے لگا اور ہر جمعہ کو کھانا مانگنے مدینہ منورہ میں آیا کرتا۔

۷۰۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا عُمَرُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ إِذًا يَمُوتُ مِنَ الْجُوعِ فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ فَيَسْأَلَ ثُمَّ يَرْجِعَ۔

عمر نے اوزاعی سے اسی واقعے کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! یہ تو بھوک سے مر جائے گا۔ پس آپ نے ہفتے میں دو دفعہ آنے کی اجازت مرحمت فرما دی کہ سوال کر کے واپس لوٹ جایا کرے۔

باب ۲۵ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ

ارشادِ خداوندی کہ عورتیں اپنے دوپٹے کا سرا اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔

۷۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ الْآيَةَ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذٰلِكَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا الْآيَةَ۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ اور مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھا کریں (۲۴ : ۳۱) یہ منسوخ ہو گئی اور استثناء اس سے ہوا۔ القواعد من النساء اللاتی لا یرجون نکاحا۔ (۲۴ : ۶۰) والی آیت سے۔

نبہان مولیٰ ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ

حدثنا محمد بن العلاء نا ابن المبارك عن يونس عن الزهري قال حدثني نبهان مولى أم سلمة عن أم سلمة قالت كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وعنده ميمونة فأقبل ابن أم مكتوم وذلك بعد أن أمرنا بالحجاب فقال احتجبا منه فقلنا يا رسول الله أليس أعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم أفعمياوان أنتما ألستما تبصرانه.

تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھی اور حضرت میمونہ بھی آپ کے پاس تھیں۔ پس حضرت ابن ام مکتوم آ گئے اور یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔ فرمایا کہ دونوں ان سے پردہ کرو۔ ہم دونوں عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا یہ نابینا نہیں ہیں، نہ ہمیں دیکھتے ہیں اور نہ پہچانتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اندھی ہو؟ کیا تم دونوں انہیں دیکھتی نہیں ہو؟

ف ۱۔ معلوم ہوا کہ جس طرح مردوں کے لئے غیر محرم عورتوں کو دیکھنا جائز نہیں اسی طرح عورتوں کو بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ غیر محرم مردوں کو دیکھیں۔ اس اسلامی طرزِ عمل سے بدکاری کا دروازہ ہی بند رہتا ہے۔ آج جو مسلمان عورتیں بناؤ سنگھار کر کے، بھڑکیلے اور نیم عریاں لباس پہن کر دعوتِ نظارہ دے رہی ہیں یہ ہماری اسلام سے برگشتگی اور ذہنی آوارگی کی دلیل ہے جس کا الزام ساری قوم پر عائد ہوتا ہے خواہ وہ مرد ہوں یا عورت، حکمران ہوں یا عوام۔ اسلام کے ساتھ ہمارا رشتہ ڈھیلا ہوا تو ذلتوں پر پہنچ گئے۔ خدا سے دعا ہے کہ ہمیں اپنا آخری سہارا اور بصیرت عطا فرمائے آمین۔

۴۱۲۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن الميمون نا الوليد نا الأوزاعي عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا زوج أحدكم عبده أمته فلا ينظر إلى عورتها.

عمرو بن شعیب کے والد ماجد سے ان کے دادا محترم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کرے تو اس کے بعد اس لونڈی کے ستر کو نہ دیکھے۔

۴۱۳۔ حدثنا زهير بن حرب نا وكيع حدثني داود بن سوار المزني عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا زوج أحدكم خادمه عبده أو أجيره فلا ينظر إلى ما دون السرة وفوق الركبة قال أبو داود صوابه سوار بن داود وهم فيه وكيع.

عمرو بن شعیب کے والد محترم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے خادم، غلام یا ملازم کا نکاح کرے تو اس کی ناف سے نیچے اور گھٹنوں سے اوپر کے حصے کو نہ دیکھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ صحیح نام سوار بن داؤد ہے اور وکیع سے اس کے اندر داؤد بن سوار مزنی کہا، غلطی واقع ہو گئی ہے۔

باب ۲۵۹ كيف الاختمار

دوپٹہ کیسے اوڑھے!

۴۱۴۔ حدثنا زهير بن حرب نا عبد الرحمن ح ونا مسدد نا يحيى عن سفيان عن حبيب

زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن، مسدد، یحییٰ، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، وہب مولیٰ ابی احمد سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ وَهْبٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ مَعْنَى قَوْلِهِ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ يَقُولُ لَا تَعْتَمَّ مِثْلَ الرَّجُلِ لَا تُكَرِّرْهُ طَاقًا أَوْ طَاقَيْنِ۔

سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور وہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں۔ فرمایا کہ ایک ہی پیچ دو، دو پیچ نہ دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ فرمانے سے مراد یہ ہے کہ ایسے نہ لپیٹیں جیسے مرد پگڑی لپیٹتے ہیں یعنی لپیٹنے میں مزید تکرار نہ کی جائے۔

بَابٌ ۲۶ فِي لُبْسِ الْقَبَاطِيِّ لِلنِّسَاءِ۔

عورتوں کا باریک کپڑے پہننا

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

احمد بن عمرو بن سرح اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ابن لہیعہ، موسیٰ بن جبیر، عبید اللہ بن عباس، خالد بن یزید بن معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مصری کپڑے آئے تو آپ نے ان میں سے ایک کپڑا مجھے بھی عطا فرمایا۔ فرمایا کہ اسے پھاڑ کر دو حصے کر لینا۔ ایک حصے سے اپنی قمیص بنا لینا اور دوسرا حصہ اپنی بیوی کو دے دینا اس کا دوپٹہ بنا لے۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلے تو فرمایا اپنی بیوی کو حکم دینا کہ اس کے نیچے کپڑا لگا لے تاکہ اس کا جسم ظاہر نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کرتے ہوئے یحییٰ بن ایوب نے عباس بن عبیداللہ بن عباس کہا ہے۔

بَابٌ ۲۷ فِي الذَّيْلِ۔

ازار لٹکانے کا بیان

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُرْخِي شِبْرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعٌ لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ۔

صفیہ بنت ابو عبید کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئیں جبکہ آپ نے ازار کا ذکر فرمایا کہ یا رسول اللہ! عورت کیا کرے؟ فرمایا کہ ایک بالشت لٹکائے۔ حضرت ام سلمہ عرض گزار ہوئیں کہ اس سے تو اس کا ستر کھلا رہے گا۔ فرمایا تو ایک ہاتھ بھر لٹکا لے اس سے زیادہ نہ بڑھائے (یعنی کپڑا اس سے زیادہ نہ لٹکائے)

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَا عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

سلیمان بن یسار نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا

يسار عن أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث قال أبو داود رواه ابن إسحق وأيوب بن موسى عن نافع عن صفية۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن اسحاق اور ایوب بن موسیٰ، نافع نے صفیہ بنت ابوعبید سے۔

۷۱۸۔ حدثنا مسدد ثنا يحيى بن سعيد عن سفيان أخبرني زيد العمي عن أبي الصديق عن ابن عمر قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم لأمهات المؤمنين في الذيل شبرا ثم استزدنه فزادهن شبرا فكن يرسلن إلينا فنذرع لهن ذراعا۔

ابو الصدیق سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امہات المومنین کو ایک بالشت دامن لٹکانے کی اجازت مرحمت فرمائی جب انہوں نے زیادہ کی درخواست کی تو ان کے لیے ایک بالشت کا اور اضافہ فرما دیا گیا۔ وہ ہمارے پاس کپڑا بھیجتیں تو ہم ان کے لیے ہاتھوں سے ناپ دیا کرتے۔

باب ۲۶۲ في أهب الميتة۔

مردہ جانوروں کی کھالوں کا بیان

۷۱۹۔ حدثنا مسدد ووهب بن بيان وعثمان بن أبي شيبة وابن أبي خلف قالوا ثنا سفيان عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال مسدد ووهب عن ميمونة قالت أهدي لمولاة لنا شاة من الصدقة فماتت فمر بها النبي صلى الله عليه وسلم فقال ألا دبغتم إهابها فاستمتعتم به فقالوا يا رسول الله إنها ميتة قال إنما حرم أكلها۔

مسدد، وہب بن بیان اور عثمان بن ابو شیبہ اور ابن ابی خلف، سفیان، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ مسدد اور وہب کا بیان ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہماری ایک لونڈی کو صدقہ کی بکری دی گئی جو ایک بکری تھی وہ مر گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ تم نے اس کی کھال کی دباغت کیوں نہ کی کہ اس سے فائدہ حاصل کرتے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو مردار ہے فرمایا کہ اس کا کھانا ہی حرام ہے۔

۷۲۰۔ حدثنا مسدد ثنا يزيد ثنا معمر عن الزهري بهذا الحديث لم يذكر ميمونة قال فقال ألا انتفعتم بإهابها ثم ذكر معناه لم يذكر الدباغ۔

معمر نے زہری سے اس حدیث کو روایت کیا ہے لیکن وہ حضرت میمونہ کا ذکر نہیں کرتے۔ حضور نے فرمایا کہ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا، پھر معناً ذکر کیا اور دباغت کا ذکر نہیں کرتے۔

۷۲۱۔ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس ثنا عبد الرزاق قال قال معمر وكان الزهري ينكر الدباغ ويقول يستمتع به على كل حال قال أبو داود لم يذكر الأوزاعي ويونس وعقيل في حديث الزهري الدباغ وذكره

معمر کا بیان ہے کہ زہری دباغت کا انکار کیا کرتے تھے اور کہا کرتے کہ ہر حال میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث زہری میں اوزاعی اور یونس اور عقیل دباغت کا ذکر نہیں کرتے جبکہ زبیدی اور سعید بن عبدالعزیز اور حفص بن ولید نے دباغت کا ذکر کیا ہے۔

الزُّبَيْرِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَحَفْصُ ابْنُ الْوَلِيدِ ذَكَرُوا الدِّبَاغَ.

٧٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ.

زید بن اسلم نے عبدالرحمٰن بن وعلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کھال کی دباغت کر لی جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔

٧٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان کی والدہ ماجدہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مردار کی کھال سے فائدہ اٹھایا جائے جب کہ دباغت کے ذریعے سے صاف کر لیا جائے۔

٧٢٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَتَى عَلَى بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُورُهَا.

جون بن قتادہ نے حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ غزوہ تبوک کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گھر میں داخل ہوئے تو وہاں ایک مشک لٹکی ہوئی تھی پس آپ نے پانی مانگا لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ مردار کا ہے۔ فرمایا کہ اس کو دباغت کرنا ہی اس کی پاکی ہے۔

٧٢٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِي غَنَمٌ بِأُحُدٍ فَوَقَعَ فِيهَا الْمَوْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِي مَيْمُونَةُ لَوْ أَخَذْتِ جُلُودَهَا فَانْتَفَعْتِ بِهَا فَقَالَتْ أَوَيَحِلُّ ذٰلِكَ قَالَتْ نَعَمْ مَرَّ عَلَى

عبداللہ بن مالک بن حذافہ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت عالیہ بنت سبیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کوہ احد پر میری بکریاں تھیں پس مرنے لگیں۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کا ان سے ذکر کیا۔ حضرت میمونہ نے مجھ سے فرمایا تم ان کی کھالیں اتار لو کہ ان سے نفع حاصل کر سکو۔ عرض کی کہ کیا یہ حلال ہے؟ فرمایا ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے قریش کے کچھ لوگ اپنی بکری کو گدھے کی طرح گھسیٹتے ہوئے گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اس کی کھال کیوں

الله صلى الله عليه وسلم رجال من قريش يجرون شاة لهم مثل الحمار فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو أخذتم إهابها قالوا إنها ميتة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطهرها الماء والقرظ۔

نہیں اتارتے۔ عرض گزار ہوئے کہ یہ مردار ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی اور قرظ اسے پاک کر دیتے ہیں۔

ف:- امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ مردار جانور کی کھال دباغت سے پاک اور قابل استعمال ہو جاتی ہے۔ دباغت یہ ہے کہ اسے کچھ چیزیں لگا کر پانی میں پکایا جاتا ہے جس سے اس کی غلاظت دور ہو جاتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم!

باب ۲۶۳ من روى أن لا يستنفع بإهاب الميتة۔

جس کے نزدیک مردہ جانور کی کھال سے فائدہ نہ اٹھایا جائے

۲۶۷۔ حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن الحكم عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن عبد الله بن عكيم قال قرئ علينا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بأرض جهينة وأنا غلام شاب أن لا تستمتعوا من الميتة بإهاب ولا عصب۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک جہینہ کی سرزمین میں ہمارے سامنے پڑھا گیا اور ان دنوں میں نوجوان لڑکا تھا کہ مردوں کی کھال اور پٹھوں سے فائدہ حاصل نہ کرو۔

۲۷۷۔ حدثنا محمد بن إسماعيل مولى بني هاشم قال نا الثقفي عن خالد عن الحكم بن عتيبة أنه انطلق هو وأناس معه إلى عبد الله بن عكيم رجل من جهينة قال الحكم فدخلوا وقعدت على الباب فخرجوا إلي فأخبروني أن عبد الله بن عكيم أخبرهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب إلى جهينة قبل موته بشهر أن لا تنتفعوا من الميتة بإهاب ولا عصب۔ قال أبو داود قال النضر بن شميل يسمى إهابا ما لم يدبغ فإذا دبغ لا يقال له إهاب إنما يسمى شنا وقربة۔

خالد نے حکم بن عتیبہ سے روایت کی ہے کہ وہ اور ان کے ساتھ کچھ آدمی حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گئے جو جہینہ کے ایک فرد تھے۔ حکم کا بیان ہے کہ لوگ اندر داخل ہو گئے اور میں دروازے پر بیٹھا رہا۔ جب وہ میرے پاس آئے تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عکیم نے انہیں بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے ایک ماہ پہلے جہینہ کے لئے نامہ مبارک لکھا کہ مردوں کی کھال اور پٹھوں سے فائدہ نہ اٹھایا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اور نضر بن شمیل نے فرمایا ہے اہاب اس کھال کو کہتے ہیں جس کی دباغت نہ کی گئی ہو جب اس کی دباغت کر دی جاتی ہے تو اسے اہاب نہیں کہتے بلکہ شنّ اور قربہ کہتے ہیں۔

باب ۲۶۴ في جلود النمور۔

چیتے کی کھال کا بیان

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ قَالَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابن سیرین نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی زین پوش اور چیتے کی کھال پر سوار نہ ہوا کرو اور حضرت معاویہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کے بارے میں کسی نے متہم نہیں کیا ہے۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ۔

زرارہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے درمیان چیتے کی کھال ہو۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ نَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ فَقَالَ لَهُ فُلَانٌ أَتَعُدُّهَا مُصِيبَةً فَقَالَ لَهُ وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ وَقَالَ هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَ الْأَسَدِيُّ جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ قَالَ فَقَالَ الْمِقْدَامُ أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغِيظَكَ وَأُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِي وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي قَالَ أَفْعَلُ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

خالد سے روایت ہے کہ حضرت مقدام بن معدیکرب اور عمرو بن اسود اور قنسرین والوں میں سے بنی اسد کا ایک آدمی بسلسلہ وفد حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے پاس گئے۔ پس حضرت معاویہ نے حضرت مقدام سے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت حسن بن علی وفات پا گئے۔ حضرت مقدام نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ فلاں نے ان سے کہا کیا آپ اسے مصیبت شمار کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں اسے مصیبت کیوں نہ سمجھوں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی گود میں اٹھا کر فرمایا تھا: یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے۔ اسدی نے کہا کہ ایک چنگاری تھی جو بجھ گئی۔ [illegible] حضرت مقدام نے فرمایا کہ آج میں تمہیں ناراض کئے بغیر نہیں رہوں گا اور تمہیں وہ باتیں سناؤں گا جو تمہیں ناپسند ہیں۔ پھر فرمایا اے معاویہ اگر میں سچی بات کہوں تو میری تصدیق کر دینا اور غلط کہوں تو میرا جھوٹ ظاہر کر دینا۔ کہا کہ ایسا ہی کروں گا۔ فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سونا پہننے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا کہ میں آپ کو اللہ

عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ قَالَ خَالِدٌ فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ عَلَى أَصْحَابِهِ قَالَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ لِشَيْئِهِ.

کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال پہننے اور اس پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے؟ کہا: ہاں۔ فرمایا: خدا کی قسم اے معاویہ! میں یہ سب کچھ آپ کے گھر میں دیکھتا ہوں۔ حضرت معاویہ نے کہا: اے مقدام! میں جانتا ہوں کہ میں آپ سے نجات نہیں پا سکتا۔ پس حضرت معاویہ نے ان کے لیے اتنے مال کا حکم دیا جتنا کہ ان کے دونوں ساتھیوں کے لیے حکم نہ دیا اور ان کے صاحبزادے کا بھی دو سو والوں میں حصہ مقرر کیا۔ حضرت مقدام نے وہ مال اپنے ساتھیوں میں بانٹ دیا اور اسدی نے جو پایا تھا اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہ دیا۔ جب یہ بات حضرت معاویہ تک پہنچی تو فرمایا: مقدام سخی آدمی ہیں جو اپنا ہاتھ کھلا رکھتے ہیں اور اسدی اپنے مال کو خوب سنبھالنے والے ہیں۔

۷۳۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ.

مسدد، اسمٰعیل بن ابراہیم اور یحییٰ بن سعید، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، ابو الملیح بن اسامہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال (کو استعمال کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ ۲۶۲ فِي الْانْتِعَالِ

جوتے پہننے کا بیان

۷۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ.

موسیٰ بن عقبہ نے ابو الزبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: اکثر جوتے پہنا کرو کیونکہ جب تک آدمی جوتے پہنے رہے گویا وہ سوار رہتا ہے۔

۷۳۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ.

مسلم بن ابراہیم، ہمام، قتادہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین مبارک کے دو تسمے ہوتے تھے۔

۷۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

محمد بن عبد الرحیم ابو یحییٰ، ابو احمد زبیری، ابراہیم بن طہمان، ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتے

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔

پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ لِيَنْتَعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے، چاہیے کہ دونوں پہنے یا دونوں جوتے اتار دے۔

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِي فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتا پہن کر نہ چلے یہاں تک کہ اپنے تسمے کو درست کرے اور نہ ایک موزہ پہن کر چلے اور نہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھائے۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَارُونَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ۔

قتیبہ بن سعید، صفوان بن عیسیٰ، عبداللہ بن ہارون، زیاد بن سعد، ابو نہیک سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ سنت ہے کہ جب کوئی بیٹھے تو اپنے جوتے اتارے اور انہیں اپنے پہلو میں رکھ لے۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہننے لگے تو ابتدا دائیں سے کرے اور جب اتارے تو بائیں سے ابتدا کرے یعنی پہنتے وقت دایاں جوتا پہلے ہو اور اتارتے وقت اسے پیچھے رکھا جائے۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طہارت کرنے، کنگھی کرنے اور جوتے پہننے یعنی اپنے ہر کام میں حتی الامکان دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے۔ مسلم بن ابراہیم نے کہا کہ مسواک کرنے میں بھی اور وہ ذکر نہیں کرتے کہ ہر حالت میں۔

وَنَعْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ وَسِوَاكِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مُعَاذٌ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَاكَهُ.

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے شعبہ سے معاذ نے لیکن مسواک کا ذکر نہیں کرتے۔

٧٣٠. حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِأَيَامِنِكُمْ.

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کپڑے پہنو یا وضو کرو تو اپنے دائیں جانب سے ابتدا کیا کرو۔

بَابُ ٢٦٥ فِي الْفُرُشِ.

بستروں کا بیان

٧٣١. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُرُشَ فَقَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَفِرَاشٌ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ.

یزید بن خالد ہمدانی رملی، ابن وہب، ابوہانی، ابو عبدالرحمن حبلی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ ایک بستر مرد کے لیے ایک بستر عورت کے لیے ایک بستر مہمان کے لیے اور چوتھا بستر شیطان کے لیے ہوتا ہے۔

٧٣٢. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا وَكِيعٌ ح وَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ فَرَأَيْتُهُ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ زَادَ ابْنُ الْجَرَّاحِ عَلَى يَسَارِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ أَيْضًا عَلَى يَسَارِهِ.

احمد بن حنبل، وکیع، عبداللہ بن جراح، وکیع، اسرائیل، سماک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے کاشانۂ اقدس کے اندر داخل ہوا تو میں نے آپ کو سرہانے سے ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔ ابن الجراح نے یہ بھی کہا کہ بائیں جانب۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے اسحاق بن منصور نے اسرائیل سے اور یہ بھی کہ بائیں جانب ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

٧٣٣. حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رُفْقَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ رِحَالُهُمُ الْأَدَمُ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ رُفْقَةٍ كَانُوا بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَؤُلَاءِ.

سعید بن عمرو قرشی کے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اہل یمن کے باشندوں کے بستر چمڑے کے دیکھ کر فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھیوں سے بہت ہی مشابہت رکھنے والوں کو دیکھنا پسند کرتا ہو تو اسے چاہیے کہ ان حضرات کو دیکھ لے۔

٧٣٤. حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے توشکیں بنا لیں؟

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنَّى لَنَا الْأَنْمَاطُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ۔

میں عرض گزار ہوا کہ ہمیں تو گدیلے کہاں میسر فرمایا عنقریب تمہارے پاس تو گدیلے ہوں گے۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ ابْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَنَامُ عَلَيْهَا بِاللَّيْلِ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سرہانہ جسے لگا کر رات کو سوتے چمڑے کا تھا جو کھجور کے ریشوں سے بھرا ہوا تھا۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ضِجْعَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سرہانہ جسے لگا کر رات کو سوتے چمڑے کا تھا جو کھجور کے ریشوں سے بھرا ہوا تھا۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُهَا حِيَالَ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کا بستر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی جائے نماز کے سامنے ہوتا تھا۔

بَابٌ ۲۶۴ فِي اتِّخَاذِ السُّتُورِ

پردے لٹکانے کا بیان

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ نَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فَاطِمَةَ فَوَجَدَ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا فَلَمْ يَدْخُلْ قَالَ وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ إِلَّا بَدَأَ بِهَا فَجَاءَ عَلِيٌّ فَرَآهَا مُهْتَمَّةً فَقَالَ مَا لَكِ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ فَلَمْ يَدْخُلْ فَأَتَاهُ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَاطِمَةَ اشْتَدَّ عَلَيْهَا أَنَّكَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا قَالَ وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا وَمَا أَنَا وَالرَّقْمُ فَذَهَبَ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قُلْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے تو ان کے دروازے پر پردہ دیکھا لہٰذا اندر داخل نہ ہوئے حالانکہ شاید ہی ایسا ہوا ہو کہ آپ اندر داخل ہوئے اور پہلے ان سے نہ ملے ہوں۔ پس حضرت علی آئے تو انہیں مغموم دیکھا فرمایا تمہارا کیا حال ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے لیکن اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت علی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! فاطمہ کو اس بات کا بڑا رنج ہوا ہے کہ آپ تشریف لائے اور ان کے پاس اندر داخل نہ ہوئے۔ فرمایا میرا دنیا سے کیا واسطہ، میرا نقش و نگار سے کیا تعلق۔ پس انہوں نے جا کر حضرت فاطمہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ قُلْ لَهَا فَلْتُرْسِلْ بِهِ إِلَى بَنِي فُلَانٍ۔

گراں گزرا۔ آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس کے لیے آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اسے بنی فلاں کے لیے بھیج دو۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَسَدِيُّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَكَانَ سِتْرًا مُوَشًّى۔

واصل بن عبد الاعلیٰ اسدی، ابن فضیل نے اپنے والد ماجد سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ پردہ نقش و نگار والا تھا۔

ف:۔ نقش و نگار والے پردے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا تھا منع تو جاندار کی تصویر سے فرمایا تھا۔ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر لٹکا ہوا نقش و نگار والا پردہ دیکھا تو رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف نہ لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دریافت کرنے پر آپ نے وجہ بیان فرمائی کہ میرا دنیا اور اس کی زیب و زینت سے کیا واسطہ۔ یہاں دو باتیں قابل غور ہیں کہ پردہ حضور کے کاشانۂ اقدس پر نہیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر لٹک رہا تھا لیکن آپ نے فرمایا کہ میرا دنیا اور اس کی زیب و زینت سے کیا واسطہ! معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ کے گھر کو آپ اپنا ہی گھر تصور فرماتے تھے اور یہ منظور نہ تھا کہ جب میرا دنیا اور اس کے زیب و زینت سے کوئی واسطہ نہیں تو میری بیٹی کا اس سے واسطہ کیوں ہو۔ دوسرے اس میں علماء و مشائخ کے لیے بھی درس ہے کہ جن باتوں سے اجتناب کی وہ لوگوں کو تلقین کرتے ہیں ان سے خود بھی پرہیز کریں نیز اپنی اولاد و متعلقین کو دور رکھنے کی پوری کوشش کریں۔ اگر صورت حال ذرا سی مختلف ہوئی تو ان کے سارے پند و نصائح کو بیکار کر کے رکھ دے گی اور لوگوں کے دلوں میں ان کی وہ عزت و تکریم نہیں ہوگی جو دین کے علمبرداروں کی ہونی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۶۵ فِي الصَّلِيبِ فِي الثَّوْبِ

کپڑے پر صلیب کا نشان ہونا

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبَانُ نَا يَحْيَى نَا عِمْرَانُ بْنُ حِطَّانَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصْلِيبٌ إِلَّا قَضَبَهُ۔

عمران بن حطان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں کوئی ایسی چیز نہ چھوڑتے جس پر صلیب کا نشان ہو مگر توڑ پھوڑ دیا کرتے۔

ف:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی میں مسلمانوں کا صلیب کے ساتھ بھی یہی سلوک رہنا چاہیے اور جن چیزوں پر صلیب کا نشان ہو اور دوسروں کی ملکیت میں ہونے کے باعث اگر اسے توڑ نہ سکیں تو کم از کم اس سے دور اور نفور رہیں۔ یہ غیرت کا تقاضا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۶۶ فِي الصُّوَرِ

تصویروں کا بیان

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

حفص بن عمر، شعبہ، علی بن مدرک، ابو زرعہ بن عمرو بن جریر، عبد اللہ بن نجی کے والد ماجد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے رحمت کے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔

۷۵۲۔ حدثنا وهب بن بقية نا خالد عن سهيل يعني ابن أبي صالح عن سعيد بن يسار الأنصاري عن زيد بن خالد الجهني عن أبي طلحة الأنصاري قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا تمثال وقال انطلق بنا إلى أم المؤمنين عائشة نسألها عن ذلك فانطلقنا فقلنا يا أم المؤمنين إن أبا طلحة حدثنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بكذا وكذا فهل سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يذكر ذلك قالت لا ولكن سأحدثكم بما رأيته فعل خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض مغازيه وكنت أتحين قفوله فأخذت نمطا كان لنا فسترته على العرض فلما جاء استقبلته فقلت السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته الحمد لله الذي أعزك وأكرمك فنظر إلى البيت فرأى النمط فلم يرد علي شيئا ورأيت الكراهية في وجهه فأتى النمط حتى هتكه ثم قال إن الله لم يأمرنا فيما رزقنا أن نكسو الحجارة واللبن قالت فقطعته وجعلته وسادتين وحشوتهما ليفا فلم ينكر ذلك علي۔

حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ کہا کہ آئیے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس چلیں تاکہ ان سے اس کے متعلق پوچھیں۔ پس ہم جا کر عرض گزار ہوئے کہ اے ام المومنین! حضرت ابو طلحہ نے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث اس طرح بیان کی ہے کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا: نہیں لیکن میں تم سے ایک حدیث بیان کرتی ہوں جو میں نے حضور کو کرتے ہوئے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے تھے اور میں واپسی کی منتظر تھی تو میں نے ایک پردہ کہ ہمارے پاس تھا لے کر دروازے کی کڑی سے لٹکا دیا۔ جب آپ تشریف لائے تو میں نے استقبال کیا اور عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ خدا کا شکر ہے جس نے آپ کو عزت بخشی اور آپ کو بزرگی دی۔ پس آپ نے گھر کی طرف نظر کی اور پردہ دیکھا تو مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے پھر پردے کے پاس آ کر اسے پھاڑ دیا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم نہیں دیا کہ اس کی دی ہوئی چیزوں سے پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنائیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اسے کاٹ کر دو تکیے بنا لیے جن میں کھجور کے ریشے بھر دیے۔ اس پر آپ مجھ سے ناراض نہ ہوئے۔

۷۵۳۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا جرير عن سهيل بإسناده مثله قال فقلت يا أمه إن هذا حدثني أن النبي صلى الله عليه وسلم قال وقال فيه سعيد بن يسار مولى بني النجار۔

عثمان بن ابو شیبہ، جریر نے سہیل سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا۔ میں عرض گزار ہوا۔ اماں جان! انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس میں کہا کہ سعید بن یسار مولیٰ تھے بنی نجار کے۔

۷۵۴۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن بكير عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد

حضرت زید بن خالد نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

عن أبي طلحة أنه قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة قال بسر ثم اشتكى زيد بعد فعدناه فإذا على بابه ستر فيه صورة فقلت لعبيد الله الخولاني ربيب ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ألم يخبرنا زيد عن الصور يوم الأول فقال عبيد الله ألم تسمعه حين قال إلا رقما في ثوب.

فرمایا۔ بیشک فرشتے رحمت کے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر بن سعید نے کہا کہ پھر حضرت زید بیمار ہو گئے اور ہم نے ان کی عیادت کی تو ان کے دروازے پر پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ کے پروردہ تھے کیا حضرت زید نے تصویروں کے متعلق پہلے روز ہمیں حدیث نہیں بتائی تھی؟ عبید اللہ نے کہا کہ جب انہوں نے یہ کہا تو کیا آپ نے نہیں سنا کہ کپڑوں میں نقش و نگار کے سوا۔

٧٥٥۔ حدثنا الحسن بن الصباح أن إسمعيل بن عبد الكريم حدثهم قال حدثني إبراهيم يعني ابن عقيل عن أبيه عن وهب بن منبه عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر عمر بن الخطاب زمن الفتح وهو بالبطحاء أن يأتي الكعبة فيمحو كل صورة فيها فلم يدخلها النبي صلى الله عليه وسلم حتى محيت كل صورة فيها.

وہب بن منبہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دنوں میں حضرت عمر بن خطاب کو حکم فرمایا جب کہ وہ بطحاء کے مقام پر تھے کہ کعبہ میں جا کر تمام تصویروں کو مٹا دیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تک بیت اللہ میں داخل نہیں ہوئے جب تک وہ تمام تصویریں مٹا نہ دی گئیں جو اس کے اندر تھیں اور جو بت تھے وہ توڑ کر پھینک دیے گئے۔

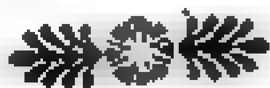
٧٥٦۔ حدثنا أحمد بن صالح ثنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن ابن السباق عن ابن عباس قال أخبرتني ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن جبرئيل عليه السلام كان وعدني أن يلقاني الليلة فلم يلقني ثم وقع في نفسه جرو كلب تحت بساط لنا فأمر به فأخرج ثم أخذ بيده ماء فنضح به مكانه فلما لقيه جبرئيل عليه السلام قال إنا لا ندخل بيتا فيه كلب ولا صورة فأصبح النبي صلى الله عليه وسلم فأمر بقتل الكلاب حتى إنه يأمر بقتل كلب الحائط الصغير ويترك كلب الحائط الكبير.

ابن سباق نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جبرئیل علیہ السلام نے اس رات میرے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن مجھ سے ملاقات نہ کی پھر آپ کے دل میں خیال آیا کہ ہماری چارپائی کے نیچے کتے کا پلا تھا پھر آپ نے حکم فرمایا تو اسے نکال دیا گیا۔ پھر اپنے دست مبارک میں پانی لے کر اس جگہ چھڑکا جب حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا۔ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرما دیا یہاں تک کہ چھوٹے باغ کی حفاظت کرنے والے کتے کو بھی کہ بڑے باغ کی حفاظت کرنے والے کتے کو چھوڑ دیا جاتا تھا۔

٧٥٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى نَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ لِي أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي فِي الْبَيْتِ يُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا الْكَلْبُ لِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ كَانَ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ۔

آخِرُ كِتَابِ اللِّبَاسِ۔

مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے تو مجھ سے کہا۔ میں گزشتہ رات کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ میرے اندر داخل ہونے میں اس کے سوا کوئی رکاوٹ نہ تھی کہ دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں نقش و نگار والا رنگین کپڑا تھا اور گھر کے اندر کتا تھا۔ لہٰذا حکم فرمایئے کہ گھر کے اندر جو تصویریں ہیں ان کے سر کاٹ دیے جائیں تاکہ وہ درخت کی طرح رہ جائیں۔ پردے کے متعلق حکم فرمایئے کہ اسے کاٹ کر دو گدے بنا لیے جائیں تاکہ وہ تصویریں بچھونوں سے روندی جائیں اور کتے کو نکالنے کا حکم فرما دیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا جب کہ پلا امام حسن یا امام حسین کا تھا جو ان کے تخت کے نیچے تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسے بھی نکال دیا گیا۔ لباس کا بیان ختم ہو گیا۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

أول كتاب الترجل

بالوں میں کنگھی کرنے کا بیان

٧٥٨۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن هشام بن حسان عن الحسن عن عبد الله بن مغفل أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الترجل إلا غبا.

٧٥٩۔ حدثنا الحسن بن علي نا يزيد بن هارون أنا الجريري عن عبد الله بن بريدة أن رجلا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم رحل إلى فضالة بن عبيد وهو بمصر فقدم عليه فقال أما إني لم آتك زائرا ولكني سمعت أنا وأنت حديثا من رسول الله صلى الله عليه وسلم رجوت أن يكون عندك منه علم قال ما هو قال كذا وكذا قال فما لي أراك شعثا وأنت أمير الأرض قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينهانا عن كثير من الإرفاه قال فما لي لا أرى عليك حذاء قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يأمرنا أن نحتفي أحيانا.

٧٦٠۔ حدثنا النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق عن عبد الله بن أبي أمامة عن عبد الله بن كعب بن مالك عن أبي أمامة قال ذكر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما عنده الدنيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تسمعون ألا تسمعون أن البذاذة من الإيمان أن البذاذة من الإيمان يعني التقحل قال أبو داود هو أبو أمامة

حسن نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے مگر جب کہ ایک روز کا ناغہ کر کے ہو۔

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روانہ ہوئے جو مصر میں تھے۔ جب پہنچ گئے تو کہا: میں آپ کی زیارت کے لیے نہیں آیا بلکہ میں نے اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی تھی امید ہے کہ آپ کو میری نسبت زیادہ یاد ہوگی۔ انہوں نے کہا۔ وہ کون سی ہے؟ انہوں نے وہ بیان کر دی اور کہا کہ آپ کے بال بکھرے ہوئے دیکھتا ہوں حالانکہ آپ اس سرزمین کے حاکم ہیں۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں زیادہ آسائش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کہا کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو ننگے پیر دیکھتا ہوں؟ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے کہ کبھی ننگے پیر بھی رہا کریں۔

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے ایک روز آپ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم سنتے نہیں، کیا تم سنتے نہیں کہ سادہ وضع میں رہنا ایمان کا حصہ ہے، سادہ وضع میں رہنا ایمان کا ایک حصہ ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ان کا پورا نام حضرت ابو امامہ بن ثعلبہ انصاری ہے۔

ابْنُ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيُّ۔

بَابٌ ۲۶۹ فِي اسْتِحْبَابِ الطِّيبِ۔

۴۱۶۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا۔

خوشبو کا استحباب

نصر بن علی، ابو احمد، شیبان بن عبد الرحمٰن، عبداللہ بن مختار، موسیٰ بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے سکہ نامی خوشبو ہوتی تھی جسے آپ لگایا کرتے تھے۔

بَابٌ ۲۷۰ فِي إِصْلَاحِ الشَّعْرِ۔

۴۱۶۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ۔

بالوں کو درست رکھنے کا بیان

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے بال رکھے ہوئے ہوں تو انہیں باعزت طریقے سے رکھے۔

بَابٌ ۲۷۱ فِي الْخِضَابِ لِلنِّسَاءِ۔

۴۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَتْنِي كَرِيمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ كَانَ حِبِّي عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكْرَهُ رِيحَهُ۔

۴۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَتْنِي غِبْطَةُ بِنْتُ عَمْرٍو الْمُجَاشِعِيَّةُ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُمُّ الْحَسَنِ عَنْ جَدَّتِهَا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِي قَالَ لَا أُبَايِعُكِ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ كَأَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ۔

عورتوں کے لیے خضاب کا بیان

علی بن مبارک نے کریمہ بنت ہمام سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے مہندی کے خضاب کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی بو کو ناپسند فرماتے تھے۔

ام الحسن کی دادی جان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔ حضرت ہند بنت عتبہ عرض گزار ہوئیں کہ یا نبی اللہ! میری بیعت لے لیجئے۔ فرمایا میں تمہاری بیعت نہیں لوں گا جب تک تم اپنی ہتھیلیوں کا رنگ نہ بدل لو گویا وہ درندوں جیسی ہیں۔

۴۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّورِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُطِيعُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عِصْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ

مطیع بن میمون نے صفیہ بنت عصمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ پردے کے پیچھے سے ایک عورت نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا جس کے ہاتھ میں خط تھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام تھا رسول

إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ۔

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک پیچھے کھینچ لیا اور فرمایا: مجھے کیا معلوم کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا۔ عرض گزار ہوئی کہ عورت کا ہے۔ فرمایا اگر تم عورت ہوتیں تو کم از کم اپنے ناخنوں کو مہندی سے رنگ لیا ہوتا۔

ف:۔ عورت اپنے ہاتھوں کو یا کم از کم ناخنوں کو مہندی سے رنگ کرے تاکہ معلوم ہو سکے کہ ہاتھ عورت کا ہے یا مرد کا۔ معلوم ہوا کہ عورت غیر محرم مردوں کو اپنا چہرہ نہ دکھائے۔ ہاتھوں کے ذریعے مردوں اور عورتوں کا امتیاز تو اسی صورت میں کرنا پڑتا ہوگا کہ عورت غیر مردوں کے سامنے نہ آئے۔ اب جب کہ عورت خود ہی مردوں کی طرح سامنے پھرتی ہو تو وہ بھلا مردوں سے ممتاز ہونے کی کب ضرورت محسوس کرے گی۔ ایسی عورتیں تو اب مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کا اعلان کر رہی ہیں تاکہ جو تھوڑا بہت امتیاز باقی رہ گیا ہو اسے بھی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ آمین۔ دوسری بات یہ نظر آتی ہے کہ بعض عورتیں آجکل ناخن پالش استعمال کرتی ہیں مگر وہ پالش ایسی ہے کہ پانی اس کے اندر سرایت کر کے ناخن تک پہنچ نہیں سکتا تو ایسی عورتوں کا نہ وضو ہوتا ہے اور نہ غسل۔ وہ طہارت کرنے کے باوجود بھی شرعاً پلید ہی ہیں اور ان کے لیے قرآن مجید اور دیگر کتب دینیہ کو ہاتھ لگانا ہرگز جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۲ فِي صِلَةِ الشَّعْرِ

بالوں کو جوڑنے کا بیان

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ۔

حمید بن عبد الرحمٰن نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جس سال انہوں نے حج کیا کہ وہ منبر پر تھے اور اپنے ایک سپاہی کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا لے کر فرماتے ہیں: اے مدینہ منورہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ایسی چیز سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے کہ بنی اسرائیل اسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتیں ایسا کام کرنے لگ گئی تھیں۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَعُثْمَانُ

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

ابن أبي شيبة قالا ثنا جرير عن منصور عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله أنه قال لعن الله تعالى الواشمات والمستوشمات قال محمد والواصلات وقال عثمان والمتنمصات ثم اتفقا والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله قال فبلغ ذلك امرأة من بني أسد يقال لها أم يعقوب زاد عثمان كانت تقرأ القرآن ثم اتفقا فأتته فقالت بلغني عنك أنك لعنت الواشمات والمستوشمات قال محمد والواصلات قال عثمان والمتنمصات ثم اتفقا والمتفلجات قال عثمان للحسن المغيرات خلق الله فقال وما لي لا ألعن من لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو في كتاب الله تعالى قالت لقد قرأت ما بين لوحي المصحف فما وجدته فقال والله لئن كنت قرأتيه لقد وجدتيه ثم قرأ وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا قالت إني أرى بعض هذا على امرأتك قال فادخلي فانظري فدخلت ثم خرجت فقال ما رأيت وقال عثمان فقالت ما رأيت فقال لو كان ذلك ما كانت معنا.

تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ محمد بن عیسیٰ نے الواصلات کہا ہے اور عثمان نے المتنمصات۔ پھر دونوں متفق ہو گئے اور خوبصورتی بنانے کے لیے بالوں کو اکھاڑ کر اللہ کی پیدائش کو بدلنے والی عورتوں پر۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ بات بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی جس کا نام ام یعقوب کہا جاتا تھا۔ عثمان راوی نے یہ بھی کہا کہ وہ قرآن مجید پڑھتی تھی۔ پھر دونوں متفق ہو گئے۔ وہ آپ یعنی حضرت ابن مسعود کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کرتے ہیں۔ محمد بن عیسیٰ نے الواصلات کہا ہے اور خوبصورتی کے لیے اللہ کی پیدائش کو بدلنے والی۔ فرمایا کہ میں کیوں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت کی ہو اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہو۔ عورت نے کہا کہ میں نے بھی قرآن مجید پڑھا ہے لیکن اس میں یہ بات نہیں ملی۔ فرمایا کہ خدا کی قسم اگر توجہ سے پڑھتیں تو ضرور پا لیتیں۔ پھر آپ نے پڑھا اور رسول اللہ جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ (۵۹: ۷) عورت نے کہا کہ ان میں سے بعض باتیں میں نے آپ کی بیوی میں دیکھی ہیں۔ فرمایا کہ اندر جا کر دیکھو۔ وہ اندر جا کر باہر آئی۔ فرمایا کیا دیکھا؟ عثمان راوی نے کہا کہ عورت بولی میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ فرمایا اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو وہ ہمارے ساتھ نہ رہ سکتی۔

ف: مذکورہ امور کے کرنے والیوں پر قرآن مجید میں صراحتاً لعنت مذکور نہیں ہے لیکن اس کے باوجود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ چیز قرآن کریم میں موجود ہے اور وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں آیت وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا (۵۹: ۷) تلاوت کرتے ہیں یعنی ان کا فرمانا یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ رسول جس بات سے منع فرمائیں اس سے باز رہو، تو جب ان امور کے کرنے والیوں پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے لہٰذا حضور کے مذکورہ ارشاد ربانی کے تحت یہ لعنت گویا خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔ قرآن مجید میں ایسا حکم صراحتاً نظر نہ آئے یا نظر نہ آنے سے معلوم ہوا کہ قرآن عزیز میں کئی باتیں اجمال کے ساتھ مذکور ہیں جن کی تفصیل حدیث میں ہے، وہ حکم ربانی نہیں اس کی تفصیل احادیث طیبہ میں دیکھی جائے گی اور قرآن سے مسائل کا استنباط کرنے کیلئے آئمہ کرام کی شروحات اور کتب فقہ کی جانب رجوع کیے بغیر چارہ کار نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَتَفْسِيرُ الْوَاصِلَةِ الَّتِي تَصِلُ الشَّعْرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالنَّامِصَةُ الَّتِي تَنْقُشُ الْحَاجِبَ حَتَّى تُرِقَّهُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالْوَاشِمَةُ الَّتِي تَجْعَلُ الْخِيلَانَ فِي وَجْهِهَا بِكُحْلٍ أَوْ مِدَادٍ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ أَحْمَدُ يَقُولُ الْقَرَامِلُ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ

مجاہد بن جبر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا لعنت کی گئی ہے بالوں کو جوڑنے والی، جڑوانے والی، پیشانی کے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر جب کہ بغیر کسی مجبوری کے ایسا کریں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الواصلۃ کا مطلب عورت کے بالوں سے بال جوڑنے والی۔ المستوصلۃ جس کے بالوں سے بال جوڑے جائیں۔ النامصۃ جو ابرو باریک کرنے کے لیے بھوؤں کے بال اکھاڑے۔ المتنمصۃ جس کے بھوؤں کے بال اکھاڑے جائیں۔ واشمۃ جو چہرے پر سرمہ یا سیاہی سے ٹیکا لگائے اور مستوشمۃ وہ ہے جس کے چہرے پر ٹیکا لگایا جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ بالوں کے اندر حضرت احمد مضائقہ نہیں سمجھتے۔

بَابٌ ۲۷۳ فِي رَدِّ الطِّيبِ

خوشبو کو پھیرنے کا بیان

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئَ حَدَّثَهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ طَيِّبُ الرِّيحِ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ۔

حسن بن علی اور ہارون بن عبداللہ، ابوعبدالرحمٰن مقری، سعید بن ابی ایوب، عبیداللہ بن ابوجعفر، اعرج سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو خوشبو پیش کی جائے تو وہ قبول کرنے سے انکار نہ کرے کیونکہ خوشبو کا اٹھانا ہلکا ہوتا ہے۔

بَابٌ ۲۷۴ فِي طِيبِ الْمَرْأَةِ لِلْخُرُوجِ

باہر نکلنے کے لیے عورت کا خوشبو لگانا

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى نَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِي غُنَيْمُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْأَةُ فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قَوْلًا شَدِيدًا۔

غنیم بن قیس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! جب عورت خوشبو لگائے اور لوگوں کے پاس سے گزرے تاکہ انہیں خوشبو پہنچے تو وہ ایسی اور ایسی ہے۔ مراد ان کا بیان ہے کہ سخت لفظ ارشاد فرمایا۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَجَدَ

عبید مولیٰ ابورہم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے ایک عورت ملی جس سے خوشبو آ رہی تھی اور اس کے کپڑے ہوا سے اڑ رہے تھے۔ فرمایا اے جبار

مِنْهَا رِيحَ الطِّيبِ وَلِذَيْلِهَا إِعْصَارٌ فَقَالَ يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ جِئْتِ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ تَطَيَّبْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ حِبِّي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ لِامْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهَذَا الْمَسْجِدِ حَتَّى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ۔

کی اور کہا کہ تم مسجد سے آ رہی ہو؟ کہا ہاں۔ فرمایا تم نے خوشبو لگائی ہوئی ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا کہ میرے حبیب ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو خوشبو لگا کر مسجد میں نماز پڑھے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ واپس جا کر غسل کرے جیسے جنابت کا غسل کیا جاتا ہے۔

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدَنَّ مَعَنَا الْعِشَاءَ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ الْآخِرَةَ۔

نفیلی اور سعید بن منصور، عبداللہ بن محمد ابو علقمہ، یزید بن خصیفہ، بسر بن سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت خوشبو دار دھونی لے تو نماز عشاء ہمارے ساتھ نہ پڑھے۔ ابن نفیل نے الآخرۃ کہا ہے

ف:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت کو نماز عشاء میں شامل ہونے سے منع فرما دیا جس نے خوشبو دار دھونی لی ہو کیونکہ عورت نکلے اور وہ بھی رات کو۔ لہٰذا جو عورتیں دن اور رات ہر وقت خوشبو لگا کر غیر مردوں تک پھرتی اور رہتی ان کا یہ طرز عمل بارگاہ رسالت میں کس درجہ ناپسندیدہ ہوگا۔ افسوس ہے موجودہ دور نے اپنے آپ کو جنسی ارزاں بناتے ہوئے شمع محفل بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمانی غیرت اور نور بصیرت عطا فرمائے آمین

بَابٌ فِي الْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ۔

مردوں کے لیے خلوق کا استعمال

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي لَيْلًا وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيَّ مِنْهُ رَدْعٌ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جَنَازَةَ الْكَافِرِ بِخَيْرٍ وَلَا الْمُتَضَمِّخَ

موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عطاء خراسانی، یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے گھر والوں کے پاس رات کے وقت آیا اور میرے دونوں ہاتھ پھٹ گئے تھے۔ پس انہوں نے زعفران کا خلوق لگا دیا۔ صبح کے وقت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور نہ مرحبا کہا بلکہ فرمایا کہ جا کر اسے دھو آؤ۔ میں اسے دھو کر حاضر خدمت ہوا اور میرے اوپر ایک داغ رہ گیا تھا۔ پس میں نے سلام عرض کیا تو نہ آپ نے سلام کا جواب دیا اور نہ مرحبا کہا بلکہ فرمایا کہ جا کر اسے دھو آؤ۔ پھر میں اسے دھو کر حاضر خدمت ہوا اور سلام عرض کیا تو آپ نے میرے سلام کا جواب دیا اور مجھے مرحبا کہا اور فرمایا کہ فرشتے کافر کے جنازے پر بھلائی لے کر نہیں آتے اور نہ زعفران کا خضاب لگانے والے کے

بالزعفران ولا الجنب ورخص للجنب إذا نام أو أكل أو شرب أن يتوضأ.

پاس اور نہ جنبی کے پاس اور جنبی کو آپ نے سونے اور کھانے پینے کی حالت میں رخصت فرمائی جب کہ وضو کر لے۔

۷۷۵. حدثنا نصر بن علي نا محمد بن بكر أنا ابن جريج أخبرني عمر بن عطاء بن أبي الخوار أنه سمع يحيى بن يعمر يخبر عن رجل أخبره عن عمار بن ياسر زعم عمر أن يحيى سمى ذلك الرجل فنسي عمر اسمه أن عمارا قال تخلقت بهذه القصة والأول أتم بكثير فيه ذكر الغسل قال قلت لعمر وهم حرم قال لا القوم مقيمون.

نصر بن علی، محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء بن ابی الخوار، یحییٰ بن یعمر نے ایک آدمی سے روایت کی ہے جنہیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا تھا۔ عمر بن عطاء کا خیال ہے کہ یحییٰ بن یعمر نے انہیں اس شخص کا نام بتایا تھا لیکن عمر ان کا نام بھول گئے حضرت عمار نے فرمایا کہ مجھے زعفران کا خلوق لگایا گیا یہی واقعہ لیکن پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے اور اس میں نہانے کا ذکر ہے۔ میں (ابن جریج) نے عمر سے کہا کہ کیا وہ حالت احرام میں تھے؟ فرمایا کہ سب حالت اقامت میں تھے۔

۷۷۶. حدثنا زهير بن حرب الأصعي نا أبو جعفر الرازي عن الربيع بن أنس عن جديه قالا سمعنا أبا موسى يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله صلاة رجل في جسده شيء من خلوق قال أبو داود جداه زيد وزياد.

ربیع بن انس کے دادا جان اور نانا جان نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم پر ذرا بھی خلوق لگا ہوا ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان کے دادا جان اور نانا جان کا نام زید اور زیاد ہے۔

۷۷۷. حدثنا مسدد أن حماد بن زيد وإسمعيل بن إبراهيم حدثاهم عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التزعفر للرجال وقال عن إسمعيل أن يتزعفر الرجل.

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے۔ اسمٰعیل بن ابراہیم نے ان یتزعفر الرجل کہا ہے (یعنی التزعفر للرجال کی بجائے)

۷۷۸. حدثنا هارون بن عبد الله نا عبد العزيز بن عبد الله الأويسي نا سليمان بن بلال عن ثور بن زيد عن الحسن بن أبي الحسن عن عمار بن ياسر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة لا تقربهم الملائكة جيفة الكافر والمتضمخ بالخلوق والجنب إلا أن يتوضأ.

ہارون بن عبداللہ، عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، سلیمان بن بلال، ثور بن زید، حسن بن ابوالحسن نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے نہیں آتے کافر کی لاش، زعفران کا خلوق لگانے والا اور جنبی مگر جب کہ وضو کر لے۔

۷۷۹. حدثنا أيوب بن محمد الرقي

ثابت بن حجاج نے عبداللہ ہمدانی سے روایت کی ہے کہ

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ قَالَ فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوقِ۔

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو اہل مکہ اپنے بچوں کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر دست مبارک پھیرتے۔ حضرت ولید بن عقبہ کا بیان ہے کہ مجھے بھی آپ کی خدمت میں لایا گیا اور مجھے زعفران کا خلوق لگا ہوا تھا پس خلوق کے باعث آپ نے مجھے مس بھی نہ فرمایا۔

٧٨٠۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هٰذَا أَنْ يَغْسِلَ هٰذَا عَنْهُ۔

سلم علوی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس پر زرد نشان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی آدمی کی کوئی بات ناپسند ہوتی تو شاید ہی اس کے سامنے کہتے۔ جب وہ چلا گیا تو فرمایا۔ کاش، تم اس سے کہہ دیتے کہ اس نشان کو اپنے جسم سے دھو دیتا۔

بَابٌ ٢٧٦ـ مَا جَاءَ فِي الشَّعْرِ

بالوں کا بیان

٧٨١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ مُحَمَّدٌ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ وَقَالَ شُعْبَةُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے گیسوؤں والے کسی شخص کو سرخ جوڑے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ محمد بن سلیمان نے یہ بھی کہا۔ ایسے بال جو کندھوں تک ہوں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے اسرائیل نے ابو اسحاق سے کہ کندھوں تک اور شعبہ نے کہا ہے کہ جو کانوں کی لو تک پہنچتے ہوں۔

٧٨٢۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔

معمر نے ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک تھے۔

٧٨٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيلُ نَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے

شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

مبارک نصف کانوں تک ہوتے تھے۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوْقَ الْوَفْرَةِ وَدُونَ الْجُمَّةِ۔

ہشام بن عروہ سے اپنے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے عنبریں گوش مبارک سے نیچے اور دوش مبارک سے اونچے ہوا کرتے تھے۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک ہوا کرتے تھے۔

بَابٌ ۲۷۷ مَا جَاءَ فِي الْفَرْقِ۔

مانگ نکالنے کا بیان

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ مُوَافَقَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو لٹکائے رکھتے اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے جب تک اس کے متعلق حکم نہ فرمایا جاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شروع میں پیشانی مبارک پر بالوں کو لٹکائے رکھتے پھر بعد میں مانگ نکالنے لگے۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَفْرُقَ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَعْتُ الْفَرْقَ مِنْ يَافُوخِهِ وَأُرْسِلُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں مانگ نکالنے کا ارادہ کرتی تو پیشانی مبارک کے بالوں کو دونوں جانب لٹکا دیتی یعنی چندیا مبارک کے درمیان کی سیدھ سے آپ کی مبارک پیشانی پر مانگ نکالتی۔

ف :۔ ابتداء میں جب کہ مانگ کے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت میں سر کے بالوں کو سامنے لٹکایا کرتے اور مشرکین کی مخالفت کیا کرتے جب کہ وہ مانگ نکالا کرتے تھے۔ حکم الٰہی کے تحت بعد میں

آپ بھی مانگ نکالنے لگے کہ سامنے کے بالوں کی تقسیم کر دی جاتی۔ آدھے بال دائیں جانب اور آدھے دوسری طرف یعنی سر کے عین درمیان میں مانگ نکال جاتی۔ مسلمانوں کے لیے یہی ایک طریقہ مسنون اہلسنت و جماعت ہے۔ لہٰذا آج کل سر کے بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں کہ ایک تہائی بال بائیں جانب اور دو تہائی دائیں جانب رہیں۔ نیز وہ اردگرد کے بالوں کو چھوٹے کر لیتے ہوئے ایک خاص وضع کے ساتھ حجامت بنواتے ہیں۔ مسلمانوں کو دیگر اقوام کی پیروی سے اجتناب کرنا چاہیے اور اپنے نبی کی پیروی کرنی چاہیے جو دارین کی کامیابی اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ ٢٥٥ فِي تَطْوِيلِ الْجُمَّةِ

٧٨٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ السُّوَائِيُّ وَحُمَيْدُ ابْنُ خُوَارٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُبَابٌ ذُبَابٌ قَالَ فَرَجَعْتُ فَجَزَزْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ وَهٰذَا أَحْسَنُ۔

سر کے بال بہت بڑھانا

محمد بن العلاء، معاویہ بن ہشام اور سفیان بن عقبہ سوائی اور حمید بن خوار، سفیان ثوری، عاصم بن کلیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے سر کے بال لمبے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا۔ نحوست، نحوست! میں واپس لوٹ آیا اور وہاں چھوٹے کر لیے۔ پھر میں اگلے روز حاضر بارگاہ ہوا۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں برا نہیں کہا لیکن یہ زیادہ خوبصورت ہیں ٭

بَابٌ ٢٥٦ فِي الرَّجُلِ يَعْقِصُ شَعْرَهُ

٧٨٩۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ تَعْنِي عَقَائِصَ۔

مرد کا سر کے بالوں کو گوندھنا

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز ہوئے تو سر مبارک کے بالوں کی چٹیں بنا رکھی تھیں ٭

بَابٌ ٢٥٧ فِي حَلْقِ الرَّأْسِ

٧٩٠۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ أَبِي يَعْقُوبَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوا لِي الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا۔

سر منڈانے کا بیان

عقبہ بن مکرم اور ابن المثنیٰ، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، محمد بن ابو یعقوب، حسن بن سعد، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر کے گھر والوں سے تین دن کے بعد تشریف لانے کا وعدہ فرمایا۔ پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا! میرے بھائی پر آج کے بعد کوئی نہ روئے۔ پھر فرمایا کہ میرے بھتیجوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ ہم چڑیا کے بچوں کی طرح پریشان حال تھے فرمایا کہ حجام کو بلا کر لاؤ۔ چنانچہ اسے حکم فرمایا تو اس نے ہمارے سر مونڈ دیے۔

باب ۲ فِي الصَّبِيِّ لَهُ ذُؤَابَةٌ

بچوں کی زلفیں

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَحْمَدُ كَانَ رَجُلًا صَالِحًا قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ وَالْقَزَعُ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَيُتْرَكَ بَعْضُ شَعْرِهِ۔

عمر بن نافع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ قزع اس کو کہتے ہیں کہ بچے کے سر کے کچھ بال منڈوا دیے جائیں اور کچھ بال باقی چھوڑ دیے جائیں۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ لَهُ ذُؤَابَةٌ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ بچے کے سر کے بال منڈوا دیے جائیں اور چوٹی چھوڑ دی جائے۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ احْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کے بعض بال مونڈے ہوئے تھے اور بعض چھوڑ رکھے تھے۔ آپ نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا۔ سارے مونڈا کرو یا سارے رکھا کرو۔

باب ۲ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

اس کی اجازت کا بیان

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي لَا أَجُزُّهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُ بِهَا۔

ثابت بنانی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے سر پر چوٹی تھی والدۂ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں اسے نہیں کاٹوں گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے کھینچتے اور پکڑا کرتے تھے۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوا هَذَيْنِ أَوْ قُصُّوهُمَا فَإِنَّ هَذَا زِيُّ الْيَهُودِ۔

حجاج بن حسان کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس میری بہن مغیرہ نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا۔ جن دنوں تم لڑکے تھے تو تمہارے سر پر دو زلفیں یا لٹیں تھیں۔ پس انہوں نے (حضرت انس نے) تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا، برکت کی دعا کی اور فرمایا کہ انہیں کاٹ دو کیونکہ یہ یہود کا طریقہ ہے۔

باب ۲۸۳ ۔ فِي أَخْذِ الشَّارِبِ۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا صَدَقَةُ الدَّقِيقِيُّ نَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقَ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَقَصَّ الشَّارِبِ وَنَتْفَ الْإِبْطِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَنَسٍ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُقِّتَ لَنَا۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ نَا زُهَيْرٌ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَقَرَأَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ عَلَى أَبِي الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نُعْفِي السِّبَالَ إِلَّا فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالِاسْتِحْدَادُ حَلْقُ الْعَانَةِ۔

باب ۲۸۴ ۔ فِي نَتْفِ الشَّيْبِ

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى ح وَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ

مونچھیں پست کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ پیدائشی سنتیں پانچ ہیں یا پانچ باتیں پیدائشی سنت ہیں۔ ختنہ کرنا، موئے زیر ناف مونڈنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں پست کرنا۔

ابوبکر بن نافع کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھوں کو کتروانے اور داڑھی کو بڑھانے کا حکم فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے موئے زیر ناف مونڈنے، ناخن کاٹنے، مونچھیں کترانے اور بغلوں کے بال اکھاڑنے کی مدت چالیس روز مقرر فرمائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے جعفر بن سلیمان، ابو عمران نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغیر یہ ذکر کیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مدت مقرر فرمائی۔

ابن نفیل، زہیر، عبدالملک بن سلیمان، ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم حج اور عمرہ کے سوا داڑھیوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الاستحداد کے معنی یہاں موئے زیر ناف مونڈنا ہے۔

سفید بالوں کو اکھاڑنے کا بیان

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفید بال کو نہ اکھاڑا کرو کیونکہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو مسلمانی کی حالت میں سفیدی آئی۔ سفیان سے مروی ہے کہ وہ قیامت کے روز اس کے لیے نور ہوگا۔ حدیث یحییٰ میں ہے کہ اس کے بدلے

قَالَ عَنْ سُفْيَانَ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً.

اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا اور اس کے بدلے ایک گناہ معاف فرمائے گا (یعنی بال کے سفید ہو جانے کے باعث)۔

بَابٌ ۲۸۵ فِي الْخِضَابِ.

خضاب کا بیان

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ.

سلیمان بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے، لہٰذا تم ان کی مخالفت کیا کرو۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ.

احمد بن عمرو بن سرح، احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ابن جریج، ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فتح مکہ کے روز حضرت ابو قحافہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو ان کا سر اور داڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی چیز سے ان کا رنگ تبدیل کر دو اور سیاہ رنگ سے بچتے رہنا۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ.

حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، سعید جریری، عبداللہ بن بریدہ، ابو الاسود دیلی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بڑھاپے کو تبدیل کرنے کے لیے مہندی اور کتم کیا ہی اچھی چیزیں ہیں۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ ذُو وَفْرَةٍ بِهَا رَدْعُ حِنَّاءٍ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ.

ابن ایاد سے روایت ہے کہ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے گیسوئے مبارک تا بگوش تھے جن پر مہندی کا رنگ چڑھا ہوا تھا اور آپ کے اوپر دو سبز چادریں تھیں۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبْجَرَ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ

محمد بن العلاء، ابن ادریس، ابن ابجر، ایاد بن لقیط سے روایت ہے کہ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے والد محترم نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اپنی پشت مبارک دکھائیے کیونکہ

لَهُ أَرِنِي هَذَا الَّذِي بِظَهْرِكَ فَإِنِّي رَجُلٌ طَبِيبٌ قَالَ اللَّهُ الطَّبِيبُ بَلْ أَنْتَ رَجُلٌ رَفِيقٌ طَبِيبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا۔

میں طبیب ہوں۔ فرمایا طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے اور تم رفیق ہو۔ طبیب وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي فَقَالَ لِرَجُلٍ أَوْ لِأَبِيهِ مَنْ هَذَا قَالَ ابْنِي قَالَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ۔

ایاد بن لقیط سے روایت ہے کہ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے ایک شخص یا میرے والد محترم سے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میرا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ تمہارا بوجھ اس پر نہیں ڈالا جائے گا اور آپ نے ریش مبارک میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَخْضِبْ وَلَكِنْ قَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ خضاب نہیں لگاتے تھے لیکن حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خضاب لگایا۔

بَابٌ ۲۸۶ فِي خِضَابِ الصُّفْرَةِ

زرد خضاب کا بیان

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ نَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

عبدالرحیم بن مطرف ابو سفیان، عمرو بن محمد، ابن ابی رواد، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبتیہ نعلین مبارک پہنا کرتے اور ریش مبارک کو ورس اور زعفران سے زرد کیا کرتے اور حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هَذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص گزرا جس نے مہندی کا خضاب لگایا ہوا تھا۔ فرمایا یہ کیا خوب ہے۔ پھر دوسرا آدمی گزرا جس نے مہندی اور کتم کا خضاب لگایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ تو اس سے بھی خوب تر ہے۔ پھر تیسرا شخص گزرا جس نے زرد خضاب لگایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ تو سب سے ہی بہتر ہے۔

باب ۲۸۵ ما جاء في خضاب السواد

۸۱۰۔ حدثنا أبو توبة نا عبيد الله عن عبد الكريم الجزري عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون قوم يخضبون في آخر الزمان بالسواد كحواصل الحمام لا يريحون رائحة الجنة۔

سیاہ خضاب کا بیان

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک ایسی قوم ہوگی جو آخری زمانے میں سیاہ خضاب لگائے گی کبوتروں کے سینے جیسا، وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھیں گے۔

ف: مہندی وغیرہ کے ساتھ سرخ رنگ کا خضاب کرنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا۔ اسی لیے حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مہندی وغیرہ کے ساتھ سرخ خضاب کیا کرتے تھے۔ سیاہ خضاب کی آپ نے سختی سے ممانعت فرمائی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۸۶ في الانتفاع بالعاج

۸۱۱۔ حدثنا مسدد نا عبد الوارث بن سعيد عن محمد بن جحادة عن حميد الشامي عن سليمان المنبهي عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سافر كان آخر عهده بإنسان من أهله فاطمة وأول من يدخل عليها إذا قدم فاطمة فقدم من غزاة له وقد علقت مسحا أو سترا على بابها وحلت الحسن والحسين قلبين من فضة فقدم فلم يدخل فظنت أنما منعه أن يدخل ما رأى فهتكت الستر وفككت القلبين عن الصبيين وقطعته منهما فانطلقا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهما يبكيان فأخذ منهما وقال يا ثوبان اذهب بهذا إلى آل فلان أهل بيت بالمدينة إن هؤلاء أهل بيتي أكره أن يأكلوا طيباتهم في حياتهم الدنيا يا ثوبان اشتر لفاطمة قلادة من عصب وسوارين من عاج۔ آخر كتاب الترجل

ہاتھی دانت سے نفع حاصل کرنا

سلیمان منبہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولیٰ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ ہوتیں اور واپسی پر سب سے پہلے جن کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ ہوتیں۔ ایک دفعہ آپ کسی غزوے سے واپس آئے تو انہوں نے کوئی ٹاٹ یا پردہ اپنے دروازے پر لٹکایا ہوا تھا اور امام حسن اور امام حسین دونوں کو چاندی کے کنگن پہنا رکھے تھے۔ آپ تشریف لائے لیکن اندر داخل نہ ہوئے وہ سمجھ گئیں کہ ان چیزوں کو دیکھ کر آپ اندر تشریف لانے سے رکے ہیں۔ پس انہوں نے پردہ اتار دیا اور دونوں بچوں کے کنگن بھی اتار لیے اور کاٹ کر ان کے درمیان ڈال دیئے۔ دونوں شہزادے روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے دونوں سے وہ ٹکڑے لے لیے اور فرمایا۔ اے ثوبان! جا کر مدینہ منورہ میں یہ فلاں گھر والوں کو دے آؤ۔ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ میں ناپسند کرتا ہوں کہ یہ اپنے حصے کی پاکیزہ چیزوں کو دنیاوی زندگی میں کھائیں۔ اے ثوبان! فاطمہ کے لیے پٹھوں کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لاؤ۔ کتاب الترجل ختم ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَوَّلُ كِتَابِ الْخَاتَمِ

انگوٹھی پہننے کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۲۸۹ مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

انگوٹھی پہننے کا بیان

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مُطَرِّفٍ نَا عِيْسٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى بَعْضِ الْاَعَاجِمِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض عجمی حاکموں کے لیے خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کی بارگاہ میں عرض کی گئی۔ وہ خط نہیں پڑھتے مگر جس پر مہر ہو۔ پس آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور محمد رسول اللہ اس پر نقش کروایا۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ زَادَ فَكَانَ فِيْ يَدِهٖ حَتّٰى قُبِضَ وَفِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ وَفِيْ يَدِ عُمَرَ حَتّٰى قُبِضَ وَفِيْ يَدِ عُثْمَانَ فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ بِئْرٍ اِذْ سَقَطَ فِي الْبِئْرِ فَاَمَرَ بِهَا فَنُزِحَتْ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بمعنی حدیث عیسیٰ بن یونس کی طرح روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ وہ وصال تک آپ کے دست مبارک ہی میں رہی۔ پھر وفات تک حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں پھر وفات تک حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ پھر حضرت عثمان کے ہاتھ میں رہی۔ وہ کسی کنوئیں کے پاس تھے کہ وہ کنوئیں میں گر گئی۔ ان کے حکم سے سارا پانی نکال دیا گیا لیکن ہاتھ نہ آئی۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ فَصُّهٗ حَبَشِيٌّ۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر مبارک چاندی کی تھی جس کا نگینہ حبشی کا تھا۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ كُلُّهٗ فَصُّهٗ مِنْهُ۔

حمید طویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور نگینہ بھی اسی کا تھا۔

٨١٦۔ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ لَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ ثُمَّ لَبِسَهُ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيسَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔ اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا تھا۔ پس لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں تو آپ نے انہیں دیکھ کر اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ کے بعد وہ انگشتری حضرت ابوبکر نے پہنی۔ پھر حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر نے پہنی پھر وہ حضرت عثمان نے پہنی۔ یہاں تک کہ وہ اریس کنوئیں میں گر گئی۔

٨١٧۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي هَذَا الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى خَاتَمِي هَذَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا اور فرمایا کہ کوئی شخص وہ نقش نہ کروائے جو میری انگشتری پر ہے۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

٨١٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَاتَّخَذَ عُثْمَانُ خَاتَمًا وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ أَوْ يَتَخَتَّمُ بِهِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت عثمان نے اسے تلاش کرنے کے بعد فرمایا لیکن نہ ملی تو حضرت عثمان نے دوسری انگشتری بنوائی اور محمد رسول اللہ اس پر نقش کروایا۔ پس آپ اسے پہنا کرتے یا اس کے ساتھ مہر لگایا کرتے۔

بَابٌ ٢٩ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْخَاتَمِ

انگوٹھی نہ پہننے کا بیان

٨١٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا فَصَنَعَ النَّاسُ فَلَبِسُوا وَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک ہی روز چاندی کی انگشتری دیکھی تو لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھینک دی تو لوگوں نے بھی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ. رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ زِيَادٌ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ مُسَافِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ مِنْ وَرِقٍ.

بیشک زیاد نے زہری سے زیاد نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے زہری سے زیاد بن سعد اور شعیب بن مسافر نے اور سب نے من ورق کہا ہے۔

بَابُ ۲۹۱ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ.

سونے کی انگوٹھی کا بیان

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ أَوْ غَيْرِ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ.

عبدالرحمن بن حرملہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند فرمایا کرتے تھے: خلوق کی زردی، سفید بالوں کو بدلنا، ازار گھسیٹنا، سونے کی انگوٹھی پہننا، غیر مرد کو دکھانے کے لیے عورتوں کا سنگار کرنا، گوٹوں سے کھیلنا، معوذات کے سوا اور چیزوں سے دم کرنا، گنڈے باندھنا، دوسری جگہ پانی ڈالنا یا غلط جگہ پانی (منی) ڈالنا اور بچے کی صحت بگاڑ دینا لیکن یہ حرام نہیں ہے۔

بَابُ ۲۹۲ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ.

لوہے کی انگوٹھی کا بیان

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَعْنَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ السُّلَمِيِّ الْمَرْوَزِيِّ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ لَهُ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ اتَّخِذْهُ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدٌ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يَقُلِ الْحَسَنُ السُّلَمِيَّ الْمَرْوَزِيَّ.

حسن بن علی اور محمد بن عبدالعزیز بن ابو رزمہ، زید بن حباب، عبداللہ بن مسلم سلمی مروزی ابو طیبہ، عبداللہ بن بریدہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے پیتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا کیا بات ہے کہ مجھے تم میں سے بتوں کی بدبو آ رہی ہے! اس نے وہ پھینک دی اور پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوا۔ فرمایا کیا بات ہے کہ میں تمہیں دوزخیوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ پس اس نے وہ پھینک دی اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں کس چیز کی پہنوں؟ فرمایا کہ چاندی کی بنواؤ لیکن پورے ایک مثقال کی نہ ہو۔ محمد بن عبدالعزیز نے عبداللہ بن مسلم نہیں کہا اور حسن بن علی نے سلمی مروزی نہیں کہا۔

٨٢٢- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالُوا نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَبُو عَتَّابٍ قَالَ نَا أَبُو مَكِينٍ نُوحُ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَيْقِيبِ وَجَدُّهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ أَبُو ذُبَابٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيدٍ مَلْوِيٌّ عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ فَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِي قَالَ وَكَانَ الْمُعَيْقِيبُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابن مثنیٰ اور زیاد بن یحییٰ اور حسن بن علی، سہل بن حماد ابو عتاب، ابو مکین نوح بن ربیعہ، ایاس بن حارث بن معیقیب سے روایت ہے جو والدہ کی طرف سے ابو ذباب کے نانا تھے انہوں نے اپنے نانا جان سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتری مبارک لوہے کی تھی جس پر چاندی کا ملمع تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی کبھی میرے پاس اور کبھی معیقیب کے پاس رہا کرتی تھی۔

٨٢٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهِدَايَةِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ وَاذْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ قَالَ وَنَهَانِي أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ أَوْ فِي هَذِهِ لِلسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى شَكَّ عَاصِمٌ وَنَهَانِي عَنِ الْقَسِّيَّةِ وَالْمِيثَرَةِ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقُلْنَا لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ تَأْتِينَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُجِّ قَالَ وَالْمِيثَرَةُ شَيْءٌ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ۔

ابو بردہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے یوں کہنے کے لیے فرمایا۔ اے اللہ مجھے راہ ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور سیدھا رکھ۔ ہدایت سے سیدھی راہ کا تصور رکھنا اور سداد سے نشانے پر تیر مارنے کا اور مجھے اس انگلی اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ چنانچہ سبابہ یا وسطیٰ کی طرف اشارہ کیا اس میں عاصم راوی کو شک ہے اور مجھے قسیہ اور میثرہ سے منع فرمایا۔ ابو بردہ نے حضرت علی سے کہا کہ قسیہ کیا ہے فرمایا کہ ایک کپڑا ہے جو ہمارے پاس شام یا مصر سے آتا ہے اس میں دھاریاں اور اترج کی تصویریں ہوتی ہیں۔ نیز فرمایا کہ میثرہ ایک چیز ہے جسے عورتیں اپنے خاوندوں کے لیے بنایا کرتی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخَتُّمِ فِي الْيَمِينِ أَوِ الْيَسَارِ

انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہننے یا بائیں میں۔

٨٢٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي نَمِرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرِيكٌ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، سلیمان بن بلال، شریک ابو نمر، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، عبداللہ بن حنین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ شریک کا بیان ہے کہ مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دائیں دست مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

٨٢٥ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَسَارِهٖ وَكَانَ فَصُّهٗ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهٖ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ وَأُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِهٖ فِيْ يَمِيْنِهٖ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بائیں دست مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا جاتا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن اسحاق اور اسامہ بن زید نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے نافع سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ دائیں دست مبارک میں۔

٨٢٦ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهٗ فِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

٨٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ نَا يُوْنُسُ ابْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَاتَمًا فِيْ خِنْصَرِهِ الْيُمْنٰى فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَلْبَسُ خَاتَمَهٗ هٰكَذَا وَجَعَلَ فَصَّهٗ عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ وَلَا يَخَالُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِلَّا قَدْ كَانَ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهٗ كَذٰلِكَ.

محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے صلت بن عبداللہ بن عبدالمطلب کو دائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو کہا: یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مگر اسی طرح انگوٹھی پہنتے ہوئے اور صرف حضرت ابن عباس ہی نہیں بلکہ وہ ذکر کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مبارک انگشتری کو اسی طرح پہنا کرتے تھے۔

بَابٌ ٢٩٤ مَا جَاءَ فِي الْجَلَاجِلِ

گھونگرو کا حکم

٨٢٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهٗ أَنَّ مَوْلَاةً لَّهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانًا.

علی بن سہل اور ابراہیم بن حسن، حجاج، ابن جریج، عمر بن حفص، عامر بن عبداللہ، علی بن سہل ابن زبیر کا بیان ہے کہ ان کی ایک مولاۃ حضرت زبیر کی ایک صاحبزادی کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے پیروں میں گھنگرو تھا یا کوئی زیور تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

٨٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ نَا رَوْحٌ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عبدالرحمٰن بن حسان انصاری کی مولاۃ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب وہ

ابن حبان الانصاري عن عائشة قالت بينما هي عندها إذ دخل عليها بجارية وعليها جلاجل يصوتن فقالت لا تدخلنها علي إلا أن تقطعوا جلاجلها وقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تدخل الملائكة بيتا فيه جرس.

مروی ہے کہ وہ اُن کی خدمت میں ایک لڑکی آئی جس نے بجنے والے گھنگرو پہن رکھے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ گھنگروؤں کو کاٹے بغیر اسے میرے پاس نہ لانا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔

باب ۲۹۵ ما جاء في ربط الأسنان بالذهب.

سونے سے دانت بندھوانے کا بیان

۸۳۰۔ حدثنا موسى بن إسماعيل ومحمد بن عبد الله الخزاعي المعنى قالا أنا أبو الأشهب عن عبد الرحمن بن طرفة أن جده عرفجة بن أسعد قطع أنفه يوم الكلاب فاتخذ أنفا من ورق فأنتن عليه فأمره النبي صلى الله عليه وسلم فاتخذ أنفا من ذهب.

ابوالاشہب نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا جان حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناک کلاب کے روز کاٹ دی گئی۔ پس انہوں نے چاندی کی ناک بنوالی تو اس سے بدبو آنے لگی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے سونے کی ناک بنوالی۔

۸۳۱۔ حدثنا الحسن بن علي نا يزيد بن هارون وأبو عاصم قالا أنا أبو الأشهب عن عبد الرحمن بن طرفة عن عرفجة بن أسعد بمعناه قال يزيد قلت لأبي الأشهب أدرك عبد الرحمن بن طرفة جده عرفجة قال نعم.

عبدالرحمٰن بن طرفہ نے حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ یزید بن ہارون کا بیان ہے کہ میں نے ابوالاشہب سے پوچھا کہ عبدالرحمٰن بن طرفہ نے اپنے دادا جان حضرت عرفجہ کو پایا تھا؟ فرمایا، ہاں۔

۸۳۲۔ حدثنا مؤمل بن هشام نا إسماعيل عن أبي الأشهب عن عبد الرحمن بن طرفة عن عرفجة بن أسعد بمعناه.

عبدالرحمٰن بن طرفہ نے حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

ف:- اہل حدیث فرقے کے لوگ تقلید ائمہ کی مخالفت پر ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں لیکن محدثین کی ائمہ سے بھی بڑھ کر تقلید کرتے اور بے خبر لوگوں کو بہکانے کی خاطر اپنی نسبت ان بزرگوں کی جانب کرتے ہیں۔ خیر اس کا حال آج نہیں تو میدان حشر میں کھل جائے گا لیکن قیاس پر ان حضرات کا ناک بھوں چڑھانا اور اس کی وجہ سے احناف کو اصحاب الرائے کہنا بیان کیا سمجھا جائے گا کہ امام ابوداؤد نے یہ باب سونے سے دانت بندھوانے کے متعلق قائم کیا جبکہ اس باب کی تینوں حدیثوں میں سے کسی ایک کے اندر سونے سے دانت بندھوانے یا نہ بندھوانے کا ذکر تک نہیں بلکہ سونے کی ناک بنوانے کا حکم ہے اور امام ابوداؤد نے ناک بنوانے پر دانت بندھوانے کو قیاس کیا ہے۔

باب ۲۹ ما جاء فی الذھب للنساء

۸۳۳- حدثنا ابن نفیل نا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحٰق حدثنی یحیی بن عباد عن ابیه عباد بن عبد الله عن عائشة قالت قدمت علی النبی صلی الله علیه وسلم حلیة من عند النجاشی اھداھا له فیھا خاتم من ذھب فیه فص حبشی قالت فاخذه رسول الله صلی الله علیه وسلم بعود معرضا عنه او ببعض اصابعه ثم دعا امامة بنت ابی العاص بنت ابنته زینب فقال تحلی بھذا یا بنیة

۸۳۴- حدثنا عبد الله بن مسلمة نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن اسید بن ابی اسید البراد عن نافع بن عیاش عن ابی ھریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من احب ان یحلق حبیبه حلقة من نار فلیحلقه حلقة من ذھب ومن احب ان یطوق حبیبه طوقا من نار فلیطوقه طوقا من ذھب ومن احب ان یسور حبیبه سوارا من نار فلیسوره سوارا من ذھب ولکن علیکم بالفضة فالعبوا بھا۔

۸۳۵- حدثنا مسدد نا ابو عوانة عن منصور عن ربعی بن حراش عن امرأته عن اخت لحذیفة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا معشر النساء ما لکن فی الفضة ما تحلین به اما انه لیس منکن امرأة تحلی ذھبا تظھره الا عذبت به۔

۸۳۶- حدثنا موسی بن اسمٰعیل نا ابان ابن یزید العطار نا یحیی ان محمود بن عمرو

عورتوں کے لیے سونے کا حکم

عباد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی نے کچھ زیورات تحفے کے طور پر بھیجے جن میں سونے کی ایک انگوٹھی بھی تھی۔ جس میں حبشی نگینہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہ پھیر کر اسے لکڑی یا انگشت مبارک کے ساتھ مس کیا۔ پھر امامہ بنت ابو العاص کو بلایا جو آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادی تھی اور فرمایا۔ ننھی سی بیٹی! اسے تم پہن لو۔

نافع بن عیاش نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- جس کو یہ پسند ہو کہ اس کے پیارے چہیتے کو آگ کی بالی پہنا دی جائے تو وہ اسے سونے کی بالی پہنا دے اور جس کو یہ پسند ہو کہ اس کے پیارے چہیتے کو آگ کا طوق پہنایا جائے تو وہ اسے سونے کا طوق (ہنسلی) پہنا دے اور جس کو یہ پسند ہو کہ اس کے پیارے چہیتے کو آگ کے کنگن پہنائے جائیں تو وہ اسے سونے کے کنگن پہنا دے۔ لیکن تمہارے لیے چاندی ہے اس کے ساتھ کھیل لیا کرو۔

ربعی بن حراش کی اہلیہ محترمہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عورتوں کے گروہ! تمہیں چاندی کے بارے میں کیا ہو گیا ہے تم اس کے زیور کیوں نہیں بنا لیتیں؟ تم میں سے کوئی عورت جس نے زیب و زینت کے لیے سونے کا زیور بنائے گی اس کی وجہ سے عذاب دی جائے گی۔

محمود بن عمرو انصاری نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

الأنصاري حدثته أن أسماء بنت يزيد حدثته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيما امرأة تقلدت قلادة من ذهب قلدت في عنقها مثله من النار يوم القيمة وأيما امرأة جعلت في أذنها خرصا من ذهب جعل في أذنها مثله من النار يوم القيمة.

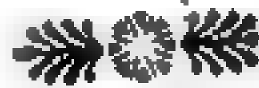
نے فرمایا۔ جس عورت نے سونے کا ہار اپنی گردن میں لٹکایا تو قیامت کے روز اسی جیسا آگ کا ہار اس کی گردن میں لٹکایا جائے گا۔ جس عورت نے سونے کی بالیاں اپنے کانوں میں پہنیں تو قیامت کے روز ان جیسی آگ کی بالیاں اس کے کانوں میں ڈالی جائیں گی۔

۸۳۷۔ حدثنا حميد بن مسعدة حدثنا إسمعيل نا خالد عن ميمون القناد عن أبي قلابة عن معاوية بن أبي سفيان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ركوب النمار وعن لبس الذهب إلا مقطعا.

آخر كتاب الخاتم.

ابو قلابہ نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر سوار ہونے اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر جب کہ وہ تھوڑی سی مقدار میں ہو۔

کتاب الخاتم ختم ہوئی۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اول کتاب الفتن

فتنوں کا بیان

ذکر الفتن ودلائلها

۸۳۸- حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا جرير عن الاعمش عن ابي وائل عن حذيفة قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما فما ترك شيئا يكون في مقامه ذلك الى قيام الساعة الا حدثه حفظه من حفظه ونسيه من نسيه قد علمه اصحابي هؤلاء وانه ليكون منه الشيء فاذكره كما يذكر الرجل وجه الرجل اذا غاب عنه ثم اذا رآه عرفه.

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور اس جگہ کوئی بات آپ نے نہیں چھوڑی جو قیامت تک ہوگی مگر وہ بیان فرمادی۔ یاد رکھا جس نے اسے یاد رکھا اور بھول گیا جو اسے بھول گیا میرے یہ ساتھی اس بات کو جانتے ہیں اور جب ان میں سے کوئی چیز واقع ہوتی ہے تو مجھے بھی یاد آجاتی ہے جیسے کوئی ایسے آدمی کے سامنے بیان کرے جو دور ہو پھر جب اسے دیکھے تو پہچان لے۔

۸۳۹- حدثنا محمد بن يحيى بن فارس قال نا ابن ابي مريم قال انا ابن فروخ قال اخبرني اسامة بن زيد قال اخبرني ابن لقبيصة بن ذؤيب عن ابيه قال قال حذيفة بن اليمان والله ما ادري انسي اصحابي ام تناسوا والله ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم من قائد فتنة الى ان تنقضي الدنيا يبلغ من معه ثلاثمائة فصاعدا الا قد سماه لنا باسمه واسم ابيه واسم قبيلته

قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھی بھول گئے یا جان بوجھ کر ایسا کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی فتنے کے سرغنہ کو نہیں چھوڑا جو دنیا کے ختم ہونے تک ہوگا اور اس کے ساتھی تین سو تک پہنچیں گے یا اس سے زیادہ مگر وہ ہمیں نام بنام بتادیا اور اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام۔

ف: معلوم ہوا کہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رب ذوالجلال نے قیامت تک کے سارے واقعات اور ان کی جزئیات تک بتا دی ہیں جن میں سے بعض کا آپ نے اپنے اصحاب کو بھی خبر دی۔ قیامت تک جتنے فتنے پیدا ہوں گے ان کے سرغنوں کے نام مع ولدیت کے ساتھ آپ کو بتادیئے گئے تھے۔ لہٰذا آج کوئی ان کے سروں پر خواہ کتنے ہی خوشنما رہنمائی و پیشوائی کے تاج سجائے اور ان کے متعلق کتنے ہی خوشنما اور دلکش پروپیگنڈے کرے لیکن میدان حشر میں شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان گمراہ گروں اور فتنہ پردازوں کو اپنی امت کے زمرے سے نکال کر یوں جہنم میں پھنکوا دیں گے جیسے دودھ سے مکھی کو نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔ اہل حق کے خلاف جتنے فرقے آج نظر آتے ہیں ان کے بانیوں سے بڑھ کر فتنہ پرور اور ملت اسلامیہ کا بدخواہ کون ہوگا۔

...... جنھوں نے امت محمدیہ کی مجموعی طاقت کو پارہ پارہ کر دیا اور مسلمانوں کے دلوں سے ایمانی قوت کو ختم کرنے کی خاطر اصلاح کے نام پر مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائیں اور اپنی تصانیف میں حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایسے گستاخانہ اور نازیبا کلمات استعمال کیے ہیں کہ ایک عرصے سے مسلمانوں کے قلب و جگر کو چھلنی کر رہے ہیں اور قیامت میں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی بن سلول جیسے بدبخت ان کلمات کو سنیں گے تو وہ بھی حیران رہ جائیں گے کہ امت محمدیہ کے یہ خیر خواہ و پیشوا بننے والے اور آقائے زماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرنے والے تو بے خوفی کی گستاخی اور ان کی امت کی بدخواہی میں ان سے بھی بازی لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان گندم نما جو فروش قسم کے رہنماؤں کے فریب سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور انہیں تازیست صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔ آمین۔

۸۲۰- حدثنا هارون بن عبد الله قال نا ابو داود الحفري عن بدر بن عثمان عن عامر عن رجل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تكون في هذه الامة اربع فتن في اخرها الفناء.

ہارون بن عبداللہ، ابوداؤد حفری، بدر بن عثمان، عامر، ایک آدمی نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس امت میں چار فتنے ہوں گے جن کے بعد قیامت ہے۔

۸۲۱- حدثنا يحيى بن عثمان بن سعيد الحمصي نا ابو المغيرة قال حدثني عبد الله بن سالم قال حدثني العلاء بن عتبة عن عمير بن هانئ العنسي قال سمعت عبد الله بن عمر يقول كنا قعودا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الفتن فاكثر في ذكرها حتى ذكر فتنة الاحلاس فقال قائل يا رسول الله وما فتنة الاحلاس قال هي هرب وحرب ثم فتنة السراء دخنها من تحت قدمي رجل من اهل بيتي يزعم انه مني وليس مني وانما اوليائي المتقون ثم يصطلح الناس على رجل كورك على ضلع ثم فتنة الدهيماء لا تدع احدا من هذه الامة الا لطمته لطمة فاذا قيل انقضت تمادت يصبح الرجل فيها مومنا ويمسي كافرا حتى يصير الناس الى فسطاطين فسطاط ايمان لا نفاق فيه وفسطاط نفاق

عمیر بن ہانی عنسی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ کثرت سے ان کا ذکر کرتے ہوئے فتنۂ احلاس کا ذکر فرمایا۔ بتایا کہ وہ بھاگ دوڑ اور لڑائی جھگڑا ہے۔ پھر فتنۂ سراء ہے جو ایسے شخص کے قدموں کے نیچے سے نکلے گا جو گمان کرے گا کہ وہ میرا اہل بیت ہے حالانکہ وہ میرا نہیں کیونکہ میرے دوست تو پرہیزگار ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص پر اتفاق کریں گے جیسے کہ سرین پسلی کے اوپر ہوتی ہے۔ پھر فتنۂ دہیما ہے جو امت میں سے کسی کو بھی ایک طمانچہ مارے بغیر نہیں چھوڑے گا جب کہا جائے گا کہ اب فتنہ ختم ہو گیا تو وہ بڑھ جائے گا۔ صبح کے وقت ایک آدمی صاحب ایمان ہو گا اور شام کو کافر ہو جائے گا یہاں تک کہ لوگ دو کیمپوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک کیمپ میں نفاق کے بغیر ایمان ہو گا اور دوسرے کیمپ میں ایمان کے بغیر نفاق ہو گا۔ جب یہ ہو جائے تو تم دجال کا انتظار کرنا اس دن سے اگلے روز تک

لَا إِيمَانَ فِتْنَةٌ لِمَا كَانَ مَاكِرًا فَانْتَظِرِ الدَّجَّالَ مِنْ وَجْهِهِ أَوْ مِنْ غَيْرِهِ۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْكُوفَةَ فِي زَمَنٍ فُتِحَتْ تُسْتَرُ أَجْلُبُ مِنْهَا بِغَالًا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَدْعٌ مِنَ الرِّجَالِ وَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ تَعْرِفُ إِذَا رَأَيْتَهُ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا فَتَجَهَّمَنِي الْقَوْمُ وَقَالُوا أَمَا تَعْرِفُ هَذَا هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَأَحْدَقَهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقَالَ إِنِّي أَرَى الَّذِي تُنْكِرُونَ إِنِّي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي أَعْطَانَا اللَّهُ تَعَالَى أَيَكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَاذَا يَكُونُ قَالَ إِنْ كَانَ لِلَّهِ تَعَالَى خَلِيفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ

سبیع بن خالد کا بیان ہے کہ میں کوفہ میں پہنچا جس دن تستر فتح ہوا تھا جہاں سے میں نے خچر لیا تھا۔ پس میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں کچھ آدمی درمیانے قد کاٹھ کے بیٹھے تھے اور ان میں ایک ایسا آدمی بیٹھا ہوا تھا جو تمہیں دیکھنے میں اہل حجاز کا ایک فرد معلوم ہوتا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ وہ مجھے گھورنے لگے اور کہا کہ تم انہیں نہیں جانتے یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حذیفہ بن یمان ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھتے اور میں شر کے متعلق پوچھا کرتا۔ لوگ ان کی طرف غصے سے دیکھنے لگے۔ فرمایا کہ مجھے وہ بات معلوم ہے جو تمہیں ناپسند ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ خیر جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے اس کے بعد بھی شر ہوگی جیسے پہلے تھی؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ اس سے بچاؤ کیا ہوگا؟ فرمایا کہ تلوار۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ زمین میں اللہ کا خلیفہ ہو تو اگرچہ تمہاری پیٹھ پر کوڑے مارے اور تمہارا مال بھی لے لے تب بھی اس کی اطاعت کرو ورنہ جنگل کے کسی درخت کی جڑ کو چبا چبا کر مر جاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر دجال نکلے گا جس کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی جو اس کی آگ میں ڈالا گیا اس کا اجر لازم ہو گیا اور اس کے گناہ مٹ گئے۔ جو اس کی نہر میں ڈالا گیا وہ گناہ کے مستحق ہو گئے اور اجر ضائع ہوا۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا پھر تو قیامت کی آمد ہے۔

نصر بن عاصم نے خالد بن خالد یشکری سے اسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ میں حضرت حذیفہ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ تلوار کے بعد کیا ہے؟ فرمایا کہ ایسے لوگ رہ جائیں گے جن کی ناک (؟) ...

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ السَّيْفِ قَالَ بَقِيَّةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ قَالَ وَكَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِيْ فِيْ زَمَنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَلٰى أَقْذَاءٍ يَقُوْلُ قَذًى وَهُدْنَةٌ يَقُوْلُ صُلْحٌ عَلٰى دَخَنٍ عَلٰى ضَغَائِنَ۔

پہلے صلح اور دلوں میں فساد ہوگا۔ تیمی نے یہ حدیث بیان کر کے کہا کہ قتادہ اسے اس ارتداد پر محمول کیا کرتے تھے جو حضرت ابوبکر کے زمانہ میں ہوا اور تو سب ہی گئے۔ قذی وهدنة کہتے ہیں یعنی صلح ہو اور دل میں کدورت بھرا ہوا ہو۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِيْ رَهْطٍ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ فَقُلْنَا بَنُو اللَّيْثِ أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ وَشَرٌّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ يَا حُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ فِيْهَا أَوْ فِيْهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ۔

نصر بن عاصم لیثی کا بیان ہے کہ بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ ہم یشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے کہا کہ کس قوم سے ہو؟ ہم نے کہا کہ بنو لیث سے ہیں اور حدیث حذیفہ آپ سے پوچھنے آئے ہیں۔ پس حدیث بیان کی گئی جو کہ پہلے حضرت حذیفہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اے حذیفہ! اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور جو اس میں ہے اس کے مطابق عمل کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا کہ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ فِيْهَا أَوْ فِيْهِمْ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! الهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کے دل اس حالت پر بحال نہیں ہوں گے جس پر پہلے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرا فتنہ ہوگا جس کی طرف بلانے والے جہنم کے دروازوں پر ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تم جنگل کے کسی درخت کی جڑ چباتے ہوئے مر جاؤ تو تمہارے لیے اس بات سے بہتر ہوگا کہ ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ صَخْرِ بْنِ بَدْرٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةً فَاهْرُبْ حَتّٰى تَمُوْتَ

مسدد، عبدالوارث، ابوالتیاح، صخر بن بدر العجلی، سبیع بن خالد نے الحدیث کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں خلیفہ نہ ملے تو اس سے بھاگ جاؤ یہاں تک کہ تمہیں موت آ جائے اگرچہ تم کسی درخت کی جڑ چباتے ہوئے مر جاؤ اور

وَإِنْ مُتَّ وَأَنْتَ عَاصٍ، قَالَ فِيَّ أَوَّهْ، قَالَ قُلْتُ فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَ فَرَسًا لَمْ تُنْتَجْ حَتَّى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

اس کے آخر میں کہا۔ میں عرض گذار ہوا کہ اس کے بعد کیا ہو گا؟ فرمایا کہ اگر کوئی آدمی چاہے کہ اس کی گھوڑی کا بچہ ہو سے تو یہ دیکھے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوْا رَقَبَةَ الْآخَرِ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ قُلْتُ هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَفْعَلَ وَنَفْعَلَ قَالَ أَطِعْهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهِ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ۔

مسدد، عیسیٰ بن یونس، اعمش، زید بن وہب، عبدالرحمن بن عبد رب الکعبہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی امام سے بیعت کی اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور دل سے تسلیم کر لیا تو چاہیے کہ بقدر استطاعت اس کی اطاعت کرے۔ اگر کوئی دوسرا آکر اس سے جھگڑا کرے تو دوسرے کی گردن اڑا دینی چاہیے۔ میں عرض گذار ہوا کہ کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے سنی اور دل نے محفوظ رکھا ہے۔ میں عرض گذار ہوا کہ آپ کے چچا زاد بھائی حضرت معاویہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ایسا ایسا کریں۔ فرمایا کہ جس بات میں اللہ کی اطاعت ہو اس میں ان کی اطاعت کرو اور جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اس میں نافرمانی کرو۔

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ أَنْ يُحَاصَرُوْا إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتَّى يَكُوْنَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرب کی تباہی ہے اس فتنے سے جو نزدیک آگیا ہے۔ جس نے اپنے ہاتھ کو روک لیا وہ نجات پا گیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث بیان کی گئی بواسطہ ابن وہب، جریر بن حازم، عبید اللہ بن عمر، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں محصور کر لیا جائے گا اور سلاح سے آگے ان کی حکومت نہیں رہے گی۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحُ قَرِيْبٌ مِنْ خَيْبَرَ۔

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، زہری نے فرمایا کہ سلاح ایک مقام ہے خیبر کے نزدیک۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ

ابو اسماء نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا ہے یا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ اَوْ قَالَ اِنَّ رَبِّیْ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا وَاِنَّ مُلْکَ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مَا زُوِیَ لِیْ مِنْھَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُھْلِکَھَا بِسَنَۃٍ بِعَامَّۃٍ وَلَا یُسَلِّطَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِھِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَھُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْھِمْ مِنْ بَیْنِ اَقْطَارِھَا اَوْ قَالَ بِاَقْطَارِھَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُھُمْ یُھْلِکُ بَعْضًا وَیَکُوْنَ بَعْضُھُمْ یَسْبِیْ بَعْضًا وَاِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِی الْاَئِمَّۃَ الْمُضِلِّیْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَّاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ قَالَ ابْنُ عِیْسٰی ظَاھِرِیْنَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا یَضُرُّھُمْ مَّنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

[illegible] کریم رب نے زمین کو میرے لیے سمیٹ دیا تھا۔ پس اس کے مشرق اور اس کے مغرب کو دیکھ لیا ہے اور میری امت کی حکومت عنقریب وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین سمیٹ دی گئی ہے اور مجھے سرخ و سفید یعنی سونا اور چاندی کے دونوں خزانے عطا فرمائے گئے ہیں اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے سوال کیا کہ وہ قحط سالی سے ہلاک نہ ہوں اور ان کے سوا کوئی دشمن ان پر مسلط نہ ہو کہ ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دے میرے رب نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! جب میں فیصلہ کر لیتا ہوں تو میرا فیصلہ تبدیل نہیں ہوتا۔ میں انہیں قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ان کے سوا ان پر کسی دشمن کو ایسا مسلط کروں گا جو ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دے خواہ روئے زمین کے ہر کنارے سے اکٹھے ہو جائیں یہاں تک کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے سرداروں اور رہنماؤں کا ڈر ہے۔ جب میری امت میں ایک دفعہ تلوار چل گئی تو قیامت تک نہیں رکے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبائل مشرکوں سے نہ جا ملیں اور یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور ہمیشہ میری امت کا ایک [illegible]

ف: اس حدیث پاک کے اندر سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحدیث نعمت کے طور پر بعض فضائل و کمالات بیان فرمائے ہیں جنہیں سن کر اہل ایمان کے دل باغ باغ ہو جاتے ہیں لیکن ان کے برعکس اس وقت منافقین غیظ و غضب کی آگ میں جل بھن جاتے تھے اور آج بھی ان کی معنوی ذریت کے دلوں کا یہی حال ہے اور وہ جل کر کوئلہ ہو جاتے ہیں جب اللہ کے بندے کی زبان پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کی بات آتی ہے تو حدیث کے منافی [illegible] شمار کر کے اہل خانہ ساز شرک کی تہمت کا رخ (معاذ اللہ) ان کی جانب کر دیتے ہیں اور اس طرح وہ حق و صداقت [illegible] کرتے ہیں کہ خود ہر بات میں شرک ہی شرک کا احساس ظاہر کرتے ہیں۔ بہرحال ہم اس حدیث کے بابرکت جملوں سے چند عنوانات مرتب کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

اولاً: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ یعنی اللہ نے میرے لیے زمین

لِیْ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا اور مجھے اس کے دونوں مشرق اور دونوں مغرب دکھا دیئے ہیں۔ مولوی وحید الزمان خان صاحب نے توسین میں اس کا مطلب یوں بیان کیا ہے: "یعنی مجھے سب زمین دکھلا دی یا سب کا علم دے دیا"۔ اسی طرح حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا هُوَ کَائِنٌ فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ (طبرانی، بیہقی، دیلمی، مواہب لدنیہ) یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کے پردے اٹھا دیئے ہیں اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے یوں دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو (سبحان اللہ) سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں (موطا امام مالک مترجم، مطبوعہ لاہور، ص ۱۸۱۔ صحیح مسلم مترجم مطبوعہ لاہور، جلد دوم، ص ۲۲۴۔ جلد سوم، ص ۵۰۲)۔ نیز حضور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نماز کسوف پڑھاتے ہوئے دست مبارک اٹھایا پھر ہٹا لیا۔ صحابۂ کرام کے استفسار پر فرمایا کہ پھلوں سے لدی ہوئی جنت کے درختوں کی ایک ٹہنی توڑنے لگا تھا مجھے پسند آگئی تھی نیز میں نے اسی مقام پر آج جنت و دوزخ کو بھی دیکھا ہے (دیکھیے بخاری مترجم، جلد اول، ص ۱۴۲۔ جلد سوم، ص ۱۲۷۔ جلد سوم، ص ۸۱۲)۔ غرضیکہ اسی طرح بکثرت آیات و احادیث سے یہ حقیقت واضح ہے کہ خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب کی نگاہوں کے سامنے کوئی پردہ نہیں رکھا، دوری اور نزدیکی کا سوال اٹھا دیا اور انہیں پوری کائنات کا شاہد بنایا کہ فرش سے عرش تک اور مشرق سے مغرب تک سب ان کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ اس کے باوجود مولوی خلیل احمد انبیٹھوی صاحب (المتوفی ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء) نے اس سلسلے میں اپنا اور اپنے اکابر کا عقیدہ یوں بیان کیا ہے:

۱۔ اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ (براہین قاطعہ، مطبوعہ دیوبند، ص ۵۵)

حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء) نے تو یوں فرمایا تھا۔ ایں جا اشکال می آرند کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ من بندہ ام نمی دانم آنچہ در پس ایں دیوار است جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ (مدارج النبوۃ، مطبوعہ نولکشور، جلد اول، ص ۹) یعنی اس جگہ یہ شبہ پیش کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں، نہیں جانتا کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس بات کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ روایت بھی ثابت نہیں ہوئی۔ اسی طرح اس کے متعلق ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری (المتوفی ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۶ء) یوں فرماتے ہیں۔ حَدِیْثُ لَا اَعْلَمُ مَا خَلْفَ جِدَارِیْ هٰذَا قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ لَا اَصْلَ لَهٗ۔ (موضوعات کبیر، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی، ص ۲۰)۔

قارئین کرام حیران ہوں گے کہ محبوب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں کا عالم بیان کرنے والی تمام آیتوں اور حدیثوں سے دیوبندی حضرات کے اتنے بڑے مولوی نے آنکھیں بند کر کے ایک بے سروپا اور بے اصل شبہ کو ان کے خلاف اپنی دلیل کیوں بنایا؟ بات درحقیقت یہ ہے کہ بغض رسول کی آگ جن کے دلوں میں بھڑک رہی ہو وہ حضور کے اتنے کمالات کا اقرار بھی نہیں کرنے دیتی جتنے ایک ولی کو حاصل ہوتے ہیں۔ جنہیں عداوت کی یہ بیماری لگ جاتی ہے وہ شانِ مصطفیٰ سے خار کھاتے ہوئے اس درجہ گستاخی پر اتر آتے ہیں کہ روح انسانی کانپ اٹھتی ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے جس عقیدے کی خاطر شانِ مصطفیٰ کے تمام تقاضوں سے آنکھیں بند کر کے محض ایک بے سروپا اور بے اصل عبارت کا سہارا لیا ہے وہ دل آزار عقیدہ ان کی سند بذیل

عبارتوں سے واضح ہے:

۲:۔ ملک الموت اور شیطان کو یہ وسعت علم دی۔ اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا۔ اب اس پر کسی افضل کو قیاس کر کے اس میں بھی مثل یا زائد اس معقول سے ثابت کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام نہیں (براہین قاطعہ ص ۵۵)

۳:۔ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ ص ۵۵)

۴:۔ ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کی برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ (براہین قاطعہ ص ۵۶)

۵:۔ الحاصل اگر حق تعالیٰ نے کشف کر دیا ان کو یہ حضور علم حاصل ہوگا۔ اگر چہ فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گونہ اس سے زیادہ عطا فرما دے ممکن ہے۔ مگر ثبوت فعلی اس کا عطا کیا ہے کس نص سے ہے کہ اس پر عقیدہ کیا جاوے (براہین قاطعہ ص ۵۶)

صفحہ ۵۵ پر محیط زمین کا علم حضور کے لیے ثابت کرنا ایسا شرک ٹھہرایا جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں۔ مگر اس آخری عبارت میں محیط زمین کا علم اگر اولیاء سے لاکھ گنا حضور کو عطا فرما دیا جائے تو ممکن قرار دے دیا گویا یہ ممکن ہے کہ خدا کسی کو اپنا شریک ٹھہرا لے۔ تو (بانداز اللہ تعالیٰ کی ہر بات دیکھیے) کہ محیط زمین کا علم انبیٹھوی صاحب نے شیطان و ملک الموت کے لیے مان لیا اور وہ بھی نصوص سے ثابت۔ حضرات اولیاء اللہ کے لیے از راہ کشف مان لیا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ماننا شرک ہی قرار دیا۔ گویا ان سب کو اللہ تعالیٰ نے بر بنائے وسعت اپنا شریک ٹھہرا رکھا ہے۔ شریک کو صرف حضور کو ٹھہرانا منظور نہیں۔

اب قارئین ذرا بانی مدرسہ دیوبند یعنی مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب (المتوفی ۱۲۹۷ھ) کی چار عبارتیں ملاحظہ فرمائیں جو انہوں نے لکھا ہے:

۶:۔ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے موصوف کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے، موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا (تحذیر الناس ص ۴)

۷:۔ سو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض۔ اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ آپ پر سلسلۂ نبوت مختتم ہو جاتا ہے۔ غرض آپ جیسے نبی الامۃ ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں (تحذیر الناس ص ۴)

۸:۔ اس ارشاد سے ہر خاص و عام کو یہ بات واضح ہے کہ علوم اولین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور۔ لیکن وہ سب علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مجتمع ہیں۔ سو جیسے علم سمع اور ہے اور علم بصر اور۔ پر ایں ہمہ قوت عاقلہ اور نفس ناطقہ میں یہ سب علوم مجتمع ہیں۔ ایسے ہی رسول اللہ صلعم اور انبیاء و اولیاء کو سمجھئے۔ پیدا ہر ہو کہ سمع و بصر الگ الگ عالم ہیں گر باعرض ہیں و منبع حقیقی اور عالم حقیقی وہ عقل اور نفس ناطقہ ہی ہے۔ اسی طرح سے عالم حقیقی رسول اللہ صلعم ہیں۔ اور انبیاء باقی اور اولیاء و علماء

گزشتہ و مستقبل اگر علم میں آئیں تو بالعرض ہیں (تحذیر الناس، ص ۵)

۹ :۔ حضرت جنید کے ایک مرید کا رنگ یکایک متغیر ہو گیا آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا۔ یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی۔ مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔ (تحذیر الناس، ص ۴۴)

موجودہ علمائے دیوبند سے گزارش ہے کہ نانوتوی صاحب کے مذکورہ سراسر غیر اسلامی عقیدے کا قرآن و حدیث کے مطابق ثابت ہو جانا تو ناممکن ہے۔ لیکن آپ حضرات سے اگر ممکن ہو تو عقیدے کو خدا اپنے امام ربانی کے رفیق جانی یعنی نانوتوی صاحب آنجہانی کی مذکورہ چاروں عبارتوں کے مطابق ہی ثابت کر دکھائیے ورنہ :۔

قریب ہے یارو روزِ محشر، چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا

ثانیاً :۔ ارشادِ گرامی کا دوسرا جملہ أُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ۔ یعنی مجھے سرخ و سفید دونوں خزانے عطا فرما دیے گئے ہیں۔ نیز زبانِ رسالت ہے: وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ۔ یعنی یہ جان لو کہ زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ (بخاری شریف مترجم جلد سوم، ص ۲۸۴ اور ص ۸۳۵)۔ یعنی حقیقی مالک تو صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا ساری زمین کا اور کوئی مالک نہیں، سارے سرخ و سفید یعنی سونے چاندی کے آپ مالک بنا دیے گئے بلکہ فرما دیا۔ اب اس حقیقت کے خلاف یہ دل آزار عبارت دیکھیے:

۱۰ :۔ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور ص ۸۲) عقیدت کو تھوڑی دیر کے لیے ایک طرف رکھتے ہوئے ذرا عبارت کے تیور بغور دیکھ کر سوچیے کیا ذرا بھی یہ تاثر ملتا ہے کہ کوئی آدمی اپنے نبی کے متعلق اظہار خیال کر رہا ہے؟ کیا یہ انداز بیان سو فیصد بغض و عناد پر دلالت نہیں کرتا؟ اے اپنی جانوں پر ظلم کرنے والو!

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

ثالثاً :۔ زبانِ رسالت ہے: وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ۔ اور میں اپنی امت کے لیے گمراہ گر علماء سے ڈرتا ہوں۔ واقعی جب گندم نما جو فروشوں کو دیکھا ہوگا تو محسوس ہوا ہوگا کہ امت کو سب سے زیادہ نقصان وہی علماء پہنچائیں گے جو نبیوں کے لباس میں رہزنی کریں گے۔ یہ ایسے ہی علماء کا کرشمہ ہے کہ مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگا کر ایک اسلام کے درجنوں اسلام بنا ڈالے اور مسلمان کہلانے والوں کو آپس میں بیزار کر رکھا ہے۔

رابعاً :- ارشادِ نبوی ہے۔

یعنی عنقریب میری اُمت میں تیس کذاب ہوں گے۔ ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا جبکہ میں سب نبیوں سے آخری ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ آپ کے آخری نبی ہونے پر بکثرت آیات و احادیث دلالت کر رہی ہیں لیکن ان کے بالمقابل خدایانِ منطق بھی ملاحظہ ہوں۔

۱۱ :- سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں (تحذیر الناس، ص ۳)

۱۲ :- ہاں اگر بطور اطلاق یا عموم مجاز اس خاتمیت کو زمانی اور مرتبی سے عام لے لیجیے تو پھر دونوں طرح کا ختم مراد ہوگا۔ پر ایک مراد ہو تو شایانِ شانِ محمدی صلعم خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی (تحذیر الناس مطبوعہ لاہور، ص ۹)

۱۳ :- الغرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔" (تحذیر الناس، ص ۱۵)

۱۴ :- ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصافِ ذاتی بوصفِ نبوت لیجئے جیسا کہ اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ صلعم اور کسی کو افرادِ مقصود بالخلق میں سے مماثلِ نبوی صلعم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افرادِ خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افرادِ مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (تحذیر الناس، ص ۳۴)

۱۵ :- باقی رہی یہ بات کہ بڑوں کی تاویل کو نہ مانیے قرآن کی تحریف نعوذ باللہ لازم آئے گی۔ یہ انہیں لوگوں کے خیال میں آسکتی ہے جو بڑوں کی بات فقط از راہِ بے ادبی نہیں مانا کرتے۔ ایسے لوگ اگر ایسا سمجھیں تو بجا ہے المرء یقیس علی نفسہ۔ اپنا یہ وطیرہ نہیں۔ نقصانِ شان اور چیز ہے اور خطا و نسیان اور چیز۔ اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفلِ نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہوگیا۔ (ص ۳۳)

نانوتوی صاحب نے بتایا کہ خاتمیت کے صحیح معنی تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذہن بھی نہیں پہنچا تھا اور ٹھکانے کی بات نانوتوی صاحب نے بتائی ہے۔ یہ دین کو کھلونا بنانے اور شریعت کا اپریشن کرنے کی المناک مثال نہیں تو اور کیا ہے؟

خامساً :- فرمانِ رسالت ہے۔ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى قیامت تک علمائے حق کی ایک جماعت کے غالب رہنے کی یہ بشارت صحیح بخاری جلد اول، ص ۱۲۸، جلد دوم، ص ۲۷۲، جلد سوم ص ۱۸۲۲ اور ص ۸۸۸ پر بھی موجود ہے۔ الحمدللہ کہ حق کے وہ علمبردار آج بہت ہی عظیم اکثریت میں ہوتے ہیں بعونہٖ تعالیٰ باطل پرستوں کے بڑے بڑے سرغنے بھی ربانی علماء کے خدام اور

نعلین برداروں کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے بلکہ کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ رواہ احمد بمعنیٰ ذلک ہے۔

۸۵۰- حدثنا محمد بن عوف الطائی نا محمد بن اسمٰعیل حدثنی ابی قال ابن عوف وقرأت فی اصل اسمٰعیل قال حدثنی ضمضم عن شریح عن ابی مالک یعنی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اجارکم من ثلاث ان لا یدعو علیکم نبیکم فتھلکوا جمیعا وان لا یظھر اھل الباطل علی اھل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالۃ۔

محمد بن عوف طائی، محمد بن اسمٰعیل، ان کے والد ابن عوف، ضمضم، شریح، حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچایا ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لیے بددعا کرے کہ تم سارے ہلاک ہو جاؤ۔ دوسرے یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب نہ ہوں۔ تیسرے یہ کہ تم گمراہی پر متفق نہیں ہو گے۔

۸۵۱- حدثنا محمد بن سلیمان الانباری قال نا عبد الرحمٰن عن سفیان عن منصور عن ربعی بن حراش عن البراء بن ناجیۃ عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تدور رحی الاسلام لخمس وثلاثین او ست وثلاثین او سبع وثلاثین فان یھلکوا فسبیل من ھلک وان یقم لھم دینھم یقم لھم سبعین عاما قال قلت امما بقی او مما مضی قال مما مضی۔

محمد بن سلیمان انباری، عبد الرحمٰن، سفیان، منصور، ربعی بن حراش، براء بن ناجیہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- اسلام کی چکی پینتیس یا چھتیس یا سینتیس سال تک چلتی رہے گی۔ اگر یہ ہلاک ہوئے تو ہلاکت کے راستے سے ہوں گے اور اگر ان کا دین ان کے لیے قائم رہا تو ستر سال تک قائم رہے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ باقی سے یا گزرے ہوئے سے؟ فرمایا کہ گزرے ہوئے وقت سے۔

۸۵۲- حدثنا احمد بن صالح نا عنبسۃ حدثنی یونس عن ابن شھاب قال حدثنی حمید بن عبد الرحمٰن ان ابا ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان وینقص العلم وتظھر الفتن ویلقی الشح ویکثر الھرج قیل یا رسول اللہ ایۃ ھو قال القتل القتل۔

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- زمانہ نزدیک ہو جائے گا، علم گھٹ جائے گا، فتنے ظاہر ہو جائیں گے، بخل (دلوں میں) ڈال دیا جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ قتل، قتل۔

پارہ —— ۲۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب ۲۹۷- النھی عن السعی فی الفتنة

فساد کی کوشش نہ کی جائے

۸۵۳- حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا وکیع عن عثمان الشحام قال حدثنی مسلم ابن ابی بکرة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون فتنة یکون المضطجع فیها خیرا من الجالس والجالس خیرا من القائم والقائم خیرا من الماشی والماشی خیرا من الساعی قال یا رسول الله ما تامرنی قال من کانت له ابل فلیلحق بابله ومن کانت له غنم فلیلحق بغنمه ومن کانت له ارض فلیلحق بارضه قال فمن لم یکن له شیء من ذلك قال فلیعمد الی سیفه فلیضرب بحده علی حرة ثم لینج ما استطاع النجاء

مسلم بن ابو بکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب ایسا فتنہ وفساد ہوگا جس میں لیٹا ہوا آدمی بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا۔ بیٹھا ہوا کھڑے سے بہتر ہوگا۔ کھڑا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اُن کے ساتھ مصروف رہے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اُن میں مصروف رہے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اُس میں مشغول رہے۔ عرض گزار ہوئے کہ جس کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہ ہو؟ فرمایا تو اپنی تلوار لے کر اس کی دھار پتھر پر مارے۔ پھر کوشش کرکے اُن (آپس میں لڑنے والے مسلمانوں) سے بچ نکلے۔

ف: جب مسلمانوں میں فتنہ وفساد پھیل جائے تو مسلمان آپس کی لڑائی سے دور رہے اگر یہاں بھی رہے تو عمل ترک کرے اس وقت فسادات سے حتی الامکان دور رہنا چاہیے۔ فریقین میں سے کسی کی حمایت یا مخالفت نہ کرے بلکہ گوشہ عافیت تلاش کرکے اپنے گھر میں یا اُن پڑا رہے جیسے گھر کے اندر دوسری چیزیں پڑی رہتی ہیں۔ اس وقت مردانگی اور عافیت اسی میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۵۴- حدثنا یزید بن خالد الرملی نا المفضل عن عیاش عن بکیر عن بسر بن سعید عن حسین بن عبد الرحمٰن الاشجعی انه سمع سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا الحدیث قال فقلت یا رسول الله ارایت ان دخل علی بیتی وبسط یده لیقتلنی قال فقال رسول

حسین بن عبدالرحمٰن اشجعی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس حدیث کے راوی (حضرت سعد) نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اگر ایسا آدمی (دشمن) مجھے قتل کرنے کے لیے میرے گھر میں گھس آئے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم حضرت آدم کے بیٹے کی طرح نیکی کرنا۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ وَتَلَا يَزِيْدُ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ الْآيَةَ۔

یزید بن خالد نے یہ آیت پڑھی۔ اگر تم نے مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو تمہیں قتل کرنے کے لیے میں اپنا ہاتھ بڑھانے والا نہیں ہوں (المائدہ ۲۸)۔

ف ۔ مقصود یہ ہے کہ حتی الامکان فتنہ سے بچنے کے باوجود اگر کسی طرح فتنے میں مبتلا ہو جائے تو کوشش یہی کرنی چاہیے کہ مظلوم بننا پسند کرے لیکن ظالم کا دھبہ اپنے اوپر نہ لگنے دے کیونکہ صبر کے ساتھ ظلم و ستم کو سہنا گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا لیکن ظلم جہنم میں لے جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا أَبِيْ نَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ وَابِصَةَ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِيْهِ وَابِصَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ بَعْضَ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَتْلَاهَا كُلُّهُمْ فِي النَّارِ قَالَ فِيْهِ قُلْتُ مَتٰى ذَاكَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ تِلْكَ أَيَّامُ الْهَرْجِ حَيْثُ لَا يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ إِنْ أَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانُ قَالَ تَكُفُّ لِسَانَكَ وَيَدَكَ وَتَكُوْنُ حِلْسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِكَ فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِيْ مَطَارَهُ فَرَكِبْتُ حَتّٰى أَتَيْتُ دِمَشْقَ فَلَقِيْتُ خُرَيْمَ بْنَ فَاتِكٍ فَحَدَّثْتُهُ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔

عمرو بن عثمان، ان کے والد ماجد، شہاب بن خراش، قاسم بن غزوان، اسحاق بن راشد جزری، سالم، عمرو بن وابصہ اسدی ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ پس حدیث ابو بکرہ کے بعض حصے بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اس میں لڑنے والے سب جہنمی ہیں۔ اس میں کہتے ہیں (راوی) عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابن مسعود! یہ کب ہوگا؟ فرمایا کہ ان دنوں میں قتل و قتال ہوگا۔ اس وقت کوئی اپنے پاس بیٹھنے والے سے بھی بے خوف نہ ہوگا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ اپنی زبان اور اپنے ہاتھ کو روک لینا اور ایسے پڑے رہنا جیسے تمہارے گھر میں کمبل پڑا رہتا ہے۔ جب حضرت عثمان کو شہید کر دیا گیا تو میرے دل میں یہی خیال واقع ہوا تو میں سوار ہو کر دمشق پہنچا اور حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اللہ کی قسم کھائی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے جیسے حضرت ابن مسعود نے حدیث بیان کی۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ

ہزیل نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے پہلے اندھیری رات کے حصوں جیسے فتنے نکلیں گے۔ ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر، شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ اس کے دوران بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور

مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ.

چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ پس تم اپنی کمانیں کو توڑ دینا اور اپنی تانتوں کو کاٹ دینا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر مار کر توڑ لینا۔ مگر کوئی حملہ آور تم میں سے کسی کے گھر میں داخل ہو تو حضرت آدم کے اچھے بیٹے کی طرح ہو جانا۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَصْقَلَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ أَتَى عَلَى رَأْسٍ مَنْصُوبٍ فَقَالَ شَقِيَ قَاتِلُ هٰذَا فَلَمَّا مَضَى قَالَ وَمَا أُرَى هٰذَا إِلَّا قَدْ شَقِيَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَشَى إِلَى رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي لِيَقْتُلَهُ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا فَالْقَاتِلُ فِي النَّارِ وَالْمَقْتُولُ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُمَيْرٍ أَوْ سُمَيْرَةَ وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُمَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ لِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ يَعْنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَقَالَ هُوَ فِي كِتَابِي ابْنُ سَبَرَةَ وَقَالُوا سَمُرَةَ وَقَالُوا سُمَيْرَةَ هٰذَا كَلَامُ أَبِي الْوَلِيدِ.

عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ منورہ کے ایک راستے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تو ایک سر دیکھا جو لٹکایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ اس کا قاتل بدبخت ہے۔ جب آگے گئے تو فرمایا کہ میرے خیال میں تو اس سے بدبختی خود ہی ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو میرے کسی امتی کو قتل کرنے کے لیے اس کے پاس جائے تو قاتل جہنم میں اور مقتول جنت میں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ثوری نے عبدالرحمٰن ابن سمیر یا سمیرہ سے روایت کیا ہے اسے لیث ابن ابو سلیم، عون نے عبدالرحمٰن بن سمیرہ سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حسن بن علی نے کہا کہ ابوالولید نے اس حدیث کو ابو عوانہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میری کتاب میں وہ ابن سبرہ ہے جبکہ بعض لوگوں نے سمرہ اور بعض نے سمیرہ کہا ہے۔ یہ ابوالولید کا کلام ہے۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اے ابوذر! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! تعمیل ارشاد کے لیے حاضر ہوں۔ پھر حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ لوگوں کو موت گھیرے گی اور قبر والا گھر بھی اس وقت ایک غلام کے عوض ملے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں یا جو میرے لیے

الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ قَالَ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ قُلْتُ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا آخُذُ سَيْفِي فَأَضَعُهُ عَلَى عَاتِقِي قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذًا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ تَلْزَمُ بَيْتَكَ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي قَالَ فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ ثَوْبَكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرِ الْمُشَعَّثَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا کہ تم پر صبر لازم ہے یا فرمایا کہ صبر کرنا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ اے ابوذر! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں تعمیل ارشاد کے لیے حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم احجار الزیت نامی مقام کو خون سے بھرا ہوا دیکھو گے؟ عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول جو میرے لیے حکم فرمائیں۔ فرمایا کہ اپنے اہل و عیال میں چلے جانا تمہارے لیے فرض ہے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنی تلوار لے کر اسے اپنے کندھے پر نہ رکھ لوں۔ فرمایا کہ پھر تو لوگوں کے ساتھ شریک ہو جاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھے رہنا۔ میں نے عرض کی کہ اگر کوئی شخص میرے گھر میں ہی آ پہنچے؟ فرمایا کہ اگر تلوار کی چمک سے ڈرو تو اپنے منہ پر کپڑا ڈال لینا تاکہ وہ تمہارے اور اپنے گناہوں کو سمیٹ لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد بن زید کے سوا اس حدیث میں مشعث کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔

٨٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ.

ابو کبشہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک تمہارے سامنے اندھیری رات کے حصوں جیسا فتنہ ہے اس میں صبح کو آدمی مومن اور شام کو کافر ہو جائے گا نیز شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ بیٹھنے والا اس میں کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے گھر کے کمبلوں کی طرح ہو جانا۔

٨٦٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ابراہیم بن حسن مصیصی، حجاج بن محمد، لیث بن سعد، معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن جبیر، ان کے والد ماجد حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے

الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ اَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔

مجھے سنا کر خوش بخت وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلق رہا، سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلق رہا، نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلق رہا۔ جس نے ناچار پھنس جانے پر صبر کیا تو وہ قابل ستائش ہے۔

بَابُ ۲۹۹ فِي كَفِّ اللِّسَانِ۔

زبان کو روکے رکھنے کا بیان

۸۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوُقُوْعِ السَّيْفِ۔

عبدالملک بن شعیب بن لیث، ابن وہب، لیث، یحییٰ بن سعید، خالد بن ابو عمران، عبدالرحمن بن بیلمانی، عبدالرحمن بن ہرمز نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسا فتنہ آئے گا جو بہرہ، گونگا اور اندھا ہوگا۔ جو اس کے نزدیک جائے گا۔ اس میں زبان کھولنا تلوار چلانے کی طرح ہوگا۔

۸۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ الْاَعْجَمِ۔

زیاد نامی شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک فتنہ آئے گا جو عرب کو گھیرے گا۔ جو اس میں مارے جائیں گے وہ جہنمی ہیں۔ اس میں زبان کھولنا تلوار چلانے سے بڑھ کر فتنہ انگیزی ہوگی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ثوری، لیث، طاؤس نے اعجم سے (یعنی مذکورہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے)۔

ف: جب مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں ٹکرا رہے ہوں یا ایک دوسرے کے خلاف انتقامی کارروائیوں کی تیاری میں مشغول ہوں تو ایسے وقت کسی کی حمایت یا مخالفت میں زبان کھولنا اس کی حمایت یا مخالفت میں تلوار چلانے سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ فساد کے مواقع پر حتی الامکان زبان کو قابو میں رکھنا اور بیان بازی سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایسے وقت کے چند الفاظ حالات کو خراب سے خراب تر اور سنگین کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ قَالَ زِيَادٌ سِيْمِيْنُ كُوْشْ۔

محمد بن عیسیٰ بن طباع نے عبداللہ بن عبدالقدوس سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ زیاد کے کان سفید تھے۔

باب ٣ـ الرخصة في التبدي في الفتنة

۸۶۴ـ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك أن يكون خير مال المسلم غنما يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن۔

فساد کے وقت جنگلوں میں چلے جانے کی اجازت

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابو صعصعہ، اُن کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جنہیں چراتا ہوا وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر پھرے گا۔ اپنے دین کو بچانے کی خاطر آبادیوں سے بھاگ گیا ہوگا۔

ف: فتنہ و فساد کے وقت اپنی گزر اوقات کا معمولی سا ذریعہ پیدا کرکے جنگلوں اور پہاڑوں میں جا رہنا گویا گوشہ عافیت میں پناہ لینا ہے۔ فتنوں کے وقت نہ کسی کا مال و جان محفوظ رہتا ہے اور نہ دین و ایمان۔ بہتر یہی ہے کہ ایسے موقع پر کوئی پناہ گاہ تلاش کرے اور کچھ بھی نہ بچا سکے تو کم از کم فتنہ پردازوں سے اپنا دین بچا لے۔ افسوس! برصغیر گذشتہ کے پرفتن دور سے آج تک بڑے پر اسرار فتنے اٹھائے گئے۔ کتنے ہی دین و ایمان کے رہزنوں کے سروں پر تاج رہنمائی سجائے گئے، جن کے حقیقی خدوخال کو عوام الناس نہ دیکھ سکے۔ ظاہری تقدس پر فریفتہ ہو کر بڑے سادہ لوح مسلمان اپنے دین و ایمان کا بیڑا غرق کر بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتنہ بازوں کے شر سے محفوظ رکھے اور صراط مستقیم پر استقامت نصیب فرمائے، آمین

باب ٣ـ النهي عن القتال في الفتنة

۸۶۵ـ حدثنا أبو كامل نا حماد بن زيد عن أيوب ويونس عن الحسن عن الأحنف بن قيس قال خرجت وأنا أريد يعني في القتال فلقيني أبو بكرة فقال ارجع فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا تواجه المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول في النار قال يا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال إنه أراد قتل صاحبه۔

فساد کے وقت لڑنے کی ممانعت

احنف بن قیس کا بیان ہے کہ میں لڑائی میں شامل ہونے کی غرض سے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ تو قاتل ہے لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ اس نے بھی اپنے ساتھی (قاتل) کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

۸۶۶ـ حدثنا محمد بن المتوكل العسقلاني نا عبد الرزاق نا معمر عن أيوب عن الحسن بإسناده ومعناه مختصرا۔

محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، معمر، ایوب نے حسن سے اسی اسناد کے ساتھ مختصر طور پر ایسے معناً روایت کیا۔

بَابٌ فِي تَعْظِيمِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

٨٢٧ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ دِهْقَانَ قَالَ كُنَّا فِي غَزْوَةِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ بِذُلُقْيَةَ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَخِيَارِهِمْ يَعْرِفُونَ ذٰلِكَ لَهُ يُقَالُ لَهُ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ شَرِيكٍ الْكِنَانِيُّ فَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا وَكَانَ يَعْرِفُ لَهُ حَقَّهُ قَالَ لَنَا خَالِدٌ فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَقَالَ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومٍ سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا قَالَ لَنَا خَالِدٌ ثُمَّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ وَحَدَّثَ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

٨٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُبَارَكٍ قَالَ نَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ سَأَلْتُ يَحْيَى ابْنَ يَحْيَى الْغَسَّانِيَّ عَنْ قَوْلِهِ اعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ قَالَ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي الْفِتْنَةِ فَيَقْتُلُ

مومن کو قتل کرنے کا گناہ

خالد بن دہقان کا بیان ہے کہ غزوۂ قسطنطنیہ کے وقت ہم ذلقیہ نامی مقام پر تھے کہ فلسطین والوں میں سے ایک شخص آیا جو وہاں کے شرفاء اور معززین سے تھا۔ لوگ اس کے مقام سے واقف تھے اور کہتے ہانی بن کلثوم بن شریک کنانی کہا جاتا تھا۔ اس نے عبداللہ بن ابو زکریا کو سلام کیا اور وہ ان کا مرتبہ شناس تھا۔ خالد بن دہقان کا بیان ہے کہ ہم سے حدیث بیان کی عبداللہ بن ابو زکریا، ام الدرداء، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ امید ہے کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے ماسوائے اس کے جو شرک کی حالت میں مرا یا جس مومن نے دوسرے مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا۔ ہانی بن کلثوم کا بیان ہے کہ محمود بن ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مومن کو قتل کیا پھر اس فعل کو درست سمجھے تو اللہ تعالیٰ اس کا فرض و نفل کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا۔ خالد کا بیان ہے کہ ابن ابو زکریا نے حضرت ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن ہمیشہ ہلکا اور بھلائی پر رہتا ہے جب تک حرام خون نہ کرے۔ جب حرام خون کرے تو اس کا ہاتھ سست ہو جاتا ہے اور حدیث بیان کی ہانی بن کلثوم، محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کی طرح۔

عبدالرحمن بن عمرو، محمد بن مبارک، صدقہ بن خالد یا کوئی دوسرا، خالد بن دہقان کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے فرمان رسالت "فاعتبط بقتلہ" کے متعلق دریافت کیا تو بتایا کہ اس کے متعلق فرمایا ہے جو فتنہ کے وقت لڑتے ہیں پس ایک شخص دوسرے کو قتل کرے تو کہہ بیٹھے کہ اس نے

أَحَدُهُمْ فَيَرَى أَنَّهُ عَلَى هُدًى فَلَا يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالَى يَعْنِي مِنْ ذَلِكَ۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا حَمَّادٌ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فِي هَذَا الْمَكَانِ يَقُولُ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا بَعْدَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَوْ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ فَهَذِهِ لِأُولٰئِكَ قَالَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ الْآيَةَ قَالَ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ لَا تَوْبَةَ لَهُ فَذَكَرْتُ هَذَا لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ فِي

درست کیا ہے لہذا اللہ تعالیٰ سے اپنی اس حرکت پر استغفار نہ کرے۔

خارجہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی جگہ پر (رہتے ہوئے) سنا کہ آیت۔ اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ اس میں ہمیشہ رہے گا (۴: ۹۳) یہ سورۃ الفرقان کی آیت۔ وہ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ (۲۵: ۶۸) کے چھ ماہ بعد نازل فرمائی گئی تھی۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب سورۃ الفرقان کی آیت۔ وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پوجا نہیں کرتے اور نہ کسی جان کو قتل کرتے ہیں جس کو اللہ نے حرام قرار دیا مگر حق کے ساتھ (۲۵: ۶۸) آخر تک اتری تو مشرکین مکہ نے کہا۔ ہم نے اس جان کو قتل کیا جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کی عبادت کی ہے اور بے حیائی کے کام کیے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ مگر جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے (۲۵: ۷۰) یہ انہی کے متعلق ہے۔ فرمایا کہ سورۃ النساء کی آیت۔ اور جو کسی صاحب ایمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (۴: ۹۳) یہ اس مسلمان کے متعلق ہے جو احکام اسلام کو جانتے ہوئے کسی صاحب ایمان کو دانستہ قتل کرے تو وہ جہنمی ہے اور اس کی توبہ نہیں ہے۔ میں نے مجاہد سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ مگر جو نادم ہوا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ واقعہ روایت کرتے ہوئے الَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ کے متعلق فرمایا کہ وہ مشرکین ہیں اور

الَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ قَالَ لِأَهْلِ الشِّرْكِ قَالَ وَنَزَلَ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ.

مسلمان کے متعلق حکم نازل فرمایا۔ اے میرے بندو! جو اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے (۵۳:۳۹)۔

۸۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا قَالَ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.

مغیرہ بن نعمان نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا والے حکم کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا ہے۔

۸۷۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ هِيَ جَزَاؤُهُ فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْهُ فَعَلَ.

سلیمان تیمی نے ابو مجلز سے ارشاد ربانی: "اور جو کسی صاحب ایمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے" کے متعلق روایت کی کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کے اس فعل سے درگزر فرمائے گا۔

بَابٌ ۳۰۰- مَا يُرْجَى فِي الْقَتْلِ

قتل ہو جانے کے بعد امید مغفرت

۸۷۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ أَمْرَهَا فَقُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَئِنْ أَدْرَكَتْنَا هَذِهِ لَتُهْلِكَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلُ قَالَ سَعِيدٌ فَرَأَيْتُ إِخْوَانِي قُتِلُوا.

ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ آپ نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور اس کی شدت بیان فرمائی۔ ہم لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر وہ ہماری موجودگی میں آیا تو ہمیں ہلاک کر ڈالے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا قتل ہو جانا ہی تمہیں کفایت کرے گا۔ سعید کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ قتل کر دیئے گئے تھے۔

۸۷۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ نَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتِي هَذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ. آخِرُ كِتَابِ الْفِتَنِ.

عثمان بن ابو شیبہ، کثیر بن ہشام مسعودی، سعید بن ابو بردہ، ان کے والد ماجد نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت ایسی ہے جس پر رحم فرمایا گیا ہے۔ اس کے لیے آخرت کا عذاب نہیں ہے لہٰذا دنیا میں اس کے لیے عذاب فتنوں، زلزلوں اور قتل کی صورت میں ہے۔ کتاب الفتن ختم ہو گئی۔

أَوَّلُ كِتَابِ الْمَهْدِيِّ

حضرت امام مہدی کا بیان

٨٧٦۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتّٰى يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا يَقُولُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلیفے ہوں گے اور ہر ایک پر امت کا اتفاق ہوگا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کچھ اور سنا لیکن میں سمجھ نہ سکا۔ والد محترم سے گزارش کی کہ کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمان رسالت بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

٨٧٧۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوا ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ یہ دین بارہ خلفا تک برابر غالب رہے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے تکبیر کہی اور خوب نعرہ لگایا۔ پھر آپ نے آہستہ آواز سے کچھ فرمایا۔ میں والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ ابا جان! حضور نے کیا فرمایا؟ فرمایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

٨٧٨۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ نَا زُهَيْرٌ نَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ زَادَ فَلَمَّا رَجَعَ إِلٰى مَنْزِلِهِ أَتَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوا ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ۔

اسود بن سعید ہمدانی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا۔ جب آپ کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹے تو قریش حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے۔ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر قتل و قتال ہوگا۔

٨٧٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ فِطْرٍ الْمَعْنٰى كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ

مسدد، عمر بن عبید ۔۔۔ محمد بن العلاء، ابوبکر ابن العیاش ۔۔۔ مسدد، یحیٰی، سفیان ۔۔۔ احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن موسٰی، زائدہ ۔۔۔ احمد بن ابراہیم، عبیداللہ بن موسٰی، فطر، عاصم زر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دنیا کی زندگی کا ایک روز بھی باقی رہ گیا۔ زائدہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالٰی اسے لمبا کر دے گا۔ یہاں تک کہ مجھ سے یا میرے اہل بیت

عن زرٍ عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدنيا إلا يوما قال زائدة لطوّل الله ذلك اليوم حتى يبعث رجلا مني أو من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي زاد في حديث فطر يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا وقال في حديث سفيان لا تذهب أو لا تنقضي الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي قال أبو داود لفظ عمر وأبي بكر بمعنى سفيان.

سے ایک آدمی کو اٹھائے گا جو میرا ہم نام ہوگا اور اس کے باپ کا نام وہی ہوگا جو میرے والد ماجد کا ہے۔ فطر کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔ حدیث سفیان میں زیادہ کہ نہیں جائے گی یا دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عرب کا مالک وہ شخص ہوگا جو میرے اہل بیت سے اور میرا ہم نام ہوگا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عمر بن عبید اور ابوبکر بن عیاش کے الفاظ بھی معناً سفیان جیسے ہیں۔

۸۸۰۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا الفضل بن دكين ثنا فطر عن القاسم بن أبي بزة عن أبي الطفيل عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدهر إلا يوما لبعث الله رجلا من أهل بيتي يملؤها عدلا كما ملئت جورا.

ابو الطفیل نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زمانے کی زندگی سے ایک دن بھی باقی رہ گیا تب بھی اللہ تعالیٰ ایک ایسے فرد کو کھڑا کرے گا جو میرے اہل بیت سے ہوگا اور زمین کو انصاف سے ایسے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔

۸۸۱۔ حدثنا أحمد بن إبراهيم ثني عبد الله بن جعفر الرقي ثنا أبو المليح الحسن بن عمر عن زياد بن بيان عن علي بن نفيل عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المهدي من عترتي من ولد فاطمة قال عبد الله بن جعفر وسمعت أبا المليح يثني على علي بن نفيل ويذكر منه صلاحا.

احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن جعفر رقی، ابو الملیح حسن ابن عمر، زیاد بن بیان، علی بن نفیل، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ کی اولاد سے ہوں گے۔ عبد اللہ بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے ابو الملیح کو علی بن نفیل کی تعریف کرتے اور اچھا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

۸۸۲۔ حدثنا سهل بن تمام بن بزيع ثنا عمران القطان عن قتادة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي مني

ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہدی مجھ سے ہوں گے جو کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔ زمین کو عدل و انصاف سے

أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ۔

یعنی بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ وہ سات سال حکومت کریں گے۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ۔

صالح ابو خلیل کے ایک دوست سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف واقع ہوگا تو اہل مدینہ سے ایک شخص مکہ مکرمہ کی طرف بھاگ جائے گا تو اہل مکہ سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اسے امامت کے لیے نکالیں گے بلکہ وہ ناخوش ہوگا۔ پس حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی۔ شام سے اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے جب لوگ ایسا دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے جتھے حاضر ہو کر بیعت کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ قریش سے ایک آدمی اٹھائے گا جو بنی کلب کا بھانجا ہوگا۔ وہ ایک لشکر بھیجے گا جس پر یہ لوگ فتح پائیں گے۔ یہ کلب کی فوج ہوگی اس پر افسوس ہے جو بنی کلب کے مال غنیمت میں شامل نہ ہوا۔ پس مال تقسیم کر دیا جائے گا اور لوگوں میں تمہارے نبی کی سنت جاری کی جائے گی۔ اسلام اپنے پہلے رنگ میں آ جائے گا۔ پس وہ سات سال رہنے کے بعد وفات پائیں گے اور مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہشام سے بعض نے نو سال اور بعض نے سات سال روایت کیے ہیں۔

ف: احادیث مطہرہ کے مطابق امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلسنت و جماعت کے بہت بڑے بزرگ اور خروج دجال کے وقت امت محمدیہ کی تسلیوں اور امیدوں کا مرکز ہوں گے۔ روافض نے ان کے متعلق جو مضحکہ خیز پروپیگنڈا کیا ہوا ہے کہ وہ خوف اعداء کے باعث [illegible] امام مہدی کے بعد مسلمانوں سے [illegible] گرفتار سرمن رأی میں جا کر چھپ گئے ہیں اور قیامت کے نزدیک ظہور فرمائیں گے۔ یہ بیکار خرافات اور فرضی قصہ ہے۔ (۱) مولانا سید احمد بریلوی صاحب (المتوفی ۱۲۴۶ھ) کے رشتہ داروں کے متعلق امام مہدی ہونے کے دعوے کیے گئے اور موصوف

کے دستِ راست یعنی مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی صاحب (المتوفی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء) نے انہیں جو صراطِ مستقیم کتاب میں صاحبِ وحی و عصمت بتایا اور امامت کے نام سے جو بے بنیاد اور متشکک تحریری بیانات پیر پر تحریر کیے وہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے سامراج فرنگ کی شعبدہ بازی تھی۔ جب یہ بہاری منصوبہ بالاکوٹ کی سرزمین میں دفن ہوگیا تو چند متبعین نے وہاں اپنا اڈہ یا مرکز قائم کرلیا اور اپنے کاروبار کو چلانے نیز (منصبِ امامت کی سرگوشی میں سید صاحب کو زندہ دکھانے کی غرض سے ان کی غیوبت کا مسئلہ روافض کی طرح گھڑ لیا۔ بلکہ بعض حضرات نے تو سید صاحب سے ملاقات اور کلام کرنے کے فرضی قصے بھی گھڑے اور انہیں کتابی شکل دے دی۔ یہ محض شیطانی چکر بازی ہی کا حقیقت سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ ہاں امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہورِ دجال سے کچھ عرصہ پہلے پیدا ہوں گے۔ وقت آنے پر وقت کے اہلِ دل اہل اللہ انہیں پہچان لیں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ احادیث مقدسہ میں آپ کے کارناموں کی تفاصیل آئی ہیں اور فضائل و کمالات وارد ہوئے ہیں۔

۸۸۴۔ حدثنا هارون بن عبد الله ثنا عبد الصمد عن همام عن قتادة بهذا الحديث قال تسع سنين قال أبو داود قال غير معاذ عن هشام تسع سنين.

ہمام نے قتادہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے نو سال کہا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ معاذ کے سوا اور حضرات نے بھی ہشام سے نو سال روایت کیے ہیں۔

۸۸۵۔ حدثنا ابن المثنى قال ثنا عمرو بن عاصم قال ثنا أبو العوام قال ثنا قتادة عن أبي الخليل عن عبد الله بن الحارث عن أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث وحديث معاذ أتم.

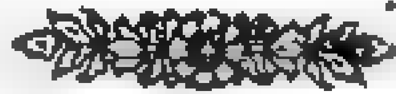
ابن المثنیٰ، عمرو بن عاصم، ابوالعوام، قتادہ، ابوالخلیل، عبداللہ بن حارث، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے جبکہ سابقہ یعنی معاذ بن ہشام کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۸۸۶۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا جرير عن عبد العزيز بن رفيع عن عبيد الله ابن القبطية عن أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم بقصة جيش الخسف قلت يا رسول الله كيف بمن كان كارها قال يخسف بهم ولكن يبعث يوم القيامة على نيته قال أبو داود وحدثت عن هارون بن المغيرة قال ثنا عمرو بن أبي قيس عن شعيب بن خالد عن أبي إسحاق قال قال علي ونظر إلى ابنه الحسن فقال إن ابني هذا سيد كما سماه النبي صلى الله عليه وسلم وسيخرج من صلبه رجل يسمى باسم نبيكم

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لشکر کے دھنس جانے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! جو جبراً اس لشکر میں شامل کیا گیا ہو اس کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا کہ ان کے ساتھ ہی دھنس جائے گا لیکن قیامت کے روز اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی ہارون بن مغیرہ، عمرو بن ابو قیس، شعیب بن خالد، ابواسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت امام حسن کی جانب دیکھتے ہوئے فرمایا۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام رکھا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے

صلی اللہ علیہ وسلم یشبہہ فی الخُلق ولا
یشبہہ فی الخَلق ثم ذکر قصۃ یملأ الارض
عدلا۔ وقال ہارون حدثنا عمرو بن ابی قیس
عن مطرف بن طریف عن ابی الحسن عن
ہلال بن عمرو قال سمعت علیا کرم اللہ
وجہہ یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یخرج رجل من وراء النہر یقال لہ الحارث
ابن حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ
منصور یوطئ او یمکن لآل محمد کما مکنت
قریش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وجب علی کل مؤمن نصرہ او قال اجابتہ۔
آخر کتاب المہدی۔

اسم گرامی پر ہوگا۔ وہ تخلیق میں نہیں بلکہ اخلاق میں حضور سے مشابہت رکھے گا۔ پھر زمین کو انصاف سے بھر دینے کا ذکر فرمایا۔ اسماعیل، عمرو بن ابو قیس، مطرف بن طریف، ابو الحسن، ہلال بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دریا کے پار سے ایک آدمی نکلے گا جس کو حارث بن حراث کہا جائے گا۔ اس کے آگے منصور نامی ایک شخص ہوگا۔ جو آلِ محمد کو قبضہ یا جگہ دے گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قریش نے جگہ دی تھی۔ اس کی مدد کرنا ہر مسلمان پر واجب ہوگا یا فرمایا کہ اس کا حکم ماننا واجب ہوگا۔ کتاب المہدی ختم ہوئی۔



أَوَّلُ كِتَابِ الْمَلَاحِمِ

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي قَرْنِ الْمِائَةِ

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيِّ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ نَا ابْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ لَمْ يَجُزْ بِهِ شَرَاحِيلَ۔

جنگوں کا بیان

سو سالہ عرصے کا بیان

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، سعید بن ابی ایوب، شراحیل بن یزید معافری، ابو علقمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میرے علم کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالٰی اس امت کے لیے ہر صدی کے سرے پر ایک ایسے شخص کو کھڑا کرتا رہے گا جو اس کے لیے اس کے دین کو درست کر دیا کرے گا۔

امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عبدالرحمٰن نے ابن شریح اسکندرانی سے اور وہ نہیں گئے شراحیل سے آگے۔

ف: اللہ تعالٰی نے اپنی حکمت کاملہ سے اس دین کو قیامت تک باقی رکھنے کی خاطر یہ انتظام قائم فرمایا ہے کہ ہر صدی کے سرے پر کم از کم اپنے ایک ایسے بندے کو مبعوث کرتا ہے جو اپنی بے پناہ خداداد صلاحیتوں کے باعث نبی کا نائب اور مظہر اتم ہوتا ہے۔ وہ اپنے دور میں اس کے چہرے پر پڑی ہوئی گرد و غبار کو صاف کر کے دین کے چہرے کو نکھار دیتا ہے۔ ایسے شخص کو اصطلاح شریعت میں مجدد کہتے ہیں۔ شریعت مطہرہ کی بیخ کنی اور بیخ و تفریق کرنے والے خواہ کتنے ہی افراد ہوں، خواہ وہ علم و فضل کے کتنے ہی بلند بانگ دعوے کر رہے ہوں، خواہ مسلمانوں کے کتنے ہی افراد انہیں آسمان علم کے شمس و قمر تصور فرما رہے ہوں اور انہیں دوران ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں لیکن مجدد کے سامنے ان کے تمام مزور دلائل تار عنکبوت کی طرح کمزور ثابت ہو کر ٹوٹتے چلے جاتے ہیں۔ وہ چونکہ حق و صداقت کا علمبردار اور دین برحق کا بے باک ترجمان ہوتا ہے اس لیے وہ مسلمانوں کی برحق جماعت اور ناجی گروہ میں ہوتا ہے۔ وہ اسلام کی حقیقی تصویر یعنی مذہب اہلسنت و جماعت کا اپنے دور میں محافظ و علمبردار ہوتا ہے اور یہی وہ سرمایہ قیمت ہے جس کی حفاظت کے لیے ہر صدی میں مجدد بھیجے جاتے ہیں۔ اہلسنت و جماعت کے علاوہ باقی تمام جماعتیں اور فرقے گمراہ ہیں جنہوں نے مقدس مجموعہ اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائی ہوئی ہیں۔ لہٰذا اہلسنت و جماعت کے علاوہ گمراہ گروہوں میں جس طرح آج تک نہ کوئی ولی ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے، اسی طرح ان کی کسی جماعت میں آج تک کوئی مجدد ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ناجی گروہ اہلسنت و جماعت کے علاوہ مسلمانوں کا ہر فرقہ گمراہ، بدمذہب اور اسلام کا بدخواہ ہے کیونکہ ایک جانب وہ اسلام میں بعض غلط عقائد و نظریات کو شامل کرتا اور بعض اسلامی عقائد و نظریات کو خلاف اسلام ٹھہراتا ہے تو دوسری جانب مسلمانوں کی اصلی جماعت سے نکل کر اپنا علیحدہ فرقہ اور گروہ بنا کر مسلمانوں کی مجموعی طاقت کو گھٹاتا ہے۔ تاریخ کی ورق گردانی سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ ہر فرقہ باطلہ اپنے علم و فضل اور صداقت و حقانیت کے تمام دعاوی کے باوجود وقت آنے پر ہمیشہ دشمنان اسلام کے آلہ کار اور سچے مسلمانوں کے لیے مار آستین ہی ثابت ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت سے آج تک کے ہر اہم واقعے کی گہرائی میں جھانک کر دیکھا جائے تو ہر واقعے کی تہ میں اسلام کے انہیں گندم نما جو فروش شعبدہ بازوں

اللہ علیہ وسلم سے منور چہرے نظر آئیں گے۔ دریں حالات مجدد بھلا ان گمراہ گروں میں کیسے پیدا ہو سکتا ہے جبکہ وہ تو ایسے ہی نامور مجاہد رہنماؤں کی کارگزاریاں کو زیرِ زمین دفن کرنے کے لیے آیا ہے۔ اب ہم گزشتہ چودہ صدیوں کے مجددین کی اجمالی فہرست پیش کرتے ہیں۔

پہلی صدی :- حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۱۰۱ھ / ۷۲۰ء)

دوسری صدی :- (۱) امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۴ھ / ۸۱۹ء)

(۲) امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۴ھ / ۸۱۹ء)

تیسری صدی :- (۱) امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۲۴ھ / ۹۳۵ء)

(۲) امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۳۳ھ / ۹۴۴ء)

(۳) امام محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۱۰ھ / ۹۲۳ء)

(۴) امام ابوجعفر طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۲۱ھ / ۹۳۳ء)

چوتھی صدی :- امام ابوحامد الاسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۰۶ھ / ۱۰۱۵ء)

پانچویں صدی :- حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۰۵ھ / ۱۱۱۱ء)

چھٹی صدی :- امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۰۶ھ / ۱۲۰۹ء)

ساتویں صدی :- امام تقی الدین ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۰۲ھ / ۱۳۰۲ء)

آٹھویں صدی :- (۱) حافظ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۰۶ھ / ۱۴۰۴ء)

(۲) امام سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۰۵ھ / ۱۴۰۲ء)

(۳) امام شمس الدین جزری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۳۳ھ / ۱۴۲۹ء)

نویں صدی :- (۱) خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء)

(۲) امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۰۲ھ / ۱۴۹۷ء)

دسویں صدی :- محدث کبیر ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۶ء)

(۲) علامہ شمس الدین بن شہاب رملی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ھ / سنہ ء)

گیارھویں صدی :- (۱) حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء)

آپ حضرت گیارھویں صدی بلکہ دوسرے ہزار سالہ دور کے بھی مجدد تھے۔ اس امتیاز کے باعث اگر آپ کو مجدد اعظم کہا جائے تو بجا ہے۔

(۲) خاتم المحققین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء)

بارھویں صدی :- (۱) سلطان محی الدین اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۱۸ھ / ۱۷۰۶ء)

(۲) امام محمد عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۲۲ھ / ۱۷۱۰ء)

(۳) امام عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۴۳ھ / ۱۷۳۱ء)

تیرھویں صدی :- (۱) شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۳ء)

(۳) شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ء)

(۴) علامہ سید محمد امین ابن عمر عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۵۲ھ / ۱۸۳۶ء)

مجدد چودھویں صدی (۵) امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء)

(۶) محقق دوراں، علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۲ء)

ہم نے اس فہرست میں صرف ان حضرات کا نام پیش کیا ہے جن کے مجدد ہونے پر اکثر بندگان کا اتفاق ہے۔ یہ مذکور سب کے سب اسلام کی قوت علمیہ (علمائے کرام)، مدبر قوت عملیہ (سلاطین اسلام) سب کی سرپرست قوت روحانیہ ہوتی ہے یعنی حضرات اولیاء اللہ۔ طبقہ اسلامیہ کے اندر اولیاء اللہ کا وجود ایسا ضروری ہے جیسے جسم کے اندر روح۔ اسی لیے بلند سے بلند مرتبہ ہر عالم دین نے آج تک ان کا ہے اور قیامت تک یہ آواز بلند کرتے رہیں گے۔

مولوی محمد گوہر رشید صاحب دام

باب ۳۰: ما يذكر من ملاحم الروم

۸۸۸- حدثنا النفيلي نا عيسى بن يونس نا الأوزاعي عن حسان بن عطية قال مال مكحول وابن أبي زكريا إلى خالد بن معدان وملت معهم فحدثنا عن جبير بن نفير قال قال جبير انطلق بنا إلى ذي مخبر رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فأتيناه فسأله جبير عن الهدنة فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستصالحون الروم صلحا آمنا فتغزون أنتم وهم عدوا من ورائكم فتنصرون وتغنمون وتسلمون ثم ترجعون حتى تنزلوا بمرج ذي تلول فيرفع رجل من أهل النصرانية الصليب فيقول غلب الصليب فيغضب رجل من المسلمين فيدقه فعند ذلك تغدر الروم وتجمع للملحمة۔

ازقلم شمس تبریزی درسقد

رومی معرکوں کا بیان

نقل: حضرت عیسیٰ بن یونس اوزاعی اور حسان بن عطیہ کا بیان ہے کہ مکحول اور ابن ابو زکریا دونوں خالد بن معدان کی جانب روانہ ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا۔ جبیر بن نفیر نے کہا کہ ہمارے ساتھ حضرت ذی مخبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلیے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی ہیں۔ ہم حاضر ہوگئے تو جبیر نے صلح کے متعلق دریافت کیا۔ ارشاد ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تم رومیوں سے صلح کرو گے اس کے ساتھ پھر تم اور وہ اپنے پیچھے والے دشمن سے لڑو گے۔ پس تم فتح اور مال غنیمت پاکر سلامت رہو گے۔ پس لوٹتے وقت ایک ٹیلے والے میدان میں اتریں گے۔ پس نصاریٰ میں سے ایک شخص صلیب اٹھا کر کہے گا کہ صلیب غالب ہوگئی۔ پس مسلمانوں میں سے ایک شخص کو غصہ آجائے گا اور وہ اسے دھکا دے گا۔ اس پر رومی عہد شکنی کرکے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اپنی فوجوں کو جمع کریں گے۔

۸۸۹- حدثنا مؤمل بن الفضل الحراني قال نا الوليد قال نا أبو عمرو عن حسان بن عطية هذا الحديث وزاد فيه ويثور المسلمون إلى أسلحتهم فيقتتلون فيكرمهم الله

ابو عمرو نے حسان بن عطیہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے اس میں یہ بھی کہا: مسلمان جلدی سے اپنے ہتھیار سنبھالیں گے اور لڑنے لگیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اس جماعت کو شہادت کے باعث فتح سے سرفراز فرمائے گا۔

تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ إِلَّا أَنَّ الْوَلِيدَ جَعَلَ الْحَدِيثَ عَنْ حَكِيمٍ عَنْ ذِي مِخْمَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كَمَا قَالَ عِيسَى۔

ولید نے اس حدیث کو اس طرح بیان کیا ہے کہ حکیم، حضرت ذی مخمر رضی اللہ تعالے عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے روح اور یحییٰ بن حمزہ اور بشر بن بکر نے اوزاعی سے عیسیٰ بن یونس کی طرح۔

بَابٌ ۳ فِي أَمَارَاتِ الْمَلَاحِمِ

۸۹۰ - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا أَوْ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ يَعْنِي مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ۔

لڑائی جھگڑوں کی نشانیاں

عباس عنبری، ہاشم بن قاسم، عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، ان کے والد ماجد، مکحول، جبیر بن نفیر، مالک بن یخامر، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیت المقدس کی آبادی میں یثرب کی بربادی ہے اور یثرب کی بربادی میں جنگوں کا پیدا ہونا ہے اور جنگوں کے پیدا ہونے میں قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح میں دجال کا نکلنا ہے۔ پھر اپنا دست مبارک روایت کرنے والے کی ران یا کندھے پر مار کر فرمایا یہ اسی طرح یقینی ہے جیسے تمہارا یہاں ہونا یا جیسے تم بیٹھے ہو یعنی حضرت معاذ بن جبل کا یہاں ہونا یا بیٹھنا۔

بَابٌ ۳ فِي تَوَاتُرِ الْمَلَاحِمِ

۸۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ الْغَسَّانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ۔

لڑائی جھگڑوں کا تواتر

عبد اللہ بن محمد نفیلی، عیسیٰ بن یونس، ابو بکر بن ابو مریم، ولید بن سفیان غسانی، یزید بن قطیب سکونی، ابو بحریہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑا فتنہ، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا نکلنا یہ تینوں کام سات مہینوں کے اندر اندر ہو جائیں گے۔

۸۹۲ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ نَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ابن ابو بلال سے حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ فتنۂ عظیم اور فتح مدینہ کے درمیان چھ سال کا وقفہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عِيسٰى۔

ہے اور ساتویں سال میں دجال ملعون نکلے گا۔
امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حدیث عیسیٰ کی نسبت یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ ۳۰ فِي تَدَاعِي الْأُمَمِ عَلَى الْإِسْلَامِ۔

۸۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ نَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔

مسلمانوں پر اقوام عالم کا غلبہ

ابو عبد السلام نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ دیگر اقوام تم پر یوں ٹوٹ پڑیں جیسے بھوکا کھانے سے بھرے ہوئے پیالے پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ کیا اُن دنوں ہماری قلت کے باعث ہوگا؟ فرمایا بلکہ اُن دنوں تم اکثریت میں ہو گے لیکن ایسے بیکار ہو گے جیسے سمندر کی جھاگ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب کر نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں بزدلی ڈال دے گا۔ سائل عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! بزدلی کیا ہے؟ فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا۔

ف: آج ہماری حالت بالکل وہی ہے جس کی خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں قیامت تک کے واقعات کو دیکھنے والی آنکھوں سے دیکھ کر دی۔ ہم اس وقت دنیا میں اسی کروڑ یا ایک ارب ہیں لیکن ایسا ہے سبھی اور ہر تیزی سے کافروں کے شکنجے میں مجبور و معذور ہوئے پڑے ہیں۔ اسلامی ممالک کے سربراہوں نے چند روزہ دنیا سنوارنے اور آرام و راحت سے زندگی گزارنے کی خاطر اپنا سب کچھ غیر مسلموں کے سپرد کیا ہوا ہے جس کے باعث ساری ملت اسلامیہ بظاہر بے حس ہو کر رہ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سربراہوں کو اسلام کی محبت اور ملت اسلامیہ کی خیر خواہی کے جذبات عطا فرمائے تاکہ مسلمانوں کو اُن کا کھویا ہوا مقام پھر حاصل ہو جائے۔

ہاں دکھا دے یا الٰہی پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

بَابٌ ۳۱ فِي الْمَعْقِلِ مِنَ الْمَلَاحِمِ۔

۸۹۴ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ نَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ

جھگڑوں کے وقت قیام گاہ

جبیر بن نفیر نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑائی کے روز مسلمانوں کے مورچے غوطہ نامی مقام میں ہوں گے جو اس شہر کے ایک جانب ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے اور شام کے شہروں میں وہ بہترین

يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحِ.

شہر ہے ـــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی بواسطہ ابن وہب، ابن حازم، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قریب ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ منورہ کے اندر محصور کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی سرحد سلاح نامی مقام سے آگے نہیں ہوگی۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحُ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ.

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، زہری نے فرمایا کہ سلاح ایک مقام ہے خیبر کے نزدیک۔

باب۳۰۹۔ ارْتِفَاعُ الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَلَاحِمِ

جنگوں سے فتنے پیدا ہونا

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ نَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا.

عبدالوہاب بن نجدہ، اسمٰعیل ـــ ہارون بن عبداللہ، حسن بن سوار، اسمٰعیل، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر طائی، ہارون نے اپنی حدیث میں کہا کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں جمع نہیں کرے گا کہ ایک تلوار ان پر اپنوں کی ہو اور ایک ان کے دشمنوں کی۔

باب۳۱۰۔ فِي النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ

ترکوں اور حبشہ والوں کو چھیڑنے کی ممانعت

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ نَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي سُكَيْنَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ.

عیسیٰ بن محمد رملی، ضمرہ، شیبانی، محررین، ابو سکینہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اہل حبشہ اور ترکوں کو چھوڑ دیا کرو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں (یعنی جب تک وہ تم سے جنگ نہ کریں ان سے جنگ نہ کرنا)۔

باب۳۱۱۔ فِي قِتَالِ التُّرْكِ

ترکوں سے لڑنا

۸۹۸- حدثنا قتيبة قال نا يعقوب الإسكندراني عن سهيل يعني ابن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون الترك قوما وجوههم كالمجان المطرقة يلبسون الشعر۔

قتیبہ، یعقوب اسکندرانی، سہیل بن ابو صالح، اُن کے والدِ ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے لڑیں۔ اُس قوم کے چہرے چپٹی ڈھال جیسے ہیں اور وہ بالوں کا لباس پہنیں گے۔

۸۹۹- حدثنا قتيبة وابن السرح وغيرهما قالوا نا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رواية قال ابن السرح أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا صغار الأعين ذلف الأنوف كأن وجوههم المجان المطرقة۔

قتیبہ اور ابن سرح وغیرہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ ابن سرح نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم اُس قوم سے نہ لڑو جو چھوٹی آنکھوں اور چپٹی ناکوں والے ہیں اور اُن کے چہرے چپٹی ڈھال جیسے ہیں۔

۹۰۰- حدثنا جعفر بن مسافر التنيسي حدثنا خلاد بن يحيى نا بشير بن المهاجر نا عبد الله بن بريدة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث يقاتلكم قوم صغار الأعين يعني الترك قال تسوقونهم ثلاث مرار حتى تلحقوهم بجزيرة العرب فأما في السياقة الأولى فينجو من هرب منهم وأما في الثانية فينجو بعض ويهلك بعض وأما في الثالثة فيصطلمون أو كما قال۔

عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث ہے "تم چھوٹی آنکھوں والی قوم یعنی ترکوں سے لڑو گے" میں فرمایا کہ تم انہیں تین دفعہ دھکیلو گے۔ یہاں تک کہ انہیں جزیرۂ عرب سے باہر نکال دو گے۔ پہلی دفعہ کے دھکیلنے میں بھاگنے والے بچ جائیں گے۔ دوسری دفعہ کچھ بچیں گے اور کچھ ہلاک ہو جائیں گے اور تیسری دفعہ اُن کی جڑ ہی کٹ جائے گی یا جو کچھ فرمایا۔

باب ۱۳ في ذكر البصرة۔

بصرہ کا ذکر

۹۰۱- حدثنا محمد بن يحيى بن فارس نا عبد الصمد بن عبد الوارث حدثني أبي نا سعيد بن جمهان قال نا مسلم بن أبي بكرة قال سمعت أبي يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل ناس من أمتي

مسلم بن ابو بکرہ نے اپنے والدِ ماجد کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اُمت کے کچھ لوگ ایک نیچی جگہ میں اتریں گے جس کو لوگ بصرہ کہیں گے اور وہ دریائے دجلہ کے پاس ہے۔ اُس پر پُل ہوگا۔ اُس میں باشندوں کی کثرت ہوگی اور وہ مہاجرین

بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهَا جِسْرٌ يَكْثُرُ اَهْلُهَا وَتَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَ ابْنُ يَحْيٰى قَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ وَيَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَكَفَرُوْا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ۔

کا شہر ہوگا۔ ابن یحییٰ نے ابو معمر سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا۔ آخری زمانے میں بنو قنطورا آئیں گے جن کے چوڑے چہرے اور چھوٹی آنکھیں ہوں گی۔ وہ دریا کے کنارے خیمہ زن ہو جائیں گے۔ ادھر شہر کے باشندے تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ بیلوں کی دُموں اور زمینوں سے وابستہ ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔ دوسرا گروہ اپنی جانیں بچانے کے لیے کافر ہو جائے گا۔ تیسرا گروہ اپنے اہل و عیال کو پیچھے رکھ کر جانوں پر کھیل جائے گا اور وہ شہید ہیں۔

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى الْحَنَّاطُ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهَا الْبَصْرَةُ اَوِ الْبُصَيْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكِلَاءَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَاِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ يُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ۔

موسیٰ بن انس بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! لوگ شہر آباد کرتے رہتے ہیں لہٰذا ان میں سے ایک شہر ہے جس کو بصرہ یا بصیرہ کہا جاتا ہے۔ اگر تم وہاں سے گزرو اور اس میں داخل ہو جاؤ تو اس کے سباخ، اس کے کلا، اس کے بازار اور اس کے دارالامراء سے بچتے رہنا۔ تم اس کے جنگل کو اختیار کرنا کیونکہ شہر میں زمین کے اندر دھنسنا، پتھروں کا برسنا ہوگا اور زلزلے آئیں گے۔ ان میں سے کچھ لوگ رات گزاریں گے اور صبح کو بندر اور خنزیر ہو جائیں گے۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَاِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا اِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْاُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ اَنْ يُصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ

ابراہیم بن صالح بن درہم کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حج کے ارادے سے گئے تو ایک آدمی نے ہم سے کہا: کیا تمہارے ایک طرف ابلہ نامی بستی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: تم میں سے کون ہے جو مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ مسجد عشار میں میرے لیے دو یا چار رکعتیں پڑھے اور کہے کہ ان کا ثواب ابوہریرہ کے لیے ہے۔ میں نے اپنے

أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهَرَ۔

خلیل ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مسجد عشار سے ایسے شہیدوں کو اٹھائے گا کہ شہدائے بدر کے سوا کوئی ان کے ساتھ کھڑا نہ ہوگا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ وہ مسجد دریا کے کنارے ہے۔

بَابُ ۳۱۳ ذِكْرِ الْحَبَشَةِ

حبشیوں کا ذکر

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حبشیوں کو چھوڑے رہو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں کیونکہ خانۂ کعبہ کے خزانے کو نہیں نکالے گا مگر چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی۔

بَابُ ۳۱۴ أَمَارَاتِ السَّاعَةِ

قیامت کی نشانیاں

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ إِلَى مَرْوَانَ بِالْمَدِينَةِ فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ فِي الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا الدَّجَّالُ قَالَ فَانْصَرَفْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدَّابَّةُ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَأَيَّتُهُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ وَأَظُنُّ أَوَّلَهُمَا خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

ابو زرعہ کا بیان ہے کہ کچھ لوگ مدینہ منورہ میں مروان کے پاس گئے اور انہوں نے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی دجّال کا نکلنا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے یہ حدیث بیان کی۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ایسا تو نہیں فرمایا۔ ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اولین نشانیوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا یا دابۃ الارض کا چاشت کے وقت لوگوں کے پاس آنا ہے ان میں سے ایک کا ظہور پہلے ہوگا اور دوسری کا اس کے فوراً بعد۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا جو کتب سابقہ بھی پڑھا کرتے تھے کہ میرا خیال ہے ان دونوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا پہلے واقع ہوگا۔

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَهَنَّادٌ الْمَعْنَى قَالَ مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ نَا فُرَاتٌ الْقَزَّازُ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا قُعُودًا

ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن اَسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایۂ دیوار میں بیٹھے قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ ہماری آوازیں بلند ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

نَتَحَدَّثُ فِي ظِلِّ غُرْفَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا السَّاعَةَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَكُونَ أَوْ لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَكُونَ قَبْلَهَا عَشْرُ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَالدَّجَّالُ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَالدُّخَانُ وَثَلَاثُ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ۔

فرمایا:- قیامت نہیں ہوگی یا قائم نہیں ہوگی جب تک پہلے دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں یعنی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دابۃ الارض کا نکلنا، یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا، دجال اور حضرت عیسیٰ بن مریم کا آنا، دھواں اور تین جگہ زمین میں دھنسا ہو گا۔ ایک خسف مغرب میں، دوسرا مشرق میں اور تیسرا جزیرۂ عرب میں اور اس کے بعد ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو عدن کی گہرائی سے ہانکتی ہوئی جمع ہونے کی جگہ پر پہنچا دے گی۔

ف:- اس حدیث میں قیامت کی کئی نشانیاں مذکور ہوئی ہیں جو عذاب کی صورت میں ظاہر ہوں گی آخر میں تین جگہ سے زمین دھنسے گی اور اس کے بعد یمن میں عدن کی گہرائی سے ایک آگ نمودار ہوگی جو لوگوں کو ہانک کر ملک شام کی طرف لے جائے گی۔
علامہ وحید الزمان خان صاحب نے اس عذاب کے بارے میں یہ مضحکہ خیز وضاحت کی ہے۔ شاید مراد یہ ہے کہ عدن سے شام تک ریل جاری ہوگی۔ شاید موصوف نے بالا مجبوریت یعنی سر سید احمد خان علی گڑھی کی تقلید میں یہ وضاحت کی ہو کیونکہ ریل کا جاری ہونا عذاب نہیں ہے اور نہ ہی ریل کسی کو زبردستی ہانک کر لے جاتی ہے۔

غار کو قتل اور گل کو وہ جو چاہے کرے ٭ تو نے جو چاہا کیا، اے یار جو چاہے کرے

۹۰۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا الْآيَةَ۔

ابو زرعہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو زمین پر بسنے والے سارے ہی ایمان لے آئیں گے اور اس وقت کا ایمان لانا انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا جنہوں نے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا ایمان کے باعث کوئی نیک کام نہ کیا ہو۔

بَابُ ۱۳۱۵ حَسْرِ الْفُرَاتِ عَنْ كَنْزٍ۔

فرات سے خزانہ نکلنا

۹۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

عبداللہ بن سعید کندی، عقبہ بن خالد سکونی، عبیداللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ دریائے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

فرات سونے کا خزانہ اگل دے گا۔ لہٰذا جو وہاں موجود ہو تو اس میں سے ذرا بھی نہ لے۔

٩٠٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا:۔ وہ (دریائے فرات) سونے کا پہاڑ اگل دے گا۔

بَاب ٣١٦ خُرُوجِ الدَّجَّالِ۔

دجال کا نکلنا

٩١٠۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَأَنَا بِمَا أَعْلَمُ مِنْهُ أَنَّ مَعَهُ بَحْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو مسعود اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے حضور کا یہ ارشاد اچھی طرح یاد ہے کہ دجال کے ساتھ پانی کا دریا اور آگ کی نہر ہوگی۔ جس کو تم دیکھو گے کہ آگ ہے تو اسے پانی پاؤ گے۔ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

٩١١۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبًا كَافِرًا۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر جس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا جو کانا اور بہت جھوٹا ہوگا۔ آگاہ رہو وہ کانا ہے جبکہ تمہارا رب تعالیٰ کانا نہیں ہے اور بیشک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ([illegible]) کافر لکھا ہوا ہوگا۔

٩١٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ك ف ر۔

محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کی کہ ک ف ر لکھا ہوا ہوگا۔

٩١٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا

شعیب بن حبحاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا کہ ہر مسلمان اسے پڑھ سکے گا۔

الحديث يقرأه كل مسلم.

٩١٤ - حدثنا موسى بن إسمعيل نا جرير نا حميد بن هلال عن أبي الدهماء قال سمعت عمران بن حصين يحدث قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع بالدجال فلينأ عنه فوالله إن الرجل ليأتيه وهو يحسب أنه مؤمن فيتبعه مما يبعث به من الشبهات أو لما يبعث به هكذا قال.

ابو دہما نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دجال کے متعلق سنے تو چاہیے کہ اس سے دور بھاگے کیونکہ جو اس کے پاس جائے گا اور اپنے مومن ہونے کا گمان کرتا ہوگا وہ بھی اس کے پیچھے لگ جائے گا کیونکہ وہ ایسے ہی شبہات کو لے کر کھڑا ہوگا یا جن شبہات میں ڈالنے کے لیے وہ کھڑا کیا ہوگا۔

٩١٥ - حدثنا حيوة بن شريح نا بقية حدثني بحير عن خالد بن معدان عن عمرو بن الأسود عن جنادة بن أبي أمية عن عبادة بن الصامت أنه حدثهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إني حدثتكم عن الدجال حتى خشيت أن لا تعقلوا إن المسيح الدجال رجل قصير أفحج جعد أعور مطموس العين ليس بناتئة ولا حجراء فإن ألبس عليكم فاعلموا أن ربكم ليس بأعور قال أبو داود عمرو بن الأسود ولي القضاء.

جنادہ بن ابو امیہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تمہیں دجال کے متعلق اتنی باتیں بتلائی ہیں کہ تمہاری عقل میں نہ سمانے کا خطرہ لاحق ہونے لگا ہے کہ دجال پست قد، ٹیڑھی ٹانگوں والا، گھنگریالے بالوں والا، کانا اور برابر آنکھوں والا ہوگا۔ نہ اس کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی ہوں گی اور نہ اندر دھنسی ہوئی۔ اگر تمہیں ان باتوں میں شک ہو تو خوب یاد رکھنا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے، جبکہ وہ کانا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عمرو بن اسود قاضی رہے تھے۔

٩١٦ - حدثنا صفوان بن صالح الدمشقي المؤذن نا الوليد نا ابن جابر حدثني يحيى بن جابر الطائي عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن أبيه عن النواس بن سمعان الكلابي قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال فقال إن يخرج وأنا فيكم فأنا حجيجه دونكم وإن يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم فمن أدركه منكم فليقرأ عليه بفواتح سورة الكهف فإنها جواركم من

عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دجال نکلے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس پر حجت قائم کروں گا۔ اگر وہ نکلے اور میں تم میں موجود نہ ہوں تو ہر شخص اپنی طرف سے حجت قائم کرے اور میرے بعد بھی اللہ ہر مسلمان کا وارث ہے جو تم میں سے اسے پائے تو سورۂ الکہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے کیونکہ یہ اس کے فتنے کا بچاؤ ہیں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ وہ زمین میں کتنی دیر رہے گا؟ فرمایا چالیس روز۔ پہلا دن سال کی

ويتبعه. قلنا وما لبثه في الأرض قال أربعون يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر أيامه كأيامكم فقلنا يا رسول الله هذا اليوم الذي كسنة أتكفينا فيه صلاة يوم وليلة قال لا اقدروا له قدره ثم ينزل عيسى بن مريم عليه السلام عند المنارة البيضاء شرقي دمشق فيدركه عند باب لد فيقتله.

طرح، دوسرا مہینے کی طرح اور تیسرا ہفتے کی طرح ہوگا۔ باقی دن تمہارے ہی دنوں جیسے ہوں گے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ جو دن سال کی طرح ہوگا، کیا اُس میں ایک رات دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ فرمایا نہیں بلکہ اندازے سے ہر نماز کا وقت مقرر کر لینا۔ پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کے مشرقی سفید مینارے کے پاس نازل ہوں گے اور باب لد کے پاس پا کر اُسے قتل کر دیں گے۔

ف:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو دجال کی تمام نشانیاں بتا دی تھیں اور اُس زمانے کے تمام حالات و واقعات کا پورا نقشہ صحابہ کرام کے سامنے کھینچ کر رکھ دیا تھا جیسا کہ کتب احادیث و سیر میں مذکور ہے۔ جس طرح قیامت کی حضور نے اپنے اصحاب کو حتمی تاریخ نہیں بتائی کیونکہ بتانے کی اجازت نہ تھی، اسی طرح خروج دجال کی حتمی تاریخ کا تعین بھی نہیں فرمایا گیا، ہاں قیامت کی اُس سے پہلی اور پچھلی تمام نشانیوں کو ذکر فرما دیا گیا۔ ابن کے باوجود ابن صیاد وغیرہ پر دجال ہونے کا شبہ ظاہر کرنا عدم علم کی بنا پر نہیں تھا کیونکہ وہ بڑے دجال کی طرح کا تھا نیز اُس کے پاس فریب دینے کے وہ اسباب و ذرائع تھے جن کے متعلق آپ نے بتا رکھا تھا کہ دجال کے پاس وہ کچھ ہوگا بلکہ یہ شبہ اپنی اُمت کو چھوٹے بڑے دجال سے خبردار رہنے اور اُن کے مکر و فریب سے بچانے کی غرض سے تھا کیونکہ اُمت محمدیہ کو گمراہ کرنے کے لیے کم و بیش تیس دجال پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی اُنہیں تیس دجالوں میں سے ایک دجال و کذاب تھے۔ موصوف نے اپنی بڑی سنت کا طوق بوضادر غیبت برٹش گورنمنٹ کی اسلام دشمنی اور شرارت کے تحت زیب گلو کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سارے دجالوں اور گمراہ گروں کے شر سے ہر مسلمان کو محفوظ و مامون رکھے، آمین یا الٰہ العالمین۔

۹۱۷۔ حدثنا عيسى بن محمد نا ضمرة عن الشيباني عن عمرو بن عبد الله عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وذكر الصلوات مثل معناه.

عیسیٰ بن محمد، ضمرہ، شیبانی، عمرو بن عبد اللہ، حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا اور نمازوں کا ذکر بھی معناً اُسی طرح فرمایا۔

۹۱۸۔ حدثنا حفص بن عمر نا همام نا قتادة نا سالم بن أبي الجعد عن معدان عن حديث أبي الدرداء يرويه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حفظ عشر آيات من أول سورة الكهف عصم من فتنة الدجال. قال أبو داود وكذا قال هشام الدستوائي عن قتادة إلا أنه قال من حفظ من خواتيم

معدان نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیتیں زبانی یاد کر لیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہو گیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ہشام دستوائی نے قتادہ سے اسی طرح روایت کی مگر اس میں کہا ہے کہ جو سورۃ الکہف کی آخری آیتیں زبانی یاد کرے۔ اور شعبہ نے بھی سورۃ الکہف کا آخری

سورة الكهف وقال شعبة من آخر الكهف.

٩١٩. حدثنا هدبة بن خالد نا همام بن يحيى عن قتادة عن عبد الرحمن بن آدم عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس بيني وبينه نبي يعني عيسى عليه السلام وإنه نازل فإذا رأيتموه فاعرفوه رجل مربوع إلى الحمرة والبياض بين ممصرتين كأن رأسه يقطر وإن لم يصبه بلل فيقاتل الناس على الإسلام فيدق الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويهلك الله في زمانه الملل كلها إلا الإسلام ويهلك المسيح الدجال فيمكث في الأرض أربعين سنة ثم يتوفى فيصلي عليه المسلمون.

حصہ کہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے اور اُن یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ نازل ہونے والے ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو اُن کو پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں اور رنگ اُن کا سرخی و سفیدی کے درمیان ہے۔ یعنی محسوس ہوگا جیسے اُن کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ اُن کے سر کو تری پہنچی نہیں ہوگی۔ وہ لوگوں سے اسلام کے لیے لڑیں گے، صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اللہ تعالٰی اُن کے زمانے میں ملت اسلامیہ کے سوا تمام ملتوں کو ختم کر دے گا۔ وہ دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے۔ پس مسلمان اُن پر نماز پڑھیں گے۔

باب ١٣ في خبر الجساسة.

٩٢٠. حدثنا النفيلي نا عثمان بن عبد الرحمن نا ابن أبي ذئب عن الزهري عن أبي سلمة عن فاطمة بنت قيس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخر العشاء الآخرة ذات ليلة ثم خرج فقال إنه حبسني حديث كان يحدثنيه تميم الداري عن رجل كان في جزيرة من جزائر البحر فإذا أنا بامرأة تجر شعرها قال ما أنت قالت أنا الجساسة اذهب إلى ذلك القصر فأتيته فإذا رجل يجر شعره مسلسل في الأغلال ينزو فيما بين السماء والأرض فقلت من أنت فقال أنا الدجال خرج نبي الأميين بعد قلت نعم قال أطاعوه أم عصوه قلت بل أطاعوه قال ذلك خير لهم.

جاسوسی کا بیان

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں تاخیر کر دی۔ پھر تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھے تمیم داری کی بات نے روکے رکھا جو انہوں نے ایک آدمی کے حوالے سے بیان کی کہ وہ ایک سمندری جزیرے میں ایک عورت کے پاس پہنچا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ کہا تو کون ہے؟ عورت نے کہا کہ میں جاسوسی کرنے والی ہوں۔ اس محل کی طرف جاؤ۔ میں گیا تو ایک آدمی اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا۔ وہ طوق اور زنجیروں میں جکڑا ہوا زمین اور آسمان کے درمیان پھڑک رہا تھا۔ میں نے کہا۔ تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دجال ہوں۔ کیا اُمیوں کے نبی کا ظہور ہو گیا ہے؟ میں نے کہا۔ ہاں۔ اس نے کہا کہ لوگوں نے اُن کی اطاعت کی ہے یا نافرمانی؟ میں نے کہا کہ اطاعت کی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ اُن کے لیے بہتر ہے۔

٩٢١۔ حدثنا حجاج بن يعقوب ثنا عبد الصمد ثنا أبي قال سمعت حسينا المعلم قال ثنا عبد الله بن بريدة ثنا عامر ابن شراحيل الشعبي عن فاطمة بنت قيس قالت سمعت منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ينادي أن الصلاة جامعة فخرجت فصليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة جلس على المنبر وهو يضحك قال ليلزم كل إنسان مصلاه ثم قال هل تدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله أعلم قال إني ما جمعتكم لرهبة ولا لرغبة ولكن جمعتكم أن تميما الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع وأسلم وحدثني حديثا وافق الذي حدثتكم عن الدجال حدثني أنه ركب في سفينة بحرية مع ثلاثين رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا في البحر وأرفؤا إلى جزيرة حين مغرب الشمس فجلسوا في أقرب السفينة فدخلوا الجزيرة فلقيتهم دابة أهلب كثيرة الشعر قالوا ويلك ما أنت قالت أنا الجساسة انطلقوا إلى هذا الرجل في هذا الدير فإنه إلى خبركم بالأشواق قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منها أن تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدير فإذا فيه أعظم إنسان رأيناه قط خلقا وأشده وثاقا مجموعة يداه إلى عنقه فذكر الحديث وسألهم عن نخل بيسان وعن عين زغر وعن النبي الأمي قال إني أنا المسيح وإنه يوشك أن يؤذن لي في الخروج قال النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی کو آواز دیتے ہوئے سنا کہ نماز جمع کرنے والی ہے۔ پس میں نکل آئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تبسم ریزی فرماتے ہوئے ارشاد ہوا کہ ہر شخص اسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی ہے۔ پھر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں کس لیے بلایا گیا ہے! لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں ڈرانے یا خوشخبری سنانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ یہاں جمع کیا ہے کہ تمیم داری نصرانی تھے۔ مشرف بہ اسلام ہوئے اور ایک ایسی بات بیان کی جو اس سے مطابقت رکھتی ہے جو میں نے تمہیں دجال کے متعلق بتائی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تیس افراد کے ساتھ سمندری جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ سمندر کی موجیں مہینہ بھر ان سے کھیلتی رہیں اور سورج غروب ہونے کے وقت وہ ایک جزیرے سے جا لگے تو چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے تو انہیں موٹی دم والا بالوں والا ایک جانور ملا۔ لوگوں نے کہا۔ تیری خرابی ہو، تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں تم ایک آدمی کے پاس اس بت خانے میں جاؤ کیونکہ وہ تمہاری خبر کا بہت شائق ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب اس نے ہمارے سامنے اس شخص کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں وہ شیطان نہ ہو۔ ہم چلتے رہے یہاں تک کہ اس بت خانے میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ویسی مخلوق ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ سختی سے جکڑا ہوا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے باندھے ہوئے تھے۔ آگے حدیث بیان کی۔ اس نے بیسان کی کھجوروں، زغر کے چشمے اور نبی امی کے متعلق ان سے

وَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مَرَّتَيْنِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ قَالَتْ حَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

پوچھا۔ اور کہا کہ میں دجال ہوں اور عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت مل جائے گی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے۔ نہیں بلکہ مشرق کی جانب سے دو مرتبہ نہیں نہیں کہا اور دونوں دست اقدس سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھا ہے اور آگے باقی حدیث بیان کی۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ نَا الْمُعْتَمِرُ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ إِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ ذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ ابْنُ صُدْرَانَ بَصْرِيٌّ غَرِقَ فِي الْبَحْرِ مَعَ ابْنِ مِسْوَرٍ لَمْ يَسْلَمْ مِنْهُمْ غَيْرُهُ.

عامر کا بیان ہے کہ مجھے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے حالانکہ اس روز سے پہلے آپ جمعۃ المبارک کے سوا جلوہ افروز نہیں ہوا کرتے تھے۔ پھر وہی مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن صدران بصری ہیں، ابن مسور کے ساتھ ڈوب گئے تھے اور ان میں سے بجز (ابن صدران) کے اور کوئی سلامت نہیں بچا تھا۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّهُ بَيْنَمَا أُنَاسٌ يَسِيرُونَ فِي الْبَحْرِ فَنَفِدَ طَعَامُهُمْ فَرُفِعَتْ لَهُمْ جَزِيرَةٌ فَخَرَجُوا يُرِيدُونَ الْخُبْزَ فَلَقِيَتْهُمُ الْجَسَّاسَةُ فَقُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَ امْرَأَةٌ تَجُرُّ شَعْرَ جِلْدِهَا وَرَأْسِهَا قَالَتْ فِي هَذَا الْقَصْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَسَأَلَ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالَ هُوَ الْمَسِيحُ فَقَالَ لِي ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا مَا حَفِظْتُهُ قَالَ شَهِدَ جَابِرٌ أَنَّهُ هُوَ ابْنُ صَائِدٍ قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ وَإِنْ مَاتَ قُلْتُ فَإِنَّهُ أَسْلَمَ قَالَ وَإِنْ أَسْلَمَ قُلْتُ فَإِنَّهُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز بر سر منبر فرمایا۔ کچھ لوگ سمندری سفر کر رہے تھے کہ ان کا کھانا ختم ہو گیا۔ پس تو انہیں ایک جزیرہ دکھائی دیا گئے۔ پس وہ روٹی کی تلاش میں نکلے تو انہیں ایک جساسہ ملی۔ میں (ولید) نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ جساسہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت ہے جو اپنی کھال اور سر کے بال کھینچتی ہے۔ جساسہ نے کہا کہ اس محل میں۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ اس (دجال) نے بیسان کی کھجوروں اور زغر کے چشمے کے متعلق پوچھا۔ راوی نے کہا کہ وہی دجال ہے۔ ابوسلمہ نے مجھ سے کہا کہ اس حدیث میں ایک بات اور تھی جو میں بھول گیا۔ فرمایا کہ حضرت جابر نے شہادت دے کر کہا تھا کہ وہ ابن صائد تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو مر چکا۔ فرمایا اگرچہ مر گیا ہو۔ میں نے عرض کی کہ وہ تو مسلمان ہو گیا تھا۔ فرمایا اگرچہ مسلمان ہو گیا ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو مدینہ منورہ میں داخل ہوا تھا۔ فرمایا

فَقَدْ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ وَاِنْ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ ۔ اگرچہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا ہو۔

ف:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا ابن صیاد وغیرہ پر دجّال ہونے کا شبہ کرنا اس وجہ سے نہیں تھا کہ آپ اُسے وہی دجّال سمجھ بیٹھے تھے جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قتل کرنا ہے۔ بلکہ اس یقین کی بنا پر کہا تھا کہ ابن صیاد بھی تیس دجّالوں میں سے ایک تھا اور یہ بھی آپ کا یقین تھا کہ جس بڑے دجّال کی آپ نے خبر دی تھی ابن صیاد وہ ہرگز نہیں تھا کیونکہ وہ کانا تھا، نہ اس کی وہ شکل و شباہت تھی جو حدیثوں میں آپ نے بیان فرمائی اور اس کے ساتھ کرتوت ایسے تھے جن سے آپ نے صحابہ کرام کو پہلے ہی خبردار کر رکھا تھا۔ بلکہ یہ تحقیق اس غرض سے تھا کہ مسلمان ہوشیار رہیں جھوٹے دجّال و کذاب سے خبردار رہیں اور اس کے مکر و فریب سے بچنے کی پوری کوشش کریں۔ اسی لیے تو ابن ابی سلمہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے بھی ایسے سوال کیے جو ابن صائد کے بڑے دجّال ہونے کی نفی کر رہے تھے لیکن حضرت جابر نے اس کے تیس دجّالوں میں سے ہونے کی نفی نہیں کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۲۱۸۔ خَبَرِ ابْنِ الصَّائِدِ

ابن صیاد کا بیان

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَائِدٍ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَائِدٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَاْتِيْكَ قَالَ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئَةً وَّخَبَاَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اپنے چند ساتھیوں سمیت جن میں حضرت عمر بھی تھے، ابن صائد کے پاس سے گزرے جو بنی مغالہ کے قلعے کے پاس لڑکوں میں کھیل رہا تھا۔ کیونکہ وہ بھی لڑکا تھا۔ اُسے پتہ نہ لگا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر اپنا دستِ مبارک مارا۔ پھر فرمایا:۔ کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صائد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اَن پڑھوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے کہا:۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:۔ میں تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:۔ تمہارے پاس کیا آتا ہے؟ کہا کہ میرے پاس سچا اور جھوٹا آتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:۔ تمہارا معاملہ گڑبڑا ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں تمہیں بتانے کے لیے ایک بات دل میں سوچتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اس کے لیے سوچا۔

ابو صیاد نے کہا:۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ذلیل ہو جاؤ، تم اپنے اندازے سے

فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنْ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ يَعْنِي الدَّجَّالَ وَاِنْ لَا يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِيْ قَتْلِهِ۔

سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ حضرت عمرؓ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ دجال ہے تو تم اس پر قابو نہیں پاسکو گے اور اگر وہ نہیں ہے تو اس کے قتل میں کوئی بھلائی نہیں۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ۔

قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے خدا کی قسم مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن صیاد ایک دجال ہے

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِيْ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قسم کھا کر یہ بات کہتے ہوئے دیکھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے لہذا فرمایا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو اس بات پر اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا جبکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اس بات سے منع نہ فرمایا اس بات کا انکار نہ کیا۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔

احمد بن ابراہیم، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، سالم سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ واقعہ حرہ کے وقت ابن صیاد ہم سے گم ہو گیا۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ دَجَّالًا كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

عبیداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن محمد، علاء اُن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال نکل آئیں۔ ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِيْ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس کذاب و دجال نکل آئیں۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا دَجَّالًا كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ.

٩٣٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ نَحْوَهُ فَقُلْتُ لَهُ أَتَرَى هَذَا مِنْهُمْ يَعْنِي الْمُخْتَارَ قَالَ عَبِيدَةُ أَمَا إِنَّهُ مِنَ الرُّءُوسِ.

اُن میں سے ہر ایک اللہ اور اُس کے رسول کے متعلق جھوٹ بولے گا۔

عبد اللہ بن جراح، جریر، مغیرہ، ابراہیم نے عبیدہ سلمانی سے اِس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ میں (ابراہیم) عرض گزار ہوا کہ کیا آپ کے خیال میں مختار بھی اُن میں سے ہے؟ عبیدہ نے فرمایا۔ بلکہ وہ تو سرغنوں میں سے ہے۔

بَابُ ٣١٩ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ.

امر و نہی کا بیان

٩٣١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ ثُمَّ قَالَ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ إِلَى قَوْلِهِ فَاسِقُونَ ثُمَّ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا أَوْ لَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا.

ابو عبیدہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلا نقص جو بنی اسرائیل میں آیا وہ یہ تھا کہ ایک آدمی جب دوسرے آدمی سے ملتا تو کہتا۔ اللہ سے ڈرو اور جو بُرا کام تم کرتے ہو اُسے چھوڑ دو کیونکہ یہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔ پھر جب ملتے دوسرے دن تو اُسے منع نہ کرتا کیونکہ کھانے پینے اور بیٹھنے میں اُس کے ساتھ شریک ہو جاتا تھا۔ جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اچھے دلوں کو بُرے دلوں سے ملا دیا۔ پھر فرمایا۔ لعنت کیے گئے بنی اسرائیل کے کافر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبان پر (۵ : ۷۸)۔ پھر فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ تم ضرور اچھی باتوں کا حکم دو گے اور بُری باتوں سے ضرور روکو گے۔ اور ظالم کے دونوں ہاتھ پکڑ کر حق کی جانب ایسا جھکاؤ گے جو جھکانے کا حق ہے اور اُسے حق پر ٹھہراؤ گے جیسا کہ ٹھہرانے کا حق ہے۔

ف:۔ مسلمانوں کی حالت اُسی وقت تک قابلِ رشک رہتی ہے جب تک وہ ایک دوسرے کو اچھی باتوں کا حکم کرتے اور بُری باتوں سے روکتے رہتے ہیں۔ جب اِس فریضے سے بےگانہ ہو بیٹھے اور برائیوں میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں تو وہی حالت ہوتی ہے جو آج ہماری ہے کہ اقوامِ عالم کی نگاہوں میں سامانِ تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔ مسلمانوں کے تمام ملکوں میں غیر اسلامی قوانین نافذ ہیں۔ تمام برائیاں حکومتوں کے زیرِ سایہ ہو رہی ہیں اور ہر جگہ لوٹ مار کا بازار گرم ہے۔ عدالتوں کے نام سے انصاف بک رہا ہے۔ دہشت گردی کے پھندے میں بدنظمی پھیلائی جا رہی ہے۔ رشوت، سود اور بدکاری گویا ہمارے کاروبار کے ارکانِ ثلاثہ

ہو کر رہ گئے ہیں۔ ایمانی غیرت کا ہر جگہ جنازہ نکالا جا رہا ہے۔ نہ کوئی آگے بڑھ کر روکنے والا ہے نہ کوئی اس بے راہ روی پر ٹوکنے والا ہے۔ علماء حضرات جنہوں نے نمائش کو ذریعہ اور آلہ بنا رکھا تھا وہ حکومتوں کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور صوفیائے کرام ایسے مواقع پر بے راہ روی کے بپھرے ہوئے سیلاب کا رخ پھیر دیا کرتے تھے اپنے مالک کی بارگاہ میں پہنچ چکے اور ان کی گدیوں پر اکثر و بیشتر ایسے حضرات بیٹھے ہیں جو اپنی قوم کی ذمہ داری کے نذرانے وصول کرنے اور دعائے خیر فرما دینے سے آگے اور کچھ نہیں۔ ملک و قوم کس راہ پر جا رہے ہیں! اس بات سے ان کا کوئی تعلق نہیں نہ ان پر سوچنے کی ضرورت اور فرصت کیونکہ وہ حضرات تو شب و روز اپنی روحانی ترقی میں مصروف اور قصر ولایت کی منزلوں کو سر کرنے کی کوشش میں ہیں۔ کاش! اللہ تعالیٰ اس ملت اسلامیہ کے مخلص خیر خواہوں اور سرپرستوں یعنی علمائے اسلام، سلاطین عظام اور صوفیائے کرام کو چشم بینا اور عزم صادق عطا فرمائے کہ یہ قوم مسلم کی دستگیری فرمائیں۔ بھولے ہوئے سبق انہیں یاد کرا دیں اور انہیں حریم تقدس کا راستہ بتا دیں۔ ورنہ اس وقت تو ہم نے اپنا مقدر یہ بنا رکھا ہے:۔

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۔ (۴ : ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے اس کے بعد کہ ہدایت اس کے لیے ظاہر ہو چکی اور مسلمانوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے پر چلے تو ہم اسے اُدھر پھیر دیں گے جدھر وہ پھرا ہے اور اسے جہنم میں ڈالیں گے اور وہ کیا بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ نَا أَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ زَادَ أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَرَوَاهُ خَالِدٌ الطَّحَّانُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ۔

ابو عبیدہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے بعض کے دلوں کو دوسرے بعض کے دلوں سے ملا دے گا، پھر تم پر بھی لعنت کرے گا جیسے ان (بنی اسرائیل) پر لعنت کی تھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے محاربی نے علاء بن مسیب، عبداللہ بن مرہ، سالم افطس، ابو عبیدہ نے حضرت عبداللہ سے اور روایت کیا ہے اسے خالد طحان نے علاء، عمرو بن مرہ نے ابو عبیدہ سے۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ الْمَعْنَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَتَضَعُونَهَا عَلَى غَيْرِ مَوَاضِعِهَا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ عَنْ خَالِدٍ وَإِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو اور دوسرے موقع پر چسپاں کر دیتے ہو۔ تمہارے لیے اپنی جانوں کی فکر ضروری ہے، جو گمراہ ہوا تو نقصان نہیں پہنچائے گا جبکہ تم ہدایت پر ہو (۵ : ۱۰۵) خالد سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگ جب ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں

عليه وسلم يقول إن الناس إذا رأوا الظالم فلم يأخذوا على يديه أوشك أن يعمهم الله بعقاب وقال عمرو عن هشيم وإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من قوم يعمل فيهم بالمعاصي ثم يقدرون على أن يغيروا ثم لا يغيروا إلا يوشك أن يعمهم الله بعقاب قال أبو داود رواه كما قال خالد أبو أسامة وجماعة وقال شعبة فيه ما من قوم يعمل فيهم بالمعاصي هم أكثر ممن يعمله.

عذاب میں پکڑ لے۔ عمرو نے ہشیم سے روایت کی کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس قوم میں گناہ کیے جاتے ہوں لیکن روکنے کی طاقت رکھتے ہوئے لوگ انہیں نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالٰے انہیں عذاب میں گرفتار کرے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے جیسے خالد، ابو اسامہ اور ایک جماعت کے مطابق شعبہ نے اس میں کہا۔ جس قوم میں گناہ کیے جاتے ہوں اور ایسا کرنے والوں کی کثرت ہو۔

ف: اگر ظالم کو ظلم کرنے سے نیز برے کام کرنے والوں کو برے کام کرنے سے روکنے والے نہ رہیں تو ساری قوم عذاب کی مستحق ہو جاتی ہے اور نیک آدمی بھی بدوں کے ساتھ ہی پس جاتے ہیں۔ آج جبکہ مسلمانوں کی حالت سراسر غیر اسلامی ہو چکی اسلامی شعائر اور اصولوں سے کھلے عام بغاوت ہو رہی ہے تو نیکوں کی ذمہ داری بہت بڑھ چکی ہے۔ ملک و ملت کا درد رکھنے والوں کی آزمائش کا وقت ہے۔ ضرورت ہے کہ ایسے وقت میں ہر ایک اپنی صلاحیت کو بروئے کار لا کر اصلاح احوال کی پوری کوشش کرے کیونکہ اسی میں ہم سب کی بھلائی اور دارین کی کامیابی ہے واللہ تعالٰے اعلم۔

٩٣٤۔ حدثنا مسدد ثنا أبو الأحوص ثنا أبو إسحق عن ابن جرير قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل يكون في قوم يعمل فيهم بالمعاصي يقدرون على أن يغيروا عليه فلا يغيروا إلا أصابهم الله بعقاب من قبل أن يموتوا.

حضرت جریر رضی اللہ تعالٰے عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کوئی قوم ایسی نہیں کہ اس میں گناہ کیے جاتے ہوں اور وہ انہیں روکنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن نہ روکیں تو مرنے سے پہلے انہیں اللہ کا عذاب پہنچ جاتا ہے۔

٩٣٥۔ حدثنا محمد بن العلاء وهناد ابن السري قالا ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إسمعيل بن رجاء عن أبيه عن أبي سعيد وعن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن أبي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكرا فاستطاع أن يغيره بيده فليغيره بيده وقطع هناد بقية الحديث وفره

محمد بن علاء اور ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، اسمٰعیل بن رجاء، اُن کے والد ماجد، ابو سعید، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو تم میں سے برا کام ہوتا ہوا دیکھے اور ہاتھ سے اُسے روکنے کی طاقت رکھتا ہو تو اپنے ہاتھ سے روکے۔ ہناد نے باقی حدیث قطع کر دی اور باقی حدیث ابن العلاء نے کہا۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان ہی سے سہی۔ اگر زبان

ابن العلاء: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ فَبِقَلْبِهِ، وَذَٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ.

٩٣٦ - حدثنا أبو الربيع سليمان بن داود العتكي ثنا ابن المبارك عن عتبة بن أبي حكيم قال حدثني عمرو بن جارية اللخمي قال حدثني أبو أمية الشعباني قال سألت أبا ثعلبة الخشني فقلت يا أبا ثعلبة كيف تقول في هذه الآية ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ قال أما والله لقد سألت عنها خبيرا سألت عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر حتى إذا رأيت شحا مطاعا وهوى متبعا ودنيا مؤثرة وإعجاب كل ذي رأي برأيه فعليك يعني بنفسك ودع عنك العوام فإن من ورائكم أيام الصبر الصبر فيهن مثل قبض على الجمر للعامل فيهن مثل أجر خمسين رجلا يعملون مثل عمله قال وزادني غيره قال يا رسول الله أجر خمسين منهم قال أجر خمسين منكم.

٩٣٧ - حدثنا القعنبي أن عبد العزيز بن أبي حازم حدثهم عن أبيه عن عمارة بن عمرو عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كيف بكم وبزمان أو يوشك أن يأتي زمان يغربل الناس فيه غربلة تبقى حثالة من الناس قد مرجت عهودهم وأماناتهم واختلفوا فكانوا هكذا وشبك بين أصابعه فقالوا كيف بنا يا رسول الله فقال تأخذون ما تعرفون وتذرون ما تنكرون وتقبلون على أمر

روکنے کی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے ہی برا سمجھے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

ابو امیہ شعبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ پوچھتے ہوئے کہا۔ اے ابو ثعلبہ! آپ اس آیت۔ تم پر اپنی جانوں کی فکر ضروری ہے (۵: ۱۰۵) کے بارے میں بھلا کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ خدا کی قسم! میں نے اس کے متعلق خبر رکھنے والے سے دریافت کیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا۔ بلکہ تم پر اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا بھی ضروری ہے۔ یہاں تک کہ جب تم بخیلی کی اطاعت نفسانی خواہش کی پیروی دنیا سے پیار اور ہر صاحب رائے کو اپنی رائے پر نازاں دیکھو تو تم پر اپنی ہی فکر لازم ہے اور عوام کا خیال چھوڑ دینا کیونکہ تمہارے پیچھے صبر کے دن ہیں۔ ان میں صبر کرنا انگارہ پکڑنے کی طرح ہے نیک عمل کرنے والے کو ان میں ان جیسے عمل کرنے والے پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان میں کے پچاس کے برابر؟ فرمایا کہ تم میں سے پچاس کے برابر ثواب۔

عمارہ بن عمرو نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس زمانے میں تمہارا کیا حال ہوگا یا عنقریب ایسا دور آئے گا کہ اچھے لوگوں کا اس میں قحط پڑ جائے گا اور لوگوں کا کوڑا کرکٹ رہ جائے گا جو نہ عہد پورے کریں گے اور نہ امانت دار ہوں گے بلکہ اختلاف کریں گے بلکہ ان انگلیوں کی طرح دست و گریباں رہیں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس وقت ہم کیا کریں؟ فرمایا کہ جنہیں تم اچھے جانتے ہو انہیں اختیار کرنا اور جنہیں ناپسند کرتے ہو انہیں چھوڑ دینا۔ خاص لوگوں کے معاملے کو قبول کرنا اور

خاصتكم وتذرون أمر عامتكم.

٩٣٨- حدثنا هارون بن عبد الله ثنا الفضل بن دكين ثنا يونس بن أبي إسحق عن هلال بن خباب أبي العلاء قال حدثني عكرمة قال حدثني عبد الله بن عمرو بن العاص قال بينما نحن حول رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ ذكر الفتنة فقال إذا رأيتم الناس قد مرجت عهودهم وخفت أماناتهم وكانوا هكذا وشبك بين أصابعه قال فقمت إليه فقلت كيف أفعل عند ذلك جعلني الله فداك قال الزم بيتك وأملك عليك لسانك وخذ بما تعرف ودع ما تنكر وعليك بأمر خاصة نفسك ودع عنك أمر العامة.

عام لوگوں کے معاملے کو چھوڑ دینا۔

ہلال بن خباب، ابو العلاء نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔ جب تم لوگوں کو دیکھو کہ انہوں نے وعدوں کا پاس چھوڑ دیا اور امانتوں کی پرواہ نہ رہے اور انگشت ہائے مبارک کو آپس میں پیوست کر کے فرمایا کہ یوں گتھم گتھا ہو جائیں۔ میں آپ کی طرف کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے اس وقت میں کیا کروں؟ فرمایا کہ اپنے گھر میں ہی رہنا، اپنی زبان کو قابو میں رکھنا، اچھی چیز کو اختیار کرنا۔ بری بات کو چھوڑ دینا، صرف اپنی ہی جان کا فکر رکھنا اور عام لوگوں کا خیال چھوڑ دینا۔

٩٣٩- حدثنا محمد بن عبادة الواسطي ثنا يزيد يعني ابن هارون أنا إسرائيل ثنا محمد بن جحادة عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر أو أمير جائر.

محمد بن عبادہ واسطی، یزید بن ہارون، اسرائیل، محمد بن جحادہ، عطیہ عوفی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ظالم بادشاہ یا ظالم حاکم کے سامنے انصاف کی بات کہنا افضل جہاد ہے۔

ف:۔ ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات یا کلمۂ حق کہنا ایک عرصے سے متروک ہے۔ اب ظلم عام ہو رہا ہے جس میں عام آدمی سے لے کر سربراہِ مملکت تک سب ملوث ہو جاتے ہیں۔ ظلم و ستم کی چکی چل رہی ہے جس میں غریب مسلمان پسے جا رہے ہیں۔ جان و مال اور عزت کسی کی محفوظ نہیں۔ انصاف اتنا مہنگا ہے کہ غریب اسے حاصل کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ قوم کے زرداروں نے زیردستوں کا ایسا ناطقہ بند کیا ہے کہ جینا حرام کر رکھا ہے۔ حکومتیں یہ سارا تماشا بچشمِ خود دیکھتی اور ظالم قوتوں کی حمایت پر کمربستہ رہتی ہیں کیونکہ امیروں کا طبقہ اور حکومت گویا ایک جان دو قالب ہیں۔ ان حالات میں ظالم حکام کے سامنے حق و انصاف کی بات کے تو کون کہے! کاش وہی حضرات کہ جن کے ہاتھوں میں ملک و قوم کی قسمت ہے وہ دنیاوی آرام و راحت کے خول سے نکل کر کبھی اپنا اور اپنے برادرانِ وطن کی خیر خواہی میں اتنا سوچ لیا کریں کہ ملک میں ہم سب کا بھلا کس طرح ہو سکتا ہے۔

اے چشمِ اشکبار ذرا دیکھ تو سہی ٭ یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

٩٤٠- حدثنا محمد بن العلاء ثنا أبو بكر

عدی بن عدی نے حضرت عرس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

نا مغیرۃ بن زیاد الموصلی عن عدی بن عدی عن العرس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عملت الخطیئۃ فی الارض کان من شہدھا فکرھھا وقال مرۃ انکرھا کان کمن غاب عنھا ومن غاب عنھا فرضیھا کان کمن شہدھا۔

کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب زمین میں برا کام کیا جائے تو جس نے اُسے دیکھا اور ناپسند کیا تو وہ ایسا ہے جیسے اُس نے دیکھا ہی نہیں اور جو موجود نہیں تھا لیکن اُس سے راضی ہے تو وہ دیکھنے والے کی طرح ہے۔

۹۲۱۔ حدثنا احمد بن یونس قال نا ابو شہاب عن مغیرۃ بن زیاد عن عدی بن عدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ قال من شہدھا فکرھھا کان کمن غاب عنھا۔

عدی بن عدی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ نیز فرمایا کہ جس نے اُسے دیکھا اور ناپسند کیا تو وہ ایسا ہے جیسے اُس نے دیکھا ہی نہیں

۹۲۲۔ حدثنا سلیمان بن حرب وحفص ابن عمر قالا نا شعبۃ وھذا لفظہ عن عمرو ابن مرۃ عن ابی البختری قال اخبرنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول و قال سلیمان قال حدثنی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لن یھلک الناس حتی یعذروا او یعذروا من انفسھم

سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو البختری کا بیان ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ سلیمان بن حرب کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔ لوگ ہلاک نہیں ہوں گے مگر جبکہ ان کا عذر ختم ہو جائے یا اپنی جانوں کو معذور بنا بیٹھیں۔

باب ۳۲ قیام الساعۃ

قیامت کا بیان

۹۲۳۔ حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ وابو بکر بن سلیمان ان عبد اللہ بن عمر قال صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ صلوۃ العشاء فی اٰخر حیاتہ فلما سلم قام فقال ارأیتم لیلتکم ھذہ فان علی رأس مائۃ سنۃ منھا لا یبقی ممن ھو علی ظھر الارض احد قال ابن عمر فوھل الناس فی مقالۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک فیما یتحدثون عن ھذہ

سالم بن عبداللہ اور ابوبکر بن سلیمان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ عمر مبارک کے آخری ایام میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز عشاء پڑھائی۔ جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہو کر فرمایا:۔ کیا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا کیونکہ اس کے سو سال بعد سے ادھر جاتے ہر ایک میں سے زمین کی پشت پر ایک آدمی بھی زندہ نہیں رہے گا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی سے بعض لوگ مغالطے میں پڑ گئے کیونکہ وہ سو سال کے بعد قیامت آنے کی باتیں کرنے لگے

الأحاديث عن مائة سنة وإنما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الأرض يريد أن ينخرم هذا القرن۔

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ جتنے آج زمین کی پشت پر ہیں اُن میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا اور اس سے مراد یہ ہے کہ یہ قرن (صدی) ختم ہو جائے گا۔

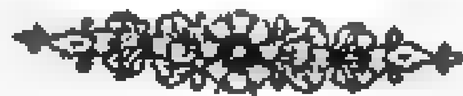
٩٢٤۔ حدثنا موسى بن سهل نا حجاج بن إبراهيم نا ابن وهب حدثني معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير عن أبيه عن أبي ثعلبة الخشني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يعجز الله هذه الأمة من نصف يوم۔

عبدالرحمن بن جبیر کے والد ماجد نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اس امت کو آدھے دن سے کم نہیں رکھے گا۔

٩٢٥۔ حدثنا عمرو بن عثمان نا أبو المغيرة نا صفوان عن شريح بن عبيد عن سعد بن أبي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إني لأرجو أن لا تعجز أمتي عند ربها أن يؤخرهم نصف يوم قيل لسعد وكم نصف يوم قال خمس مائة سنة۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ میری امت اپنے رب کے حضور اتنی عاجز نہیں ہوگی کہ اسے آدھے دن کی مہلت بھی نہ دے۔ حضرت سعد سے کہا گیا کہ نصف دن کتنا ہے؟ فرمایا کہ پانچ سو سال کا۔ ملاحم کا بیان ختم ہوا۔

آخر كتاب الملاحم



اوّل کتاب الحدود

سزاؤں کا بیان

باب ٣٢ الحكم فيمن ارتد۔

٩٢٦۔ حدثنا احمد بن محمد بن حنبل نا اسمعيل بن ابراهيم انا ايوب عن عكرمة ان عليا احرق ناسا ارتدوا عن الاسلام فبلغ ذلك ابن عباس فقال لم اكن لاحرقهم بالنار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تعذبوا بعذاب الله وكنت قاتلهم بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من بدل دينه فاقتلوه فبلغ ذلك عليا فقال ويح ابن عباس۔

٩٢٧۔ حدثنا عمرو بن عون انا ابو معاوية عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم رجل مسلم يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله صلى الله عليه وسلم الا باحدى ثلاث الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة۔

٩٢٨۔ حدثنا محمد بن سنان الباهلي نا ابراهيم بن طهمان عن عبد العزيز بن رفيع عن عبيد بن عمير عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم امرئ مسلم يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله الا في احدى ثلث رجل زنى بعد احصان فانه يرجم

مرتد کا حکم

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے اسلام سے پھر جانے والے چند لوگوں کو آگ میں جلا دیا۔ جب یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کو پہنچی تو انھوں نے فرمایا۔ میں تو انھیں ہرگز آگ میں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کے عذاب جیسا عذاب نہ دیا کرو۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے تحت میں انھیں قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنا دین بدل ڈالا اسے قتل کر دو۔ جب یہ بات حضرت علی تک پہنچی تو فرمایا۔ شاباش ابن عباس۔

مسروق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے جبکہ وہ گواہی دیتا ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میرے متعلق کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ماسوا تین باتوں کے جبکہ ان میں سے کوئی پائی جائے یعنی شادی شدہ زانی، جان کے بدلے جان۔ یا اپنے دین کو چھوڑنے والا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والا ہے۔

عبید بن عمیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی ایسے مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہوتا جو گواہی دیتا ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفی اللہ تعالی کے رسول ہیں مگر تین میں سے جبکہ ایک بات بھی پائی جائے یعنی شادی شدہ مرد نے زنا کیا ہو تو اسے رجم کیا جائے گا اور وہ آدمی جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے

وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَإِنَّهٗ يُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفٰى مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا۔

نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا یا سولی دیا جائے گا یا جلاوطن کر دیا جائے گا تیسرا وہ جس نے کسی جان کو قتل کیا ہو تو اُسے قتل کیا جائے گا۔

۴۳۲۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ ثَنَا أَبُوْ بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيْ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِيْ فَكِلَاهُمَا سَأَلَا الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ يَا أَبَا مُوْسٰى أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ قَلَصَتْ قَالَ لَنْ نَسْتَعْمِلَ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهٗ وَلٰكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوْسٰى أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهٗ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتْبَعَهٗ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ مُعَاذٌ قَالَ انْزِلْ وَأَلْقٰى لَهٗ وِسَادَةً وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ مُوْثَقٌ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا كَانَ يَهُوْدِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِيْنَهٗ دِيْنَ السُّوْءِ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُوْمُ أَوْ أَقُوْمُ وَأَنَامُ وَأَرْجُوْ فِيْ نَوْمَتِيْ مَا أَرْجُوْ فِيْ قَوْمَتِيْ۔

حمید بن ہلال نے ابو بردہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ دو اشعری حضرات تھے۔ ایک میرے دائیں جانب اور دوسرا بائیں طرف۔ دونوں حضرات نے عامل کی خدمت کا سوال کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔ فرمایا اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ بن قیس! تم کیا کہتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، ان دونوں نے مجھے اپنے دل کی بات نہیں بتائی تھی اور مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ عامل ہونے کا مطالبہ کریں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ گویا میں اب بھی آپ کے لب ہائے مبارک کے نیچے مسواک دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا کہ ہم خواہش مند کو عامل نہیں بنایا کرتے لیکن اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ بن قیس! تم جاؤ اور انہیں یمن کا عامل بنا دیا۔ پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل کو روانہ فرمایا۔ جب حضرت معاذ اُن کے پاس پہنچے تو انہوں نے اُترنے کے لیے کہا اور ان کے لیے تکیہ لگا دیا اور اس وقت ان کے پاس ایک آدمی بندھا ہوا تھا۔ پوچھا یہ کیا بات ہے؟ جواب دیا کہ یہ یہودی سے مسلمان ہوا تھا اور پھر اپنے بُرے دین کی طرف پھر گیا۔ فرمایا کہ میں نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے مطابق اسے قتل کر دو۔ انہوں نے کہا۔ بیٹھئے ایسا ہی کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا۔ میں نہیں بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے مطابق اسے قتل نہ کر دیا جائے۔ تین بار یہی ہوا پھر اُن کے حکم سے اُسے قتل کر دیا گیا۔ پھر دونوں حضرات نے رات کے قیام کا ذکر کیا۔

دونوں میں سے حضرت معاذ بن جبل نے کہا۔ میں تو سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں یا قیام کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور اپنے سونے سے بھی عبادت کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

۹۵۰۔ حدثنا الحسن بن علي نا الحماني يعني عبد الحميد بن عبد الرحمن عن طلحة بن يحيى وبريد بن عبد الله بن أبي بردة عن أبي بردة عن أبي موسى قال قدم علي معاذ وأنا باليمن ورجل كان يهوديا فأسلم فارتد عن الإسلام فلما قدم معاذ قال لا أنزل عن دابتي حتى يقتل فقتل قال أحدهما وكان قد استتيب قبل ذلك۔

برید بن عبداللہ بن ابو بردہ نے، ابو بردہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت معاذ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں یمن میں تھا اور ایک یہودی مسلمان ہو جانے کے بعد پھر اسلام سے پھر گیا تھا۔ جب حضرت معاذ تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا۔ میں اپنی سواری سے نہیں اتروں گا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ پس وہ قتل کر دیا گیا۔ دونوں میں سے ایک نے کہا کہ اس سے پہلے اس سے توبہ کے لیے کہا گیا تھا۔

۹۵۱۔ حدثنا محمد بن العلاء نا حفص نا الشيباني عن أبي بردة بهذه القصة قال أتي أبو موسى برجل قد ارتد عن الإسلام فدعاه عشرين ليلة أو قريبا منها فجاء معاذ فدعاه فأبى فضرب عنقه قال أبو داود رواه عبد الملك بن عمير عن أبي بردة لم يذكر الاستتابة ورواه ابن فضيل عن الشيباني عن سعيد بن أبي بردة عن أبي موسى لم يذكر فيه الاستتابة۔

ابو بردہ نے مذکورہ واقعہ کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جو اسلام سے پھر گیا تھا۔ پس بیس دن کے قریب اسے دعوت اسلام دی گئی۔ جب حضرت معاذ تشریف لائے تو انہوں نے بھی دعوت دی لیکن اُس نے انکار کیا۔ پس اس کی گردن اڑا دی گئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے عبدالملک بن عمیر نے ابو بردہ سے روایت کیا لیکن توبہ لینے کا ذکر نہیں کیا۔ محمد بن فضیل، شیبانی، سعید بن ابو بردہ، ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ سے روایت کی لیکن توبہ لینے کا ذکر نہیں کیا۔

۹۵۲۔ حدثنا ابن معاذ نا أبي نا المسعودي عن القاسم بهذه القصة قال فلم ينزل حتى ضرب عنقه وما استتابه۔

ابن معاذ، معاذ، مسعودی نے قاسم سے یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ نہ اترے یہاں تک کہ اس کی گردن اڑا دی گئی اور توبہ نہیں لی گئی۔

۹۵۳۔ حدثنا أحمد بن محمد المروزي نا علي بن الحسين بن واقد عن أبيه عن يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس قال كان عبد الله بن سعد بن أبي السرح يكتب لرسول الله صلى الله عليه وسلم فأزله الشيطان فلحق بالكفار فأمر به

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منشی (کاتب وحی) تھا۔ شیطان نے اسے ورغلایا اور وہ کافروں سے جا ملا۔ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو قتل کر دینے کا حکم فرمایا۔ حضرت عثمان بن عفان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن يقتل يوم الفتح فاستجار له عثمان بن عفان فأجاره رسول الله صلى الله عليه وسلم.

نے اُس کے لیے پناہ مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے پناہ دے دی۔

٩٥٤ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا أحمد بن المفضل نا أسباط بن نصر قال زعم السدي عن مصعب بن سعد عن سعد قال لما كان يوم فتح مكة اختبأ عبد الله بن سعد بن أبي سرح عند عثمان بن عفان فجاء به حتى أوقفه على النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله بايع عبد الله فرفع رأسه فنظر إليه ثلاثا كل ذلك يأبى فبايعه بعد ثلاث ثم أقبل على أصحابه فقال أما كان فيكم رجل رشيد يقوم إلى هذا حين رآني كففت يدي عن بيعته فيقتله فقالوا ما ندري يا رسول الله ما في نفسك ألا أومأت إلينا بعينك قال إنه لا ينبغي لنبي أن تكون له خائنة الأعين.

مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ فتح مکہ کے روز عبداللہ بن سعد بن ابی سرح حضرت عثمان کے پاس چھپ گیا۔ پس یہ اُسے لے کر حاضر ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اُسے کھڑا کر کے عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! عبداللہ کو بیعت کر لیجیے۔ آپ نے سر مبارک اٹھا کر تین مرتبہ اُس کی طرف دیکھا اور ہر دفعہ انکار فرمایا۔ تین دفعہ کے بعد اُسے بیعت کر لیا۔ پھر اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا تم میں کوئی دانا آدمی نہیں تھا کہ اِس کی طرف کھڑا ہوتا جبکہ اُس نے مجھے دیکھا کہ میں نے اِس سے بیعت کرنے سے ہاتھ ہٹا لیا تو اسے قتل کر دیتا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں آپ کا دلی ارادہ معلوم نہ ہو سکا مگر آپ آنکھ سے ہمیں اشارہ کر دیتے۔ فرمایا کہ یہ نبی کے شایانِ شان نہیں کہ آنکھ کی چوری کرے۔

٩٥٥ - حدثنا قتيبة بن سعيد نا حميد بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي إسحاق عن الشعبي عن جرير قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول إذا أبق العبد إلى الشرك فقد حل دمه.

قتیبہ بن سعید، حمید بن عبدالرحمٰن، اُن کے والد ماجد، ابو اسحاق، شعبی، حضرت جریر کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب غلام شرک کی طرف بھاگ گیا تو اُس کا خون حلال ہو گیا۔

باب ٣٢٢ الحكم فيمن سب النبي صلى الله عليه وسلم.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی کرنے والے کا حکم

٩٥٦ - حدثنا عباد بن موسى الختلي نا إسماعيل بن جعفر المدني عن إسرائيل عن عثمان الشحام عن عكرمة قال نا ابن عباس أن أعمى كانت له أم ولد تشتم النبي

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک نابینا صحابی کی اُم ولد تھی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب و شتم کیا کرتی یعنی بدگوئی کرتی تھی۔ وہ منع کرتا مگر باز نہ آتی۔ وہ ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی۔ ایک رات

صلى الله عليه وسلم وتقع فيه فينهاها فلا تنتهي ويزجرها فلا تنزجر قال فلما كانت ذات ليلة جعلت تقع في النبي صلى الله عليه وسلم وتشتمه فأخذ المغول فوضعه في بطنها واتكأ عليها فقتلها فوقع بين رجليها طفل فلطخت ما هناك بالدم فلما أصبح ذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فجمع الناس فقال أنشد الله رجلا فعل ما فعل لي عليه حق إلا قام فقام الأعمى يتخطى الناس وهو يتزلزل حتى قعد بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أنا صاحبها كانت تشتمك وتقع فيك فأنهاها فلا تنتهي وأزجرها فلا تنزجر ولي منها ابنان مثل اللؤلؤتين وكانت بي رفيقة فلما كان البارحة جعلت تشتمك وتقع فيك فأخذت المغول فوضعته في بطنها واتكأت عليها حتى قتلتها فقال النبي صلى الله عليه وسلم ألا اشهدوا أن دمها هدر.

اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی کی اور سبّ و شتم کرتی رہی۔ پس صحابی نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور دباؤ ڈال کر اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ اُس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے بچہ بھی باہر نکل گیا جس سے وہ خون میں لت پت ہو گئی۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ میں ایسا کرنے والے کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق کی جو میرا اس پر ہے۔ کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ پس نابینا صحابی کھڑے ہو گئے۔ لوگوں کو پھلانگتے اور لرزتے ہوئے بڑھے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے جا بیٹھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں اس کا مالک تھا۔ وہ آپ کو سبّ و شتم کرتی اور بدگوئی کیا کرتی تھی۔ میں منع کرتا تو باز نہیں آتی تھی۔ ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی۔ میرے اس سے دو بیٹے ہیں موتی جیسے اور وہ میری غمخوار تھی۔ گزشتہ رات جب وہ آپ کو سبّ و شتم کرنے لگی اور بدگوئی کی تو میں نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھ دیا اور اس پر دباؤ ڈال کر اسے قتل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! گواہ رہنا کہ اس کا خون رائیگاں گیا۔

ف:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گستاخ کافر و مرتد ہو جاتا ہے ہرگز مسلمان نہیں رہتا۔ وہ اپنی بدگوئی کو اختیار کرنے کے باعث خود قتل کروا لیتا ہے۔ وہ اسلام کے دائرے سے باہر اور ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے خواہ دیکھنے والوں کو بظاہر نمازی، حاجی اور مولانا و مفتی وغیرہ ہی کیوں نہ نظر آئے۔ اس کے یہ اعمال جسم بے جان کی طرح ہیں۔ مرتد واجب القتل ہے۔ حکومت ایسے کے وجود سے زمین کو پاک کر دے جیسا کہ یمن میں حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل کی ملاقات سے متعلق احادیث میں مرتد کا واقعہ منقول ہے۔ خود اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدگوئی کرنے والی عورت کے خون کو رائیگاں قرار دیا اور اس کا کوئی بدلہ نہیں دلوایا گیا کیونکہ اگر کسی کی کوئی قیمت ہے تو اللہ اور رسول سے تعلق رکھنے کے باعث ہے۔ جب رسول کی گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ سے اور اسلام سے کیا تعلق رہ گیا؟ تقریباً ڈیڑھ سو سال سے نجدیت کے باعث اہانتِ رسول کی بیماری بہت پھیل چکی ہے۔ نجدیت زدہ حضرات مخلص خیر خواہ لباس میں ملبوس ہو کر بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکانے اللہ و رسول سے اُن کا رشتہ توڑنے اور عبداللہ بن اُبی بن سلول و ذوالخویصرہ کے ساتھ جوڑنے میں شب و روز کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن مہربانوں کو عقلِ سلیم اور چشمِ بصیرت عطا فرمائے کہ وہ اپنے

اور مسلمانوں کے نفع و نقصان کو پہچان کر اس راستے پر گامزن ہوں جس میں دارین کی بھلائی ہے۔

وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

٩٥٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا۔

شعبی نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب و شتم کرتی اور آپ کی ہجو کیا کرتی۔ ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ دیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے خون کو باطل قرار دیا۔

٩٥٨ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَنُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ فَتَغَيَّظَ عَلٰى رَجُلٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ تَأْذَنُ لِي يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ فَأَذْهَبَتْ كَلِمَتِي غَضَبَهُ فَقَامَ فَدَخَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ مَا الَّذِي قُلْتَ آنِفًا قُلْتُ ائْذَنْ لِي أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ أَكُنْتَ فَاعِلًا لَوْ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ هٰذَا لَفْظُ يَزِيْدَ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، یونس، حضرت حمید بن ہلال نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ہارون بن عبداللہ اور نصیر بن فرج، ابو اسامہ، یزید بن زریع، یونس بن عبید، حمید بن ہلال، عبداللہ بن مطرف، حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں حضرت ابوبکر صدیق کے پاس تھا کہ وہ ایک آدمی سے بڑے ناراض ہوئے اور اسے خوب جھڑکا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ راوی کا بیان ہے کہ میری بات سے ان کا غصہ جاتا رہا چنانچہ کھڑے ہوئے اور اندر تشریف لے گئے۔ پس مجھے بلا بھیجا اور فرمایا کہ آپ نے ابھی کیا کہا تھا؟ میں عرض گزار ہوا تھا کہ اجازت ہو تو اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا اگر میں حکم دیتا تو کیا تم ایسا کر گزرتے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا نہیں، خدا کی قسم، اب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد یہ کسی انسان کو حق حاصل نہیں ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ یزید بن زریع کے الفاظ ہیں۔

بَابُ ٣٢ مَا جَاءَ فِي الْمُحَارَبَةِ

رہزنی کا بیان

٩٥٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَوْمًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ قوم عکل یا عرینہ کے کچھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ

فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوْا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آثَارِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتّٰى جِيْءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ فَهٰؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَكَفَرُوْا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُوْلَهُ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے چند اونٹنیوں کا حکم فرمایا کہ اِن کا پیشاب اور دودھ پیتے رہنا۔ وہ جنگل میں چلے گئے۔ تندرست ہونے پر انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ یہ صبح سویرے ہی یہ خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچ گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے تعاقب میں آدمی روانہ فرمائے۔ دن زیادہ نہیں چڑھا تھا کہ وہ انھیں لے کر آ گئے۔ پس اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے، اُن کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور حرّہ میں ڈال دیئے گئے۔ وہ پانی مانگتے تو انھیں پانی نہ دیا گیا۔ ابو قلابہ نے فرمایا کہ اُن لوگوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد کفر کیا نیز اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ بِإِسْنَادِهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْهِ فَأَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب نے ایوب سے اپنی اسناد کے ساتھ اِس حدیث کو روایت کرتے ہوئے اِس میں کہا، حکم فرمایا تو سلائیاں گرم کر کے اُن کی آنکھوں میں پھیری گئیں، ہاتھ پاؤں کاٹے اور یک بارگی انھیں ختم نہ کیا۔

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَا ح وَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْهِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ قَافَةً فَأُتِيَ بِهِمْ فَأَنْزَلَ اللهُ فِيْ ذٰلِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا الْآيَةَ۔

محمد بن صباح بن سفیان ـــــ عمرو بن عثمان، ولید، اوزاعی، ابو قلابہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس میں کہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھوجیوں کو اُن کی تلاش میں روانہ فرمایا۔ پس وہ لائے گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ حکم نازل فرمایا ہے۔ بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ ہے کہ...... (۵: ۳۳)

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ أَنَسٌ

حمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِس حدیث کو روایت کیا ہے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے اُن میں سے ایک کو دیکھا کہ پیاس کے باعث منہ سے

فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمْ يَكْدِمُ الْاَرْضَ بِفِيْهِ عَطَشًا حَتّٰى مَاتُوْا۔

زمین کو کرتا تھا۔ یہاں تک کہ سارے مر گئے

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ نَهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا اور اس میں یہ بھی کہا ہے کہ پھر مثلہ کی ممانعت (جاری کی)۔

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَحْمَدُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ نَاسًا اَغَارُوْا عَلٰى اِبِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوْهَا وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ قَالَ وَنَزَلَتْ فِيْهِمْ اٰيَةُ الْمُحَارَبَةِ وَهُمُ الَّذِيْنَ اَخْبَرَ عَنْهُمْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْحَجَّاجَ حِيْنَ سَاَلَهُ۔

عبداللہ بن عبیداللہ کا بیان ہے۔ احمد بن صالح نے کہا کہ یہ عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر بن خطاب ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ بعض لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں پر ڈاکہ ڈالا اور انہیں لوٹ کر لے گئے۔ وہ اسلام سے پھر گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کیا جو مومن تھا۔ پس ان کے پیچھے آدمی بھیجے گئے۔ چنانچہ وہ پکڑے گئے تو ان کے ہاتھ اور پیر کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کے بارے میں آیت محاربہ نازل ہوئی اور انہیں کے متعلق حضرت انس بن مالک نے خبر دی جبکہ حجاج نے ان سے پوچھا تھا۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَطَعَ الَّذِيْنَ سَرَقُوْا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْا اَوْ يُصَلَّبُوْا الْاٰيَةَ۔

محمد بن عجلان نے حضرت ابوالزناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب چوری کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں تو اس پر اللہ نے عتاب کیا تھا اور حکم نازل فرمایا۔ بیشک بدلہ ان لوگوں کا جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی دی جائے.... ... (۳۳:۵)

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ نَا مُوْسٰى

محمد بن کثیر، موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، قتادہ سے روایت

ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ يَعْنِيْ حَدِيْثَ أَنَسٍ۔

ہے کہ محمد بن سیرین نے فرمایا ۔ یہ حدیث انس حدود کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی ہے۔

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُّقَتَّلُوْا أَوْ يُصَلَّبُوْا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ إِلٰى قَوْلِهِ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يُّقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَمْنَعْهُ ذٰلِكَ أَنْ يُّقَامَ فِيْهِ الْحَدُّ الَّذِيْ أَصَابَ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا ۔ جو لوگ لڑتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول سے اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی دی جائے یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیے جائیں یا جلا وطن کر دیا جائے ......(۵، ۳۳) یہ آیت مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی۔ لہٰذا جو اُن میں سے توبہ کرے گرفتار ہونے سے پہلے تو اس سے حد کا قائم ہونا ساقط نہیں ہوگا بلکہ اُس پر حد قائم ہوگی۔

بَابٌ فِي الْحَدِّ يُشْفَعُ فِيْهِ۔

حد کے متعلق سفارش کرنا

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَنْ يَّجْتَرِئُ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُسَامَةُ أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک مخزومیہ عورت کے معاملے نے قریش کو پریشان کر دیا جس نے چوری کی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کون عرض کرے گا؟ بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید کے سوا ایسی جرأت کوئی اور نہیں کر سکتا کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لاڈلے ہیں۔ پس حضرت اسامہ نے گفتگو کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اسامہ! تم اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ جب اُن میں سے کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیتے اور جب اُن میں سے کوئی کمزور چوری کرتا تو اُس پر حد قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم، اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ

اَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اُس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

ف :۔ اس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کی اہانت مقصود نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے یہ ظاہر فرمایا کہ فاطمہ اگرچہ میری سب سے پیاری بیٹی اور راحت قلب و جگر ہے نیز وہ خاتونِ جنت و سیدۃ النساء ہونے کے ساتھ رحمتِ عالم کی لختِ جگر، امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ کے حرم محترم اور فاطمہ سادات یعنی امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالٰے عنہما کی مادر باوقار ہیں، اس کے باوجود اگر بالفرض اُن سے بھی یہ حرکت سرزد ہو جاتی تو میں اُن کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ یعنی اللہ تعالٰے کی حدود جاری کرنے میں نہ اپنے تعلق کو دیکھوں گا اور نہ کسی کے منصب کو خاطر میں لاؤں گا بلکہ جو بھی جرم کا ارتکاب کرے گا اس پر شرعی حد جاری کی جائے گی۔ یہ مسلمانوں کو سبق دیا ہے کہ حدود اللہ کے معاملے میں وہ کسی کے تعلق و نسبت اور کسی کے جاہ و منصب کا لحاظ نہ کریں بلکہ اللہ کی حد کو ہر ایک پر جاری کریں۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهٗ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ قَالَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوٰى ابْنُ وَهْبٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ فِيْهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ اِنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِهٖ فَقَالَ اسْتَعَارَتِ امْرَاَةٌ وَرَوَاهُ مَسْعُوْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ سَرَقَتْ قَطِيْفَةً مِّنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فَعَاذَتْ بِزَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے فرمایا۔ مخزومیہ عورت چیزیں مانگ کر مکر جایا کرتی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ آگے حدیث لیث کی طرح قصہ بیان کرتے ہوئے کہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ —— امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے ابن وہب، یونس، زہری نے اس حدیث کو اور لیث کی طرح اس میں کہا۔ اس عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے زمانے میں فتح مکہ کے وقت چوری کی اور روایت کیا ہے اسے لیث، یونس، ابن شہاب نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا کہ عورت نے کوئی چیز مستعار لی اور روایت کیا اسے مسعود بن اسود نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے اور کہا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس سے چادر چرائی تھی —— امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابو الزبیر نے حضرت جابر سے کہ اس عورت نے چوری کی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالٰے عنہا کے پاس پناہ لی۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ وَمُحَمَّدُ

جعفر بن مسافر اور محمد بن سلیمان انباری، ابن ابی فدیک،

سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ۔

بَابُ ٣٢٥ الْعَفْوِ عَنِ الْحُدُودِ مَا لَمْ تَبْلُغِ السُّلْطَانَ۔

٩٧١۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔

بَابُ ٣٢٦ السَّتْرِ عَلَى أَهْلِ الْحُدُودِ۔

٩٧٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ۔

٩٧٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ۔

بَابُ ٣٢٧ فِي صَاحِبِ الْحَدِّ يَجِيءُ فَيُقِرُّ۔

٩٧٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ نَا إِسْرَائِيلُ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ

عبد الملک بن زید، جعفر بن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، محمد بن ابوبکر، عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باعزت لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو ماسوائے حدود کے (یعنی حدود کے معاملے میں درگزر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

حاکم تک پہنچنے سے پہلے حد کی معافی

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں حدود کو بھی معاف کر دیا کرو اور جو مجھ تک پہنچ جائے گی تو اس کا جاری کرنا واجب ہو جائے گا (یعنی حاکم تک پہنچ جائے تو معافی اور درگزر کا وقت گزر جاتا ہے)۔

حد والے کی بات کو چھپانا

یزید بن نعیم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چار مرتبہ آپ کے حضور اقرار کیا تو آپ نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا اور حضرت ہزال سے فرمایا کہ اگر تم اسے اپنے کپڑے میں چھپا لیتے تو تمہارے لیے بہتر تھا۔

یحییٰ نے ابن منکدر سے روایت کی ہے کہ حضرت ہزال نے حضرت ماعز سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو اس کی اطلاع کیجیے۔

حد والے کا آکر اقرار جرم کرنا

علقمہ بن وائل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس زمانے میں ایک عورت نماز کے ارادے سے نکلی۔ اسے ایک

عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوْا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِيْ ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا فَأَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هٰذَا فَأَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمْهُ فَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ أَيْضًا عَنْ سِمَاكٍ۔

آدمی ملا جس نے وہ دبوچ لی اور اس سے اپنی خواہش پوری کی۔ عورت چلائی تو وہ دوڑ گیا۔ عورت کے پاس ایک آدمی گزرا تو اس نے کہا فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ فعل کیا ہے۔ پھر مہاجرین کی ایک جماعت گزرنے لگی تو عورت نے کہا کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ برا فعل کیا ہے۔ وہ گئے اور اس آدمی کو پکڑ لائے جس کے متعلق گمان تھا کہ اس نے عورت کے ساتھ یہ حرکت کی ہے۔ پھر عورت کو اس کے سامنے کیا تو اس نے کہا۔ ہاں یہی ہے۔ پس وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ جب آپ حکم فرمانے لگے تو حرکت کرنے والا شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! قصور وار میں ہوں۔ آپ نے عورت سے فرمایا۔ تم چلی جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف فرما دیا اور اس آدمی کی بھی تحسین فرمائی۔ لوگوں نے حرکت کرنے والے شخص کے متعلق گزارش کی کہ اس کو رجم کرنے کا حکم فرمائیے۔ فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے اہل مدینہ ایسی توبہ کر لیں تو قبول ہو جائے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسباط بن نصر نے بھی اسے سماک سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ ٤٣٨ فِي التَّلْقِيْنِ فِي الْحَدِّ۔

٩٧٥۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلٰى أَبِيْ ذَرٍّ عَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِيْءَ بِهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ

حد کے متعلق تلقین کرنا

منذر مولیٰ ابوذر نے حضرت ابو امیہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک چور کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ اس نے اعتراف کر لیا لیکن اس کے پاس مال کچھ بھی نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم نے چوری نہیں کی۔ عرض گزار ہوا۔ کیوں نہیں۔ اس نے یہی بات دو یا تین مرتبہ دہرائی تو آپ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ جب اسے لایا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرو اور توبہ کرو۔ اس نے کہا۔ میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا اور توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے تین مرتبہ کہا۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔ امام ابو داؤد نے

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا کہ روایت کیا ہے ہمیں عمرو بن عاصم، ہمام، اسحاق بن عبداللہ، حضرت ابو امیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

بَابُ ۳۲ الرَّجُلِ يَعْتَرِفُ بِحَدٍّ وَلَا يُسَمِّيهِ.

حد کا اعتراف کرنا لیکن اُس کا نام نہ لینا

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ تَوَضَّأْتَ حِينَ أَقْبَلْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَنَا حِينَ صَلَّيْنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْكَ.

ابو عمار نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے حد والا کام کیا ہے لہٰذا میرے اوپر حد قائم فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا کہ جب تم آئے تھے تو وضو کیا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا کہ جب ہم نے نماز پڑھی تو تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی۔ عرض کی ہاں۔ فرمایا جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف فرما دیا ہے۔

ف:۔ چونکہ اس شخص نے یہ بیان نہیں کیا تھا کہ اس نے حد والا کونسا کام کیا ہے اس لیے آپ نے اس پر حد جاری نہ کی۔ جب تک کسی کے خلاف شہادتیں نہ ہو جائیں یا وہ حد کے کام کا خود اقرار کرے اس وقت تک اس پر حد جاری کرنے کا شرعاً کوئی حکم وارد نہیں ہوتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اس نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھ پر حد جاری کر دیجئے کیونکہ میں نے ایک عورت کے ساتھ زنا کے سوا باقی سب کچھ کیا ہے۔ آپ نے اسے یہی جواب دیا جو اس حدیث میں مذکور ہے۔

بَابُ ۳۳ فِي الْامْتِحَانِ بِالضَّرْبِ.

مار پیٹ کر اقبالِ جرم کروانا

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا بَقِيَّةُ نَا صَفْوَانُ نَا أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَازِيُّ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْكَلَاعِيِّينَ سُرِقَ لَهُمْ مَتَاعٌ فَاتَّهَمُوا أُنَاسًا مِنَ الْحَاكَةِ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ فَقَالُوا خَلَّيْتَ سَبِيلَهُمْ بِغَيْرِ ضَرْبٍ وَلَا امْتِحَانٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أَضْرِبَهُمْ فَإِنْ خَرَجَ مَتَاعُكُمْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَ مَا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِهِمْ فَقَالُوا هٰذَا حُكْمُكَ فَقَالَ هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ

ازہر بن عبداللہ حرازی سے روایت ہے کہ کلاع کے چند لوگوں کا مال چرایا گیا تو انہوں نے چند جلاہوں پر الزام لگایا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے آئے۔ انہوں نے چند روز قید رکھنے کے بعد رہا کر دیے۔ مدعی حضرات حضرت نعمان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے تو انہیں پٹائی اور آزمائش کے بغیر چھوڑ دیا۔ حضرت نعمان نے کہا کہ تم چاہتے کیا ہو؟ اگر تم چاہتے ہو کہ میں ان کی پٹائی کروں، اگر تمہارا مال ان کے پاس نکل آیا تو ٹھیک ورنہ جتنی مار انہیں پڑے گی اسی قدر تمہاری پٹائی کی جائے گی۔ کہنے لگے کہ یہ آپ کا حکم ہے؟ فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ

وَحُكْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے۔

ف:۔ معلوم ہوا کہ جرم کے شبہ میں لوگوں کو گرفتار کرکے یا خواہ مخواہ شاملِ تفتیش کرکے ان کے ساتھ مار پیٹ کرنا اور طرح طرح سے اذیتیں دے کر اقرارِ جرم کروانا سراسر ظلم ہے۔ مجرم کو جرم کے مطابق سزا دینا انصاف ہے لیکن اس طرح جیسے اسلام کہتا ہے جبکہ ہمارا مجموعۂ قوانین اسلام کے برعکس اور سب کچھ ہے۔ دریں حالات یہ اسلام سے بغاوت اور مسلمان کہلاتے ہوئے اسلام کے ساتھ منافقت نہیں ہے۔ دوسری جانب غریبوں کو خواہ مخواہ مجرموں کی فہرست میں شامل کرنا اور مجبوراً یہی جھگڑوں کا سہارا لے کر انہیں تنگ کرنا ظلم و ستم کی کتاب کا المناک باب ہے جس کے باعث غریبوں کا مسلمان ملکوں میں زندگی گزارنا عذاب بن چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو عقل اور غریبوں کی ہمدردی کا جذبہ عطا فرمائے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ مخلوق بھی باعزت طور پر زندگی کی حد تک اطمینان سے گزر سکے اور ان بیچاروں کو بھی سکون کی فضاؤں میں سانس لینا میسر آسکے۔ مقدس اسلام آج بھی اپنے ان کرم فرماؤں سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔

ع بہر گاہ تو بیمار کردی ہزاراں رخنہ در دینم
بیا کز چشم بیمارت ہزاراں زخم برچینم

باب ۳۳۱ مَا يُقْطَعُ فِيْهِ السَّارِقُ.

کتنے مال پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا.

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا کرتے تھے۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَا نَا ح وَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا.

احمد بن صالح اور وہب بن بیان — ابن سرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ اور عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔ احمد بن صالح نے کہا کہ ہاتھ کاٹنا چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہے۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاتھ کاٹنا ڈھال کی قیمت پر ہے جو تین درہم ہوتی ہے۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ

نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا جس نے صفۃ النساء

ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

سے ڈھال چرائی تھی۔ جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۹۸۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ رَجُلٍ فِي مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ دِيْنَارٌ أَوْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ وَسَعْدَانُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ بِإِسْنَادِهِ۔

عثمان بن ابو شیبہ اور محمد بن ابو سری عسقلانی۔ ابن نمیر محمد بن اسحاق، ایوب بن موسیٰ، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ہاتھ ڈھال کی چوری پر کاٹا جس کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے محمد بن سلمہ اور سعدان بن یحییٰ نے ابن اسحاق سے اپنی اسناد کے ساتھ۔

بَابُ ۳۳۲- مَا لَا قَطْعَ فِيْهِ۔

جتنے مال پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا

۹۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ فَاسْتَعْدٰى عَلَى الْعَبْدِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ فَسَجَنَ مَرْوَانُ الْعَبْدَ وَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ مَرْوَانَ أَخَذَ غُلَامِي وَهُوَ يُرِيْدُ قَطْعَ يَدِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَمْشِيَ مَعِيَ إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِي سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى مَعَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ حَتّٰى أَتٰى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ سَمِعْتُ

محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ کسی غلام نے ایک آدمی کے باغ سے پودا چرایا اور اپنے آقا کے باغ میں لگا دیا۔ پودے کا مالک اپنے پودے کی تلاش میں نکلا اور اُسے پا لیا اور غلام کا مقدمہ مروان بن حکم کی عدالت میں دائر کر دیا جو اُن دنوں مدینہ منورہ کے حاکم تھے۔ مروان نے اُس غلام کو جیل میں بند کر دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا ارادہ کیا۔ غلام کا مالک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بارے میں اُن سے حکم پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پھل اور خوشے کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ اُس آدمی نے کہا کہ مروان نے میرے غلام کو پکڑ رکھا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتے ہیں، لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اُن کے پاس چلیں اور جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ انہیں بتائیں۔ پس حضرت رافع بن خدیج اُس کے ساتھ مروان کے پاس

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَأُرْسِلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْكَثَرُ الْجُمَّارُ۔

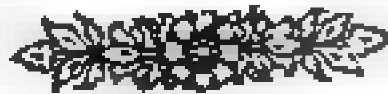
گئے اور حضرت رافعؓ نے اُن سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ پھل اور خوشے کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ پس مروان نے غلام کو چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ الکثر خوشے کو کہتے ہیں۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ نَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَجَلَدَهُ مَرْوَانُ جَلَدَاتٍ وَخَلَّى سَبِيلَهُ۔

محمد بن عبید، حماد، یحییٰ نے محمد بن حبان سے اِس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ چند کوڑے مار کر مروان نے اُس غلام کو چھوڑ دیا۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھلوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا اسے کسی ضرورت مند نے اپنے منہ سے کھا لیا اور جھولی میں جمع نہیں کیے تو اس پر کوئی تاوان نہیں اور جو ساتھ لے کر نکلا تو اس پر دگنا تاوان ہے اور سزا بھی۔ جس نے سکھانے کی جگہ سے اکٹھا کرنے کے بعد چرایا اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائیں تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔



پارہ ——— ۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۳۳۴ القطع في الخلسة والخيانة

۹۸۶۔ حدثنا نصر بن علي انا محمد بن بكر نا ابن جريج قال قال ابو الزبير قال جابر ابن عبد الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على المنتهب قطع ومن انتهب نهبة مشهورة فليس منا وبهذا الاسناد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على الخائن قطع۔

مال چھینے اور خیانت کرنے پر ہاتھ کاٹنا

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- لوٹ مار کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور جس نے علی الاعلان لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

۹۸۷۔ حدثنا نصر بن علي انا عيسى بن يونس عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله زاد ولا على المختلس قطع قال ابو داود هذان الحديثان لم يسمعهما ابن جريج عن ابي الزبير وبلغني عن احمد بن حنبل انه قال انما سمعهما ابن جريج من ياسين الزيات قال ابو داود وقد رواهما المغيرة ابن مسلم عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ مال اچک لینے پر بھی ہاتھ نہیں کاٹا جاتا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان دونوں حدیثوں کو ابن جریج نے ابوالزبیر سے نہیں سنا اور مجھے امام احمد بن حنبل سے یہ بات پہنچی ہے کہ ابن جریج نے ان دونوں کو یاسین زیات سے سنا ہے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان دونوں کو روایت کیا ہے مغیرہ بن مسلم، ابوالزبیر، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

باب ۳۳۵ في من سرق من حرز

۹۸۸۔ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس حدثنا عمرو بن طلحة نا اسباط عن سماك ابن حرب عن حميد ابن اخت صفوان عن صفوان بن امية قال كنت نائما في المسجد على خميصة لي ثمن ثلاثين درهما فجاء

حد کے متعلق سفارش کرنا۔

حمید بن اخت صفوان سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:- میں مسجد میں اپنی چادر پر سویا ہوا تھا جس کی قیمت تیس درہم تھی۔ ایک آدمی آکر اسے میرے پاس سے اچک کر لے گیا۔ وہ آدمی پکڑا گیا اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جُعَيْدِ بْنِ حُجَيْرٍ قَالَ نَامَ صَفْوَانُ وَرَوَاهُ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ أَنَّهُ كَانَ نَائِمًا فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَ خَمِيصَةً مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ وَرَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَاسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَاسْتَيْقَظَ فَصَاحَ بِهِ فَأُخِذَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأُخِذَ السَّارِقُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بارگاہ میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ میں حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ آپ تیس درہم کے بدلے اس کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ میں یہ اسے اُدھار فروخت کرتا ہوں۔ فرمایا کہ یہی کرنا تھا تو میرے حضور پیش کرنے سے پہلے کرتے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زائدہ، سماک، جُعید بن حجیر کا بیان ہے کہ حضرت صفوان سوئے ہوئے تھے اور طاؤس نے مجاہد سے اسے روایت کیا ہے کہ وہ سوئے ہوئے تھے کہ ایک چور آیا اور ان کے سر کے نیچے سے ان کی چادر چرا کر لے گیا اور اسے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کرتے ہوئے کہا ہے۔ اس نے وہ سر کے نیچے سے کھینچ لی تو یہ بیدار ہو گئے اور چیخے چلائے تو وہ پکڑا گیا اور زہری نے صفوان بن عبداللہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے اور اپنی چادر کا تکیہ بنا رکھا تھا۔ پس ایک چور نے آکر ان کی چادر لے لی۔ چور پکڑا گیا اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کر دیا گیا۔

بَابٌ ٣٣٥ فِي الْقَطْعِ فِي الْعَارِيَةِ إِذَا جُحِدَتْ.

اُدھار لے کر مکر جانے پر ہاتھ کاٹنا

۹۸۹- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ مَخْلَدٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَوْ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ زَادَ فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ هَلْ مِنِ امْرَأَةٍ تَائِبَةٍ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتِلْكَ شَاهِدَةٌ فَلَمْ تَقُمْ وَلَمْ تَتَكَلَّمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ غَنْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک مخزومیہ عورت چیزیں اُدھار لے کر مکر جایا کرتی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے جویریہ، نافع نے حضرت ابن عمر یا حضرت صفیہ بنت ابوعبید سے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ فرمایا:۔ کیا کوئی عورت ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرے وہ موجود تھی لیکن نہ کھڑی ہوئی اور نہ کوئی کلام کیا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن غنج نے نافع سے کہ حضرت صفیہ بنت ابوعبید نے اس میں فرمایا:۔ اس کے خلاف گواہی دی گئی۔

قَالَ فِيهِ فَشَهِدَ عَلَيْهَا.

٩٩٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ يَعْنِي حُلِيًّا عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ وَلَا تُعْرَفُ هِيَ فَبَاعَتْهُ فَأُخِذَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَهِيَ الَّتِي شَفَعَ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ.

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: - ایک عورت نے کچھ زیورات معروف حضرات کی معرفت اُدھار لیے کیوں کہ اُسے کوئی جانتا نہ تھا اور اس نے وہ فروخت کر دیئے۔ وہ پکڑی گئی اور اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ یہ وہی عورت تھی جس کی سفارش حضرت اسامہ بن زید سے کروائی گئی تھی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہی ارشاد فرمایا تھا جو مذکور ہوا۔

٩٩١- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ زَادَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک مخزومیہ عورت چیزیں اُدھار لیتی اور انکار کر جایا کرتی تھی۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا اور حدیث قتیبہ، لیث، ابن شہاب کے مطابق واقعہ بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا (یعنی ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا)۔

بَابٌ [illegible] فِي الْمَجْنُونِ يَسْرِقُ أَوْ يُصِيبُ حَدًّا.

دیوانہ چوری یا حد کا کام کرے

٩٩٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَكْبَرَ.

عثمان بن ابو شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، حماد، ابراہیم، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ ایک سوئے ہوئے سے جب تک بیدار نہ ہو جائے۔ دوسرے دیوانے سے جب تک دیوانگی نہ جائے۔ تیسرے بچے سے جب تک بالغ نہ ہو جائے۔

٩٩٣- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر کی خدمت میں ایک مجنونہ پیش کی گئی جس نے

عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِمَجْنُونَةٍ قَدْ زَنَتْ فَاسْتَشَارَ فِيهَا أُنَاسًا فَأَمَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ تُرْجَمَ فَمُرَّ بِهَا عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا مَجْنُونَةُ بَنِي فُلَانٍ زَنَتْ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ تُرْجَمَ قَالَ فَقَالَ ارْجِعُوا بِهَا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَعْقِلَ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا بَالُ هَذِهِ تُرْجَمُ قَالَ لَا شَيْءَ قَالَ فَأَرْسِلْهَا قَالَ فَأَرْسَلَهَا قَالَ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ.

زنا کیا تھا۔ اُس کے متعلق لوگوں سے مشورہ کر کے حضرت عمر نے اُسے سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا۔ اُس کے پاس سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم گزرے تو پوچھا کہ اس عورت کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ بنی فلاں کی دیوانی عورت ہے جس نے زنا کیا ہے اور حضرت عمر نے اسے سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اسے واپس لے چلو۔ پھر بارگاہِ خلافت میں حاضر ہو کر کہا۔ اے امیر المومنین! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ ایک دیوانے سے جب تک وہ اچھا نہ ہو جائے۔ دوسرے سونے والے سے جب تک بیدار نہ ہو جائے اور تیسرے بچے سے جب تک صاحبِ عقل نہ ہو جائے۔ حضرت عمر نے کہا، کیوں نہیں۔ حضرت علی نے کہا، پھر اس عورت کو رجم کیوں کیا جا رہا ہے؟ حضرت عمر نے کہا کوئی وجہ نہیں۔ حضرت علی نے کہا۔ تو اسے چھوڑ دیجیے۔ پس حضرت عمر نے اسے چھوڑ دیا اور تکبیر کہنے لگے۔

٩٩٤۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ وَقَالَ أَيْضًا حَتَّى يَعْقِلَ وَقَالَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ قَالَ فَجَعَلَ عُمَرُ يُكَبِّرُ.

یوسف بن موسیٰ، وکیع نے اعمش سے اسی طرح روایت کی اور یہ بھی کہا ہے۔ یہاں تک کہ عقل آ جائے اور دیوانے کو جب تک افاقہ نہ ہو جائے۔ پس حضرت عمر تکبیر کہنے لگے۔

٩٩٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُرَّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بِمَعْنَى عُثْمَانَ قَالَ أَوَمَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَخَلَّى عَنْهَا سَبِيلَهَا.

ابو ظبیان سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم گزرے۔ مثلِ عثمان بن ابو شیبہ کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ ایک وہ دیوانہ جس کی عقل جاتی رہے۔ دوسرا سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔ تیسرے بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔ حضرت عمر نے کہا، آپ نے سچ کہا۔ حضرت علی نے کہا: تو اس عورت کو چھوڑ دیجیے۔

٩٩٦۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ هَنَّادٌ

ہناد، ابو الاحوص ——— عثمان بن ابو شیبہ، جریر، عطاء ابن سائب، ابو ظبیان کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جس نے بدکاری کی تھی۔ آپ نے اُس

الجَنبِيُّ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا فَمَرَّ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ فَأَخَذَهَا فَخَلَّى سَبِيلَهَا فَأُخْبِرَ عُمَرُ فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَجَاءَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَبْرَأَ وَإِنَّ هٰذِهِ مَعْتُوهَةُ بَنِي فُلَانٍ لَعَلَّ الَّذِي أَتَاهَا أَتَاهَا وَهِيَ فِي بَلَائِهَا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَدْرِي فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ وَأَنَا لَا أَدْرِي.

کو رجم کر دینے کا حکم فرمایا۔ پس حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم گزرے تو اُسے لے کر چھوڑ دیا۔ حضرت عمر کو بتایا گیا تو انھوں نے فرمایا: حضرت علی کو میرے پاس بُلا کر لاؤ۔ حضرت علی آگئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔ سونے والے سے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے اور پاگل سے یہاں تک کہ دیوانگی جاتی رہے۔ یہ عورت بنی فلاں کی دیوانی ہے۔ شاید اُس فعل کے وقت دیوانگی کی شدت ہو۔ حضرت عمر نے کہا کہ یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ حضرت علی نے کہا کہ معلوم مجھے بھی نہیں ہے۔

٩٩٧- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ فِيهِ وَالْخَرِفِ.

ابو الضحیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ سوئے ہوئے سے یہاں تک کہ بیدار ہو۔ بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو اور دیوانے سے یہاں تک کہ عقل آ جائے ——— امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن جریج، قاسم بن یزید، حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ اس میں بے عقل بوڑھا بھی ہے۔

بَابٌ ۳۳ فِي الْغُلَامِ يُصِيبُ الْحَدَّ

نابالغ اگر حد کا کام کرے

٩٩٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ قَالَ كُنْتُ مِنْ سَبْيِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ.

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں بنو قریظہ کے قیدیوں میں تھا۔ پس انہیں دیکھا گیا تو جس کے زیر ناف کے بال نکل آئے تھے انہیں قتل کر دیا گیا اور جن کے نہیں نکلے تھے انہیں قتل نہ کیا گیا۔ میں اُن میں تھا جن کے نہیں نکلے تھے۔

٩٩٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ

مسدد، ابو عوانہ نے عبد الملک بن عمیر سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا: میری ازار کھولی گئی تو پایا کہ

فَكَشَفُوْا عَانَتِيْ فَوَجَدُوْهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُوْنِيْ فِي السَّبْيِ۔

میرے بال نہیں اُگے تھے لہٰذا مجھے قیدیوں میں رکھا گیا۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ابْنَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہیں غزوۂ اُحد کے وقت نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا جب کہ وہ چودہ سالہ تھے تو آپ نے انہیں اجازت نہ دی اور غزوۂ خندق کے وقت پیش کیے گئے جب کہ پندرہ سالہ تھے تو انہیں اجازت مرحمت فرمادی۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ نَافِعٌ حَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْحَدَّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ۔

عثمان بن ابو شیبہ، ابن ادریس، عبید اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نافع نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ یہ نابالغ اور بالغ کی درمیانی حد ہے۔ ف

ف۔ بالغ و نابالغ کی یہ پہچان اس وقت اور اس ملک کے مطابق ہوگی۔ لیکن عمر کے لحاظ سے کوئی ضابطہ سب انسانوں سے متعلق نہیں رکھ سکتا تھا لہٰذا بہترین شرعی ضابطہ یہی ہے کہ لڑکا اُس وقت بالغ ہوتا ہے جب اُسے احتلام ہو جائے اور لڑکی اس وقت بالغ ہوتی ہے جب اُسے حیض آجائے۔ اس سے پہلے لڑکی ہو یا لڑکا نابالغ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي السَّارِقِ يَسْرِقُ فِي الْغَزْوِ أَيُقْطَعُ

کیا سفرِ جہاد میں چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ وَيَزِيْدَ بْنِ صُبْحٍ الْأَصْبَحِيِّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِيْ أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ فِي الْبَحْرِ فَأُتِيَ بِسَارِقٍ يُقَالُ لَهُ مِصْدَرٌ قَدْ سَرَقَ بُخْتِيَّةً فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِيْ فِي السَّفَرِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَقَطَعْتُهُ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، حیوہ بن شریح، عیاش بن عباس قتبانی، شییم بن بیتان اور یزید بن صبح اصبحی، جنادہ بن ابو اُمیہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ سمندری سفر کر رہے تھے۔ اُن کی خدمت میں مصدر نامی چور پیش کیا گیا جس نے اونٹ چرایا تھا۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سفر میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ اگر یہ حکم نہ ہوتا تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

بَابٌ فِي قَطْعِ النَّبَّاشِ۔

کفن چور کا ہاتھ کاٹنا

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيْفٍ

عبد اللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ يُقْطَعُ النَّبَّاشُ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ۔

وسلم نے فرمایا:۔ اے ابوذر! میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! خدمت میں حاضر اور قربان ہونے کے لیے تیار ہوں۔ فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگوں کو موت کا سامنا ہوگا اور غلام کے بدلے قبر کی جگہ ملے گی۔ عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں یا جو اللہ اور اس کا رسول میرے لیے حکم فرمائیں۔ فرمایا کہ تم پر صبر لازم ہے یا فرمایا کہ صبر کرنا ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد بن ابوسلیمان کا بیان ہے کہ کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا کیوں کہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوا ہے۔

ف امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ باب کفن چور کا ہاتھ کاٹنے کے متعلق باندھا ہے اور انہوں نے استدلال کیا اس حدیث سے کہ اس میں قبر کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کہا ہے۔ لہٰذا انہوں نے حماد بن ابوسلیمان کا قول نقل کیا کہ کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ کیوں کہ وہ میت کے پاس اس کے گھر میں داخل ہوا ہے۔ یہ اُن کا اپنا اجتہاد ہے اور اپنا قیاس ہے کیونکہ محفوظ مال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے لیکن جہاں بہ صورتِ مجاز قبر کو گھر بھی کہا گیا ہے وہاں یہ بھی جاننے کی ضرورت ہے کہ قبر میں کفن محفوظ مال ہے یا نہیں؟ چونکہ کوئی بھی میت کے کفن کو قبر میں محفوظ تسلیم نہیں کر سکتا اسی لیے امام اعظم ابوحنیفہ اور باقی تینوں ائمہ مجتہدین کے نزدیک کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا کیوں کہ اس کی حرکت پر چوری کا مفہوم صادق نہیں آتا۔ معلوم ہونا چاہیے کہ امام ابوداؤد نے یہاں حماد بن ابوسلیمان کا قیاس نقل کیا ہے جو تابعی کوفی فقیہ ثقہ اور مجتہد تھے۔ انہوں نے حضرت انس، سعید بن مسیب اور ابراہیم نخعی سے روایت کی ہے اور اُن سے امام ابوحنیفہ، مسعر اور شعبہ روایت کرتے تھے۔ ان کے والد ابوسلیمان کا نام مسلم اشعری تھا جو ابراہیم بن ابوموسیٰ اشعری کے آزاد کردہ غلام تھے۔ حماد بن ابوسلیمان کا وصال سنہ ۱۲۰ھ میں ہوا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ١٤ السَّارِقِ يَسْرِقُ مِرَارًا۔

بار بار چوری کرنے والا

٤٤١٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُقَيْلٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ ایک چور کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ فرمایا:۔ اسے قتل کر دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس نے تو چوری کی ہے۔ فرمایا تو ہاتھ کاٹ دو۔ پس ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر دوسری مرتبہ پیش کیا گیا تو فرمایا: اسے قتل کر دو۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! چوری کی ہے۔ فرمایا:۔ تو ہاتھ کاٹ دو۔ پھر تیسری مرتبہ پیش کیا گیا تو فرمایا:۔ قتل کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! چوری کی ہے۔ فرمایا تو

فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ۔

کاٹ دو۔ پھر چوتھی مرتبہ وہ پیش کیا گیا تو فرمایا: قتل کر دو۔ گزارش کی کہ یا رسول اللہ! اس نے چوری کی ہے۔ فرمایا تو کاٹ دو۔ پانچویں دفعہ پیش کیا گیا تو فرمایا: اسے قتل کر دو۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ ہم اُسے لے گئے اور قتل کر دیا۔ پھر ہم نے اُسے گھسیٹ کر ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور ہم نے اُسے پتھر مارے۔

ف جب پہلی دفعہ چور کو بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اِقْتُلُوْہُ اسے قتل کر دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ حضور! اس نے تو چوری کی ہے۔ فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ چنانچہ پانچ دفعہ چوری کے سلسلے میں اُسے بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا اور ہر موقع پر پہلی دفعہ آپ یہی فرماتے رہے کہ اسے قتل کر دو۔ جب کہ پانچویں مرتبہ اُسے قتل کر کے کنوئیں میں پھینکا گیا اور اُسے پتھر مارے گئے۔ چوری پر ہر دفعہ آپ کا یہ فرمانا کہ اسے قتل کر دو، اس کی اہلِ علم حضرات نے مختلف توجیہات کی ہیں۔ چنانچہ محدث خطابی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ ائمۂ دین میں سے چور کا خون کسی نے بھی حلال قرار نہیں دیا ہے اور خون صرف تین آدمیوں کا حلال ہے جب کہ چور اُن میں شامل نہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سیاسی اختیار کے باعث صادر فرمایا تھا۔ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اُس کا مرتد ہونا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم میں آگیا تھا۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ وہ چوری کو حلال سمجھتا تھا لہٰذا اس کفر کے باعث اُس کو قتل کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ (اشعۃ اللمعات، جلد سوم، ص ٢٠٩) واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي السَّارِقِ تُعَلَّقُ يَدُهُ فِي عُنُقِهِ

چور کا ہاتھ کاٹ کر اُس کی گردن میں لٹکانا

١٠٠٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْنَا فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ لِلسَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ۔

عبدالرحمٰن بن محیریز کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا ہاتھ کاٹ کر چور کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چور پیش کیا گیا۔ پس اُس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو وہ اُس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

١٠٠٦۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ۔

عمرو بن ابو سلمہ کے والدِ ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی غلام چوری کرے تو اُسے فروخت کر دو خواہ نصف قیمت ہی ملے۔

باب ۲۳ في الرجم

سنگسار کرنے کا بیان

۱۰۰۷- حدثنا احمد بن محمد بن ثابت المروزي حدثني علي بن الحسين عن ابيه عن يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس قال واللاتي يأتين الفاحشة من نسائكم فاستشهدوا عليهن اربعة منكم فان شهدوا فامسكوهن في البيوت حتى يتوفاهن الموت او يجعل الله لهن سبيلا وذكر الرجل بعد المرأة ثم جمعهما فقال واللذان يأتيانها منكم فآذوهما فان تابا واصلحا فاعرضوا عنهما فنسخ ذلك بآية الجلد فقال الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: وہ عورتیں جو بے حیائی کا کام کریں تمہاری عورتوں میں سے تو اُن پر اپنوں میں سے چار گواہ لو۔ اگر وہ گواہی دے دیں تو اُن عورتوں کو گھروں میں روکے رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آ جائے یا اللہ اُن کے لیے کوئی راستہ پیدا فرما دے (۴: ۱۵) اور مرد کا ذکر عورت کے بعد کیا۔ پھر دونوں کو جمع کر کے فرمایا: جو تم میں سے ایسا کام کریں تو انہیں اذیت پہنچاؤ۔ اگر وہ دونوں توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیں تو اُن دونوں کو سزا دینے سے منہ پھیر لو (۴: ۱۶) اس حکم کو آیتِ جلد سے منسوخ کرتے ہوئے فرمایا: زنا کرنے والی عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔ (۲۴: ۲)

۱۰۰۸- حدثنا احمد بن محمد بن ثابت ثنا موسى عن شبل عن ابن ابي نجيح عن مجاهد قال السبيل الحد۔

احمد بن محمد بن ثابت، موسیٰ، شبل، ابن ابی نجیح، مجاہد کا بیان ہے کہ السّبیل سے مراد حد ہے۔

۱۰۰۹- حدثنا مسدد ثنا يحيى عن سعيد ابن ابي عروبة عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشي عن عبادة ابن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا عني خذوا عني قد جعل الله لهن سبيلا الثيب بالثيب جلد مائة ورمي بالحجارة والبكر بالبكر جلد مائة ونفي سنة۔

حطّان بن عبد اللہ رقاشی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے یہ حد مقرر فرمائی ہے کہ شادی شدہ کو شادی شدہ کے ساتھ سو کوڑے اور سنگسار کرنا۔ کنواری کو کنوارے کے ساتھ سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی۔

۱۰۱۰- حدثنا وهب بن بقية ومحمد ابن الصباح بن سفيان قالا انا هشيم عن منصور عن الحسن باسناد يحيى ومعناه قال جلد مائة والرجم۔

وہب بن بقیہ اور محمد بن صباح بن سفیان، ہشیم، منصور نے حسن سے یحییٰ کی اسناد کے ساتھ اُسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا: سو کوڑے اور سنگسار کرنا۔

۱۰۱۱- حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت عبد اللہ بن

ثنا هُشَيْمٌ ثنا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا مِنْ بَعْدِهِ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ الزَّمَانُ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ فَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا كَانَ مُحْصَنًا إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ اعْتِرَافٌ وَايْمُ اللَّهِ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكَتَبْتُهَا.

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپ پر کتاب نازل کی اور اس میں آپ پر رجم کی آیت نازل فرمائی جسے ہم نے پڑھا اور یاد رکھا۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنگسار کیا اور آپ کے بعد ہم نے سنگسار کیا اور مجھے خدشہ ہے کہ جب زیادہ زمانہ گزر جائے تو کہنے والا کہے کہ ہم اللہ کی کتاب میں رجم کرنے کا حکم نہیں پاتے۔ لہٰذا ایسے فرض کو ترک کر کے گمراہ ہو جائیں گے جو اللہ نے نازل فرمایا۔ جو مرد یا عورت زنا کرے اُسے سنگسار کرنا حق ہے جبکہ شادی شدہ ہو اور اس پر شہادت قائم ہو جائے یا حمل رہ جائے یا اقرار کرے۔ خدا کی قسم، اگر لوگوں کے کہنے کا ڈر نہ ہوتا کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا تو میں ضرور اُسے لکھ دیتا۔

۱۰۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ ثنا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجًا قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ حَتَّى قَالَهَا أَرْبَعَ مِرَارٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ بِفُلَانَةَ قَالَ هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ

یزید بن نعیم بن ہزال نے اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ماعز بن مالک یتیم ہونے کے باعث میرے والد ماجد کے زیر تربیت تھے۔ وہ اپنے قبیلے کی ایک لڑکی سے بدکاری کر بیٹھے۔ والد ماجد نے ان سے فرمایا کہ تم نے جو کچھ کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دو، شاید وہ تمہارے لیے استغفار کریں اور انہوں نے یہ ارادہ اس اُمید پر کیا تھا کہ شاید ان کے لیے کوئی راستہ نکل آئے۔ پس وہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں بدکاری کر بیٹھا، پس اللہ کی کتاب کا حکم مجھ پر نافذ فرمائیے۔ آپ نے اُن سے منہ پھیر لیا۔ انہوں نے دوبارہ کہا: یا رسول اللہ! میں بدکاری کر بیٹھا مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم قائم فرمائیے۔ یہاں تک کہ انہوں نے چار دفعہ ایسا کہا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہ بات چار دفعہ کہی ہے کس کے ساتھ کی ہے؟ عرض کی فلاں عورت کے ساتھ۔ فرمایا کیا تم اس کے ساتھ لیٹے تھے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کیا تمہارا جسم اس سے ملا تھا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کیا اس سے جماع کیا؟ عرض کی

ثم قال فاذهبوا به أي ارجموه فأخرجناه إلى الحرة فلما رجمناه فوجد مس الحجارة جزع فخرج يشتد فلقيه عبد الله بن أنيس وقد عجز أصحابه فنزع له بوظيف بعير فرماه به فقتله ثم أتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر له ذلك فقال هلا تركتموه لعله أن يتوب فيتوب الله عليه.

حال یہ تھا آپ نے انھیں سنگسار کرنے کا حکم فرمایا پس انھیں حرہ کی جانب لے گئے جب پتھر مارے گئے تو وہ گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن انیس نے انھیں پا لیا جبکہ ان کے ساتھی عاجز ہو گئے تھے پس انھوں نے اونٹ کی ایک ہڈی ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ بات عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ چھوڑ دیا ممکن ہے توبہ کر لیتے اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرما لیتا۔

١٠١٣ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا يزيد بن زريع عن محمد بن إسحاق قال ذكرت لعاصم بن عمر بن قتادة قصة ماعز بن مالك فقال لي حدثني حسن بن محمد بن علي بن أبي طالب قال حدثني ذلك من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا تركتموه من شئتم من رجال أسلم ممن لا أتهم قال ولم أعرف هذا الحديث قال فجئت جابر بن عبد الله فقلت إن رجالا من أسلم يحدثون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهم حين ذكروا له جزع ماعز من الحجارة حين أصابته ألا تركتموه وما أعرف الحديث قال يا ابن أخي أنا أعلم الناس بهذا الحديث كنت فيمن رجم الرجل إنا لما خرجنا به فرجمناه فوجد مس الحجارة صرخ بنا يا قوم ردوني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن قومي قتلوني وغروني من نفسي وأخبروني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير قاتلي فلم ننزع عنه حتى قتلناه فلما رجعنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخبرناه قال فهلا تركتموه وجئتموني به

محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے حضرت ماعز بن مالک کا واقعہ بیان کیا تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ یہ حدیث بیان کی مجھ سے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تم نے اسے چھوڑ دیتے اور اسلم میں سے جس کو چاہا کہ میں ان پر الزام نہیں رکھتا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں اس حدیث کو نہ سمجھ سکا۔ پس میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ بنو اسلم کے بعض آدمی مجھ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ کے حضور عرض کی گئی کہ پتھر لگنے سے ماعز گھبرا گئے تھے کیوں نہ چھوڑ دیا اور میں اس حدیث کو نہیں سمجھ سکا۔ فرمایا اے بھتیجے! میں اس حدیث کو لوگوں کی نسبت زیادہ جانتا ہوں کیونکہ میں بھی رجم کرنے والوں میں تھا۔ جب ہم انھیں لے کر نکلے اور پتھر مارنے لگے تو پتھر لگنے پر چلا کر کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو کیونکہ میری قوم مجھے قتل کر رہی ہے کہ انھوں نے مجھے دھوکا دیا اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں قتل نہیں کریں گے۔ ہم نے تو ہاتھ نہ روکے یہاں تک کہ کام تمام کر دیا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لوٹے اور آپ کو خبر دی تو فرمایا کہ تم چھوڑ دیتے اور میرے پاس لے آتے۔ تاکہ لوگوں کو ثابت قدم کر دیا جائے کہ وہ حد جاری کرنے کو ترک نہ کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ حدیث کا مفہوم اب میری سمجھ میں آیا۔

لیستثبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ فاما لترک حد فلا قال فعرفت وجہ الحدیث۔

۱۰۱۴۔ حدثنا ابو کامل نا یزید بن زریع نا خالد یعنی الحذاء عن عکرمۃ عن ابن عباس ان ماعز بن مالک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ زنی فاعرض عنہ فاعاد علیہ مرارا فاعرض عنہ فسال قومہ امجنون ہو قالوا لیس بہ باس فقال افعلت بہا قال نعم فامر بہ ان یرجم فانطلق بہ فرجم ولم یصل علیہ۔

عکرمہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اس نے بدکاری کی ہے۔ آپ نے ان سے اعراض فرمایا۔ انہوں نے بار بار یہی بات دہرائی اور آپ منہ پھیرتے رہے۔ پس لوگوں سے پوچھا کہ کیا یہ پاگل ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ان میں کوئی عیب نہیں۔ فرمایا کیا انہوں نے ایسا کیا ہے؟ عرض کی ہاں۔ چنانچہ آپ نے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ انہیں لے جا کر سنگسار کر دیا گیا اور ان پر نماز نہ پڑھی۔

۱۰۱۵۔ حدثنا مسدد نا ابو عوانۃ عن سماک عن جابر بن سمرۃ قال رایت ماعز بن مالک حین جیء بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل قصیر اعضل لیس علیہ رداء فشہد علی نفسہ اربع مرات انہ قد زنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلعلک قبلتہا قال لا واللہ انہ قد زنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلعلک قبلتہا قال لا واللہ انہ قد زنی الاخر قال فرجمہ ثم خطب فقال الا کلما نفرنا فی سبیل اللہ خلف احدہم لہ نبیب کنبیب التیس یمنح احداہن الکثبۃ اما ان اللہ ان یمکنی من احد منہم نکلتہ عنہن۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ماعز بن مالک کو دیکھا جبکہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا۔ وہ پست قد اور مضبوط آدمی تھے ان کے اوپر چادر نہیں تھی۔ انہوں نے چار بار اپنے اوپر گواہی دی کہ بدکاری کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم نے اسے بوسہ دیا ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں، اس خانہ خراب نے بدکاری کی ہے۔ پس آپ نے انہیں رجم کیا۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتے ہیں کسی کو خلیفہ بنا کر تو وہ آتا ہے بکرے کی طرح کودتا اور کسی عورت کو بکری بنا کر پانی گرا لیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی ایسے پر قابو دے گا تو میں اسے عورتوں کے ساتھ ایسا کرنے سے روک دوں گا۔

۱۰۱۶۔ حدثنا محمد بن المثنی عن محمد بن جعفر عن شعبۃ عن سماک قال سمعت جابر بن سمرۃ بہذا الحدیث والاول اتم قال فردہ مرتین قال سماک فحدثت بہ

سماک کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی اور پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے دو دفعہ یہ بات دہرائی۔ سماک کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے بیان کی تو

سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

فرمایا انہوں نے چار دفعہ یہی بات کہی۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ الْمِصْرِيُّ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ فَسَأَلْتُ سِمَاكًا عَنِ الْكُثْبَةِ فَقَالَ اللَّبَنُ الْقَلِيلُ۔

عبد الغنی بن ابو عقیل مصری، خالد بن عبد الرحمٰن، شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے سماک سے "الکثبہ" کے متعلق دریافت کیا فرمایا مراد تھوڑا سا دودھ ہے۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ بَنِي فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک سے فرمایا کہ تمہارے متعلق جو بات مجھ تک پہنچی کیا وہ درست ہے؟ عرض کی کہ آپ تک کیا بات پہنچی ہے؟ فرمایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ تم نے بنی فلاں کی لڑکی سے بدکاری کی ہے۔ عرض کی ہاں اور چار دفعہ گواہی دی پس آپ کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَى مَرَّتَيْنِ فَطَرَدَهُ ثُمَّ جَاءَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَى مَرَّتَيْنِ فَقَالَ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ۔

سماک بن حرب نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حضرت ماعز بن مالک نے دو دفعہ اعتراف کیا بدکاری کا۔ آپ نے انہیں نکال دیا انہوں نے پھر حاضر ہو کر دو دفعہ بدکاری کا اقرار کیا تو آپ نے فرمایا تم نے چار دفعہ اپنے اوپر گواہی دے لی۔ انہیں لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا جَرِيرٌ حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا قَالَ أَفَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ

موسیٰ بن اسمٰعیل، جریر، یعلیٰ، عکرمہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سند زہیر بن حرب اور عقبہ بن مکرم، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یعلیٰ بن حکیم، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک سے فرمایا شاید تم نے بوسہ دیا یا اشارہ کیا یا دیکھا ہوگا؟ عرض گزار ہوئے کہ حضرت یہی نہیں۔ فرمایا کیا اس سے صحبت کی؟ عرض کی ہاں۔ پس اس وقت آپ نے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ موسیٰ راوی نے حضرت

وَلَمْ يَذْكُرْ مُوسَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا لَفْظُ وَهْبٍ.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ وہب راوی کے لفظوں میں ہے۔

١٠٢١۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الصَّامِتِ ابْنَ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ أَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتَّى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ انْظُرْ إِلَى هٰذَا الَّذِي سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتَّى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا.

ابوالزبیر نے حضرت ابوہریرہ کے چچا زاد بھائی عبدالرحمن بن صامت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلمی (حضرت ماعز) نے چار دفعہ اپنے اوپر گواہی دی کہ انہوں نے ایک عورت سے حرام کام کیا ہے۔ ہر دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ آپ نے پانچویں دفعہ ان کی جانب توجہ فرمائی۔ کیا تم نے اس سے صحبت کی ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا یہاں تک کہ تمہاری شرمگاہ اس کی شرمگاہ میں غائب ہو گئی؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا جیسے سلائی سرمہ دانی میں یا رسی کنویں میں غائب ہو جاتی ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ زنا کیا چیز ہے؟ عرض کی ہاں۔ میں نے اس سے حرام کیا ہے جیسے مرد اپنی بیوی سے حلال کام کرتا ہے۔ فرمایا کہ ایسا کہنے سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے تاکہ آپ مجھے پاک فرما دیں۔ پس آپ کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے دو کو سنا کہ ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا اس شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی لیکن اس کے نفس نے اس کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ پتھر کھائے جیسے کتے مارے جاتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے۔ بعد میں چلتے رہے یہاں تک کہ ایک گدھے کی لاش کے پاس سے گزرے جس کے پیر اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ دونوں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم یہیں ہیں۔ فرمایا کہ اترو اور اس گدھے کا گوشت کھاؤ۔ عرض کی اے اللہ کے نبی! اسے کون کھا سکتا ہے۔ فرمایا کہ ابھی تم نے جو اپنے بھائی کی آبروریزی کی وہ اسے کھانے سے زیادہ بری ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بیشک وہ اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہے ہیں۔

ف: حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب سنگسار کر دیا گیا تو ان کے دو ساتھیوں میں سے ایک نے ان کے بارے میں ہلکے الفاظ کہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے الفاظ سخت ناگوار گزرے اور انہیں مردہ گدھے کا گوشت کھانے سے بدتر قرار دیا۔ پھر اپنی زبان حق ترجمان سے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اب تو وہ جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہے ہیں۔ سبحان اللہ! ان چشمان مبارک کی کیا بات ہے جن کی درست تعریف تھی مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کا سرمہ لگایا، کونین کا شاہد بنایا اور خلافتِ عظمیٰ کا تاج جن کے سر اقدس پر سجایا گیا تھا کہ زمین پر چلتے پھرتے ہوئے حضرت ماعز کو جنت کی نہروں میں غوطے لگاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اسی لئے تو چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء نے فرمایا تھا:

اور کوئی غیب کیا، تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں درود

اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان تو بہت بلند و بالا اور سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اس سرکار کے تو غلاموں کے غلام بھی زمین پر بیٹھے ہوئے جنت و دوزخ کا مشاہدہ کر لیا کرتے تھے جیسا کہ بانیٔ دارالعلوم دیوبند، مولوی محمد قاسم نانوتوی (المتوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) نے لکھا ہے:

حضرت جنید کے کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہو گیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا، یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے، اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی۔ مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔" (تحذیر الناس، مطبوعہ لاہور، ص ۴۴)۔

اس حقیقت کے باوجود مصنف برا ہی قاطع کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کی معلومات سے بے خبر بتانا رسول دشمنی کا اتنا کہ مظاہرہ اور مسلمانوں کو دولت ایمان سے محروم کرنے کی گہری سازش نہیں تو اور کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مدعیانِ اسلام کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت عطا فرمائے اور شرک و کفر سے محفوظ رکھے۔ آمین یا اللہ العالمین۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ

ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ بنی اسلم کے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر زنا کا اعتراف کیا۔ آپ نے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر اعتراف کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے اوپر چار دفعہ گواہی دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا

فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

کیا تم دیوانے ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا شادی شدہ ہو؟ عرض کی، ہاں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا اور اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا۔ جب اسے پتھر لگے تو بھاگا چنانچہ پکڑ کر پھر پتھر مارے گئے۔ یہاں تک کہ مر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تعریف فرمائی اور اس پر نماز نہ پڑھی۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا وَهٰذَا لَفْظُهُ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ خَرَجْنَا بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ فَوَاللّٰهِ مَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ وَلٰكِنَّهُ قَامَ لَنَا قَالَ أَبُو كَامِلٍ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ حَتَّى سَكَتَ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ۔

ابو کامل، یزید بن زریع۔ احمد بن منیع، یحییٰ بن زکریا، داؤد، ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک کو رجم کرنے کا حکم فرمایا تو ہم انہیں بقیع کی جانب لے گئے خدا کی قسم ہم نے انہیں باندھا اور نہ ان کے لئے گڑھا کھودا بلکہ وہ خود کھڑے ہو گئے۔ ابو کامل کا بیان ہے کہ ہم نے انہیں ہڈیاں، ڈھیلے اور ٹھیکریاں ماریں سو بھاگ کھڑے ہوئے تو ہم ان کے پیچھے بھاگے، یہاں تک کہ حرہ کے پاس جا پہنچے سو ٹھہر گئے ہم نے حرہ کے بڑے پتھر مارے یہاں تک کہ وہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ان کے لئے استغفار کیا اور نہ برائی کی۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ ذَهَبُوا يَسُبُّونَهُ فَنَهَاهُمْ قَالَ ذَهَبُوا يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ فَنَهَاهُمْ قَالَ هُوَ رَجُلٌ أَصَابَ ذَنْبًا حَسِيبُهُ اللّٰهُ۔

ابو نضرہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا اور اسی طرح لیکن یہ مکمل نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ اس کی برائی کرنے لگے تو آپ نے منع فرمایا۔ پھر اس کے لئے استغفار کرنے لگے تو آپ نے منع کیا اور فرمایا، وہ ایک آدمی تھا جس سے گناہ ہو گیا اور اس کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ نَا أَبِي عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْكَهَ مَاعِزًا۔

محمد بن ابوبکر بن ابو شیبہ، یحییٰ بن یعلیٰ بن حارث، ان کے والد ماجد، غیلان، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کا منہ سونگھا تھا۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْاَهْوَازِيُّ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا بَشِيْرُ بْنُ مُهَاجِرٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ اَنَّ الْغَامِدِيَّةَ وَمَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ رَجَعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ يَرْجِعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا لَمْ يَطْلُبْهُمَا وَاِنَّمَا رَجَمَهُمَا عِنْدَ الرَّابِعَةِ۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ ابْنُ دَاوُدَ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ عَبْدَةُ اَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَاثَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّ خَالِدَ ابْنَ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَهُ اَنَّ اللَّجْلَاجَ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَعْتَمِلُ فِي السُّوْقِ فَمَرَّتِ امْرَاَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا فَثَارَ النَّاسُ مَعَهَا وَثُرْتُ فِيْمَنْ ثَارَ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ اَبُوْ هٰذَا مَعَكِ فَسَكَتَتْ فَقَالَ شَابٌّ حَذْوَهَا اَنَا اَبُوْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَنْ اَبُوْ هٰذَا مَعَكِ فَقَالَ الْفَتٰى اَنَا اَبُوْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ يَسْاَلُهُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا اِلَّا خَيْرًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَخَرَجْنَا بِهِ فَحَفَرْنَا لَهُ حَتّٰى اَمْكَنَّا ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتّٰى هَدَاَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْاَلُ عَنِ الْمَرْجُوْمِ فَانْطَلَقْنَا بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا هٰذَا جَاءَ يَسْاَلُ عَنِ الْخَبِيْثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ فَاِذَا

عبداللہ بن بریدہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب گفتگو کیا کرتے کہ اگر غامدیہ اور ماعز بن مالک اعتراف کرنے کے بعد مکر جاتے یا فرمایا کہ اعتراف کرنے کے بعد پھر نہ مکرے تو انہیں طلب نہ کیا جاتا کیونکہ انہیں چار دفعہ اعتراف کرنے پر سنگسار کیا گیا تھا۔

خالد بن لجلاج کو ان کے والد ماجد حضرت لجلاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ بازار میں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ ایک عورت گزری جس نے بچہ اٹھایا ہوا تھا۔ لوگ اس کے ساتھ چل دیئے اور میں بھی ساتھ چلنے والوں میں ہو گیا، یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جا پہنچا۔ آپ فرما رہے تھے کہ اس کا باپ کون ہے؟ وہ خاموش ہو گئی تو اس کے پاس سے ایک نوجوان نے کہا۔ یا رسول اللہ! اس کا باپ میں ہوں۔ آپ نے عورت کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اس کا باپ کون ہے؟ نوجوان نے کہا۔ یا رسول اللہ! اس کا باپ میں ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گرد والوں سے بعض کی طرف دیکھا اس کے متعلق پوچھتے ہوئے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ بھلائی کے سوا ہمیں اور کچھ معلوم نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ شادی شدہ ہو؟ عرض کی، ہاں۔ پس آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ ہم اسے باہر لے گئے اس کے لئے گڑھا کھودا پھر اسے پتھر مارے یہاں تک کہ جاں بحق ہو گیا۔ ایک آدمی آ کر اس کے متعلق پوچھنے لگا تو ہم اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے اور ہم نے کہا کہ یہ اس خبیث کے متعلق پوچھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ اس کے والد ماجد ہیں۔ ہم نے غسل اور کفن دینے میں ان کی مدد کی اور

هُوَ أَبُوهُ فَأَعِنَّاهُ عَلَى غُسْلِهِ وَتَكْفِينِهِ وَدَفْنِهِ وَمَا أَدْرِي قَالَ وَالصَّلاَةِ عَلَيْهِ أَمْ لاَ وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدَةَ وَهُوَ أَتَمُّ۔

نماز کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔ یہ حدیث عبدہ ہے اور یہ بہت ہی مکمل ہے۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ ح وَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا قَالاَ نَا مُحَمَّدٌ وَقَالَ هِشَامٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ مَسْلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلاَجِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ۔

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، نصر بن عاصم انطاکی، ولید، محمد بن عبداللہ شعیثی، مسلمہ بن عبداللہ جہنی، خالد بن لجلاج، آپ کے والد ماجد لجلاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا حدیث کے بعض حصوں کو روایت کیا ہے۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ح وَنَا ابْنُ السَّرْحِ الْمَعْنَى نَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلاً زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔

قتیبہ بن سعید، ابن سرح، عبداللہ بن وہب، ابن جریج، ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے کسی عورت کے ساتھ بدکاری کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اُسے کوڑے مارے گئے۔ پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ شادی شدہ ہے۔ تو آپ کے حکم سے اُسے سنگسار کیا گیا۔

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ قَالَ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلاً زَنَى بِامْرَأَةٍ فَلَمْ يُعْلَمْ بِإِحْصَانِهِ فَجُلِدَ ثُمَّ عُلِمَ بِإِحْصَانِهِ فَرُجِمَ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کے ساتھ بدکاری کی۔ اُس کے شادی شدہ ہونے کا علم نہ ہوا تو اُسے کوڑے مارے گئے۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ شادی شدہ ہے تو سنگسار کیا گیا۔

بَابُ ٣٢٣ فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهَا مِنْ جُهَيْنَةَ۔

جہینی وہ عورت جس کو رجم کرنے کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ هِشَامًا الدَّسْتَوَائِيَّ وَأَبَانَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ حُبْلَى فَدَعَا رَسُولُ

ابوالمہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت، حدیث ابان میں کہا جو جہینہ قبیلے سے تھی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ اُس نے زنا کیا ہے اور وہ حاملہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے ولی کو بلایا اور اُس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

الله صلى الله عليه وسلم وليها فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أحسن إليها فإذا وضعت فجئ بها فلما أن وضعت جاء بها فأمر بها النبي صلى الله عليه وسلم فشكت عليها ثيابها ثم أمر بها فرجمت ثم أمرهم فصلوا عليها فقال عمر يا رسول الله تصلي عليها وقد زنت فقال والذي نفسي بيده لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من أهل المدينة لوسعتهم وهل وجدت أفضل من أن جادت بنفسها لم يقل عن أبان فشكت عليها ثيابها.

۱۰۳۲ - حدثنا محمد بن الوزير الدمشقي نا الوليد عن الأوزاعي قال فشكت عليها ثيابها يعني فشدت.

۱۰۳۳ - حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي نا عيسى عن بشير بن المهاجر قال نا عبد الله بن بريدة عن أبيه أن امرأة يعني من غامد أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت إني قد فجرت فقال ارجعي فرجعت فلما أن كان الغد أتته فقالت لعلك أن تردني كما رددت ماعز بن مالك فوالله إني لحبلى فقال لها ارجعي فرجعت فلما كان الغد أتته فقال لها ارجعي حتى تلدي فرجعت فلما ولدت أتته بالصبي فقالت هذا قد ولدته فقال ارجعي فأرضعيه حتى تفطميه فجاءت به وقد فطمته وفي يده شيء يأكله فأمر بالصبي فدفع إلى رجل من المسلمين وأمر بها فحفر لها

اسے اپنے پاس اچھی طرح رکھو اور جب بچہ جن لے تو میرے پاس لے آنا۔ جب اس نے بچہ جن لیا تو اسے آپ کے حضور لایا گیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اس پر اس کے کپڑے باندھ دیئے گئے۔ پھر حکم فرمایا تو اُسے سنگسار کر دیا گیا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ اس پر نماز پڑھو حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم اس پر نماز پڑھیں حالانکہ اس نے بدکاری کی ہے۔ فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ منورہ کے ستر افراد میں بانٹ دی جائے تو ان کے لئے کافی ہو۔ تم اس سے افضل کسے پاؤ گے جس نے اپنی جان قربان کر دی۔ ابان بن یزید نے یہ نہیں کہا کہ اس پر اس کے کپڑے باندھے گئے۔

محمد بن وزیر دمشقی اوزاعی سے روایت ہے کہ اوزاعی نے فرمایا۔ اس پر مضبوطی سے اس کے کپڑے باندھ دیئے گئے۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ بنی غامد کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے بدکاری کی ہے۔ فرمایا کہ واپس لوٹ جاؤ۔ وہ لوٹ آئی اور اگلا روز ہوا تو حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ شاید آپ مجھے اسی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں جیسے حضرت ماعز کو کیا تھا خدا کی قسم، میں تو حاملہ ہوں۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ لوٹ جاؤ۔ اگلا روز ہوا تو وہ پھر حاضر ہو گئی فرمایا کہ لوٹ جاؤ یہاں تک کہ بچہ جن لو۔ وہ لوٹ آئی۔ جب بچہ جنا تو اسے لے کر حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یہ میں نے جنا ہے۔ فرمایا واپس جاؤ اور دودھ چھڑانے تک اسے دودھ پلاتی رہو۔ جب اس نے دودھ چھڑا دیا تو بچے سمیت حاضر بارگاہ ہوئی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز جسے کھاتا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو بچہ ایک مسلمان کو دے دیا گیا۔ حکم فرمایا تو اس کے لئے گڑھا کھودا گیا اور حکم فرمایا تو اُسے رجم کر دیا گیا۔ حضرت

فَأَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ وَكَانَ خَالِدٌ فِيمَنْ يَرْجُمُهَا
فَرَجَمَهَا بِحَجَرٍ فَوَقَعَتْ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِهَا عَلَى
وَجْنَتِهِ فَسَبَّهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ
لَهُ وَأَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ۔

خالد بھی پتھر مارنے والوں میں تھے۔ انہوں نے پتھر مارا تو عورت کے خون کا ایک قطرہ اُن کے چہرے پر گرا تو عورت کے لئے بُرا لفظ کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں سُن کر فرمایا اے خالد ٹھہر جاؤ، قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ظلماً ٹیکس لینے والا بھی ایسی توبہ کرے تو بخش دیا جائے۔ آپ نے حکم فرمایا تو اس پر نماز پڑھی گئی اور اسے دفن کر دیا گیا۔

ف۔ قربان جائیں اس صحابیہ کی عظمت پر کہ غلطی واقع ہو گئی تو اس سے پاک ہونے کے لئے کس طرح بے قرار ہو کر بارگاہِ رسالت میں بار بار حاضر ہو رہی تھیں کہ مجھے سنگسار کر کے پاک فرما دیجئے۔ سچی توبہ اسی کا نام ہے جس کے سامنے بڑے سے بڑے گناہ بھی مٹتے چلے جاتے ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ آخرت کے مواخذے سے بے پروا ہو کر شب و روز گناہوں میں مصروف ہیں، نیک کاموں کا شعور اور گناہوں سے دور رہنے کا خیال آتا ہی نہیں۔ چند روزہ زندگی کو اسی بدمستی و بے خبری میں کھو کر دائمی اجل کو یکسر بھول جاتے ہیں۔ حالانکہ

ع
جب سرِ محشر وہ پوچھے گا بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دیں گے ہم خدا کے سامنے

١٠٣٤۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا
وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي عِمْرَانَ قَالَ
سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ
امْرَأَةً فَحُفِرَ لَهَا إِلَى الثَّنْدُوَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
أُفْهِمْتُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ
الْغَسَّانِيُّ جُهَيْنَةُ وَغَامِدٌ وَبَارِقٌ وَاحِدٌ قَالَ
أَبُو دَاوُدَ حُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ
عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِ
نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ رَمَاهَا بِحَصَاةٍ مِثْلِ الْحِمَّصَةِ
ثُمَّ قَالَ ارْمُوا وَاتَّقُوا الْوَجْهَ فَلَمَّا طَفِئَتْ
أَخْرَجَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ فِي التَّوْبَةِ نَحْوَ
حَدِيثِ بُرَيْدَةَ۔

ابن ابو بکرہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کو رجم کیا تو اُس کے لئے سینے برابر گڑھا کھودا گیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ بات ایک شخص کے بیٹے نے بواسطہ عثمان مجھے سمجھائی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ غسانی کا قول ہے جہینہ، غامد اور بارق ایک ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی بواسطہ عبد الصمد بن عبد الوارث، زکریا بن سلیم کی اسناد سے اسی طرح۔ اس میں یہ بھی ہے کہ پہلے اس عورت کو پتھر مارے گئے چنے جیسے بھی۔ پھر فرمایا کہ پتھر مارو لیکن منہ کو بچائے رکھنا۔ جب اُس کا چراغ زندگی بجھ گیا تو اسے نکالا، اس پر نماز پڑھی اور اس کی توبہ کے بارے میں فرمایا جو حدیث بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مذکور ہے۔

١٠٣٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ دو شخص نے اپنا جھگڑا رسول اللہ

عن أبي هريرة وزيد بن خالد الجهني أنهما
أخبراه أن رجلين اختصما إلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال أحدهما يا رسول
الله اقض بيننا بكتاب الله وقال الآخر
وكان أفقههما أجل يا رسول الله فاقض
بيننا بكتاب الله وأذن لي أن أتكلم قال
تكلم قال إن ابني كان عسيفا على هذا
والعسيف الأجير فزنى بامرأته فأخبروني
أن على ابني الرجم فافتديت منه بمائة
شاة وبجارية لي ثم إني سألت أهل العلم
فأخبروني أنما على ابني جلد مائة وتغريب
عام وإنما الرجم على امرأته فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم أما والذي نفسي
بيده لأقضين بينكما بكتاب الله تعالى
أما غنمك وجاريتك فرد إليك وجلد ابنه
مائة وغربه عاما وأمر أنيسا الأسلمي أن
يأتي امرأة الآخر فإن اعترفت رجمها
فاعترفت فرجمها.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا۔ ایک عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ دوسرا عرض گزار ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ ٹھیک ہے یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ فرمایا کہ بیان کرو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا اس کا نوکر تھا۔ اجرت پر مزدوری کرتا تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے بدکاری کی۔ مجھے بتایا گیا کہ تمہارے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا۔ میں نے اس کے بدلے سو بکریاں اور ایک لونڈی دے دی۔ پھر میں نے اہل علم حضرات سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور سنگسار عورت کو کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ضرور تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور لونڈی سب تمہیں واپس مل جائیں گی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے مارے گئے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا گیا۔ اور حضرت انیس اسلمی کو حکم فرمایا کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کیا جائے۔ جب آپ پہنچے تو عورت نے اعتراف کر لیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

باب في رجم اليهوديين

یہودیوں کو رجم کرنا۔

١٠٣٦ - حدثنا عبد الله بن مسلمة قال
قرأت على مالك بن أنس عن نافع عن ابن
عمر أنه قال إن اليهود جاءوا إلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما تجدون في التوراة
في شأن الزنا قالوا نفضحهم ويجلدون فقال
عبد الله بن سلام كذبتم إن فيها الرجم
فأتوا بالتوراة فنشروها فجعل أحدهم
يده على آية الرجم ثم جعل يقرأ ما قبلها
وما بعدها فقال له عبد الله بن سلام
ارفع يدك فرفعها فإذا فيها آية الرجم

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہودی رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ذکر کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم زنا کے متعلق تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ کہا کہ ہم انہیں رسوا کرتے اور کوڑے مارتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ بیشک اس میں آیت رجم ہے۔ پس وہ تورات لائے اور اسے پڑھنے لگے تو ایک نے اپنا ہاتھ آیت رجم پر رکھ لیا اور اس سے پہلے اور بعد سے پڑھنے لگا۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو نیچے آیت رجم تھی۔ یہودی کہنے لگے

فقالوا صدق يا محمد فيها آية الرجم فأمر بهما رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجما قال عبد الله بن عمر فرأيت الرجل يجني على المرأة يقيها الحجارة.

١٠٣٧ - حدثنا محمد بن العلاء نا أبو معاوية عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن البراء بن عازب قال مرّ على رسول الله صلى الله عليه وسلم بيهودي محمم مجلود فدعاهم فقال هكذا تجدون حد الزاني فقالوا نعم فدعا رجلا من علمائهم قال له نشدتك بالله الذي أنزل التوراة على موسى هكذا تجدون حد الزاني في كتابكم فقال اللهم لا ولولا أنك نشدتني بهذا لم أخبرك نجد حد الزاني في كتابنا الرجم ولكنه كثر في أشرافنا فكنا إذا أخذنا الرجل الشريف تركناه وإذا أخذنا الضعيف أقمنا عليه الحد فقلنا تعالوا فلنجتمع على شيء نقيمه على الشريف والوضيع فاجتمعنا على التحميم والجلد وتركنا الرجم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم إني أول من أحيا أمرك إذ أماتوه فأمر به فرجم فأنزل الله تعالى يا أيها الرسول لا يحزنك الذين يسارعون في الكفر إلى قوله إن أوتيتم هذا فخذوه وإن لم تؤتوه فاحذروا إلى قوله ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون في اليهود إلى قوله ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الظالمون في اليهود إلى قوله ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الفاسقون قال هي في الكفار كلها

اے محمد! آپ نے سچ فرمایا۔ اس میں آیت رجم ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے اس مرد کو دیکھا کہ جب عورت کی طرف پتھر آتا تو اس کے اوپر جھک جاتا۔

عبداللہ بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک یہودی گزرا جس کا منہ کالا کیا ہوا تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو بلا کر فرمایا کہ کیا تم زانی کی سزا یہی پاتے ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ آپ نے ان لوگوں کے عالموں میں سے ایک کو بلا کر فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی۔ کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی یہی حد پاتے ہو؟ اس نے کہا، خدا کی قسم نہیں۔ اگر آپ مجھے یہ قسم نہ دیتے تو میں ہرگز نہ بتاتا کہ ہم اپنی کتاب میں زانی کی حد سنگسار کرنا پاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب امیروں میں یہ جرم بڑھ گیا تو جب ہم کسی امیر کو پکڑتے تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کسی غریب کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کر دیتے۔ آخرکار ہم نے کہا کہ آؤ کسی ایک بات پر اتفاق کر لیں جسے ہم امیر و غریب پر جاری کر سکیں۔ پھر ہم نے منہ کالا کرنے اور کوڑے مارنے پر اتفاق کر لیا اور سنگسار کرنا چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، اے اللہ! میں سب سے پہلے تیرا حکم زندہ کرتا ہوں جس کو لوگوں نے ختم کر دیا تھا۔ پس آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: اے رسول! تمہیں غمگین نہ کریں وہ کہ کفر میں دوڑتے ہیں، سے لم تؤتوہ تک۔۔۔ (۵: ۴۱) نیز جو اللہ کے فرمائے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے وہ لوگ کافر ہیں (۵: ۴۴) نیز جو اللہ کے فرمائے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (۵: ۴۵) نیز جو اللہ کے فرمائے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے تو وہی لوگ فاسق ہیں (۵: ۴۷) راوی کا بیان ہے کہ یہ آیتیں تمام کافروں کے متعلق ہیں۔

يعني هذه الآية.

۱۰۳۸ - حدثنا أحمد بن سعيد الهمداني نا ابن وهب حدثني هشام بن سعد أن زيد بن أسلم حدثه عن ابن عمر قال أتى نفر من يهود فدعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى القف فأتاهم في بيت المدراس فقالوا يا أبا القاسم إن رجلا منا زنى بامرأة فاحكم بينهم فوضعوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم وسادة فجلس عليها ثم قال ائتوني بالتوراة فأتي بها فنزع الوسادة من تحته فوضع التوراة عليها وقال آمنت بك وبمن أنزلك ثم قال ائتوني بأعلمكم فأتي بفتى شاب ثم ذكر قصة الرجم نحو حديث مالك عن نافع.

۱۰۳۹ - حدثنا محمد بن يحيى نا عبد الرزاق أنا معمر عن الزهري قال نا رجل من مزينة ح ونا أحمد بن صالح نا عنبسة نا يونس قال قال محمد بن مسلم سمعت رجلا من مزينة ممن يتبع العلم ويعيه ثم اتفقا ونحن عند سعيد بن المسيب فحدثنا عن أبي هريرة وهذا حديث معمر وهو أتم قال زنى رجل من اليهود وامرأة فقال بعضهم لبعض اذهبوا بنا إلى هذا النبي فإنه نبي بعث بالتخفيف فإن أفتانا بفتيا دون الرجم قبلناها واحتججنا بها عند الله قلنا فتيا نبي من أنبيائك قال فأتوا النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس في المسجد في أصحابه فقالوا يا أبا القاسم ما ترى

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہودیوں کی ایک جماعت آئی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قف میں بلایا۔ آپ ان کے پاس بیت المدراس میں تشریف لے گئے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہنے لگے اے ابو القاسم! ہم میں سے ایک آدمی نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، پس ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تکیہ لگا دیا۔ آپ اس پر جلوہ افروز ہوئے پھر فرمایا کہ میرے پاس تورات لاؤ چنانچہ آپ نے اپنے پیچھے سے سرہانہ نکالا اور اس پر تورات کو رکھا اور کہا۔ میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں اور اس پر جس نے تجھے نازل فرمایا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنے سب سے بڑے عالم کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ایک نوجوان کو لایا گیا۔ پھر رجم کا واقعہ بیان کیا جیسے اس حدیث میں ہے جو امام مالک نے نافع سے روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ، عبد الرزاق، معمر، زہری، مزینہ کا ایک آدمی (ح) احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، محمد بن مسلم، مزینہ کا ایک صاحب علم سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے معمر کی حدیث ہے اور یہی سب سے مکمل ہے۔ فرمایا کہ یہود میں سے ایک آدمی اور ایک عورت نے زنا کیا۔ پھر لوگوں نے دوسروں سے کہا کہ ہمیں اس نبی کے پاس لے چلو کیونکہ یہ نبی آسانی کے لئے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ اگر اس نے رجم سے الگ سزا دی تو ہم اسے قبول کریں گے کیونکہ ہم بارگاہ خداوندی میں حجت پیش کر سکیں گے کہ تیرے نبیوں میں سے ایک نبی نے یہی فیصلہ فرمایا تھا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ مسجد میں اپنے ساتھیوں کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اے ابو القاسم! اس مرد اور عورت کے بارے میں کیا حکم ہے جنہوں نے زنا کیا ہو؟ تو آپ نے ایک لفظ بھی نہ کہا یہاں تک کہ

فی رجل وامرأة منهم زنیا فلم یکلمهم کلمة حتی
أتی بیت مدراسهم فقام علی الباب فقال
أنشدکم بالله الذی أنزل التوراة علی موسی
ما تجدون فی التوراة علی من زنی إذا أحصن
قالوا یحمم ویجبه ویجلد والتجبیه
أن یحمل الزانیان علی حمار وتقابل
أقفیتهما ویطاف بهما قال وسکت شاب
منهم فلما رآه النبی صلی الله علیه وسلم
سکت ألظ به النشدة فقال اللهم إذ نشدتنا
فإنا نجد فی التوراة الرجم فقال النبی صلی
الله علیه وسلم فما أول ما ارتخصتم أمر
الله قال زنی ذو قرابة من ملک من ملوکنا
فأخر عنه الرجم ثم زنی رجل فی أسرة من
الناس فأراد رجمه فحال قومه دونه و
قالوا لا یرجم صاحبنا حتی تجیء بصاحبک
فترجمه فاصطلحوا علی هذه العقوبة
بینهم فقال النبی صلی الله علیه وسلم
فإنی أحکم بما فی التوراة فأمر بهما فرجما
قال الزهری فبلغنا أن هذه الآیة نزلت
فیهم إنا أنزلنا التوراة فیها هدی ونور یحکم
بها النبیون الذین أسلموا کان النبی
صلی الله علیه وسلم منهم۔

ان کے بیت مدراس میں پہنچ گئے پس دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا
میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ پر تورات نازل فرمائی
تم زانی کے متعلق تورات میں کیا حکم پاتے ہو جبکہ وہ شادی شدہ ہو
انہوں نے کہا اس کا منہ کالا کیا جائے گدھے پر بٹھایا جائے اور کوڑے لگائے
جائیں۔ تجبیہ یہ ہے کہ دونوں زنا کرنے والوں کو ایک گدھے پر
آمنے سامنے بٹھا کر پھرایا جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک
نوجوان خاموش رہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خاموش
دیکھا تو اسے بہت ہی سخت قسم دی۔ جس نے کہا اے اللہ! جب آپ نے
ہمیں قسم دی ہے تو ہم تورات میں رجم کرنے کا حکم پاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے حکم کو تم نے کب سے پس پشت ڈالا؟
اس نے کہا کہ ہمارے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے قرابت دار
نے زنا کیا تو اسے رجم سے بچا لیا پھر رعیت سے ایک آدمی نے زنا کیا تو اسے
رجم کرنا چاہا مگر اس کی قوم آڑے آئی اور انہوں نے بادشاہ سے کہا ہمارے
آدمی کو اس وقت تک سنگسار نہیں کیا جائے گا جب تک آپ اپنے
رشتہ دار کو رجم نہ کریں۔ پس سب نے باہم اس سزا پر اتفاق کر لیا
چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تورات کے مطابق حکم
دیتا ہوں۔ پس آپ نے حکم فرمایا اور ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔
زہری نے فرمایا۔ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیت بیشک ہم نے
تورات اتاری ہے کہ اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم
دیتے تھے جو ہمارے فرمانبردار تھے (۵) انہی لوگوں کے بارے میں
نازل فرمائی گئی جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اور صحابہ کرام
بھی ہیں۔

ف: یہود و نصاریٰ نے ستم کیا کہ اللہ کی کتابوں میں تحریف کر ڈالی جس بات کو چاہا کتاب سے نکال دیا اور جو بات چاہی اپنی طرف سے شامل کر دی تاکہ کتاب پر آسانی سے عمل ہو سکے اور احبار و رہبان کا انجیل میں بھرم بنا رہے۔ ہم نے کتاب میں تو تحریف نہیں کی لیکن مگر ہر زمان سمجھنے کے باوجود آج دنیا کی ایک بھی اسلامی حکومت ایسی نہیں ہے جہاں اللہ کے قانون کی حکمرانی ہو اور سربراہ مملکت اُسے نافذ کرنے اور اس پر عمل کرنے والا ہو۔ قرآن و سنت ہمارا ضابطۂ حیات ہو لیکن کہنے کو حالانکہ قرآن مجید اور حضور رسول اس کی تشریح ہے۔ کیا یہ ستم ظریفی اور نا انصافی نہیں کہ مسلمان کہلانے والے خدا کے عطا فرمائے ہوئے اس قانون و ضابطۂ حیات کو اپنے ضابطۂ حیات کے طور پر نافذ کرنے سے روگرداں ہیں۔ کیا اب بھی ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آسکتی کہ ایک خدا کو ماننے والے ایک رسول کے امتی، ایک قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے اور ایک ہی اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کے دعوے دار ان کے

احبار نے تحریف کی وجہ یہی ہے ۔ اگر شاعر مشرق کی منقبت آج بھی بعینہٖ اس کی دعوت ببانگ دہل بتا رہی ہے ۔

وہ معزز تھے زمانہ میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَنَى رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَقَدْ أُحْصِنَا حِينَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدْ كَانَ الرَّجْمُ مَكْتُوبًا عَلَيْهِمْ فِي التَّوْرَاةِ فَتَرَكُوهُ وَأَخَذُوا بِالتَّجْبِيهِ يُضْرَبُ مِائَةً بِحَبْلٍ مَطْلِيٍّ بِقَارٍ وَيُحْمَلُ عَلَى حِمَارٍ وَجْهُهُ مِمَّا يَلِي دُبُرَ الْحِمَارِ فَاجْتَمَعَ أَحْبَارٌ مِنْ أَحْبَارِهِمْ فَبَعَثُوا قَوْمًا آخَرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَلُوهُ عَنْ حَدِّ الزَّانِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ وَلَمْ يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ دِينِهِ فَيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ فَخُيِّرَ فِي ذَلِكَ قَالَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ.

زہری کا بیان ہے کہ میں نے مزینہ کے ایک شخص کو سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک آدمی اور ایک عورت نے یہودیوں میں سے زنا کیا جو شادی شدہ تھے اور جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لے جا چکے تھے۔ رجم کا حکم اُن کے لئے تورات میں لکھا ہوا تھا لیکن انہوں نے اُسے چھوڑ دیا تھا بلکہ سو کوڑے مارا کرتے تھے یعنی روغنی رسی سے سو مارا کرتے اور گدھے پر سوار کرتے کہ آدمی کا منہ گدھے کی پیٹھ کی جانب ہوتا۔ پس ان کے بعض علماء (پادری) اکٹھے ہوئے اور انہوں نے چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور ان سے زنا کی سزا پوچھنے کے لئے کہا۔ باقی حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں کہا ہے کہ وہ حضور کے دین والے نہ تھے کہ آپ اُن کے درمیان فیصلہ فرماتے لہٰذا اس امر کا آپ کو اختیار دیتے ہوئے فرمایا گیا۔ اگر تمہارے پاس آئیں تو اُن کے درمیان فیصلہ فرماؤ یا اُن سے منہ پھیر لو (۴۴۵۰)۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ مُجَالِدٌ أَنَا عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَتِ الْيَهُودُ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَنَيَا فَقَالَ ائْتُونِي بِأَعْلَمِ رَجُلَيْنِ مِنْكُمْ فَأَتَوْهُ بِابْنَيْ صُورِيَا فَنَشَدَهُمَا كَيْفَ تَجِدَانِ أَمْرَ هَذَيْنِ فِي التَّوْرَاةِ قَالَا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ رُجِمَا قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تَرْجُمُوهُمَا قَالَا ذَهَبَ سُلْطَانُنَا فَكَرِهْنَا الْقَتْلَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عامر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ انہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنوں میں سے دو بڑے عالموں کو میرے پاس لاؤ۔ پس وہ صوریا کے دونوں بیٹوں کو لے آئے۔ آپ نے دونوں کو قسم دی کہ تم ان کا تورات میں کیا حکم پاتے ہو۔ دونوں نے کہا کہ ہم تورات میں یہ پاتے ہیں کہ جب چار گواہ یہ گواہی دیں کہ انہوں نے مرد کی شرمگاہ کو عورت کی شرمگاہ میں یوں دیکھا جیسے سلائی سرمہ دانی میں تو رجم کیا جائے گا۔ فرمایا کہ تمہیں رجم کرنے سے کس چیز نے روکا؟ دونوں نے کہا کہ ہماری حکومت تو رہی نہیں لہٰذا ہم نے قتل کو ناپسند کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ

وسلم بالشهود فجاءوا بأربعة فشهدوا أنهم رأوا ذكره في فرجها مثل الميل في المكحلة فأمر النبي صلى الله عليه وسلم برجمهما.

جائے تو انھوں نے گواہی دی کہ مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں یوں تھی جیسے سرمہ دانی میں سلائی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

١٠٤٢ - حدثنا وهب بن بقية عن هشيم عن المغيرة عن إبراهيم والشعبي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه لم يذكر فدعا بالشهود فشهدوا.

وہب بن بقیہ، ہشیم، مغیرہ، ابراہیم، شعبی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی لیکن گواہ بلانے اور گواہی دینے کا ذکر نہیں کیا۔

١٠٤٣ - حدثنا وهب بن بقية عن هشيم عن ابن شبرمة عن الشعبي بنحو منه.

وہب بن بقیہ، ہشیم، ابن شبرمہ نے شعبی سے مذکورہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

باب ٣٢٥ في الرجل يزني بحريمه.

آدمی کا اپنی محرم عورت سے زنا کرنا۔

١٠٤٤ - حدثنا مسدد نا خالد بن عبد الله نا مطرف عن أبي الجهم عن البراء بن عازب قال بينما أنا أطوف على إبل لي ضلت إذ أقبل ركب أو فوارس معهم لواء فجعل الأعراب يطيفون بي لمنزلتي من النبي صلى الله عليه وسلم إذ أتوا قبة فاستخرجوا منها رجلا فضربوا عنقه فسألت عنه فذكروا أنه أعرس بامرأة أبيه.

ابو الجہم سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے چند گم شدہ اونٹوں کو تلاش کرتا پھر رہا تھا کہ چند سوار آئے جن کے ساتھ جھنڈا تھا۔ پس وہ اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت کے باعث میرے گرد طواف کرنے لگے اور ایک خیمے کے پاس آئے اور اس میں سے ایک آدمی کو نکال کر اس کی گردن اڑا دی۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا۔ اس نے اپنے باپ کی بیوی سے صحبت کی تھی۔

١٠٤٥ - حدثنا عمرو بن قسيط الرقي نا عبيد الله بن عمرو عن زيد بن أبي أنيسة عن عدي بن ثابت عن يزيد بن البراء عن أبيه قال لقيت عمي ومعه راية فقلت له أين تريد فقال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى رجل نكح امرأة أبيه فأمرني أن أضرب عنقه وآخذ ماله.

یزید بن براء سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے چچا جان سے ملا جن کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے کہا کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف روانہ فرمایا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ اس کی گردن اڑا دوں اور اس کا مال چھین کر لے آؤں۔

باب ٣٢٦ في الرجل يزني بجارية امرأته.

جو اپنی بیوی کی لونڈی سے نکاح کرے۔

١٠٤٦ - حدثنا موسى بن إسمعيل نا أبان نا قتادة عن خالد بن عرفطة عن

حبیب بن سالم کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے جس کو عبدالرحمن بن حنین کہا جاتا تھا اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کی۔

حبيب بن سالم ان رجلا يقال له عبد الرحمن ابن حنين وقع على جارية امرأته فرفع الى النعمان بن بشير وهو امير على الكوفة فقال لاقضين فيك بقضية رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كانت احلتها لك جلدتك مائة وان لم تكن احلتها لك رجمتك بالحجارة فوجدوه قد احلتها له فجلده مائة قال قتادة كتبت الى حبيب بن سالم فكتب الي بهذا۔

تو اسے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا جو ان دنوں کوفہ کے حاکم تھے۔ فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق ہی کروں گا۔ اگر تمہاری بیوی نے اُسے تمہارے لئے حلال کر دیا تھا تو تمہیں سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر اس نے تمہارے لئے حلال نہیں کیا تھا تو تمہیں سنگسار کیا جائے گا۔ لوگوں نے معلوم کیا کہ اس کی بیوی نے حلال کر دی تھی سو اُسے کوڑے مارے گئے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حبیب بن سالم کے لئے لکھا تو انہوں نے یہی حدیث مجھے لکھ دی۔

۱۰۴۷ - حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابي بشر عن خالد بن عرفطة عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم في الرجل ياتي جارية امرأته قال ان كانت احلتها له جلد مائة وان لم تكن احلتها له رجمته۔

حبیب بن سالم نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کا فیصلہ فرمایا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کی کہ اگر بیوی نے اس کے لئے حلال کر دی تھی تو اُسے سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اس مرد کو سنگسار کیا جائے گا۔

۱۰۴۸ - حدثنا احمد بن صالح نا عبد الرزاق انا معمر عن قتادة عن الحسن عن قبيصة ابن حريث عن سلمة بن المحبق ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في رجل وقع على جارية امرأته ان كان استكرهها فهي حرة وعليه لسيدتها مثلها وان كانت طاوعته فهي له وعليه لسيدتها مثلها قال ابو داود رواه يونس بن عبيد وعمرو بن دينار ومنصور بن زاذان وسلام عن الحسن بهذا الحديث بمعناه لم يذكر يونس ومنصور قبيصة۔

قبیصہ بن حریث نے حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا فیصلہ فرمایا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کی تھی۔ فرمایا کہ اگر اس کے ساتھ زبردستی ایسا کیا ہے تو وہ آزاد ہے اور مرد اسی جیسی لونڈی اپنی بیوی کو دے اور اگر اس نے خوشی سے یہ کام کروایا تو یہ مرد کی ہے اور مرد اس جیسی اپنی بیوی کو دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو یونس بن عبید اور عمرو بن دینار اور منصور بن زاذان اور سلام نے حسن سے لیکن یونس اور منصور نے قبیصہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۴۹ - حدثنا علي بن الحسين الدرهمي نا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن سلمة بن المحبق عن النبي

حسن نے حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ آگے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی مگر یہ بھی کہا۔ اگر لونڈی نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ لِسَيِّدَتِهَا۔

بخوشی صحبت کروائی تو وہ اسی جیسی دوسری خادمہ کے مال سے اس کی مالکن کو دلائی جائے۔

بَابُ ۳۲۵ فِي مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ۔

جس نے قوم لوط والا عمل کیا۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ النُّفَيْلِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مِثْلَهُ وَرَوَاهُ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو تم پاؤ کہ اس نے قوم لوط والا عمل کیا ہے تو اسے قتل کردو اور اس کے ساتھ یہ فعل کروانے والے کو بھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابو عمرو سے اسی طرح ۔۔۔ روایت کیا ہے اسے عباد بن منصور، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے اسی طرح اور روایت کیا ہے اسے عباد بن منصور، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے مرفوعاً اور روایت کیا ہے اسے ابن جریج، ابراہیم، داؤد بن حصین، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے مرفوعاً۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدًا يُحَدِّثَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْبِكْرِ يُوجَدُ عَلَى اللُّوطِيَّةِ قَالَ يُرْجَمُ۔

اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن خثیم، سعید بن جبیر اور مجاہد دونوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ غیر شادی شدہ اگر قوم لوط والا عمل کرے تو اسے سنگسار کیا جائے۔

بَابُ ۳۲۶ فِيمَنْ أَتَى بَهِيمَةً۔

جس نے جانور سے جماع کیا۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا أَرَاهُ قَالَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مویشی سے جماع کرے تو اسے قتل کردو ۔۔۔ اس جانور کو بھی اس کے ساتھ قتل کردو۔ میں (عکرمہ) عرض گزار ہوا کہ جانور کی کیا خطا ہے؟ فرمایا کہ میرے (حضرت ابن عباس کے) خیال میں حضور نے اس جانور کا گوشت کھانا

ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ۔

١٠٥٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ شَرِيكًا وَأَبَا الْأَحْوَصِ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثُوهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ حَدٌّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ عَطَاءٌ وَقَالَ الْحَكَمُ أَرَى أَنْ يُجْلَدَ وَلَا يَبْلُغَ بِهِ الْحَدَّ وَقَالَ الْحَسَنُ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعِّفُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو۔

بَابٌ إِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ بِالزِّنَا وَلَمْ تُقِرَّ الْمَرْأَةُ۔

١٠٥٤۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ نَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا لَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْكَرَتْ أَنْ تَكُونَ زَنَتْ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا۔

١٠٥٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ فَيَّاضٍ الْأَنْبَارِيِّ عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ۔

ناپسند فرمایا ہو گا جس کے ساتھ کہ ایسا نامناسب فعل کیا گیا ہو۔

عاصم نے ابو رزین سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جانور سے جماع کرنے والے پر حد نہیں ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح عطاء نے کہا ہے اور حکم کا قول ہے کہ اسے کوڑے مارے جائیں لیکن وہ حد کی تعداد کو نہ پہنچیں۔ حسن نے کہا کہ وہ زانی کی طرح ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عاصم کی حدیث تضعیف کرتی ہے حدیث عمرو بن ابی عمرو کی۔

جب مرد زنا کا اقرار کرے اور عورت اقرار نہ کرے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ایک شخص نے اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے زنا کیا ہے اور اس کا نام بھی لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے پاس آدمی بھیج کر اس سے یہ بات پوچھی۔ عورت نے انکار کیا کہ اس سے زنا کیا ہو۔ پس اس مرد پر حد جاری کی گئی اور عورت کو چھوڑ دیا گیا۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، موسیٰ بن ہارون بردی، ہشام بن یوسف، قاسم بن فیاض، انباری، خلاد بن عبد الرحمٰن، ابن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنو بکر بن لیث کے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چار مرتبہ اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے۔ پس اسے سو کوڑے مارے گئے کیونکہ وہ غیر شادی شدہ تھا پھر اس سے عورت پر گواہ مانگے گئے تو عورت عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم یہ جھوٹا ہے۔ پس اس آدمی کو حد تہمت کے کوڑے لگائے گئے۔

باب ٣٥٥ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ مَا دُونَ الْجِمَاعِ فَيَتُوبُ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَهُ الْإِمَامُ۔

جو جماع کے سوا عورت سے سب کچھ کرے اور امام تک پہنچنے سے پہلے توبہ کر لے۔

١٠٥٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ نَا سِمَاكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ فَأَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هَذَا فَأَقِمْ عَلَيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْكَ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔

علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا مدینہ منورہ کے آخری سرے سے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے پیار کیا ہے اور جماع کے علاوہ سب کچھ اس کے ساتھ کیا، میں حاضر ہوں، آپ جو چاہیں مجھے سزا دیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر پردہ ڈالا تھا تم بھی اپنے اوپر پردہ ڈالتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے آدمی بھیج کر اسے بلوایا۔ آپ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں، بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ حاضرین میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ خاص اسی کے لئے ہے یا لوگوں کے لئے عام ہے؟ فرمایا یہ تمام لوگوں کے لئے ہے۔

ف۔ چونکہ اس شخص نے یہ کام نہیں کیا تھا جس پر شرعاً حد جاری ہو، لہٰذا اس کے عرض کرنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ سکوت فرمایا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی بجا فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہارے جرم پر پردہ ڈالا تو تمہیں بھی چاہیے تھا کہ یہی پردہ پوشی کرتے۔ الغرض اس شخص نے کائنات ارضی و سماوی کی سب سے بڑی بارگاہ میں آ کر اپنا اقبالِ جرم کیا اور طلبگار رہے کہ مجھے سزا دے کر دنیا ہی میں پاک کر دیا جائے تاکہ جو فعل سرزد ہوا اس کا داغ لے کر اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں پیش ہونے سے پہلے دھل جائے۔ جب عام صحابہ کرام کے تقویٰ و طہارت کا یہ حال تھا کہ وہاں کی باز پرس سے بچنے کے لئے سخت سے سخت بڑی سے بڑی تکلیف اٹھانے کے لئے از خود تیار ہو جاتے تھے تو اکابر صحابہ کرام کی عظمت کا اندازہ ہم جیسے مسلمان کیا کر سکتے ہیں۔ بجز اس کے کہ اپنے محبوب و مقصود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبت و عقیدت نصیب فرمائے اور ہمیں ان کی زندگیوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ اس حدیث کا لفظ لفظ لکھتے ہوئے [illegible] خان صاحب قبلہ نے یہی لکھا ہے۔ [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٣٥٦ فِي الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ

غیر محصنہ لونڈی اگر زنا کرے۔

١٠٥٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت

مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن أبي هريرة وزيد بن خالد الجهني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الأمة إذا زنت ولم تحصن قال إن زنت فاجلدوها ثم إن زنت فاجلدوها ثم إن زنت فاجلدوها ثم إن زنت فبيعوها ولو بضفير قال ابن شهاب لا أدري في الثالثة أو الرابعة والضفير الحبل.

۱۰۵۸- حدثنا مسدد نا يحيى عن عبيد الله حدثني سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن زنت أمة أحدكم فليحدها ولا يعيرها ثلاث مرار فإن عادت في الرابعة فليجلدها وليبعها بضفير أو بحبل من شعر.

۱۰۵۹- حدثنا ابن نفيل نا محمد ابن سلمة عن محمد بن إسحاق عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث قال في كل مرة فليضربها كتاب الله ولا يثرب عليها وقال في الرابعة فإن عادت فليضربها كتاب الله ثم ليبعها ولو بحبل من شعر.

باب ۳۳ في إقامة الحد على المريض

۱۰۶۰- حدثنا أحمد بن سعيد الهمداني نا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب أخبرني أبو أمامة بن سهل بن حنيف أنه أخبره بعض أصحاب رسول الله صلى الله

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جبکہ وہ زنا کرے اور غیر شادی شدہ ہو۔ فرمایا اگر وہ زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر وہ زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر وہ زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر وہ زنا کرے تو اُسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے بدلے ہی سہی۔ ابن شہاب نے فرمایا۔ مجھے صحیح یاد نہیں رہا کہ ایسا تیسری دفعہ فرمایا یا چوتھی مرتبہ اور ضفیر رسی کو کہتے ہیں۔

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اُس پر حد قائم کیا کرو اور ڈانٹ ڈپٹ پر نہ چھوڑو تین دفعہ تک ایسا کرو اور اگر چوتھی دفعہ بھی کرے تو اُس پر حد جاری کر کے اُسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے بدلے ہی سہی یا بالوں کی رسی کے بدلے فرمایا۔

سعید بن ابوسعید مقبری کے والد ماجد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا۔ ہر دفعہ اُسے اللہ کی کتاب کے مطابق کوڑے مارو اور ڈانٹ ڈپٹ کر کے نہ چھوڑ دیا کرو۔ چوتھی مرتبہ فرمایا۔ اگر پھر یہی کام کرے تو اسے اللہ کی کتاب کے مطابق کوڑے مارو پھر اسے فروخت کر دینا چاہیے خواہ بالوں کی ایک رسی کے بدلے ہی کیوں نہ دیجئے۔

مریض پر حد قائم کرنا۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک انصاری سے روایت کی ہے کہ اُن میں سے ایک آدمی بیمار پڑ گیا یہاں تک کہ کمزوری کے باعث اُس کی کھال ہڈیوں سے چپک گئی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَنْصَارِ أَنَّهُ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى أُضْنِيَ فَعَادَ جِلْدَةً عَلَى عَظْمٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ جَارِيَةٌ لِبَعْضِهِمْ فَهَشَّ لَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالُ قَوْمِهِ يَعُودُونَهُ أَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ فَقَالَ اسْتَفْتُوا لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي قَدْ وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةٍ دَخَلَتْ عَلَيَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا مَا رَأَيْنَا بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِنَ الضُّرِّ مِثْلَ الَّذِي هُوَ بِهِ لَوْ حَمَلْنَاهُ إِلَيْكَ لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ مَا هُوَ إِلَّا جِلْدٌ عَلَى عَظْمٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذُوا لَهُ مِائَةَ شِمْرَاخٍ فَيَضْرِبُوهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً۔

١٠٦١ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا إِسْرَائِيلُ نَا عَبْدُ الأَعْلَى عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ فَجَرَتْ جَارِيَةٌ لآلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ انْطَلِقْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا بِهَا دَمٌ يَسِيلُ لَمْ يَنْقَطِعْ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَفَرَغْتَ قُلْتُ أَتَيْتُهَا وَدَمُهَا يَسِيلُ فَقَالَ دَعْهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى فَقَالَ فِيهِ قَالَ لَا تَضْرِبْهَا حَتَّى تَضَعَ وَالأَوَّلُ أَصَحُّ۔

بَابٌ ٣٥ فِي حَدِّ الْقَاذِفِ

١٠٦٢ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ وَهَذَا حَدِيثُهُ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

پس ان میں سے کسی کی لونڈی اس کے پاس آئی جس پر وہ فریفتہ ہو گیا اور اس کے ساتھ صحبت کر بیٹھا جب اس کی قوم کے لوگ اس کے پاس عیادت کے لئے آئے تو اس نے انہیں یہ بات بتائی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرے لئے حکم پوچھئے کیونکہ میں اس لونڈی سے صحبت کر بیٹھا ہوں جو میرے پاس آئی تھی۔ پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم نے اس کی طرح اتنی تکلیف میں کسی کو نہیں دیکھا اور اگر ہم اسے اٹھا کر آپ کے پاس لائیں تو اس کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں اس میں صرف ہڈیوں کے اوپر کھال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو سینکیں لے کر اسے ایک ہی ضرب لگائیں۔

ابو جمیلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت سے کسی لونڈی نے بدکاری کی۔ حضور نے فرمایا۔ اے علی اٹھو اور اس پر حد لگاؤ۔ میں گیا تو دیکھا کہ اس کا خون بہہ رہا تھا جو بند ہی نہیں ہوتا تھا۔ میں واپس آیا تو فرمایا۔ اے علی! کیا تم فارغ ہو گئے؟ عرض گزار ہوا کہ میں اس کے پاس گیا تو اس کا خون بہہ رہا تھا۔ فرمایا۔ اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ خون بند ہو جائے پھر اس پر حد قائم کرنا۔ اور اپنے غلام لونڈیوں پر حد قائم کیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابوالاحوص نے عبدالاعلیٰ سے اسی طرح اور روایت کیا ہے شعبہ نے عبدالاعلیٰ سے اور کہا کہ حضور نے فرمایا اسے حد نہ مارو یہاں تک کہ بچہ جن لے۔ پہلی زیادہ صحیح ہے

زنا کی تہمت لگانے والے کی حد

قتیبہ بن سعید ثقفی اور مالک بن عبدالواحد مسمعی، ابن ابو عدی، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابوبکر، عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

إسحاق عن عبد الله بن أبي بكر عن عمرة عن عائشة قالت لما نزل عذري قام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فذكر ذلك وتلا تعني القرآن فلما نزل من المنبر أمر بالرجلين والمرأة فضربوا حدهم.

جب میری صفائی میں وحی نازل ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اس کا ذکر کر کے قرآن پاک کی وہ آیتیں پڑھیں۔ جب آپ منبر سے اتر آئے تو دو آدمیوں اور ایک عورت کے متعلق حکم فرمایا جن پر حد قذف جاری کی گئی۔

١٠٦٣ - حدثنا النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق بهذا الحديث ولم يذكر عائشة قال فأمر برجلين وامرأة ممن تكلم بالفاحشة حسان بن ثابت ومسطح بن أثاثة قال النفيلي ويقولون المرأة حمنة بنت جحش.

نفیلی، محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے اس حدیث کو روایت کیا اور حضرت عائشہ صدیقہ کا ذکر نہیں کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے دو آدمیوں اور ایک عورت کے متعلق حکم فرمایا جنہوں نے بری بات منہ سے نکالی تھی یعنی حضرت حسان بن ثابت اور حضرت مسطح ابن اثاثہ۔ نفیلی کا بیان ہے کہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ عورت حضرت حمنہ بنت جحش تھی۔

باب في الحد في الخمر

شراب کی حد کا بیان

١٠٦٤ - حدثنا الحسن بن علي ومحمد بن المثنى وهذا حديثه قالا نا أبو عاصم عن ابن جريج عن محمد بن علي بن ركانة عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يقت في الخمر حدا وقال ابن عباس شرب رجل فسكر فلقي يميل في الفج فانطلق به إلى النبي صلى الله عليه وسلم فلما حاذى بدار العباس انفلت فدخل على العباس فالتزمه فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فضحك وقال أفعلها ولم يأمر فيه بشيء قال أبو داود هذا مما تفرد به أهل المدينة حديث الحسن بن علي هذا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے شراب پی اور نشے میں لڑکھڑاتا ہوا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب چل دیا۔ جب حضرت عباس کے مکان کے سامنے پہنچا تو ہاتھ سے چھوٹ کر بھاگا اور حضرت عباس کے پاس گیا اور ان سے لپٹ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ اس نے ایسا کیا ہے! اور اس بارے میں کوئی حکم نہ فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حسن بن علی کی اس حدیث میں اہل مدینہ تنہا ہیں۔

١٠٦٥ - حدثنا قتيبة بن سعيد نا أبو ضمرة عن يزيد بن الهاد عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم أتی برجل قد شرب فقال اضربوہ قال أبو ھریرۃ فمنا الضارب بیدہ والضارب بنعلہ والضارب بثوبہ فلما انصرف قال بعض القوم أخزاک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا ھکذا لا تعینوا علیہ الشیطان۔

کہ اس کی پٹائی کرو۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے کوئی اسے اپنے ہاتھ سے کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے مار رہا تھا۔ جب فارغ ہو گئے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے رسوا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اس کے خلاف شیطان کی مدد کرو۔

۱۰۶۶۔ حدثنا محمد بن داود بن أبی ناجیۃ الإسکندرانی ثنا ابن وھب أخبرنی یحیی بن أیوب وحیوۃ بن شریح وابن لھیعۃ عن ابن الھاد بإسنادہ ومعناہ قال فیہ بعد الضرب ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لأصحابہ بکتوہ فأقبلوا علیہ یقولون ما اتقیت اللہ ما خشیت اللہ وما استحییت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم أرسلوہ وقال فی آخرہ ولکن قولوا اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ وبعضھم یزید الکلمۃ ونحوھا۔

محمد بن داؤد بن ابو ناجیہ اسکندرانی، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب اور حیوہ بن شریح اور ابن لہیعہ نے ابن الہاد سے اسی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے پٹائی کے بعد اس میں کہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اسے ڈانٹ ڈپٹ کرو۔ چنانچہ وہ اس کی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ تو نے اللہ کے لیے تقویٰ اختیار نہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرا اور تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیا نہ آئی۔ پھر اسے چھوڑ دیا اور اس حدیث کے آخر میں کہا۔ اب یوں کہو کہ اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما اور بعض حضرات نے ایک آدھ لفظ کا اضافہ کیا ہے۔

۱۰۶۷۔ حدثنا مسلم بن إبراھیم ثنا ھشام ح وثنا مسدد ثنا یحیی عن ھشام المعنی عن قتادۃ عن أنس بن مالک أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد فی الخمر بالجرید والنعال وجلد أبو بکر أربعین فلما ولی عمر دعا الناس فقال لھم إن الناس قد دنوا من الریف قال مسدد من القری والریف فما ترون فی حد الخمر فقال لہ عبد الرحمن بن عوف نری أن تجعلہ کأخف الحدود فجلد فیہ ثمانین قال أبو داود رواہ ابن أبی عروبۃ عن قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ جلد بالجرید والنعال

مسلم بن ابراہیم، ہشام ــــ مسدد، یحییٰ، ہشام، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب پر چھڑی اور جوتے سے مارا۔ حضرت ابوبکر چالیس کوڑے مارتے۔ جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو لوگوں کو بلا کر فرمایا۔ لوگ کھیتوں والی زمین کے نزدیک ہو گئے ہیں۔ مسدد نے من القریٰ والریف کہا ہے۔ لہٰذا شراب کی حد کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اُن سے کہا کہ ہمارے خیال میں آپ اس کی سزا سب سے کم رکھیں۔ چنانچہ اس پر اسی کوڑے مارے جاتے ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن ابو عروبہ نے قتادہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھڑی اور جوتے سے چالیس ضربیں مارتے اور

أَرْبَعِينَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ الْأَرْبَعِينَ۔

روایت کیا ہے اسے شعبہ نے قتادہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور کہا آپ نے چھڑیوں سے چالیس کے لگ بھگ مارے۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَمُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَعْنَى قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الدَّانَاجِ حَدَّثَنِي حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ هُوَ أَبُو سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ ابْنِ عُقْبَةَ فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَآهُ شَرِبَهَا يَعْنِي الْخَمْرَ وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُهَا فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْهَا حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ لِعَلِيٍّ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْحَسَنِ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَأَخَذَ السَّوْطَ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ قَالَ حَسْبُكَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ۔

حضین بن منذر رقاشی ابو ساسان کا بیان ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا کہ ولید بن عقبہ کو لایا گیا تو اس پر حمران مولیٰ عثمان اور ایک دوسرے شخص نے گواہی دی۔ دونوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے اسے شراب پیتے دیکھا تھا دوسرے نے کہا کہ میں نے اسے شراب کی قے کرتے دیکھا۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ قے کہاں سے کرتا اگر شراب نہ پی ہوتی۔ پس حضرت علی سے کہا کہ اس پر حد لگائیے۔ حضرت علی نے امام حسن سے حد لگانے کے لیے کہا۔ حضور نے خلافت کا بار اٹھایا ہے بار بھی وہی اٹھائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے عبد اللہ بن جعفر سے اس پر حد قائم کرنے کے لیے کہا۔ انہوں نے کوڑا لے کر مارنا شروع کیا اور حضرت علی شمار کرتے رہے۔ جب چالیس ہو گئے تو فرمایا کہ بس کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے خیال میں چالیس مارے اور حضرت ابو بکر نے بھی چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر نے اسی کوڑے۔ اگرچہ دونوں ہی سنت ہیں لیکن مجھے یہی زیادہ پسند ہے (یعنی چالیس کوڑے مارنا)۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الدَّانَاجِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَلَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ الْأَصْمَعِيُّ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا وَلِّ شَدِيدَهَا مَنْ تَوَلَّى هَيِّنَهَا۔

حضین بن منذر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر نے چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر نے اس تعداد کو مکمل کرتے ہوئے اسی کوڑے مارے اور دونوں ہی سنت ہیں ——— امام ابو داؤد نے فرمایا:۔ اصمعی کا بیان ہے کہ امام حسن کے جواب کا مطلب ہے کہ خلافت کا شرف پانے والا ہی دشواری کی تکلیف اٹھائے۔

بَابٌ ۳۵۱ إِذَا تَتَابَعَ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ

جبکہ بار بار شراب پیئے

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، عاصم، ابو صالح ذکوان نے حضرت

أَبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاقْتُلُوهُمْ۔

۱۰۷۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْخَامِسَةِ إِنْ شَرِبَهَا فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا فِي حَدِيثِ أَبِي غُطَيْفٍ فِي الْخَامِسَةِ۔

۱۰۷۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْوَاسِطِيُّ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ وَكَذَا حَدِيثُ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُمْ وَكَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّرِيدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ

معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب لوگ شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو۔ پھر جب پئیں تو انہیں کوڑے مارو۔ پھر جب پئیں تو انہیں کوڑے مارو اور پھر بھی اگر پئیں تو انہیں قتل کر دو۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، حمید بن یزید، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معناً اسی طرح فرمایا۔ میرے خیال میں آپ نے پانچویں دفعہ فرمایا کہ اگر پئے تو اُسے قتل کر دو ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ابو غطیف کی حدیث میں پانچویں دفعہ ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نشہ ہو جائے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر اگر نشہ ہو جائے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر اگر نشہ ہو جائے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر اگر چوتھی دفعہ بھی پئے تو اسے قتل کر دو ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح عمر بن ابو سلمہ کی حدیث ہے جو انہوں نے اپنے والد ماجد کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شراب پئے تو اُسے کوڑے مارو۔ اگر چوتھی دفعہ بھی پئے تو اسے قتل کر دو۔ اسی طرح حدیث سُہیل ہے جو ابو صالح کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر چوتھی دفعہ پئے تو اسے قتل کر دو اور اسی طرح حدیث نعم ہے کہ حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی اور اسی طرح حدیث عبداللہ بن عمرو ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور شرید کی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور حدیث جدلی میں بواسطہ حضرت معاویہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الجدلي عن معاوية عن النبي صلى الله عليه وسلم قال وإن عاد في الثالثة أو الرابعة فاقتلوه.

اگر تیسری یا چوتھی دفعہ بھی پیئے تو اُسے قتل کر دو۔

۱۰۷۳- حدثنا أحمد بن عبدة الضبي نا سفيان قال الزهري أخبرنا عن قبيصة بن ذؤيب أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من شرب الخمر فاجلدوه فإن عاد فاجلدوه فإن عاد في الثالثة أو الرابعة فاقتلوه فأتي برجل قد شرب فجلده ثم أتي به فجلده ورفع القتل فكانت رخصة قال سفيان حدث الزهري بهذا الحديث وعنده منصور بن المعتمر ومخول بن راشد فقال لهما كونا وافدي أهل العراق بهذا الحديث.

حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شراب پیئے تو اُسے کوڑے مارو۔ اگر دوبارہ پیئے تو اُسے کوڑے مارو اگر پھر تیسری یا چوتھی دفعہ پیئے تو اُسے قتل کر دو۔ آپ کے حضور ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے شراب پی تھی تو اُسے کوڑے مارے۔ پھر دوبارہ پیش کیا گیا تو اُسے کوڑے مارے۔ پھر سہ بارہ پیش کیا گیا جس نے شراب پی تھی تو اُسے کوڑے لگے۔ پھر چوتھی دفعہ پیش کیا گیا تو اُسے کوڑے لگائے اور قتل کا حکم منسوخ فرما دیا یہ رخصت ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے یہ حدیث بیان کی اور اُن کے پاس منصور بن معتمر اور مخول بن راشد بھی تھے تو دونوں حضرات کو کہا کہ یہ حدیث میری طرف سے اہلِ عراق کے لیے تحفے کے طور پر لے جاؤ۔

۱۰۷۴- حدثنا إسمعيل بن موسى الفزاري نا شريك عن أبي حصين عن عمير بن سعيد عن علي قال لا أدي أو ما كنت لأدي من أقمت عليه حدا إلا شارب الخمر فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يسن فيه شيئا إنما هو شيء قلناه نحن.

عمیر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نہیں جانتا یا میں کیا جانوں کسی کے جینے مرنے کی پروا جس پر میں حد قائم کروں سوائے شراب پینے والے کے کیونکہ اس کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی حد مقرر نہیں فرمائی بلکہ جو کچھ ہے وہ ہم نے مقرر کیا ہے۔

۱۰۷۵- حدثنا سليمان بن داود المهري نا ابن وهب أخبرني أسامة بن زيد أن ابن شهاب حدثه عن عبد الرحمن بن أزهر قال كأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الآن وهو في الرحال يلتمس رحل خالد بن الوليد فبينما هو كذلك إذ أتي برجل قد شرب الخمر فقال للناس اضربوه فمنهم من ضربه بالنعال ومنهم

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ گویا اس میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کجاووں میں حضرت خالد بن ولید کا کجاوہ تلاش کر رہے تھے۔ اسی دوران آپ کی خدمت میں ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ پٹائی کرو۔ پس لوگوں میں سے کسی نے اُسے جوتے سے مارا اور کسی نے اُسے لاٹھی سے مارا اور کسی نے اُسے کھجور کی شاخ سے مارا۔

مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ الْجَرِيدَةُ الرَّطْبَةُ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْأَرْضِ فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ۔

ابن وہب نے کہا کہ الجریدۃ الرطبۃ کو شاخ کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی لے کر اس کے چہرے پر ڈال دی۔

١٠٧٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ فَحَثَى فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ وَمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ حَتَّى قَالَ لَهُمُ ارْفَعُوا فَرَفَعُوا فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ أَرْبَعِينَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِينَ فِي آخِرِ خِلَافَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ الْحَدَّيْنِ كِلَيْهِمَا ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ ثُمَّ أَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْحَدَّ ثَمَانِينَ۔

ابن شہاب کو عبداللہ بن عبدالرحمن بن ازہر نے خبر دی کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شراب پینے والے کو پیش کیا گیا جبکہ آپ حنین کے مقام پر تھے۔ آپ نے اس کے چہرے پر مٹی ڈال دی اور پھر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اس کی پٹائی کرو اپنے جوتوں سے اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہو۔ یہاں تک کہ آپ نے ان سے فرمایا کہ اب جانے دو۔ چنانچہ اسے چھوڑ دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت ابوبکر نے شراب پر چالیس کوڑے مارے۔ پھر حضرت عمر نے اپنے ابتدائی دورِ خلافت میں چالیس کوڑے مارے۔ پھر اپنے آخری عہدِ خلافت میں اسی کوڑے مارے۔ پھر حضرت عثمان نے دونوں حدیں نافذ کیں یعنی اسی اور چالیس بھی۔ پھر حضرت معاویہ نے اسی کی حد کو ثابت کر دیا۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں شراب پینے والے پر حد جاری کی جاتی کہ آپ کے حکم سے جوتے، چھڑی اور کپڑے سے تقریباً چالیس ضربیں لگائی جاتیں اور اس کے بعد مٹی کا استعمال کر کے اسے شرمسار کیا جاتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرابی کی حد چالیس کوڑے مقرر فرمائی اور یہی تعداد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں رہی۔ آخری دورِ خلافت میں آپ کے حکم سے شرابی کو اسی کوڑے مارے جاتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسبِ موقع چالیس یا اسی یعنی دونوں تعداد پر عمل کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کوڑوں کی تعداد مقرر کر دی۔

اس وضاحت پر علامہ وحید الزماں خان صاحب نے یوں پیوند لگایا ہے: ہمارے مشائخ کے نزدیک تقلید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہتر ہے (ص ۱۰۷)۔ اس فقرے سے واضح ہوتا ہے کہ علامہ موصوف تقلید کے حقیقی مفہوم ہی سے ناآشنا تھے۔ مگر انہوں نے اسے اصطلاحی مفہوم سے ہٹا کر صرف لغوی معنی پر محمول کر کے پوچھے اطاعت و اتباع کا نام معنی سمجھا تو یہ علمیت کی بات ہے۔ پھر ایسا ہی سلوک موصوف نے خود مشائخ کے ساتھ کیا ہے۔ علامہ صاحب کے نزدیک گویا علمائے دیوبند نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کو چھوڑ کر اپنے قوانین نافذ کیے تھے جن کے باعث موصوف کے مشائخ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کو بیکار قرار دیتے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت خلفائے راشدین کیونکر بےبس تھے؟ افسوس! عظمتِ صحابہ پر کس بے دردی سے چھری چلائی جاتی ہے۔ کاش! ان لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آجائے کہ صحابۂ کرام اور خصوصاً حضرت خلفائے راشدین سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے چشمِ فلک نے نہیں دیکھے اور نہ قیامت تک دیکھ سکے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اتباع کی سب سے بہتر و کامل صورت وہی تھی جو خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کی۔ جس بات پر اجماعِ صحابہ ہو اس سے بڑھ کر اتباعِ رسول کی صورت کیا ہو سکتی ہے؟ پروردگارِ عالم ہمیں اسی صراطِ مستقیم اور جماعت پر تازیست گامزن رکھے۔ آمین یَا اِلٰہَ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

بَابٌ ٣٥ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ فِي الْمَسْجِدِ

١٠٧٧ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا صَدَقَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ نَا الشُّعَيْثِيُّ عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ۔

مسجد میں حد قائم کرنا

زفر بن وثیمہ سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ مسجد میں قصاص لیا جائے، اس میں اشعار پڑھے جائیں اور اس کے اندر حدود جاری کی جائیں۔

بَابٌ ٣٦ فِي ضَرْبِ الْوَجْهِ فِي الْحَدِّ

١٠٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ۔

حد میں چہرے پر مارنے کا بیان

ابن ابو سلمہ کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کسی کو مارو تو چہرے پر مارنے سے گریز کرو۔

بَابٌ ٣٧ فِي التَّعْزِيرِ

١٠٧٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى۔

تعزیر کا بیان

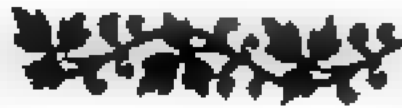
قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابو حبیب بن عبداللہ بن اشج، سلیمان بن یسار، عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ سے حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔ دس (۱۰) کوڑوں سے زیادہ کسی کو نہ مارے جائیں، ماسوائے اللہ تعالیٰ کی مقرر فرمائی ہوئی حدوں میں سے کسی حد کے۔

١٠٨٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، بکیر بن اشج، سلیمان بن یسار، عبدالرحمٰن بن جابر نے حضرت ابوبردہ انصاری رضی اللہ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔ آخِرُ كِتَابِ الْحُدُودِ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ آگے یہ حدیث بھی مذکورہ بالا حدیث کی طرح معناً بیان کی۔ کتاب الحدود یہاں پر ختم ہو گئی ہے



أوّل كتاب الديات

دیتوں کا بیان

باب ٩٣٤ النفس بالنفس

١٠٨١- حدثنا محمد بن العلاء نا عبيد الله يعني ابن موسى عن علي بن صالح عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس قال كان قريظة والنضير وكان النضير أشرف من قريظة فكان إذا قتل رجل من قريظة رجلا من النضير قتل به وإذا قتل رجل من النضير رجلا من قريظة فودي بمائة وسق من تمر فلما بعث النبي صلى الله عليه وسلم قتل رجل من النضير رجلا من قريظة فقالوا ادفعوه إلينا نقتله فقالوا بيننا وبينكم النبي صلى الله عليه وسلم فأتوه فنزلت وإن حكمت فاحكم بينهم بالقسط والقسط النفس بالنفس ثم نزلت أفحكم الجاهلية يبغون.

جان کے بدلے جان!

سماک بن حرب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ قریظہ اور نضیر (یہود کے دو قبیلے) تھے۔ قریظہ سے نضیر اشرف تھے۔ جب قریظہ کا کوئی آدمی نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو اس کے بدلے قتل کیا جاتا اور جب نضیر کا کوئی آدمی قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو وہ سو وسق کھجوریں فدیہ دیتے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت ہو گئی تو نضیر کے کسی آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ قاتل کو ہمارے سپرد کیجئے تاکہ ہم اسے قتل کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو فیصلہ کر دیں۔ وہ حاضر ہوئے تو یہ حکم نازل ہوا: اور اگر فیصلہ کرو تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرنا کہ جان کے بدلے جان ہے (المائدہ ۴۵) پھر حکم نازل ہوا: کیا جاہلیت کا حکم تلاش کرتے ہیں؟ (۵: ۵۰)

ف۔ جب یہودیوں میں سے بنی نضیر کے کسی آدمی نے بنی قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور باہم فریقین میں یہ تصفیہ ہوا کہ اس قتل کا فیصلہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کرایا جائے۔ چنانچہ فریقین بارگاہ رسالت میں فیصلے کی خاطر حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ محبوب! ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قرآن کریم کے مطابق فیصلہ فرمایا کہ جان کے بدلے جان ہے۔ لہٰذا بنی نضیر کے فرد کو قصاص میں قتل کر دیا گیا۔ معلوم ہوا کہ انصاف وہی ہے جو قرآن مجید کے مطابق ہو اور اللہ کی کتاب سے روگردانی کر کے فیصلہ کرنا انصاف نہیں بلکہ اپنی نام نہاد مسلمانی کا منہ چڑانا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٩٣٥ لا يؤخذ الرجل بجريرة أخيه أو أبيه

١٠٨٢- حدثنا أحمد بن يونس نا عبيد الله يعني ابن إياد نا إياد عن أبي رمثة قال انطلقت مع أبي نحو النبي صلى

بھائی یا باپ کے جرم میں کسی کا مواخذہ نہ ہوگا

ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

الله عليه وسلم ثم إن النبي صلى الله
عليه وسلم قال لأبي ابنك هذا قال إي
ورب الكعبة قال حقا قال أشهد به قال
فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ضاحكا
من ثبت شبهي في أبي ومن حلف أبي علي
ثم قال أما إنه لا يجني عليك ولا تجني
عليه وقرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم
ولا تزر وازرة وزر أخرى.

باب ٣ الإمام يأمر بالعفو في الدم

١٠٨٣ - حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا
حماد أنا محمد بن إسحق عن الحارث بن
فضيل عن سفيان بن أبي العوجاء عن
أبي شريح الخزاعي أن النبي صلى الله عليه
وسلم قال من أصيب بقتل أو خبل فإنه يختار
إحدى ثلث إما أن يقتص وإما أن يعفو
وإما أن يأخذ الدية فإن أراد الرابعة فخذوا
على يديه ومن اعتدى بعد ذلك فله
عذاب أليم.

١٠٨٤ - حدثنا موسى بن إسمعيل نا عبد الله
ابن بكر نا عبد الله المزني عن عطاء بن أبي ميمونة
عن أنس بن مالك قال ما رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم رفع إليه شيء فيه
قصاص إلا أمر فيه بالعفو.

١٠٨٥ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا
أبو معاوية نا الأعمش عن أبي صالح عن
أبي هريرة قال قتل رجل على عهد النبي صلى
الله عليه وسلم فرفع ذلك إلى النبي صلى
الله عليه وسلم فدفعه إلى ولي المقتول
فقال القاتل يا رسول الله ما أردت قتله

ابا جان سے فرمایا:- تمہارا بیٹا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے:- ہاں رب کعبہ کی قسم- فرمایا سچ ہے- عرض کی کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں- پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم ریزی فرمائی کیونکہ میں شکل وصورت میں ابا جان سے شباہت رکھتا تھا اور والد محترم کے قسم کھانے کے باعث- پھر فرمایا کہ اس کے باوجود تم سے اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور نہ اس سے تمہارا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:- کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا- (۲۸۱ ؛ ۵۳)

جبکہ امام خون معاف کر دینے کا حکم دے

سفیان بن ابو عوجاء نے حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے یا اس کا کوئی عضو کاٹ دیا جائے تو اسے تین میں سے ایک چیز کا اختیار ہے- چاہے قصاص لے، چاہے معاف کر دے اور چاہے تو دیت وصول کر لے- اگر وہ کسی چوتھی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو- اور جو اس کے بعد بھی زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے- (۱۷۸ ؛ ۲)-

عطاء بن ابو میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:- میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ کی بارگاہ میں کوئی مقدمہ پیش کیا گیا ہو اور اس میں قصاص لازم آتا ہو مگر آپ معاف کر دینے کے لیے فرماتے-

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک قتل ہوا تو قاتل کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا گیا- آپ نے وہ مقتول کے ولی کے سپرد کر دیا- قاتل عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرا اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں تھا-

قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أما إنه إن كان صادقا ثم قتلته دخلت النار قال فخلى سبيله قال فكان مكتوفا بنسعة فخرج يجر نسعته فسمي ذا النسعة۔

رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں سے فرمایا:- اگر یہ سچا تھا اور تم نے اسے قتل کیا تو جہنم میں جاؤ گے۔ پس وہ چھوڑ دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ اسے تسمے سے باندھا ہوا تھا۔ وہ تسمے کو گھسیٹتا ہوا باہر نکلا۔ پس اس کا نام ذوالنسعۃ پڑ گیا۔

۱۰۸۶۔ حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة الجشمي نا يحيى بن سعيد عن عوف نا حمزة أبو عمر العائذي حدثني علقمة بن وائل قال حدثني وائل بن حجر قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ جيء برجل قاتل في عنقه النسعة قال فدعا ولي المقتول فقال أتعفو قال لا قال أفتأخذ الدية قال لا قال أفتقتل قال نعم قال اذهب به فلما ولى قال أتعفو قال لا قال أفتأخذ الدية قال لا قال أفتقتل قال نعم قال اذهب به فلما كان في الرابعة قال أما إنك إن عفوت عنه يبوء بإثمه وإثم صاحبه قال فعفا عنه قال فأنا رأيته يجر النسعة۔

علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھا کہ آپ کے حضور ایک قاتل کو پیش کیا گیا جس کی گردن میں تسمہ بندھا ہوا تھا۔ پس آپ نے مقتول کے ولی کو بلا کر فرمایا:- کیا تم معاف کرتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا، کیا دیت لیتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا، کیا قتل کرو گے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ اسے لے جاؤ۔ جب چل پڑے تو فرمایا:- کیا معاف کرتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا، کیا دیت لیتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا، کیا قتل کرو گے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اسے لے جاؤ۔ جب چوتھی دفعہ ہوئی تو فرمایا:- اگر تم اسے معاف کردو تو تمہارے اور مقتول کے گناہوں کا بوجھ اس کے سر پر ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے قاتل کو معاف کر دیا۔ پس میں نے قاتل کو تسمہ گھسیٹتے ہوئے دیکھا۔

۱۰۸۷۔ حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة نا يحيى بن سعيد حدثني جامع بن مطر قال حدثني علقمة بن وائل بإسناده ومعناه۔

عبیداللہ بن عمر بن میسرہ، یحییٰ بن سعید، جامع بن مطر نے علقمہ بن وائل سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی حدیث کو معناً روایت کیا ہے۔

۱۰۸۸۔ حدثنا محمد بن عوف الطائي نا عبد القدوس بن الحجاج نا يزيد بن عطاء الواسطي عن سماك عن علقمة بن وائل عن أبيه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم بحبشي فقال إن هذا قتل ابن أخي قال كيف قتلته قال ضربت رأسه بالفأس

علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا:- ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، ایک حبشی کو لیے ہوئے اور عرض گزار ہوا کہ اس نے میرے بھتیجے کو قتل کیا ہے۔ فرمایا کہ کیسے قتل کیا ہے؟ قاتل نے کہا کہ میں نے اس کے سر پہ تیر مارا تھا اور میرا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا۔

دكما يُد قَتَلْتُهُ قَالَ هَلْ لَكَ مَالٌ تُؤَدِّي دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ أَرْسَلْتُكَ تَسْأَلُ النَّاسَ تَجْمَعُ دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَمَوَالِيكَ يُعْطُونَكَ قَالَ لَا قَالَ لِلرَّجُلِ خُذْهُ فَخَرَجَ بِهِ لِيَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ إِنْ قَتَلَهُ كَانَ مِثْلَهُ فَبَلَغَ بِهِ الرَّجُلَ حَيْثُ يَسْمَعُ قَوْلَهُ فَقَالَ هُوَ ذَا فَمُرْ فِيهِ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِ صَاحِبِهِ وَإِثْمِهِ فَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ فَأَرْسَلَهُ۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ ابْنَ ضُمَيْرَةَ ح وَثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَأَحْمَدُ ابْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ ابْنَ سَعْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ السُّلَمِيَّ وَهَذَا حَدِيثُ وَهْبٍ وَهُوَ أَتَمُّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُوسَى وَجَدِّهِ وَكَانَا شَهِدَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ وَهْبٍ أَنَّ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ فِي الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ أَوَّلُ غِيَرٍ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِي قَتْلِ الْأَشْجَعِيِّ لِأَنَّهُ مِنْ غَطَفَانَ وَتَكَلَّمَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُونَ مُحَلِّمٍ لِأَنَّهُ مِنْ خِنْدِفَ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

فرمایا کیا تمہارے پاس دیت ادا کرنے کے لیے مال ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو لوگوں سے مانگ کر دیت جمع کر سکتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کیا تمہارے مالک اسے دیت ادا کر دیں گے؟ عرض کی، نہیں، مقتول سے فرمایا کہ اسے قتل کرنے کے لیے لے جاؤ۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے وحشی کو قتل کیا تو اُس کے مانند ہو جائے گا۔ یہ ارشاد اُس شخص نے بھی سن لیا اور وہیں آکر عرض کرنے لگا:۔ یہ حاضر ہے، آپ جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ مقتول اور اس کے گناہ کا بوجھ اس کے سر رہے گا جس کے سبب یہ جہنمی بنے گا۔ چنانچہ آپ نے چھوڑ دیا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر، حضرت زیاد بن ضمیرہ ـــــ وہب بن بیان اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، عبدالرحمٰن بن ابی الزناد، عبدالرحمٰن بن حارث، محمد بن جعفر، زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی سے روایت ہے۔ یہ حدیث وہب ہے جو بہت مکمل ہے۔ نیز عروہ بن زبیر اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ اُن کے والد ماجد دونوں رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ پھر ہم حدیث وہب کی طرف لوٹتے ہیں کہ حضرت محلم ابن جثامہ لیثی نے بنی اشجع کے ایک آدمی کو اسلام کی حالت میں قتل کر دیا اور یہ پہلا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے دیت کا فیصلہ فرمایا۔ پس قتل ہونے والے اشجعی کی طرف سے حضرت عیینہ نے گفتگو کی اور حضرت محلم کی طرف سے حضرت اقرع بن حابس نے کیونکہ وہ خندف سے تھے۔ پس آوازیں بلند ہو گئیں اور خوب شور و غل ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے عیینہ! کیا تم دیت قبول کرتے ہو؟ حضرت عیینہ عرض گزار

عليه وسلم يا عيينة ألا تقبل الغير فقال عيينة لا والله حتى أدخل على نسائه من الحرب والحزن ما أدخل على نسائي قال ثم ارتفعت الأصوات وكثرت الخصومة واللغط فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عيينة ألا تقبل الغير فقال عيينة مثل ذلك أيضا إلى أن قام رجل من بني ليث يقال له مكيتل عليه شكة وفي يده درقة فقال يا رسول الله إني لم أجد لما فعل هذا في غرة الإسلام مثلا إلا غنما وردت فرمي أولها فنفر آخرها اسنن اليوم وغير غدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسون في فورنا هذا وخمسون إذا رجعنا إلى المدينة وذلك في بعض أسفاره ومحلم رجل طويل آدم وهو في طرف الناس فلم يزالوا حتى تخلص فجلس بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعيناه تدمعان فقال يا رسول الله إني قد فعلت الذي بلغك وإني أتوب إلى الله فاستغفر الله لي يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقتلته بسلاحك في غرة الإسلام اللهم لا تغفر لمحلم بصوت عال زاد أبو سلمة فقام وإنه ليتلقى دموعه بطرف ردائه قال ابن إسحاق فزعم قومه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم استغفر له بعد ذلك

باب ۴۴ ولي العمد يأخذ الدية

۱۰۹۰- حدثنا مسدد بن مسرهد نا يحيى بن سعيد نا ابن أبي ذئب حدثني

بولے۔ نہیں، خدا کی قسم، جب تک ان کی عورتوں کو بھی ایسا ہی دکھ و غم نہ پہنچے جو ہماری عورتوں کو پہنچا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آوازیں بلند ہو گئیں، اور بڑا شور و غل ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے عیینہ! کیا تم دیت قبول کرتے ہو؟ حضرت عیینہ نے وہی پہلے والا جواب دیا تو بنی لیث کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کو مکیتل کہا جاتا تھا۔ اس نے ہتھیار سجائے ہوئے تھے اور سپر اس کے ہاتھ میں تھی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسلام کے اس ابتدائی دور میں جو کچھ کیا جا رہا ہے میں اس کی مثال نہیں پاتا مگر یہ جیسے بکریاں گھاٹ پر پانی پینے گئیں۔ کسی نے اگلی کو تیر مارا تو پچھلی بکریاں بھی دوڑ گئیں۔ ہم آج ایک راستہ نکالتے ہیں اور اگلے روز اُسے بدل دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پچاس اونٹ ابھی ادا کیے جاتے اور پچاس ہمارے مدینہ منورہ پہنچنے پر اور یہ دوران سفر کی بات ہے۔ حضرت محلم دراز قد اور گندمی رنگ والے تھے۔ وہ ابھی تک لوگوں سے پرے تھے لہٰذا انہیں چھوڑ دیا گیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے جو کچھ کیا وہ آپ کو معلوم ہے۔ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ لہٰذا یا رسول اللہ! آپ میرے لیے مغفرت طلب کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اسے اپنے ہتھیار سے قتل کیا اسلام کی ابتدا میں؟ اے اللہ! محلم کی مغفرت نہ فرمانا۔ یہ بلند آواز سے فرمایا۔ ابو سلمہ نے یہ اضافہ کیا کہ وہ کھڑے ہوئے تو اپنی چادر کے کنارے سے آنسو پونچھ رہے تھے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ ان کی قوم کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے بعد ان کے لیے مغفرت کی دعا کی تھی۔

مقتول کا وارث اگر دیت لے

سعید بن ابو سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ

سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ بَعْدَ مَقَالَتِي هَذِهِ قَتِيلٌ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ أَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ أَوْ يَقْتُلُوا۔

١٠٩١ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ نَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُودَى أَوْ يُقَادَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبْ لِي فَقَالَ الْعَبَّاسُ اكْتُبُوا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اكْتُبُوا لِي يَعْنِي خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ

١٠٩٢ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَأَحْسِبُهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُعْفِي مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ سُن لو خزاعہ کے لوگو! تم نے ہذیل کے ایک آدمی کو قتل کیا ہے اور میں اس کی دیت دلاتا ہوں اور اس مقتول کے متعلق میرے یہ کہنے کے بعد جس کو قتل کیا گیا تو اُس کے وارثوں کو دونوں اختیار حاصل ہوں گے کہ وہ دیت لیں یا قاتل کو قتل کریں (قصاص لیں)۔

عباس بن ولید، ان کے والد ماجد، اوزاعی ——— احمد بن ابراہیم، ابوداؤد، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ جب کہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا:۔ جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا ہو تو اُسے اختیار ہے کہ دیت وصول کرے یا قصاص لے۔ چنانچہ اہل یمن سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کو ابو شاہ کہا جاتا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے لیے لکھ دیجئے۔ عباس راوی کا بیان ہے:۔ میرے لیے لکھ دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو شاہ کے لیے لکھ دو اور یہ لفظ حدیث احمد کے ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبہ لکھ دیجیے۔

جو دیت لینے کے بعد قتل کر دے

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، مطر الوراق، حسن سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو دیت لینے کے بعد قتل کرے میں اُسے نہیں چھوڑوں گا۔

ف: جو مقتول کی دیت وصول کرے اور اس کے بعد قاتل کو قتل کر دے تو اب وہ قتل ہے جو قصاص شمار نہیں ہوگا کیونکہ قصاص کی جگہ تو وہ دیت وصول کر چکا ہے۔ اب اُس کا قاتل کو قتل کرنے والا قاتل ہے جس سے مقتول کے وارث قصاص یا دیت لینے کے حق دار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۳۶۵ فِیْمَنْ سَقٰی رَجُلًا سَمًّا اَوْ اَطْعَمَهٗ فَمَاتَ اَیُقَادُ مِنْهُ

جو کسی کے زہر پلانے یا کھلانے سے مر جائے، کیا اس سے قصاص لیا جائے گا۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ امْرَاَةً یَهُوْدِیَّةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِیْءَ بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اَرَدْتُّ لِاَقْتُلَكَ فَقَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُسَلِّطَكِ عَلٰی ذٰلِكَ اَوْ قَالَ عَلَیَّ قَالَ فَقَالُوْا اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِیْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے زہر ملا ہوا بکری کا گوشت لے کر آئی تو آپ نے اس میں سے کھایا۔ پس اسے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس سے آپ نے اس بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا کہ میں آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر مسلط نہیں کرے گا یا فرمایا کہ مجھ پر۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ فرمایا نہیں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلق میں ہمیشہ اس کا اثر دیکھتا۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَیْدٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ح وَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ نَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حُسَیْنٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ هَارُوْنُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْیَهُوْدِ اَهْدَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَسْمُوْمَةً قَالَ فَمَا عَرَضَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ هٰذِهٖ اُخْتُ مَرْحَبٍ الْیَهُوْدِیَّةُ الَّتِیْ سَمَّتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

داؤد بن رشید، عباد بن العوام ح ــــ ہارون بن عبداللہ، سعید بن سلیمان، عباد، سفیان بن حسین، زہری، سعید اور ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہود کی ایک عورت نے بکری کا زہر ملا ہوا گوشت نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے بطور ہدیہ بھیجا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی تھی ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وہ یہودن مرحب کی بہن تھی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زہر دیا تھا۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَهْرِیُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ یُحَدِّثُ اَنَّ یَهُوْدِیَّةً مِّنْ اَهْلِ خَیْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِیَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ

ابن شہاب نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ خیبر والوں میں سے ایک یہودیہ نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملایا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے تحفے کے طور پر بھیج دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی دستی لی اور اس سے کھانے لگے اور آپ کے اصحاب میں سے چند اور

معه فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم امسكوا وارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليهودية فدعاها فقال اسممت هذه الشاة فقالت اليهودية من اخبرك قال اخبرتني هذه في يدي الذراع قالت نعم قال فما اردت الى ذلك قالت قلت ان كان نبيا فلن يضره وان لم يكن نبيا استرحنا منه فعفا عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يعاقبها وتوفي بعض اصحابه الذين اكلوا من الشاة واحتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم على كاهله من اجل الذي اكل من الشاة حجمه ابو هند بالقرن والشفرة وهو مولى لبني بياضة من الانصار

ہی کھانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا:- اپنے ہاتھ روک لو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے پاس ایک آدمی بھیجا جو اُسے بلا کر لایا۔ آپ نے اُس سے فرمایا:- کیا تم نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ یہودیہ نے کہا:- آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ مجھے اس دستی نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ عورت نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ اس سے تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اُس نے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو آپ کو کوئی نقصان نہیں دے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے معاف فرما دیا اور اُسے کوئی سزا نہیں دی اور آپ کے بعض صحابہ جنہوں نے گوشت کھایا تھا فوت ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس گوشت کے کھانے کے سبب کندھوں پر پچھنے لگوائے۔ آپ کو ابو ہند نے سینگ اور چھری کے ساتھ پچھنے لگائے جو بنی بیاضہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔

ف - نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملا کر بھیجنے والی عورت سے زہر ملانے کی وجہ پوچھی تو اُس نے بتایا کہ زہر ملانے کی وجہ آپ کی نبوت کا امتحان تھا کہ اگر واقعی آپ نبی ہوئے تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا اگر نبی نہ ہوئے تو یقیناً زہر کا اثر ہو کر رہے گا اور ہم آپ کی طرف سے مطمئن ہو بیٹھیں گے۔ معلوم ہوا کہ اہلِ کتاب خصائصِ نبوت کے قائل تھے اور جانتے تھے کہ نبی اگرچہ دیکھنے میں دوسرے انسانوں جیسے ہی نظر آتے رہے لیکن حقیقت میں اُنہیں کچھ ایسی خصوصیات بھی حاصل ہوتی ہیں جن کے باعث وہ حیرت انگیز صفات کے حامل ہوتے تھے۔ نبی کو صفات کے لحاظ سے عام انسانوں جیسا سمجھنا مقامِ نبوت سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے۔ دوسری بات یہ بھی قابلِ لحاظ ہے کہ جب اُس یہودیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گوشت میں زہر ملانے کے متعلق پوچھا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟ تو دو عالم کے خلیفۂ اعظم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے یا مجھے حضرت جبریل علیہ السلام بتا گئے ہیں، بلکہ فرمایا کہ میرے ہاتھ میں دستی کا جو گوشت ہے مجھے اسی نے بتایا ہے۔ سبحان اللہ اگر وہ گوشت بھی ہماری طرح گفتگو کرتا تو یقیناً صحابہ کرام بھی سنتے لیکن گوشت نے جو کچھ بتایا اُسے صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُنا۔ اِس کلام کو ملتِ اسلامیہ کے وہ مایۂ ناز سپوت اور اس امتِ محمدیہ کے بزرگ ترین افراد بھی نہ سن سکے۔ اِس کے باوجود جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سننے اور دیکھنے کو دوسرے انسانوں جیسا سمجھے تو وہ سرے سے مقامِ نبوت ہی کا قائل نہیں یا اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و عناد ہے۔ دونوں صورتوں میں وہ اپنی گمراہی کی تائید کرتا اور اپنے ایمان کا جنازہ نکال دیتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٠٩٦ - حدثنا وهب بن بقية نا خالد عن

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أهدت له يهودية بخيبر شاة مصلية نحو حديث جابر قال فمات بشر بن البراء بن معرور الأنصاري فأرسل إلى اليهودية ما حملك على الذي صنعت فذكر نحو حديث جابر فأمر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقتلت ولم يذكر أمر الحجامة۔

روایت کی ہے کہ خیبر کے مقام پر ایک یہودیہ نے بھنا ہوا بکری کا گوشت تحفے کے طور پر پیش کیا۔ آگے حدیث جابر کے مطابق بیان کرتے ہوئے کہا:۔ پس حضرت بشر بن براء بن معرور انصاری فوت ہو گئے۔ آپ نے اس یہودیہ کو بلایا اور فرمایا کہ تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ و آگے حدیث جابر کی طرح بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس عورت کو قتل کر دیا گیا اور اس حدیث میں حجامت کے پچھنے لگوانے کا ذکر نہیں کیا۔

ف۔ اس باب کی گزشتہ تمام احادیث میں ہے کہ بکری کے گوشت میں زہر ملا کر پیش کرنے والی یہودیہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باز پرس کے بعد چھوڑ دیا اور اسے کوئی سزا نہ دی لیکن اس حدیث میں ہے کہ آپ کے حکم سے اُسے قتل کیا گیا۔ یہ دونوں متضاد نظر آتی ہیں۔ احقر کی نظر میں مطابقت کی ایک صورت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیہ کو بلا کر استفسار فرمایا اور اس کے وجہ بتانے نیز اقرار جرم کر لینے پر آپ نے اُسے گزشتہ احادیث کے مطابق واقعی کوئی سزا نہ دی بلکہ چھوڑ دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس گوشت کے کھانے والے صحابہ کرام میں سے حضرت بشر بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ زہر کے باعث فوت ہو گئے تو ان کے قصاص میں اس یہودیہ کو قتل کر دینے کا حکم فرمایا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۳ من قتل عبده أو مثل به أيقاد منه۔

جس نے اپنے غلام کو قتل کیا یا اس کا عضو کاٹا کیا اس سے قصاص لیا جائے گا۔

۱۰۹۷۔ حدثنا علي بن الجعد حدثنا شعبة ح وحدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا حماد عن قتادة عن الحسن عن سمرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه۔

علی بن الجعد، شعبہ، ـــ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، قتادہ، حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کو قتل کیا تو ہم اُسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹا تو ہم اس کا وہ عضو کاٹیں گے۔

۱۰۹۸۔ حدثنا محمد بن المثنى نا معاذ بن هشام حدثني أبي عن قتادة بإسناده مثله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خصى عبده خصيناه ثم ذكر مثل حديث شعبة وحماد قال أبو داود ورواه أبو داود الطيالسي مثل حديث معاذ۔

معاذ بن ہشام کے والد ماجد نے قتادہ سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کو خصی کیا تو ہم اُسے خصی کریں گے۔ پھر حدیث شعبہ و حماد کی طرح بیان کیا ـــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوداؤد طیالسی نے بھی حدیث معاذ کی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۹۹۔ حدثنا الحسن بن علي نا سعيد بن

ابن ابو عروبہ نے قتادہ سے شعبہ کی اسناد کے ساتھ

عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ مِثْلَهُ زَادَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هَذَا الْحَدِيثَ فَكَانَ يَقُولُ لَا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ۔

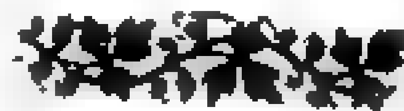
اسی طرح روایت کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ پھر حسن اس حدیث کو بھول گئے اور کہا کرتے کہ غلام کے بدلے آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

١١٠٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا يُقَادُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حسن نے فرمایا کہ غلام کے بدلے آزاد کو قتل نہ کیا جائے۔

١١٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ الْعَتَكِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا سَوَّارٌ أَبُو حَمْزَةَ نَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مُسْتَصْرِخٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَارِيَةٌ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا لَكَ فَقَالَ شَرٌّ أَبْصَرَ لِسَيِّدِهِ جَارِيَةً لَهُ فَغَارَ فَجَبَّ مَذَاكِيرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطُلِبَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَنْ نُصْرَتِي قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَوْ قَالَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد سے اُن کے والد محترم نے فرمایا۔ ایک آدمی چلاتا ہوا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس کی لونڈی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ارے تمہیں کیا ہوا؟ لونڈی کے مالک نے دیکھ لیا کہ میں نے اُسے بُری نگاہ سے دیکھا ہے تو غیرت کھا کر اس نے میرا ذکر کاٹ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہاری مدد کروں گا چنانچہ اُسے بلایا گیا لیکن وہ نہ ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ تم آزاد ہو۔ عرض کی یا رسول اللہ! میری مدد کس پر لازم ہے؟ فرمایا ہر مسلمان پر یا فرمایا ہر صاحب ایمان پر۔



پارہ ــــــــ ۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ فِي الْقَسَامَةِ

قسامت کا بیان

۱۱۰۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ أَوْ قَالَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ دَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَمَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ فِيهِ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِشْرٌ دَمًا وَقَالَ عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى

بشیر بن یسار سے حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت محیصہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن سہل دونوں خیبر کی جانب گئے تو باغات میں دونوں جدا ہو گئے۔ پس حضرت عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا تو انہوں نے یہودیوں کو ملزم ٹھہرایا۔ چنانچہ ان کا بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن سہل اور ان کے چچا زاد بھائی حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن اپنے بھائی کے بارے میں گفتگو کرنے لگے اور وہ ان میں سب سے چھوٹے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا ہی بڑے یعنی بڑا گفتگو کرے۔ لیکن دونوں نے اپنے ساتھی کے قتل کی گفتگو کی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں تو ان کے کسی آدمی پر وہ سے لگا دو اپنا [illegible] لے۔ عرض گزار ہوئے کہ جب ہم اس وقت موجود نہیں تھے تو قسم کیسے کھائیں۔ فرمایا کہ پھر یہودی اپنے پچاس آدمیوں کی قسم سے اگر تم سے بری ہو جائیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ لوگ تو کافر ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی جانب سے دیت ادا فرما دی۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ ایک روز میں ان کے شتر خانے میں داخل ہوا تو ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔ حماد نے اسی طرح کہا یا اس کی مانند۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے روایت کیا ہے بشر بن مفضل اور مالک نے یحییٰ بن سعید سے اور اس میں کہا ہے: کیا تم پچاس قسمیں کھا کر قاتل یا اپنے ساتھی کے خون کے حقدار بنتے ہو؟ اور بشر نے خون کا ذکر نہیں کیا اور عبدہ نے یحییٰ سے روایت کرتے

قَالَ: تُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا
يَحْلِفُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاِسْتِحْقَاقَ قَالَ
أَبُو دَاوُدَ هٰذَا وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ
أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ
قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا
إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ
أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي
فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللّٰهِ
قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ
عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ
حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ
فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ
بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ
تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا
بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَ
مُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ
دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ
قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ نَاقَةٍ
حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ
رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ۔

ہونے قاتل کی قرار کیا ہے مسلمان تھے پہلے رہے یہ آیت سے روایت نہ
جس کی بدولت سے استحقاق دیت کی پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری ہو جائیں
گے اور مستحق ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ ابن عیینہ کا وہم ہے۔

ابو لیلیٰ بن عبداللہ نے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کی قوم کے بڑوں میں سے حضرت
عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ تنگ دستی و بدحالی کے باعث
خیبر کی جانب گئے۔ حضرت محیصہ کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن
سہل کو قتل کر کے کنویں یا چشمے میں ڈال دیا گیا ہے۔ انہوں نے یہود کے
پاس پہنچ کر کہا کہ خدا کی قسم، تم نے انہیں قتل کیا ہے۔ انہوں نے
کہا کہ خدا کی قسم ہم نے انہیں قتل نہیں کیا۔ چنانچہ وہ اپنی قوم کے
پاس گئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ پھر وہ اور ان کے بھائی حضرت
حویصہ جو عمر میں بڑے تھے اور حضرت عبدالرحمن بن سہل حاضر
ہوئے۔ محیصہ یعنی حضرت محیصہ بات کرنے لگے جو خیبر گئے
تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا، بڑا ہے
یعنی عمر کے لحاظ سے۔ حضرت حویصہ نے گفتگو کی اور پھر حضرت محیصہ نے۔
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تمہارے ساتھی
کی دیت ادا کریں یا جنگ کے لیے تیار ہوں۔ لہٰذا رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی جانب اس بات کے لیے خط لکھا تو
یہودیوں نے لکھا کہ خدا کی قسم، ہم نے انہیں قتل نہیں کیا۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حویصہ، حضرت محیصہ اور حضرت
عبدالرحمن سے فرمایا۔ کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کا حق ثابت کرو
گے؟ عرض گزار ہوئے، نہیں۔ فرمایا: تو یہود تمہیں قسم دیں گے۔ عرض
کی کہ وہ تو مسلمان نہیں ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اپنے پاس سے دیت ادا کی کہ ان کی طرف رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو اونٹ بھیجے اور ان کے گھر پہنچا
دیئے۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی
نے مجھے لات ماری تھی۔

ف: قسامت زمانۂ جاہلیت کی ایک رسم تھی کہ اگر کسی آدمی کو قتل کر دیا گیا ہو اور اس کی لاش کسی محلے میں ملے۔ اہل محلہ اس کے قاتل ہونے سے انکار کرتے ہیں تو ان میں سے پچاس آدمی اس بات کی قسم اٹھائیں گے کہ ہم میں سے کسی فرد نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ ہمارے کسی فرد کو اس کے قاتل کا علم ہے۔ اگر وہ ایسی قسم دیں تو قتل کے الزام سے بری ہو جائیں گے۔ اگر وہ قسم نہ دیں تو مقتول کے وارث پچاس قسمیں دیں گے کہ اس محلے والوں نے ہمارے اس آدمی کو قتل کیا ہے اور اس طرح وہ خون کا بدلہ لینے کے مستحق ہو جائیں گے۔ جاہلیت کی اس رسم کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام میں بھی برقرار رکھا۔ ائمہ مجتہدین کے درمیان اس میں اختلاف ہے کہ فریقین میں سے پہلے کون قسم دے۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا مذہب یہ ہے کہ پہلے مقتول کے وارث قسم دے کر اپنے بھائی کے خون کا حق ثابت کریں۔ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک پہلے اہل محلہ ہی قسم دیں گے کیونکہ الزام قتل ان پر ہے۔ زیادہ مضبوط یہی مذہب نظر آتا ہے کیونکہ تمام جھگڑوں کے اندر یہ حکم اصل کا درجہ رکھتا ہے کہ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر۔ لہٰذا جب مدعی یعنی ورثائے مقتول کے پاس گواہ نہیں ہیں تو اہل محلہ ہی قسمیں کھائیں۔ دوسرا اختلاف اس مسئلے میں یہ ہے کہ اگر دعویٰ قتل عمد کا ہو تو امام مالک کے نزدیک قصاص لازم آتا ہے جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دعویٰ خواہ قتل عمد کا ہو یا قتل خطا کا دونوں صورتوں میں دیت ہی لازم آتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۰۴ ــ حــ ثنا محمود بن خالد وكثير بن عبيد قالا ثنا ح وثنا محمد بن الصباح بن سفيان أنا الوليد عن أبي عمرو عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قتل بالقسامة رجلا من بني نصر بن مالك ببحرة الرغا على شط لية البحرة قال القاتل والمقتول منهم وهذا لفظ محمود ببحرة أقامه محمود وحده على شط لية البحرة.

محمود بن خالد اور کثیر بن عبید ۔ محمد بن صباح بن سفیان، ولید، ابو عمرو، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نصر بن مالک کے ایک آدمی کو بحرۃ الرغا کے مقام پر لیۃ البحرہ کے کنارے قسامت میں قتل کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ قاتل و مقتول اسی قوم کے تھے اور بحرۃ کا لفظ محمود کا ہے اور شط لیۃ البحرہ کہنے میں محمود بن خالد تنہا ہے۔

باب ۳۹۵ في ترك القود بالقسامة

قسامت میں قصاص نہ لینے کا بیان

۱۱۰۵ ــ حــ ثنا الحسن بن محمد بن الصباح الزعفراني ثنا أبو نعيم ثنا سعيد بن عبيد الطائي عن بشير بن يسار زعم أن رجلا من الأنصار يقال له سهل بن أبي حثمة أخبره أن نفرا من قومه انطلقوا إلى خيبر فتفرقوا فيها فوجدوا أحدهم قتيلا فقالوا للذين وجدوه عندهم قتلتم صاحبنا فقالوا ما قتلناه ولا علمنا قاتلا فانطلقنا إلى نبي الله صلى الله عليه

بشیر بن یسار نے ایک انصاری سے روایت کی جنہیں حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا تھا انہوں نے بتایا کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر کی طرف گئے اور وہاں جدا ہو گئے انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو پایا کہ قتل کر دیا گیا ہے۔ جو لوگ مقتول کے پاس تھے انہوں نے ان سے کہا کہ تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے نہ قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا کچھ علم ہے۔ پس ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان سے

وسلم فقال لهم تأتوني بالبينة على من قتل قالوا ما لنا بينة قال فيحلفون لكم قالوا لا نرضى بأيمان اليهود فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبطل دمه فوداه مائة من إبل الصدقة.

۱۱۰۶۔ حدثنا الحسن بن علي بن راشد أنا هشيم عن أبي حيان التيمي نا عباية بن رفاعة عن رافع بن خديج قال أصبح رجل من الأنصار مقتولا بخيبر فانطلق أولياؤه إلى النبي صلى الله عليه وسلم فذكروا ذلك له فقال لكم شاهدان يشهدان على قتل صاحبكم قالوا يا رسول الله لم يكن ثم أحد من المسلمين وإنما هم يهود وقد يجترئون على أعظم من هذا قال فاختاروا منهم خمسين فاستحلفوهم فأبوا فوداه النبي صلى الله عليه وسلم من عنده.

۱۱۰۷۔ حدثنا عبد العزيز بن يحيى الحراني نا محمد يعني ابن سلمة عن محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم بن الحارث عن عبد الرحمن بن بجيد قال إن سهلا والله أوهم الحديث إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب إلى اليهود أنه قد وجد بين أظهركم قتيل فدوه فكتبوا يحلفون بالله خمسين يمينا ما قتلناه وما علمنا قاتلا قال فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده مائة ناقة.

۱۱۰۸۔ حدثنا الحسن بن علي نا عبد الرزاق أنا معمر عن الزهري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن وسليمان بن يسار عن رجال من الأنصار أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لليهود

فرمایا کہ جس نے قتل کیا ہے اس کے خلاف گواہ لاؤ۔ عرض گزار ہوئے کہ ہمارا گواہ تو کوئی نہیں۔ فرمایا تو وہ (یہودی) تمہیں قسم دیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم یہودیوں کی قسم سے مطمئن نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ناپسند فرمایا کہ اس کا خون رائگاں جائے۔ پس زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے آپ نے سو اونٹ دیت میں ادا کر دیئے۔

عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ انصار کے ایک آدمی کو خیبر میں قتل کر دیا گیا تو اس کے وارث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس دو گواہ ہیں جو تمہارے آدمی کے قتل کی گواہی دیں؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہاں مسلمان تو ایک بھی نہیں تھا اور یہودی تو اس سے بھی بڑے کام کی جرأت کر سکتے ہیں۔ فرمایا تو ان میں سے پچاس آدمی چن لو جو تمہیں قسم دیں۔ انہوں نے انکار کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کر دی۔

محمد بن ابراہیم بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن بجید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم، حضرت سہل کو اس حدیث میں وہم ہوا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہود کو یہ لکھا کہ تمہارے درمیان ایک مقتول پایا گیا ہے لہٰذا اس کی دیت ادا کرو۔ انہوں نے جواباً لکھا کہ ہم اللہ کی پچاس قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا نہ ہم جانتے ہیں کہ قاتل کون ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت کے سو اونٹ ادا کر دیئے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن اور سلیمان بن یسار نے انصار کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہود سے کہا کہ پہلے تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھائیں۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر انصار سے فرمایا کہ تم اپنا حق ثابت کرو۔ عرض گزار

وبين أن يحلف منكم خمسون رجلا فأبوا فقال للأنصار استحقوا قالوا أنحلف على الغيب يا رسول الله فجعلها رسول الله صلى الله عليه وسلم دية على يهود لأنه وجد بين أظهرهم.

بولے کہ یا رسول اللہ! ہم بغیر دیکھے قسم کیسے کھائیں۔ پس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیت یہودیوں پر ڈالی کیونکہ لاش انہی کے درمیان ملی تھی۔

باب أيقاد من القاتل بحجر أو يمثل ما قتل.

کیا پتھر سے قتل کرنے والے سے قصاص لیا جائیگا یا جیسے قتل کیا اُسی طرح قتل کیا جائیگا؟

۱۱۰۹ - حدثنا محمد بن كثير أنا همام عن قتادة عن أنس أن جارية وجدت قد رض رأسها بين حجرين فقيل لها من فعل بك هذا أفلان أفلان حتى سمي اليهودي فأومت برأسها فأخذ اليهودي فاعترف فأمر النبي صلى الله عليه وسلم أن يرض رأسه بالحجارة.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک لڑکی ملی جس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ یہ کس نے کیا ہے۔ کیا فلاں نے کیا؟ فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اشارے سے سر ہلا دیا۔ یہودی کو پکڑا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا جائے۔

۱۱۱۰ - حدثنا أحمد بن صالح نا عبد الرزاق أنا معمر عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس أن يهوديا قتل جارية من الأنصار على حلي لها ثم ألقاها في قليب ورضخ رأسها بالحجارة فأخذ فأتي به النبي صلى الله عليه وسلم فأمر به أن يرجم حتى يموت فرجم حتى مات قال أبو داود رواه ابن جريج عن أيوب نحوه.

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے انصار کی کسی لڑکی کو اس کے زیور کے واسطے قتل کر دیا۔ پھر اسے ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور پتھر کے ساتھ اس کا سر کچل دیا۔ اسے پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ نے حکم فرمایا کہ اسے سنگسار کیا جائے یہاں تک کہ مر جائے۔ پس اسے پتھر مارے گئے یہاں تک کہ مر گیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن جریج نے ایوب سے اسی کے مانند۔

۱۱۱۱ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا ابن إدريس عن شعبة عن هشام بن زيد عن جده أنس أن جارية كان عليها أوضاح لها فرضخ رأسها يهودي بحجر فدخل عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم وبها رمق فقال لها من قتلك فلان قتلك فقالت لا برأسها قال من قتلك فلان

ہشام بن زید نے اپنے جد امجد سے روایت کی ہے کہ ایک لڑکی نے زیور پہنا ہوا تھا کہ ایک یہودی نے اس کا سر پتھر سے کچل دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے جبکہ زندگی کی ابھی اس میں رمق باقی تھی۔ فرمایا کہ تجھے کس نے قتل کیا، کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ اس نے سر کے اشارے سے انکار کیا۔ فرمایا کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ اس نے سر کے اشارے سے انکار کیا۔ فرمایا کیا تجھے

فَتَكَ، قَالَتْ: بِرَأْسِهَا، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

قول سے قتل کیا ہے تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور یہودی کو دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کر دیا گیا۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس یہودی کو اسی طرح دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کرنے کا حکم فرمایا جس طرح اس نے لڑکی کے سر کو کچل کر قتل کیا تھا۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک قصاص میں پتھر کے ساتھ بھی قتل کیا جا سکتا ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد کا مذہب بھی یہی ہے جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قصاص صرف تلوار سے لیا جاتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو اس یہودی کے سر کو دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچلنے کے لیے فرمایا یہ واقعی قانون نہیں بلکہ رفع اذیت کی خاطر تھا کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۰۰ أَيُقَادُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

کیا کافر کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے گا!

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً فَقَالَ لَا إِلَّا مَا فِي كِتَابِي هَذَا قَالَ مُسَدَّدٌ فَأَخْرَجَ كِتَابًا وَقَالَ أَحْمَدُ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ فَأَخْرَجَ كِتَابًا۔

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ میں اور اشتر نخعی دونوں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو کوئی خاص بات تعلیم (الگ) جو عام لوگوں کو نہ سکھائی ہو؟ جواب فرمایا نہیں مگر جو کچھ اس کتاب میں ہے۔ مسدد کا بیان ہے کہ آپ نے ایک کتاب نکالی۔ امام احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ اپنی تلوار کے غلاف سے ایک کتاب نکالی جس میں لکھا تھا۔ سب مسلمانوں کا خون ایک جیسا ہے۔ غیر مسلموں کے خلاف وہ ایک دوسرے کے دست و بازو ہیں۔ ان کا ادنیٰ فرد بھی ذمہ داری لے کر ضامن ہوگا۔ آگاہ ہو کہ کافر کے بدلے مومن کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی ذمی کو ذمہ داری کے دوران۔ جو نیا فتنہ کھڑا کرے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ جس نے نیا فتنہ اٹھایا یا نئے فتنہ گر کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ مسدد نے ابن ابی عروبہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک کتاب نکالی۔

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَلِيٍّ زَادَ فِيهِ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا حدیث کی طرح فرمایا۔ اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ ان کا (مسلمانوں کا) دور کا فرد بھی امان دے سکتا ہے اور ان کے دور سواری والے لشکر پر سواری والے مال غنیمت

وَيَرِدُ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ۔

لیں برابر ہیں نیز فوج سے الگ ہو کر لڑنے والا اور فوج میں بیٹھنے والے کا حصہ برابر ہے۔

بَاب ۳۷۱ فِي مَنْ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ

جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے تو کیا اُس کو قتل کر دے؟

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ يَجِدُ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ إِلَى مَا يَقُولُ سَعْدٌ۔

سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو پائے تو کیا اُسے قتل کر دے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے۔ کیوں نہیں! قسم ہے اُس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو عزت بخشی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سُن لو، تمہارے سردار صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔ عبدالوہاب بن نجدہ نے کہا۔ جو سعد کہہ رہے ہیں۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے۔ آپ کے نزدیک اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی کو پاؤں تو اُسے مہلت دوں، یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں؟ فرمایا۔ ہاں۔

بَاب ۳۷۲ الْعَامِلُ يُصَابُ عَلَى يَدَيْهِ خَطَأً

عامل کے ہاتھوں نادانستہ کوئی زخمی ہو جائے۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو وہ ایک شخص سے اُس کی زکوٰۃ کے بارے میں لڑ پڑے اور اُس کا سر پھوڑ دیا۔ وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! قصاص دلوایئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتنا

سَلَّمَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَاطِبٌ الْعَشِيَّةَ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّينَ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا أَرَضِيتُمْ قَالُوا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُفُّوا عَنْهُمْ فَكَفُّوا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوا نَعَمْ۔

مال لے لو۔ وہ راضی نہ ہوئے۔ دوبارہ فرمایا کہ اتنا مال لے لو وہ راضی نہ ہوئے۔ سہ بارہ فرمایا کہ اتنا مال لے لو۔ تو وہ رضامند ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بعد دوپہر خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو تمہاری رضامندی کے متعلق بتاؤں گا۔ انہوں نے کہا، بہت اچھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ قبیلہ لیث کے لوگ قصاص لینے میرے پاس آئے۔ میں نے ان سے اتنے مال کے لیے کہا تو یہ راضی ہو گئے۔ کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا، نہیں۔ مہاجرین نے انہیں سزا دینے کا ارادہ کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ان لوگوں پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ انہوں نے ہاتھ روک لیے پھر آپ نے انہیں بلا کر زیادہ دیا۔ فرمایا کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ فرمایا میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے تمہاری رضامندی کے متعلق بتاؤں گا۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔

بَابُ ٣٧٣ الْقَوَدِ مِنَ الضَّرْبَةِ وَقَصِّ الْأَمِيرِ مِنْ نَفْسِهِ

ضرب کا قصاص اور حاکم کا خود قصاص دینا

١١١٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَجُرِحَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ فَقَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

عبادہ بن مسافع سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص آپ کے اوپر جھک گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چھڑی کے ساتھ ٹھوکا دیا جو آپ کے پاس تھی۔ اس کے چہرے پر زخم آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ آؤ قصاص لے لو۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے قصاص معاف کیا۔

١١١٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ عُمَّالِي لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ

ابو فراس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ میں عاملوں کو اس لیے نہیں بھیجتا کہ وہ تمہاری چمڑی ادھیڑ دیں اور تمہارے مال چھین لیں۔ جو ایسا کرے تو مقدمہ میرے پاس دائر کرے تاکہ اس سے قصاص لے کر دوں گا۔

فمن فعل به ذلك فليرفعه إلي أقصه منه قال عمرو بن العاص لو أن رجلا أدب بعض رعيته أتقصه منه قال إي والذي نفسي بيده أقصه وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم أقص من نفسه.

حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ اگر کوئی اپنے بعض ماتحتوں کو ادب سکھائے تب بھی آپ قصاص لیں گے؟ فرمایا: کیوں نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں اس سے قصاص لوں گا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے خود بھی قصاص دیا۔

ف: حکومت ہمیشہ کامیابی کے ساتھ چلتی ہے جس میں حکومت کی مشینری کا کوئی پرزہ بلکہ اہم ترین پرزہ بھی مواخذے اور باز پرس سے بالاتر نہ ہو۔ خلافت راشدہ میں ایک فرد بھی ایسا نظر نہیں آتا جو مواخذے سے بالاتر سمجھا جاتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ خلافت راشدہ کی مثال آج تک نہیں ملتی۔ خود احتسابی کو ہمیشہ بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے سے تقویت ملتی ہے۔ جس ملک میں با اثر لوگوں اور حکومت کی مشینری کے پرزوں کو درست کر لیا جاتا ہے اس ملک کے اندر خود احتسابی پیدا ہونے کے لیے جگہ خالی نہیں رہتی کیونکہ یہ تو نسلوں کی گود میں پلتے ہیں۔ خواہ وہ شر ہو یا خیر کے لحاظ سے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی لیے اپنے عمال کا سختی سے محاسبہ کرتے اور ہر بڑے سے بڑی شخصیت پر کڑی نظر رکھا کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۲ عفو النساء عن الدم

عورتوں کا خون معاف کرنا

۱۱۱۹۔ حدثنا داود بن رشيد نا الوليد عن الأوزاعي أنه سمع حصنا أنه سمع أبا سلمة يخبر عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال على المقتتلين أن ينحجزوا الأول فالأول وإن كانت امرأة قال أبو داود ينحجزوا يكفوا عن القود.

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مقتول کے وارثوں کو چاہیے کہ قصاص لینے سے رک جایا کریں اور جو زیادہ نزدیک ہے اس کے بعد جو اس کے نزدیک ہو چاہیے خواہ وہ عورت ہی کیوں نہ ہو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ینحجزوا سے مراد قصاص سے رکنا ہے۔

۱۱۲۰۔ حدثنا محمد بن عبيد نا حماد ح ونا ابن السرح نا سفيان وهذا حديثه عن عمرو عن طاؤس قال من قتل وقال ابن عبيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل في عميا في رمي يكون بينهم بحجارة أو جلد بالسياط أو ضرب بعصا فهو خطأ وعقله عقل الخطأ ومن قتل عمدا فهو قود قال ابن عبيد قود يد ثم اتفقا ومن حال دونه فعليه لعنة الله وغضبه لا يقبل منه صرف ولا عدل وحديث سفيان أتم.

محمد بن عبید، حماد ــــ ابن سرح، سفیان، عمرو، طاؤس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگوں کے بیچ مارا گیا کہ ان میں پتھر چل رہا تھا یا کوڑے کی ضرب سے یا لاٹھی کی ضرب سے تو وہ قتل خطا ہے اور اس کی دیت بھی قتل خطا والی ہے اور جو دانستہ قتل کیا جائے تو اس پر قصاص لازم آئے گا۔ ابن عبید نے کہا کہ ہاتھ کا قصاص۔ پھر دونوں متفق ہو گئے اور جو اس چیز کے لیے درمیان میں آڑے آئے اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا اور نہ نفل اور سفیان کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۱۱۲۱۔ حدثنا محمد بن أبي غالب نا سعيد

محمد بن ابو غالب، سعید بن سلیمان، سلیمان بن کثیر، عمرو بن دینار

ابن سلیمان عن سلیمان بن کثیر نا عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معنی حدیث سفیان۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر حدیث سفیان کی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۳۷ الدیۃ کم ھی۔

دیت کی کیا مقدار ہے

۱۱۲۲۔ حدثنا ھارون بن زید بن ابی الزرقاء نا ابی نا محمد بن راشد عن سلیمان بن موسیٰ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان من قتل خطا فدیتہ مائۃ من الابل ثلثون بنت مخاض وثلثون بنت لبون وثلثون حقۃ وعشرۃ بنی لبون ذکر۔

ہارون بن زید بن ابو الزرقاء، اُن کے والد ماجد، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب کے والد ماجد سے اُن کے جد امجد حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قتل خطا کی دیت میں فیصلہ فرمایا کہ اس میں سو اونٹ دیئے جائیں یعنی تیس اونٹنیاں ایک سالہ پوری اور تیس اونٹنیاں دو سالہ پوری اور تیس اونٹنیاں تین سالہ پوری اور دس اونٹ دو سالہ پورے۔

۱۱۲۳۔ حدثنا یحییٰ بن حکیم نا عبد الرحمن بن عثمان نا حسین المعلم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کانت قیمۃ الدیۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمان مائۃ دینار او ثمانیۃ آلاف درھم ودیۃ اھل الکتاب یومئذ النصف من دیۃ المسلمین قال فکان ذلک کذلک حتی استخلف عمر فقام خطیبا فقال الا ان الابل قد غلت قال ففرضھا عمر علی اھل الذھب الف دینار وعلی اھل الورق اثنی عشر الف درھم وعلی اھل البقر مائتی بقرۃ وعلی اھل الشاء الفی شاۃ وعلی اھل الحلل مائتی حلۃ قال وترک دیۃ اھل الذمۃ لم یرفعھا فیما رفع من الدیۃ۔

یحییٰ بن حکیم، عبد الرحمن بن عثمان، حسین معلم، عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ اُن کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ـــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی۔ اور اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی کی طرح نصف تھی۔ پس اس حکم کی صورت حال یہی رہی یہاں تک کہ حضرت عمر مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے تو وہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اونٹوں کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ اس وجہ سے حضرت عمر نے سونے والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم گائے بیل والوں پر دو سو گائیں، بکری والوں پر ایک ہزار بکریاں اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے مقرر فرمائے۔ راوی کا بیان ہے کہ اہل ذمہ کی دیت کو چھوڑ دیا اور دوسری دیت کی طرح اس میں اضافہ نہ فرمایا۔

۱۱۲۴۔ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل نا حماد انا محمد بن اسحاق عن عطاء بن

محمد بن اسحاق نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دیت کا فیصلہ فرمایا کہ

أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْقَمْحِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ مُحَمَّدٌ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيِّ قَالَ ثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ذَكَرَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مُوسَى وَقَالَ وَعَلَى أَهْلِ الطَّعَامِ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ.

اونٹوں والے سو اونٹ دیں، گائے بھینسوں والے دو سو گائیں دیں، بکریوں والے ایک ہزار بکریاں دیں، کپڑوں والے دو سو جوڑے دیں اور اناج والوں پر جو مقرر فرمایا تھا وہ محمد بن اسحاق کو یاد نہیں رہا ——— امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے پڑھا تھا سعید بن یعقوب طالقانی کے سامنے بواسطہ ابو تمیلہ، محمد بن اسحاق، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیت مقرر فرمائی۔ آگے حدیث موسیٰ کی طرح اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے کہا۔ اناج والوں کے لیے جو مقدار آپ نے مقرر فرمائی تھی مجھے یاد نہیں رہا۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْخَطَإِ عِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُرٍ.

مسدد، عبد الواحد، حجاج، زید بن جبیر، خشف بن مالک طائی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قتل خطا کی دیت بیس تین سالہ اونٹنیاں، بیس چار سالہ اونٹنیاں، بیس ایک سالہ اونٹنیاں، بیس دو سالہ اونٹنیاں اور بیس ایک سالہ اونٹ اور کے ہوتی۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَدِيٍّ قُتِلَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا. قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

محمد بن سلیمان انباری، زید بن حباب، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ بنی عدی کے ایک شخص کو قتل کر دیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر فرمائی ——— امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن عیینہ، عمرو نے عکرمہ سے لیکن حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ دِيَةِ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ

قتل خطا کی دیت جو قتل عمد سے مشابہ ہو

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

عقبہ بن اوس نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے تین مرتبہ تکبیر کہی

ابن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب يوم الفتح بمكة فكبر ثلاثا ثم قال لا إله إلا الله وحده صدق وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده إلى ههنا حفظته من مسدد ثم اتفقا ألا إن كل مأثرة كانت في الجاهلية تذكر وتدعى من دم أو مال تحت قدمي إلا ما كان من سقاية الحاج وسدانة البيت ثم قال ألا إن دية الخطأ شبه العمد ما كان بالسوط والعصا مائة من الإبل منها أربعون في بطونها أولادها وحديث مسدد أتم

اور فرمایا: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا فوجوں کو شکست دی۔ یہاں تک مجھے مسدد سے یاد ہے۔ پھر دونوں راوی متفق ہو گئے۔ آگاہ رہو کہ جاہلیت کے تمام بڑائی کے دعوے اور خون یا مال کے سارے مطالبے میرے قدموں کے نیچے ہیں ماسوائے حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی خدمت کے۔ پھر فرمایا کہ آگاہ رہو کہ قتل خطا کی دیت جو قتل عمد کے مشابہ ہو سو اونٹ ہے جن میں سے چالیس اونٹنیاں گابھن ہوں جن کے پیٹ میں بچے ہوں اور مسدد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

ف۔ قتل تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) قتل عمد کہ جو آلہ جارحہ سے کیا جائے (۲) قتل خطا بشبہ عمد کہ جو آلہ جارحہ سے قتل نہیں کیا لیکن معلوم قتل عمد کی طرح ہوتا ہے (۳) قتل خطا یعنی مذکورہ دونوں اقسام کے علاوہ باقی سب قتل خطا میں شامل ہیں۔ مذکورہ تینوں اقسام کی تعریفوں اور تعیین میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ مذکورہ تینوں اقسام کی دیت یوں ادا کی جاتی ہے۔

قتل خطا۔ کی دیت میں بالاتفاق پانچ قسم کے اونٹ ادا کیے جاتے ہیں یعنی بیس ایک سالہ اونٹنیاں بیس دو سالہ اونٹنیاں بیس ایک سالہ اونٹنیاں اور بیس چار سالہ اونٹنیاں ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔

قتل خطا بشبہ عمد۔ میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک دیت کے سو اونٹوں میں چار قسم کے جانور ادا کرنا واجب ہے یعنی پچیس ایک سالہ اونٹنیاں، پچیس دو سالہ اونٹنیاں، پچیس تین سالہ اونٹنیاں اور پچیس چار سالہ اونٹنیاں۔ جبکہ امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک تین قسم کے جانور دینے واجب ہوتے ہیں یعنی تیس چار سالہ اونٹنیاں، تیس تین سالہ اونٹنیاں اور چالیس ایسی اونٹنیاں جو سب حاملہ ہوں۔

قتل عمد۔ کی دیت بھی وہی ہے جو قتل خطا بشبہ عمد کی ہے جبکہ مقتول کے وارث رضامند ہوں ورنہ قصاص ہے۔ یہ دیت اس صورت میں ہے جبکہ اونٹوں کی شکل میں ادا کی جائے نقدی کی شکل میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم جبکہ امام شافعی کے نزدیک بارہ ہزار درہم۔ گائے بھینسوں کی صورت میں ادا کریں تو دو سو گائیں۔ بکریوں کی صورت میں ادا کی جائے تو ایک ہزار بکریاں اور کپڑوں کی صورت میں ادا کی جائے تو دو سو جوڑے کپڑے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۲۸۔ حدثنا مسدد نا عبد الوارث عن علي بن زيد عن القاسم بن ربيعة عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم

مسدد، عبد الوارث، علی بن زید، قاسم بن ربیعہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس حدیث کو معناً روایت کرتے ہوئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح یا فتح مکہ کے روز

يَوْمَ الْفَتْحِ أَوْ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْبَيْتِ أَوِ
الْكَعْبَةِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ
أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَ حَدِيثِ خَالِدٍ وَرَوَاهُ
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ
السَّدُوسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بیت اللہ یا خانہ کعبہ کی سیڑھی پر فرمایا ہے ——— امام ابو داؤد کا بیان ہے کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے ابن عیینہ، علی بن زید، قاسم بن ربیعہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہے اسے ایوب سختیانی، قاسم بن ربیعہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے حدیث خالد کے مانند اور روایت کیا ہے اسے حماد بن سلمہ، علی بن زید یعقوب سدوسی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

١١٢٩۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ
أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضَى عُمَرُ فِي
شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً
مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا.

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل عمد سے مشابہ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ تیس اونٹنیاں تین سالہ، تیس اونٹنیاں چار سالہ اور چالیس ایسی اونٹنیاں یا اونٹ ادا کیے جائیں جو چھ سے نو سال کے درمیان ہوں۔

١١٣٠۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ
عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ أَثْلَاثًا ثَلَاثٌ
وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً
وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا
كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ قتل عمد سے مشابہ کی دیت میں تین قسم کے اونٹ ہیں۔ تینتیس اونٹنیاں تین سالہ، تینتیس اونٹنیاں چار سالہ اور چونتیس اونٹنیاں جو سواری کی، دانت نکل آنے سے بڑی عمر کی ہوں اور سب حاملہ ہوں۔

١١٣١۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ
قَالَ عَلِيٌّ فِي الْخَطَإِ أَرْبَاعًا خَمْسٌ وَعِشْرُونَ
حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ
وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ
بَنَاتِ مَخَاضٍ.

عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل خطا کے بارے میں فرمایا کہ پانچ قسم کے اونٹ ہیں۔ پچیس اونٹنیاں تین سالہ، پچیس اونٹنیاں چار سالہ، پچیس اونٹنیاں دو سالہ اور پچیس اونٹنیاں یک سالہ ہیں۔

١١٣٢۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
فِي شِبْهِ الْعَمْدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَ
خَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ

علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل عمد سے مشابہ میں فرمایا۔ پچیس اونٹنیاں تین سالہ، پچیس اونٹنیاں چار سالہ، پچیس اونٹنیاں دو سالہ اور پچیس اونٹنیاں یک سالہ ہیں۔

بنات لبون وخمس وعشرون بنات مخاض

١١٣٣- حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن عبد الله حدثنا سعيد عن قتادة عن عبد ربه عن أبي عياض عن عثمان بن عفان وزيد بن ثابت في المغلظة أربعون جذعة خلفة وثلاثون حقة وثلاثون بنات لبون وفي الخطأ ثلاثون حقة وثلاثون بنات لبون وعشرون بنو لبون ذكور وعشرون بنات مخاض

١١٣٤- حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن عبد الله نا سعيد عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن زيد بن ثابت في الدية المغلظة فذكر مثله سواء قال أبو داود قال أبو عبيد عن غير واحد إذا دخلت الناقة في السنة الرابعة فهو حق والأنثى حقة لأنه يستحق أن يركب عليه ويحمل عليه فإذا دخلت في الخامسة فهو جذع وجذعة فإذا دخل في السادسة وألقى ثنيته فهو ثني فإذا دخل في السابعة فهو رباع ورباعية فإذا دخل في الثامنة وألقى السن الذي بعد الرباعية فهو سديس وسدس فإذا دخل في التاسعة وفطر نابه وطلع فهو بازل فإذا دخل في العاشرة فهو مخلف ثم ليس له اسم ولكن يقال بازل عام وبازل عامين ومخلف عام ومخلف عامين إلى ما زاد وقال النضر بن شميل بنت مخاض لسنة وبنت لبون لسنتين وحقة لثلاث وجذعة لأربع وثني لخمس ورباع لست وسديس لسبع وبازل لثمان قال أبو داود قال أبو حاتم والأصمعي والجذوعة وقت وليس بسن

ابو عیاض سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیت مغلظہ یعنی قتل عمد سے مشابہ کے بارے میں فرمایا۔ چالیس چار سالہ گابھن اونٹنیاں، تیس تین سالہ اونٹنیاں اور تیس دو سالہ اونٹنیاں ہیں۔ قتل خطا میں تیس تین سالہ اونٹنیاں، تیس دو سالہ اونٹنیاں، بیس دو سالہ اونٹ اور بیس یک سالہ اونٹنیاں ہیں۔

سعید بن مسیب نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مغلظہ کی دیت کے بارے میں مذکورہ حدیث ہی کی طرح روایت کی ۔۔۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو عبید نے کئی حضرات سے روایت کی ہے کہ اونٹ جب چوتھے سال میں داخل ہو جائے تو حِقّ ہے اور مادہ حِقّۃ کیونکہ اب وہ اس لائق ہو جاتے ہیں کہ ان پر سواری کی جائے اور بوجھ لادا جائے اور جب وہ پانچویں سال میں داخل ہو جائیں تو جذع اور جذعۃ ہیں۔ جب وہ چھٹے سال میں داخل ہو جائیں اور ان کے ثنایا (سامنے والے دانت) نکل آئیں تو وہ ثنی اور ثنیۃ ہیں اور جب ساتویں سال میں داخل ہو جائیں تو وہ رباع اور رباعیۃ ہیں اور جب وہ آٹھویں سال میں داخل ہو جائیں اور رباعی سے اگلے دانت نکل آئیں تو وہ سدیس اور سدس ہیں اور جب وہ نویں سال میں داخل ہو جائیں اور کچلے نکل آئیں تو وہ بازل ہیں اور جب دسویں سال میں داخل ہو جائیں تو مخلف ہیں۔ پھر اس کے بعد ان کا کوئی نام نہیں ہے بلکہ یوں کہتے ہیں کہ ایک سال کا بازل، دو سال کا مخلف یعنی جتنا بھی زیادہ ہو۔ نضر بن شمیل نے فرمایا کہ بنت مخاض ایک سالہ، بنت لبون دو سالہ، حقۃ تین سالہ، جذعۃ چار سالہ، ثنی پانچ سالہ، رباع چھ سالہ، سدیس سات سالہ، بازل آٹھ سالہ ۔۔۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو حاتم اور اصمعی کا قول ہے کہ الجذوعۃ وقت کو کہتے ہیں نہ کہ عمر کو۔ ابو حاتم

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ فَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ إِذَا أَلْقَحَتْ فَهِيَ خَلِفَةٌ فَلَا تَزَالُ خَلِفَةً إِلَى عَشَرَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا بَلَغَتْ عَشَرَةَ أَشْهُرٍ فَهِيَ عُشَرَاءُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ إِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ۔

کا قول ہے کہ جب اس کے دانت نکل آئیں تو وہ ثنی ہے۔ ابو عبیدہ کا قول ہے کہ جب وہ حاملہ ہو جائے تو اسے خلفہ کہتے ہیں اور دس مہینے تک وہ خلفہ رہتی ہے اور جب پورے دس مہینے ہو جائیں تو وہ عُشَرَاء کہلاتی ہے۔ ابوحاتم کا قول ہے کہ جب اس کے ثنایا (سامنے کے دانت) نکل آئیں تو وہ ثنی ہے اور جب رباعی نکل آئیں تو وہ رباع ہے۔

بَابُ ۳۷۷ دِيَاتِ الْأَعْضَاءِ

اعضاء کی دیت

١١٣٥ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ۔

اسحاق بن اسمٰعیل، عبدہ بن سلیمان، سعید بن ابو عروبہ، غالب التمار، حمید بن ہلال، مسروق بن اوس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگلیاں سب برابر ہیں اور ہر ایک کی دیت دس اونٹ ہیں۔

ف ۔ انگلیوں میں سے ہر ایک کی دیت دس اونٹ ہے خواہ وہ انگوٹھا ہو یا چھنگلی، درمیانی ہو یا شہادت کی، بڑی ہو یا چھوٹی، ہاتھوں کی ہو یا پیروں کی۔ کسی انگلی پر کم و بیش دیت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١١٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا شُعْبَةُ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ قُلْتُ عَشْرٌ عَشْرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ أَوْسٍ وَرَوَاهُ إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ التَّمَّارُ بِإِسْنَادِ أَبِي الْوَلِيدِ وَرَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ عَنْ غَالِبٍ بِإِسْنَادِ إِسْمٰعِيلَ۔

مسروق بن اوس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگلیاں سب برابر ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ دس دس اونٹ؟ فرمایا، ہاں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے محمد بن جعفر، شعبہ، غالب سے اور انہوں نے کہا کہ میں نے مسروق بن اوس سے سنا۔ روایت کیا ہے اسے اسمٰعیل نے غالب التمار سے ابوالولید کی اسناد کے ساتھ اور روایت کیا ہے اسے حنظلہ بن ابو صفیہ نے غالب سے اسمٰعیل کی اسناد کے ساتھ۔

١١٣٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى ح وَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي ح وَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي

مسدد، یحییٰ، ابن معاذ، ان کے والد ماجد، نصر بن علی، یزید بن زریع، شعبہ، قتادہ، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ اور یہ دونوں برابر ہیں یعنی دیت میں انگوٹھا اور چھنگلی دونوں برابر ہیں۔

الْإِبْهَامَ وَالْخِنْصَرَ

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ بِمَعْنَى عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ النَّضْرِ۔

عباس عنبری، عبدالصمد بن عبدالوارث، شعبہ، قتادہ، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگلیاں سب برابر ہیں اور دانت سب برابر ہیں۔ سامنے کے دانت اور داڑھیں (دیت میں) برابر ہیں۔ یہ دانت اور یہ داڑھ برابر ہیں ۔۔۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے نضر بن شمیل نے شعبہ سے عبدالصمد کی طرح ۔۔۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے یہ حدیث بیان کی دارمی نے نضر کے واسطے سے۔

ف: انگوٹھے اور چھنگلیا یعنی خنصر کی دیت الگ الگ کم و بیش نہیں ہے بلکہ ہر ایک کے بدلے دس اونٹ دینے پڑیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ وَالْأَصَابِعُ سَوَاءٌ۔

محمد بن حاتم بن بزیع، علی بن حسن، ابوحمزہ، یزید نحوی، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (دیت میں) دانت سب برابر ہیں اور اسی طرح انگلیاں سب برابر ہیں۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ نَا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً۔

عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان، ابوتمیلہ، حسین معلم، یزید نحوی، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیت میں ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا هَمَّامٌ نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں فرمایا جبکہ آپ نے پشت مبارک خانۂ کعبہ سے لگائی ہوئی تھی کہ انگلیوں کے دس دس اونٹ ہیں۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

عمرو بن شعیب کے والد محترم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دانتوں میں دیت پانچ پانچ اونٹ ہے ۔۔۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ
قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ شَيْبَانَ وَ
لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ فَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ صَاحِبٌ لَنَا
ثِقَةٌ قَالَ نَا شَيْبَانُ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ
عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَإِ
عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ
الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ فَإِذَا غَلَتْ
رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ
قِيمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا
مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ وَ
قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ دِيَةُ عَقْلِهِ
فِي الشَّاءِ فَأَلْفَيْ شَاةٍ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ
الْقَتِيلِ عَلَى قَرَابَتِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ
قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْأَنْفِ إِذَا جُدِعَ الدِّيَةَ الْكَامِلَةَ وَإِنْ
جُدِعَتْ ثَنْدُوَتُهُ فَنِصْفُ الْعَقْلِ خَمْسُونَ
مِنَ الْإِبِلِ أَوْ عِدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ أَوْ
مِائَةُ بَقَرَةٍ أَوْ أَلْفُ شَاةٍ وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ
نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الْعَقْلِ
وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ
مِنَ الْإِبِلِ وَثُلُثٌ أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَ
الْوَرِقِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الشَّاءِ وَالْجَائِفَةُ مِثْلُ
ذَلِكَ وَفِي الْأَصَابِعِ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ
الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں شیبان سے روایت
لکھی ہے لیکن میں نے یہ حدیث ان سے نہیں سنی۔ ہمارے ایک ثقہ
ساتھی ابو بکر نے ہم سے حدیث بیان کی کہ شیبان، محمد بن راشد
سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد سے اپنے
والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
گاؤں والوں سے دیت خطا چار سو دینار یا قیمت میں اس کے
برابر چاندی دلایا کرتے اور اسے اونٹوں کی قیمت کے لحاظ
سے مقرر فرمایا کرتے۔ جب مہنگائی ہوتی تو دیت کی قیمت بڑھا
دیتے اور جب سستا ہو جاتا تو اس کی قیمت گھٹا دی جاتی تھی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیت
چار سو دینار سے آٹھ سو دینار کے درمیان تک پہنچی یا اس کے برابر چاندی یعنی آٹھ
ہزار درہم اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گایوں
والوں کے لیے دو سو گائیں مقرر فرمائیں اور دیت بکریوں کے
ذریعے سے دو ہزار بکریاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ دیت مقتول کی میراث ہے جو
اس کے وارثوں کے مطابق اور جو بچے وہ عصبہ کے لیے ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناک کے بارے میں فیصلہ فرمایا
کہ جب کاٹی گئی تو پوری دیت ادا کی جائے گی اور اگر نرم
کاٹا تو نصف دیت یعنی پچاس اونٹ یا ان کے برابر سونا
چاندی یا سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں۔ جب ہاتھ کاٹا جائے
تو نصف دیت اور پیر کاٹا جائے تب بھی نصف دیت اور
جو زخم دماغ تک پہنچے اس میں تہائی دیت یعنی تینتیس اونٹ
یا ان کی قیمت کا سونا چاندی یا گائیں یا بکریاں اور جو زخم پیٹ
تک پہنچے اس میں بھی یہی ہے اور انگلیوں میں سے ہر انگلی کے
بدلے دس اونٹ اور دانتوں میں سے ہر دانت کے بدلے
پانچ اونٹ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ
فرمایا کہ عورت کے زخم کی دیت اس کے عصبہ میں تقسیم ہو
گی جن کا میراث میں کوئی حصہ نہیں ہوتا مگر جو ورثاء سے بچ
جائے۔ اگر عورت قتل کر دی جائے تو اس کی دیت اس کے

مِنَ الْإِبِلِ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا مَنْ كَانُوا لَا يَرِثُونَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا فَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ شَيْءٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ فَوَارِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا كُلُّهُ حَدَّثَنِي بِهِ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وارثوں میں تقسیم ہوگی اور وہی اُس کے قاتل کو قتل کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاتل کو کچھ نہیں ملے گا خواہ وہ مقتول کا وارث ہی کیوں نہ ہو۔ جو لوگ مقتول کے زیادہ قریبی ہیں وہ اُس کی میراث پائیں گے اور مقتول کو کچھ نہیں ملے گا۔ محمد بن راشد کا بیان ہے کہ یہ سب کچھ بیان کیا مجھ سے سلیمان بن موسیٰ نے بواسطہ عمرو بن شعیب کہ اُن کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا۔

ف ۱۔ پوری دیت سو اونٹ ہیں یا دو سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں یا سونے چاندی کی قدر قیمت۔ اگر کسی کی پوری ناک کاٹ دی جائے تو پوری دیت لازم آئے گی یعنی سو اونٹ۔ اگر ناک کا صرف اگلا نرم حصہ کاٹا ہے تو نصف دیت لازم آتی ہے یعنی پچاس اونٹ۔ جو زخم دماغ تک پہنچ جائے اور سر کھلا ہوا ہو سبب ہے تو تہائی دیت لازم آتی ہے یعنی تینتیس ۳۳ اونٹ۔ اگر کوئی دانت توڑ دیا ہے تو پانچ اونٹ لازم آتے ہیں۔ قاتل خواہ مقتول کا وارث ہو لیکن اُسے میراث میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ عورت کی جنایت کے بدلے جو دیت ملے وہ اُس کے عصبات میں تقسیم ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ الْعَامِلِيُّ أَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ قَالَ وَزَادَنَا خَلِيلٌ عَنِ ابْنِ رَاشِدٍ وَذٰلِكَ أَنْ يَنْزُوَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَكُونُ دِمَاءٌ فِي عِمِّيَّا فِي غَيْرِ ضَغِينَةٍ وَلَا حَمْلِ سِلَاحٍ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، محمد بن بکار بن بلال عاملی، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قتل عمد سے مشابہ کی دیت بھی قتل عمد کی طرح سخت ہے لیکن اس میں قاتل کو قتل نہیں کیا جاتا۔ نیز یہ بھی کہا کہ خلیل نے ابن راشد سے روایت کی ہے کہ یہ لوگوں کے درمیان خون بہانے کا شیطانی چکر ہے کہ بے خبری میں بغیر کسی عداوت اور ہتھیار اٹھانے کے کوئی قتل کر دیا جاتا ہے۔

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ

ابو کامل فضیل بن حسین، خالد بن حارث، حسین معلم، عمرو بن شعیب کہ اُن کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ بیشک

أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہڈی کھولنے والے زخم پر پانچ اونٹ ہیں۔

۱۱۲۵ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ نَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ۔

محمود بن خالد سلمی، مروان بن محمد، ہیثم بن حمید، علاء بن الحارث، عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد سے ان کے جد امجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اگر کسی کی آنکھ اپنی جگہ پر قائم رہے اور اس کی بینائی جاتی رہے تو اس کی دیت تہائی ہے۔

ف:- آنکھ اگر نکال دی یا پھوڑ دی تو اس کی دیت پوری ہے لیکن آنکھ اپنی جگہ پر قائم رہی لیکن بینائی جاتی رہی تو تہائی دیت لازم آتی ہے یعنی تینتیس اونٹ یا ان کے مطابق نقد رقم یا گائے بکری وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۷۲ دِيَةِ الْجَنِينِ۔

پیٹ کے بچے کی دیت

۱۱۲۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ كَيْفَ نَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَقَالَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ وَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ۔

عبید بن نضیلہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں چنانچہ ایک نے دوسری کو لکڑی ماری جس سے وہ مر گئی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا۔ انہوں نے اپنا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ دونوں میں سے ایک نے کہا کہ ہم بچے کی دیت کیسے دیں جبکہ وہ رویا، نہ اس نے کھایا پیا اور نہ وہ چیخا چلایا۔ فرمایا کہ اعرابیوں کی طرح مقفیٰ بولتے ہو۔ چنانچہ آپ نے فیصلہ فرمایا کہ قاتلہ کے وارثوں کو ایک غلام دیا جائے۔

ف:- اگر کسی کی ضرب سے عورت کے پیٹ کا بچہ مر جائے تو اس کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے۔ جس زمانے میں لونڈی غلام کا رواج تھا تو یہ دیت لونڈی غلام یا ان کی قیمت کی شکل میں ادا کی جا سکتی تھی لیکن آج جب دنیا اس عذاب سے پاک ہو چکی تو نہ غلام یا لونڈی دی جا سکتی ہے اور نہ ان کی قیمت ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ لہٰذا جید علمائے کرام کے لیے یہ مسئلہ تحقیق طلب ہے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں اس دیت کا تعین کریں کہ کتنی زر نقدی کی صورت میں کیا ادا کیا جائے۔

۱۱۲۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا

عثمان بن ابو شیبہ، جریر نے منصور سے اپنی اسناد کے ساتھ یہی حدیث روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عصبہ پر ڈالی نیز ایک غلام یا لونڈی پیٹ کے بچے کی

قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ ابْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ الْمَعْنَى قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ فَأَتَاهُ بِمُحَمَّدِ ابْنِ مَسْلَمَةَ زَادَ هَارُونُ فَشَهِدَ لَهُ يَعْنِي ضَرْبَ الرَّجُلِ بَطْنَ امْرَأَتِهِ۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِنَّمَا سُمِّيَ إِمْلَاصًا لِأَنَّ الْمَرْأَةَ تُزْلِقُهُ قَبْلَ وَقْتِ الْوِلَادَةِ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَا زَلِقَ مِنَ الْيَدِ وَغَيْرِهِ فَقَدْ مَلِصَ

دیت ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے حکم، مجاہد نے حضرت مغیرہ سے۔

عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے عورت کا حمل ساقط کر دینے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا تھا۔ فرمایا کہ اس شخص کو میرے پاس لائیے جو آپ کے ساتھ گواہی دے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو پیش کیا۔ ہارون بن عباد نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے گواہی دی کہ کسی آدمی نے ایک عورت کے پیٹ پر چوٹ ماری۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ہشام، اُن کے والد ماجد حضرت مغیرہ نے حضرت عمر سے معناً اسے روایت کیا ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے حماد بن زید اور حماد بن سلمہ ہشام، عروہ نے حضرت عمر سے ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے ابو عبید سے یہ بات پہنچی کہ اسے املاص اس لیے کہتے ہیں کہ وقت ولادت سے پہلے عورت بچے کو پھسلا دیتی ہے اور ہر وہ چیز جو ہاتھ وغیرہ سے پھسل جائے تو اسے ملّص کہا جاتا ہے۔

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمِصِّيصِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ قَضِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَامَ إِلَيْهِ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ الْمِسْطَحُ هُوَ الصَّوْبَجُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ

محمد بن مسعود مصیصی، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فیصلہ دریافت کیا۔ پس حضرت حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہو گئے اور کہا۔ میں دو عورتوں کے درمیان تھا کہ اُن میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی ماری جس سے وہ مر گئی اور اُس کے پیٹ کا بچہ بھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا اور وہ قتل کی گئی ــــ امام ابوداؤد نے

الْمِسْطَحُ عُودٌ مِنْ أَعْوَادِ الْخِبَاءِ۔

فرمایا کہ نضر بن شمیل کا قول ہے کہ مِسطح کی ء پالے کی لکڑی کو کہتے ہیں۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ مسطح خیمے کی لکڑیوں میں سے ایک لکڑی ہے۔

ف:۔ قاتلہ نے دوسری عورت کو لکڑی ماری تھی جس کے باعث وہ مر گئی تھی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا۔ لکڑی جلانے والی ایندھن کی لکڑیوں میں سے تھی یا خیمے کی کوئی لکڑی۔ چونکہ اس حدیث میں وارد ہے کہ پیٹ کے بچے کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا اور مقتولہ کی جگہ قاتلہ کو قتل کیا گیا یعنی قصاص کا حکم فرمایا، اس حدیث کی بنا پر بعض اہل علم نے ایسے قتل کو عمد شمار کیا ہے جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک یہ قتل خطا شبہ عمد ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ کی روایت میں ہے:۔ الا ان دیۃ الخطأ شبہ العمد ما کان بالسوط والعصا ہے اور مصابیح میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث میں ہے:۔ الا ان فی قتل العمد الخطأ بالسوط والعصا ہے لہٰذا وہ لکڑی لاٹھی سے بڑھ کر تو نہیں۔ دریں حالات اس عورت کا قتل وہی قتل خطا شبہ عمد ہے جس میں دیت لازم آتی ہے جیسا کہ دیگر روایات میں ہے۔ واللہ تعالے اعلم۔

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنْ تُقْتَلَ زَادَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ لَمْ أَسْمَعْ بِهَذَا لَقَضَيْنَا بِغَيْرِ هَذَا۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ طاؤس نے فرمایا۔ حضرت عمر منبر پر کھڑے ہوئے۔ پھر حسبِ سابق حدیث بیان کی البتہ قاتلہ کو قتل کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ اور ایک غلام یا لونڈی کے متعلق کہا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اَللّٰہُ اَکْبَر کہا اور کہنے لگے۔ اگر میں یہ نہ سنتا تو ہم اس کے سوا کچھ اور ہی فیصلہ کرتے۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمَّارُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ طَلْحَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ حَمَلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَأَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمُّهَا إِنَّهَا قَدْ أَسْقَطَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ إِنَّهُ كَاذِبٌ وَاللَّهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَمِثْلُهُ بَطَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَهَانَتَهَا أَدِّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ اسْمُ إِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْأُخْرَى أُمُّ غُطَيْفٍ۔

عکرمہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے حضرت حمل بن مالک کے واقعے کی روایت کرتے ہوئے کہا۔ پس بچہ مر کر ساقط ہو گیا۔ اس کے بال اگ آئے تھے اور عورت بھی مر گئی۔ پس فیصلہ فرمایا کہ دیت اس کے کنبے والے دیں۔ اس کے چچا نے کہا کہ اے نبی اللہ! جو بچہ ساقط ہوا ہے اس کے تو بال بھی اگ آئے تھے۔ قاتلہ کے باپ نے کہا:۔ خدا کی قسم یہ جھوٹا ہے کیونکہ نہ وہ چیخا چلایا، نہ اس نے پیا اور نہ کچھ کھایا۔ لہٰذا وہ ضائع ہونے کے برابر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ جاہلیت کی طرح قافیہ بندی کرتے یا کاہنوں کی طرح ہوتے ہو، بچے کے بدلے ایک غلام ادا کرو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دونوں میں سے ایک عورت کا نام ملیکہ اور دوسری کا ام غطیف تھا۔

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يُونُسُ

عثمان بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، عبدالواحد بن زیاد، مجالد

ابن مثنى نا عبد الواحد بن زياد نا مجالد حدثني الشعبي عن جابر بن عبد الله أن امرأتين من هذيل قتلت إحداهما الأخرى ولكل واحدة منهما زوج وولد قال فجعل النبي صلى الله عليه وسلم دية المقتولة على عاقلة القاتلة وبرأ زوجها وولدها قال فقال عاقلة المقتولة ميراثها لنا قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ميراثها لزوجها وولدها.

شعبی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو قتل کر دیا جبکہ دونوں کے خاوند تھے اور اولاد بھی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں پر ڈالی جبکہ اس کے خاوند اور بیٹوں کو متعلق نہ رکھا۔ مقتولہ کے کنبے والوں نے کہا کہ اس کی میراث ہمارے لیے ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں بلکہ اس کی میراث اس کے خاوند اور اس کے لڑکوں کی ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت اگر کسی کو قتل کرے تو دیت قاتلہ کے کنبے والوں یعنی باپ بھائی وغیرہ ادا کریں گے اور عورت کو اگر قتل کر دیا جائے تو اس کی میراث اس کے وارث یعنی خاوند اور بیٹے بیٹی وغیرہ ہی پائیں گے۔ یہ نہیں ہوگا کہ عورت کی طرف سے دیت ادا کرنا پڑتا ہے تو ترکہ بھی انہیں کا ہے بلکہ وارثوں ہی کا حق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۵۴۔ حدثنا وهب بن بيان وابن السرح قالا نا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة عن أبي هريرة قال اقتتلت امرأتان من هذيل فرمت إحداهما الأخرى بحجر فقتلتها فاختصموا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم دية جنينها غرة عبد أو وليدة وقضى بدية المرأة على عاقلتها وورثها ولدها ومن معهم فقال حمل بن مالك بن النابغة الهذلي يا رسول الله كيف أغرم دية من لا شرب ولا أكل ولا نطق ولا استهل ومثل ذلك يطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما هذا من إخوان الكهان من أجل سجعه الذي سجع۔

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہذیل کی دو عورتیں آپس میں جھگڑ پڑیں تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا جس سے وہ مر گئی۔ فریقین نے یہ جھگڑا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے پیٹ کے بچے کا فیصلہ فرمایا کہ ایک غلام یا لونڈی دیت دی جائے اور اس عورت (مقتولہ) کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں پر ڈالی اور مقتولہ کی میراث اس کے بیٹے اور ساتھ والوں کی کر دی۔ حضرت حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم اس کی دیت کیسے ادا کریں جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ بات کی اور نہ چیخا چلایا۔ ایسا خون تو باطل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کاہنوں کے بھائی ہیں، اسی لیے قافیہ آرائی کرتے ہیں۔

۱۱۵۵۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن ابن شهاب عن ابن المسيب عن أبي هريرة في هذه القصة قال ثم إن المرأة

ابن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی واقعہ کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ پھر جس عورت پر کہ آپ نے غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تھا وہ مر گئی تو

الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اُس کی میراث اُس کے بیٹے کے لیے ہے اور اُس کی دیت اُس کے عصبہ پر ہے۔

١١٥٦ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ثَنَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً حَذَفَتِ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ فِي وَلَدِهَا خَمْسَمِائَةِ شَاةٍ وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْحَذْفِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا الْحَدِيثُ خَمْسُمِائَةِ شَاةٍ وَالصَّوَابُ مِائَةُ شَاةٍ۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا جس سے اُس کا حمل ساقط ہو گیا۔ پس یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ نے اُس کے بچے کے بدلے پانچ سو بکریاں مقرر فرمائیں اور اُس روز پتھر مارنے سے منع فرمایا — امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حدیث میں اسی طرح پانچ سو بکریاں مذکور ہیں جبکہ صحیح تعداد سو بکریاں ہے۔

١١٥٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ ثَنَا عِيسَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَذْكُرَا فَرَسًا وَلَا بَغْلًا۔

محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کے بارے میں ایک گردن کا فیصلہ فرمایا خواہ غلام ہو یا لونڈی، گھوڑا ہو یا خچر — امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کی گئی ہے یہ حدیث محمد بن عمرو اور حماد بن سلمہ اور خالد بن عبداللہ سے لیکن اُن میں سے کسی نے بھی گھوڑے یا خچر کا ذکر نہیں کیا۔

١١٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَجَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْغُرَّةُ خَمْسُمِائَةٍ يَعْنِي دِرْهَمًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ رَبِيعَةُ خَمْسُونَ دِينَارًا۔

محمد بن سنان عوفی، شریک، مغیرہ، ابراہیم اور جابر سے روایت ہے کہ شعبی نے فرمایا۔ اَلْغُرَّہ کی قیمت پانچ سو درہم ہے — امام ابو داؤد نے فرمایا۔ ربیعہ کا قول ہے کہ پچاس دینار۔

بَابٌ ۲۷ فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کی دیت کا بیان

١١٥٩ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یحییٰ بن ابو کثیر نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکاتب کی دیت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جبکہ اُسے قتل کیا جائے تو اپنی کتابت سے جتنا قیمت ادا کر چکا

فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ يُؤَدَّى مَا أَدَّى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ الْمَمْلُوكِ۔

ادا شدہ حصے کی آزادی کے مطابق دیت اور باقی حصے کی دیت غلام کے مطابق ادا کی جائے۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ عَلَى قَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَإِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَوْلَ عِكْرِمَةَ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مکاتب کوئی حد کا کام کرے یا کسی کی میراث پائے تو جتنا حصہ آزاد ہوا ہے اُسی کے مطابق میراث پائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے وہیب ایوب عکرمہ، حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے اور مرسلاً روایت کی ہے حماد بن زید اسمٰعیل ایوب، عکرمہ، حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے روایت کی اور اسمٰعیل بن علیہ نے عکرمہ کا قول قرار دیا۔

بَابٌ ۳۱ فِي دِيَةِ الذِّمِّيِّ

ذمی کی دیت کا بیان

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِثْلَهُ۔

یزید بن خالد بن موہب رملی، عیسیٰ بن یونس، محمد بن اسحاق، عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد بواسطہ اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ معاہد کی دیت آزاد کی دیت کا نصف ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے اسامہ بن زید اور عبدالرحمٰن بن حارث نے عمرو بن شعیب سے اسی کے مانند

بَابٌ ۳۲ فِي الرَّجُلِ يُقَاتِلُ الرَّجُلَ فَيَدْفَعُهُ عَنْ نَفْسِهِ۔

ایک شخص دوسرے سے لڑے، دوسرا مدافعت کرے

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَاتَلَ أَجِيرٌ لِي رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا وَقَالَ أَتُرِيدُ أَنْ

صفوان بن یعلی سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میرے نوکر نے ایک شخص سے لڑائی کی اور اُس کا ہاتھ چبایا۔ اُس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اُس کا سامنے کا دانت ٹوٹ گیا۔ پس یہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے لغو قرار دے دیا اور فرمایا۔ کیا تم چاہتے ہو

يَضْرِبُهُ فِي فِيكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَهْدَرَهَا وَقَالَ بَعُدَتْ سِنُّهُ۔

کہ وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں ہی رکھتا تاکہ تم اُسے چبا ڈالتے۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے اپنے جدِّ امجد کے حوالے سے بتایا کہ حضرت ابوبکر نے بھی اُسے ہدر قرار دیا۔

[illegible]

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا هُشَيْمٌ نَا حَجَّاجٌ وَعَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا زَادَ ثُمَّ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَاضِّ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُمَكِّنَهُ مِنْ يَدِكَ فَيَعَضَّهَا ثُمَّ تَنْزِعَهَا مِنْ فِيهِ وَأَبْطَلَ دِيَةَ أَسْنَانِهِ۔

عطاء نے یعلیٰ بن امیہ سے یہی روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کاٹنے والے سے فرمایا۔ اگر تم چاہتے ہو تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دو وہ اسے کاٹے پھر تم اُسے اس کے منہ سے کھینچ لو اور آپ نے اس کے دانت کی دیت کو باطل قرار دیا۔

بَابٌ ۳۸۱ فِيمَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَأَعْنَتَ۔

طبیب نہ ہو مگر علاج کرے تو کیا حکم ہے

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ نَصْرٌ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا الْوَلِيدُ لَا نَدْرِي أَصَحِيحٌ هُوَ أَمْ لَا۔

نصر بن عاصم انطاکی اور محمد بن صباح بن سفیان، ولید بن مسلم، ابن جریج، عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے علاج معالجہ کیا اور وہ علم طب نہیں جانتا تو وہ ذمہ دار ہوگا۔ نصر بن عاصم نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث ابن جریج نے بیان کی ۔۔۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ولید بن مسلم کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا تو ہمیں نہیں معلوم کہ یہ صحیح ہے یا نہیں۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا حَفْصٌ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي بَعْضُ الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا طَبِيبٍ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ لَا يُعْرَفُ لَهُ تَطَبُّبٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِالنَّعْتِ إِنَّمَا هُوَ قَطْعُ الْعُرُوقِ وَالْبَطُّ وَالْكَيُّ۔

عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ ایک وفد کے لوگوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی جو میرے والد محترم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو طبیب لوگوں کا علاج کرے اور اس سے پہلے لوگوں کو جس کا تجربہ نہ ہو کہ وہ علم طب جانتا ہے۔ پھر اس کے علاج سے نقصان ہو تو وہ ذمہ دار ہے ۔۔۔ عبدالعزیز کا بیان ہے کہ اس پر دیت لازم نہیں آئے گی جیسے رگ کاٹنے، زخم چیرنے یا داغ لگانے پر۔

بَابٌ ۳۸۲ الْقِصَاصُ مِنَ السِّنِّ۔

دانت کا قصاص

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ اُخْتُ اَنَسِ بْنِ النَّضْرِ ثَنِيَّةَ امْرَاَةٍ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ الْقِصَاصَ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا الْيَوْمَ قَالَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضُوْا بِاَرْشٍ اَخَذُوْهُ فَعَجِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قِيْلَ لَهٗ كَيْفَ يُقْتَصُّ مِنَ السِّنِّ قَالَ تُبْرَدُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن نضر کی بہن حضرت ربیع نے ایک عورت کا سامنے کا دانت توڑ دیا۔ پس وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے اللہ کی کتاب کے مطابق قصاص کا فیصلہ فرمایا۔ حضرت انس بن نضر عرض گزار ہوئے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ اس (حضرت ربیع) کا سامنے والا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ فرمایا، اے انس! اللہ کی کتاب میں قصاص ہے۔ پھر وہ لوگ دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دکھاتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ میں نے سنا کہ امام احمد بن حنبل سے کہا گیا کہ دانت کا قصاص کیسے لیا جائے، انہوں نے تُبْرَدُ فرمایا۔

ف۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی کہ ان کی بہن کا دانت نہیں توڑا جائے گا حالانکہ شریعت مطہرہ کے مطابق قصاص لازم آ رہا تھا۔ بالآخر جس عورت کا حضرت ربیع بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دانت توڑا تھا اس کے وارث دیت لینے پر رضامند ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت انس کو ان کی قسم میں سچا کر دکھایا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دکھاتا ہے۔ قیامت تک ایسے حضرات اولیاء اللہ کے رنگ میں ہوتے رہیں گے اور دوسرے انسانوں میں ان حضرات کا وجود جسم میں روح کی طرح ہے۔ یہی حضرات حق و صداقت کے نشان ہیں اور اہلسنت و جماعت کے سوا دوسری کسی بھی جماعت میں ان کا پایا جانا قطعاً ناممکن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۳۸ فِي الدَّابَّةِ تَنْفَحُ بِرِجْلِهَا۔

جب کسی کو جانور لات مار دے

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ۔

عثمان بن ابوشیبہ، محمد بن یزید، سفیان بن حسین، زہری، سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کے لات مارنے میں دیت نہیں ہے۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْعَجْمَاءُ الْمُنْفَلِتَةُ الَّتِي لَا يَكُونُ مَعَهَا أَحَدٌ وَتَكُونُ بِالنَّهَارِ وَلَا تَكُونُ بِاللَّيْلِ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْعَجْمَاءُ (مویشی) کے زخمی کر دینے کی دیت نہیں، کان میں دبنے کی دیت نہیں، کنوئیں میں ڈوبنے کی دیت نہیں اور زمین میں دبایا ہوا مال ملے تو اس میں خمس (پانچواں حصہ) ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اَلْعَجْمَاءُ وہ مویشی ہے جس کے ساتھ کوئی نہ ہو اور یہ واقعہ دن کے وقت ہوا ہو، رات کے وقت کا نہ ہو۔

بَابٌ ۳۸۵ فِي النَّارِ تَعَدَّى۔

۱۱۶۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح وَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ الصَّنْعَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارُ جُبَارٌ۔

اس آگ کا بیان جو پھیل جائے

محمد بن متوکل عسقلانی، عبد الرزاق — جعفر بن مسافر تنیسی، زید بن مبارک، عبد الملک صنعانی، معمر، ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگ لگ جانے پر تاوان نہیں ہے۔

بَابٌ ۳۸۶ جِنَايَةُ الْعَبْدِ يَكُونُ لِلْفُقَرَاءِ۔

۱۱۷۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا

غلام کی جنایت فقراء کے لیے ہے

ابو نضرہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مفلسوں میں سے کسی کے لڑکے نے کسی مالدار کے لڑکے کا کان کاٹ دیا۔ اس غریب لڑکے کے گھر والے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم مفلس آدمی ہیں۔ آپ نے ان پر کوئی دیت نہیں ڈالی۔

بَابٌ ۳۸۷ فِي مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا بَيْنَ قَوْمٍ۔

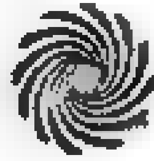
۱۱۷۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا أَوْ رِمِّيَّا تَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ أَوْ بِسَوْطٍ فَعَقْلُ

جو اندھا دھند کی لڑائی میں مارا جائے

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اندھا دھند کی لڑائی میں مارا گیا یا پتھراؤ میں کہ ان کے درمیان پتھر چلے یا کوڑے (لاٹھی چارج) تو اس کی دیت قتل خطا والی ہے اور جو دانستہ قتل کیا تو وہ

عَقْلُ خَطَإٍ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدَيْهِ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ - آخِرُ كِتَابِ الدِّيَاتِ -

قصاص دے۔ جو ان کے درمیان میں حائل ہوا تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کا، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے۔ کتاب الدیات ختم ہوئی۔





اوّل کتاب السُّنَّۃِ

اتباعِ سنّت کا بیان

باب ۳۸۸ فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ

۱۱۴۲ ـ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً۔

سنت کا مطلب

وہب بن بقیہ، خالد، محمد بن عمرو، ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودی اکہتّر یا بہتّر فرقوں میں بٹ گئے اور نصاریٰ بھی اکہتّر یا بہتّر فرقوں میں تقسیم ہو گئے لیکن میری امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔

ف: یہ سنن ابو داؤد کی کتاب السنۃ ہے اور اس کا پہلا باب امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۷۵ھ و ۲۰۲ھ) نے سنت کی تشریح میں باندھا ہے اور اس باب میں سب سے پہلی حدیث انہوں نے امتِ محمدیہ کے تہتّر فرقے ہو جانے کے متعلق پیش کی ہے۔ معلوم ہوا کہ سنت سے مراد طریقۂ رسول ہے یعنی امتِ محمدیہ کی صرف ایک ہی جماعت طریقۂ رسول پر رہے گی جو سوادِ اعظم ہے اور اس کے علاوہ باقی ۷۲ فرقے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے سے ہٹتے ہوئے بہکتا گمراہ، بدمذہب اور جہنمی ہوں گے جیسا کہ متعدد احادیثِ مطہرہ میں وارد ہوا ہے۔ چنانچہ حضور غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۱ھ و ۴۷۰ھ) نے اس سلسلے میں یوں تصریح فرمائی ہے۔

فاصل ثلاث وسبعين فرقة عشرة اصل السنة والخوارج والشيعة والجهمية والضرارية والنجارية والكلابية. فاهل السنة طائفة واحدة والخوارج خمس عشر فرقة والمعتزلة ست فرقة والمرجية اثنا عشر فرقة والشيعة اثنا وثلثون فرقة والجهمية والنجارية والضرارية والكلابية كل واحدة فرقة واحدة والمشبهة ثلث فرق فجميع ذلك ثلاث وسبعون فرقة على ما اخبر به النبي صلى الله عليه وسلم واما الفرقة الناجية فهي اهل السنة والجماعة۔

پس تہتّر فرقوں کی اصل دس فرقے ہیں یعنی اہلسنت، خوارج، شیعہ، معتزلہ، مرجیہ، مشبہ، جہمیہ، ضراریہ، نجاریہ اور کلابیہ۔ چنانچہ اہلسنت و جماعت کا ایک ہی فرقہ ہے جبکہ خوارج کے پندرہ فرقے ہیں، معتزلہ کے چھ فرقے، مرجیہ کے بارہ فرقے، شیعہ کے بتیس فرقے، جہمیہ، نجاریہ، ضراریہ اور کلابیہ میں سے ہر ایک فرقے کا ایک ہی فرقہ ہے اور مشبہ کے تین فرقے ہیں تو یہ سب مل کر تہتّر فرقے ہو گئے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی اور ان میں سے نجات پانے والا فرقہ اہلسنت و جماعت ہے۔

(غنیۃ الطالبین، جلد اول، مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۹)

٭٭٭

معلوم ہوا کہ علیحدہ فرقہ بنانا اور حضور کی بنائی ہوئی جماعت سے جدا ہو کر اپنا علیحدہ فرقہ بنانا گویا اپنے آپ کو جہنم میں لے جانا ہے۔ یہ زندہ حقیقت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت وہی ہے جو مختلف فرقِ باطلہ کے ظہور میں آنے پر اہلسنت وجماعت کے نام سے موسوم ہوئی تاکہ وہ گمراہ فرقوں سے ممتاز رہے۔ اس جماعت سے نکلنا قرآن وحدیث کی رو سے مخالفتِ رسول ہے جیسا کہ پروردگارِ عالم نے اس بارے میں تصریح فرمائی ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا

(۴:۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے اس کے بعد کہ ہدایت اس کے لیے ظاہر ہو چکی اور مسلمانوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے پر چلے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرا ہے اور جہنم میں ڈالیں گے جو پلٹنے کی بری جگہ ہے۔

۴۵۹۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ نَا صَفْوَانُ ح وَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ نَحْوَهُ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَازِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَامَ فَقَالَ أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَإِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ زَادَ ابْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو فِي حَدِيثَيْهِمَا وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ وَقَالَ عَمْرٌو الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ۔

احمد بن حنبل اور محمد بن یحیٰی، ابو المغیرہ، صفوان — عمرو بن عثمان، بقیہ، صفوان، ازہر بن عبد اللہ حرازی، ابو عامر ہوزنی سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ کہ تم سے پہلے اہلِ کتاب بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور عنقریب یہ امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ بہتّر فرقے تو جہنم میں جائیں گے اور ایک ہی فرقہ جنت میں جائے گا، وہی سب سے بڑی جماعت ہے۔ ابن یحیٰی اور عمرو بن عثمان نے اپنی اپنی حدیثوں میں یہ بھی کہا۔ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے کہ گمراہی اُن میں یوں سرایت کر جائے گی جیسے باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے۔ عمرو بن عثمان نے کہا جیسے سگ گزیدہ کے جسم میں زہر داخل ہو جاتا ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ اس سے نہیں بچتا۔

ف:۔ مقصد یہی ہے کہ ایک مسلمان کہلانے والا اُسی جماعت میں رہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تیار کی تھی اور فرقِ باطلہ کے منظرِ عام پر آنے کے وقت اس نے اپنے آپ کو اہلسنت وجماعت کے نام سے موسوم ومشتہر کیا۔ اس جماعت سے نکل کر اپنا علیحدہ فرقہ قائم کرنا یا اس طرح قائم ہونے والے کسی بھی گمراہ فرقے میں شامل ہونا بہت بڑی بدعت ہے۔ اہلسنت وجماعت کے سوا جتنے بھی فرقے ہیں وہ سب بدعتی، گمراہ اور بد مذہب ہیں۔ مسلمانوں کے پاس جتنا بھی علمی اور قلمی سرمایہ ہے، وہ سارے کا سارا اہلسنت وجماعت کے بزرگوں کا ہے۔ دوسری جماعتوں کے پاس خاک دھول کے

سوا کچھ بھی نہیں۔ قرآن و حدیث اور ان سے متعلقہ تمام علوم سوائے معمولی حصہ کے اسی گروہ سے یہاں تک آئے ہیں دیگر فرقوں میں کچھ کھپ گئے بعض سینہ بسینہ ہوئے دو تین پشتوں کے بعد دیگرے مٹتے چلے جائیں گے۔ قیامت تک باقی رہنے والا یہی گروہ ہے جو مسلمانوں کا سواد اعظم اور ناجی گروہ ہے۔ سرزمین پاک و ہند میں اہلسنت و جماعت کے سوا بعض دیگر فرقوں کی جو بیل اور جھنڈ بہرت نظر آتی ہے اور بعض بظاہر بڑے خوشنما رنگوں میں عوام الناس کو اپنے پیچھے لگانے میں کوشاں نظر آتے ہیں تو اس ملک پر انگریزوں کی حکومت قائم ہونے سے پہلے ان تمام فرقوں کا دور دور تک نام و نشان بھی نہیں تھا یہ برطانوی گورنمنٹ نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت ملت اسلامیہ کو تختہ مشق بنانے کے لیے ہیں جو معلوم نہیں کب تک لوگوں کے دین و ایمان پر دین و مذہب کے ڈاکے ڈالتے رہیں گے۔ اہلسنت و جماعت کی حقانیت کے بارے میں خاتم المحققین، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) نے لکھا ہے۔

اگر گویند بچہ معلوم شد کہ فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت اند و ایں راہ راست و راہ خداست و دیگر ہمہ راہ اسے نادرست و ہر فرقہ دعویٰ میکند کہ بر راہ راست است و مذہب وے حق۔ جوابش آنکہ ایں چیزے نیست کہ بمجرد دعویٰ تمام شود، برہان باید و برہان حقیت اہلسنت و جماعت آنست کہ ایں دین اسلام نقل آمدہ است و بمجرد عقل آں را راہی نیست و بتواتر اخبار معلوم شدہ و تتبع و تفحص احادیث و آثار متیقن گشتہ کہ سلف صالح از صحابہ و تابعین باحسان و من بعدہم ہمہ بریں اعتقاد و بریں طریقہ بودہ اند و ایں بدعہا و ہوا در مذہب و اقوال بعد از صدر اول حادث شدہ و از صحابہ و سلف متقدمین ہیچ کس براں نبودہ و ایشاں تبری بودہ اند ازاں و بعد از حدوث آں رابطہ صحبت و محبت کہ بآں قوم قطع کردہ و رد فرمودہ و محدثین اصحاب کتب ستہ و غیرہا از کتب مشہورہ معتمدہ کہ مبنی و مدار احکام اسلام بر آنہا افتادہ و ائمہ فقہائے ارباب مذاہب اربعہ و غیرہم من کان فی طبقتہم بودہ اند ہمہ بریں مذہب بودہ اند و اشاعرہ و ماتریدیہ کہ ائمہ اصول کلام اند تائید مذہب سلف نمودہ و بدلائل عقلیہ آنرا اثبات کردہ و آنچہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اجماع سلف براں رفتہ بودہ مؤکد ساختہ اند ولہٰذا نام ایشاں اہل سنت و جماعت افتادہ۔ اگرچہ ایں نام حادث است

اگر کہیں کہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ ناجی گروہ اہلسنت و جماعت کا ہے، یہی راہ راست اور خدا کی طرف جانے کا راستہ ہے اور دوسرے تمام راستے جہنم کے رستے ہیں حالانکہ ہر فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ راہ راست پر ہے اور اس کا مذہب برحق ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کوئی بات نہیں ہوئی کیونکہ خالی دعویٰ کافی نہیں ہوتا، دلیل چاہیے چنانچہ اہلسنت و جماعت کے برحق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس کا دین اسلام نقل ہوتا آیا ہے جبکہ یہاں محض عقل کا دخل نہیں ہوتی اور متواتر خبروں سے معلوم ہوا نیز احادیث و آثار کی چھان بین سے یقینی ہوا کہ سلف صالحین میں سے صحابہ و تابعین اور ان کے بعد والے تمام بزرگ اسی عقیدے اور طریقہ پر تھے۔ مذہب اور مشاہدات اکابر میں بدعت اور من مانے اقوال کی ملاوٹ صدر اول کے بعد واقع ہوئی۔ صحابہ اور پہلے بزرگوں میں سے کوئی بھی ان کے طریقوں پر نہ تھا اور وہ ان لوگوں سے بری تھے۔ جب ایسا ہونے کے بعد ان فرقوں نے ان لوگوں سے صحبت و محبت کا رشتہ توڑ لیا اور رد کیا۔ صحاح ستہ والے محدثین اور دوسری مشہور و قابل اعتماد کتابوں والے کہ جن پر اسلامی احکام کا دارومدار ہے اور مذاہب اربعہ کے ائمہ مجتہدین اور ان کی جماعت سے تعلق رکھنے والے جتنے فقہاء ان کے طبقے میں ہیں، سب اسی مذہب پر تھے اور اشاعرہ و ماتریدیہ کہ اصول و کلام کے امام ہیں انہوں نے بھی سلف کے مذہب کی تائید کی اور عقلی دلائل سے اسے ثابت کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور سلف کے اجماع سے ثابت ہے اسے مؤکد کیا اسی لیے تو اس جماعت کا نام اہل سنت و جماعت

...نا مذہب و اعتقاد ایشان قدیم است و طریقہ ایشان اتباع احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و اقتدا با آثار سنت و حمل نصوص بر ظاہر است۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۱۴۰، ۱۴۱)

تھا۔ اگرچہ یہ نام بعد میں رکھا گیا لیکن ان کا مذہب اور عقیدہ وہی قدیم ہے اور ان حضرات کا طریقہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث اور اسلاف کے ارشادات کی پیروی کرتے ہیں اور نصوص کو ان کے ظاہری معانی پر محمول کرتے ہیں۔

اپنے دور میں سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان ثابت ہونے والے بزرگ یعنی امام ربانی، غوث صمدانی حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) نے مسلمانوں کے تہتر فرقوں میں سے ایک ناجی گروہ کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ہے:

طریق النجاة متابعة اهل السنة والجماعة كثرهم الله سبحانه في الاقوال والافعال وفي الاصول والفروع فانهم الفرقة الناجية وما سواهم من الفرق فهم في معرض الزوال وشرف الهلاك علمه اليوم احد اولم يعلم اتاك الغد فيعلمه كل احد ولا ينفع (مکتوبات، دفتر اول، مکتوب ۶۹)

نجات کا راستہ اہل سنت و جماعت کی پیروی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اقوال و افعال اور اصول و فروع میں برکت مرحمت فرمائے کیونکہ نجات پانے والی جماعت یہی ہے اور ان کے سوا باقی سب فرقے زوال اور ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں۔ آج خواہ کسی کو اس بات کا علم نہ ہو لیکن کل ہر ایک جان لے گا لیکن وہ جاننا فائدہ نہ دے گا۔

اسی حدیث شریف کے مطابق آج ہر گمراہ کے اندر گمراہی اس درجہ رچی بسی ہوئی ہے کہ دیدہ و دانستہ ہر ایک اہل سنت و جماعت کو صراط مستقیم سے ہٹانے، اس کے بھولے بھالے عوام کو اپنے پیچھے لگانے اور حق کو مٹا کر باطل کا سکہ بٹھانے میں شب و روز کوشاں ہے۔ گریبانوں میں جھانک کر دیکھنے کی زحمت نہیں اٹھاتے کہ جس راستے پر وہ گامزن ہیں کہیں وہ جہنم تک تو نہیں پہنچاتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مدعی اسلام کو عقل سلیم اور حق کی ہدایت دے۔ آمین یا الٰہ العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

بَابُ ۳۸۵ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ وَاتِّبَاعِ الْمُتَشَابِهِ مِنَ الْقُرْآنِ

جھگڑے کی ممانعت اور قرآنی متشابہات کا اتباع کرنا

۱۱۷۴ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ إِلَى أُولِي الْأَلْبَابِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وہی ذات ہے جس نے تم پر کتاب اتاری جس میں کچھ واضح آیتیں ہیں، یہی کتاب کی اصل ہیں اور دوسری متشابہ ہیں (۳: ۷)۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) نام لیا ہے کہ ان سے بچ کر رہا کرو۔

ف ۔ سنت کے قائلین کو یہ دوسری نشانی بیان ہوئی جو اصطلاح شرع میں جماعت ہے کہ جو حق اور گمراہ اگر قرآن مجید کی متشابہ

آیات کو من مانے مفہوم و مطالب کے قالب میں ڈھال کر بے خبر لوگوں کو دھوکا دیتے اور اپنی علامگی کا سکہ جمایا کرتے ہیں۔ یہ بیماری آج خوب زوروں پر ہے بلکہ ان سے تجاوز کر کے محکمات کے مفہوم میں الحاق سے اختلاف کر کے زور یہ ہے سے لے کر اصول تک میں زور شور سے دعاوی کر رہے ہیں۔ عقیدۂ توحید و رسالت کے خود ساختہ مفہوم گھڑ کر ایک ملت سے اہلسنت و جماعت کو بے دھڑک مشرک ٹھہرایا جا رہا ہے۔ خوارج کی مردہ ہڈیوں کو دوبارہ زندہ کر کے ان آیتوں کو جو کفار کے حق میں نازل ہوئی تھیں انھیں مسلمانوں پر چسپاں کر کے انہیں کافر و مشرک کہا جاتا ہے۔ جن کے بارے میں جو آیتیں نازل ہوئی تھیں انہیں انبیائے کرام اور اولیائے عظام پر ڈھالا جا رہا ہے۔ اس ظلم ظریفی پر ان لوگوں سے یہ بھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا کہ وہ اپنی عاقبت کے لیے کیا سرمایہ جمع کر رہا ہے اور اس کا انجام کیا ہوگا۔ کاش! ایسے لوگوں کی آج ہی آنکھیں کھل جائیں ورنہ کل جب کھلیں تو فائدہ کیا ہوگا! یہی کہ خذوہ فغلّوہ ثم الجحیم صلّوہ۔

باب ۳۹۰ مُجَانَبَةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَبُغْضِهِمْ

خواہش پرستوں سے بچنا اور نفرت کرنا

١١٧٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام اعمال سے افضل اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ کے لیے دشمنی رکھنا ہے۔ ....

١١٧٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَذَكَرَ ابْنُ السَّرْحِ قِصَّةَ تَخَلُّفِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ حَتّٰى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ سَاقَ خَبَرَ تَنْزِيلِ تَوْبَتِهِ۔

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے جو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راستہ بتایا کرتے تھے جبکہ وہ نابینا ہو گئے تھے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک سے وہ واقعہ سنا جبکہ غزوۂ تبوک میں وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ یہاں تک کہ کافی دنوں بعد ایک روز میں نے حضرت ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھاندی جو میرے چچا زاد بھائی تھے میں نے انہیں سلام کیا تو خدا کی قسم انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی توبہ کا حکم نازل ہونے تک۔

باب ۳۹۱ تَرْكِ السَّلَامِ عَلٰى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ

نفس پرستوں کو سلام نہ کرنا

١١٧٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ

یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ

نا عطاء الخراساني عن يحيى بن يعمر عن عمار بن ياسر قال قدمت على أهلي وقد تشققت يداي فخلقوني بزعفران فغدوت على النبي صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه فلم يرد علي وقال اذهب فاغسل هذا عنك.

۱۱۷۸ - حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن ثابت البناني عن شمية عن عائشة أنه اعتل بعير لصفية بنت حيي وعند زينب فضل ظهر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لزينب أعطيها بعيرا فقالت أنا أعطي تلك اليهودية فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم فهجرها ذا الحجة والمحرم وبعض صفر.

باب ٣٩٢ النهي عن الجدال في القرآن

۱۱۷۹ - حدثنا أحمد بن حنبل نا يزيد قال أنا محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المراء في القرآن كفر.

باب ٣٩٣ في لزوم السنة

۱۱۸۰ - حدثنا عبد الوهاب بن نجدة نا أبو عمرو بن كثير بن دينار عن حريز بن عثمان عن عبد الرحمن بن أبي عوف عن المقدام بن معديكرب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال ألا إني أوتيت الكتاب ومثله معه ألا يوشك رجل شبعان على أريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فأحلوه وما وجدتم فيه من حرام فحرموه ألا لا يحل لكم الحمار الأهلي

تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا تو میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے میرے ہاتھوں میں زعفران لگا دیا۔ صبح کے وقت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا: جاؤ اسے اپنے ہاتھوں سے دھو ڈالو۔

سمیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی کا اونٹ بیمار ہو گیا اور حضرت زینب کے پاس ایک زائد اونٹ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے فرمایا کہ ایک اونٹ انہیں دے دو۔ انہوں نے کہا: میں اس یہودیہ کو دے دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس بات پر ناراض ہو گئے جس کے باعث ذوالحجہ، محرم اور صفر کے کچھ دنوں تک ان سے کلام نہ کیا۔

قرآن مجید کے بارے میں جھگڑنے کی ممانعت

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

سنت کو لازم پکڑنا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اور بھی اسی جیسی۔ خبردار ہو جاؤ، قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا آدمی اپنی مسند سے ٹیک لگائے ہوئے کہے گا کہ تمہارے لیے صرف قرآن مجید ہے جو چیز اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ آگاہ رہو میں تمہارے لیے گھریلو گدھے کو حلال قرار نہیں دیتا اور نہ درندوں میں سے کسی کو اور نہ ذمی

وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

کے پڑے ہوئے مال کو مگر جبکہ مالک اس کی ضرورت نہ رکھے اور جو کسی قوم کے پاس ٹھہرے تو اس کی مہمانی کرنا ان لوگوں پر لازم ہے اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اپنی مہمانی کے بقدر ان سے لینے کا استحقاق حاصل ہے۔

ف: قرآن مجید پر ایمان لانے کا دعویٰ کرنا اور احادیث کی حجیت کا انکار کرنا بہت بڑی بدعت اور گمراہی ہے۔ احادیث سے منہ موڑ کر قرآن مجید پر عمل کیا ہی نہیں جا سکتا۔ مگر حدیث کی ضرورت درحقیقت صحابہ کرام ان آیتوں کو سمجھتے رہتے جن کا نزول ہوتا تھا اور ان کے مطابق عمل کرتے رہتے۔ ہر معاملے میں بارگاہ رسالت کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس کی چنداں ضرورت ہی محسوس نہ کرتے۔ وہ جانتے تھے کہ نزول قرآن ایسے چالیس سال پہلے انہیں اس لیے دنیا میں بھیجا گیا تھا کہ ہر پہلو سے انہیں دیکھیں اور ان سے قرآن کریم پر عمل کر سکیں۔ منکر حدیث کا فتنہ بہت بڑی بدعت و گمراہی ہے جو ترک تقلید کے فتنے کی بدولت معرض وجود میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر قسم کے فتنوں سے بچائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر کرے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

۱۱۸۱ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ عَائِذَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَّا قَالَ اللَّهُ حَكَمٌ قِسْطٌ هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ فَيُوشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُولَ مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ فَإِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ وَأُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ قُلْتُ لِمُعَاذٍ مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللَّهُ أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ

ابو ادریس خولانی عائذ اللہ نے یزید بن عمیرہ سے روایت کی جو حضرت معاذ بن جبل کے مصاحبوں سے تھے کہ حضرت معاذ بن جبل جب بھی کسی مجلس میں وعظ کرنے کے لیے بیٹھتے تو فرماتے: اللہ ہی حاکم اور انصاف کرنے والا ہے۔ شک کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ چنانچہ ایک روز حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بیشک تمہارے پیچھے ایک فتنہ ہے۔ اس میں مال کی کثرت ہوگی۔ قرآن مجید کے سامنے کھل جائیں گے، یہاں تک کہ مومن اور منافق، مرد اور عورت، بچہ اور بوڑھا، غلام اور آزاد ہر کوئی اسے حاصل کرے گا۔ قریب ہے کہ ایک کہنے والا کہے گا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں قرآن مجید کا عالم ہوں۔ یہ لوگ میری پیروی نہیں کریں گے جب تک میں اس کے سوا کوئی نیا شوشہ کھڑا نہ کروں۔ تم اس شخص سے اور اس کے نئے شوشے سے بچتے رہنا کیونکہ جو نئی بات نکالی جائے گی وہ گمراہی ہے اور میں تمہیں عالم دین کی گمراہی سے ڈراتا ہوں کیونکہ شیطان گمراہی کی بات عالم دین کی زبان سے کہہ جاتا ہے اور بیشک منافق سچی بات کہہ جاتا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، مجھے کیسے معلوم ہو کہ عالم دین نے گمراہی کی بات کہہ دی ہے اور منافق کی یہ بات سچی ہے!

تجنب من كلام الحكيم المشتهات التي يقال لها ما هذه ولا يثنينك ذلك عنه فإنه لعله أن يراجع وتلق الحق إذا سمعته فإن على الحق نوراً قال أبو داود قال معمر عن الزهري في هذا الحديث ولا ينئينك ذلك عنه مكان يثنينك وقال صالح بن كيسان عن الزهري في هذا المشبهات مكان المشتهات وقال لا يثنينك كما قال عقيل وقال ابن إسحاق عن الزهري قال بلى ما تشابه عليك من قول الحكيم حتى تقول ما أراد بهذه الكلمة۔

فرما گیا ہو نہیں۔ عالم دین کی لغزشات سے اجتناب کرو جس کے لیے اہل علم کہہ دیتے ہیں کہ یہ کیا ہے لہٰذا اس کی وجہ سے عالم کو نہ چھوڑ دو کیونکہ وہ رجوع کر سکتا ہے اور تم سے حق سن کر حق کو قبول کرو کیونکہ حق میں نور ہوتا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا ہے کہ معمر نے زہری سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یثنینک کی جگہ لا ینئینک کہا ہے اور صالح بن کیسان نے زہری سے روایت کرتے ہوئے المشتہرات کی جگہ المشبہات کہا ہے اور عقیل کی طرح لا یثنینک کہا ہے۔ ابن اسحاق نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا ہاں کیوں نہیں عالم دین کی جو بات تمہیں شبہ میں ڈالے تو تم سوچ کر اس میں غور و فکر کرو کہ اس بات کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

ف: ماضی قریب کا فتنہ تمام فتنوں سے سخت تر اور خطرناک ہے۔ شیطان اسی کوشش میں رہتا ہے کہ مسلمانوں کا دین و ایمان برباد کرنے والی کوئی بات کسی عالم سے کہلوائی جائے۔ جب وہ اس میں کامیاب ہوتا ہے تو ایک جانب بہت سے مسلمان اس کی تائید کرنے لگتے ہیں اور دوسری طرف حق کے علمبرداروں سے اس کی جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ متحدہ ہندوستان کے اندر انگریزی حکومت نے اپنے پرانے نمک خواروں کے ساتھ مل کر ایسے علماء سے ایسی باتیں کہلوائیں جنہیں پڑھ کر آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کیا علم و فضل کے دعوے دار ایسی بکواس کرنے والے ہی نہیں تھے جو اسی وجہ سے ہوا دار ہو گئے تھے؟ ان چند علماء کی تحریروں نے مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کے خرمن میں جو آگ لگائی وہ ڈیڑھ صدی گزر جانے کے بعد بھی آج تک بجھنے میں نہیں آئی بلکہ زیادہ ہی بھڑکتی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان گمراہ گروں کے حمایتیوں کو چشم بینا عطا کرے تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ انہوں نے اپنی عاقبت کے لیے کیا سامان جمع کیا ہے۔

۱۱۸۳ـ حدثنا محمد بن كثير قال أنا سفيان قال كتب رجل إلى عمر بن عبد العزيز يسأله عن القدر ح وثنا الربيع بن سليمان المؤذن قال قال سمعت سفيان الثوري يحدثنا عن النضر ح وثنا هناد بن السري عن قبيصة قال ثنا أبو رجاء عن أبي الصلت وهذا لفظ حديث ابن كثير ومعناهم قال كتب رجل إلى عمر بن عبد العزيز يسأله عن القدر فكتب أما بعد أوصيك بتقوى الله والاقتصاد في أمره واتباع سنة نبيه

محمد بن کثیر، سفیان ——— ربیع بن سلیمان مؤذن، اسد بن موسیٰ، حماد بن دلیل، سفیان ثوری، نضر ——— ہناد بن سری، قبیصہ، ابو رجاء، ابو الصلت کا بیان ہے کہ ایک شخص نے تقدیر کے متعلق پوچھتے ہوئے حضرت عمر بن عبد العزیز کے لیے لکھا۔ انہوں نے جواب لکھا۔ اما بعد! میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے اتباع کی اور ان نئی باتوں کو ترک کرنے کی جو جاری کرنے والوں نے کی ہوں جبکہ حضور کی سنت جاری ہو چکی۔ تو انہیں نکالنے سے عاجز ہو بیٹھے مگر تم پر سنت کی پیروی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرْكِ مَا أَحْدَثَ
الْمُحْدِثُونَ بَعْدَ مَا جَرَتْ بِهِ سُنَّتُهُ وَكُفُوا
مُؤْنَتَهُ فَعَلَيْكَ بِلُزُومِ السُّنَّةِ فَإِنَّهَا لَكَ
بِإِذْنِ اللهِ عِصْمَةٌ ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّهُ لَمْ يَبْتَدِعِ
النَّاسُ بِدْعَةً إِلَّا قَدْ مَضَى قَبْلَهَا مَا هُوَ
دَلِيلٌ عَلَيْهَا أَوْ عِبْرَةٌ فِيهَا فَإِنَّ السُّنَّةَ إِنَّمَا
سَنَّهَا مَنْ قَدْ عَلِمَ مَا فِي خِلَافِهَا وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ
كَثِيرٍ مَنْ قَدْ عَلِمَ مِنَ الْخَطَإِ وَالزَّلَلِ وَالْحُمْقِ
وَالتَّعَمُّقِ فَارْضَ لِنَفْسِكَ مَا رَضِيَ بِهِ الْقَوْمُ
لِأَنْفُسِهِمْ فَإِنَّهُمْ عَلَى عِلْمٍ وَقَفُوا وَبِبَصَرٍ نَافِذٍ
كَفُّوا وَلَهُمْ عَلَى كَشْفِ الْأُمُورِ كَانُوا أَقْوَى وَبِفَضْلِ
مَا كَانُوا فِيهِ أَوْلَى فَإِنْ كَانَ الْهُدَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ
لَقَدْ سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَيْهِ وَلَئِنْ قُلْتُمْ إِنَّمَا حَدَثَ
بَعْدَهُمْ مَا أَحْدَثَهُ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ وَ
رَغِبَ بِنَفْسِهِ عَنْهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمُ السَّابِقُونَ
فَقَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ بِمَا يَكْفِي وَوَصَفُوا مِنْهُ مَا يَشْفِي
فَمَا دُونَهُمْ مِنْ مَقْصَرٍ وَمَا فَوْقَهُمْ مِنْ مَحْسَرٍ
وَقَدْ قَصَّرَ قَوْمٌ دُونَهُمْ فَجَفَوْا وَطَمَحَ عَنْهُمْ
أَقْوَامٌ فَغَلَوْا وَإِنَّهُمْ بَيْنَ ذَلِكَ لَعَلَى هُدًى
مُسْتَقِيمٍ كَتَبْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ
فَعَلَى الْخَبِيرِ بِإِذْنِ اللهِ وَقَعْتَ مَا أَعْلَمُ مَا أَحْدَثَ
النَّاسُ مِنْ مُحْدَثَةٍ وَلَا ابْتَدَعُوا مِنْ بِدْعَةٍ
هِيَ أَبْيَنُ أَثَرًا وَلَا أَثْبَتُ أَمْرًا مِنَ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ
لَقَدْ كَانَ ذِكْرُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجُهَلَاءِ يَتَكَلَّمُونَ
بِهِ فِي كَلَامِهِمْ وَفِي شِعْرِهِمْ يُعَزُّونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ
عَلَى مَا فَاتَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ بَعْدُ إِلَّا شِدَّةً
وَلَقَدْ ذَكَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا حَدِيثَيْنِ وَقَدْ سَمِعَهُ
مِنْهُ الْمُسْلِمُونَ فَتَكَلَّمُوا بِهِ فِي حَيَاتِهِ

لازم ہے کیونکہ اللہ کے حکم سے تمہارے لیے اسی میں بچاؤ
ہے۔ پھر جان لو کہ لوگوں نے کوئی بدعت جاری نہیں کی مگر اس
سے پہلے گزر چکا کہ اس کے بدعت ہونے کی کیا دلیل ہے
اور اس میں کیا عبرت ہے کیونکہ سنت اس ہستی کا طریقہ ہے
جو اس کے خلاف کی مضرت کو جانتے تھے۔ ابن کثیر نے یہ
نہیں کہا۔ جو اس کے خلاف کی خطائیں، لغزشیں، حماقت اور باریکیاں
کو جانتے تھے۔ تم اسی طریقہ پر راضی رہنا جس پر اسلاف راضی
رہے کیونکہ وہ علم دین سے پوری طرح واقف تھے۔ جس
کام سے انہوں نے روکا وہ انکی دور بصیرت تھا۔ وہ معاملات
کو کھولنے کی تم سے زیادہ اہلیت رکھتے تھے اور جو فضیلت انہیں
حاصل تھی اس کے باعث وہ تم سے بہتر تھے۔ اگر وہ ہدایت کی
ہے جس پر تم ہو تو یقیناً تم ان سے بڑھ گئے۔ مگر تم یہ کہو کہ انکے
بعد ہی نکلی تو نکالنے والوں نے اسلاف کے راستے کے علاوہ
راستہ نکال لیا ہے لیکن اس سے منہ موڑ لیتے ہیں تو سنت اسلاف
ہی کارآمد ہے انہوں نے ہر بات کو بطور کفایت بیان
کیا اور شافی ہے۔ جو ان کے سوا ہے وہ کمی کرنے والا ہے یا
بڑھ جانے والا۔ کچھ لوگوں نے کمی کی اور ان سے کم رہ گئے اور بعض
لوگ ان سے بڑھ گئے اور غلو کیا۔ حالانکہ اسلاف ان کے درمیان
صراط مستقیم پر تھے۔ تم نے اقرار تقدیر کے متعلق پوچھا سو خدا
کے فضل سے پوچھا جو اس کے حکم سے بتا سکتا ہے۔ تم نے
ایسی بات پوچھی کہ لوگوں نے جتنی بھی باتیں نکالیں اور جتنی بدعتیں
نکالیں یہ ان سب سے زیادہ واضح ہے اور تقدیر کا
اقرار بہت پختہ ہے یہاں تک کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ بھی
گفتگو اور شعروں میں اس کا ذکر کرتے اور اس کے باعث جو
نقصان ہو جاتا اس پر اپنے آپ کو ملامت کرتے۔ پھر اسلام نے
اس میں اور شدت پیدا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک دو حدیثوں میں نہیں بلکہ متعدد بار اس کا ذکر فرمایا۔ مسلمانوں نے
آپ سے سنا اور آپ کی حیات میں کہا اور بعد وصال بھی یہ کلام
کیا یقین سے حق تعالیٰ کی تسلیم سے اور خود کو ضعیف سمجھتے

وَبَعْدُ وَقَالُوا يَقِينًا وَتَسْلِيمًا لِرَبِّهِمْ وَتَضْعِيفًا لِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ وَلَمْ يُحْصِهِ كِتَابُهُ وَلَمْ يَمْضِ فِيهِ قَدَرُهُ فَإِنَّهُ مَعَ ذَلِكَ لَفِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ مِنْهُ اقْتَبَسُوهُ وَمِنْهُ تَعَلَّمُوهُ وَلَئِنْ قُلْتُمْ لِمَ أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ كَذَا وَلِمَ قَالَ كَذَا لَقَدْ قَرَءُوا مِنْهُ مَا قَرَأْتُمْ وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ وَقَالُوا بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّهِ بِكِتَابٍ وَقَدَرٍ وَمَا يُقَدَّرْ يَكُنْ وَمَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا نَمْلِكُ لِأَنْفُسِنَا نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ثُمَّ رَغِبُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهِبُوا.

کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں جو خدا کے علم میں نہ ہو اور اللہ نے اسے لکھ نہ دیا ہو اور جس میں تقدیر جاری نہ کر دی ہو اور اللہ ہی کے ساتھ ہے جس کا علم کتاب میں ہے اسی سے وہ اقتباس کرتے اور قرآن ہی سے سیکھتے سکتے ہو۔ اگر تم کہو کہ اللہ نے ایسی آیت کیوں نازل فرمائی ایسا کیوں فرمایا تو اسلاف نے بھی ایسے پڑھا تھا اور جو تم پڑھتے ہو۔ وہ ان کا صحیح مفہوم جانتے تھے جس سے تم بے خبر ہو اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ سب کچھ ایک کتاب میں ہے۔ جو اس نے جاری مقرر فرما دیا۔ جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا ہم اپنی جانوں کے نفع کے مالک نہیں اور نہ نقصان کے۔ پھر وہ نیکیوں کی طرف راغب ہوئے اور برائیوں سے بچتے رہے۔

١١٨٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ نَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ لِابْنِ عُمَرَ صَدِيقٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُكَاتِبُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ.

احمد بن حنبل، عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، ابو صخر، نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اہل شام سے ایک دوست تھا جو آپ سے خط و کتابت رکھتا تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر نے اس کے لیے خط لکھا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ مسئلہ تقدیر میں تم نے کچھ کلام (انکار) کیا ہے، لہذا میرے پاس آئندہ خط نہ لکھنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے۔

١١٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ يَا أَبَا سَعِيدٍ أَخْبِرْنِي عَنْ آدَمَ أَلِلسَّمَاءِ خُلِقَ أَمْ لِلْأَرْضِ قَالَ لَا بَلْ لِلْأَرْضِ قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوِ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا يَفْتِنُونَ بِضَلَالَتِهِمْ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَحِيمَ.

خالد حذاء کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن بصری سے کہا، اے ابو سعید! مجھے بتائیے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو آسمان کے لیے پیدا فرمایا تھا یا زمین کے لیے؟ فرمایا، نہیں بلکہ زمین کے لیے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر وہ بچے رہتے اور اس درخت سے نہ کھاتے تب؟ فرمایا کہ نہیں اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے اس ارشاد ربانی کے متعلق بتائیے، تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں مگر اسی کو جو جہنم میں جانے والا ہے (۳۷: ۱۶۲، ۱۶۳)۔ فرمایا کہ شیاطین اپنی گمراہی کے جال میں نہیں پھنسا سکتے مگر اسی کو جس پر اللہ تعالیٰ نے جہنم واجب کر دی ہے۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ قَالَ خَلَقَ هَؤُلَاءِ لِهَذِهِ وَهَؤُلَاءِ لِهَذِهِ۔

خالد حذاء نے امام حسن بصری سے ارشاد باری تعالیٰ۔ اور اسی کے لیے ہم نے انہیں پیدا کیا ہے (۱۱: ۱۱۹) کے متعلق پوچھا فرمایا کہ انہیں جنت اور انہیں جہنم کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا إِسْمَاعِيلُ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ۔

خالد حذاء کا بیان ہے کہ میں نے حسن بصری سے۔ تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں مگر اسی کو جو جہنم میں جلنے گا (۳۷: ۱۶۲) کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ سوائے اس کے جس کا جہنم میں جانا اللہ تعالیٰ نے واجب کر دیا ہو۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَأَنْ يَسْقُطَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ الْأَمْرُ بِيَدِي۔

حمید کا بیان ہے کہ امام حسن بصری فرمایا کرتے کہ اگر میں آسمان سے گر پڑوں تو یہ مجھے یوں کہنے سے زیادہ پسند ہے کہ معاملہ میرے اختیار میں ہے۔

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ نَا حُمَيْدٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَسَنُ مَكَّةَ فَكَلَّمَنِي فُقَهَاءُ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ أُكَلِّمَهُ فِي أَنْ يَجْلِسَ لَهُمْ يَوْمًا يَعِظُهُمْ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ فَاجْتَمَعُوا فَخَطَبَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَخْطَبَ مِنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَلَقَ الشَّيْطَانَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ خَلَقَ اللهُ الشَّيْطَانَ وَخَلَقَ الْخَيْرَ وَخَلَقَ الشَّرَّ قَالَ الرَّجُلُ قَاتَلَهُمُ اللهُ كَيْفَ يَكْذِبُونَ عَلَى هَذَا الشَّيْخِ۔

حمید کا بیان ہے کہ امام حسن بصری ہمارے پاس مکہ معظمہ میں آئے۔ اہل مکہ کے فقہاء نے مجھ سے کہا کہ اُن سے ایک جلسے کے لیے عرض کروں جس میں وہ ایک روز وعظ فرمائیں۔ انہوں نے مان لیا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے تو انہوں نے خطاب فرمایا۔ میں نے ان سے بہتر مقرر نہیں دیکھا۔ ایک آدمی نے کہا۔ اے ابو سعید! شیطان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا سبحان اللہ کیا اللہ کے سوا بھی کوئی خالق ہے؟ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اسی نے خیر اور شر کو پیدا فرمایا ہے۔ ایک آدمی نے کہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں غارت کرے۔ کس طرح اس بزرگ پر بہتان باندھتے ہیں۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنِ الْحَسَنِ كَذَلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ قَالَ الشِّرْكُ۔

حمید طویل نے حسن بصری سے۔ اسی طرح ہم اس جھٹلانے کو گنہگاروں کے دلوں میں راہ دیتے ہیں (۱۵: ۱۲) کے متعلق روایت کی کہ شرک کو۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ غَيْرُ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدٍ الصِّيدِ عَنِ الْحَسَنِ

محمد بن کثیر، سفیان، ایک آدمی، سفیان، عبید الصید، امام حسن بصری سے ارشاد خداوندی۔ اور حائل کر دیا اُن کے اندر جو وہ چاہتے ہیں اُن کے درمیان ( )

فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ قَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْإِيمَانِ۔

کے متعلق فرمایا کہ اُن کے اور ایمان کے درمیان۔

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ بِالشَّامِ فَنَادَانِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ فَقَالَ يَا أَبَا عَوْنٍ مَا هَذَا الَّذِي يَذْكُرُونَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَى الْحَسَنِ كَثِيرًا۔

ابن عون کا بیان ہے کہ میں شام کی طرف سفر کر رہا تھا تو پیچھے سے ایک آدمی نے مجھے آواز دی۔ میں نے اُس کی طرف دیکھا تو وہ رجاء بن حیوۃ تھے۔ انہوں نے کہا۔ اے ابو عون! لوگ امام حسن بصری سے کیسی باتیں منسوب کر رہے ہیں! میں نے کہا۔ وہ اکثر امام حسن بصری پر تہمت لگاتے رہتے ہیں۔

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يَقُولُ كَذَبَ عَلَى الْحَسَنِ ضَرْبَانِ مِنَ النَّاسِ قَوْمٌ الْقَدَرُ رَأْيُهُمْ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُنَفِّقُوا بِذَلِكَ رَأْيَهُمْ وَقَوْمٌ لَهُ فِي قُلُوبِهِمْ شَنَآنٌ وَبُغْضٌ يَقُولُونَ أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا۔

حماد کا بیان ہے کہ میں نے ایوب کو فرماتے ہوئے سنا۔ امام حسن بصری پر دو قسم کے لوگوں نے جھوٹی تہمت لگائی۔ ایک قدریہ نے کیونکہ اُن کی رائے ایک وہم تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ ایسا کر کے اپنی رائے کو رونق بنا لیں۔ دوسرے اُن لوگوں نے جن کے دلوں میں حضرت امام سے بغض و عناد تھا۔ وہ کہنے لگے۔ کیا انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ کیا اُنہوں نے ایسا نہیں کہا!

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ يَحْيَى بْنَ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ كَانَ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ يَقُولُ لَنَا يَا فِتْيَانُ لَا تُغْلَبُوا عَلَى الْحَسَنِ فَإِنَّهُ كَانَ رَأْيُهُ السُّنَّةَ وَالصَّوَابَ۔

یحییٰ بن کثیر عنبری کا بیان ہے کہ قرہ بن خالد ہم سے فرمایا کرتے۔ لڑکو! امام حسن بصری کے متعلق مبالغہ نہ کرنا کیونکہ اُن کی رائے سنت و صواب ہے۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ كَلِمَةَ الْحَسَنِ تَبْلُغُ مَا بَلَغَتْ لَكَتَبْنَا بِرُجُوعِهِ كِتَابًا وَأَشْهَدْنَا عَلَيْهِ شُهُودًا وَلَكِنَّا قُلْنَا كَلِمَةٌ خَرَجَتْ لَا تُحْمَلُ۔

مؤمل بن اسمٰعیل نے حماد بن زید سے روایت کی ہے کہ ابن عون نے فرمایا۔ اگر ہم جانتے کہ امام حسن بصری کا ایک لفظ یہاں تک پہنچ جائے گا تو ہم اُن کے رجوع کی تحریر بھی لکھ لیتے اور اُس پر لوگوں کو گواہ بناتے لیکن ہم نے سوچا کہ ایک بات تھی جو نکل گئی، اب کون اُسے اٹھائے گا۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ لِي الْحَسَنُ مَا أَنَا بِعَائِدٍ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ أَبَدًا۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب کا بیان ہے کہ امام حسن بصری نے مجھ سے فرمایا۔ اب اِس بارے میں کبھی کچھ نہیں کہوں گا۔

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ قَالَ مَا فَسَّرَ الْحَسَنُ آيَةً قَطُّ إِلَّا عَنِ الْإِثْبَاتِ۔

ہلال بن بشر، عثمان بن عثمان، عثمان بتی کا بیان ہے کہ امام حسن بصری نے کسی آیت کی تفسیر نہیں کی مگر تقدیر کو ثابت کرتے ہوئے۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِيْ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا نَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

احمد بن محمد بن حنبل اور عبداللہ بن محمد نفیلی، سفیان، ابوالنضر، عبیداللہ بن ابو رافع نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ اپنی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور میرے احکام میں سے اس کے پاس کوئی حکم آئے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا اس سے منع کیا ہو تو وہ کہے ہم نہیں جانتے۔ ہم تو جو اللہ کی کتاب میں پاتے ہیں اس کی پیروی کرتے ہیں۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ قَالَ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَنَعَ اَمْرًا عَلٰى غَيْرِ اَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

محمد بن صباح بزاز، ابراہیم بن محمد۔ محمد بن عیسیٰ، عبداللہ بن جعفر مخرمی اور ابراہیم بن سعد، سعد بن ابراہیم، قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ہمارے دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے جو اس میں سے نہ ہو تو وہ ناقابلِ قبول ہے۔ ابن عیسیٰ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے دین میں سے نہ ہو تو وہ ناقابلِ قبول ہے۔

ف۔ سنن ابوداؤد کی کتاب السنۃ میں چند بدعتیں مذکور ہوئی ہیں۔ بعض بدعتوں کا ذکر آگے آرہا ہے۔ ایسی تمام باتوں سے اجتناب کرنا چاہیے جو دین میں نئی جاری کی جائیں اور وہ شریعت مطہرہ کے اصول یا فروع کے خلاف ہوں یا ان میں سے کوئی سنت مٹتی ہو۔ کیونکہ بدعت سنت کی ضد ہے اور ایک کے وجود میں دوسری کا عدم ایک کے عروج میں دوسری کا زوال ہے۔ مسلمانوں کے لیے سنت کی پیروی اور بدعتوں سے اجتناب کرنا فرض ہے کیونکہ سنتوں میں نورانیت اور بدعتوں میں ظلمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سنتوں کی محبت اور بدعتوں سے نفرت مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ قَالَا اَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيْهِ وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَعَائِدِيْنَ وَمُقْتَبِسِيْنَ فَقَالَ الْعِرْبَاضُ صَلّٰى بِنَا

عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر کا بیان ہے کہ ہم دونوں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ان حضرات سے تھے جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ اور جو ان لوگوں پر حرج ہے جب وہ تمہاری خدمت میں حاضر ہوئے کہ تم انہیں سواریاں دو تو تم نے فرمایا۔ میں کوئی چیز نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کریں۔ (۹:۹۲) پس ہم سلام کرنے عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ کی خدمت میں زیارت کرنے، عیادت کرنے اور استفادہ کرنے کے لیے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ عَلَيْنَا فَقَالَ أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

حاضر ہوئے ہیں۔ حضرت عرباض نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر دلوں میں اثر کر جانے والی نصیحت فرمائی جس سے آنکھیں بہنے لگیں اور دل کانپ اٹھے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو رخصتی نصیحت معلوم ہوتی ہے لہٰذا ہمیں کوئی وصیت فرما دیجئے۔ فرمایا کہ میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور حاکم وقت کے فرماں بردار رہنے کی خواہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہا تو وہ بڑا اختلاف دیکھے گا تو تم پر لازم ہے میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت جو رُشد و ہدایت والے ہیں۔ اسے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لینا اور دین میں ہونے والے نئے کام جاری کیے جائیں ان سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

١٢٠٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَتِيْقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، سلیمان بن عتیق، طلق بن حبیب، احنف بن قیس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔ دین میں جھگڑا کرنے والے ہلاک ہو گئے۔

بَابُ ٩٣ مَنْ دَعَا إِلَى السُّنَّةِ۔

جو سنت کو لازم پکڑنے کی دعوت دے

١٢٠١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ نَا إِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا۔

علاء بن عبدالرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ہدایت کی طرف بلائے تو اُسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو اور اس سے اُن کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جو گمراہی کی طرف بلائے تو اسے بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو اور اس سے اُن کے گناہوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

۱۲۰۲ - حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا سفیان عن الزهری عن عامر بن سعید عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن امر لم یحرم فحرم علی الناس من مسألته۔

عامر بن سعید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں میں سے وہ شخص بڑا ہی گناہگار ہے جو ایسے کام کے متعلق پوچھے جو حرام نہیں کیا گیا تھا لیکن اس کے پوچھنے کے باعث لوگوں پر حرام کر دیا جائے۔

باب ۳۹۵ فی التفضیل۔

فضیلت کا بیان

۱۲۰۳ - حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا اسود بن عامر نا عبد العزیز بن ابی سلمة عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال کنا نقول فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم لا نفاضل بینهم۔

عثمان بن ابی شیبہ، اسود بن عامر، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، عبیداللہ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں کہا کرتے کہ ہم حضرت ابوبکر کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے۔ پھر حضرت عمر کو، پھر حضرت عثمان کو۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو چھوڑ دیتے تھے اور ان میں سے کسی کو فضیلت نہ دیا کرتے۔

۱۲۰۴ - حدثنا احمد بن صالح نا عنبسة نا یونس عن ابن شهاب قال قال سالم بن عبد الله ان ابن عمر قال کنا نقول ورسول الله صلی الله علیه وسلم حی افضل امة النبی بعده ابو بکر ثم عمر ثم عثمان رضی الله عنهم

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہم کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۱۲۰۵ - حدثنا محمد بن کثیر نا سفیان نا جامع بن ابی راشد نا ابو یعلی عن محمد بن الحنفیة قال قلت لابی ای الناس خیر بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابو بکر قال قلت ثم من قال ثم عمر ثم خشیت ان اقول ثم من فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابت قال ما انا الا رجل من المسلمین۔

محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بہتر شخص کون ہے؟ فرمایا کہ حضرت ابوبکر۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ حضرت عمر۔ پھر میں ڈرا کہ اگر کہوں پھر کون ہے تو آپ فرمائیں گے کہ حضرت عثمان لہٰذا میں عرض گزار ہوا کہ پھر آپ ہیں؟ فرمایا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْفِرْيَابِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ أَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّأَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ وَمَا أُرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهُ مَعَ هَذَا عَمَلٌ إِلَى السَّمَاءِ۔

محمد فریابی کا بیان ہے کہ میں نے سفیان کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو یہ گمان رکھتا ہے اور کہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے لئے دونوں حضرات سے زیادہ مستحق تھے تو اس نے غلطی پر ٹھہرایا حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور جملہ مہاجرین و انصار کو اور نہیں سمجھتا کہ ایسا کہنے کے ساتھ اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف اٹھایا جائے۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا قَبِيصَةُ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ السَّمَّاكِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ الْخُلَفَاءُ خَمْسَةٌ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، قبیصہ، عباد بن سماک کا بیان ہے کہ میں نے سفیان کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلفاء پانچ ہیں، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

بَابٌ ۳۹۵ فِي الْخُلَفَاءِ۔

خلافت کا بیان

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مُحَمَّدٌ كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَعَلَا بِهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِي وَأُمِّي لَتَدَعَنِّي فَلَأُعَبِّرَنَّهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا فَقَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِينُهُ وَحَلَاوَتُهُ وَأَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا کرتے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اس رات میں نے خواب میں بادل کا ایک ٹکڑا دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر اس سے زیادہ اور کم لے رہے تھے اور ایک رسی آسمان سے زمین تک دیکھی۔ پس یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ اس رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک دوسرے شخص کو دیکھا کہ اس کے ذریعے اوپر چڑھ گیا۔ پھر تیسرے شخص نے اسے پکڑا اس کے ذریعے اوپر چڑھ گیا۔ پھر اسے چوتھے شخص نے پکڑا اور وہ ٹوٹ گئی، پھر جوڑ دی گئی تو وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میرے ماں باپ پر قربان ہوں، مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی تعبیر بیان کروں۔ فرمایا تعبیر بیان کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ بادل کا ٹکڑا تو اسلام ہے۔ جو اس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا وہ قرآن مجید کی نرمی اور حلاوت ہے اور جو زیادہ اور کم لینے والے تھے وہ قرآن کریم سے زیادہ اور کم فیض لینے والے ہیں۔ جو رسی آسمان

مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ فَقَالَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا فَقَالَ أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ۔

زمین تک لٹکی ہوئی تھی تو وہ وہی حق ہے جس پر آپ ہیں۔ آپ نے اُسے تھاما تو اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھائے گا۔ پھر آپ کے بعد دوسرا شخص پکڑے گا تو اُسے اٹھایا جائے گا۔ پھر تیسرا شخص پکڑے گا تو اُسے بھی اٹھا لیا جائے گا۔ پھر چوتھا شخص اُسے پکڑے گا تو ٹوٹ جائے گی اور اس کے لیے جوڑ دی جائے گی تو وہ بھی اوپر چڑھ جائے گا۔ یا رسول اللہ! فرمائیے میں نے درست تعبیر بیان کی ہے یا غلط کی ہے؟ فرمایا کہ کچھ ٹھیک تعبیر بیان کی ہے اور کچھ غلط۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں قسم دیتا ہوں کہ آپ ضرور بیان فرمائیں کہ میں نے کیا غلطیاں کی ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم نہ دو۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأَبَى أَنْ يُخْبِرَهُ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اسی طرح کا بیان ہے کہ آپ نے بتانے سے انکار کر دیا۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حسن نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا۔ تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک ترازو آسمان سے اتری ہے تو آپ کو اور حضرت ابو بکر کو تولا گیا تو آپ حضرت ابو بکر سے وزنی نکلے اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر کو تولا گیا تو حضرت ابو بکر وزنی نکلے اور حضرت عمر و حضرت عثمان کو تولا گیا تو حضرت عمر وزنی نکلے۔ پھر ترازو اٹھالی گئی پس ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر ناگواری کے آثار دیکھے۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا فَذَكَرَ

عبد الرحمٰن بن ابو بکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا۔ تم میں سے خواب کس نے دیکھا ہے؟ پھر معناً مذکورہ حدیث بیان کی لیکن ناگواری کا ذکر نہیں کیا۔ اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَرَاهِيَةَ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَسَاءَهُ ذَلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ۔

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ يُونُسُ وَشُعَيْبٌ لَمْ يَذْكُرَا عَمْرًا۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ

نے ایسے ناپسند فرمایا یعنی ناگوار محسوس کیا اور فرمایا یہ خلافت نبوت ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ بادشاہی دے گا جس کو چاہے۔

عمرو بن ابان بن عثمان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات ایک نیک آدمی کو دکھایا گیا کہ ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منسلک کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا کہ اس نیک آدمی سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور ایک کا دوسرے سے منسلک ہونا اس ذمہ داری کو سنبھالنا ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے یونس اور شعیب نے بھی لیکن انہوں نے عمرو بن ابان کا ذکر نہیں کیا۔

عبدالرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے دیکھا (خواب میں) کہ گویا ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر کمزوری کے ساتھ پیا۔ پھر حضرت عمر آئے اور اسے کناروں سے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ خوب شکم سیر ہو گیا۔ پھر حضرت عثمان آئے اور اس کے کناروں سے اسے پکڑ کر پیا۔ پھر حضرت علی آئے تو انہوں نے اسے کناروں سے پکڑا تو وہ ہل گیا اور اس میں سے کچھ پانی ان کے اوپر گر گیا۔

علی بن سہل رملی، ولید، سعید بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ مکحول نے فرمایا۔ چالیس روز تک رومی شام میں ...

قَالَ لَتَمْخُرَنَّ الرُّوْمُ الشَّامَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا إِلَّا دِمَشْقُ وَعَمَّانُ۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ نَا الْوَلِيْدُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَعْيَسِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَلْمَانَ يَقُوْلُ سَيَأْتِيْ مَلِكٌ مِّنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا بُرْدٌ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُوْلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْضِعُ فُسْطَاطِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمَلَاحِمِ أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوْطَةُ۔

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ نَا جَعْفَرٌ عَنْ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ إِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَقْرَؤُهَا وَيُفَسِّرُهَا إِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيْسٰى إِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُشِيْرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ وَإِلَى أَهْلِ الشَّامِ۔

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ رَسُوْلُ أَحَدِكُمْ فِيْ حَاجَتِهِ أَكْرَمُ عَلَيْهِ أَمْ خَلِيْفَتُهُ فِيْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ لَّا أُصَلِّيَ خَلْفَكَ صَلَاةً أَبَدًا وَإِنْ وَجَدْتُ قَوْمًا يُجَاهِدُوْنَكَ لَأُجَاهِدَنَّكَ مَعَهُمْ زَادَ إِسْحٰقُ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ فَقَاتَلَ فِي الْجَمَاجِمِ حَتّٰى قُتِلَ۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ وَهُوَ عَلَى

رہیں گے۔ دمشق اور عمان کے سوا کسی شہر سے روکے نہیں جا سکیں گے۔

موسیٰ بن عامر المری، ولید، عبدالعزیز بن علاء نے ابو اعیس عبدالرحمٰن بن سلمان کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب عجمی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آئے گا جو دمشق کے سوا تمام شہروں پر قابض ہو جائے گا۔

ابو العلاء نے مکحول سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنگوں کے وقت مسلمانوں کا خیمہ اس جگہ پر ہوگا جس کو غوطہ کہا جاتا ہے۔

عوف کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو تقریر کے دوران کہتے ہوئے سنا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت عثمان کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی اور پڑھ کر اس کی تفسیر کی۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور کافروں سے تجھے پاک کروں گا (۳: ۵۵) اپنے ہاتھ سے ہماری طرف اور شام والوں کی طرف اشارہ کرتا تھا۔

ربیع ابن خالد ضبی کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ اس نے اپنے خطبے میں کہا۔ تم میں سے کسی کا قاصد اس کے کام کا ہو اس کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے یا وہ جو اس کے گھر والوں کا نائب ہو؟ میں نے اپنے دل میں کہا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ تیرے پیچھے کبھی نماز نہ پڑھوں اور اگر مجھے ایسے لوگ مل جائیں جو تیرے خلاف جہاد کریں تو میں ان کے ساتھ تیرے خلاف جہاد کروں۔ ابو اسحاق نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا ہے۔ پس جماجم میں اس نے لڑائی کی اور قتل کر دیا گیا۔

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سنا۔ اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور اس میں کوئی استثناء نہیں۔

المنبر يقول اتقوا الله ما استطعتم
ليس فيها مثنوية واسمعوا وأطيعوا ليس
فيها مثنوية لأمير المؤمنين عبد الملك
والله لو أمرت الناس أن يخرجوا من باب
من المسجد فخرجوا من باب آخر لحلت
لي دماؤهم وأموالهم والله لو أخذت ربيعة
بمضر لكان ذلك لي من الله حلالا ويا عذيري
من عبد هذيل يزعم أن قراءته من عند الله
والله ما هي إلا رجز من رجز الأعراب ما أنزلها
الله على نبيه عليه السلام وعذيري من هذه
الحمراء يزعم أحدهم أنه يرمي بالحجر فيقول
إلى أن يقع الحجر قد حدث أمر فوالله
لأدعنهم كالأمس الدابر قال فذكرته
للأعمش فقال أنا والله سمعته منه.

خدا کی قسم اگر میں لوگوں کو حکم دوں کہ مسجد کے ایک دروازے سے
نکلیں اور وہ مسجد کے دوسرے دروازے سے نکل جائیں تو ان کے
خون اور مال میرے لیے حلال ہو جاتے ہیں۔ خدا کی قسم، اگر میں
مضر کی جگہ ربیعہ کو پکڑ لوں تو اللہ تعالٰے کی طرف سے یہ میرے
لیے حلال ہے۔ عبد ہذیل (حضرت عبداللہ بن مسعود) کی طرف
سے میرے پاس کون عذر کرے گا جو یہ گمان رکھتا ہے کہ اس
کی قراءت خدا کی طرف سے ہے۔ خدا کی قسم، وہ نہیں ہے مگر
اعرابیوں کے گانوں سے گانا، خدا نے اسے اپنے نبی پر
نازل نہیں فرمایا۔ اور ان حمیروں کی طرف سے میرے پاس کون
عذر کرے گا۔ کہ ان میں سے ایک یہ گمان رکھتا ہے کہ پتھر مارتا اور
دیکھو کہ پتھر کہاں گرتا ہے ایسی بات ہوئی تو خدا کی قسم، میں
انہیں گزشتہ کل کی طرح مٹا دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے
اعمش سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ خدا کی قسم، میں نے یہی اس
سے سنا ہے۔

ف۔ امام ابوداؤد نے حجاج بن یوسف کے مظالم کو کتاب السنۃ میں بیان کیا ہے۔ کیونکہ اس کے ظلم و ستم طریقۂ رسول سے
انحراف کرنے کے باعث تھے۔ حجاج کی بہت سی متشددانہ حرکتوں نے ملت اسلامیہ کو بڑا نقصان پہنچایا۔ کتنے ہی بزرگوں پر اس
ظالم نے ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے۔ غرضیکہ وہ بہت بڑا فتنہ پرور تھا اور اس کا طرز عمل سراسر گمراہی اور بدعت تھا جس کی مسلمانوں
میں نہ پہلے مثال پائی گئی اور نہ اسلام ایسی حرکتوں کی اجازت دیتا ہے۔

۱۲۲۰۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا ابن
إدريس عن الأعمش قال سمعت الحجاج
يقول على المنبر هذه الحمراء هبر هبر أما
والله لو قد قرعت عصا بعصا لأذرنهم كالأمس
الذاهب يعني الموالي.

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سنا۔
ان حمیروں کو بوٹی بوٹی کر دیا جائے۔ خدا کی قسم اگر میں لکڑی
پر لکڑی ماروں تو انہیں گزشتہ کل کی طرح مٹا دوں۔

۱۲۲۱۔ حدثنا قطن بن نسير نا جعفر
يعني ابن سليمان نا داود بن سليمان عن
شريك عن سليمان الأعمش قال جمعت مع
الحجاج فخطب فذكر حديث أبي بكر بن
عياش قال فيها فاسمعوا وأطيعوا لخليفة
الله وصفيه عبد الملك بن مروان و

قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، داؤد بن سلیمان، شریک،
سلیمان اعمش کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کے ساتھ جمعہ پڑھا،
تو اس نے خطبہ پڑھا۔ پس ابوبکر بن عیاش کی حدیث بیان کرتے
ہوئے اس میں کہا۔ اللہ کے خلیفہ اور اس کے صفی عبدالملک
بن مروان کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور آگے باقی
حدیث بیان کی۔

سابق الحدیث

۱۲۲۲۔ حدثنا سوار بن عبد الله نا عبد الوارث بن سعيد عن سعيد بن جمهان عن سفينة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلافة النبوة ثلاثون سنة ثم يؤتي الله الملك من يشاء قال سعيد قال لي سفينة أمسك عليك أبا بكر سنتين وعمر عشرا وعثمان اثنتي عشرة وعلي كذا قال سعيد قلت لسفينة إن هؤلاء يزعمون أن عليا لم يكن بخليفة قال كذبت أستاه بني الزرقاء يعني بني مروان۔

سعید بن جمہان نے حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خلافتِ نبوت کے تیس سال ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنا ملک دیتا ہے جس کو چاہے۔ سعید کا بیان ہے کہ حضرت سفینہ نے مجھ سے فرمایا۔ گنتے جاؤ کہ دو سال حضرت ابوبکر کے، دس سال حضرت عمر کے، بارہ سال حضرت عثمان کے اور اتنے سال حضرت علی کے۔ سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سفینہ سے عرض کی کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علی خلیفہ نہیں رہے۔ فرمایا کہ بنی زرقاء یعنی بنی مروان جھوٹ بکتے ہیں۔

۱۲۲۳۔ حدثنا محمد بن العلاء عن ابن إدريس حصين عن هلال بن يساف عن عبد الله بن ظالم المازني وسفيان عن منصور عن هلال بن يساف عن عبد الله بن ظالم المازني قال سمعت سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل قال لما قدم فلان إلى الكوفة أقام فلان خطيبا فأخذ بيدي سعيد بن زيد فقال ألا ترى إلى هذا الظالم فأشهد على التسعة إنهم في الجنة ولو شهدت على العاشر لم آثم قال ابن إدريس والعرب تقول آثم قلت ومن التسعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على حراء اثبت حراء إنه ليس عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد قلت ومن التسعة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد بن أبي وقاص وعبد الرحمن بن عوف قلت ومن العاشر فتلكأ هنية ثم قال أنا قال أبو داود الأشجعي

محمد بن علاء، ابن ادریس، حصین، ہلال بن یساف، عبداللہ بن ظالم مازنی ـــــ نیز سفیان، منصور، ہلال بن یساف، عبداللہ بن ظالم مازنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ جب فلاں کوفے میں آیا اور اس نے فلاں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑا کیا تو حضرت سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم اس ظالم کو نہیں دیکھتے۔ نو حضرات کے متعلق تو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کے حق میں گواہی دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ نو حضرات کون ہیں؟ وہ بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ حراء کے اوپر تھے۔ اے حراء ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہیدوں کے سوا کوئی نہیں ہے۔ نو حضرات کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ۔ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمٰن بن عوف ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ دسواں کون ہے؟ تو وہ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ میں ہوں ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اشجعی نے سفیان، منصور، ہلال بن یساف، ابن حیان سے عبداللہ بن ظالم

عن سفيان عن منصور عن هلال بن يساف
عن ابن حيان عن عبد الله بن ظالم بإسناده
١٢٢٤ - حدثنا حفص بن عمر النمري نا
شعبة عن الحر بن الصياح عن عبد الرحمن
ابن الأخنس أنه كان في المسجد فذكر رجل
عليا فقام سعيد بن زيد فقال أشهد على
رسول الله صلى الله عليه وسلم أني سمعته
وهو يقول عشرة في الجنة النبي صلى الله عليه
وسلم في الجنة وأبو بكر في الجنة وعمر في
الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة
في الجنة والزبير بن العوام في الجنة وسعد
ابن مالك في الجنة وعبد الرحمن بن عوف
في الجنة ولو شئت لسميت العاشر قال
قالوا من هو فسكت قال فقالوا من هو فقال
سعيد بن زيد.

١٢٢٥ - حدثنا أبو كامل نا عبد الواحد
ابن زياد نا صدقة بن المثنى النخعي
حدثني جدي رياح بن الحارث قال كنت
قاعدا عند فلان في مسجد الكوفة وعنده
أهل الكوفة فجاء سعيد بن زيد بن عمرو
ابن نفيل فرحب به وحياه وأقعده عند
رجله على السرير فجاء رجل من أهل الكوفة
يقال له قيس بن علقمة فاستقبله فسب
وسب فقال سعيد من يسب هذا الرجل
قال يسب عليا قال ألا أرى أصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم يسبون عندك ثم
لا تنكر ولا تغير أنا سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول وإني لغني أن أقول
عليه ما لم يقل فيسألني عنه غدا إذا لقيته

سے اپنی اسناد کے ساتھ۔

عبدالرحمن بن اخنس مسجد میں تھے کہ ایک آدمی نے حضرت علی کا ذکر کیا۔ پس حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا:- میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دس حضرات جنتی ہیں:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنتی ہیں، ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر بن العوام جنتی ہیں، سعد بن مالک جنتی ہیں اور عبدالرحمن بن عوف جنتی ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں دسویں کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ کون ہے؟ یہ خاموش رہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے؟ فرمایا کہ وہ سعید بن زید ہے۔

ریاح بن حارث کا بیان ہے کہ میں فلاں کے پاس مسجد کوفہ میں بیٹھا ہوا تھا اور اہل کوفہ اس کے پاس تھے تو حضرت سعید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے مرحبا کہا اور خوش آمدید کہتے ہوئے پیروں کے پاس تخت پر بٹھا لیا۔ پس اہل کوفہ سے ایک شخص آیا جس کو قیس بن علقمہ کہا جاتا تھا اور اس کا استقبال کیا۔ اس نے سب و شتم کیا۔ حضرت سعید نے فرمایا:- یہ کس کو گالیاں دے رہا ہے؟ بولے کہ حضرت علی کو برا بھلا کہتا ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو آپ کے پاس برا بھلا کہا جائے۔ پھر آپ نہ اسے منع کریں اور نہ بدلیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے اور مجھے اس بات کے کہنے کی کیا ضرورت ہے جو آپ نے نہ فرمائی ہو کہ ملاقات کے وقت حضور کل مجھ سے پوچھیں چنانچہ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں۔ اور باقی حدیث

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَاقَ مَعْنَاهُ ثُمَّ قَالَ لَمَشْهَدُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْبَرُّ فِيهِ وَجْهُهُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ۔

معناً بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ان میں سے کسی آدمی کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمراہی میں چہرہ غبار آلود ہونا تمہارے ساری عمر کے اعمال سے بہتر ہے خواہ تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کے برابر عمر ہی کیوں نہ مل جائے۔

ف: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو عشرہ مبشرہ سے ہیں، ان کا ارشاد گرامی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں اگر کسی صحابی کے چہرے پر گرد بھی پڑ گئی تو اس کا انہیں اتنا ثواب ملے گا کہ دوسرے لوگوں کو ساری عمر کی نیکیوں پر بھی نہیں ملتا خواہ ان کی عمر حضرت نوح علیہ السلام جتنی کیوں نہ ہو۔ جاننا چاہیے کہ صحابہ کرام کو ان کی نیکیوں اور فیضِ ہدایت پر دوام اور نثار ہونے کا کتنا ثواب ملے گا، اس کا صحیح کون اندازہ کر سکتا ہے۔ بدیں حالات ان بزرگوں کے مقام و منصب کا ادراک ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں کیونکہ وہ حضرات اسلام و ہدایت کے مشعل و قندیل بنا دیئے گئے تھے۔ ان بزرگوں کی شان میں کیا خوب کہا گیا ہے۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر ہو گئے ◦ کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔

مسدد، یزید بن زریع ــــ مسدد، یحییٰ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے پیچھے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان تھے۔ پہاڑ ہلنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر اپنا قدم مبارک مار کر فرمایا۔ اُحد! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان میں سے ایک بھی دوزخ میں نہیں جائے گا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ ــــ احمد بن سنان، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، عاصم، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موسیٰ راوی نے کہا کہ شاید اسی لیے

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال موسى فلعل الله وقال ابن سنان اطلع الله على أهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم.

اللہ تعالیٰ نے۔ ابن سنان راوی نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے بدری صحابہ کو مطلع فرمایا تھا کہ جو چاہو عمل کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

١٢٢٩ - حدثنا محمد بن عبيد أن محمد بن ثور حدثهم عن معمر عن الزهري عن عروة بن الزبير عن المسور بن مخرمة قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم زمن الحديبية فذكر الحديث قال فأتاه عروة ابن مسعود فجعل يكلم النبي صلى الله عليه وسلم فكلما كلمه أخذ بلحيته والمغيرة بن شعبة قائم على النبي صلى الله عليه وسلم ومعه السيف وعليه المغفر فضرب يده بنعل السيف وقال أخر يدك عن لحيته فرفع عروة رأسه فقال من هذا قالوا المغيرة بن شعبة.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقعہ حدیبیہ کے زمانے میں نکلے۔ پس تمام حدیث بیان کرتے ہوئے کہا۔ عروہ بن مسعود آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا۔ جب بھی وہ بات کرتا تو حضور کی ریش مبارک کو ہاتھ لگاتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت مغیرہ بن شعبہ ہاتھ میں تلوار لے کر کھڑے تھے اور اُن کے سر پر مغفر (خود) تھا۔ انہوں نے اُس کے ہاتھ پر تلوار کی نوک مار کر فرمایا۔ ریش مبارک سے اپنا ہاتھ پیچھے رکھو۔ عروہ نے اپنا سر اٹھا کر کہا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں۔

١٢٣٠ - حدثنا هناد بن السري عن عبد الرحمن بن محمد المحاربي عن أبي خالد مولى آل جعدة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاني جبريل عليه السلام فأخذ بيدي فأراني باب الجنة الذي تدخل منه أمتي فقال أبو بكر يا رسول الله وددت أني كنت معك حتى أنظر إليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إنك يا أبا بكر أول من يدخل الجنة من أمتي.

ابو خالد مولیٰ آلِ جعدہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے، میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری اُمت جنت میں داخل ہوگی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ اس دروازے کو دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مگر اے ابو بکر! میری اُمت میں سے تم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگے۔

١٢٣١ - حدثنا حفص بن عمر أبو عمر الضرير ثنا حماد بن سلمة أن سعيد بن إياس الجريري أخبرهم عن عبد الله بن شقيق العقيلي عن الأقرع مؤذن عمر بن

عبداللہ بن شقیق عقیلی نے حضرت عمر کے مؤذن اقرع سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسقف (پادری) کے پاس بھیجا۔ پس میں اُسے بلا کر لایا تو حضرت عمر نے اُس سے فرمایا۔ کیا کتاب میں تم

الخطاب قال بعثني عمر إلى الأسقف فدعوته فقال له عمر هل تجدني في الكتاب قال نعم قال كيف تجدني في الكتاب قال نعم قال كيف تجدني قال أجدك قرنا فقال فرفع عليه الدرة فقال قرن مه فقال قرن حديد أمين شديد قال كيف تجد الذي يجيء بعدي فقال أجده خليفة صالحا غير أنه يؤثر قرابته فقال عمر يرحم الله عثمان ثلاثا فقال كيف تجد الذي بعده قال أجده صدأ حديد قال فوضع عمر يده على رأسه فقال يا دفراه يا دفراه فقال يا أمير المؤمنين إنه خليفة صالح ولكنه يستخلف حين يستخلف والسيف مسلول والدم مهراق قال أبو داود الدفر النتن.

میرا ذکر پاتے ہو؟ کہا کہ میں آپ کو قرن پاتا ہوں حضرت عمر نے اُس پر دُرّہ اٹھا لیا اور فرمایا۔ قرن کیا ہوا؟ اُس نے کہا کہ قرن سے مراد ہے مضبوط امانت دار اور سخت مزاج۔ فرمایا کہ جو میرے بعد آئے گا اُسے تم کیا پاتے ہو؟ کہا کہ میں انہیں نیک خلیفہ پاتا ہوں مگر وہ اپنے قرابت داروں پر بہت ایثار کریں گے۔ حضرت عمر نے تین دفعہ کہا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عثمان پر رحم فرمائے۔ فرمایا کہ جو اُن کے بعد آئے گا اُسے تم کیا پاتے ہو؟ کہا کہ لوہے سے لگا ہوا زنگ۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ ہائے بدبو! ہائے بدبو! اس نے عرض گزار ہوا کہ اے امیر المومنین! وہ خلیفہ نیک آدمی ہیں لیکن انہیں ایسے وقت خلیفہ بنایا جائے گا جب تلوار کھنچی ہوئی ہوگی اور خون بہہ رہا ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الدفر بدبو کو کہتے ہیں۔

باب ۳۹۷ في فضل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت

۱۲۳۲- حدثنا محمد بن عون قال أنا ح و نا مسدد نا أبو عوانة عن قتادة عن زرارة بن أوفى عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير أمتي القرن الذي بعثت فيهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم والله أعلم أذكر الثالث أم لا ثم يظهر قوم يشهدون ولا يستشهدون وينذرون ولا يوفون ويخونون ولا يؤتمنون ويفشو فيهم السمن

زرارہ بن اوفیٰ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اُمّت کے سب سے بہتر زمانہ والے وہ لوگ ہیں جن کے اندر مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ پھر وہ لوگ جو اُن سے نزدیک ہیں۔ پھر وہ لوگ جو اُن سے نزدیک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا یا نہیں۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے اور اُن سے گواہی طلب نہیں کی گئی ہوگی اور نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کیا کریں گے، خیانت کریں گے اور امانت دار نہیں ہوں گے اور اُن پر موٹاپا چھا جائے گا۔

باب ۳۹۸ في النهي عن سب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بُرائی کرنے کی ممانعت

۱۲۳۳ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ
أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ
وَلَا نَصِيفَهُ۔

۱۲۳۴ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زَائِدَةُ
ابْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ
بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ
فِي الْغَضَبِ فَيَنْطَلِقُ نَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذٰلِكَ
مِنْ حُذَيْفَةَ فَيَأْتُونَ سَلْمَانَ فَيَذْكُرُونَ لَهُ
قَوْلَ حُذَيْفَةَ فَيَقُولُ سَلْمَانُ حُذَيْفَةُ أَعْلَمُ
بِمَا يَقُولُ فَيَرْجِعُونَ إِلَى حُذَيْفَةَ فَيَقُولُونَ
لَهُ قَدْ ذَكَرْنَا قَوْلَكَ لِسَلْمَانَ فَمَا صَدَّقَكَ وَلَا
كَذَّبَكَ فَأَتَى حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ وَهُوَ فِي مَبْقَلَةٍ
فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَدِّقَنِي بِمَا
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ سَلْمَانُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَغْضَبُ فَيَقُولُ فِي الْغَضَبِ لِنَاسٍ
مِنْ أَصْحَابِهِ وَيَرْضَى فَيَقُولُ فِي الرِّضَا
لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ أَمَا تَنْتَهِي حَتَّى تُوَرِّثَ
رِجَالًا حُبَّ رِجَالٍ وَرِجَالًا بُغْضَ رِجَالٍ
وَحَتَّى تُوقِعَ اخْتِلَافًا وَفُرْقَةً وَلَقَدْ عَلِمْتَ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ
فَقَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبَبْتُهُ سَبَّةً أَوْ
لَعَنْتُهُ لَعْنَةً فِي غَضَبِي فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وَلَدِ
آدَمَ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ وَإِنَّمَا بَعَثَنِي

ابو صالح نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ کو برا نہ کہو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ میں سے کسی کے ایک مد یا نصف مد کے ثواب کو نہیں پہنچے گا۔

عمرو بن ابو قرہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے تو وہ ایسی باتوں کا ذکر کیا کرتے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے غصے میں کہی تھیں۔ بعض لوگ جنہوں نے حضرت حذیفہ سے وہ باتیں سنیں وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور انہیں حضرت حذیفہ کی بات بتاتے۔ حضرت سلمان کہہ دیتے کہ حضرت حذیفہ ہی بہتر جانیں جو وہ کہتے ہیں۔ پھر وہ یہ بتانے کے لیے حضرت حذیفہ کی طرف لوٹتے کہ ہم نے آپ کی باتوں کا حضرت سلمان سے ذکر کیا لیکن انہوں نے نہ آپ کی تصدیق کی اور نہ تکذیب۔ پس حضرت حذیفہ، حضرت سلمان کے پاس آئے جبکہ وہ اپنے سبزیوں کے کھیت میں تھے اور کہا۔ اے سلمان! آپ کو میری تصدیق کرنے سے کیا چیز روکتی ہے جبکہ میں نے یہ باتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں! حضرت سلمان نے فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراضگی کی حالت میں ناراضگی میں اپنے اصحاب سے کچھ فرما دیتے اور راضی ہوتے اور خوشی میں اپنے اصحاب سے کچھ فرما دیتے۔ آپ شاید اس وقت تک نہیں رکیں گے جب تک بعض صحابہ کی انتہائی محبت لوگوں کے دلوں میں نہ ڈال دیں اور بعض کی نفرت اور یوں اختلاف و جدائی واقع ہو جائے۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا۔ جس شخص کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا غصے میں اس پر لعنت کی ہو تو میں بھی حضرت آدم کی اولاد میں سے ہوں اور ناراض ہوتا ہوں جیسے لوگ ناراض ہوتے ہیں لیکن مجھے تمام جہانوں کے لیے

رحمة للعالمين فاجعلها عليهم صلوة يوم
والله لتنتهين أو لأكتبن إلى عمر.

رحمت بنایا گیا ہے۔ اے اللہ! تُو اسے قیامت کے دن اُن کے لیے رحمت بنا دینا۔ لہٰذا آپ ایسے بیانات سے رک جائیں ورنہ میں حضرت عمر کو لکھ دوں گا۔

باب ۳۹ في استخلاف أبي بكر رضي الله عنه.

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت

۱۲۳۵ـ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحق قال حدثني الزهري قال حدثني عبد الملك ابن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن أبيه عن عبد الله بن زمعة قال لما استعز برسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا عنده في نفر من المسلمين دعاه بلال إلى الصلوة فقال مروا من يصلي للناس فخرج عبد الله بن زمعة فإذا عمر في الناس وكان أبو بكر غائبا فقلت يا عمر قم فصل بالناس فتقدم فكبر فلما سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم صوته وكان عمر رجلا مجهرا قال فأين أبو بكر يأبى الله ذلك والمسلمون يأبى الله ذلك والمسلمون فبعث إلى أبي بكر فجاء بعد أن صلى عمر تلك الصلوة فصلى بالناس.

عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت نے شدت اختیار کی تو چند مسلمانوں کے ساتھ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ نماز کے لیے حضرت بلال نے آپ کو بلایا۔ فرمایا کسی سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن زمعہ باہر نکلے تو حضرت عمر لوگوں میں موجود تھے اور حضرت ابوبکر موجود نہ تھے۔ پس میں نے کہا اے عمر! کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائیے۔ وہ آگے بڑھے اور تکبیر کہی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آواز سنی کیونکہ حضرت عمر بلند آواز تھے۔ فرمایا ابوبکر کہاں ہیں؟ کیونکہ اللہ اور مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ اور مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ پس حضرت ابوبکر کو بلایا گیا۔ وہ اس کے بعد آئے کہ حضرت عمر نماز پڑھا چکے تھے۔ تو انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

۱۲۳۶ـ حدثنا أحمد بن صالح نا ابن أبي فديك نا موسى بن يعقوب عن عبد الرحمن ابن إسحق عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن عبد الله بن زمعة أخبره بهذا الخبر قال لما سمع النبي صلى الله عليه وسلم صوت عمر قال ابن زمعة خرج النبي صلى الله عليه وسلم حتى أطلع رأسه من حجرته ثم قال لا لا لا ليصل للناس ابن

احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، موسیٰ بن یعقوب، عبدالرحمٰن بن اسحاق، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہ یہ واقعہ بتاتے ہوئے حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کی آواز سنی۔ حضرت ابن زمعہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے یہاں تک کہ سر مبارک حجرے سے باہر نکال کر فرمایا۔ نہیں نہیں نہیں، لوگوں کو ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکر صدیق) نماز پڑھائیں۔ یہ آپ غصے میں فرما رہے تھے۔

أَبِي قُحَافَةَ يَقُولُ ذٰلِكَ مُغْضَبًا۔

ف۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برحق خلیفۂ رسول بلافصل ہونے کے بے شمار دلائل و شواہد ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے آخری مرض کے اندر نماز میں مسلمانوں کی امامت کے لیے سیدنا ابوبکر صدیق کو کھڑا کیا اور اس کام کے لیے سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی منظور نہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق کو بلافصل خلیفہ تسلیم نہ کرنا یا امتِ محمدیہ کے کسی بھی فرد کو ان سے افضل جاننا بہت بڑی گمراہی اور سراسر بدعت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۳۹ مَا يَدُلُّ عَلَى تَرْكِ الْكَلَامِ فِي الْفِتْنَةِ۔

بوقتِ فتنہ خاموش رہنے کی دلیل

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ نَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ اللّٰهُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنْ أُمَّتِي وَقَالَ عَنْ حَمَّادٍ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ۔

مسدد، مسلم بن ابراہیم، حماد، علی بن زید، حسن، حضرت ابوبکرہ — محمد بن مثنیٰ، محمد بن عبداللہ انصاری، اشعث، حسن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے میری امت کے دو گروہوں میں صلح کروا دے گا۔ حماد سے مروی ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کروا دے گا۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ أَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ۔

ہشام نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ وہ فتنے میں مبتلا ہو مگر میں اس سے ڈرتا ہوں سوائے محمد بن مسلمہ کے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس سے تمہیں کوئی فتنہ ضرر نہیں پہنچائے گا۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ثَعْلَبَةَ ابْنِ ضُبَيْعَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى حُذَيْفَةَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتَنُ شَيْئًا قَالَ فَخَرَجْنَا فَإِذَا فُسْطَاطٌ مَضْرُوبٌ فَدَخَلْنَا فَإِذَا فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ يَشْتَمِلَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ أَمْصَارِكُمْ

اشعث بن سُلیم نے ابوبردہ سے روایت کی ہے کہ ثعلبہ بن ضبیعہ نے فرمایا۔ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا۔ میں اس آدمی کو جانتا ہوں جس کو فتنے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہم باہر نکلے تو ایک خیمہ لگا ہوا تھا۔ ہم اندر داخل ہوئے تو وہاں حضرت محمد بن مسلمہ تھے۔ ہم نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے شہروں میں سے

حتى تنجلي عما انجلت.

۱۲۴۰۔ حدثنا مسدد نا أبو عوانة عن أشعث بن سليم عن أبي بردة عن ضبيعة بن حصين الثعلبي بمعناه.

۱۲۴۱۔ حدثنا إسماعيل بن إبراهيم الهذلي نا ابن علية عن يونس عن الحسن عن قيس بن عباد قال قلت لعلي أخبرنا عن مسيرك هذا أعهد عهده إليك رسول الله صلى الله عليه وسلم أم رأي رأيته قال ما عهد إلي رسول الله صلى الله عليه وسلم بشيء ولكنه رأي رأيته.

۱۲۴۲۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا القاسم بن الفضل عن أبي نضرة عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تمرق مارقة عند فرقة من المسلمين يقتلها أولى الطائفتين بالحق.

باب في التخيير بين الأنبياء عليهم السلام

۱۲۴۳۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا وهيب نا عمرو يعني ابن يحيى عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تخيروا بين الأنبياء.

۱۲۴۴۔ حدثنا حجاج بن أبي يعقوب ومحمد بن يحيى بن فارس قالا نا يعقوب نا أبي عن ابن شهاب عن أبي سلمة بن عبد الرحمن وعبد الرحمن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رجل من اليهود والذي اصطفى موسى فرفع المسلم يده فلطم وجه اليهودي فذهب اليهودي إلى النبي صلى الله عليه

کہ اللہ تعالیٰ میرا فیصلہ کر دے، یہاں تک کہ شہر فتنوں سے پاک ہو جائے۔

مسدد، ابو عوانہ، اشعث بن سلیم، حضرت ضبیعہ بن حصین ثعلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے معنا روایت کیا ہے۔

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ کا یہ سفر (بجانب حضرت معاویہ) کرنا، کیا اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو حکم فرمایا تھا یا یہ آپ کی رائے گرامی ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اس بارے میں کوئی حکم نہیں دیا بلکہ یہ میری اپنی رائے ہے۔

ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں کے آپس میں جدال کرنے کے وقت ایک فرقہ نکلے گا جو فریقین کی نسبت حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

انبیاء علیہم السلام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا

عمرو ابن یحییٰ کے والد ماجد سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیائے کرام میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو۔

ابن شہاب نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن اور عبدالرحمن اعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ یہودیوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو چن لیا تھا۔ پس ایک مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور آپ کو یہ بات بتائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

وسلم فأخبره فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تخيروني على موسى فإن الناس يصعقون فأكون أول من يفيق فإذا موسى باطش في جانب العرش فلا أدري أكان ممن صعق فأفاق قبلي أم كان ممن استثنى الله تعالى قال أبو داود وحديث ابن يحيى أتم۔

فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ اس وقت حضرت موسیٰ عرش کا ایک کونہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے ہوں گے یا اُن میں تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا ہے — امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن یحییٰ کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

١٢٢٥ — حدثنا عمرو بن عثمان نا الوليد نا الأوزاعي عن أبي عمار عن عبد الله بن فروخ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا سيد ولد آدم وأول من تنشق عنه الأرض وأول شافع وأول مشفع۔

عبداللہ بن فروخ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حضرت آدم کی ساری اولاد کا سردار ہوں اور سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی۔ میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔

١٢٢٦ — حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن قتادة عن أبي العالية عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما ينبغي لعبد أن يقول إني خير من يونس بن متى۔

ابوالعالیہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔

١٢٢٧ — حدثنا عبد العزيز بن يحيى الحراني نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق عن إسماعيل بن أبي حكيم عن القاسم بن محمد عن عبد الله بن جعفر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما ينبغي لنبي أن يقول إني خير من يونس بن متى۔

عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، اسمٰعیل بن ابو حکیم، قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے۔ کسی نبی کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔

١٢٢٨ — حدثنا زياد بن أيوب نا عبد الله بن إدريس عن مختار بن فلفل يذكر عن أنس قال قال رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا خير البرية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك إبراهيم عليه السلام۔

زیاد بن ایوب، عبداللہ بن ادریس، مختار بن فلفل سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا۔ اے ساری مخلوق سے بہتر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

١٢٢٩ — حدثنا محمد بن المتوكل العسقلاني ومخلد بن خالد الشعيري المعنى

محمد بن متوکل عسقلانی، مخلد بن خالد شعیری، عبدالرزاق، معمر، ابن ابی ذئب، سعید بن ابو سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

قال نا عبد الرزاق انا معمر عن ابن ابي ذئب عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ادري أتبع لعين هو ام لا وما ادري أعزير نبي هو ام لا.

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اپنے علم سے نہیں جانتا کہ تبع لعین ہے یا نہیں اور میں اپنے علم سے نہیں جانتا کہ حضرت عزیر نبی تھے یا نہیں۔

۱۲۵۰ حدثنا احمد بن صالح نا ابن وهب حدثني يونس عن ابن شهاب ان ابا سلمة بن عبد الرحمن اخبره ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انا اولى الناس بابن مريم الانبياء اولاد علات وليس بيني وبينه نبي.

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں حضرت ابن مریم سے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ قریب ہوں کیونکہ سارے نبی علاتی بھائی ہیں نیز میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں تھا۔

باب ۲۰۲ فی رد الارجاء

مرجیہ فرقے کا رد

۱۲۵۱ حدثنا موسى بن اسمعيل نا حماد انا سهيل بن ابي صالح عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الايمان بضع وسبعون افضلها قول لا اله الا الله وادناها اماطة العظم عن الطريق والحياء شعبة من الايمان.

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، سہیل بن ابو صالح، عبداللہ بن دینار، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل یہ کہنا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ سب سے نچلی بات یہ ہے کہ ہڈی وغیرہ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دیا جائے اور شرم و حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

ف: اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اعمال صالحہ ایمان میں داخل نہیں ہیں بلکہ ایمان الگ چیز ہے اور اعمال صالحہ الگ ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں جگہ جگہ مذکور ہے اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یہاں ہر جگہ ایمان اور اعمال صالحہ کے درمیان اضافت ہے جو مغایرت کے لیے ہی ہاں اعمال صالحہ ایمان کے ثمرات ہیں اور ان سے ایمان کو تقویت ملتی ہے جبکہ برے کاموں سے ایمان کمزور ہوتا ہے۔ مرجیہ ایک گمراہ فرقہ ہوا ہے جن کا عقیدہ تھا کہ کوئی برے سے برا عمل ایمان کو نقصان نہیں پہنچاتا، لہٰذا اعمال صالحہ کی ایمان کو ضرورت نہیں ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں بعض اعمال صالحہ کا ذکر کیا کہ ان سے ایمان کو فائدہ اور تقویت پہنچتی ہے اور اس سے خود بخود مرجیہ فرقے کا رد ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۵۲ حدثنا احمد بن حنبل حدثني يحيى بن سعيد عن شعبة حدثني ابو جمرة قال سمعت ابن عباس قال ان وفد عبد القيس لما قدموا على رسول الله صلى

ابو جمرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں اللہ پر ایمان رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللّٰهِ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ۔

ایمان رکھنا کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے (دگرہ خیر لے آؤ) خمس ادا کرنا۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے اور کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ۔

محمد بن سلیمان انباری اور عثمان بن ابو شیبہ، وکیع، سفیان، سماک، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے .... (۲، ۱۴۳)۔

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ۔

مؤمل بن فضل، محمد بن شعیب بن شابور، یحییٰ بن حارث، قاسم، حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ کے لیے محبت کرے، اللہ کے لیے عداوت رکھے، اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے دینے سے ہاتھ روک لے، اس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا۔

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَلَا دِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے عقل و دین میں ناقص ہوتے ہوئے سمجھدار کے لیے تم سے بڑھ کر غالب آنے والا (عورتوں) سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ عورتیں عرض گزار ہوئیں کہ ہماری عقل و دین کی کمی کیا ہے؟ فرمایا کہ تمہاری عقل کی کمی کا ثبوت تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک

اللذين قالا إنا نقصان العقل شهادة امرأتين بشهادة رجل وأما نقصان الدين فإن إحداكن تفطر رمضان وتقيم أياما لا تصلي۔

باب ۲۰۳ الدليل على الزيادة والنقصان۔

۱۲۵۷ حدثنا أحمد بن حنبل نا يحيى ابن سعيد عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا۔

۱۲۵۸ حدثنا أحمد بن حنبل نا عبد الرزاق نا معمر وإبراهيم بن بشار نا سفيان المعنى قالا نا معمر عن الزهري عن عامر بن سعد عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قسم بين الناس قسما فقلت أعط فلانا فإنه مؤمن قال أو مسلم إني لأعطي الرجل العطاء وغيره أحب إلي منه مخافة أن يكب على وجهه۔

۱۲۵۹ حدثنا محمد بن عبيد نا محمد ابن ثور عن معمر قال وأخبرني الزهري عن عامر بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه قال أعطى النبي صلى الله عليه وسلم رجالا ولم يعط رجلا منهم شيئا فقال سعد يا رسول الله أعطيت فلانا وفلانا ولم تعط فلانا شيئا وهو مؤمن فقال النبي صلى الله عليه وسلم أو مسلم حتى أعادها سعد ثلاثا والنبي صلى الله عليه وسلم يقول أو مسلم ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم إني أعطي رجالا وأدع من هو أحب إلي منهم لا أعطيه شيئا مخافة أن يكبوا في النار على وجوههم۔

مردوں کے برابر ہے اور تمہارے دین کی کمی یہ ہے کہ تم میں سے بعض کو رمضان کے روزے چھوڑنے پڑتے ہیں اور کئی روز بغیر نماز کے رہنا پڑتا ہے۔

ایمان کے زیادہ اور کم ہونے کی دلیل

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمرو، ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب ایمان والوں کا ایمان کامل ہے جن کا اخلاق اچھا ہے۔

احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، ابراہیم بن بشار، سفیان، معمر، زہری، عامر بن سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ کچھ مال تقسیم فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ فلاں کو بھی دیجئے کہ وہ مومن ہے۔ فرمایا یا مسلم کہو۔ فرمایا کہ میں کسی شخص کو مال دیتا ہوں تو وہ مجھے اس سے زیادہ پیارا نہیں ہوتا بلکہ اس کو اس سبب دیتا ہوں کہ وہ جہنم میں اوندھے منہ نہ گر جائے۔

عامر بن سعد نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ آدمیوں کو مال دیا لیکن ان میں سے ایک آدمی کو کچھ بھی عطا نہ فرمایا۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ نے فلاں فلاں کو مال عطا فرمایا اور فلاں کو کچھ نہیں دیا حالانکہ وہ بھی صاحب ایمان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا مسلمان ہے یہاں تک کہ حضرت سعد نے تین دفعہ سوال کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے رہے یا مسلم ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں کچھ لوگوں کو مال دیتا ہوں اور بعض کو چھوڑ دیتا ہوں جو مجھے ان سے بھی زیادہ پیارے ہوتے ہیں۔ میں انہیں مال نہیں دیتا مگر اس خوف سے کہ کہیں اوندھے منہ جہنم میں گر نہ پڑیں۔

۱۲۶۰۔ حدثنا محمد بن عبيد نا ابن ثور عن معمر قال وقال الزهري قل لم تؤمنوا ولكن قولوا أسلمنا قال نرى أن الإسلام الكلمة والإيمان العمل۔

معمر نے زہری سے روایت کی ہے۔ فرمایا کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں (۴۹: ۱۴) فرمایا ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام زبان سے کہنا ہے اور ایمان عمل کرنا ہے۔

۱۲۶۱۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي نا شعبة قال واقد بن عبد الله أخبرني عن أبيه أنه سمع ابن عمر يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض۔

واقد بن عبداللہ کے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگ جاؤ (یعنی مسلمانوں کو قتل کرنے لگو)۔

۱۲۶۲۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا جرير عن فضيل بن غزوان عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما رجل مسلم أكفر رجلا مسلما فإن كان كافرا وإلا كان هو الكافر۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، فضیل بن غزوان، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر کہے تو اگر وہ کافر ہے (تو ٹھیک) ورنہ یہ (کافر کہنے والا) کافر ہو جائے گا۔

۱۲۶۳۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة نا عبد الله بن نمير نا الأعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أربع من كن فيه فهو منافق خالص ومن كانت فيه خلة منهن كانت فيه خلة من نفاق حتى يدعها إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا عاهد غدر وإذا خاصم فجر۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار باتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ موجود ہوں تو وہ خالص منافق ہے۔ جس کے اندر ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کا ایک حصہ موجود ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔ وہ خصلتیں یہ ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، جب معاہدہ کرے تو توڑ دے اور جب جھگڑے تو بدزبانی کرے۔

۱۲۶۴۔ حدثنا أبو صالح الأنطاكي نا أبو إسحاق الفزاري عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن والتوبة معروضة بعد۔

ابو صالح انطاکی، ابو اسحاق فزاری، اعمش، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زنا کرتے وقت زانی مومن نہیں ہوتا اور چوری کرتے وقت چور مومن نہیں ہوتا لیکن شراب پیتے وقت شرابی مومن نہیں ہوتا البتہ اس کے بعد توبہ اس کے سامنے موجود ہے۔

١٢٦٥ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَا الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا انْقَلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ۔

اسحاق بن سوید رملی، ابن ابی مریم، نافع بن یزید، ابن الہاد، سعید بن ابی سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر اس کے اوپر بادل کے ٹکڑے کی طرح سایہ فگن ہو جاتا ہے۔ جب وہ فارغ ہو جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

پارہ ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابٌ فِي الْقَدَرِ — تقدیر کا بیان

۱۲۶۶ — حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي بِمِنًى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَإِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ۔

عبدالعزیز بن ابوحازم کے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرنا اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شامل نہ ہونا۔

۱۲۶۷ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوْسٌ وَمَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوْا جَنَازَتَهُ وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَهُمْ شِيْعَةُ الدَّجَّالِ وَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ۔

انصار کے ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کے مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہوں گے جو کہیں گے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں۔ ان میں سے کوئی مر جائے تو اس کے جنازے میں شریک نہ ہونا اور جو ان میں سے بیمار پڑے اس کی عیادت نہ کرنا۔ یہ دجال کے ساتھی ہیں اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ انہیں دجال کے ساتھ ملا دے۔

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منکرین تقدیر کو اس امت کے مجوسیوں میں شمار کیا ہے اور انہیں دجال کا گروہ بتایا ہے۔ انہیں دجال کا ساتھی بتانے سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ہر زمانہ کے بدمذہب بدعقیدہ دھوکے باز دجال ہے۔ اور وہ لوگ بھی اپنے زمانے کے دجال کے ساتھی تھے۔ [illegible] حقیقت ہے اور [illegible] اسی طرح سابقہ فرقوں والے بھی ہوں گے۔ لہٰذا انہیں دجال کے ساتھی کہا گیا۔ [illegible] امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ فرقے والے بھی گمراہ اور طریقۂ رسول کے خلاف ہیں اسی لیے تو انہوں نے بعض فرقوں کا کتاب السنۃ میں ذکر کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲۶۸ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيْدَ بْنَ زُرَيْعٍ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَاهُمْ قَالَا ثَنَا عَوْفٌ ثَنَا قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ ثَنَا أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ

قسامہ بن زہیر نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ساری زمین کی ایک مٹھی خاک سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا پس اولاد آدم زمین کی مٹی کے مطابق سفید، سرخ اور

خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ جَاءَ مِنْهُمُ الْأَبْيَضُ وَالْأَحْمَرُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ زَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ۔

پیدا ہوئے نیز کوئی نرم کوئی سخت، کوئی ناپاک اور کوئی پاک ہوتا ہے یحییٰ کی روایت کا لفظ وبین ذلک ہے اور یزید بن زریع کے لفظ والاخبار میں پیش کی گئی ہے۔

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِالْمِخْصَرَةِ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ إِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَفَلَا نَمْكُثُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ لَيَكُونَنَّ إِلَى السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشِّقْوَةِ لَيَكُونَنَّ إِلَى الشِّقْوَةِ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشِّقْوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِلشِّقْوَةِ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى۔

ابو عبدالرحمن سلمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم بقیع غرقد کے ایک جنازے میں شامل تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہو کر بیٹھ گئے اور آپ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ نے چھڑی سے زمین پر لکیریں کھینچیں پھر سر مبارک اٹھا کر فرمایا تم میں سے کوئی ایک جان ایسی نہیں مگر اس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں لکھ دیا گیا ہے اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ نیک بخت ہوگا یا بدبخت۔ لوگوں میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! کیا ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ کر کے عمل نہ چھوڑ دیں کیونکہ جو نیک بخت ہوگا وہ نیکی کی طرف جا پہنچے گا اور جو بدبخت ہوگا وہ بدی کی طرف جا پہنچے گا۔ آپ نے فرمایا عمل کیے جاؤ کیونکہ ہر ایک کو توفیق دی جاتی ہے۔ جو نیک بخت ہوں ان کے لیے نیکی کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں جس نے مال دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی بات کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے (۹۲: ۵تا۱۰)

[illegible]

دیگر قول مذکورہ لکھ دیا تاکہ وہ بھی کہ معاملہ تقدیر چونکہ پیچیدہ ہوتا ہے اس مسئلے میں بس اتنا اجمالی عقیدہ ہی کافی ہے زیادہ کریدنے میں گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔ اسی لیے اس مسئلے میں زیادہ کریدنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲۷۰۔ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا ابي نا كهمس عن ابن بريدة عن يحيى بن يعمر قال كان اول من تكلم في القدر بالبصرة معبد الجهني فانطلقت انا وحميد بن عبد الرحمن الحميري حاجين او معتمرين فقلنا لو لقينا احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فسالناه عما يقول هؤلاء في القدر فوفق الله تعالى لنا عبد الله بن عمر داخلا في المسجد فاكتنفته انا وصاحبي فظننت ان صاحبي سيكل الكلام الي فقلت ابا عبد الرحمن انه قد ظهر قبلنا ناس يقرءون القران ويتقفرون العلم يزعمون ان لا قدر والامر انف فقال اذا لقيت اولئك فاخبرهم اني بريء منهم وهم برآء مني والذي يحلف به عبد الله لو ان لاحدهم مثل احد ذهبا فانفقه ما قبله الله منه حتى يؤمن بالقدر ثم قال حدثني عمر بن الخطاب قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ طلع علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه فقال يا محمد اخبرني عن الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتصوم

یحییٰ بن یعمر کا بیان ہے کہ سب سے پہلے جس نے تقدیر کے مسئلے میں گفتگو کی وہ بصرہ میں معبد جہنی تھا۔ پس میں اور حمید بن عبدالرحمن حمیری حج یا عمرہ کے ارادے سے نکلے۔ ہم نے کہا کہ اگر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی صاحب مل جائیں تو ان سے دریافت کریں گے کہ یہ لوگ تقدیر کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر مسجد میں داخل ہوتے ہوئے مل گئے۔ پس میں نے اور میرے ساتھی نے اُن کا راستہ روک لیا۔ یہ سمجھ کر کہ میرا ساتھی مجھے کلام کرنے دے گا، میں نے گزارش کی کہ اے ابو عبدالرحمن! ہمارے سامنے کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن کریم پڑھتے ہیں اور علمی باریکیاں نکالتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور سب کچھ خود بخود ہوتا ہے۔ فرمایا کہ جب تم اُن سے ملو تو انہیں بتا دینا کہ میں اُن سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی عبداللہ قسم یاد کیا کرتا ہے، اگر ان میں سے کسی کے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ اسے راہِ خدا میں خرچ کر دے تو اللہ تعالیٰ اُسے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ پھر فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہمیں ایک شخص نظر آیا جس کے کپڑے خوب سفید اور بال بہت سیاہ تھے۔ اس پر سفر کے آثار بھی نہیں تھے اور ہم میں سے کوئی اسے جانتا نہیں تھا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ کر عرض گزار ہوا کہ اے محمد! مجھے اسلام کے متعلق بتائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم بیت اللہ تک جانے کی طاقت رکھو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔

وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ۔

حضرت عمر فرماتے ہیں ہمیں اس بات پر حیرت ہوئی کہ خود ہی پوچھتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے ایمان کے متعلق بتائیے فرمایا کہ آپ اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو اور آخرت کے دن کو مانیں اور بھلی بری تقدیر کو۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ اس شخص نے کہا مجھے احسان کے متعلق بتائیے فرمایا کہ آپ اللہ کی اس طرح عبادت کریں گویا آپ اسے دیکھ رہے ہیں اور اگر آپ اسے نہیں دیکھتے تو وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے قیامت کے متعلق بتائیے فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ اس کے متعلق پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے اس کی نشانیاں بتائیے فرمایا کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور تم ننگے پاؤں والے ننگے بدن والے فقیروں اور بکریاں چرانے والوں کو دیکھو گے کہ عمارتوں میں فخر کریں گے۔ پھر وہ شخص چلا گیا تو میں تین دن تک ٹھہرا رہا پھر آپ نے فرمایا اے عمر جانتے ہو یہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت جبرئیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

۱۲۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا لَقِينَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرْنَا الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا نَعْمَلُ أَفِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْ مَضَى أَوْ فِي شَيْءٍ يُسْتَأْنَفُ الْآنَ قَالَ فِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا وَمَضَى فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ۔

یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے تو ہم نے ان سے تقدیر کا ذکر کیا اور جو کچھ لوگ اس کے متعلق کہتے ہیں۔ پس انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی زیادہ ہے کہ مزینہ یا جہینہ کے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کس لیے عمل کریں؟ کیا یہ سمجھ کر کہ سب تقدیر میں ہے یا یہ کہ خود بخود ہو جاتا ہے؟ فرمایا سب کچھ تقدیر سے ہے۔ وہ آدمی یا لوگوں میں سے کوئی اور شخص عرض گزار ہوا کہ ایسے حالات میں ہم عمل کس لیے کریں؟ فرمایا کہ جنتیوں کے لیے اہل جنت والے عمل آسان کر دیے جاتے ہیں اور دوزخیوں کے لیے اہل جہنم والے آسان کر دیے جاتے ہیں۔

ف: یہ بحث کہ جب تقدیر لکھی جا چکی اور جو ہونا ہے انجام ہو کر رہے گا تو عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ جنت یا دوزخ جس میں جانا ہے اس میں جا کر رہیں گے خواہ عمل کیسے ہی ہوں۔ اس خیال سے صحابہ کرام کو منع فرما دیا گیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا کہ عمل کرتے جاؤ اور تقدیر سے جھگڑا مت کرو باقی جس کو جو ملتا ہے وہ اسی کے لیے آسان ہوتا چلا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ نَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ يَعْمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ إِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ عَلْقَمَةُ مُرْجِيٌّ۔

محمود بن خالد، فریابی، سفیان، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ نے ابن یعمر سے اس حدیث کو کمی بیشی کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا، ماہِ رمضان کے روزے رکھنا اور غسلِ جنابت کرنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس اسناد میں علقمہ بن مرثد مرجیہ ہے۔

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ أَبِيْ فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو ابْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَيْ أَصْحَابِهِ فَيَجِيْءُ الْغَرِيْبُ فَلَا يَدْرِيْ أَيُّهُمْ هُوَ حَتّٰى يَسْأَلَ فَطَلَبْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيْبُ إِذَا أَتَاهُ قَالَ فَبَنَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِيْنٍ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَكُنَّا نَجْلِسُ بِجَنْبَتَيْهِ وَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْخَبَرِ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ فَذَكَرَ هَيْئَتَهُ حَتّٰى سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السِّمَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھا کرتے تو کیا شخص جو آتا وہ پہچان نہ سکتا یا آپ کو پوچھتا۔ پس ہم نے اس حضرت کو عرض کیا کہ ہم آپ کے جلوہ افروز ہونے کے لیے ایسی جگہ بنا دیں کہ انجان بھی جاتے ہی پہچان لے۔ پس ہم نے آپ کے لیے مٹی کا چبوترہ بنا دیا کہ آپ اس پر رونق افروز ہوتے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ جاتے۔ اور مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک شخص آیا جس کی انہوں نے شکل و صورت بیان کی اور اس نے مجلس کے ایک جانب سے سلام کیا اور کہا کہ اے محمد! آپ پر سلام ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ سِنَانٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْحِمْصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهُ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِيْ فَقَالَ لَوْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَذَّبَ أَهْلَ سَمٰوٰتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ابن دیلمی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے دل میں تقدیر کے متعلق شبہ واقع ہو گیا ہے تو مجھ سے کچھ فرمائیے کہ شاید اللہ تعالیٰ اسے میرے دل سے دور فرما دے۔ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں اور زمین والوں کو عذاب دے تو اس نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا اور اگر ان پر رحم فرمائے تو وہ ان کے لیے ان کے اعمال سے بہتر ہے اور اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر اللہ کی راہ میں سونا خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اُسے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تقدیر پر ایمان نہیں لاؤ گے اور یہ نہ جان لو کہ جو کچھ تمہیں پہنچا وہ رکنے والا نہ تھا اور جو نہیں پہنچا وہ پہنچنے والا نہ تھا اور

تعالى ما قبله الله تعالى منك حتى تؤمن بالقدر وتعلم أن ما أصابك لم يكن ليخطئك وأن ما أخطأك لم يكن ليصيبك ولو مت على غير هذا لدخلت النار قال ثم أتيت عبد الله بن مسعود فقال مثل ذلك قال ثم أتيت حذيفة بن اليمان فقال مثل ذلك قال ثم أتيت زيد بن ثابت فحدثني عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك.

اگر اس کے سوا عقیدے پر تم مر گئے تو جہنم میں داخل ہو گے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔ پھر میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔ پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی۔

***

۱۲۷۵ حدثنا جعفر بن مسافر الهذلي ثنا يحيى بن حسان ثنا الوليد بن رباح عن إبراهيم بن أبي عبلة عن أبي حفصة قال قال عبادة بن الصامت لابنه يا بني إنك لن تجد طعم حقيقة الإيمان حتى تعلم أن ما أصابك لم يكن ليخطئك وما أخطأك لم يكن ليصيبك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أول ما خلق الله تعالى القلم فقال له اكتب فقال رب وماذا أكتب قال اكتب مقادير كل شيء حتى تقوم الساعة يا بني إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مات على غير هذا فليس مني.

ابو حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا۔ اے میرے بیٹے! تم حقیقی ایمان کی حلاوت کبھی نہ پاؤ گے جب تک یہ ایمان نہ لاؤ کہ جو کچھ تمہیں ملا وہ رکنے والا نہ تھا اور جو تمہیں نہیں ملا وہ ملنے والا نہ تھا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا اور اس سے فرمایا کہ لکھ۔ وہ عرض گزار ہوا کہ اے رب! کیا لکھوں؟ فرمایا کہ قیامت تک جو چیزیں ہونے والی ہیں سب کی تقدیریں لکھ دے۔ اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اس کے سوا عقیدے پر مرا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

۱۲۷۶ حدثنا مسدد ثنا سفيان ح وثنا أحمد بن صالح المعنى قال ثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار سمع طاوسا يقول سمعت أبا هريرة يخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال احتج آدم وموسى فقال موسى يا آدم أنت أبونا خيبتنا وأخرجتنا من الجنة فقال آدم أنت موسى اصطفاك الله بكلامه وخط لك بيده التوراة تلومني على أمر قدره علي قبل أن يخلقني بأربعين سنة فحج

مسدد، سفیان —— احمد بن صالح، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی بحث ہوئی۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ اے حضرت آدم! آپ ہم سب کے باپ ہیں لیکن آپ کے سبب سے ہمیں محروم کیا اور جنت سے نکلوایا۔ حضرت آدم نے فرمایا۔ اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام کے لیے چنا اور اپنے دست مبارک سے آپ کے لیے توریت لکھی۔ آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے چالیس سال پہلے میرے لیے لکھ دی گئی تھی۔ پس حضرت آدم غالب رہے حضرت موسیٰ کی

آدَمُ مُوسٰی قَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ۔

پ ـــــ احمد بن صالح، عمرو، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے۔

۱۲۷۷ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰی قَالَ يَا رَبِّ اَرِنَا آدَمَ الَّذِیْ اَخْرَجَنَا وَنَفْسَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ فَاَرَاهُ اللّٰهُ آدَمَ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْنَا آدَمُ فَقَالَ لَهٗ آدَمُ نَعَمْ قَالَ اَنْتَ الَّذِیْ نَفَخَ اللّٰهُ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَعَلَّمَكَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلٰی اَنْ اَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهٗ آدَمُ وَمَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا مُوْسٰی قَالَ اَنْتَ نَبِیُّ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ الَّذِیْ كَلَّمَكَ اللّٰهُ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ رَسُوْلًا مِّنْ خَلْقِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَمَا وَجَدْتَ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فِيْمَ تَلُوْمُنِیْ فِیْ شَیْءٍ سَبَقَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی فِيْهِ الْقَضَاءُ قَبْلِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰی فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰی عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ نے عرض گزار ہوئے کہ اے رب! ہمیں حضرت آدم دکھائیے جنہوں نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکالا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو دکھا دیا تو کہا کہ آپ ہم سب کے باپ حضرت آدم ہیں؟ حضرت آدم نے کہا ہاں۔ کہا کہ آپ وہی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی روح پھونکی اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے لیے سجدہ کیا؟ کہا ہاں۔ کہا تو کس بات نے آپ کو ابھارا کہ آپ نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکالا! حضرت آدم نے ان سے کہا کہ آپ کون ہیں؟ کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا کہ آپ بنی اسرائیل کے نبی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے پردے کے پیچھے سے کلام فرمایا جبکہ آپ کے اور اس کے درمیان مخلوق میں سے کوئی پیغام رساں نہ تھا؟ کہا ہاں۔ کہا کیا آپ نے پایا کہ یہ بات میری پیدائش سے بھی پہلے کتاب میں تھی؟ کہا ہاں۔ کہا تو اس بات پر مجھے کیوں ملامت کرتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے ہی فیصلہ فرما دیا تھا؟ اس سے حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے۔

ف۔ حضرت آدم علیہ السلام کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ جب میرا شجرِ ممنوعہ کے درخت سے پھل کھانا علمِ الٰہی میں موجود تھا اور لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا تھا تو علمِ الٰہی کے خلاف کس طرح ہو سکتا تھا؟ اس کی حضرت آدم علیہ السلام نے خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق مثال یوں فرمائی کہ جیسے آپ کے متعلق علمِ الٰہی میں تھا کہ آپ سے بلا واسطہ کلام فرمائے گا اور آپ کو توریت دے گا۔ چنانچہ جو آپ کے متعلق علمِ الٰہی میں تھا وہی وقوع پذیر ہوا۔ اسی طرح جو میرے متعلق علمِ الٰہی تھا اسی کے مطابق وقوع میں آیا۔ اس میں مجھ پر کیا الزام ہے؟ قرآنِ مجید میں بھی خالقِ عالم نے یہاں یا اس پر حضرت آدم علیہ السلام کو نہیں بلکہ شیطان کو موردِ الزام ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ (۲:۳۶)

تو شیطان نے اُن دونوں کو لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ کر دیا۔

دوسرے مقام پر خدائے علیم وخبیر نے حضرت آدم علیہ السلام کی صفائی بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا (طٰہٰ ۱۲۰) اور بے شک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا۔

اس آیت سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے شجرِ ممنوعہ کا پھل بھول چوک کر کھایا تھا جبکہ کھانے کا اُن کا کوئی ارادہ سرے سے تھا ہی نہیں۔ اگر اُن کا قصد اور ارادہ بھی ہوتا تو وہ علمِ الٰہی میں ضرور تھا لیکن جب یہ مقدر تھا اور عالم نے ہی اُن کا یہ ارادہ فرمایا تو حضرت آدم علیہ السلام کے اوپر کوئی الزام رہا ہی نہیں بلکہ جو کچھ ہوا وہ حکمت و مشیتِ الٰہیہ کے تحت ہوا جس کا اندازہ خود جانے۔ عام محاورے کے طور پر اس آیت کا یہی مفہوم ہر قاری کے ذہن میں آتا ہے یہی مفسرین کرام نے بتایا اور اپنے اسلاف سے نقل کرتے آئے ہیں۔ عام بول چال کا بھی یہی دستور ہے مثلاً کوئی روزہ دار بھول کر پانی پی لے تو کہا جاتا ہے کہ وہ بھول گیا حالانکہ اس کا یہ ارادہ نہ تھا یعنی پانی پینے کا ارادہ نہ تھا۔ یعنی جو کام کیا ہے اُسی کے متعلق عدم ارادہ مراد ہوتا ہے۔ ایسی حالت حضرت آدم علیہ السلام جو روزہ دار کی نسبت لاکھوں گنا حکمِ الٰہی کی زیادہ پیروی کرنے والے تھے یقیناً اُن کے متعلق ہر صاحبِ ایمان یہی کہے گا کہ شجرِ ممنوعہ سے پھل کھانے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ ارادہ اور عہد کر ہی کیسے سکتے تھے۔ جبکہ منصبِ نبوت پر سرفراز تھے اور سر پر تاجِ خلافت تھا اور علم الاسماء سے

اس کے برعکس جو شیطان کی طرح حضرات انبیائے کرام کی توہین و تنقیص کو اپنا شیوہ بنائے وہ اس آیت کا مفہوم اپنے من بھاتے قالب میں ڈھالے گا۔ جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے بھی ایسے ہی رنگ قالب میں آیت کے مفہوم کو ڈھالتے ہوئے لکھا ہے: ”جو شخص بھی خالی الذہن ہو کر اس آیت کو پڑھے گا اُس کے ذہن میں پہلا مفہوم یہی آئے گا کہ ”ہم نے آدم میں اطاعتِ امر کا عزم یا مضبوط ارادہ نہ پایا“ دوسرا مفہوم اس کے ذہن میں اس وقت تک نہیں آسکتا جب تک وہ آدم علیہ السلام کی طرف معصیت کی نسبت کو نامناسب سمجھ کر آیت کے کسی اور معنی کی تلاش شروع نہ کر دے۔“ (تفہیم القرآن، جلد سوم ص ۱۲۱) ——— پچھلے صفحے پر مودودی صاحب اسی سلسلے میں یہ بھی لکھ چکے ہیں: ”اس کے بجائے اُس کی نافرمانی کا سبب یہ تھا کہ اس نے ہمارا حکم یاد رکھنے کی کوشش نہ کی“ (ص ۱۲۰)۔

دیکھو تو دلفریبیٔ اندازِ نقشِ پا — موجِ خرامِ یار بھی کیا گل کتر گئی

صفحہ ۱۲۱ کی عبارت کے مطابق مودودی صاحب کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام کی طرف معصیت کی نسبت کرنا ہی مناسب بات ہے اسی لیے صفحہ ۱۲۰ پر انہوں نے صاف لکھ دیا کہ حضرت آدم نے خدا کا حکم یاد رکھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ مودودی صاحب تو خیر بڑے اونچے پائے کے پارسا اور خدا کے سارے احکام کو نہ صرف یاد رکھنے والے بلکہ یاد رکھانے والے تھے لیکن اس فرمان کے مطابق آدم علیہ السلام تو جماعتِ اسلامی کے صالحین میں سے کسی ایک فرد کے مقابلے کے بھی نہ نکلے۔ آخر یہ حضرات عمل کریں یا نہ کریں لیکن خدا کے احکام کو یاد تو رکھتے ہیں۔ ایسی حالت چاہیے تو یہ تھا کہ ان صالحین میں سے نبوت و خلافت کا تاج ہر ایک کے سر پر سجایا جاتا اور ہر ایک کے لیے فرشتوں سے سجدہ کروایا جاتا کیونکہ وہ حضرت آدم علیہ السلام سے بہتر ثابت ہو رہے ہیں اگرچہ انہوں نے اپنی زبان سے اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ نہیں کہا۔ امید ہے کہ اب مودودی صاحب نے صالحین کو اُن کے حق سے محروم رکھنے کے خدائی فیصلے کے خلاف بارگاہِ خداوندی میں نظرِ ثانی کی اپیل دائر کر دی ہوگی۔

شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کے مقربِ بارگاہِ الٰہیہ ہونے کا انکار نہیں کیا بلکہ اُن سے قربِ الٰہی میں اپنی ذات کو بہتر ٹھہرایا جبکہ مودودی صاحب انہیں مقرب کے بجائے ایسا فاسق و نافرمان ٹھہرایا جس نے خدا کے حکم کو یاد رکھنے کی کوشش ہی نہ کی۔ شیطان کو

خلاصہ یہ کہ بہرحال یہ معرفت کا طریق ہے لیکن نہیں کہا جا سکتا کہ پہلے درجے کا اقرار ہی ٹھہرنے کے بعد میں مقصود ہے اور وہ اللہ وحدہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٢٧٨- حدثنا عبد الله القعنبي عن مالك عن زيد بن أبي أنيسة أن عبد الحميد بن عبد الرحمن بن زيد الخطاب عن مسلم بن يسار الجهني أن عمر بن الخطاب سئل عن هذه الآية وإذ أخذ ربك من بني آدم من ظهورهم قال قرأ القعنبي الآية فقال عمر رضي الله عنه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله خلق آدم ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل أهل الجنة يعملون فقال رجل يا رسول الله ففيم العمل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى إذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل أهل الجنة حتى يموت على عمل من أعمال أهل الجنة فيدخله به الجنة وإذا خلق العبد للنار استعمله بعمل أهل النار حتى يموت على عمل من أعمال أهل النار فيدخله به النار.

عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید نے مسلم بن یسار جہنی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب سے آیت "اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی اولاد نکالی" (۷: ۱۷۲) کے متعلق پوچھا گیا (قعنبی نے آیت پڑھی)۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا۔ پس اس سے ان کی اولاد نکالی، فرمایا کہ میں نے انہیں جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ اہلِ جنت والے عمل کریں گے۔ پھر ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو اس سے اولاد نکالی اور فرمایا کہ انہیں میں نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ جہنمیوں والے عمل کریں گے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ، پھر ہم عمل کس لیے کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے تو اس سے اہلِ جنت والے کام لیتا ہے اور ایسے کام کرتا ہوا مرتا ہے جو اہلِ جنت کے اعمال سے ہو اور جس کو جہنم کے لیے پیدا کرتا ہے اس سے دوزخیوں والے کام لیتا ہے اور ایسے عمل پر مرتا ہے جو اہلِ جہنم کے اعمال سے ہو لہٰذا اسے دوزخ میں داخل کر دیتا ہے۔

١٢٧٩- حدثنا محمد بن المصفى نا بقية حدثني عمر بن جعثم القرشي حدثني زيد بن أبي أنيسة عن عبد الحميد بن عبد الرحمن عن مسلم بن يسار عن نعيم بن ربيعة قال كنت عند عمر بن الخطاب بهذا الحديث وحديث مالك أتم.

محمد بن مصفیٰ، بقیہ، عمر بن جعثم قرشی، زید بن ابی انیسہ، عبد الحمید بن عبد الرحمن، مسلم بن یسار سے روایت ہے کہ نعیم بن ربیعہ نے فرمایا، میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو انہوں نے مذکورہ حدیث بیان فرمائی اور امام مالک کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

١٢٨٠- حدثنا القعنبي نا المعتمر عن أبيه عن رقبة بن مصقلة عن أبي إسحاق عن

قعنبی، معتمر، ان کے والد ماجد، رقبہ بن مصقلہ، ابو اسحاق، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس لڑکے کو خضر نے قتل کیا وہ طبعاً کافر تھا۔ اگر زندہ رہتا تو اپنے والدین کو سرکشی اور کفر کی طرف کھینچ لیتا۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيْلَ نَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهٖ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد ربانی: ”رہا وہ لڑکا تو اس کے والدین ایمان والے تھے“ (۱۸:۸۰) کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز وہ پیدا ہوا تو کفر پر پیدا کیا گیا تھا۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَتَنَاوَلَ رَأْسَهٗ فَقَلَعَهٗ فَقَالَ مُوْسٰى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً الْآيَةَ۔

محمد بن مہران رازی، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خضر نے اس لڑکے کو دیکھا کہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے تو اس کے سر کو پکڑ کر توڑ دیا اور حضرت موسیٰ نے کہا۔ کیا آپ نے پاک جان کو قتل کر دیا (۱۸:۷۴)

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ نَا سُفْيَانُ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ وَالْإِخْبَارُ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ رِزْقُهٗ وَأَجَلُهٗ وَعَمَلُهٗ ثُمَّ يُكْتَبُ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ

حفص بن عمر نمری، شعبہ ـــ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم سے بیان فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو سچے اور تصدیق کیے گئے ہیں کہ بیشک ہر شخص کا مادۂ تخلیق اس کی والدہ کے پیٹ میں چالیس روز تک رہتا ہے۔ پھر وہ خون کی پھٹکی جیسا ہو جاتا ہے پھر وہ اسی کی گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی طرف ایک فرشتے کو اللہ تعالیٰ چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے تو وہ اس کا رزق، اس کی عمر اور اس کا عمل لکھتا ہے اور لکھ دیتا ہے کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت۔ پھر اس میں روح پھونکتا ہے۔ پس تم میں سے ایک آدمی اہل جنت والے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس پر لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے تو وہ

بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

اہلِ جہنم کے عمل کر کے پھر دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے کوئی اہلِ جہنم والے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ نوشتۂ تقدیر اُس پر غالب آتا ہے تو وہ اہلِ جنت والے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

ف۔ پروردگارِ عالم نے اپنے کلام معجز نظام میں فرمایا ہے:

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔ (۳۴:۳۱)

بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اُتارتا ہے بارش اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے

اس آیت میں پانچ باتوں کا ذکر ہے جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان پانچوں اُمور کو غیوبِ خمسہ یا مفاتیح الغیب بھی کہا جاتا ہے۔ اکابر اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا کے بتائے بغیر ان پانچوں اُمور پر مطلع ہونے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں میں سے غیوبِ خمسہ کا علم جتنا جس کو چاہے عطا فرما دیتا ہے اور اس امر کی کوئی قابلِ اعتماد تصریح وارد نہیں ہوئی کہ غیوبِ خمسہ کا علم پروردگارِ عالم اپنے مقربین کو بھی عطا نہیں فرماتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں ہی فرشتہ جن چار باتوں کو بچے کے متعلق لکھ کر جاتا ہے اُن میں سے تین باتیں غیوبِ خمسہ سے ہیں۔ جب فرشتوں کو غیوبِ خمسہ بتائے جا سکتے ہیں تو انبیائے کرام و اولیائے عظام کو بتانے میں کیا اشکال ہے اور کون سا استحالہ رہ جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۸۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ نَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزارش کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ پہلے ہی معلوم ہو گیا ہے کہ جنتی کون ہے اور جہنمی کون؟ فرمایا، ہاں۔ عرض کی گئی کہ پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک کے لیے وہی آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے اُسے پیدا کیا گیا ہے۔

مشرکین کے بچوں کا بیان

باب ۲۰۵ فِي ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ۔

۱۲۸۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا بَقِيَّةُ ح وَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ مِنْ آبَائِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

عبدالوہاب بن نجدہ، بقیہ — موسیٰ بن مروان رقی اور کثیر بن عبید مذحجی، محمد بن حرب، محمد بن زیاد، عبداللہ بن ابو قیس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اہل ایمان کی اولاد کا حکم؟ فرمایا کہ وہ اپنے باپوں سے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! بغیر عمل کے؟ فرمایا کہ اللہ بہتر جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مشرکین کی اولاد؟ فرمایا کہ اپنے باپوں سے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ بغیر عمل کیے؟ فرمایا کہ اللہ بہتر جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا لَمْ يَعْمَلْ شَرًّا وَلَمْ يَدْرِ بِهِ فَقَالَ أَوَ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ۔

محمد بن کثیر، سفیان، طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں انصار کے ایک بچے کو لایا گیا تو آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ خوش نصیب ہے کہ کوئی برائی نہیں کی اور گناہوں سے آشنا ہوا۔ فرمایا کہ اے عائشہ! معاملہ اس کے سوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور اس کے لیے اس کے مستحق پیدا کیے جو کہ جب پیدا کیا تھا تو وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور دوزخ کو بنایا اور اس کے لیے اس کے مستحق پیدا کیے اور اسے ان کے لیے بنایا جبکہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنَاتَجُ الْإِبِلُ مِنْ بَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے ماں باپ انہیں یہودی یا نصرانی بنا لیتے ہیں۔ جیسے اونٹ کا اس کی ماں سے سالم جننا ہے کیا ان میں کوئی کان کٹا نظر آتا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! چھوٹی عمر میں مرنے والے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو عمل کرنے والے تھے۔ امام ابوداؤد نے

كَانُوا عَامِلِينَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكَ يُوسُفُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا قِيلَ لَهُ إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ يَحْتَجُّونَ عَلَيْنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَالِكٌ احْتَجَّ عَلَيْهِمْ بِآخِرِهِ قَالُوا أَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

زندگی پاتے تو کیا کرتے۔ یہ حدیث حارث بن مسکین کے سامنے پڑھی گئی بواسطہ یوسف بن عمرو کہ ابن وہب نے فرمایا، میں نے سنا امام مالک سے عرض کی گئی کہ نفس پرست قدریہ اس حدیث سے ہم پر حجت قائم کرتے ہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ تم اُن پر اس حدیث کے آخری حصے سے حجت قائم کیا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ جو بچپن میں مر جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرنے والے ہیں۔

ف: کفار کے نابالغ بچے جنت میں جائیں گے یا جہنم میں؟ اس کے بارے میں چونکہ احادیث مختلف ہیں اختلاف رہا ہے۔ اس سلسلے میں اہل علم حضرات کے تین مذاہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ جہنم میں جائیں گے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ انہیں جنت میں اہل جنت کے خدام بنا کر رکھا جائے گا۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ وہ جنت میں مسلمانوں کے بچوں کی طرح جائیں گے کیونکہ اُن سے مرتے دم تک مرفوع القلم ہونے کے باعث کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا۔ جبکہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ فطرت پر پیدا ہونے والے کو بغیر کسی گناہ کے خدائے ذوالمنن عذاب دے یہ بات اس کے کرم سے بعید معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال زیادہ قیل و قال سے زبان کو روکنا چاہیے۔ اور معاملہ خدا کے سپرد کر دیا کریں کیونکہ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ يُفَسِّرُ حَدِيثَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ هَذَا عِنْدَنَا حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ الْعَهْدَ عَلَيْهِمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ حَيْثُ قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى.

حجاج بن منہال کا بیان ہے کہ میں نے حماد بن سلمہ کو سنا کہ حدیث "ہر پیدا ہونے والا فطرت پر ہوتا ہے" اس کا مفہوم بیان کرتے تھے۔ فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ اس عہد سے ہے جو اُن سے اللہ تعالیٰ نے لیا جب کہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے جب کہ فرمایا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا کیوں نہیں۔

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُودَةُ فِي النَّارِ قَالَ يَحْيَى قَالَ أَبِي فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ بِذَلِكَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، اُن کے والد ماجد، عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زندہ درگور کرنے والی اور جو زندہ درگور کی گئی دونوں جہنم میں ہیں۔ یحییٰ ان کے والد ماجد، ابو اسحاق، عامر نے اس کو بیان کیا بواسطہ علقمہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى قَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث کی ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ جہنم میں ہے۔ جب وہ لوٹا تو فرمایا کہ میرا باپ اور تمہارا باپ جہنم میں ہیں۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ جانتے ہیں کہ کون جنت میں جائے گا اور کون جہنم میں۔ صحابی نے یہی عقیدہ رکھتے ہوئے تو اپنے باپ کا ٹھکانا پوچھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہ میرے متعلق ایسا عقیدہ رکھنے کے باعث تم تو مشرک ہو گئے جیسے آج کل کے شرک فروش کہتے ہیں، بلکہ بتا بھی دیا کہ تمہارا باپ جہنم میں ہے۔ اس کے باوجود یہ عقیدہ رکھنے کہ حضور کو اپنے اور کسی کے خاتمے کا پتہ نہیں تھا نیز حضور نہیں جانتے تھے کہ دیوار کے پیچھے کیا ہے (براہین قاطعہ) ایسے تمام لوگ درپردہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان ہی نہیں لائے۔ ایمان کی کلمہ گوئی محض رسمی ہے اور ایمان کے بغیر ان کے اعمال و اقوال بے جان لاش کی طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے تمام لوگوں کو ہدایت پر آنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے باپ کے جہنم میں ہونے کی خبر دی۔ علمائے کرام نے اس کی مختلف تاویلات کی ہیں مثلاً (۱) یہاں باپ سے مراد آپ کے چچا ابو طالب ہیں کیونکہ آپ ان کے زیر کفالت رہے اور عرب میں چچا کو باپ کہنا عام تھا۔ بہرحال ہم جبکہ اس سرکار کے غلاموں میں ہیں تو ہمارے لیے سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ علمی سہارے خواہ مضبوط ہوں یا کمزور لیکن ہم اپنے آقا کے ناصر و شافع روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدینِ کریمین کو خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) وغیرہ اکابر کی طرح مومن و جنتی کہیں اور اس کے سوا ہرگز دوسرا کلمہ زبان پر نہ لائیں کہ کہیں یہ گستاخی تباہی کا باعث نہ ہو جائے۔ اگر کوئی اختلافی مسائل کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور انہیں مومن و جنتی کہنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا تو ہرگز نہیں بے ادبی نہ کرے بلکہ خاموش رہے، انہیں جہنمی کہنا ہر طرح غلط ہے۔ هذا ما عندي والعلم بالحق عند الله تعالیٰ عز شأنه۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ۔

ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک شیطان آدمی کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ

احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ابن لہیعہ اور عمرو بن حارث اور سعید بن ابی ایوب، عطاء بن دینار، حکیم بن شریک ہذلی، یحییٰ بن میمون، ربیعہ جرشی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قدریہ فرقے والوں سے اٹھنا بیٹھنا نہ رکھو اور نہ ان کے تحفے تحائف کا لین دین کرو یعنی ان سے تعلقات قطع رکھنا۔

الْمُعَدِّي وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ.

بَابٌ ٢٠ فِي الْجَهْمِيَّةِ

جہمیہ فرقے کا بیان

١٢٩٤- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ.

ہشام کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ ہمیشہ سوال جواب کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ اس چیز کو تو اللہ نے پیدا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے۔ جس کے دل میں کوئی ایسا خیال آئے تو اسے کہنا چاہیے کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں۔

١٢٩٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا جب لوگ ایسا کہیں تو تم کہو اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کو جنتا ہے اور نہ کسی نے جنا ہے، اور نہ کوئی ایک بھی اس کی برابری کرنے والا ہے۔ پھر اپنے بائیں جانب تین دفعہ تھتکارے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، پڑھے۔

١٢٩٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا تُسَمُّونَ هَذِهِ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوا وَالْعَنَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ أُتْقِنِ الْعَنَانَ جَيِّدًا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِي قَالَ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ أَوِ اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً ثُمَّ

احنف بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بطحاء کے مقام پر ایک جماعت میں تھا جس کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی جلوہ فرما تھے۔ پس جماعت کے اوپر سے بادل کا ایک ٹکڑا گزرا تو آپ نے اس کی جانب دیکھ کر فرمایا۔ تم اسے کس نام سے یاد کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا السَّحَابُ۔ فرمایا، الْمُزْنُ بھی؟ لوگوں نے کہا، الْمُزْنُ بھی۔ فرمایا کہ الْعَنَانُ بھی؟ لوگوں نے کہا، الْعَنَانُ بھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الْعَنَانُ ہلکے بادل کو کہتے ہیں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں معلوم نہیں۔ فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کی مسافت کا فاصلہ ہے پھر اس آسمان اور دوسرے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے یہاں تک کہ ساتوں آسمان تک اسی طرح بتایا، پھر ساتویں کے اوپر

السماء فوقها كذلك حتى عد سبع سماوات ثم فوق السابعة بحر بين أسفله وأعلاه مثل ما بين سماء إلى سماء ثم فوق ذلك ثمانية أوعال بين أظلافهم وركبهم مثل ما بين سماء إلى سماء ثم على ظهورهم العرش بين أسفله وأعلاه مثل ما بين سماء إلى سماء ثم الله تعالى فوق ذلك۔

ایک سمندر ہے جس کی نیچے والی اور اُوپر والی سطح میں اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اس کے اوپر آٹھ بکری نما فرشتے ہیں جن کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اُن کی پیٹھوں کے اُوپر عرش ہے جس کے نیچے والے اور اُوپر والے حصے میں اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے اُوپر ہے۔

۱۲۹۷۔ حدثنا أحمد بن أبي سريج أنا عبد الرحمن بن عبد الله بن سعد ومحمد بن سعيد قالا أنا عمرو بن أبي قيس عن سماك بإسناده ومعناه۔

احمد بن ابو سریج، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد اور محمد بن سعید، عمرو بن ابو قیس نے سماک سے مذکورہ حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کیا۔

۱۲۹۸۔ حدثنا أحمد بن حفص حدثني أبي حدثنا إبراهيم بن طهمان عن سماك بإسناده ومعناه هذا الحديث الطويل۔

احمد بن حفص، ان کے والد ماجد، ابراہیم بن طہمان نے سماک سے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو معناً روایت کیا ہے یہ لمبی حدیث ہے۔

۱۲۹۹۔ حدثنا عبد الأعلى بن حماد و محمد بن المثنى ومحمد بن بشار وأحمد بن سعيد الرباطي قالوا أنا وهب بن جرير قال أحمد كتبناه من نسخته وهذا لفظه قال حدثنا أبي قال سمعت محمد بن إسحق يحدث عن يعقوب بن عتبة عن جبير بن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه عن جده قال أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم أعرابي فقال يا رسول الله جهدت الأنفس وضاعت العيال ونهكت الأموال وهلكت الأنعام فاستسق الله لنا فإنا نستشفع بك على الله ونستشفع بالله عليك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحك أتدري ما تقول وسبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فما زال يسبح حتى عرف ذلك في وجوه أصحابه

عبدالاعلیٰ بن حماد اور محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار، احمد بن سعید رباطی، وہب بن جریر، احمد کے والد ماجد، محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ، جبیر بن محمد سے فرماتے ہیں والد ماجد محمد بن جبیر سے روایت کی کہ اُن کے والد محترم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جانیں مصیبت میں پڑ گئیں۔ گھر بار چھوٹ گئے، مال گھٹ گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے پانی (بارش) مانگیے۔ ہم اللہ کی بارگاہ میں آپ کی سفارش چاہتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں اللہ کی سفارش کے طلب گار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم پر افسوس! کیا جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ آپ برابر تسبیح بیان کرتے رہے یہاں تک کہ اس کا اثر آپ کے اصحاب کے چہروں سے نمایاں تھا پھر فرمایا۔ تم پر افسوس! مخلوق میں سے کسی کے پاس اللہ سے سفارش نہیں کروائی جاتی کیونکہ اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔ تم پر افسوس! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کیا ہے؟ اس کا عرش آسمانوں

ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ شَأْنُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللَّهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلَى سَمٰوَاتِهِ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ عَلَيْهِ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ اللَّهَ فَوْقَ عَرْشِهِ وَعَرْشُهُ فَوْقَ سَمٰوَاتِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى وَابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَدِيثُ بِإِسْنَادِ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ الصَّحِيحُ وَافَقَهُ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ كَمَا قَالَ أَحْمَدُ أَيْضًا وَكَانَ سَمَاعُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَابْنِ الْمُثَنَّى وَابْنِ بَشَّارٍ مِنْ نُسْخَةٍ وَاحِدَةٍ فِيمَا بَلَغَنِي.

پر اس طرح بیضاوی انگلیوں سے بتا کر قبے کی طرح اور وہ اس طرح چرچراتا ہے جیسے سوار کے باعث پالان چرچراتا ہے۔ ابن بشار نے اپنی حدیث میں کہا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور اس کا عرش آسمانوں پر ہے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ عبد الاعلیٰ اور ابن مثنیٰ اور ابن بشار، یعقوب بن عتبہ، جبیر بن محمد، محمد بن جبیر نے اسے اپنے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ احمد بن سعید کی اسناد والی حدیث ہی زیادہ صحیح اور درست ہے جیسے ..... کہ ان میں سے ایک جماعت نے اس کی موافقت کی ہے جن میں یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی بھی ہیں اور اسے ایک جماعت نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے احمد بن سعید کی طرح اور عبد الاعلیٰ، ابن مثنیٰ، ابن بشار کا سماع ایک ہی نسخے سے ہے جیسے کہ مجھ تک خبر پہنچی۔

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ نَا أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ.

احمد بن حفص، اُن کے والد ماجد، ابراہیم بن طہمان، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اجازت دی گئی کہ عرش کے اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کے متعلق یہ بات بیان کروں کہ اس کے کان کی لو اور کندھے کے درمیان سات سو برس کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ الْمَعْنَى قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا حَرْمَلَةُ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا

علی بن نصر اور محمد بن یونس نسائی، عبد اللہ بن یزید مقری، حرملہ بن عمران، ابو یونس سلیم بن جبیر مولیٰ ابوہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَہْلِہَا کو سَمِیْعًا بَصِیْرًا تک پڑھتے ہوئے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا انگوٹھا اپنے گوش مبارک پر رکھا

إلى قوله تعالى سَمِيعًا بَصِيرًا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ إِبْهَامَهُ عَلَى أُذُنِهِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى عَيْنِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا وَيَضَعُ إِصْبَعَيْهِ قَالَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ الْمُقْرِئُ وَهَذَا رَدٌّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ۔

اور ساتھ والی انگشت مبارک اپنی آنکھ پر۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ آپ اس آیت کو پڑھتے اور دونوں انگلیوں کو اسی طرح رکھا کرتے تھے۔ یونس کا بیان ہے کہ عبداللہ بن یزید مقری نے فرمایا۔ یہ جہمیہ فرقے کا رد ہے۔

ف۔ جہمیہ فرقے والے اللہ تعالیٰ کے سننے اور دیکھنے سے بھی اس کا علم ہی مراد لیتے تھے اور انہیں علم کے علاوہ خدا کی صفات شمار نہیں کرتے تھے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ نے اس حدیث کو پیش کر کے جہمیہ فرقے کا رد کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اپنے کان اور آنکھ پر انگلی رکھ کر اشارہ فرمایا کہ مراد اس کا سننا اور دیکھنا ہی ہے۔ جہمیہ نے عقائد میں یہ بدعت رائج کی کہ اللہ تعالیٰ کے سننے اور دیکھنے سے بھی اس کا علم ہی مراد لیا اور طریقۂ رسول کی خلاف ورزی کرنے کے باعث گمراہوں میں شمار کیے گئے۔ دوسری جانب صفات الٰہیہ کے بارے میں مجسمہ فرقے کی روش پر پیروی کرتے ہوئے علامہ ابن تیمیہ حرانی (المتوفی ۷۲۸ھ) نے گمراہی کا بہت بڑا پھاٹک کھولا کہ اللہ تعالیٰ کا سننا اور دیکھنا بندوں جیسا ٹھہرایا اور اس کے کان آنکھ وضع کر کے اپنے لیے جہنم خرید لیا اور اسے عرش پر حقیقتاً بٹھا دیا جیسے بندے بیٹھتے ہیں۔ موصوف کی یہ گمراہی بھی وقتی ہو چکی تھی لیکن ان خلاف اسلام نظریات کو محمد بن عبدالوہاب نجدی (المتوفی ۱۲۰۶ھ) اور مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ) کے ذریعے آج کل تجسیم و تشبیہ اور توہین شان رسالت کے سارے غیر اسلامی نظریات جمہور ملت کے خلاف ہر طبقے میں سرایت کر گئے ہیں۔ خدائے ذوالمنن تمام مدعیان اسلام کو اسلامی عقائد و نظریات کو اپنانے کی توفیق دے جو اکابر اہلسنت نے اپنی تصانیف عالیہ میں درج فرمائے ہیں۔ آمین۔ اس سلسلے میں سرمایۂ اہلسنت کے عظیم المرتبت نگہبان اور کشف و روحانیت کے ترجمان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

۱۔ —— اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانی نہیں، جوہر اور عرض نہیں، محدود اور متناہی نہیں، طویل اور عریض نہیں، دراز اور کوتاہ نہیں، فراخ اور تنگ نہیں، وہ فراخی والا ہے لیکن ایسی وسعت کے ساتھ نہیں جو ہمارے فہم میں آ سکے۔ وہ محیط ہے لیکن اس کا احاطہ ایسا نہیں جس کا ادراک کیا جا سکے۔ وہ قریب ہے لیکن ایسے قرب کے ساتھ نہیں جو ہماری سمجھ میں آتا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ہے لیکن معیت متعارفہ کے ساتھ نہیں۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ فراخی والا ہے، احاطہ کرنے والا ہے، قریب ہے، ہمارے ساتھ ہے لیکن ان صفات کی کیفیات کو ہم سمجھنے سے عاجز ہیں کہ وہ کیسی ہیں اور جو کچھ ہم سمجھتے ہیں اس پر یقین کرنا مجسمہ کے مذہب میں قدم رکھنا ہے۔ (مکتوبات دفتر دوم مکتوب ۶۷)۔

۲۔ —— حق تعالیٰ سبحانہ کسی جہت میں نہیں اور وہ زمان و مکان میں نہیں۔ ارشاد باری الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى سے جہت و مکان کے ثبوت کا وہم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں اس سے اس جہت و مکان کا اثبات ہوتا ہے جہاں نہ جہت ہے اور نہ مکان ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی بے مکانی ہی سے کنایہ ہے۔ اسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانی نہیں جوہر و عرض نہیں، انقسام کے قابل نہیں، اس کے متعلق حرکت اور تبدیلی کا تصور کرنا بھی درست نہیں، اس کی ذات قدیم کا حوادث کے ساتھ قیام جائز نہیں۔ اعراض محسوسہ و معقولہ میں سے وہ کسی عرض کے ساتھ متصف نہیں۔ نہ وہ عالم میں داخل ہے اور نہ

عالم سے خارج - وہ نہ عالم سے متصل ہے اور نہ عالم سے منفصل - کائنات کے ساتھ اس کی معیت علمی ہے نہ کہ ذاتی اور دنیا کا احاطہ اس نے علم کے ساتھ کیا ہوا ہے نہ کہ ذات کے ساتھ - وہ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا اور نہ کسی چیز سے متحد ہوتا ہے۔

(معارف لدنیہ - مطبوعہ کراچی - ص ۲۸)

۳- آیۂ کریمہ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ میں حق تعالیٰ سبحانہٗ نے بلیغ انداز میں اپنی ذات سے مماثلت کی نفی فرما دی ہے - کیونکہ اس آیت میں اپنی مثل کے مثل کی نفی فرمائی گئی ہے حالانکہ مقصود تو صرف اپنی مثل کی نفی کرنا تھا - مقصد یہ ہے کہ جب اس کی مثل کا مثل بھی نہیں ہو سکتا تو خود اس کی مثل بطریقِ اولیٰ ناممکن ہے - لہٰذا کنایہ کے طور مثل کی خود بھی نفی ہو گئی کیونکہ صریح کے مقابلے میں کنایہ بلیغ ترین اندازِ بیان ہے جیسا کہ ماہرینِ بیان و ادب کے نزدیک ثابت ہے۔

اس کے متصل ہی وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ فرمانے سے صفاتی مماثلت کی نفی فرما دینا مقصود ہے جیسا کہ اس سے پہلے مماثلتِ ذاتی کی نفی فرمائی گئی ہے - اس کی توضیح یہ ہے کہ حق تعالیٰ ہی حقیقت میں سمیع و بصیر ہے کسی دوسرے کو سمع و بصر حاصل نہیں ہے - یہی حال باقی صفات یعنی حیات، علم، قدرت، ارادہ اور کلام وغیرہ کا ہے کیونکہ مخلوقات میں صفات کی صورت تو پائی جاتی ہے لیکن ان کی حقیقت نہیں پائی جاتی - مثال کے طور پر علم ایک صفت ہے جس کے باعث انکشاف ہوتا ہے اور قدرت بھی ایک صفت ہے جس کے ذریعے افعال و آثار صادر ہوتے ہیں - مخلوقات میں ان صفات کا وجود نہیں پایا جاتا بلکہ حق سبحانہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے مخلوق میں انکشاف کو پیدا کر دیتا ہے بغیر اس کے کہ انکشاف کا اصل موجب اس کے اندر موجود ہو جو صفتِ علم ہے - اسی طرح افعال کو بھی وہی ان کے اندر پیدا کر دیتا ہے بغیر اس کے کہ خود قدرت ان کے اندر ثابت ہو - سننے اور دیکھنے کو بھی اسی پر قیاس کر لیا جائے - یعنی خدا ہی مخلوق کے اندر سننا اور دیکھنا پیدا کر دیتا ہے بغیر اس کے کہ سننے اور دیکھنے کی قوتیں خود اس کے اندر موجود ہوں - اسی طرح حس اور حرکتِ ارادی وغیرہ قسم کے آثارِ حیات بھی ان میں ظاہر ہوتے ہیں بغیر اس کے کہ وہ خود حیات رکھتے ہوں - وہی مخلوقات میں کلام کو پیدا کرتا ہے بغیر اس کے کہ قوتِ تکلم پیدا کرے - مختصر یہ کہ صفات کے آثار جو حق سبحانہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کی وجہ سے ان میں ظاہر ہو گئے ہیں محض ان آثار کے پائے جانے کی وجہ سے ان پر ان صفات کا (مجازی طور پر) اطلاق کر دیا جاتا ہے بغیر اس کے کہ ان صفات کی حقیقت ان کے اندر متحقق ہو - حقیقت میں وہ چند بے حس و حرکت جمادات کے سوا اور کچھ بھی نہیں - آیۂ مبارکہ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ اس بات کی تصدیق کر رہی ہے۔

یہ بحث ایک مثال سے واضح ہو جاتی ہے - ہم کہتے ہیں کہ شعبدہ باز کپڑے کی کوئی ماڈل یا کاغذ پر کوئی تصویر بناتا ہے - وہ خود پس پردہ بیٹھ کر اس صورت کو حرکت میں لاتا ہے - اور عجیب و غریب حرکات اس سے ظاہر کرتا ہے - سادہ لوح لوگ یہی سمجھیں گے کہ وہ تصویر اپنی قدرت و اختیار سے حرکتیں کر رہی ہے اور حرکات کا بظاہر اس سے صادر ہونا اس بات کا وہم بھی پیدا کرتا ہے کہ تصویر کو قدرت اور ارادے کی صفات حاصل ہیں - حالانکہ حقیقت میں نہ اسے قدرت حاصل ہے اور نہ وہ ارادے کی صفت سے متصف ہے - اسی طرح یہ وہم بھی ہو جاتا ہے کہ وہ زندگی بھی رکھتی ہے کیونکہ اس میں زندگی کے آثار نظر آتے ہیں - اسی طرح یہ وہم بھی ہو جاتا ہے کہ وہ علم بھی رکھتی ہے کیونکہ ارادہ تو علم ہی کے تابع ہے - اگر بالفرض وہ شعبدہ باز اس میں بولنا اور بات کرنا بھی ایجاد کر دے تو لوگ کہنے لگیں گے کہ وہ باتیں بھی کرتی ہے - چنانچہ اس کا حال وہی ہو گا جو

سامری کے بچھڑے کا تھا، جس نے آواز نکالی حالانکہ کلام کرنے کی صفت اُس کے اندر موجود نہیں تھی۔ چنانچہ جن کی چشم بصیرت دوبینی کے پردے کو چاک کر چکی وہ دیکھتے ہیں کہ یہ تصویر محض بے جان چیز ہے۔ ان میں سے کوئی سی صفت بھی اس کے اندر موجود نہیں۔ بلکہ اس کا ایک بنانے والا ہے جو ان تمام حرکات و آثار کو اس میں پیدا کر رہا ہے۔ اس کے باوجود وہ دانا بھی ان افعال و حرکات کو اسی تصویر کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کے بنانے والے کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ تصویر حرکت کر رہی ہے اور یوں نہیں کہتے کہ بنانے والا حرکت کر رہا ہے اور بنانے والے کے متعلق یوں کہتے ہیں کہ وہ ان حرکات کو پیدا کرنے والا ہے۔

اس کے بعد بھی یہ کہنے کی گنجائش نہیں رہتی جیسا کہ بعض صوفیہ نے کہا۔ چنانچہ انہوں نے لذت و الم کو بھی حق تعالیٰ سبحانہٗ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ حاشا و کلا۔ حق تعالیٰ تو لذت و الم کو پیدا کرنے والا ہے۔ وہ خود لذت حاصل کرنے والا اور الم محسوس کرنے والا نہیں ہے۔ لہٰذا جب صفات کی حقیقت بندوں سے منتفی ہو گئی تو ذات کی حقیقت بھی ان سے منتفی ہو گئی کیونکہ ذات تو اسی کو کہتے ہیں جو خود اپنے نفس کے ساتھ قائم ہو اور صفات اس کی ذات کے ساتھ قائم رہتی ہیں۔ ذات ہی ان صفات کے آثار کا سرچشمہ ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا تحقیق سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ بغیر واسطۂ صفات و ذات ان آثار کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور ذات اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ ان آثار کو ظاہر کرنے والی ہوتی ہے اور اس سے حقیقت ذات بھی اس سے منتفی ہو گئی بے شک اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے یہ بھی اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی ذات و صفات کی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ نہ اس کی ذات کی کوئی مثل ہے۔ اور نہ صفات کی۔

پس اللہ تعالیٰ کا فرمان وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ تنزیہہ کا پورا کرنے والا نفی مماثلت کی تکمیل کرنے والا ہے۔ یہ تنزیہہ کے منافی اور تشبیہ کو ثابت کرنے والا نہیں ہے کہ جو سننا اور دیکھنا مخلوقات کے لیے ہے ایسا ہی سننا اور دیکھنا اُس کے لیے ہو۔ بلکہ انہیں سننے اور دیکھنے کی طاقت ہے اور دیکھنے کی کیونکہ ان کا سننا اور دیکھنا یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صفت سمع و بصر کے بغیر ان میں ہر چیز پیدا کر دی ہے۔ اگرچہ یہاں سننے اور دیکھنے کا ذکر کیا ہے لیکن تمام صفات کا یہی حال ہے۔ ان دونوں کی نفی اس لیے فرمائی کہ ان کا ظاہر اور ثابت ہونا واضح ہے اور ان کی نفی سے باقی صفات کی خود بخود نفی ہو جائے گی جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ خدا کی نہ ذات کو پہچانا جا سکتا ہے اور نہ صفات کو۔ آدمی جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کو پہچاننے سے عاجز ہے اسی طرح اس کی صفات کو پہچاننے سے بھی عاجز ہے۔ بھلا کہاں مشتِ خاک اور کہاں ربّ الارباب (مکتوبات و معارف لدنیہ مطبوعہ کراچی) ص ۴۳ تا ۴۵

بَابٌ فِي الرُّؤْيَةِ

۱۳۰۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ

دیدار الٰہی کا بیان

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا تم عنقریب اپنے رب کو ایسے دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو اور اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔

عشية فقال انكم سترون ربكم كما ترون هذا لا تضامون في رؤيته فان استطعتم ان لا تغلبوا على صلاة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا ثم قرا هذه الآية فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها.

پس اگر تم سے حفاظت ہو سکے ان نمازوں کی جو سورج طلوع ہونے سے پہلے ہے اور سورج غروب ہونے سے پہلے تو ایسا کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ) اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے پاکی بیان کرو سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے۔ (۲۰:۱۳۰)

۱۳۰۳ - حدثنا اسحق بن اسمعيل ثنا سفيان عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه انه سمعه يحدث عن ابي هريرة قال قال ناس يا رسول الله انرى ربنا عز وجل يوم القيامة قال هل تضارون في رؤية الشمس في الظهيرة ليست في سحابة قالوا لا قال هل تضارون في رؤية القمر ليلة البدر ليس في سحابة قالوا لا قال والذي نفسي بيده لا تضارون في رؤيته الا كما تضارون في رؤية احدهما.

سہیل بن ابو صالح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا بروز قیامت ہم اپنے رب عزوجل کو دیکھیں گے؟ فرمایا کیا دوپہر کے وقت جبکہ بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ چودھویں رات کو جب ابر نہ ہو تو تمہیں چاند کے دیکھنے میں رکاوٹ پیش آتی ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تمہیں اس کو دیکھنے میں رکاوٹ پیش نہیں آئے گی مگر اتنی ہی جتنی ان دونوں میں پیش آتی ہے۔

۱۳۰۴ - حدثنا موسى بن اسمعيل ثنا حماد ح وثنا عبيد الله بن معاذ ثنا ابي ثنا شعبة المعنى عن يعلى بن عطاء عن وكيع قال موسى بن حدس عن ابي رزين قال موسى العقيلي قال قلت يا رسول الله اكلنا يرى ربه قال ابن معاذ مخليا به يوم القيامة وما آية ذلك في خلقه قال يا ابا رزين اليس كلكم يرى القمر قال ابن معاذ ليلة البدر مخليا به قال ابن معاذ قال فانما هو خلق من خلق الله فالله اجل واعظم.

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد ــــ عبیداللہ بن معاذ، ان کے والد، شعبہ، یعلیٰ بن عطاء، وکیع، موسیٰ بن حدس سے روایت ہے کہ حضرت ابو رزین موسیٰ عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم سب اپنے رب کو دیکھیں گے! ابن معاذ کا بیان ہے کہ قیامت کے روز الگ الگ اور مخلوق میں اس کی نشانی ہے؟ فرمایا اے ابو رزین! کیا تم سب چاند کو نہیں دیکھتے؟ ابن معاذ نے کہا کہ چودھویں کے چاند کو الگ الگ۔ پھر دونوں متفق ہو گئے۔ میں نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تو بہت بڑا ہے۔ ابن معاذ نے کہا کہ یہ تو اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تو بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

۱۳۰۵ - حدثنا عثمان بن ابي شيبة ومحمد بن العلاء ان ابا اسامة اخبرهم عن عمر بن حمزة قال قال سالم اخبرني عبد الله بن عمر

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا۔ پھر انہیں اپنے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ تَعَالَى السَّمٰوَاتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ بِيَدِهِ الْأُخْرٰى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ۔

دست قدرت میں لے کر فرمائے گا۔ حقیقی بادشاہ میں ہوں۔ جابر بادشاہ کہاں ہیں؟ متکبر بادشاہ کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو لپیٹ لے گا۔ راوی ابن العلاء نے کہا کہ دوسرے دست قدرت میں پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں۔ جابر بادشاہ کہاں ہیں؟ متکبر بادشاہ کہاں ہیں۔

۱۳۰۶ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

ابو عبداللہ اغر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب عزوجل ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے۔ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں اسے قبول فرماؤں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے کہ میں اسے بخش دوں۔

ف: یہ دو مسئلہ عالم کے آنے جانے سے بندوں کی طرح آنا چڑھنا مراد لینا مجسمہ جیسے گمراہ فرقے اور اس کے مقلدین یعنی علامہ ابن تیمیہ حرانی (المتوفی ۷۲۸ھ) وغیرہ جیسے لوگوں کا مذہب ہے۔ اہل حق یعنی اہلسنت وجماعت کے نزدیک آنے جانے سے جو مفہوم بدیہی طور پر ذہن میں آتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کیونکہ یہ خاصۂ اجسام ہے اور پروردگار عالم جسم سے پاک اور بے نیاز ہے۔ اس بارے میں سلف وخلف کا مذہب یہ ہے کہ ایسی آیات واحادیث کا ظاہری مفہوم مراد لیں اور ان کے معانی میں تاویلات نہ کریں اور حقیقی مفہوم کو پروردگار عالم کے سپرد کر دیں کہ اپنے آنے جانے کی حقیقت کو وہی جانتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۳۰۸ فِي الْقُرْآنِ

قرآن مجید کا بیان

۱۳۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا إِسْرَائِيلُ نَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلٰى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات میں اپنے آپ کو لوگوں پر پیش کیا کرتے تھے اور فرماتے کیا ہے کوئی شخص جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے چلے کیونکہ قریش نے مجھے میرے رب کے کلام (قرآن مجید) کی تبلیغ سے روک دیا ہے۔

۱۳۰۸ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُمَرَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ

عامر شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن شہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس تھا کہ

... الشعبي عن عامر بن شهر قال كنت عند النجاشي فقرأ ابنٌ له آيةً من الإنجيل فضحكت فقال أتضحك من كلام الله تعالى.

اُن کے بیٹے نے انجیل کی ایک آیت پڑھی تو میں ہنس پڑا۔ اس نے کہا: کیا آپ اللہ تعالیٰ کے کلام پر ہنستے ہیں۔

١٣٠٩ - حدثنا سليمان بن داود المهري أنا عبد الله بن وهب أخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب أخبرني عروة بن الزبير وسعيد بن المسيب وعلقمة بن وقاص وعبيد الله بن عبد الله عن حديث عائشة وكلٌّ حدثني طائفةً من الحديث قالت ولشأني في نفسي كان أحقر من أن يتكلم الله فيّ بأمرٍ يُتلى.

سلیمان بن داؤد مہری، عبداللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب سے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ ہر ایک نے حدیثِ عائشہ کا ایک حصہ بیان کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتی تھی بلکہ خود کو اس سے کم تر سمجھتی تھی کہ میرے متعلق کلامِ الٰہی کی آیتیں نازل ہوں گی جن کی تلاوت کی جائے گی۔

١٣١٠ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا جرير عن منصور عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعوّذ الحسن والحسين أعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة ثم يقول كان أبوكم يعوّذ بهما إسماعيل وإسحاق.

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین کو پناہ میں دیا کرتے (یا تعویذ یا دعا کرتے) کہ میں تم دونوں کو اللہ کے کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں جو کامل ہیں ہر شیطان اور حشرات سے اور لگ جانے والی ہر نظر سے۔ پھر فرمایا کرتے کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم بھی ان لفظوں کے ساتھ حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق کو پناہ میں دیا کرتے تھے۔

١٣١١ - حدثنا أحمد بن أبي سريج الرازي وعلي بن الحسين بن إبراهيم وعلي بن مسلم قالوا نا أبو معاوية نا الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا تكلم الله تعالى بالوحي سمع أهل السماء للسماء صلصلةً كجرّ السلسلة على الصفا فيُصعقون فلا يزالون كذلك حتى يأتيهم جبريل حتى إذا جاءهم جبريل فُزّع عن قلوبهم قال فيقولون يا جبريل ماذا قال ربك فيقول الحق فيقولون الحق الحق.

احمد بن ابی سریج رازی اور علی بن حسین بن ابراہیم اور علی بن مسلم، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے کلام فرماتا ہے تو آسمان والے آسمان سے ایسی آواز سنتے ہیں جیسے زنجیر کی آواز صاف پتھر پر، پس وہ بیہوش ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب حضرت جبریل ان کے پاس آتے ہیں تو ان کا ہوش ٹھکانے آتا ہے سو وہ عرض کرتے ہیں کہ اے جبریل! آپ کے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق۔ پس وہ سب حق حق کہنے لگتے ہیں۔

باب ٢٠٩ ذكر البعث والصور

دوبارہ زندہ ہونے اور صور پھونکنے کا ذکر

١٣١٢ - حدثنا مسدد نا معتمر قال سمعت أبي قال نا أسلم عن بشر بن شغاف

بشر بن شغاف نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ۔

علیہ وسلم نے فرمایا صور ایک سینگ یا سینگ کی طرح ہے جس میں پھونک ماری جاتی ہے۔

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُ الْأَرْضُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کے جسم کے ہر حصے کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے کہ اسی سے پیدا کیا گیا اور اسی سے دوبارہ بنایا جائے گا۔

بَابٌ ۲۱ فِي الشَّفَاعَةِ۔

شفاعت کا بیان

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا بِسْطَامُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنِ الْأَشْعَثِ الْحُدَّانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي۔

اشعث حدانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔

ف۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے۔

عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۱۷، ۷۹) قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں۔

رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی شفاعت و سیادت اور منزلت عظمیٰ کے بارے میں فرمایا ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن المقام المحمود فقال هو الشفاعة (بخاری، ترمذی) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مقام محمود کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ شفاعت ہے۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ سئل عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني قوله تعالى عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا فقال هي الشفاعة۔ (احمد، بیہقی) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہی شفاعت ہے۔

۳۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میدان محشر میں انسانوں کے وفد سے فرمائیں گے ليس ذاكم عندي ولكن انطلقوا الى سيد ولد آدم (احمد، ابن عوانہ، ابو یعلیٰ، ابن حبان) تمہارا یہ کام [illegible] مجھ سے نہیں نکلے گا لہٰذا تم اولاد آدم کے سردار کے پاس جاؤ۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انا سيد ولد آدم يوم القيامة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع (مسلم، ابوداؤد) میں قیامت کے روز ساری اولاد آدم کا سردار ہوں اور وہ ہوں جس کی قبر سب سے پہلے شق ہوگی اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

۵ ——— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا سید الناس یوم القیامۃ (احمد، بخاری، مسلم، ترمذی)۔ میں قیامت کے روز سب انسانوں کا سردار ہوں۔

۶ ——— حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا سید الناس یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول من یدخل الجنۃ ولا فخر (دارمی، حاکم، ابونعیم)۔ میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سردار ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

۷ ——— حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ میں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہا۔ لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور یہ فخریہ نہیں کہتا اور اس روز حضرت آدم اور اُن کے سوا کوئی نبی نہیں ہوگا جو میرے جھنڈے کے نیچے نہ ہو۔

۸ ——— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فخرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا سید ولد آدم فی الدنیا والآخرۃ ولا فخر وانا اول من تنشق الارض عنہ وعن امتی ولا فخر وبیدی لواء الحمد یوم القیامۃ وجمیع الانبیاء تحتہ ولا فخر وبیدی مفاتیح الجنۃ ولا فخر وانا اولہم وامتی بالاثر (ابو نعیم)۔ میں دنیا و آخرت میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں سب سے پہلا ہوں جس سے زمین شق ہوگی اور میری امت سے اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا اور بروزِ قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور سب انبیاء اس کے نیچے ہوں گے یہ فخریہ نہیں کہا۔ قیامت کے روز جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ [illegible] میرے ساتھ [illegible] جائے گا اور یہ فخریہ نہیں کہا۔ ساری مخلوق سے پہلے میں جنت میں جاؤں گا بلکہ یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں سب سے آگے ہوں گا اور میری امت میرے پیچھے ہوگی۔

۹ ——— حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدهم اذا وفدوا وانا خطيبهم اذا انصتوا وانا مستشفعهم اذا حبسوا وانا مبشرهم اذا يئسوا الكرامة والمفاتيح يومئذ بيدي ولواء الحمد يومئذ بيدي وانا اكرم ولد آدم على ربي (ترمذی، دارمی، بیہقی، ابو یعلیٰ، ابو نعیم)۔ میں لوگوں میں سب سے پہلا ہوں جب وہ اٹھائے جائیں گے اور میں اُن کا قائد ہوں گا جب وہ اُن کے وفد بنا کے جائیں گے اور میں ان کی طرف سے بات کرنے والا ہوں گا جب وہ سر بلب ہوں گے اور میں اُن کے لیے شفاعت کا مطالبہ کروں گا جب وہ روک دیئے جائیں گے اور میں انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ تمام بزرگیاں اور ساری کنجیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لواء الحمد اس روز میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے پروردگار کے نزدیک ساری اولادِ آدم سے معزز ہوں ——— سبحان اللہ! اسی لیے تو ایک دانائے راز نے کہا ہے:

سہ قطرہ بتا سبب ہے منعقد بزمِ محشر میں
کہ اُن کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

۱۰ ——— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم، فخرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیامۃ تحتہ آدم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیها ومعی فقراء [illegible] (ترمذی، دارمی، ابو نعیم)۔ میں

اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ قیامت کے روز لواء الحمد میں اٹھاؤں گا جس کے نیچے حضرت آدم اور ان کے سوا سارے ہوں گے اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت منظور فرمائی جائے گی اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ سب سے پہلے دروازۂ جنت کی زنجیر ہلاؤں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لیے اُسے کھول کر مجھے اندر لے جائے گا اور فقرائے مومنین میرے ساتھ ہوں گے اور یہ اترانے کو نہیں کہتا۔ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اگلے پچھلے بزرگوں سے زیادہ عزت والا ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اٰتی باب الجنۃ یوم القیامۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک۔

(مسلم، احمد) میں بروزِ قیامت جنت کا دروازہ کھلوانے کے لیے کہوں گا۔ خازن کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا کہ محمد مصطفیٰ ہوں۔ کہے گا کہ مجھے آپ کے متعلق حکم ہوا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ رضوان عرض گزار ہوگا۔ لا افتح لاحد قبلک ولا اقوم لاحد بعدک۔ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں اور آپ کے بعد کسی کے لیے تعظیمی قیام نہ کروں۔

الحمد للہ کہ اس عاجز کو خدائے ذوالمنن نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت میں پیدا فرمایا۔ دعا ہے کہ اُس سرکار کے غلاموں میں شمار فرمائے اور دارین میں کسی جگہ بھی رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامنِ رحمت اس عصیاں شعار کے ہاتھوں سے چھوٹنے نہ پائے کیونکہ کونین کی ساری بہار حبیبِ پروردگار کے دامن سے وابستہ ہے۔ وہی تو پیارا ہے جو ہم گنہگاروں کا سہارا ہے اور ہمارے بحرِ غم کا کنارا ہے۔ اس محبوب کے در سے اہلِ ایمان کو ہٹانے کے لیے بعض دشمنانِ رسول و منکرینِ شانِ رسالت نے لکھا ہے۔

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کسی کو اپنا حمایتی سمجھے گو یہ جان کر کہ اس کے سبب سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے سو وہ بھی مشرک ہے۔ (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۳۲)

۲۔ ہر کوئی اپنے معاملے میں اس کے نزدیک ایک حاضر ہونے والا ہے۔ کوئی کسی کا وکیل اور حمایتی نہیں بلکہ وہ اللہ (تقویۃ الایمان ص ۴۴)

۳۔ اسی طرح یہ حاجت بھی اُسی کے اختیار پر چھوڑ دیجئے کہ جس کو چاہے ہمارا شفیع کر دے نہ یہ کہ کسی کی حمایت پر بھروسہ کیجئے (تقویۃ الایمان، ص ۴۰)۔

۴۔ اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا (تقویۃ الایمان ص ۴۲)۔

۵۔ اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے (تقویۃ الایمان ص ۱۴)

۶۔ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرّۂ ناچیز سے بھی کم تر ہیں (تقویۃ الایمان ص ۴۱)

۷۔ جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا، خواہ دنیا میں، خواہ قبر میں، خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں، نہ نبی کو نہ ولی کو، نہ اپنا حال، نہ دوسرے کا (تقویۃ الایمان، ص ۳۳)۔

۸۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعتِ علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نصوصِ قطعیہ سے معلوم ہوا۔ اب اس پر کسی نقل

کو قیاس کر کے اس جیسی شکل یا نام اس معقول سے ثابت کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام نہیں۔ اول تو عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ قطعی ہیں۔ قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبرِ واحد بھی یہاں مفید نہیں۔ لہٰذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کے یک قیاس فاسد سے عقیدہ و علق کا اگر فاسد کیا چاہیے تو کب قابلِ التفات ہوگا۔ دوسرے قرآن و حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہے۔ پس اس کا خلاف کس طرح قبول ہو سکتا ہے؛ بلکہ یہ سب قول مؤلف کا مردود ہوگا۔ خود فخرِ عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم (الحدیث) اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ (براہین قاطعہ مطبوعہ دیوبند ص ۵۵)۔

۱۳۱۵۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن الحسن بن ذكوان قال نا أبو رجاء قال حدثني عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج قوم من النار بشفاعة محمد صلى الله عليه وسلم فيدخلون الجنة ويسمون الجهنميين۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے سبب کچھ لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا تو بعض انہیں جہنمیوں کے نام سے پکاریں گے۔

۱۳۱۶۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا جرير عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن أهل الجنة يأكلون فيها ويشربون۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جنتی اس کے اندر کھائیں گے اور پئیں گے۔

باب في خلق الجنة والنار

جنت اور دوزخ کی پیدائش

۱۳۱۷۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله الجنة قال لجبريل اذهب فانظر إليها فذهب فنظر إليها ثم جاء فقال أي رب وعزتك لا يسمع بها أحد إلا دخلها ثم حفها بالمكاره ثم قال يا جبريل اذهب فانظر إليها فذهب فنظر إليها ثم جاء فقال أي رب وعزتك لقد خشيت أن لا يدخلها أحد قال فلما خلق الله تعالى النار قال يا جبريل اذهب فانظر إليها فذهب فنظر

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو حضرت جبریل سے فرمایا: جاؤ اور اسے دیکھو۔ انہوں نے جا کر دیکھی اور واپس آ کر عرض گزار ہوئے: اے رب! تیری عزت کی قسم، جو اس کے متعلق سنے گا وہ اس میں ضرور داخل ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے نفس کی ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا اور فرمایا: اے جبریل! جاؤ اور اسے دیکھو۔ انہوں نے جا کر اسے دیکھا پھر واپس آ کر عرض گزار ہوئے: اے رب! تیری عزت کی قسم، مجھے تو ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہوگا۔ نیز جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا تو فرمایا: اے جبریل! جاؤ اور اسے دیکھو۔ انہوں نے جا کر اسے دیکھا۔ پھر واپس آ کر عرض گزار

إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا.

ہے۔ اے رب! تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے متعلق سنے گا وہ اس میں کبھی داخل نہیں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے نفسانی خواہشات سے ڈھانپ دیا۔ فرمایا کہ جبریل جاؤ اور اسے دیکھو۔ انہوں نے جاکر اسے دیکھا تو عرض گزار ہوئے اے رب! تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں سارے ہی اس میں داخل نہ ہو جائیں۔

بَابٌ ۲۲ فِي الْحَوْضِ.

حوضِ کوثر کا بیان

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک تمہارے سامنے حوضِ کوثر ہے جس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان۔

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قَالَ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مِائَةٍ أَوْ ثَمَانُ مِائَةٍ.

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک منزل پر اترے تو آپ نے فرمایا۔ جو لوگ حوضِ کوثر پر آئیں گے تم ان کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو۔ ابوحمزہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا کہ آپ حضرات ان دنوں کتنے تھے؟ فرمایا سات سو یا آٹھ سو افراد۔

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَغْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِغْفَاءَةً فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَإِمَّا قَالَ لَهُمْ وَإِمَّا قَالُوا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ ضَحِكْتَ فَقَالَ إِنَّهُ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا قَرَأَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهَرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ وَعَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ عَلَيْهِ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ الْكَوَاكِبِ.

مختار بن فلفل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ذرا سی دیر کے لیے نیند آگئی۔ آپ نے تبسم فرماتے ہوئے چہرۂ مبارک اٹھایا تو آپ نے ان سے فرمایا یا وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنسے؟ ارشاد ہوا کہ مجھ پر ابھی ایک سورت نازل فرمائی گئی ہے۔ پس تلاوت فرمائی۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں حوضِ کوثر یا بے شمار خیر کثیر عطا فرمائی آخر سورت تک۔ جب پڑھ چکے تو فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے۔ فرمایا کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور اس پر بڑی بھلائی ہے اور اس پر وہ حوض ہے کہ قیامت کے روز میری امت اس پر آئے گی۔ اس کے برتن تاروں کے برابر ہیں۔

١٣٢١ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ أَوْ كَمَا قَالَ عُرِضَ لَهُ نَهْرٌ حَافَتَاهُ الْيَاقُوتُ الْمُجَيَّبُ أَوْ قَالَ الْمُجَوَّفُ فَضَرَبَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعَهُ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَلَكِ الَّذِي مَعَهُ مَا هَذَا قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ.

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب جنت میں معراج ہوئی یا فرمایا کہ جب آپ پر نہر کوثر پیش کی گئی جس کے دونوں کنارے خول دار یاقوت کے ہیں۔ جو فرشتہ آپ کے ساتھ تھا اس نے ہاتھ مارا اور اس سے مشک نکالی۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فرشتے سے فرمایا جو آپ کے ساتھ تھا کہ یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ نہر کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

١٣٢٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَبُو طَالُوتَ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَحَدَّثَنِي فُلَانٌ سَمَّاهُ مُسْلِمٌ وَكَانَ فِي السِّمَاطِ قَالَ فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هَذَا الدَّحْدَاحُ فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنِّي أَبْقَى فِي قَوْمٍ يُعَيِّرُونِي بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ إِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِأَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِيهِ شَيْئًا قَالَ أَبُو بَرْزَةَ نَعَمْ لَا مَرَّةً وَلَا ثِنْتَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا وَلَا أَرْبَعًا وَلَا خَمْسًا فَمَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْهُ ثُمَّ خَرَجَ مُغْضَبًا.

ابوطالوت کا بیان ہے کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس تشریف لے گئے۔ مجھ سے مسلم نامی شخص نے حدیث بیان کی جو سماط میں تھا کہ جب عبیداللہ نے انہیں دیکھا تو کہا: اپنے پست قد اور موٹے محمدی کو دیکھو۔ بزرگ اس بات کو سمجھ گئے اور فرمایا: میرا یہ گمان نہ تھا کہ ایسی قوم میں زندہ رہوں گا جو مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا طعنہ دے گی۔ عبیداللہ نے ان سے کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت تو آپ کے لیے باعث فخر ہے نہ کہ ننگ و عار۔ پھر اس نے کہا کہ میں نے آپ کو اس لیے بلوایا ہے کہ آپ سے حوض کوثر کے متعلق دریافت کروں کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہو؟ حضرت ابو برزہ نے فرمایا: ہاں ایک بار، دو بار، تین یا چار یا پانچ دفعہ ہی نہیں۔ جو کوئی اسے جھٹلائے تو اللہ تعالیٰ اس سے نہ پلائے۔ پھر ناراض ہو کر چلے گئے۔

باب ۲۱۳ فِي الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

قبر کے سوالات اور عذاب قبر

١٣٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

سعد بن عبیدہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم قال إن المسلم إذا سئل في القبر فشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فذلك قول الله تعالى يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت.

۱۳۲۲ - حدثنا محمد بن سليمان الأنباري نا عبد الوهاب الخفاف أبو نصر عن سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل نخلا لبني النجار فسمع صوتا ففزع فقال من أصحاب هذه القبور قالوا يا رسول الله ناس ماتوا في الجاهلية فقال تعوذوا بالله من عذاب النار ومن فتنة الدجال قالوا ومم ذلك يا رسول الله قال إن المؤمن إذا وضع في قبره أتاه ملك فيقول له ما كنت تعبد فإن الله تعالى هداه قال كنت أعبد الله فيقال له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول هو عبد الله ورسوله فما يسأل عن شيء غيرها فينطلق به إلى بيت كان له في النار فيقال له هذا بيتك كان لك في النار ولكن الله عصمك ورحمك فأبدلك به بيتا في الجنة فيقول دعوني حتى أذهب فأبشر أهلي فيقال له اسكن وإن الكافر إذا وضع في قبره أتاه ملك فينتهره فيقول له ما كنت تعبد فيقول لا أدري فيقال له لا دريت ولا تليت فيقال له فما كنت تقول في هذا الرجل فيقول كنت أقول ما يقول الناس فيضربه بمطراق من حديد بين أذنيه فيصيح صيحة يسمعها الخلق غير الثقلين.

کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ اللہ کے اس ارشاد کے مطابق ہے: ثابت قدم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پکی بات پر (۲۷:۱۴)۔

قتادہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی نجار کے ایک کھجور کے ایک باغ میں داخل ہوئے تو آپ نے آواز سن کر گھبرا گئے فرمایا کہ یہ قبریں کس کی ہیں؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ ایسے لوگوں کی جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے۔ فرمایا کہ اللہ کی پناہ پکڑو دوزخ کے عذاب اور فتنۂ دجال سے۔ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ کس لیے؟ فرمایا کہ ایمان والے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو کہتا ہے کہ تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت فرمائی تو کہتا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پس اس سے کہا جاتا ہے کہ اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پس اس کے سوا اس سے کسی بات کے متعلق نہیں پوچھا جاتا۔ پس اسے دوزخ کے ایک مکان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ دوزخ میں تیرا یہ مکان تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے تجھے بچا لیا اور رحم کیا اور اس کے بدلے تجھے جنت میں گھر عطا فرمایا ہے۔ پس وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ جا کر اپنے گھر والوں کو بشارت دوں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ یہیں رہو۔ اور کافر جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو فرشتہ ڈانٹ کر اس سے کہتا ہے کہ تو کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو نے جانا اور نہ پیروی کی۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ اس شخص کے متعلق تو کیا کہا کرتا تھا؟ پس وہ کہتا ہے کہ جو لوگ کہا کرتے تھے۔ پس وہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کا ہتھوڑا مارتا ہے تو وہ ایسے چیختا ہے جس کو جن اور انسانوں کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے۔

فـ ۔ قبر میں ہر مردے سے تین سوال کیے جاتے ہیں۔ تیسرے سوال کے لفظ هٰذَا الرَّجُل سے نبی کریم صلی مشتمل

علیہ وسلم کی تصویر مراد نہیں بلکہ آپ بنفسِ نفیس جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ یہ بات عقل و دانش کی نہیں کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اس خصوصیت سے نوازا ہے کہ ایک سیکنڈ میں ہزاروں مختلف مقامات پر تشریف لے جا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بِمِثْلِ هٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ فَذَكَرَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ الْأَوَّلِ قَالَ فِيهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولَانِ لَهُ زَادَ الْمُنَافِقَ وَقَالَ يَسْمَعُهَا مَنْ وَلِيَهُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ۔

محمد بن سلیمان نے عبد الوہاب سے اسی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی پیٹھ پھیر کر جانے لگتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور پہلی حدیث کے لگ بھگ بیان کرتے ہوئے اس میں کہا۔ مگر وہ کافر یا منافق ہے تو اس سے کہتا ہے اس میں منافق زیادہ ہے اور کہا کہ اس کی آواز جن و انسان کے سوا سب قریب والے سنتے ہیں۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ ح وَثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهٰذَا لَفْظُ هَنَّادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلٰى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هٰهُنَا وَقَالَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ يَا هٰذَا مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ قَالَ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَذٰلِكَ

منہال سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک انصاری کے جنازے میں نکلے۔ جب قبر تک پہنچے تو لحد نہیں بنی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ کے ارد گرد ہم بھی سر جھکا کر بیٹھ گئے۔ آپ کے دستِ اقدس میں ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ زمین کریدنے لگے اور سر مبارک اٹھا کر فرمایا۔ عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگو، دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ حدیث جریر میں اس جگہ یہ بھی کہا ہے کہ وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں، اس وقت اس سے کہا جاتا ہے۔ اے شخص! تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے؟ ہناد نے کہا کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ پس بٹھا کر اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ دونوں اس سے کہتے ہیں کہ یہ شخص کون ہیں جو تمہاری طرف مبعوث فرمایا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دونوں کہتے ہیں کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی لہٰذا ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی۔ حدیث جریر میں یہ بھی ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ثابت قدم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (ابراہیم ۲۷)

قول الله تعالى يثبت الله الذين امنوا
بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الاخرة
الاية ثم اتفقا قال فينادي مناد من السماء
ان صدق عبدي فافرشوه من الجنة
والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة
قال فياتيه من روحها وطيبها قال ويفتح له
فيها مد بصره قال وان الكافر فذكر موته
قال وتعاد روحه في جسده وياتيه ملكان
فيجلسانه فيقولان من ربك فيقول هاه
هاه لا ادري فيقولان له ما دينك فيقول
هاه هاه لا ادري فيقولان ما هذا الرجل
الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادري
فينادي مناد من السماء ان كذب فافرشوه
من النار والبسوه من النار وافتحوا له بابا
الى النار فياتيه من حرها وسمومها قال ويضيق
عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه زاد في
حديث جرير قال ثم يقيض له اعمى ابكم
معه مرزبة من حديد لو ضرب بها جبل
لصار ترابا قال فيضربه بها ضربة يسمعها
ما بين المشرق والمغرب الا الثقلين فيصير
ترابا قال ثم تعاد فيه الروح

۱۳۲۷ — حدثنا هناد بن السري حدثنا عبد الله
ابن نمير ثنا الاعمش ثنا المنهال عن ابي عمر زاذان
قال سمعت البراء عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال فذكر نحوه.

متفق ہو گئے۔ پھر آسمان سے آواز دینے والے کی آواز آتی ہے میرے بندے نے سچ کہا لہٰذا جنت میں اس کا بستر لگا دو اور اس کو جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دو پس اس کے ذریعے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور حد نظر تک اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے۔ اور کافر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے پھر دو فرشتے اس کے پاس آ کر اسے بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مجھے تو معلوم نہیں۔ وہ فرشتے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مجھے تو معلوم نہیں۔ وہ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جنہیں تمہاری طرف بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مجھے تو معلوم نہیں۔ پھر آسمان سے آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ یہ جھوٹ بول رہا تھا لہٰذا جہنم میں اس کا بستر لگا دو اور اس کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھول دو پس اس کے ذریعے جہنم کی آگ اور لپٹ آتی رہتی ہے اور اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ حدیث جریر میں یہ بھی ہے کہ پھر اس پر ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو اندھا اور بہرہ ہے اور اس کے پاس لوہے کا ایسا گرز ہوتا ہے جس کو اگر پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے پھر وہ اس کی ایک ضرب لگاتا ہے تو اس کی آواز کو جن اور انسانوں کے سوا مشرق و مغرب تک سب سنتے ہیں اور وہ خاک ہو جاتا ہے۔ پھر دوبارہ اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔

ابو عمر زاذان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۲۱۴ في ذكر الميزان۔

۱۳۲۸۔ حدثنا يعقوب بن إبراهيم و حميد بن مسعدة أن إسمعيل بن إبراهيم حدثهم قال أخبرنا يونس عن الحسن عن عائشة أنها ذكرت النار فبكت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يبكيك قالت ذكرت النار فبكيت فهل تذكرون أهليكم يوم القيمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما في ثلاثة مواطن فلا يذكر أحد أحدا عند الميزان حتى يعلم أيخف ميزانه أو يثقل وعند الكتاب حين يقال هاؤم اقرؤا كتابيه حتى يعلم أين يقع كتابه أفي يمينه أم في شماله أم من وراء ظهره وعند الصراط إذا وضع بين ظهري جهنم قال يعقوب عن يونس وهذا لفظ حديثه۔

میزان کا ذکر

حسن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے دوزخ کا ذکر کیا اور رونے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کس بات پر روتی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے دوزخ کا ذکر کیا تھا اس لیے رونا آگیا کیا آپ بھی اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن یاد رکھیں گے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مقام ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا (۱) میزان کے پاس جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہے یا بھاری (۲) نامۂ اعمال کے وقت جب کہا جائے گا کہ اپنے اعمال نامہ پڑھو جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ وہ کدھر سے دیا جاتا ہے دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے (۳) پل صراط کے پاس جب کہ وہ جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔ یعقوب نے یونس سے اس حدیث کے الفاظ کو روایت کیا ہے۔

باب ۲۱۵ في الدجال۔

۱۳۲۹۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقيق عن عبد الله بن سراقة عن أبي عبيدة بن الجراح قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول إنه لم يكن نبي بعد نوح إلا وقد أنذر قومه الدجال وإني أنذركموه فوصفه لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لعله سيدركه من قد رآني وسمع كلامي قالوا يا رسول الله كيف قلوبنا يومئذ أمثلها اليوم قال أو خير۔

دجال کا بیان

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا مگر اس نے دجال سے اپنی قوم کو ڈرایا اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے اس کی نشانیاں بیان فرمائیں اور فرمایا کہ شاید عنقریب اسے وہ شخص پالے جس نے مجھے دیکھا اور میرا کلام سنا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا اُن دنوں ہمارے دل آج جیسے ہوں گے؟ فرمایا کہ اور بھی بہتر ہوں گے۔

۱۳۳۰۔ حدثنا مخلد بن خالد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه قال قام

سالم کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان ثنا بیان کی جو

رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فأثنى على الله بما هو أهله فذكر الدجال فقال إني لأنذركموه وما من نبي إلا وقد أنذره قومه لقد أنذره نوح قومه ولكني سأقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنه أعور وأن الله ليس بأعور۔

اس کی شان کے لائق ہے اور دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تم سے ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کی۔ تم یہ جان لو کہ وہ کانا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

باب ٢٦ في قتل الخوارج

خارجیوں کو قتل کرنے کا بیان

١٣٣١۔ حدثنا أحمد بن يونس نا زهير وأبو بكر بن عياش ومندل عن مطرف عن أبي جهم عن خالد بن وهبان عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فارق الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الإسلام من عنقه۔

احمد بن یونس، زہیر اور ابوبکر بن عیاش اور مندل، مطرف، ابو جہم، خالد بن وہبان نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی جدا ہوا تو اس نے اسلام کے پٹے کو اپنی گردن سے نکال دیا۔

١٣٣٢۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا زهير نا مطرف بن طريف عن أبي الجهم عن خالد بن وهبان عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف أنتم وأئمة من بعدي يستأثرون بهذا الفيء قلت أما والذي بعثك بالحق أضع سيفي على عاتقي ثم أضرب به حتى ألقاك أو ألحقك قال أولا أدلك على خير من ذلك تصبر حتى تلقاني۔

خالد بن وہبان نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ مالِ غنیمت کو حکمران اپنا مال سمجھیں گے؟ میں عرض گزار ہوا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں تو اپنی تلوار کندھے پر رکھ لوں گا پھر اس کے ساتھ لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے جا ملوں۔ فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتا دوں؟ صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے جا ملو۔

١٣٣٣۔ حدثنا مسدد وسليمان بن داود المعنى قالا نا حماد بن زيد عن المعلى بن زياد وهشام بن حسان عن الحسن عن ضبة بن محصن عن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون عليكم أئمة تعرفون منهم وتنكرون فمن أنكر قال هشام

مسدد اور سلیمان بن داؤد، حماد بن زید، معلیٰ بن زیاد اور ہشام بن حسان، حسن، ضبہ بن محصن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب تمہارے ایسے حکمران ہوا کریں گے جو اچھے کام بھی کریں گے اور برے بھی۔ جس نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ ہشام نے کہا کہ اپنی زبان سے وہ بری الذمہ ہو گیا۔ جس نے دل میں برا جانا وہ بچ گیا۔ لیکن جو

بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَقْتُلُهُمْ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا۔

راضی ہوا اور پیروی کی وہ برباد ہوا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم انہیں قتل نہ کر دیں؟ ابن داؤد نے کہا۔ کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ نَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ ابْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ قَالَ قَتَادَةُ مَنْ أَنْكَرَ بِقَلْبِهِ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ۔

ابن بشار، معاذ بن ہشام، ان کے والد، قتادہ، حسن، ضبہ بن محصن عنزی سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا۔ جس نے ناپسند کیا وہ بری الذمہ ہو گیا اور جس نے انکار کیا وہ بچ گیا۔ قتادہ نے کہا کہ جس نے دل سے انکار کیا اور جس نے دل سے ناپسند کیا۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ۔

حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ عنقریب میری امت میں فساد ہوں گے، فساد ہوں گے، فساد ہوں گے۔ جو مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرے جبکہ وہ اکٹھے ہوں تو اسے تلوار سے مار ڈالو خواہ وہ کوئی ہو۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُودَنُ الْيَدِ أَوْ مُخْدَجُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَنَبَّأْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

محمد بن عبید اور محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، محمد سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہروان والوں (خارجیوں) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ان میں ایک شخص ہے جس کے ہاتھ پستان کی گھنڈی کے مانند چھوٹے چھوٹے ہیں۔ اگر تمہیں میری بات کا یقین ہو تو میں تمہیں بتاتا جو کہ ان لوگوں سے لڑنے کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔ جبکہ مغرور نہ ہو جاؤ۔ میں نے عرض کی کیا آپ نے خود سنا؟ فرمایا ہاں رب کعبہ کی قسم۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ مِنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ

ابن کثیر، سفیان، ان کے والد، ابن ابی نعم سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ خام سونا مٹی میں ملا ہوا بھیجا تو آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا یعنی اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، زید الخیل طائی اور علقمہ بن علاثہ عامری کے درمیان۔

وبين عيينة بن بدر الفزاري وبين زيد الخيل الطائي ثم احد بني نبهان وبين علقمة بن علاثة العامري ثم احد بني كلاب قال فغضبت قريش والانصار وقالت يعطي صناديد اهل نجد ويدعنا فقال انما اتألفهم قال فاقبل رجل غائر العينين مشرف الوجنتين ناتئ الجبين كث اللحية محلوق قال اتق الله يا محمد فقال من يطع الله اذا عصيته ايأمنني الله على اهل الارض ولا تأمنوني قال فسأل رجل قتله احسبه خالد بن الوليد قال فمنعه قال فلما ولى قال ان من ضئضئ هذا او في عقب هذا قوما يقرءون القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الاسلام مروق السهم من الرمية يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان لئن انا ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد۔

قریش اور انصار اس پر ناراض ہوئے اور کہا کہ نجد کے رئیسوں کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالتا ہوں۔ پس ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، رخسار پھولے ہوئے تھے، پیشانی ابھری ہوئی تھی اور داڑھی گھنی تھی۔ اس نے کہا اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا اللہ کی اطاعت کون کرے گا اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے زمین والوں پر امانت دار بنایا ہے لیکن تم مجھے امانت دار نہیں سمجھتے۔ پس ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کا سوال کیا۔ میرے خیال میں یہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ آپ نے منع فرمایا۔ جب وہ لوٹ گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل یا پیچھے سے ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہلِ اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیا کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

ف: خوارج کا ذکر مختلف احادیث میں آیا ہے۔ یہ ہر زمانہ میں مختلف رنگوں کے اندر موجود رہیں گے اور اپنے ظاہری اعمال و افعال اور عبادت گزاری کے لحاظ سے راسخ العقیدہ مسلمانوں سے ممتاز نظر آئیں گے۔ مسلمانوں کے دلی بدخواہ اور بت پرستوں کے خیر خواہ ثابت ہوں گے۔ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک یہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انہیں نہروان کے مقام پر تہ تیغ کر کے ان کی طاقت توڑ دی تھی۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی معرفت کے پیش نظر فرمایا کہ اگر میں انہیں پاتا تو قوم عاد کی طرح ہلاک کر کے رکھ دیتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٣٣٨ حدثنا نصر بن عاصم الانطاكي نا الوليد ومبشر يعني ابن اسمعيل الحلبي باسناده عن ابي عمرو قال يعني الوليد نا ابو عمرو قال حدثني قتادة عن ابي سعيد الخدري وانس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون في امتي

نصر بن عاصم انطاکی، ولید اور مبشر ابن اسمٰعیل حلبی، ابوعمرو، قتادہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب میری امت میں اختلاف ہوگا اور مخالفت۔ ایک گروہ ایسی ہوگی کہ وہ لوگ گفتار کے اچھے اور کردار کے برے ہوں گے۔ قرآن مجید پڑھیں گے جو ان کی

اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَ
يُسِيئُونَ الْفِعْلَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ
تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ
مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ
هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ
وَقَتَلُوهُ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ
فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ تَعَالَى
مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سِيمَاهُمْ
قَالَ التَّحْلِيقُ.

١٣٣٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ وَ
التَّسْبِيدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَأَنِيمُوهُمْ قَالَ
أَبُو دَاوُدَ التَّسْبِيدُ اسْتِئْصَالُ الشَّعْرِ.

١٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ
نَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ
السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَ
إِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّمَا الْحَرْبُ
خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ
الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ
قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ
السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ
فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ
لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

١٣٤١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ

ہنسلی سے آگے نہیں جائے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتے ہیں اور واپس نہیں آتے یہاں تک کہ سوفار اپنی جگہ پر پھر آ جائے۔ وہ ساری مخلوق میں سب سے برے ہوں گے۔ بشارت ہے اسے جو انہیں قتل کرے اور جس کو وہ قتل کریں۔ وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ اُن کا تعلق کوئی نہیں ہوگا۔ ان کا قاتل ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ سر منڈانا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی اس میں فرمایا۔ اُن کی نشانی سر منڈانا اور بالوں کا جڑ سے اکھاڑنا ہے۔ جب تم انہیں دیکھو تو قتل کر دینا۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ التسبید بالوں کے جڑ سے اکھاڑنے کو کہتے ہیں۔

سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو مجھے آپ کی طرف غلط بات منسوب کرنے کی نسبت آسمان سے گر پڑنا زیادہ پسند ہے اور جب کوئی بات میرے اور تمہارے درمیان ہو تو جان لو کہ جنگ دھوکا بازی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آخری زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو کم عمر اور کم عقل ہوں گی۔ عقل کے کورے ہوں گے۔ وہ خیر البریہ کے ارشادات بیان کریں گے لیکن اسلام سے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اُن کے ایمان اُن کے حلق سے نیچے نہیں اتریں گے۔ تم جہاں بھی انہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ اُن کے قتل کرنے والے کو قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

سلمہ بن کہیل نے حضرت زید بن وہب جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی کے

كُهَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَتْ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ شَيْئًا وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ شَيْئًا وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ شَيْئًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ وَلَيْسَتْ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ أَفَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا مَنْزِلًا حَتَّى مَرَّ بِنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ قَالَ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ أَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا السُّيُوفَ مِنْ جُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ قَالَ فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَاسْتَلُّوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقَتَلُوا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَلَمْ يَجِدُوا

ساتھ تھوڑی کرا رہ گیا تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! بیشک میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت سے کچھ لوگ ایسے نکلیں گے کہ قرآن مجید پڑھیں گے اور تمہارا قرأت ان کی قرأت کے مقابلے میں کچھ نہیں ہوگی

تمہاری نماز ان کی نماز کے سامنے کچھ بھی نہ ہوگی اور نہ تمہارے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں کچھ ہوں گے۔ وہ قرآن پڑھ کر سمجھیں گے لیکن وہ ان کے خلاف ہوگا ان کی نماز ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی۔ وہ اسلام سے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ جو لشکر ان سے لڑے گا اگر ان کو معلوم ہو جائے جو انہیں ملے گا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے ان کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہے تو عمل پر بھروسہ کر بیٹھیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں! ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہے جس کا بازو ہوگا لیکن کلائی نہ ہوگی۔ اس کے بازو پر پستان کی گھنڈی جیسا ابھار ہوگا جس پر سفید بال ہوں گے۔ پھر تم معاویہ اور شام والوں کی طرف جاتے ہو اور ان کو اپنے بچوں اور مالوں پر چھوڑے جاتے ہو۔ خدا کی قسم مجھے امید ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں کیونکہ انہوں نے ناحق خون بہایا اور لوگوں کی چراگاہ لوٹی۔ بس اللہ کا نام لے کر ان کی طرف چلو۔ سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ زید بن وہب نے مجھ کو ایک ایک منزل بتلائی یہاں تک کہ ہم ایک پل پر سے گزرے۔ انہوں نے کہا جب ہماری مڈبھیڑ ہوئی تو خارجیوں کا سردار عبد اللہ بن وہب راسبی تھا اس نے خارجیوں سے کہا کہ نیزے ڈال دو اور تلواریں میانوں سے نکال لو کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ یہ تم کو ایسی قسمیں دیں گے جیسے حروراء کے دن دی تھیں۔ انہوں نے نیزے پھینک دیے اور تلواریں سونت لیں۔ لوگوں نے ان کو اپنے نیزوں سے روکا اور وہ ایک دوسرے پر قتل ہوئے۔ مسلمانوں میں سے صرف دو آدمی مارے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرو۔ لوگوں نے ڈھونڈا مگر نہ پایا۔ حضرت علی خود کھڑے ہوئے

قَالَ فَقَلَّمَ عَنْ نَفْسِهِ حَتّٰى اَتٰى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَخْرِجُوْهُمْ فَوَجَدُوْهُ مِمَّا يَلِي الْاَرْضَ فَكَبَّرَ وَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ عَبِيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ آللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ حَتّٰى اسْتَحْلَفَهٗ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ۔

یہاں تک کہ وہ شخص کے ایک ڈھیر کے پاس آئے تو فرمایا ان میں سے نکالو پس اسے زمین کے قریب ہی پایا تو آپ نے تکبیر کہی اور کہا اللہ نے سچ فرمایا جو اس کے رسول نے پہنچایا۔ پس عبیدہ سلمانی سامنے آ کر کھڑے ہو گئے اور کہا اے امیر المومنین! اللہ ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہی۔ یہاں تک کہ انہوں نے تین دفعہ قسم لی اور انہوں نے قسم دی۔

١٣٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ نَا اَبُو الْوَضِيْءِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ اُطْلُبُوا الْمُخْدَجَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَاسْتَخْرَجُوْهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلٰى فِيْ طِيْنٍ قَالَ اَبُو الْوَضِيْءِ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حَبَشِيٌّ عَلَيْهِ قُرَيْطِقٌ لَهٗ اِحْدٰى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ عَلَيْهَا شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ الشُّعَيْرَاتِ الَّتِيْ تَكُوْنُ عَلٰى ذَنَبِ الْيَرْبُوْعِ۔

محمد بن عبید، حماد بن زید، جمیل بن مرہ، ابوالوضی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لنجے کو تلاش کرو پھر آگے حدیث بیان کی۔ پس اسے لاشوں کے نیچے سے نکالا گیا مٹی میں لتھڑا ہوا۔ ابوالوضی کا بیان ہے کہ گویا میں اسے اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ حبشی تھا اور لیلق پہنے ہوئے تھے۔ اس کا ایک ہاتھ عورت کی پستان کے مانند تھا۔ جس پر بال تھے جیسے جنگلی چوہے کی دم پر بال ہوتے ہیں۔

١٣٤٣ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمُخْدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْمَسْجِدِ نُجَالِسُهٗ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَانَ فَقِيْرًا وَرَاَيْتُهٗ مَعَ الْمَسَاكِيْنِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْتُهٗ بُرْنُسًا لِيْ قَالَ اَبُوْ مَرْيَمَ وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمّٰى نَافِعًا ذَا الثُّدَيَّةِ كَانَ فِيْ يَدِهٖ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ عَلٰى رَاْسِهٖ حَلَمَةٌ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السِّنَّوْرِ۔

نعیم بن حکیم سے روایت ہے کہ ابو مریم نے فرمایا۔ وہ لنجا اس روز ہمارے ساتھ مسجد میں تھا۔ شب و روز مسجد میں ہی بیٹھا کرتا تھا۔ یہ فقیر تھا اور میں نے اسے مساکین کے ساتھ دیکھا تھا کہ حضرت علی کے پاس لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے آیا۔ میں نے اسے اپنی ٹوپی پہنائی تھی۔ ابو مریم کا بیان ہے کہ نافع اس لنجے کو چھاتی والا کہا کرتے تھے کیونکہ اس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کے مانند تھا۔ اس کے سر سے پر گھنڈی تھی جیسے عورت کی پستان پر گھنڈی ہوتی ہے اور اس پر بلی کی مونچھوں کے مانند بال تھے۔

بَابٌ فِيْ قِتَالِ اللُّصُوْصِ۔

چوروں سے مقابلہ کرنے کا بیان

١٣٤٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مسدد، یحیی، سفیان، عبداللہ بن حسن، ابراہیم بن محمد بن طلحہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے مال کو بغیر حق کے کوئی لینا چاہے پس وہ لڑتا ہوا قتل ہو جائے تو وہ شہید

مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

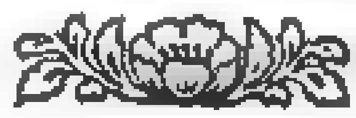
ہے۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ أَوْ دُونَ دَمِهِ أَوْ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

آخِرُ كِتَابِ السُّنَّةِ۔

ہارون بن عبداللہ، ابوداؤد طیالسی، ابراہیم بن سعد، اُن کے والد، ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر، طلحہ بن عبداللہ بن عوف نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے مال کی حفاظت کرنے کے باعث قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔ جو اپنے بیوی بچوں یا اپنے خون اور اپنے دین کی حفاظت کرنے کے باعث قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

کتاب السنۃ ختم ہوئی۔



أول كتاب الأدب

باب ۲۱۸ في الحلم وأخلاق النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۳۴۶۔ حدثنا مخلد بن خالد حدثنا عمر بن يونس نا عكرمة يعني ابن عمار حدثني إسحق يعني ابن عبد الله بن أبي طلحة قال قال أنس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحسن الناس خلقا فأرسلني يوما لحاجة فقلت والله لا أذهب وفي نفسي أن أذهب لما أمرني به نبي الله صلى الله عليه وسلم قال فخرجت حتى أمر على صبيان وهم يلعبون في السوق فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قابض بقفاي من ورائي فنظرت إليه وهو يضحك فقال يا أنيس اذهب حيث أمرتك قلت نعم أنا أذهب يا رسول الله قال أنس والله لقد خدمته سبع سنين أو تسع سنين ما علمت قال لشيء صنعت لم فعلت كذا وكذا ولا لشيء تركت هلا فعلت كذا وكذا.

۱۳۴۷۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة نا سليمان يعني ابن المغيرة عن ثابت عن أنس قال خدمت النبي صلى الله عليه وسلم عشر سنين بالمدينة وأنا غلام ليس كل أمري كما يشتهي صاحبي أن يكون عليه ما قال لي فيها أف قط وما قال لي لم فعلت هذا أو ألا فعلت هذا.

۱۳۴۸۔ حدثنا هارون بن عبد الله نا

ادب کا بیان

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلم اور اخلاق کا بیان

اسحاق ابن عبد اللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخلاق میں سب لوگوں سے اچھے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں نے کہا، خدا کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں یہ تھا کہ جاؤں گا کیونکہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے۔ میں باہر نکلا تو لڑکوں کے پاس سے گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن سے پکڑ لیا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو آپ تبسم فرما رہے تھے۔ فرمایا اے انیس! جاؤ جہاں کا تمہیں حکم دیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا بہت اچھا یا رسول اللہ! میں جاتا ہوں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! میں نے سات سال یا نو سال آپ کی خدمت کی۔ مجھے نہیں معلوم کہ جو کام میں نے کیا اس کے لیے فرمایا ہو کہ کیوں کیا اور جو نہ کیا اس کے لیے فرمایا ہو کہ یہ کام کیوں نہ کیا۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں دس سال خدمت کی جب کہ میں لڑکا تھا۔ مگر ہر کام آپ کی مرضی کے مطابق نہیں ہو جاتا تھا لیکن جو میں نے کیا اس پر قطعی آپ نے اُف تک نہ کہا اور نہ یہ فرمایا کہ تم نے کیوں کیا یا ایسے کیوں نہ کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَبُو عَامِرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُنَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ فَحَدَّثَنَا يَوْمًا فَقُمْنَا حِينَ قَامَ فَنَظَرْنَا إِلَى أَعْرَابِيٍّ قَدْ أَدْرَكَهُ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رِدَاءً خَشِنًا فَالْتَفَتَ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ لِي مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا أَحْمِلُكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِنْ جَبْذَتِكَ الَّتِي جَبَذْتَنِي فَكُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا أُقِيدُكَهَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ دَعَا رَجُلًا فَقَالَ لَهُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرَيْهِ هَذَيْنِ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى الْآخَرِ تَمْرًا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ انْصَرِفُوا عَلَى بَرَكَةِ اللّٰهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھا کرتے ہم سے باتیں کرنے کے لیے جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم دیکھتے کہ آپ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایک روز آپ نے ہم سے گفتگو کی اور کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ ہم نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ اس نے آپ کے پاس جا کر چادر ڈالی اور آپ کو کھینچا کہ مبارک گردن سرخ ہو گئی۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ چادر کھردری تھی۔ آپ متوجہ ہوئے تو اعرابی نے آپ سے کہا کہ میرے ان دونوں اونٹوں کو سامان سے لدوا دیجئے کیونکہ آپ اپنے مال سے یا اپنے باپ کے مال سے نہیں دیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں نہیں تو اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، نہیں نہیں تو اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، میں تمہیں مال نہیں دوں گا۔ جب تک تم مجھے اس کھینچنے کا بدلہ نہ دو جو تم نے مجھے کھینچا ہے۔ اعرابی یہی کہتا رہا کہ خدا کی قسم میں آپ کو بدلہ نہیں دوں گا۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔ پھر آپ نے ایک آدمی کو بلا کر کہا کہ اس کے دونوں اونٹوں کو لدوا دو۔ ایک اونٹ پر جو اور دوسرے پر کھجوریں۔ پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اللہ کی برکت کے ساتھ جاؤ۔

بَابٌ ۲۱۹ فِي الْوَقَارِ۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

وقار کا بیان

نفیلی، زہیر، قابوس بن ابو ظبیان، اُن کے والد ماجد سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک چلنی، خوش اخلاقی اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

بَابٌ ۲۲۰ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ

جو غصہ پی جائے

ابن السرح، ابن وہب، سعید بن ابی ایوب، ابو مرحوم، سہل بن معاذ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ الْحُورِ شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اسْمُ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو غصے کو پی جائے اور وہ اس کے مطابق کرنے پر قادر ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ساری مخلوق کے سامنے اُسے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو مرحوم کا نام عبدالرحمٰن بن میمون ہے۔

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ بِشْرٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَلَأَهُ اللَّهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ دَعَاهُ اللَّهُ زَادَ وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ بِشْرٌ أَحْسِبُهُ قَالَ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ زَوَّجَ لِلَّهِ تَوَّجَهُ اللَّهُ تَاجَ الْمُلْكِ۔

عقبہ بن مکرم، عبدالرحمٰن بن مہدی، بشر ابن منصور، محمد بن عجلان، سوید بن وہب، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی کے ایک صاحبزادے نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اسی طرح ذکر کرتے ہوئے فرمایا، اللہ تعالیٰ اُسے امن اور ایمان سے بھرپور کر دے گا۔ اور یہ واقعہ بیان نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ اُسے بلائے گا۔ لیکن یہ کہا۔ اور جو اچھا کپڑا پہننا چھوڑ دے حالانکہ وہ اس پر قادر ہو۔ بشر نے کہا کہ میرے خیال میں فرمایا اور تواضع کے طور پر تو اللہ تعالیٰ اُسے عزت کا لباس پہنائے گا اور جو اللہ کے لیے کسی کا نکاح کروائے تو اللہ تعالیٰ اُسے شاہی تاج پہنائے گا۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے میں سے پہلوان کس کو شمار کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ جس کو کوئی پچھاڑ نہ سکے۔ فرمایا بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

بَاب ۳۲۱۔ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْغَضَبِ

غصے کے وقت کیا کہے؟

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے ان میں سے ایک کو بہت غصہ آیا یہاں تک کہ میں سمجھا کہ غصے کے مارے اس

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُهُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ فَجَعَلَ مُعَاذٌ يَأْمُرُهُ فَأَبَى وَمَحِكَ وَجَعَلَ يَزْدَادُ غَضَبًا۔

کہ ناک پھٹ جائے گی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ کسی نے کہا، یا رسول اللہ وہ کیا ہے؟ فرمایا اسے کہ اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت معاذ اسے حکم کرنے لگے تو اس نے انکار کیا اور اس کا غصہ بڑھتا چلا گیا۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ هَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ۔

عدی بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک دو شخص آپس میں جھگڑنے لگے۔ ان میں سے ایک شخص کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور اس کے گلے کی رگیں پھول گئیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔ اس شخص نے کہا۔ کیا مجھے پاگل سمجھتے ہو!

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ۔

حرب بن ابو الاسود نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ اگر اس کا غصہ جاتا رہے تو بہتر ورنہ لیٹ جائے۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا ذَرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ۔

داؤد نے بکر سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا ——— امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث دونوں حدیثوں میں زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى قَالَا نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ نَا

ابو وائل قاص کا بیان ہے کہ ہم عروہ بن محمد سعدی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک آدمی نے ان سے ایسی بات کی کہ انہیں

أبو وائل القاص قال دخلنا على عروة بن محمد السعدي فكلمه رجل فأغضبه فقام فتوضأ فقال حدثني أبي عن جدي عطية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الغضب من الشيطان وإن الشيطان خلق من النار وإنما تطفأ النار بالماء فإذا غضب أحدكم فليتوضأ۔

غصہ آگیا انھوں نے اٹھ کر وضو کیا اور فرمایا کہ مجھ سے میرے والد ماجد نے میرے جد امجد حضرت عطیہ کے واسطے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وضو کرے۔

باب ۲۲۲ في العفو والتجاوز

معاف کردینا اور درگزر کرنا

۱۳۵۸- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة أنها قالت ما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم في أمرين إلا اختار أيسرهما ما لم يكن إثما فإن كان إثما كان أبعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه إلا أن ينتهك حرمة الله فينتقم لله بها۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے ایک کا اختیار نہیں دیا گیا مگر آپ نے ان میں سے آسان کو اختیار کیا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو اس سے آپ سب سے زیادہ بچتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کا کسی سے انتقام نہیں لیا مگر جب کوئی اللہ کی حرمت کو توڑتا تو اللہ کے لیے اس سے انتقام لیتے۔

۱۳۵۹- حدثنا مسدد نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت ما ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم خادما ولا امرأة قط۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرگز کسی خادم یا عورت کو نہیں پیٹا۔

۱۳۶۰- حدثنا يعقوب بن إبراهيم نا محمد ابن عبد الرحمن الطفاوي عن هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله يعني ابن الزبير في قوله تعالى خذ العفو قال أمر نبي الله صلى الله عليه وسلم أن يأخذ العفو من أخلاق الناس۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد باری تعالیٰ خذ العفو کے بارے میں فرمایا: لوگوں کے اخلاق میں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درگزر کرنے کا حکم فرمایا گیا۔

باب ۲۲۳ في حسن العشرة

حسن معاشرت کا بیان

۱۳۶۱- حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا عبد الحميد يعني الحماني نا الأعمش عن

عثمان بن ابی شیبہ، عبد الحمید حمانی، اعمش، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَلَغَهُ عَنِ الرَّجُلِ الشَّيْءُ لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُوْلُ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی کی بات پہنچتی جو ناگوار گزرتی تو یہ نہ فرماتے کہ فلاں کا کیا حال ہے جو یہ کہتا ہے بلکہ فرماتے کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی بات کہتے ہیں ۔

۱۳۶۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِيْ وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هٰذَا أَنْ يَغْسِلَ ذَا عَنْهُ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ سَلْمٌ لَيْسَ هُوَ عَلَوِيًّا كَانَ يُبْصِرُ فِي النُّجُوْمِ وَشَهِدَ عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فَلَمْ يُجِزْ شَهَادَتَهُ.

سلم علوی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس پر زردی کا نشان تھا کم ہی ایسا ہوا کہ آپ نے کسی کے سامنے وہ بات کی ہو جو اسے ناپسند ہو۔ جب وہ چلا گیا تو فرمایا: کاش! تم اسے نشان کو دھونے کا حکم دیتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ سلم علوی حضرت علی کی اولاد سے نہیں تھا بلکہ نجومی تھا۔ ایک دفعہ اس نے حضرت عدی بن ارطاۃ کے حضور چاند دیکھنے کی شہادت دی۔ تو انہوں نے اس کی گواہی قبول نہ فرمائی۔

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَاهُ جَمِيْعًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ.

نصر بن علی، ابو احمد، سفیان، حجاج بن فرافصہ، ایک آدمی، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ محمد بن متوکل عسقلانی، عبد الرزاق، بشر بن رافع، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ دونوں بیان مرفوع ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن بھولا بھالا اور سخی ہوتا ہے جبکہ منافق دھوکا باز اور بخیل ہوتا ہے ۔

۱۳۶۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنُوْا لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ فرمایا کہ رشتہ داری کے لحاظ سے برا آدمی ہے۔ پھر فرمایا کہ اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے کلام کیا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو فرمائی

وقد قلت له ما قلت قال إن شر الناس منزلة عند الله يوم القيمة من ودعه أو تركه الناس لاتقاء فحشه.

حالانکہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا ارشاد ہوا کہ قیامت کے روز لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سب سے برا آدمی ہے جس کو اس کی بدزبانی کے باعث لوگ ترک کر دیں۔

۱۳۶۵ حدثنا عباس العنبري نا أسود بن عامر نا شريك عن الأعمش عن مجاهد عن عائشة في هذه القصة قالت فقال تعني النبي صلى الله عليه وسلم يا عائشة إن من شرار الناس الذين يكرمون اتقاء ألسنتهم.

عباس عنبری، اسود بن عامر، شریک، اعمش، مجاہد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مذکورہ واقعہ کو روایت کیا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! بیشک وہ برے آدمی ہیں جن کی بدزبانی سے بچنے کی خاطر لوگ اُن کی عزت کریں۔

۱۳۶۶ حدثنا أحمد بن منيع نا أبو قطن نا مبارك عن ثابت عن أنس قال ما رأيت رجلا التقم أذن النبي صلى الله عليه وسلم فينحي رأسه حتى يكون الرجل هو الذي ينحي رأسه وما رأيت رجلا أخذ بيده فترك يده حتى يكون الرجل هو الذي يدع يده.

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے اپنا منہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوش مبارک پر رکھا ہو اور آپ نے اپنا سر مبارک ہٹا لیا ہو یہاں تک کہ وہ آدمی ہی اپنا سر ہٹا لیتا اور میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے آپ کا دست مبارک پکڑا ہو اور آپ نے اپنا دست مبارک ہٹا لیا ہو یہاں تک کہ وہ آدمی خود ہی اپنا ہاتھ ہٹا لیتا۔

۱۳۶۷ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن عائشة أن رجلا استأذن على النبي صلى الله عليه وسلم بئس أخو العشيرة فلما دخل انبسط إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكلمه فلما خرج قلت يا رسول الله لما استأذن قلت بئس أخو العشيرة فلما دخل انبسطت إليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة إن الله لا يحب الفاحش المتفحش.

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے کنبے کا برا فرد ہے۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خندہ پیشانی سے ملے اور اُس سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ جب اس نے اجازت مانگی تو آپ نے اسے کنبے کا برا فرد کہا اور جب اندر داخل ہوا تو آپ خندہ پیشانی سے ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ بدکلام اور بکواس باز کو پسند نہیں فرماتا۔

باب ۲۲۳ في الحياء

حیا کا بیان

۱۳۶۸ حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم مر على رجل

سالم بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے انصار کا ایک آدمی گزرا جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔

مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَثَمَّ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا نَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ مِنْهُ سَكِيْنَةً وَوَقَارًا وَمِنْهُ ضَعْفًا فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيْثَ فَأَعَادَ بُشَيْرٌ الْكَلَامَ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتّٰى احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أَرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ كُتُبِكَ قَالَ قُلْنَا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِيْهٍ إِيْهٍ۔

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُوْلٰى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

بَابُ ۲۲۵ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ۔

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا نَا ح وَنَا ابْنُ كَثِيْرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا تو ایمان کا ایک حصہ ہے۔

ابو قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت عمران بن حصین کے ساتھ تھے اور بشیر بن کعب بھی موجود تھے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حیا ساری ہی بہتر ہے یا کہ ساری حیا ہی بہتر ہے۔ بشیر بن کعب نے کہا کہ ہم بعض کتابوں میں پاتے ہیں کہ اس میں اطمینان اور وقار ہے نیز اس کے اندر کمزوری بھی ہے۔ حضرت عمران نے دوبارہ یہی حدیث دہرائی تو بشیر نے بھی یہی بات دہرا دی۔ پس حضرت عمران ناراض ہو گئے یہاں تک کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور فرمایا میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم مجھے دوسری کتابوں کی باتیں سنا رہے ہو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اے ابو نجید! چپ رہیے، چپ رہیے۔

ربعی بن حراش نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگلی نبوت کی باتوں میں سے یہ بات لوگوں کو ملی کہ جب تجھے شرم نہ آئے تو جو چاہے کر۔

حسن اخلاق کا بیان

مطلب سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مومن حسن اخلاق کے ذریعے دن کو روزے رکھنے اور راتوں کو قیام کرنے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

ابو الولید طیالسی اور حفص بن عمر ـــــ ابن کثیر، شعبہ، قاسم بن ابی بزہ، عطاء کیخارانی، حضرت ام درداء نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ سَمِعْتُ عَطَاءً الْكَيْخَارَانِيَّ۔

حسن اخلاق سے بڑھ کر میزان میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی۔ ابوالولید کا بیان ہے کہ میں نے اسے عطاء کیخارانی سے بھی سنا ہے۔

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ قَالَ نَا أَبُو كَعْبٍ أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ۔

سلیمان بن حبیب محاربی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو جھگڑا چھوڑ دے میں اس کے لیے جنت کے اندر ایک مکان کا ضامن ہوں اگرچہ حق پر ہو اور اس کے لیے جنت کے درمیان مکان کا جو جھوٹ کو ترک کردے اگرچہ وہ ہنسی مذاق میں ہی کہتا ہو اور جنت کے اعلیٰ درجے میں اس کے لیے جو اچھا اخلاق پیش کرے۔

ف - جنت یا جنت میں گھر دینے کی ضمانت اس بنا پر ہے کہ آپ پروردگار عالم کے خلیفۂ اعظم ہیں۔ خدا نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرجع الیہ، نعمتوں کا تقسیم کرنے والا اور رحمۃ للعالمین بنایا اور طالب رحمت کو ان کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيظُ الْفَظُّ۔

معبد بن خالد نے حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیہودہ بکنے والا اور حرام کے مال سے پلنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ الجواظ بد کلامی کرنے والے کو کہتے ہیں۔

بَابٌ ۲۲۹ فِي كَرَاهِيَةِ الرِّفْعَةِ فِي الْأُمُورِ۔

ڈینگیں مارنے کی برائی

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَابَقَهَا فَسَبَقَهَا الْأَعْرَابِيُّ فَكَأَنَّ ذَلِكَ شَقَّ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا إِلَّا وَضَعَهُ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ عضباء کبھی پیچھے نہیں رہا کرتی تھی۔ پس ایک اعرابی اپنے کمسن اونٹ پر آیا اور اس نے شرط لگائی تو اعرابی آگے نکل گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب پر یہ بات گراں گزری تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جس چیز کو اٹھاتا ہے تو اسے گراتا بھی ہے۔

١٣٧٦۔ حدثنا النفيلي ثنا زهير ثنا حميد عن أنس بهذه القصة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن حقا على الله تعالى أن لا يرتفع شيء من الدنيا إلا وضعه۔

نفیلی، زہیر، حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعہ کو روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو نہیں اٹھاتا مگر اسے گراتا بھی ہے۔

باب ٢٢٧ في كراهية التمادح۔

خوشامد کی برائی

١٣٧٧۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا وكيع ثنا سفيان عن منصور عن إبراهيم عن همام قال جاء رجل فأثنى على عثمان في وجهه فأخذ المقداد بن الأسود ترابا فحثا في وجهه وقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لقيتم المداحين فاحثوا في وجوههم التراب۔

ابراہیم ہمام سے روایت ہے کہ ہمام نے فرمایا، ایک آدمی آیا اور اُس نے حضرت عثمان کی اُن کے منہ پر تعریف کی تو حضرت مقداد بن اسود نے ایک مٹھی مٹی لے کر اس کے منہ میں ڈال دی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جب تم خوشامد کرنے والوں کو پاؤ تو ان کے منہ پر مٹی ڈال دیا۔

١٣٧٨۔ حدثنا أحمد بن يونس ثنا أبو شهاب عن خالد الحذاء عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه أن رجلا أثنى على رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال له قطعت عنق صاحبك ثلاث مرات ثم قال إذا مدح أحدكم صاحبه لا محالة فليقل إني أحسبه كما يريد أن يقول ولا أزكيه على الله تعالى۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دوسرے آدمی کی تعریف کی تو آپ نے اس سے تین مرتبہ فرمایا، تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔ پھر فرمایا اگر جب تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کی تعریف کرے جس کے بغیر چارہ نہ ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے کہ یوں کہا جائے اور میں اُسے خدا کے مقابلے پر پاک قرار نہیں دیتا۔

١٣٧٩۔ حدثنا مسدد ثنا بشر يعني ابن المفضل ثنا أبو مسلمة سعيد بن يزيد عن أبي نضرة عن مطرف قال قال أبي انطلقت في وفد بني عامر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا أنت سيدنا فقال السيد الله قلنا وأفضلنا فضلا وأعظمنا طولا فقال قولوا بقولكم أو بعض قولكم ولا يستجرينكم الشيطان۔

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں بنو عامر کے وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمارے سید و سردار ہیں۔ فرمایا کہ سید تو اللہ ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ ہم پر خوبیوں کے لحاظ سے افضل اور درجے کے لحاظ سے اعلیٰ ہیں۔ فرمایا کہ اپنی بات کہو یا کوئی اور بات کہو، مبادا شیطان تمہیں اپنا گرویدہ بنا لے۔

باب ٢٢٨ في الرفق۔

نرمی کا بیان

١٣٨٠۔ حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا

حسن نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نرمی سے سلوک کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ نرمی پر اتنا عطا فرماتا ہے کہ اتنا سختی پر عطا نہیں فرماتا۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالُوا نَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلَاعِ وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي حَدِيثِهِ مُحَرَّمَةٌ يَعْنِي لَمْ تُرْكَبْ۔

مقدام بن شریح کے والد ماجد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جنگل میں جانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنگل کو جانے کا ارادہ کرتے تو ان نالوں سے ابتدا فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے جنگل کو جانے کا ارادہ فرمایا تو زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر سواری نہیں کی گئی تھی اور مجھ سے فرمایا۔ اے عائشہ! نرمی اختیار کرنا کیونکہ نہیں ہوتی کسی چیز میں نرمی مگر اسے زینت دیتی ہے اور نہیں کھینچی کسی چیز سے مگر اسے عیبی کر دیتی ہے۔ ابن الصباح نے اپنی حدیث میں محرمہ کہا ہے یعنی جس پر سواری نہ کی گئی ہو۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ۔

ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، تمیم بن سلمہ، عبد الرحمٰن بن ہلال نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو نرمی سے محروم ہوا تو وہ تمام بھلائی سے محروم ہو گیا۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ نَا عَفَّانُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ نَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَقَدْ سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ۔

حسن بن محمد بن صباح، عفان، عبد الواحد، سلیمان اعمش، مالک بن حارث، مصعب بن سعد اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ اعمش کا بیان ہے کہ میرے خیال میں ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ امور آخرت کے کاموں کے سوا اور دنیا کے امور میں جلدی کرنا اچھا نہیں ہے۔

باب ۲۲ فِي شُكْرِ الْمَعْرُوفِ۔

احسان کا شکریہ ادا کرنا

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَشْكُرُ اللَّهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ۔

محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے۔

١٣٨٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَتِ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ قَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مہاجرین عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! انصار تو سارا ہی ثواب لے گئے۔ فرمایا نہیں جب تک تم ان کے لیے دعا کرتے رہوگے اور ان کی تعریف کرتے رہوگے۔

١٣٨٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ جَابِرٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو کوئی چیز دی جائے تو اگر اس میں طاقت ہو تو اس کا بدلہ دے اور اگر استطاعت نہ ہو تو اس کی تعریف کرے۔ جس نے اس کی تعریف کی اس نے شکر ادا کیا اور جس نے اسے چھپایا اس نے ناشکری کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے یحییٰ بن ایوب، عمارة بن غزیہ، شرحبیل نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

١٣٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُبْلِيَ بَلَاءً فَذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ۔

ابوسفیان نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو کوئی چیز ملے اور وہ اس کا ذکر کرے تو اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے چھپایا اس نے ناشکری کی۔

باب ۲۳ فِي الْجُلُوسِ بِالطُّرُقَاتِ۔

راستوں میں بیٹھنے کا بیان

١٣٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرنا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمارا مجالس میں بیٹھے بغیر گزارہ نہیں ہے کیونکہ ہم ان میں باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا اگر تم ایسا کرو تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ عرض گزار

يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا بُدَّ لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

عرض کیا یارسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نگاہ نیچی رکھنا، کسی کو تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے روکنا۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيلِ۔

مسدد، بشر، ابن المفضل، عبدالرحمان بن اسحاق، سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی واقعہ میں فرمایا کہ راستہ بتا دینا۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى النَّيْسَابُورِيُّ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ۔

حسن بن عیسیٰ نیشاپوری، ابن المبارک، جریر بن حازم، اسحاق بن سوید، ابن حجیر عدوی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی واقعہ میں فرمایا: مصیبت زدہ کی مدد کرو اور بھولے ہوئے کو راستہ بتاؤ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا نَا مَرْوَانُ قَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ فُلَانٍ اجْلِسِي فِي أَيِّ نَوَاحِي السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى أَجْلِسَ إِلَيْكِ قَالَ فَجَلَسَتْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا حَتّٰى قَضَتْ حَاجَتَهَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عِيسَى حَتّٰى قَضَتْ حَاجَتَهَا وَقَالَ كَثِيرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ فرمایا: اے ام فلاں! تم گلی کے جس سرے پر جہاں چاہو میں تمہارے پاس بیٹھ جاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ عورت بیٹھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اس کے پاس بیٹھے رہے، یہاں تک کہ اس کی حاجت پوری کر دی۔ ابن عیسیٰ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ اس کی حاجت پوری ہو گئی۔ اور کثیر نے حمید کے واسطے سے اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا

عثمان بن ابو شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت

يزيد بن هارون نا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس أن امرأة كان في عقلها شيء بمعناه.

نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک عورت کی عقل میں فتور آ گیا تھا۔ پھر مثل مذکورہ حدیث بیان کی۔

باب ٢٣١ في سعة المجلس.

کھلی جگہ بیٹھنے کا بیان

١٣٩٣ - حدثنا القعنبي نا عبد الرحمن ابن أبي الموال عن عبد الرحمن بن أبي عمرة الأنصاري عن أبي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير المجالس أوسعها قال أبو داود هو عبد الرحمن بن عمرو بن أبي عمرة الأنصاري.

عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بہترین مجلس وہ ہے جس میں بیٹھنے کی گنجائش ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وہ عبدالرحمٰن بن عمرو بن ابی عمرہ انصاری ہیں (یعنی روایت کرنے والے صاحب)

باب ٢٣٢ في الجلوس بين الشمس والظل.

دھوپ چھاؤں میں بیٹھنے کا بیان

١٣٩٤ - حدثنا ابن السرح ومخلد بن خالد قالا نا سفيان عن محمد بن المنكدر قال حدثني من سمع أبا هريرة يقول قال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم إذا كان أحدكم في الشمس وقال مخلد في الفيء فقلص عنه الظل فصار بعضه في الشمس وبعضه في الظل فليقم.

محمد بن منکدر نے اس شخص سے سنا جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی دھوپ میں ہو مخلد نے کہا کہ سائے میں۔ پس اس کے اوپر سے سایہ چلا جائے یعنی وہ سب کچھ دھوپ میں ہو جائے اور کچھ سائے میں تو چاہیے کہ اٹھ جائے۔

١٣٩٥ - حدثنا مسدد نا يحيى عن إسماعيل قال حدثني قيس عن أبيه أنه جاء ورسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب فقام في الشمس فأمر به فحول إلى الظل.

مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ پس وہ دھوپ میں کھڑے رہے۔ آپ نے حکم فرمایا تو وہ سائے میں آ گئے۔

باب ٢٣٣ في التحلق.

حلقہ بنانے کا بیان

١٣٩٦ - حدثنا مسدد نا يحيى عن الأعمش حدثني المسيب بن رافع عن تميم بن طرفة عن جابر بن سمرة قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد وهم حلق فقال ما لي أراكم عزين.

تمیم بن طرفہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں نے کئی حلقے بنا رکھے تھے۔ فرمایا کیا بات ہے کہ تمہیں الگ الگ دیکھ رہا ہوں۔

١٣٩٧۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا قَالَ كَانَ يُحِبُّ الْجَمَاعَةَ۔

واصل بن عبدالاعلیٰ، ابن فضیل سے روایت ہے کہ اعمش نے فرمایا گویا آپ اکٹھے بیٹھنے کو پسند فرماتے تھے۔

١٣٩٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَهَنَّادٌ أَنَّ شَرِيكًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي۔

محمد بن جعفر اور ہناد، شریک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو جو آتا وہ آخر میں بیٹھ جاتا۔

بَابٌ ٢٣٤ الْجُلُوسِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔

حلقہ کے درمیان بیٹھنا

١٣٩٩۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبَانُ نَا قَتَادَةُ حَدَّثَنِي أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، قتادہ، ابو مجلز نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو آکر حلقے کے درمیان میں بیٹھے۔

بَابٌ ٢٣٥ فِي الرَّجُلِ يَقُومُ لِلرَّجُلِ مِنْ مَجْلِسِهِ۔

ایک شخص کا دوسرے کے لیے اپنی جگہ سے اٹھنا

١٤٠٠۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَصِيبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى لِآلِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهُ۔

ابو عبداللہ مولیٰ آل ابو بردہ سے روایت ہے کہ سعید بن ابوالحسن نے فرمایا، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک گواہی کے سلسلے میں ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی ان کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ انہوں نے وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایسے کپڑے سے ہاتھ پونچھے جو اسے دیا نہ گیا ہو۔

١٤٠١۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَصِيبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ فَذَهَبَ لِيَجْلِسَ فِيهِ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْخَصِيبِ اسْمُهُ

عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن جعفر، شعبہ، عقیل بن طلحہ، ابو خصیب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس کے لیے دوسرا آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ آنے والا اس جگہ بیٹھنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے منع فرما دیا۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالخصیب کا نام زیاد بن عبدالرحمان ہے

زياد بن عبد الرحمن

باب ۲۳۸ من يؤمر أن يجالس۔

۱۴۰۲- حدثنا مسلم بن إبراهيم نا أبان عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن الذي لا يقرأ القرآن مثل التمرة طعمها طيب ولا ريح لها ومثل الفاجر الذي يقرأ القرآن كمثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل الفاجر الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة طعمها مر ولا ريح لها ومثل الجليس الصالح كمثل صاحب المسك إن لم يصبك منه شيء أصابك من ريحه ومثل جليس السوء كمثل صاحب الكير إن لم يصبك من سواده أصابك من دخانه۔

کس کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھے سنگترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی اچھی اور ذائقہ بھی اچھا ہے۔ اس مومن کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے کھجور جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا مگر اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ اس فاسق کی مثال جو قرآن مجید پڑھے ریحانہ جیسی ہے جس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے۔ اس فاسق کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندرائن (تُمّہ) جیسی ہے جس کا ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں ہوتی۔ اچھے مصاحب (پاس بیٹھنے والے) کی مثال مشک والے جیسی ہے اگر تمہیں اس میں سے کچھ نہ ملے تب بھی خوشبو پہنچ جائے گی اور برے مصاحب کی مثال بھٹی والے کی طرح ہے کہ اگر تمہیں اس کی سیاہی نہ بھی لگے پھر بھی دھواں تو تم تک پہنچ ہی جائے گا۔

۱۴۰۳- حدثنا مسدد حدثنا يحيى المعنى ح ونا ابن معاذ نا أبي نا شعبة عن قتادة عن أنس عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الكلام الأول إلى قوله وطعمها مر وزاد ابن معاذ قال أنس وكنا نتحدث أن مثل جليس الصالح وساق بقية الحديث۔

مسدد، یحییٰ، ابن معاذ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کو طعمها مر تک روایت کیا۔ ابن معاذ نے اس میں یہ بھی کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ اچھے مصاحب کی مثال ایسی ہے۔ باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔

۱۴۰۴- حدثنا عبد الله بن الصباح العطار نا سعيد بن عامر عن شبيل بن عزرة عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مثل الجليس الصالح فذكر نحوه۔

شبیل بن عزرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھے مصاحب کی مثال ایسی ہے۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کی۔

۱۴۰۵- حدثنا عمرو بن عون أنا ابن المبارك

عمرو بن عون، ابن المبارک، حیوۃ بن شریح، سالم بن غیلان،

عَنْ حَیْوَةَ بْنِ شُرَیْحٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَیْلَانَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَوْ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ۔

ولید بن قیس، ابو سعید یا ابو الہیثم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی کو مصاحب بناؤ مگر مومن کو اور نہ کسی کو ساتھ کھانا کھلاؤ مگر پرہیزگار کو۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا نَا زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِیْ مُوْسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ عَلٰى دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ۔

ابن بشار، ابو عامر اور ابو داؤد، زہیر بن محمد، موسیٰ بن وردان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا تم دیکھ لیا کرو کہ کس کو دوست بنا رہے ہو۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَیْدِ بْنِ اَبِی الزَّرْقَاءِ نَا اَبِیْ نَا جَعْفَرٌ یَعْنِی ابْنَ بُرْقَانَ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَرْفَعُهٗ قَالَ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

ہارون بن زید بن ابی الزرقاء، اُن کے والد ماجد، جعفر بن برقان، یزید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روحیں جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔ جن میں وہاں تعارف ہوا تو یہاں اُلفت رہی اور جو وہاں ناآشنا رہیں ان میں یہاں جدائی ہے۔

بَابٌ ۲۳ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْمِرَاءِ

جھگڑنے کی ممانعت

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ نَا بُرَیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَیَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام کے لیے روانہ کرتے تو فرماتے۔ خوشخبری دینا نفرت نہ دلانا اور آسانی کرنا مشکل میں نہ پھنسانا۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیٰى عَنْ سُفْیَانَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَائِدِ السَّائِبِ عَنِ السَّائِبِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوْا یُثْنُوْنَ عَلَیَّ وَیَذْکُرُوْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ یَعْنِیْ بِهٖ قُلْتُ صَدَقْتَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ کُنْتَ شَرِیْکِیْ فَنِعْمَ الشَّرِیْکُ کُنْتَ

مسدد، یحییٰ، سفیان، ابراہیم بن مہاجر، مجاہد، قائد السائب سے روایت ہے کہ حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو لوگ میری تعریف کرنے لگے اور میرا ذکر ہو رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انہیں تمہاری نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ کی قسم آپ نے سچ فرمایا۔ آپ میرے ساتھی تھے اور کیا ہی اچھے ساتھی تھے۔ آپ نے کبھی

لَا تُدَارِي وَلَا تُمَارِي۔

بَابٌ ۲۳۸ اَلْهَدْيُ فِي الْكَلَامِ۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيلٌ أَوْ تَرْسِيلٌ۔

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ زَعَمَ الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ أَجْذَمُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ يُونُسُ وَعُقَيْلٌ وَشُعَيْبٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

بَابٌ ۲۳۹ فِي الْخُطْبَةِ۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ

اور لڑائی جھگڑا نہیں کیا تھا۔

انداز گفتگو

عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ، عمر بن عبدالعزیز، یوسف بن عبداللہ بن سلام کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب گفتگو فرمانے کیلئے بیٹھے ہوتے تو نظر اٹھا کر کتنی ہی دفعہ آسمان کی طرف دیکھتے۔

محمد بن علاء، محمد بن بشر، مسعر کا بیان ہے کہ میں نے مسجد میں ایک بزرگ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر اور صاف لفظوں میں کلام فرمایا کرتے تھے۔

عثمان اور ابوبکر پسران شیبہ، وکیع، سفیان، اسامہ، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گفتگو فرمانا ایسا ہوتا تھا کہ ہر لفظ الگ الگ تھا جسے ہر سننے والا سمجھ لیتا تھا۔

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو گفتگو اللہ کی تعریف سے شروع نہ کی جائے وہ لنڈوری ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے یونس اور عقیل اور شعیب اور سعید بن عبدالعزیز نے زہری سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغیر واسطہ کسی صحابی کے مرسلاً۔

خطبے کا بیان

مسدد اور موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد بن زیاد، عاصم بن

قَالَا نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ۔

کلیب کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس خطبے میں اللہ اور رسول کے متعلق گواہی نہ دی جائے وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔

بَابٌ ۲۲۰ فِي تَنْزِيلِ النَّاسِ مَنَازِلَهُمْ۔

لوگوں کے مراتب کا لحاظ رکھنا

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ الْيَمَانِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ أَنَّ عَائِشَةَ مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ فَأَقْعَدَتْهُ فَأَكَلَ فَقِيلَ لَهَا فِي ذٰلِكَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ يَحْيَى مُخْتَصَرٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ مَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ۔

یحییٰ بن اسمٰعیل اور ابن ابو خلف، یحییٰ بن یمان، سفیان، حبیب بن ابو ثابت، میمون بن ابو شبیب سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس ایک سائل گزرا تو انہوں نے اُسے روٹی کا ایک ٹکڑا دے دیا پھر ایک شخص گزرا جس نے اچھے کپڑے پہن رکھے تھے تو اُسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ ان سے اس کے متعلق کہا گیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگوں کے مرتبے کا لحاظ رکھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ کی حدیث مختصر ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میمون نے حضرت عائشہ کو نہیں پایا تھا۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ نَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي كِنَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔

اسحاق بن ابراہیم صواف، عبداللہ بن حمران، عوف بن ابو جمیلہ، زیاد بن مخراق، ابو کنانہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا ایک حصہ ہے اور اسی طرح قرآن مجید کے عالم کی جو اس میں تجاوز نہ کرتا ہو اور اس بادشاہ کی تعظیم جو انصاف کرتا ہو ان تینوں کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہی کا ایک حصہ ہے۔

بَابٌ ۲۲۱ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا۔

دو شخصوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا حَمَّادٌ نَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محمد بن عبید اور احمد بن عبدہ، حماد، عامر احول، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی دو شخصوں کے درمیان میں نہ بیٹھے مگر

وسلم قال لا يجلس بين رجلين إلا بإذنهما۔

ان کی اجازت سے۔

باب ۲۲۲ في جلوس الرجل۔

آدمی کس طرح بیٹھے

۱۲۱۹ - حدثنا سلمة بن شبيب نا عبد الله بن إبراهيم حدثني إسحق بن محمد الأنصاري عن ربيح بن عبد الرحمن عن أبيه عن جده أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا جلس احتبى بيده قال أبوداود عبد الله بن إبراهيم شيخ منكر الحديث۔

سلمہ بن شبیب، عبداللہ بن ابراہیم، اسحاق بن محمد انصاری، ربیح بن عبدالرحمان کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے احتباء فرمایا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شیخ عبداللہ بن ابراہیم منکر الحدیث ہیں۔

۱۲۲۰ - حدثنا حفص بن عمر وموسى ابن إسمعيل قالا نا عبد الله بن حسان العنبري قال حدثتني جدتاي صفية ودحيبة ابنتا عليبة قال موسى بنت حرملة وكانتا ربيبتي قيلة بنت مخرمة وكانت جدة أبيهما أنها أخبرتهما أنها رأت النبي صلى الله عليه وسلم وهو قاعد القرفصاء فلما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم المتخشع وقال موسى المتخشع أرعدت من الفرق۔

حفص بن عمر، موسیٰ بن اسمٰعیل، عبداللہ بن حسان عنبری، ان کی دادیاں صفیہ اور دحیبہ ان کے والد محترم کی دادی جان حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے، کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قرفصاء کی حالت میں (گھٹنے کھڑے کر کے اور ہاتھوں سے حلقہ بنا کر) بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو رعب طاری ہو گیا۔ موسیٰ راوی نے کہا کہ المتخشع رعب طاری ہونے کو کہتے ہیں۔

باب ۲۲۳ في الجلسة المكروهة۔

بیٹھنے کا برا طریقہ

۱۲۲۱ - حدثنا علي بن بحر نا عيسى بن يونس نا ابن جريج عن إبراهيم بن ميسرة عن عمرو بن الشريد عن أبيه الشريد بن سويد قال مر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا جالس هكذا وقد وضعت يدي اليسرى خلف ظهري واتكأت على ألية يدي فقال أتقعد قعدة المغضوب عليهم۔

علی بن بحر، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم حضرت شرید بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا اور میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پیٹھ کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کیا ان کی طرح بیٹھتے ہو جن پر اللہ کا غضب ہوا۔

بَابٌ ۲۲۴ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا۔

عشاء کے بعد باتیں کرنا

ابو المنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس (نماز عشاء) سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ ۲۲۵ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ مُتَرَبِّعًا

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ۔

چار زانو ہو کر بیٹھنا

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ لیتے تو اسی جگہ پر چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔

بَابٌ ۲۲۶ فِي التَّنَاجِي

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ۔

سرگوشی کرنے کا بیان

(ابوبکر بن ابو شیبہ، ابو معاویہ، اعمش۔ مسدد، عیسیٰ بن یونس، اعمش) شقیق نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ بات اُسے رنج پہنچائے گی۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَأَرْبَعَةً قَالَ لَا يَضُرُّكَ۔

ابو صالح نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔ ابو صالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے عرض کی کہ اگر وہ چار ہوں؟ فرمایا کہ یہ تمہیں نقصان نہیں دے گا۔

بَابٌ ۲۲۷ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَالِسًا وَعِنْدَهُ غُلَامٌ فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ فَحَدَّثَ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

جب کوئی اپنی جگہ سے اُٹھ کر پھر واپس آئے

سہیل بن ابو صالح کا بیان ہے کہ میں اپنے والد محترم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہاں ایک لڑکا بھی تھا۔ جب وہ لوٹ کر آیا تو والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اُٹھ جائے۔ پھر واپس آئے تو اپنی جگہ کا وہی زیادہ مستحق ہے۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ نَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ كَعْبٍ الْإِيَادِيِّ قَالَ كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَيْهِ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُونَ۔

کعب ایادی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو درداء کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو ہم آپ کے ارد گرد بیٹھ جاتے اور جب آپ اُٹھ کھڑے ہوتے لیکن واپس لوٹنے کا ارادہ ہوتا تو اپنی نعلین مبارک یا کوئی چیز رکھ جاتے جس سے آپ کے اصحاب جان لیتے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔

بَاب ۲۲۲ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَا يَذْكُرَ اللهَ تَعَالَى۔

برائی اس بات کی کہ آدمی مجلس سے اُٹھ جائے اور خدا کا ذکر نہ کرے

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً۔

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ مجلس سے اُٹھ جائیں اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کریں تو وہ ایسے اُٹھے جیسے گدھے کی لاش اور ان پر اس حرکت پر قیامت کے روز افسوس کا اظہار کریں گے۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مُضْطَجَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ۔

سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اُٹھ گیا اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس پر ندامت وارد ہوگی اور جو بستر میں لیٹے اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے بھی ندامت ہوگی۔

باب ۳۲۹ فی کفارة المجلس۔

مجلس کے کفارے کا بیان

۱۴۳۰۔ حدثنا احمد بن صالح نا ابن وهب اخبرني عمرو ان سعيد بن ابي هلال حدثه ان سعيد بن ابي سعيد المقبري حدثه عن عبد الله بن عمرو بن العاص انه قال كلمات لا يتكلم بهن احد في مجلسه عند قيامه ثلاث مرات الا كفر بهن عنه ولا يقولهن في مجلس خير ومجلس ذكر الا ختم له بهن عليه كما يختم بالخاتم على الصحيفة سبحانك اللهم وبحمدك لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك۔

سعید بن ابی ہلال نے سعید بن ابو سعید مقبری سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کچھ الفاظ ہیں جنہیں کوئی اپنی مجلس میں کھڑے ہوتے وقت تین دفعہ نہیں پڑھتا مگر اس کی طرف سے وہ کفارہ ہو جاتے ہیں اور نہیں کوئی بھلائی کی مجلس یا مجلس ذکر میں نہیں کہتا مگر یہ تصدیق کی مہر ہو جاتے ہیں جیسے کسی تحریر پر مہر لگائی جاتی ہے وہ یہ ہیں: اے اللہ! تو پاک ہے اور ساتھ اپنی تعریف کے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۴۳۱۔ حدثنا احمد بن صالح نا ابن وهب قال قال عمرو وحدثني بنحو ذلك عبد الرحمن بن ابي عمرو عن المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، عبد الرحمان بن ابو عمرو مقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا۔

۱۴۳۲۔ حدثنا محمد بن حاتم الجرجرائي وعثمان بن ابي شيبة المعنى ان عبدة بن سليمان اخبرهم عن الحجاج بن دينار عن ابي هاشم عن ابي العالية عن ابي برزة الاسلمي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول باخرة اذا اراد ان يقوم من المجلس سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك فقال رجل يا رسول الله انك لتقول قولا ما كنت تقوله فيما مضى قال كفارة لما يكون

محمد بن حاتم جرجانی اور عثمان بن ابو شیبہ، عبدہ بن سلیمان، حجاج بن دینار، ابو ہاشم، ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو اس کے آخر میں کہتے: اے اللہ! تو پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو اور تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری جانب رجوع کرتا ہوں۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ ایسی بات کہہ رہے ہیں جو اس سے پہلے آپ نے نہیں کہی تھی۔ فرمایا کہ جو مجلس میں ہو یہ اس کا کفارہ ہے۔

فِي الْمَجْلِسِ۔

بَابُ ۵۰۴ فِي رَفْعِ الْحَدِيثِ مِنَ الْمَجْلِسِ۔

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْوَلِيدِ وَنَسَبَهُ لَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ۔

پاس بیٹھنے کے بعد باتیں لگانا

محمد بن یحییٰ بن فارس، فریابی، اسرائیل، ولید، زہیر بن حرب حسین بن محمد نے اس حدیث کو اسرائیل سے روایت کیا ہے ابوالولید بن ہشام، زید بن زائد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا کوئی صحابی کسی دوسرے کی شکایت مجھ تک نہ پہنچائے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ اس دنیا سے سینہ صاف کرکے جاؤں۔

پارہ ـــــ ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

بَاب ۳۵۱ فِي الْحَذَرِ مِنَ النَّاسِ۔

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ الْمُؤَدِّبُ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيهِ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْفَغْوَاءِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ يَقْسِمُهُ فِي قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقَالَ الْتَمِسْ صَاحِبًا قَالَ فَجَاءَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْخُرُوجَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا قَالَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَ فَأَنَا لَكَ صَاحِبٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا قَالَ فَقَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاحْذَرْهُ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ أَخُوكَ الْبَكْرِيُّ وَلَا تَأْمَنْهُ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَبْوَاءِ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي بِوَدَّانَ فَتَلَبَّثْ لِي قُلْتُ رَاشِدًا فَلَمَّا وَلَّى ذَكَرْتُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَدْتُ عَلَى بَعِيرِي حَتَّى خَرَجْتُ أُوضِعُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَافِرِ إِذَا هُوَ يُعَارِضُنِي فِي رَهْطٍ قَالَ وَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي قَدْ فُتُّهُ انْصَرَفُوا

لوگوں سے محتاط رہنا

عبداللہ بن عمرو بن فغواء خزاعی سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا کیونکہ آپ کا ارادہ تھا کہ حضرت ابوسفیان کے پاس قریش میں تقسیم کرنے کیلئے مال بھیجیں کہ مکہ فتح ہو جانے بعد۔ فرمایا کہ ساتھی تلاش کر لو۔ پس میرے پاس عمرو بن امیہ ضمری آیا اور کہا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے آپ سفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ساتھی کی تلاش ہے۔ فرمایا۔ یہی بات ہے۔ کہا تو میں آپ کا ساتھی ہوں راوی کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے ساتھی مل گیا ہے۔ فرمایا کہ کون؟ میں عرض گزار ہوا کہ عمرو بن امیہ ضمری۔ فرمایا کہ جب اس کی قوم کے پاس پہنچو تو اس سے ہوشیار رہنا کیونکہ کہنے والے نے کہا ہے۔ بھائی تمہارا قبائلی ہے لہٰذا اس سے بے خوف نہ رہنا پس ہم نکلے یہاں تک کہ جب ابواء کے مقام پر پہنچے تو اس نے کہا۔ میں ایک ضرورت کے تحت ودان میں اپنی قوم کے پاس جانا چاہتا تھا آپ میرا انتظار کریں۔ میں نے کہا کہ سلامت رہو۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر گیا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یاد آگیا لہٰذا میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا یہاں تک کہ اصافر کے مقام پر پہنچ گیا تو وہ چند آدمی لے کر مجھے روکنے کے لیے آ رہا تھا میں اونٹ کو تیز دوڑاتا رہا یہاں تک کہ بہت آگے نکل گیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ میں ان کی رسائی سے باہر ہوں تو وہ لوگ واپس لوٹ گئے اور عمرو میرے پاس آ کر کہنے لگا کہ مجھے اپنی قوم سے ایک حاجت تھی۔ میں نے کہا۔ ہوگی اور ہم دونوں چلتے رہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں پہنچ گئے اور مال میں نے

جاءني فقال كانت لي إلى قومي حاجة قال قلت أجل ومضينا حتى قدمنا مكة فدفعت المال إلى أبي سفيان۔

حضرت ابوسفیان کے سپرد کر دیا۔

۱۲۳۵ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن عقيل عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين۔

قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔

ف۔ مسلمانوں کو ان کے مہربان آقا نے یہ تلقین فرمائی ہے کہ جس وجہ سے نقصان اٹھاؤ تو دوبارہ اس کے جھانسے میں نہ آنا عقلمندی کا تقاضا ہی یہ ہے کہ ہر کسی پر اعتماد کر لینا اچھا نہیں۔ اعتماد کریں لیکن قابل اعتماد پر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۵۲ في هدي الرجل۔

آدمی کی چال کا بیان

۱۲۳۶ حدثنا وهب بن بقية أنا خالد عن حميد عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا مشى كأنه يتوكأ۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب چلتے تو ٹیک لگائے ہوئے معلوم ہوتے۔

۱۲۳۷ حدثنا حسين بن معاذ بن خليف نا عبد الأعلى نا سعيد الجريري عن أبي الطفيل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت كيف رأيته قال كان أبيض مليحا إذا مشى كأنما يهوي في صبوب۔

سعید جریری سے روایت ہے کہ حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے حضور کو کیسا دیکھا؟ فرمایا کہ آپ سفید اور نمکین حسن والے تھے جب چلتے تو یوں محسوس ہوتا کہ گویا ڈھلان سے اتر رہے ہیں۔

باب ۲۵۳ في الرجل يضع إحدى رجليه على الأخرى۔

ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنے کا بیان

۱۲۳۸ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث ح ونا موسى بن إسمعيل نا حماد عن أبي الزبير عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يضع وقال قتيبة يرفع الرجل إحدى رجليه على الأخرى زاد قتيبة وهو مستلق على ظهره۔

قتیبہ بن سعید، لیث —— موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ابو زبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ قتیبہ نے کہا کہ آدمی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھے۔ قتیبہ نے یہ بھی کہا۔ جبکہ وہ چت لیٹا ہوا ہو۔

۱۲۳۹ حدثنا النفيلي نا مالك ح ونا

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی جبکہ انہوں

القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عباد بن تميم عن عمه أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم مستلقيا قال القعنبي في المسجد واضعا إحدى رجليه على الأخرى.

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ قعنبی نے کہا کہ مسجد میں اور اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

۱۲۴۰۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب أن عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان كانا يفعلان ذلك.

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

ف۔ اگر ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں نہیں رکھنا چاہیے۔ یہ اندیشہ نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی اندیشے کے باعث احادیث میں اجازت و ممانعت دونوں وارد ہوئی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۵۲ في نقل الحديث

باتیں اڑانے کا بیان

۱۲۴۱۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة نا يحيى بن آدم نا ابن أبي ذئب عن عبد الرحمن بن عطاء عن عبد الملك بن جابر بن عتيك عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا حدث الرجل بالحديث ثم التفت فهي أمانة.

ابوبکر بن ابوشیبہ، یحییٰ بن آدم، ابن ابی ذئب، عبدالرحمٰن بن عطاء، عبدالملک بن جابر بن عتیک نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی آدمی بات کرکے دوسری جانب متوجہ ہو جائے تو وہ گفتگو امانت ہے۔

۱۲۴۲۔ حدثنا أحمد بن صالح قال قرأت على عبد الله بن نافع قال أخبرني ابن أبي ذئب عن ابن أخي جابر بن عبد الله عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المجالس بالأمانة إلا ثلاثة مجالس سفك دم حرام أو فرج حرام أو اقتطاع مال بغير حق.

احمد بن صالح، عبداللہ بن نافع، ابن ابی ذئب، ان کے بھتیجے نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجلسیں امانت ہیں سوائے تین مجلسوں کے جو حرام خون بہانے کے لیے ہو، دوسری جو حرام شرمگاہ کے لیے ہو اور تیسری جو ایسے مال کو چھیننے کے لیے ہو جس پر حق نہ پہنچتا ہو۔

۱۲۴۳۔ حدثنا محمد بن العلاء وإبراهيم بن موسى الرازي قالا نا أبو أسامة عن عمر قال إبراهيم بن حمزة بن عبد الله العمري عن عبد الرحمن بن سعد قال سمعت أبا سعيد الخدري يقول قال رسول الله صلى

محمد بن علاء اور ابراہیم بن موسیٰ رازی، ابواسامہ، عمر، ابراہیم بن حمزہ بن عبداللہ عمری، عبدالرحمٰن بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امانت میں قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَۃِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلَی امْرَاَتِہٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْہِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّھَا۔

خیانت یہ ہوگی کہ آدمی اپنی بیوی کے پاس رہے اور عورت اس کے پاس رہے پھر آدمی اس کا راز فاش کرتا پھرے۔

بَابٌ ۴۵۵ فِی الْقَتَّاتِ۔

چغل خوری کا بیان

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ نَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ ھَمَّامٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ۔

مسدد اور ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم ہمام نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چغل کھانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

بَابٌ ۴۵۶ فِیْ ذِی الْوَجْھَیْنِ۔

دوغلے پن کا بیان

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ وَھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوغلہ آدمی بُرے لوگوں میں سے ہے جو ایک کے منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ۔

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ نَا شَرِیْکٌ عَنِ الرُّکَیْنِ عَنْ نُعَیْمِ بْنِ حَنْظَلَۃَ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ وَجْھَانِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ۔

نعیم بن حنظلہ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دنیا میں دو منہ رکھتا ہو تو قیامت کے روز اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

بَابٌ ۴۵۷ فِی الْغِیْبَۃِ۔

غیبت کا بیان

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ الْقَعْنَبِیُّ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْغِیْبَۃُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ فَقَدْ بَھَتَّہٗ۔

علاء کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ! غیبت کیا ہے؟ فرمایا کہ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرنا جو اُسے ناپسند ہو۔ عرض گزار ہوا کہ جو میں کہتا ہوں وہ عیب میرے بھائی میں ہو تو کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ جو تم کہہ رہے ہو اگر وہ عیب تمہارے بھائی میں ہو تو یہی غیبت ہے اور اگر وہ بات نہ ہو تو یہ بہتان باندھنا ہے۔

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا۔

ابوحذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کے لیے حضرت صفیہ کی فلاں فلاں خوبیاں کافی ہیں۔ مسدد کے سوا دوسروں نے کہا کہ (مطلب) قد چھوٹا ہونا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر میں گھولا جائے تو وہ بھی رنگین ہو جائے۔ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے تو ایک انسان کی حکایت بیان کی ہے۔ فرمایا کہ میں کسی شخص کی نقل کرنے کو پسند نہیں کرتا خواہ مجھے اتنا مال بھی ملے۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا أَبُو الْيَمَانِ نَا شُعَيْبٌ نَا ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ نَا نَوْفَلُ ابْنُ مُسَاحِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الِاسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

محمد بن عوف، ابوالیمان، شعیب، ابن ابو حسین، نوفل بن مساحق نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سود سے بھی بڑھ کر زیادتی یہ ہے کہ ناحق کسی مسلمان کی بے عزتی کی جائے۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى نَا بَقِيَّةُ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ لَيْسَ فِيهِ أَنَسٌ وَحَدَّثَنَاهُ عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى السَّيْلَحِينِيُّ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى۔

ابن المصفی، بقیہ، ابوالمغیرہ، صفوان، راشد بن سعد، عبدالرحمٰن بن جبیر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مجھے معراج کروائی گئی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور ان کے ساتھ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچتے تھے۔ میں نے کہا۔ اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا کہ یہ ایسے آدمی ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے اور ان کی بے عزتی کرتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن عثمان نے بقیہ سے اسے روایت کیا ہے لیکن اس میں حضرت انس کا ذکر نہیں ہے اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ نے اسے ابو مغیرہ سے روایت کیا ہے ابن المصفی کی طرح۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سعید بن عبداللہ بن جریج نے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! جو زبانی تو ایمان لے آئے لیکن ایمان جن کے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ تم مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو

وسلم يا معشر من آمن بلسانه ولم يدخل الإيمان قلبه لا تغتابوا المسلمين ولا تتبعوا عوراتهم فإنه من اتبع عوراتهم يتبع الله عورته ومن يتبع الله عورته يفضحه في بيته.

اور نہ اُن کی عزت کے درپے ہوا کرو کیونکہ جو انہیں بے عزت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت کے پیچھے پڑ جائے گا تو جس کے اللہ تعالیٰ پیچھے پڑ جائے اُس کو گھر میں ہی بیٹھے ہوئے کو ذلیل کر دے گا۔

۱۲۵۲۔ حدثنا حيوة بن شريح نا بقية عن ابن ثوبان عن أبيه عن مكحول عن وقاص بن ربيعة عن المستورد أنه حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أكل برجل مسلم أكلة فإن الله يطعمه مثلها من جهنم ومن كسي ثوبا برجل مسلم فإن الله يكسوه مثله من جهنم ومن قام برجل مقام سمعة ورياء فإن الله يقوم به مقام سمعة ورياء يوم القيامة.

وقاص بن ربیعہ نے حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان کی بدگوئی کر کے ایک لقمہ بھی کھایا تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے اتنا ہی کھانا کھلائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی بدگوئی کر کے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے اتنا ہی کپڑا پہنائے گا اور جو کسی آدمی کے ساتھ ایسی جگہ پر کھڑا ہوا جس سے مقصود شہرت اور خود نمائی ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسے ایسے عذاب کی جگہ کھڑا کرے گا جس سے خوب اس کی شہرت اور خود نمائی ہو۔

۱۲۵۳۔ حدثنا واصل بن عبد الأعلى نا أسباط بن محمد عن هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل المسلم على المسلم حرام ماله وعرضه ودمه حسب امرئ من الشر أن يحقر أخاه المسلم.

واصل بن عبد الاعلیٰ، اسباط بن محمد، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال، عزت اور اس کا خون حرام ہے۔ آدمی میں اتنی برائی ہی کافی ہے (تباہ ہونے کے لیے) کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

ف۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو ضرور اپنے سے بہتر سمجھے۔ اگر وہ عمر میں اس سے بڑا ہے تو یہ سمجھ کر کہ اس نے میری نسبت بہت زیادہ نیکیاں جمع کر لی ہوں گی اور اگر عمر میں اس سے چھوٹا ہے تو یہ سمجھتے ہوئے اسے اپنے سے بہتر شمار کرے کہ میری نسبت اس نے بہت ہی کم گناہ کیے ہوں گے۔ اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر شمار کرنا شیطان کی تقلید ہے جس نے أنا خير منه کہا تھا۔ مسلمان کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ وہ ایمانی دولت کے باعث معزز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۵۸ الرجل يذب عن عرض أخيه.

مسلمان بھائی کی عزت بچانے کیلئے بولنا

۱۲۵۴۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء بن عبيد نا ابن المبارك عن يحيى بن

عبد اللہ بن محمد بن اسماء بن عبید، ابن المبارک، یحییٰ بن عبد اللہ بن سلیمان، اسمٰعیل بن یحییٰ معافری، سہل بن معاذ بن انس جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ يَحْيَى الْمَعَافِرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ أُرَاهُ قَالَ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ شَيْنَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی منافق کے مقابلے میں مومن کی حمایت کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی حمایت میں ایک فرشتہ کو مقرر کرے گا جو اُسے دوزخ کی آگ سے بچائے گا، اور جو کسی مسلمان کو ذلیل کرنے کی غرض سے اُس پر الزام عائد کرے تو اللہ تعالیٰ جہنم کے پل پر اُسے روک لے گا یہاں تک کہ اپنے کہے کے مطابق عذاب پالے

١٢٥٥۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ إِسْمٰعِيلَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبَا طَلْحَةَ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا هُوَ ابْنُ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ بَشِيرٍ مَوْلٰى بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قِيلَ عُتْبَةُ بْنُ شَدَّادٍ مَوْضِعَ عُقْبَةَ۔

اسمٰعیل بن بشیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی مسلمان کو ایسی جگہ پر ذلیل و رسوا کرے جہاں اُس کی عزت کی جاتی ہو تاکہ اس کی عزت گھٹ جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے کو اس جگہ پر ذلیل و رسوا کرے گا جہاں اُسے خدا کی مدد درکار ہوگی۔ اور جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ پر مدد کرے جہاں اس کی عزت گھٹانے کی کوشش کی جا رہی ہو حالانکہ وہاں اُس کی عزت ہوتی ہے تو ایسے شخص کی اللہ تعالیٰ اُس جگہ مدد فرمائے گا جہاں اُسے خدا کی مدد درکار ہوگی ــــــ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ یہ حدیث بیان کی مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر اور عقبہ بن شداد نے ــــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ یحییٰ بن سُلیم وہی ہیں، جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید کے صاحبزادے تھے۔ اور اسمٰعیل بن بشیر بنی مغالہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور اس روایت میں عقبہ کی جگہ عتبہ بن شداد ذکر کیا گیا ہے۔

بَابُ ٢٧٥ مَنْ لَيْسَتْ لَهُ غِيبَةٌ

جس کا کہنا غیبت نہیں ہے

١٢٥٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجُشَمِيِّ

ابو عبداللہ جشمی سے روایت ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک اعرابی آیا، اُس نے اپنے اونٹ کو بٹھایا، پھر اس کا گھٹنا باندھ دیا اور مسجد میں داخل

قال نا جندب قال جاء اعرابي فاناخ راحلته ثم عقلها ثم دخل المسجد فصلى خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى راحلته فاطلقها ثم ركب ثم نادى اللهم ارحمني ومحمدا ولا تشرك في رحمتنا احدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقولون هو اضل ام بعيره الم تسمعوا الى ما قال قالوا بلى۔

ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو وہ اپنے اونٹ کے پاس آیا۔ اس کا گھٹنا کھولا، پھر اس پر سوار ہو گیا اور پکار کر کہا۔ اے اللہ! مجھ پر اور محمد مصطفیٰ پر رحم فرما اور اس رحمت میں ہم دونوں کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم کیا کہتے ہو یہ زیادہ بیوقوف ہے یا اس کا اونٹ جبکہ تم سنتے نہیں ہو اس نے کیا کہا؟ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں سنا۔

باب ٣٧ في التجسس

ٹوہ لگانے کا بیان

١٢٥٧۔ حدثنا عيسى بن محمد الرملي وابن عوف وهذا لفظه قالا نا الفريابي عن سفيان عن ثور عن راشد بن سعد عن معاوية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انك ان اتبعت عورات الناس افسدتهم او كدت ان تفسدهم فقال ابو الدرداء كلمة سمعها معاوية من رسول الله صلى الله عليه وسلم نفعه الله بها۔

عیسیٰ بن محمد رملی اور ابن عوف، فریابی، سفیان، ثور، راشد بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم لوگوں کی چھپی ہوئی باتوں کا کھوج لگاتے پھرو گے تو ان کی عادتوں کو خراب کر دو گے یا خرابی کے نزدیک پہنچا دو گے۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ حضرت معاویہ نے اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے انہیں نفع پہنچایا۔

١٢٥٨۔ حدثنا سعيد بن عمرو الحضرمي نا اسمعيل بن عياش نا ضمضم بن زرعة عن شريح بن عبيد عن جبير بن نفير وكثير بن مرة وعمرو بن الاسود والمقدام بن معدي كرب وابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الامير اذا ابتغى الريبة في الناس افسدهم۔

سعید بن عمرو حضرمی، اسمٰعیل بن عیاش، ضمضم بن زرعہ، شریح بن عبید، جبیر بن نفیر اور کثیر بن مرہ اور عمرو بن اسود اور مقدام بن معدیکرب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حاکم جب لوگوں میں اپنے گمان اور شبہے کو تلاش کرے گا تو انہیں خراب کر کے رکھ دے گا۔

١٢٥٩۔ حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة نا ابو معاوية عن الاعمش عن زيد قال اتي ابن مسعود فقيل هذا فلان تقطر لحيته خمرا فقال عبد الله انا قد نهينا عن التجسس

زید کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کو حاضر کیا گیا اور کہا۔ یہ ایسا شخص ہے جس کی داڑھی سے شراب ٹپکتی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ہمیں کھوج لگانے سے منع فرمایا گیا ہے۔ ہاں جب

وَلٰكِنْ إِنْ يَظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ نَأْخُذْهُ بِهِ۔

کوئی بات ہم پر ظاہر ہو جائے تو ہم اس پر مواخذہ کرتے ہیں۔

بَابٌ ۳۶ فِي السِّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ۔

مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کا بیان

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَى مَوْءُودَةً۔

مسلم بن ابراہیم، عبداللہ بن مبارک، ابراہیم بن نشیط، کعب بن علقمہ، ابو الہیثم نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی کے عیب کو دیکھ کر چھپا لے وہ ایسا ہے گویا اس نے زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو دوبارہ زندہ کر دیا۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَشِيطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْهَيْثَمِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ دُخَيْنًا كَاتِبَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَنَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِنَّ جِيرَانَنَا هٰؤُلَاءِ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَإِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ فَقَالَ دَعْهُمْ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى عُقْبَةَ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ إِنَّ جِيرَانَنَا قَدْ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ قَالَ وَيْحَكَ دَعْهُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ لَيْثٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ عِظْهُمْ وَتَهَدَّدْهُمْ۔

ابو الہیثم بیان کرتے تھے کہ انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر کے منشی حضرت دخین سے سنا کہ انہوں نے فرمایا ہمارے ہمسایے شراب پیتے تھے۔ میں نے انہیں منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے تو میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہمارے یہ ہمسائے شراب پیتے ہیں۔ میں نے انہیں منع کیا ہے لیکن یہ باز نہیں آتے۔ میں انہیں تھانے لے جانے والا ہوں۔ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ پھر میں دوبارہ حضرت عقبہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہمارے ہمسائے انکار کرتے ہیں کہ وہ شراب پینے سے رکیں، لہٰذا میں انہیں تھانے لے جانے والا ہوں۔ فرمایا تمہاری خرابی ہو، ان کا خیال چھوڑ دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پس مسلم بن ابراہیم کی حدیث کے ساتھ بیان کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہاشم بن قاسم نے لیث سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ ایسا نہ کرو بلکہ انہیں سمجھاؤ اور دھمکاؤ۔

ف۔ نیکی کا حکم دینا اور برے کام سے منع کرنا یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ضروری ہے لیکن کسی مسلمان کی برائی کو مشتہر نہیں کرنا چاہیے بلکہ حتی الامکان دوسرے کے عیب پر پردہ ڈالے تاکہ پروردگار عالم اس کی پردہ پوشی فرمائے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے منشی دخین کو اسی لیے ان کے شرابی ہمسایوں کی حاکم کے پاس شکایت کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ ہاں خوف خدا دلانے اور نصیحت کرنے کا حکم فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۳۷ الْمُؤَاخَاةِ۔

اخوت

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر سے

عن عقيل عن الزهري عن سالم عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه من كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته ومن فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه بها كربة من كرب يوم القيامة ومن ستر مسلما ستره الله يوم القيامة۔

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑے۔ جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔ جو کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے اس کی تکلیف کو دور فرمائے گا۔ جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

باب ٢٦٣ الاستباب۔

١٢٦٣- حدثنا عبد الله بن مسلمة نا عبد العزيز يعني ابن محمد عن العلاء عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المستبان ما قالا فعلى البادي منهما ما لم يعتد المظلوم۔

گالی گلوچ

محمد بن علاء کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو شخص آپس میں بدکلامی کریں تو دونوں کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

باب ٢٦٤ في التواضع۔

١٢٦٤- حدثنا أحمد بن حفص حدثني أبي حدثني إبراهيم بن طهمان عن الحجاج عن قتادة عن يزيد بن عبد الله عن عياض بن حمار أنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله أوحى إلي أن تواضعوا حتى لا يبغي أحد على أحد ولا يفخر أحد على أحد۔

تواضع کا بیان

یزید بن عبد اللہ نے حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی ہے کہ تم ایک دوسرے سے عاجزی کے ساتھ پیش آیا کرو۔ یہاں تک کہ کوئی دوسرے پر زیادتی نہ کرے اور کوئی دوسرے پر اپنی برتری نہ جتائے۔

باب ٢٦٥ في الانتصار۔

١٢٦٥- حدثنا عيسى بن حماد نا الليث عن سعيد المقبري عن بشير بن المحرر عن سعيد بن المسيب أنه قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس ومعه أصحابه وقع رجل بأبي بكر فآذاه فصمت عنه أبو بكر ثم آذاه الثانية فصمت عنه أبو بكر ثم آذاه الثالثة فانتصر منه أبو بكر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم حين انتصر أبو بكر فقال

بدلہ لینے کا بیان

سعید بن مسیب سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے۔ اور گرد شمع رسالت کے پروانے بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر کو تکلیف دہ لفظ کہا لیکن حضرت ابوبکر خاموش رہے۔ پھر اس نے دوبارہ کہا لیکن حضرت ابوبکر چپ رہے۔ پھر اس نے سہ بارہ کہا تو حضرت ابوبکر نے اسے جواب دیا۔ جب حضرت ابوبکر نے جواب دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ کیا

أَوَجَدْتَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَرْتَ وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْ وَقَعَ الشَّيْطَانُ.

مجھ پر غصہ آگیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک فرشتہ آسمان سے اُتر کر اُس کے کہنے کی تکذیب کر رہا تھا۔ جب تم نے جواب دیا تو شیطان درمیان میں کود پڑا۔ جس جگہ شیطان آجائے وہاں میرا بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّ أَبَا بَكْرٍ وَسَاقَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَفْوَانُ ابْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ.

سعید بن ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو بکر سے بدکلامی کی آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا ——— امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے صفوان بن عیسیٰ نے ابن عجلان سے سفیان کے مانند۔

١٢٦٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي ح وَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا مُعَاذٌ الْمَعْنَى وَاحِدٌ نَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُ عَنِ الِانْتِصَارِ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ امْرَأَةِ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا كَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَجَعَلَ يَصْنَعُ شَيْئًا بِيَدِهِ فَقُلْتُ بِيَدِي حَتَّى فَطَّنْتُهُ لَهَا فَأَمْسَكَ وَأَقْبَلَتْ زَيْنَبُ تَقَحَّمُ لِعَائِشَةَ فَنَهَاهَا فَأَبَتْ أَنْ تَنْتَهِيَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ سُبِّيهَا فَسَبَّتْهَا فَغَلَبَتْهَا فَانْطَلَقَتْ زَيْنَبُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ إِنَّ عَائِشَةَ وَقَعَتْ بِكُمْ وَفَعَلَتْ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَقَالَ لَهَا إِنَّهَا حِبَّةُ أَبِيكِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَانْصَرَفَتْ فَقَالَتْ لَهُمْ إِنِّي قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لِي كَذَا وَكَذَا قَالَ وَجَاءَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِي ذَلِكَ.

عبید اللہ بن معاذ، اُن کے والد ماجد ——— عبید اللہ بن عمر بن میسرہ، معاذ، ابن عون کا بیان ہے کہ میں وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ میں انتصار کے متعلق پوچھا کرتا تھا کہ مجھ سے حدیث بیان کی علی بن زید بن جدعان نے ام محمد اُن کے والد محترم کی بیوی سے، ابن عون کے خیال میں وہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس حضرت زینب بنت جحش بھی تھیں۔ آپ نے دستِ اقدس کے ساتھ کچھ گفتگو کی۔ میں نے ہاتھ کے اشارے سے اُن کے متعلق جتایا تو آپ رک گئے۔ چنانچہ حضرت زینب حضرت عائشہ پر برس پڑیں۔ آپ نے انہیں روکا لیکن وہ نہ رکیں تو آپ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ تم بھی ان سے کچھ کہو۔ پس حضرت زینب حضرت علی کے پاس گئیں اور کہا کہ حضرت عائشہ نے آپ لوگوں (بنی ہاشم) کے لیے ایسا کہا ہے۔ پس حضرت فاطمہ آئیں تو آپ نے ان سے فرمایا۔ کعبہ کے رب کی قسم بے شک وہ تمہارے ابا کی محبوبہ ہیں۔ پس وہ چلی گئیں اور ان لوگوں سے کہا کہ میں نے یہ عرض کی اور حضور نے یہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت علی حاضر ہوئے اور اس سلسلے میں آپ سے عرض گزار ہوئے۔

باب ۲۶۶ النهي عن سب الموتى۔

۱۲۶۸ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا وَكِيعٌ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ وَلَا تَقَعُوا فِيهِ۔

۱۲۶۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ انا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ۔

مُردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارا کوئی ساتھی (مسلمان) فوت ہو جائے تو اسے نظر انداز کرو اور اس کی بُرائی ذکر نہ کرو۔

عطاء نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیوں سے زبان کو روکا کرو۔

ف۔ جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اس کی نیکیوں اور خوبیوں کا چرچا کرنے میں مضائقہ نہیں لیکن اس کی برائی بیان کرنا اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ اب وہ اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں پہنچ چکا۔ خدا تعالیٰ اس کے ساتھ جو چاہے سلوک کرے گا۔ ہاں اسلام دشمنوں کی پیروی میں گمراہوں اور گمراہ گروں کا رد کرنا جائز ہے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۶۷ في النهي عن البغي۔

۱۲۷۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ نَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيَيْنِ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا فَقَالَ وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللهُ الْجَنَّةَ فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ لِهَذَا الْمُجْتَهِدِ أَكُنْتَ بِي عَالِمًا أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ

تکبر کی ممانعت

ضمضم بن جوس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں دو شخص شریک بھائی تھے۔ ایک ان میں سے گنہگار اور دوسرا خوب عبادت گزار تھا۔ عبادت گزار جب بھی گنہگار کو دیکھتا تو اس سے باز رہنے کے لیے کہتا۔ ایک دن اس نے اسے کوئی گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو رُکنے کے لیے کہا۔ گنہگار نے کہا کہ مجھے میرے رب پر چھوڑ دو کیا تم مجھ پر نگہبان ہو۔ عبادت گزار نے کہا۔ خدا کی قسم اللہ تمہیں نہیں بخشے گا یا اللہ تمہیں جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ پس دونوں کی روحیں قبض کر لی گئیں اور دونوں اکٹھے پروردگار عالم کی بارگاہ میں پیش ہوئے۔ عبادت گزار سے فرمایا گیا۔ کیا تجھے میرے متعلق سب کچھ علم ہے یا میرے اختیارات تیرے قبضے میں ہیں؟ گنہگار سے فرمایا کہ جا میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا۔ دوسرے کے متعلق فرمایا کہ اسے جہنم میں لے جاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس نے ایسی بات کہی جس سے اس کی دنیا اور

دُنیا کا و آخرت۔

١٤٧١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ تَعَالَى لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِثْلُ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ۔

بَابٌ ٢٦٨ فِي الْحَسَدِ

١٤٧٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ۔

١٤٧٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الْعَمْيَاءِ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَأَبُوهُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُشَدِّدُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدَّدَ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ رَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ۔

بَابٌ ٢٦٩ فِي اللَّعْنِ

١٤٧٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ نِمْرَانَ يَذْكُرُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا

آخرت برباد ہو گئیں۔

عیینہ بن عبد الرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی گناہ ایسا نہیں جس کے کرنے والے کو دنیا میں سزا ملے اس عذاب کے علاوہ جو آخرت میں اس کے لیے جمع ہے کہ وہ سزا میں تکبر اور قطع رحمی کے برابر ہو۔

حسد کا بیان

عثمان بن صالح بغدادی، ابو عامر عبد الملک بن عمرو، سلیمان بن بلال، ابراہیم بن ابی اسید، ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسد سے بچتے رہنا کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے لکڑی کو آگ یا فرمایا کہ گھاس کو۔

احمد بن صالح، عبد اللہ بن وہب، سعید بن عبد الرحمٰن بن ابی العمیاء، سہل بن ابی امامہ سے روایت ہے کہ وہ اور ان کے والد ماجد مدینہ منورہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔ اپنی جانوں پر سختی نہ کیا کرو کہ تم پر سختی کی جائے کیونکہ ایک قوم نے اپنی جانوں پر سختی کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر سختی فرمائی۔ یہ ان کی نشانیاں ہیں گرجے اور گھروں میں کیونکہ رہبانیت کو انہوں نے ایجاد کیا حالانکہ ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی (۵۷ : ۲۷)

لعنت کرنے کا بیان

حضرت ام درداء نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے چنانچہ آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ پھر زمین کی طرف اترتی ہے تو اس کے دروازے بھی بند ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ

صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ مِنْهُ وَذَكَرَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ وَهِمَ فِيهِ

دائیں اور بائیں جانب پھرتی ہے لیکن اپنے لیے کوئی ٹھکانا نہیں پاتی۔ لہٰذا اس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی جبکہ وہ اس کا اہل ہو ورنہ کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مروان بن محمد نے کہا ہے کہ اس راوی کا نام ولید بن رباح نہیں بلکہ رباح بن ولید ہے اور یحییٰ بن حسان سے اس میں وہم ہوا ہے۔

١٧٧٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ وَلَا بِالنَّارِ۔

حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں اللہ کی لعنت، اللہ کے غضب اور دوزخ کے ساتھ لعنت نہ کیا کرو۔

١٧٧٦ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِي نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ

ہارون بن زید بن ابو زرقاء، اُن کے والد ماجد، ہشام بن سعد، ابو حازم و زید بن اسلم، حضرت اُم درداء نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بہت لعنت کرنے والوں کو گواہ نہ بناؤ اور ان سے سفارش نہ کراؤ۔

١٧٧٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبَانُ ح وَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ زَيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ وَقَالَ مُسْلِمٌ إِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ۔

مسلم بن ابراہیم، ابان ——— زید بن اخزم طائی، بشر بن عمر، ابان بن یزید، قتادہ، ابو العالیہ، زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ہوا پر لعنت کی۔ مسلم بن ابراہیم نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا نے ایک آدمی کی چادر اُتار دی تو اُس نے ہوا پر لعنت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ تو حکم الٰہی کی پابند ہے۔ لیکن جو کسی چیز پر لعنت کرے جو مستحق لعنت نہ ہو تو لعنت قائل کی طرف لوٹ آتی ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ۔

ظالم کے لیے بددعا کرنے کا بیان

١٧٧٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا سُفْيَانُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ اُن کی

عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُرِقَ لَهَا شَيْءٌ فَجَعَلَتْ تَدْعُوْ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَبِّخِيْ عَنْهُ۔

کسی چیز چرائی گئی تو وہ چور پر لعنت کرنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس کا بوجھ کم نہ کرو۔

بَابٌ ۴۷ فِيْ هِجْرَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ۔

آدمی کا اپنے بھائی کو چھوڑ دینا

۱۲۷۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں بغض نہ رکھو ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو۔ اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے۔

ف۔ کسی دنیاوی یا اتفاقی معاملے کے باعث اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ کلام و سلام ترک کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ اسلامی اخوت کے خلاف اور بے مروتی ہے۔ ہاں اگر اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ کے تحت اللہ و رسول کی نافرمانی یا کسی گمراہی کے باعث ہو تو کوئی حد مقرر نہیں خواہ تین دن کی جگہ تین سال ہو جائیں جیسے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کے باعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے توبہ قبول ہونے تک کلام نہ کیا بلکہ کسی مسلمان کے سلام تک کا جواب نہ دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے کہ یہ اس سے منہ پھیرے اور وہ اس سے منہ پھیرے۔ دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ السَّرْخَسِيُّ أَنَّ أَبَا عَامِرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ وَإِنْ

محمد بن ہلال کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ دوسرے مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے۔ اگر یہ اس کے پاس سے گزرے تو اسے سلام کرے۔ اگر اس نے سلام کا جواب دیا تو ثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو سارا گناہ لے گیا ____ احمد بن سعید نے یہ بھی کہا کہ سلام

لم يرد عليه فقد باء بالإثم زاد أحمد وخرج المسلم من الهجرة۔

کرنے والا چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا۔

۱۲۸۲۔ حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن خالد بن عثمة نا عبد الله بن المنيب يعني المدني قال أخبرني هشام بن عروة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يكون لمسلم أن يهجر مسلما فوق ثلاثة فإذا لقيه سلم عليه ثلاث مرار كل ذلك لا يرد عليه فقد باء بإثمه۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جب اس سے ملے تو سلام کرے تین مرتبہ۔ اگر وہ کسی دفعہ جواب نہ دے تو سارا گناہ اسے گا۔

۱۲۸۳۔ حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا يزيد بن هارون نا سفيان الثوري عن منصور عن أبي حازم عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث فمن هجر فوق ثلاث فمات دخل النار۔

محمد بن صباح البزار، یزید بن ہارون، سفیان ثوری، منصور، ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور مر گیا تو جہنم میں داخل ہوا۔

۱۲۸۴۔ حدثنا ابن السرح نا ابن وهب عن حيوة عن أبي عثمان الوليد بن أبي الوليد عن عمران بن أبي أنس عن أبي خراش السلمي أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من هجر أخاه سنة فهو كسفك دمه۔

ابن السرح، ابن وہب، حیوۃ، ابو عثمان ولید بن ابی الولید، عمران بن ابی انس سے روایت ہے کہ حضرت ابو خراش السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑے رکھا تو گویا اس کا خون کر دیا۔

۱۲۸۵۔ حدثنا مسدد نا أبو عوانة عن سهيل ابن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تفتح أبواب الجنة كل يوم اثنين وخميس فيغفر في ذينك اليومين لكل عبد لا يشرك بالله شيئا إلا من بينه وبين أخيه شحناء فيقال أنظروا هذين حتى يصطلحا قال أبو داود وإذا كانت الهجرة لله فليس من هذا بشيء عمر بن عبد العزيز غطى وجهه عن

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ دونوں دنوں میں ہر اس بندے کے گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، سوائے اس کے جس کے اپنے بھائی کے ساتھ عداوت ہو۔ اُن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ آپس میں مل جائیں۔ — امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اگر چھوڑنا اللہ کے لیے ہو تو اس وعید سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک آدمی سے

بہ جُل۔

باب ۴۷۲ فی الظن۔

۱۴۸۶۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن
مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث
ولا تحسسوا ولا تجسسوا۔

باب ۴۷۳ فی النصیحۃ۔

۱۴۸۷۔ حدثنا الربیع بن سلیمان المؤذن
ثنا ابن وہب عن سلیمان یعنی ابن بلال عن
کثیر بن زید عن الولید بن رباح عن ابی ہریرۃ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
المؤمن مرآۃ المؤمن والمؤمن اخو المؤمن
یکف علیہ ضیعتہ ویحوطہ من ورائہ۔

باب ۴۷۴ فی اصلاح ذات البین۔

۱۴۸۸۔ حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابو معاویۃ
عن الاعمش عن عمرو بن مرۃ عن سالم عن
ام الدرداء عن ابی الدرداء قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل
من درجۃ الصیام والصلوۃ والصدقۃ قالوا بلی
یا رسول اللہ قال اصلاح ذات البین وفساد
ذات البین الحالقۃ۔

۱۴۸۹۔ حدثنا نصر بن علی انا سفیان عن
الزہری ح وثنا مسدد ثنا اسمٰعیل ح وثنا احمد
ابن محمد بن شبویۃ المروزی ثنا عبد الرزاق
ثنا معمر عن الزہری عن حمید بن عبد الرحمن
عن امہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لم یکذب من نمی بین اثنین لیصلح وقال
احمد ومسدد لیس بالکاذب من اصلح

اپنا منہ ڈھانپ لیا تھا۔

بدگمانی کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کے عیبوں کا کھوج نہ لگایا کرو اور نہ کسی کو اپنے عیبوں کا کھوج لگانے دیا کرو۔

خیر خواہی کا بیان

ربیع بن سلیمان مؤذن، ابن وہب، سلیمان بن بلال، کثیر بن زید، ولید بن رباح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اور مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے جو نقصان کو اس سے ہٹاتا اور عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔

آپس میں میل جول کروانے کا بیان

حضرت ام درداء نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو درجے میں روزے نماز اور زکوٰۃ سے بھی افضل ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ آپس میں صلح کروا دینا جبکہ فساد مجموعی طاقت کے خرمن میں آگ لگا دیتا ہو۔

نصر بن علی، سفیان، زہری ——— مسدد، اسمٰعیل ———
احمد بن محمد بن شبویہ مروزی، عبدالرزاق، معمر، زہری، حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے دو آدمیوں میں صلح کروانے کے لیے پہلو دار بات کی اس نے جھوٹ نہیں بولا۔ احمد بن محمد اور مسدد نے کہا کہ جو دو آدمیوں میں صلح کروائے وہ جھوٹا نہیں ہے۔ جو بات کی وہ بہتر پہلو دار

بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا.

۱۴۹۰ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ نَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ نَافِعِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَعُدُّهُ كَاذِبًا الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُولُ الْقَوْلَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الْإِصْلَاحَ وَالرَّجُلُ يَقُولُ فِي الْحَرْبِ وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا.

بات کی وہ بھی بہتر ہے۔

ربیع بن سلیمان جیزی، ابوالاسود، نافع بن یزید، ابن الہاد، عبدالوہاب بن ابوبکر، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بظاہر غلط بیانی کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا مگر تین مقامات سے متعلق۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میں اس شخص کو جھوٹا شمار نہیں کرتا جو لوگوں کے درمیان صلح کرا دے اور ایسی بات کہے جس کا مقصد صرف اصلاح ہو اور وہ آدمی جو جنگ کے دوران کوئی بات کہے اور آدمی اپنی بیوی سے کچھ کہے یا بیوی اپنے خاوند سے کچھ کہے۔

ف۔ یہ صریح جھوٹ کی اجازت مرحمت نہیں فرمائی گئی کیونکہ جھوٹ بولنا کسی حالت میں اور کسی وقت جائز نہیں ہے۔ یہاں جھوٹ سے مراد وہ پہلودار بات ہے جو ایک طرف سے جھوٹ معلوم ہو لیکن دوسری جانب سے سچ ہو یا ظاہر میں جھوٹ نظر آئے لیکن باطن میں صداقت پر مبنی ہو۔ دو آدمیوں میں صلح کرانے، میاں بیوی کا اپنے تعلقات اور میل محبت کو بڑھانے اور دشمنوں پر مسلمانوں کی دھاک بٹھانے کی خاطر پہلودار اور مبالغہ آمیز بات کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۴۲ فِي الْغِنَاءِ.

گانے کا بیان

۱۴۹۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ نَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ صَبِيحَةَ بُنِيَ بِي فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِدُفٍّ لَهُنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ دَعِي هٰذَا وَقُولِي الَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ.

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت رُبیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میری شادی کی اگلی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس صبح سویرے تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھ گئے جیسے تم بیٹھے ہو۔ کچھ لڑکیاں اپنی دف بجا کر اپنے آباؤ اجداد کے کارنامے گانے لگیں جو غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے کہا۔ "اور ہم میں ایسے نبی جلوہ افروز ہیں جو کل کی بات بھی جانتے ہیں"۔ آپ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور وہی باتیں کہو جو تم کہہ رہی تھیں۔

ف۔ مدینہ طیبہ کی لڑکیاں دف بجا کر جو شہدائے بدر کے مرثیے پڑھ رہی تھیں تو یقیناً وہ مرثیے کسی صحابی نے لکھے ہوں گے۔ ایک لڑکی نے مرثیہ پڑھتے ہوئے یہ مصرعہ کہا۔ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ یعنی ہم میں ایسا نبی جلوہ افروز ہے جو آئندہ کے واقعات کو بھی جانتا ہے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا یہی عقیدہ تھا۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ

وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیوب خمسہ سے خبردار سمجھتے تھے اور یہ ملاتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کی زبان سے یہ مصرعہ سن کر مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ) کی طرح اسے شرک و کفر قرار نہیں دیا اور مطلقاً یہ نہیں فرمایا کہ بیٹی تم مشرکہ ہو گئیں اور جس صحابی نے مرثیے میں یہ مصرعہ کہا ہے وہ بھی مشرک ہو گیا۔ اُسے چاہیے کہ از سر نو ایمان لائے اور تجدید نکاح کرے۔ خبردار آئندہ ایسی شرک و کفر کی بات زبان پر لائے۔ فرمایا تو بس اتنا کہ اس بات کو چھوڑ دو اور جو تم کہہ رہی تھیں وہی کہے جاؤ۔ یعنی یہ عقائد کا معاملہ ہے مبادا الفاظ میں تم سے کمی بیشی ہو جائے یا مبالغہ آرائی سے کام لینے لگو یا آئندہ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو جاؤ، لہٰذا اس نازک بات کو رہنے دو اور اپنے شہداء کے کارنامے ہی بیان کر دیا مقصد یہ تھا کہ میرے حضور تم میری تعریفیں بیان نہ کرو بلکہ شمع رسالت کے اُن جانثار پروانوں کی تعریفیں ہی کر دو کہ بالواسطہ وہ میری ہی تعریف ہے کیونکہ ۔۔

سے نور نہ تھے جو رہ پرواروں کے رہبر ہو گئے کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ لِقُدُومِهِ فَرَحًا بِذٰلِكَ لَعِبُوا بِحِرَابِهِمْ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو حبشی آپ کی آمد کی خوشی میں اپنے نیزے لے کر کھیلے۔

بَابٌ كَرَاهِيَةِ الْغِنَاءِ وَالزَّمْرِ۔

گانے بجانے کی بُرائی

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغُدَانِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ مِزْمَارًا قَالَ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلٰى أُذُنَيْهِ وَنَأٰى عَنِ الطَّرِيقِ وَقَالَ لِي يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ مِثْلَ هٰذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ۔

سلیمان بن موسیٰ نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے گانے کی آواز سُنی تو اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور راستے سے ہٹ گئے اور مجھ سے فرمایا۔ اے نافع! کیا تمہیں آواز آ رہی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ پس اس وقت اُنہوں نے کانوں سے انگلیاں ہٹا لیں اور فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے ایسی ہی آواز سُنی اور اسی طرح کیا تھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

بَابٌ الْحُكْمِ فِي الْمُخَنَّثِينَ۔

ہیجڑوں کا حکم

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ابو ہاشم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مخنث کو پیش کیا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَقْتُلُهُ قَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَالنَّقِيعُ نَاحِيَةٌ عَنِ الْمَدِينَةِ وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ۔

نے فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ عورتوں سے مشابہت پیدا کرتا ہے۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسے نقیع کی طرف شہر بدر کر دیا گیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ فرمایا کہ مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ ابو اسامہ کا بیان ہے کہ نقیع مدینہ کے قریب ایک بستی ہے اور یہ بقیع میں نہیں ہے۔

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا مُخَنَّثٌ وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللّٰهِ أَخِيهَا إِنْ يَفْتَحِ اللّٰهُ الطَّائِفَ غَدًا دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ۔

زینب بنت اُمّ سلمہ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے جبکہ اُن کے پاس ایک مخنث تھا جو اُن کے بھائی حضرت عبداللہ سے کہہ رہا تھا۔ اگر کل اللہ تعالیٰ نے طائف کو فتح کر دیا تو میں تمہیں ایک ایسی عورت دکھاؤں گا جو آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے گھروں سے نکال دو۔

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زنانے بننے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے اور مرد بننے والی عورتوں پر اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرِجُوا فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْنِي الْمُخَنَّثِينَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زنانے بننے والے مردوں اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور فلاں فلاں مخنث کو بھی نکال دو۔

بَابٌ ۲۷۴ فِي اللَّعِبِ بِالْبَنَاتِ

گڑیوں سے کھیلنے کا بیان

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی تو کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي الْجَوَارِي فَإِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ.

میرے پاس تشریف لاتے اور میرے پاس لڑکیاں ہوتیں۔ آپ تشریف لاتے تو وہ چلی جاتیں اور تشریف لے جاتے تو آ جاتیں۔

١٤٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ خَيْبَرَ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتِ الرِّيحُ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِي وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ.

محمد بن ابراہیم نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک یا خیبر سے تشریف لائے اور ان کے طاقچے پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا کے جھونکے سے حضرت عائشہ کے کھیلنے کی گڑیوں کے اوپر سے پردے کا ایک سرا ہٹ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ، یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ میری گڑیاں ہیں۔ اور آپ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس کے کپڑے کے دو پر تھے۔ فرمایا کہ یہ ان کے درمیان میں کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی کہ گھوڑا۔ فرمایا کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ دو پر۔ فرمایا کہ گھوڑے کے دو پر؟ عرض گزار ہوئیں۔ کیا آپ نے سنا نہیں کہ حضرت سلیمان کے گھوڑے پروں والے تھے! اُن کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے دندان مبارک کی زیارت کر لی۔

بَابٌ ۴۷۹ فِي الْأُرْجُوحَةِ

جھولے کا بیان

١٥٠٠- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ جَاءَنِي نِسْوَةٌ وَأَنَا أَلْعَبُ عَلَى أُرْجُوحَةٍ وَأَنَا مُجَمَّمَةٌ فَذَهَبْنَ بِي فَهَيَّأْنَنِي وَصَنَعْنَنِي ثُمَّ أَتَيْنَ بِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَنَى بِي وَأَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ.

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب ہم مدینہ منورہ میں وارد ہوئے تو میرے پاس عورتیں آئیں اور میں اپنے جھولے میں کھیل رہی تھی اور میرے سر پر لمبے بال تھے۔ وہ مجھے لے گئیں اور میرا بناؤ سنگار کیا پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئیں۔ آپ نے میرے ساتھ شب باشی فرمائی اور اس وقت میری عمر نو سال تھی۔

١٥٠١- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِإِسْنَادِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں اپنی سہیلیوں

قالت وانا على ارجوحة ومعي صواحبات فادخلنني بيتا فاذا نسوة من الانصار فقلن على الخير والبركة.

کے ساتھ جھولے میں تھی۔ وہ مجھے ایک گھر میں لے گئیں جہاں کچھ انصاری عورتیں تھیں۔ انہوں نے کہا: بھلائی اور برکت کے ساتھ۔

۱۵۰۲۔ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا ابي نا محمد يعني ابن عمرو عن يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب قال قالت عائشة قدمنا المدينة فنزلنا في بني الحارث بن الخزرج قالت فوالله اني لعلى ارجوحة بين عذقين فجاءتني امي فانزلتني ولي جميمة وساق الحديث.

یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم مدینہ منورہ میں آئے تو بنی حارث بن خزرج کے پاس اترے۔ ان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں دو شاخوں والے کھجور کے درختوں کے درمیان جھولے میں تھی۔ میری والدہ جان میرے پاس آئیں اور مجھے اتارا جبکہ میرے سر پر چھوٹے بال تھے۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔

باب ۲۸۰ في النهي عن اللعب بالنرد

چوسر کھیلنے کی ممانعت

۱۵۰۳۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن موسى بن ميسرة عن سعيد بن ابي هند عن ابي موسى الاشعري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله.

سعید بن ابو ہند نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چوسر کھیلے تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۵۰۴۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لعب بالنردشير فكانما غمس يده في لحم خنزير ودمه.

سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چوسر کھیلتا ہے گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈال دیا۔

باب ۲۸۱ في اللعب بالحمام

کبوتر بازی کا بیان

۱۵۰۵۔ حدثنا موسى بن اسمعيل نا حماد عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى رجلا يتبع حمامة فقال شيطان يتبع شيطانة.

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: شیطان کے پیچھے شیطان ہے۔

باب ۲۸۲ في الرحمة

مہربانی کا بیان

۱۵۰۶۔ حدثنا مسدد وابو بكر بن ابي شيبة المعنى قالا نا سفيان عن عمرو عن ابي قابوس

ابو قابوس مولیٰ عبداللہ بن عمرو نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

مَوْلًى لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ لَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم فرماتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمان میں ہے۔ مسدد نے مولیٰ عبداللہ بن عمرو نہیں کہا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ف۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور مخلوق کی ذات و صفات کے بارے میں گزشتہ پاروں کے اندر رئیس المتکلمین حضرت مجدد الف ثانی و [illegible] کے لفظوں میں تصریحات پیش کر دی گئی ہیں۔ پروردگار عالم کا عرش پر ہونا اہل کے کرسی یا چارپائی پر ہونے کی طرح نہیں کیونکہ وہ ہر طرح تحدد اور جسم سے پاک ہے۔ نہ اس پر زمانہ گزرتا ہے اور نہ وہ کسی مکان میں سماتا ہے۔ ورنہ جس مکان میں سمائے وہ بڑا اور خدا چھوٹا ہوگا حالانکہ ہم کہتے ہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی اللہ سب سے بڑا ہے لہٰذا وہ لامحدود ہے۔ سب کچھ علم الٰہی اور قدرت سے گھیرے ہوئے ہے لیکن اس کا احاطہ کوئی چیز نہیں کر سکتی خواہ وہ زمان، مکان ہو یا فہم و ادراک۔ لہٰذا ہم ایسی آیات و احادیث کے ظاہر پر ایمان رکھتے اور حقیقی مفہوم کو خدا کے سپرد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ واللہ اعلم بالصواب۔

١٥٠٧۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا ح وَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ فَقَالَ إِذَا قَرَأْتَهُ عَلَيَّ فَقَدْ حَدَّثْتُكَ بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَاحِبَ هٰذِهِ الْحُجْرَةِ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ۔

حفص بن عمر ــــ ابو کثیر، شعبہ نے کہا کہ منصور نے میرے لیے لکھا۔ ابن کثیر نے اپنی حدیث میں کہا کہ میں نے ان کے سامنے پڑھی۔ اور یہ کہتا ہوں کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب تم نے میرے سامنے پڑھی تو گویا میں نے روایت کر دی ہے۔ پھر دونوں متفق ہو گئے کہ ابو عثمان مولیٰ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو سچے، تصدیق کیے گئے اور اس حجرے میں رہنے والے ہیں کہ شفقت چھینی نہیں جاتی مگر بدبخت سے۔

١٥٠٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

ابو بکر بن ابو شیبہ اور ابن السرح، سفیان، ابن ابو نجیح، ابن عامر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ ابن سرح کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم سے نہیں ہے۔

بَابٌ ٢٨٣ فِي النَّصِيحَةِ۔

نصیحت کا بیان

۱۵۰۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَأَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّتِهِمْ أَوْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

عطاء بن یزید نے حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک دین نصیحت ہے۔ بے شک دین نصیحت ہے، بے شک دین نصیحت ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، کس کے لیے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، اہل ایمان کے اماموں اور عوام کی یا مسلمانوں کے اماموں اور عوام کی۔

۱۵۱۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَأَنْ أَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ وَكَانَ إِذَا بَاعَ الشَّيْءَ أَوِ اشْتَرَاهُ قَالَ أَمَا إِنَّ الَّذِي أَخَذْنَا مِنْكَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّا أَعْطَيْنَاكَ فَاخْتَرْ۔

حضرت ابوزرعہ ابن عمرو بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشادات عالیہ سننے اور حکم ماننے پر بیعت کی اور یہ کہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں۔ ان کا بیان ہے کہ جب وہ کوئی چیز فروخت کرتے یا خریدتے تو کہہ دیتے: جو چیز ہم نے آپ سے حاصل کی وہ ہمیں اس چیز سے زیادہ پیاری ہے جو ہم نے آپ کو دی ہے۔ (لہٰذا آپ کو لینے یا نہ لینے کا) اختیار ہے۔

بَابٌ ۲۸ فِي الْمَعُونَةِ لِلْمُسْلِمِ

مسلمان کی مدد کرنے کا بیان

۱۵۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ عُثْمَانُ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ ح وَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَقَالَ وَاصِلٌ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ۔

ابوبکر و عثمان پسران ابی شیبہ، ابو معاویہ، عثمان اور جریر رازی —— واصل بن عبدالاعلیٰ، اسباط، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان سے دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف اس سے دور کر دے گا، جو کسی غریب کو آسانی دے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے آسانی میسر کرے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرنے میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں رہے —— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عثمان نے ابومعاویہ سے روایت کرتے ہوئے وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۱۲۔ حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن أبي مالك الأشجعي عن ربعي عن حذيفة قال قال نبيكم صلى الله عليه وسلم كل معروف صدقة۔

محمد بن کثیر، سفیان، ابو مالک اشجعی، ربعی، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نیک بات صدقہ ہے۔

باب ۲۸۵ في تغيير الأسماء۔

نام بدلنے کا بیان

۱۵۱۳۔ حدثنا عمرو بن عون قال أنا ح وثنا مسدد ثنا هشيم عن داود بن عمرو عن عبد الله بن أبي زكريا عن أبي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنكم تدعون يوم القيامة بأسمائكم وأسماء آبائكم فأحسنوا أسماءكم۔

عمرو بن عون ——— مسدد، ہشیم، داؤد بن عمرو، عبداللہ بن ابی زکریا، حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم قیامت میں اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے نام اچھے رکھا کرو۔

۱۵۱۴۔ حدثنا إبراهيم بن زياد ثنا عباد بن عباد عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحب الأسماء إلى الله عز وجل عبد الله وعبد الرحمن۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل کو تمام ناموں میں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن سب سے زیادہ پسند ہیں۔

۱۵۱۵۔ حدثنا هارون بن عبد الله ثنا هشام بن سعيد الطالقاني ثنا محمد بن المهاجر الأنصاري قال حدثني عقيل بن شبيب عن أبي وهب الجشمي وكانت له صحبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسموا بأسماء الأنبياء وأحب الأسماء إلى الله عبد الله وعبد الرحمن وأصدقها حارث وهمام وأقبحها حرب ومرة۔

عقیل بن شبیب نے حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کو تمام ناموں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن زیادہ پسند ہیں۔ سب ناموں سے سچے حارث اور ہمام ہیں جب کہ سب سے برے نام حرب اور مرہ ہیں۔

۱۵۱۶۔ حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس قال ذهبت بعبد الله بن أبي طلحة إلى النبي صلى الله عليه وسلم حين ولد والنبي صلى الله عليه وسلم في عباءة يهنأ بعيرا له قال هل معك تمر قلت نعم

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن ابو طلحہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا جبکہ اس کی پیدائش ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبا پہنے ہوئے اپنے اونٹ کو روغن لگا رہے تھے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس کھجور ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ چنانچہ آپ نے

قال نعم فناولته تمرات فألقاهن في فيه فلاكهن ثم فغر فاه فأوجرهن إياه فجعل الصبي يتلمظ فقال النبي صلى الله عليه وسلم حب الأنصار التمر وسماه عبد الله.

کھجوریں لے کر انہیں اپنے منہ میں ڈال کر چبایا۔ پھر اُس کا منہ کھول کر وہ اُس کے منہ میں اُلٹ دیں۔ چنانچہ بچہ انہیں چوسنے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجوریں تو انصار کی جان ہیں۔ اس کا نام عبد اللہ رکھ دیا۔

باب ۲۸۲ في تغيير الاسم القبيح

برے نام کو بدلنے کا بیان

۱۵۱۷۔ حدثنا أحمد بن حنبل ومسدد قالا نا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير اسم عاصية وقال أنت جميلة.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاصیہ نام کو بدل دیا اور فرمایا کہ تم جمیلہ ہو۔

۱۵۱۸۔ حدثنا عيسى بن حماد أنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن محمد بن إسحق عن محمد بن عمرو بن عطاء أن زينب بنت أبي سلمة سألته ما سميت ابنتك قال سميتها برة فقالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن هذا الاسم سميت برة فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تزكوا أنفسكم الله أعلم بأهل البر منكم فقال ما نسميها قال سموها زينب.

محمد بن عمرو بن عطاء سے حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ تم نے اپنی بیٹی کا کیا نام رکھا ہے؟ کہا کہ میں نے اُس کا نام برّہ رکھا ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس نام سے منع فرمایا ہے۔ میرا نام بھی برّہ رکھا گیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں کو پاک قرار مت دو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ تم میں سے نیک کون ہیں۔ عرض کی: پھر ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ فرمایا کہ اس کا نام زینب رکھ دو۔

۱۵۱۹۔ حدثنا مسدد نا بشر يعني ابن المفضل قال حدثني بشير بن ميمون عن عمه أسامة بن أخدري أن رجلا يقال له أصرم كان في النفر الذين أتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اسمك قال أنا أصرم قال بل أنت زرعة.

حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی جس کو اصرم کہا جاتا تھا، اُن لوگوں میں سے تھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ میں اصرم ہوں۔ فرمایا بلکہ تم زرعہ ہو۔

۱۵۲۰۔ حدثنا الربيع بن نافع عن يزيد يعني ابن المقدام بن شريح عن أبيه عن جده شريح عن أبيه هانئ أنه لما وفد إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم مع قومه سمعهم يكنونه بأبي الحكم فدعاه رسول الله صلى الله

شریح نے اپنے والد ماجد حضرت ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ اپنی قوم کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے اُن لوگوں سے اُن کی کنیت ابو الحکم سنی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر فرمایا کہ حکم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللَّهِ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قَالَ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ۔

اللہ تعالیٰ ہی حَکَم ہے اور حکم اسی کا ہے لہٰذا تم نے اپنی کنیت ابوالحکم کس وجہ سے رکھی؟ عرض گزار ہوئے کہ میری قوم میں جب کسی بات پر اختلاف ہوتا ہے تو میرے پاس آتے ہیں۔ میں اُن کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں تو دونوں فریق راضی ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے تمہارے کتنے بیٹے ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ شریح، مسلم اور عبداللہ ہیں۔ فرمایا کہ ان میں سب سے بڑا کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ شریح۔ فرمایا تم ابو شریح ہو۔

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا السَّهْلُ يُوطَأُ وَيُمْتَهَنُ قَالَ سَعِيدٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُصِيبُنَا بَعْدَهُ حُزُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَغَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ فَسَمَّاهُ هِشَامًا وَسَمَّى حَرْبًا سَلْمًا وَسَمَّى الْمُضْطَجِعَ الْمُنْبَعِثَ وَأَرْضًا تُسَمَّى عَفِرَةَ سَمَّاهَا خَضِرَةَ وَشِعْبَ الضَّلَالَةِ سَمَّاهُ شِعْبَ الْهُدَى وَبَنُو الزِّنْيَةِ سَمَّاهُمْ بَنِي الرِّشْدَةِ وَسَمَّى بَنِي مُغْوِيَةَ بَنِي رِشْدَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلِاخْتِصَارِ۔

سعید بن مسیب کے والد محترم نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی، حَزن۔ فرمایا کہ تم سہل ہو۔ عرض کی کہ سہل کو تو لوگ روندتے اور ذلیل کرتے ہیں۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے میں سمجھ گیا کہ اس کے بعد ہمیں سختی سے واسطہ پڑنے والا ہے ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاص، عزیز، عتلہ، شیطان، الحکم، غراب اور حُباب وغیرہ نام بدل دیے نیز شہاب کا نام ہشام رکھا، حرب کا نام سلم رکھا اور مضطجع کا منبعث۔ جس زمین کو عفرہ کہا جاتا تھا اس کا خضرہ نام رکھا اور شعب الضلالہ کا نام شعب الہدیٰ رکھا اور بنو الزنیہ کا نام بنو الرشدہ رکھا اور بنی مغویہ کو بنی رشدہ کا نام دیا ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اختصار کے باعث میں نے ان ناموں کی سندوں کو چھوڑ دیا ہے۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ نَا أَبُو عَقِيلٍ نَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ۔

ابوبکر بن ابی شیبہ، ہاشم بن قاسم، ابو عقیل، مجالد بن سعید، شعبی، مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا۔ تم کون ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہ مسروق بن اجدع ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اجدع تو شیطان ہے۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ

ربیع بن عمیلہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

حُمَيْدٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ۔

اپنے لڑکے کا نام رباح، یسار، نجیح اور افلح نہ رکھا کرو کیونکہ ایک کہے گا کہ کیا وہ یہاں ہے؟ تو دوسرا کہے گا نہیں۔ لہٰذا یہ چار ہی نام ہیں میری طرف سے زیادہ کا مجھ پر الزام نہ دھرو۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَيَسَارًا وَنَافِعًا وَرَبَاحًا۔

رکین نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ہم اپنے غلاموں کے چار نام رکھیں، یعنی افلح، یسار، نافع اور رباح۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى أَنْهَى أُمَّتِي أَنْ يُسَمُّوا نَافِعًا وَأَفْلَحَ وَبَرَكَةَ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ نَافِعًا أَمْ لَا فَإِنَّ الرَّجُلَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَثَمَّ بَرَكَةُ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ بَرَكَةَ۔

ابوسفیان نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں حیات رہا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اپنی امت کو نافع، افلح اور برکت نام رکھنے سے منع کر دوں گا۔ اعمش کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ ابوسفیان نے نافع کا ذکر بھی کیا تھا یا نہیں، کیونکہ ایک آدمی جب کہے کہ کیا یہاں برکت ہے؟ تو لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ہے ...... امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ابوالزبیر نے حضرت جابر سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا لیکن برکت کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ شُعَيْبُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ أَخْنَأُ اسْمٍ۔

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز اس شخص کا نام سب سے برا ہوگا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے شعیب بن ابوحمزہ نے ابوالزناد سے اپنی اسناد کے ساتھ اور اخنا نام کہا ہے۔

بَابٌ ۲۸۷ فِي الْأَلْقَابِ۔

القاب کا بیان

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ...

حضرت ابوجبیرہ بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے

[illegible]

اَبُو جُبَیْرَۃَ بْنُ الضَّحَّاکِ قَالَ فِیْنَا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فِیْ بَنِیْ سَلِمَۃَ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ قَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ مِنَّا رَجُلٌ اِلَّا وَلَہٗ اِسْمَانِ اَوْ ثَلٰثَۃٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا فُلَانُ فَیَقُوْلُوْنَ مَہْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ یَغْضَبُ مِنْ ھٰذَا الْاِسْمِ فَاُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔

پکارو ایمان کے بعد بُرے ناموں سے پکارنا بُرا ہے۔“ (۴۹: ۱۱) یہ آیت ہم بنی سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جب ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم میں سے کوئی آدمی ایسا نہ تھا۔ جس کے دو یا تین نام نہ ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی سے کہتے : اے فلاں! لوگ عرض کرتے کہ یا رسول اللہ! اس نام سے تو وہ ناراض ہوتا ہے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے نہ پکارو۔

ف۔ بعض لوگوں کے ایسے نام ڈال دیے جاتے ہیں جنہیں وہ پسند نہیں کرتے بلکہ چڑتے اور بُرا مناتے ہیں۔ ایسے نام سے کسی مسلمان کو پکارنا اچھا نہیں ہے۔ قرآن مجید میں اس کی صاف ممانعت وارد ہوئی ہے۔ ہاں خدا کے دشمنوں کو بُرے القاب سے یاد کیا جا سکتا ہے جیسے ابوجہل کو ظہور اسلام سے پہلے اس کی دانائی کے پیش نظر ابو الحکم کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا کہ بستی کا عقلمند ہونے کے باعث لوگ سمجھتے تھے کہ کیوں نہ اسے دانائی کا باپ کہا جائے۔ جب اسلام کا غلغلہ بلند ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دعوت اسلام دی تو اس نے انکار کیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت اور شمع ہدایت کو اپنی ناپاک پھونکوں سے بجھانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا تو نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے ابوجہل کا لقب دیا کہ یہ دانائی کا باپ نہیں بلکہ محض جہالت ہونے کے باعث جہالت کا باپ ہے حالانکہ اس کا نام عمرو بن ہشام تھا۔ دشمنان رسول اور منکرین شان رسالت کو اُن کے شایان شان القاب سے یاد کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی لیے ایک مرد حق آگاہ نے کہا ہے ؎

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں سے کیا مروت کیجئے

بَابٌ ۷۸۶ فِیْ مَنْ یَتَکَنّٰی بِاَبِیْ عِیْسٰی

جو اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھے

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا ھَارُوْنُ بْنُ زَیْدِ بْنِ اَبِی الزَّرْقَاءِ نَا اَبِیْ نَا ھِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ ابْنًا لَہٗ تَکَنّٰی اَبَا عِیْسٰی وَاَنَّ الْمُغِیْرَۃَ بْنَ شُعْبَۃَ تَکَنّٰی بِاَبِیْ عِیْسٰی فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اَمَا یَکْفِیْکَ اَنْ تُکَنّٰی بِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَنَّانِیْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاِنَّا فِیْ جَلْجَتِنَا

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک صاحبزادے کو ابو عیسیٰ کنیت رکھنے پر پیٹا اور حضرت مغیرہ بن شعبہ نے اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی ہوئی تھی تو حضرت عمر نے اُن سے کہا، کیا آپ کے لیے ابو عبداللہ کنیت رکھ لینا کافی نہیں؟ انہوں نے کہا کہ میری یہ کنیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تو اگلی پچھلی لغزشیں معاف فرما دی گئیں تھیں اور ہم جنجال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ پس وہ وفات تک ابو عبداللہ کنیت ہی سے پکارے گئے۔

باب ۴۲۸ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِابْنِ غَيْرِهِ يَا بُنَيَّ.

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا ح وَنَا مُسَدَّدٌ وَابْنُ مَحْبُوبٍ قَالَا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَسَمَّاهُ ابْنُ مَحْبُوبٍ الْجَعْدَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ.

جو دوسرے کے بیٹے کو بیٹا کہے

عمرو بن عون ـــــ مسدد، ابن محبوب، ابو عوانہ، ابو عثمان جعد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے میرے بیٹے!

باب ۴۲۹ فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى بِأَبِي الْقَاسِمِ.

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ وَسُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُمْ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

جو ابوالقاسم کنیت رکھے

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ سے اور اسی طرح روایت کی ہے ابو سفیان نے حضرت جابر سے اور سالم بن ابی الجعد نے روایت کی ہے حضرت جابر سے اور سلیمان یشکری نے حضرت جابر سے اور ابن المنکدر نے حضرت جابر سے اسی طرح اور حضرت انس بن مالک سے۔

باب ۴۳۰ فِي مَنْ رَأَى أَنْ لَا يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا.

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَتَكَنَّى بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّى بِاسْمِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى بِهَذَا الْمَعْنَى ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُخْتَلِفًا عَلَى الرِّوَايَتَيْنِ وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اخْتُلِفَ فِيهِ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَلَى مَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَلَى مَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَاخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى

جس کے نزدیک ان دونوں کو جمع نہ کیا جائے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میرے نام پر اپنا نام رکھے وہ میری کنیت پر کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت پر کنیت رکھے وہ میرے نام پر نام نہ رکھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسی مفہوم میں اسے ابن عجلان، ان کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ سے اور روایت کیا اسے ابو زرعہ نے حضرت ابوہریرہ سے دونوں روایتوں سے کچھ مختلف اور اسی طرح روایت کیا عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ نے حضرت ابوہریرہ سے جس میں اختلاف کیا گیا ہے اور روایت کیا اسے ثوری اور ابن جریج نے ابوالزبیر کی طرح اور روایت کیا اسے معقل بن عبیداللہ نے جیسے ابن سیرین نے کہا اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے موسیٰ بن یسار پر حضرت

مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا عَلَى الْقَوْلَيْنِ اخْتَلَفَ فِيهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ۔

ابو ہریرہ سے روایت کرنے پر۔ اس میں دونوں باتوں پر حماد بن خالد اور ابن ابی فدیک نے اختلاف کیا ہے۔

بَابُ ۷۹۲ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا۔

باب دونوں کو جمع کرنے کی اجازت

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ إِنْ وُلِدَ لِي مِنْ بَعْدِكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کے بعد میرے گھر کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھوں؟ فرمایا ہاں۔ ابوبکر بن ابی شیبہ نے لفظ قلت نہیں کہا بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت علی عرض گزار ہوئے۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْحَجَبِيُّ عَنْ جَدَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي۔

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت ابو القاسم رکھی ہے۔ چنانچہ مجھے بتایا گیا کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ کس چیز نے میرے نام کو حلال کیا اور میری کنیت کو حرام کیا یا کس چیز نے میری کنیت کو حرام کیا اور میرے نام کو حلال کیا۔

بَابُ ۷۹۳ فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ۔

جو کنیت رکھے اور اس کا بیٹا کوئی نہ ہو

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَلِي أَخٌ صَغِيرٌ يُكْنَى أَبَا عُمَيْرٍ وَكَانَ لَهُ نُغَرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَآهُ حَزِينًا فَقَالَ مَا شَأْنُهُ فَقَالُوا مَاتَ نُغَرُهُ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابو عمیر تھی اس نے ایک چڑیا پال رکھی تھی جس سے کھیلا کرتا تھا۔ وہ مر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس روز اس کے پاس تشریف لائے اور اسے غمگین دیکھ کر وجہ پوچھی۔ عرض کی گئی کہ اس کی چڑیا مر گئی ہے۔ فرمایا کہ اے ابو عمیر! نغیر کے ساتھ کیا ہوا؟

باب ۲۹۴ فِي الْمَرْأَةِ تُكْنَى

١٥٣٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ صَوَاحِبِي لَهُنَّ كُنًى قَالَ فَاكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مُسَدَّدٌ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَكَانَتْ تُكْنَى بِأُمِّ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَكَذَا رَوَاهُ قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ وَكَذَلِكَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَمَسْلَمَةُ بْنُ قَعْنَبٍ عَنْ هِشَامٍ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ

باب ۲۹۵ فِي الْمَعَارِيضِ

١٥٣٦ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ضُبَارَةَ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ

باب ۲۹۶ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ زَعَمُوا

١٥٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُوَ حُذَيْفَةُ

عورت کا کنیت رکھنا

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میری ہر ایک سہیلی کی کنیت ہے۔ فرمایا کہ تم اپنے بیٹے عبد اللہ کے ساتھ کنیت رکھ لو۔ مسدد نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ ان کی کنیت ام عبد اللہ رکھ دی گئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے۔ قرآن بن تمام اور معمر نے ہشام سے اور اسی طرح روایت کیا ہے ابواسامہ، ہشام نے عباد بن حمزہ سے اور اسی طرح حماد بن سلمہ اور مسلمہ بن قعنب نے ہشام سے جیسا کہ ابواسامہ نے کہا ہے۔

پہلو دار بات کرنے کا بیان

حیوہ بن شریح حضرمی، بقیہ بن ولید، ضبارہ بن مالک حضرمی، ان کے والد ماجد، عبد الرحمان بن جبیر بن نفیر، ان کے والد ماجد حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایسی بات کہو جس کو وہ سچی جانے اور تم اس میں جھوٹے ہو۔

بجز زعموا کہے

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود نے حضرت ابو عبد اللہ سے یا حضرت ابو عبد اللہ نے حضرت ابو مسعود سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لفظ زعموا کے متعلق کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ زعموا آدمی کا بہا تکیہ کلام ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو عبد اللہ سے مراد حضرت حذیفہ ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

باب ٢٩٧ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ أَمَّا بَعْدُ۔

١٥٣٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ۔

جو اپنے خطبے میں اَمّا بعد کہے

یزید بن حیان نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں خطبہ دیا تو فرمایا اَمّا بعد۔

باب ٢٩٨ فِي الْكَرْمِ وَحِفْظِ الْمَنْطِقِ۔

١٥٣٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ وَلٰكِنْ قُولُوا حَدَائِقَ الْأَعْنَابِ۔

کرم کہنے اور زبان کی حفاظت کرنے کا بیان

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی انگوروں کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم تو مسلمان مرد ہے بلکہ یوں کہا کرو انگوروں کے باغات۔

باب ٢٩٩ لَا يَقُولُ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي۔

١٥٤٠۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي وَلْيَقُلِ الْمَالِكُ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَلْيَقُلِ الْمَمْلُوكُ سَيِّدِي وَسَيِّدَتِي فَإِنَّكُمُ الْمَمْلُوكُونَ وَالرَّبُّ اللهُ تَعَالَى

١٥٤١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلْيَقُلْ

مملوک اپنے آقا کو ربّی اور ربّتی نہ کہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی اپنے غلام لونڈی کو عبدی اور اَمتی نہ کہے اور نہ غلام لونڈی ربّی اور ربّتی کہیں بلکہ مالک تو اے لڑکے اور اے لڑکی کہے اور غلام لونڈی سیّدی اور سیّدتی کہیں کیونکہ تم سب مملوک ہو اور رب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

ابو یونس نے اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اور النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کا ذکر نہیں کیا بلکہ یوں ہے کہ سیّدی و مولائی کہے۔

سَيِّدِي وَمَوْلَايَ۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق کو سید مت کہو کیونکہ اگر تمہارے نزدیک وہ سید ہے تو تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔

بَابُ ۵۰۰ لَا يُقَالُ خَبُثَتْ نَفْسِي۔

میرا نفس بگڑ گیا، نہیں کہنا چاہیے

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا دل سخت ہو گیا۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ جَاشَتْ نَفْسِي۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس جوش کھاتا ہے۔

بَابُ ۵۰۱ مِنْهُ۔

اسی سلسلے میں

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ۔

عبداللہ بن یسار نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ نہ کہو کہ جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہو کہ جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔

ف۔ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بارگاہ خداوندی کا ادب سکھایا ہے کہ ما شاء اللہ وشاء فلان نہ کہا کرو بلکہ ما شاء اللہ ثم شاء فلان کہا کرو یعنی واؤ عطف کے ساتھ تو خالق و مخلوق کی مرضی کو برابر نہ کیا کرو بلکہ ثم کے ساتھ مرضی الٰہی کو مقدم کر دیا کرو۔ یہ نہیں کہ دوسروں کی مرضی کوئی چیز نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی مرضی کا کوئی لحاظ نہیں کرتا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوسروں کی مرضی کو ثم کے ساتھ مؤخر کیا جائے تاکہ کسی کو

کا شبہ نہ ہو۔ مسند امام احمد کے مطابق یہ بھی ایک یہودی کے بار بار اعتراض کرنے پر مذکورہ بعد فرمایا ورنہ اس وقت تک صحابہ کرام کا خود سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ کہنا ہی معمول تھا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ مرفوع روایت مشکوٰۃ شریف میں مسند احمد اور سنن ابوداؤد سے نقل کی گئی۔ ساتھ ہی شرح السنہ کی ایک منقطع روایت پیش کی، جس میں ہے۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ ص ۴۰۰ روایت کو دیکھ کر مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی کے دل کی کلی کھل گئی۔ جب یہ منقطع السند کے خلاف زہر اگلنے کی کل بل گئی۔ اس روایت کا مفاد ان لفظوں میں بیان کیا۔ یعنی وہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں۔ سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کتنا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب۔ مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جاوے گا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور ص ۱۰۰) منقطع السند روایت کو اپنی دلیل بنانا، مرفوع روایت کو پس پشت ڈالنا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف اپنی علیحدہ مسجد قرار بنانا اس قلبی بغض کے باعث تھا جو موصوف کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے ہو گیا تھا۔ مرفوع کو چھوڑ کر منقطع روایت کو دلیل بنانے کا راز قرآن مجید نے پہلے ہی مسلمانوں کو یوں بتا دیا ہے۔

فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهٖ (۳ : ۷)

وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں۔ گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو گمراہوں کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيْمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ خَطِيْبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَالَ قُمْ أَوْ قَالَ اذْهَبْ فَبِئْسَ الْخَطِيْبُ أَنْتَ۔

تمیم طائی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک خطیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور خطبہ دیتے ہوئے کہا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا تو وہ سیدھے راستے پر چلا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔ آپ نے فرمایا۔ اٹھ کھڑا ہو یا فرمایا: جا تو برا خطیب ہے۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَثَرَتْ دَابَّتُهٗ فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَعَاظَمَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُوْلُ بِقُوَّتِيْ وَلٰكِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ

ابوالملیح سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے فرمایا۔ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ کی سواری سے کوئی لغزش ہوئی تو میں نے کہا۔ شیطان کا ستیاناس جائے۔ آپ نے فرمایا۔ یوں نہ کہو کہ شیطان کا ستیاناس جائے کیونکہ جب تم یوں کہو گے تو وہ پھول کر ایک مکان جتنا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میری طاقت کا لوہا مان گیا بلکہ تم بسم اللہ کہا کرو کیونکہ جب تم یہ کہو گے تو وہ سکڑ کر مکھی جتنا ہو جاتا ہے۔

حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الَّذِيْ بَابَ۔

١٥٤٨۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتَ وَقَالَ مُوْسٰى إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ مَالِكٌ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ تَحَزُّنًا لِمَا يَرٰى فِي النَّاسِ يَعْنِيْ فِيْ أَمْرِ دِيْنِهِمْ فَلَا أَرٰى بِهِ بَأْسًا وَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ فَهُوَ الْمَكْرُوْهُ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْهُ۔

بَابٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعَتَمَةِ۔

١٥٤٩۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ أَلَا وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ وَلٰكِنَّهُمْ يَعْتِمُوْنَ بِالْإِبِلِ۔

١٥٥٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ مِنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِيْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَأَنَّهُمْ عَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا بِلَالُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ أَرِحْنَا بِهَا۔

١٥٥١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا إِسْرَائِيْلُ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِيْ إِلٰى صِهْرٍ لَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لِبَعْضِ أَهْلِهِ

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سنو۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا کہ جب کوئی کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ قابل ہلاکت ہے۔

امام ابو داؤد نے فرمایا کہ امام مالک کا ارشاد ہے۔ جب کوئی دینی معاملات میں لوگوں کی حالت زار کو دیکھ کر کڑھتے دل سے ایسا کہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن اگر خود نمائی کے طور پر اور دوسروں کو کمتر سمجھتے ہوئے کہے تو یہ مکروہ ہے اور اس سے منع فرمایا گیا ہے۔

عشاء کو عتمہ کہنے کا بیان

ابو سلمہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نماز کے نام میں دیہاتی لوگ تم پر غالب نہ آ جائیں۔ آگاہ رہو کہ اس کا نام نماز عشاء ہے جب کہ اونٹوں کے باعث وہ اسے عتمہ کہتے ہیں۔

مسدد، عیسیٰ بن یونس، مسعر بن کدام، عمرو بن مرہ، سالم بن ابو الجعد نے ایک آدمی سے روایت کی۔ مسعر کے خیال میں وہ بنی خزاعہ سے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ کاش! میں نماز پڑھ لیتا تاکہ مجھے راحت پہنچتی۔ لوگوں نے اس بات کا برا منایا تو انہوں نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اے بلال! نماز کی اقامت کہو اور ہمیں اس سے راحت پہنچاؤ۔

عبداللہ بن محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں اور میرے والد محترم اپنے سسرال کی طرف روانہ ہوئے جو انصار سے تھے۔ تاکہ ان کی عیادت کریں۔ چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا تو ایک گھر والے نے کہا۔ اے لڑکی! وضو کے لیے پانی لاؤ تاکہ نماز سے راحت حاصل کریں۔ یہ بات ہمیں اچھی نہ لگی تو انہوں نے

يَا جَارِيَةُ ائْتُونِي بِوَضُوءٍ لَعَلِّي أُصَلِّي فَأَسْتَرِيحَ قَالَ فَأَنْكَرْنَا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا بِلَالُ أَقِمْ فَأَرِحْنَا بِالصَّلٰوةِ۔

فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: اے بلال! اقامت کہو اور ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔

١٥٥٢۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أَبِي نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسُبُ أَحَدًا إِلَّا إِلَى الدِّينِ۔

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نہیں سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کو نسبت دیتے ہوں مگر دین کی طرف۔

بَابُ ٥٠٣ التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ۔

جھوٹ بولنے کی بُرائی

١٥٥٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا۔

ابووائل نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ سے بچتے رہنا کیونکہ جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتے ہیں۔ آدمی جھوٹ بولتا اور اس کا عادی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذّاب یعنی بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ سچائی تم پر لازم ہے کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی۔ جو اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ سچ کا عادی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق یعنی بہت سچا لکھ دیا جاتا ہے۔

١٥٥٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا يَحْيٰى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ۔

بہز بن حکیم کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: خرابی ہے اُس کے لیے جو بات کرے تو جھوٹ بولے تاکہ لوگ ہنسیں، اُس کی خرابی ہے، اس کی خرابی ہے۔

١٥٥٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مَوَالِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی کے موالی سے ایک نے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک روز میری والدۂ محترمہ نے مجھے بلایا اور رسول اللہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ قَالَتْ أُعْطِيهِ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے غریب خانے میں جلوہ افروز تھے۔ انھوں نے فرمایا۔ ادھر آؤ کہ تمہیں کچھ دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارا ایک جھوٹ لکھ لیا جاتا۔

١٥٥٦۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ نَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ حَفْصٌ أَبَا هُرَيْرَةَ۔

حفص بن عمر، شعبہ ـــــ محمد بن حسین، علی بن حفص، شعبہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، ابن حسین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گناہ کے لحاظ سے آدمی کے لیے یہی کافی ہے کہ جو کچھ سنے اُسے بیان کرے ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حفص نے حضرت ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ ٥٠٤ فِيمَا يُرْوَى مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔

جو اس کی اجازت کے بارے میں مروی ہے۔

١٥٥٧۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا شَيْئًا أَوْ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے فرمایا۔ ہم نے تو کوئی چیز نہیں دیکھی یا ہم نے تو کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا اور اس گھوڑے کو ہم نے دریا کی طرح پایا۔

بَابٌ ٥٠٥ فِي حُسْنِ الظَّنِّ۔

حسنِ ظن کا بیان

١٥٥٨۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُهَنَّا أَبِي شِبْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ أَفْهَمْهُ جَيِّدًا عَنْ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ شُتَيْرٍ قَالَ نَصْرٌ شُتَيْرُ بْنُ نَهَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَصْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد ـــــ نصر بن علی، مہنا ابو شبل۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں اسے جید شمار نہیں کرتا، حماد بن سلمہ، محمد بن واسع، شتیر، نصر بن علی نے کہا کہ شتیر بن نہار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسنِ ظن رکھنا اچھی عبادت کا ایک حصہ ہے۔

١٥٥٩۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ
نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ
ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ
اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ
مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ
ابْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا
صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ
مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا
شَيْئًا اَوْ قَالَ شَرًّا

علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتکف تھے تو میں آپ کی زیارت کے لیے رات کے وقت حاضر ہوئی۔ باتیں کر کے گھر چلی تو آپ بھی مجھے پہنچانے کے لیے کھڑے ہو گئے اور ان کی رہائش حضرت اسامہ بن زید کے مکان میں تھی۔ چنانچہ انصار کے دو آدمی گزرے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں جلدی جلدی چلتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ٹھہرایا اور فرمایا: یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں نے کہا۔ سبحان اللہ، یا رسول اللہ! فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے پس میں ڈرا کہ تمہارے دل میں کوئی بات نہ ڈال دے یا فرمایا کہ کوئی برائی نہ ڈال دے۔

ف۔ ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حرم محترم ہیں۔ ان کے والد کا نام حیی بن اخطب ہے جو قبیلہ بنی نضیر کے سردار اور حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھے۔ اس لیے ساری عمر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی میں گزار دی۔ غزوۂ خیبر کے وقت یہ مسلمانوں کی قید میں آئیں اور اس وقت عروسی لباس میں تھیں۔ قد پست تھا لیکن حسن و جمال کی پیکر تھیں۔ چند روز پہلے خواب دیکھا تھا کہ چودھویں کا چاند میری گود میں آ گیا ہے۔ اسلام کی محبت اسی وقت سے دل میں کروٹیں لے رہی تھی لیکن مسلمان ہونے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ قید ہونے پر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں آئیں۔ مسلمانوں کے اصرار پر تبادلہ ہوا اور بارگاہ رسالت میں باریابی ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنے حبالۂ عقد میں لے کر معزز و مکرم فرمایا۔ ان کے سال وفات میں مختلف اقوال ہیں۔ حضرت صفیہ سے دس حدیثیں مروی ہیں جن میں سے ایک متفق علیہ اور باقی دیگر کتب احادیث میں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں معتکف تھے کہ حضرت صفیہ زیارت اور احوال پرسی کے لیے حاضر ہوئیں۔ فارغ ہونے کے بعد حضور انہیں دروازۂ مسجد تک پہنچانے آئے تو سامنے سے دو انصاری جا رہے تھے۔ وہ آپ کو دیکھ کر تیزی سے گزرنے لگے۔ فرمایا کہ یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ یوں مسلمانوں کو سبق دیا کہ جس بات سے دوسروں کو غلط فہمی میں مبتلا ہونے کا امکان ہو اس کو قبل از وقت واضح کر دینا چاہیے کیونکہ ایسے مواقع سے شیطان پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور غلط فہمی پیدا کر کے بعض اوقات کتنے ہی لوگوں کا خانہ خراب کر دیتا ہے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۝

بَابٌ ٥٠٦ فِي الْعِدَةِ

١٥٦٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُوْ عَامِرٍ نَا

وعدے کا بیان

ابو وقاص نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

إبراهيم بن طهمان عن علي بن عبد الأعلى عن أبي النعمان عن أبي وقاص عن زيد بن أرقم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا وعد الرجل أخاه ومن نيته أن يفي فلم يف ولم يجيء للميعاد فلا إثم عليه

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرتا ہے اور اس کی نیت ہو کہ وعدہ پورا کرے گا اور پورا نہ کر سکے یعنی مقررہ میعاد پر نہ آسکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

۱۵۶۱۔ حدثنا محمد بن يحيى النيسابوري نا محمد بن سنان نا إبراهيم بن طهمان عن بديل عن عبد الكريم عن عبد الله بن شقيق عن أبيه عن عبد الله بن أبي الحمساء قال بايعت النبي صلى الله عليه وسلم ببيع قبل أن يبعث وبقيت له بقية فوعدته أن آتيه بها في مكانه فنسيت فذكرت بعد ثلاث فجئت فإذا هو في مكانه فقال يا فتى لقد شققت علي أنا ههنا منذ ثلاث أنتظرك قال أبو داود قال محمد بن يحيى هذا عندنا عبد الكريم بن عبد الله بن شقيق۔

عبداللہ بن شقیق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابوالحمساء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بعثت سے پہلے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز خریدی اور اس کی کچھ قیمت میری طرف باقی رہ گئی تھی میں نے وعدہ کیا کہ اسی جگہ لا کر دیتا ہوں۔ میں بھول گیا اور تین دن کے بعد یاد آیا۔ پھر گیا تو آپ اسی جگہ موجود تھے۔ فرمایا اے جوان! تم نے مجھے تکلیف دی ہے۔ میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد بن یحییٰ کا ارشاد ہے کہ ہمارے نزدیک وہ عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق ہیں۔

باب ۵۰۷ـ في من يتشبع بما لم يعط۔

اُس چیز کے ملنے کا دعویٰ کرنا جو پائی نہ ہو

۱۵۶۲۔ حدثنا سليمان بن حرب نا حماد بن زيد عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن أسماء بنت أبي بكر أن امرأة قالت يا رسول الله إن لي جارة تعني ضرة هل علي جناح إن تشبعت لها بما لم يعط زوجي قال المتشبع بما لم يعط كلابس ثوبي زور۔

فاطمہ بنت منذر نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ میری ایک سوکن ہے۔ کیا مجھ پر گناہ ہوگا کہ میں اس سے ان چیزوں کے ملنے کا دعویٰ کروں جو میرے خاوند نے دی نہ ہوں؟ فرمایا۔ جو ان چیزوں کا دعویٰ کرے جو اُسے نہ دی ہوں، وہ جھوٹ اور فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

باب ۵۰۸ـ ما جاء في المزاح

خوش مزاجی کا بیان

۱۵۶۳۔ حدثنا وهب بن بقية أنا خالد عن حميد عن أنس أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله احملني فقال النبي صلى الله عليه وسلم إنا حاملوك

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! مجھے سواری دیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار

على ولدِ ناقةٍ فقال وما أصنعُ بولدِ الناقةِ فقال النبيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ وهل تلدُ الإبلَ إلَّا النوقُ.

کرنے والا ہوں۔ عرض گزار ہوا کہ میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اونٹوں کو اونٹنیوں کے سوا کوئی اور جنتا ہے۔

١٥٦٤۔ حدثنا يحيى بن معين نا حجاج بن محمد نا يونس بن أبي إسحٰق عن أبي إسحٰق عن العيزار بن حريث عن النعمان بن بشير قال استأذن أبو بكر على النبي صلى الله عليه وسلم فسمع صوت عائشة عاليًا فلما دخل تناولها ليلطمها وقال ألا أراك ترفعين صوتك على رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يحجزه وخرج أبو بكر مغضبًا فقال النبي صلى الله عليه وسلم حين خرج أبو بكر كيف رأيتني أنقذتك من الرجل قال فمكث أبو بكر أيامًا ثم استأذن على رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدهما قد اصطلحا فقال لهما أدخلاني في سلمكما كما أدخلتماني في حربكما فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد فعلنا قد فعلنا.

عیزار بن حریث سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور حضرت عائشہ کی بلند آواز سنی۔ جب اندر داخل ہوئے تو انہیں طمانچہ مارنے کے لیے پکڑا اور فرمایا، کیا تمہیں نظر نہیں آتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آواز بلند کر رہی ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں روکتے تھے اور حضرت ابوبکر غصے کی حالت میں باہر چلے گئے۔ حضرت ابوبکر کے جانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دیکھا میں نے تمہیں آدمی سے کیسا بچایا! حضرت ابوبکر کئی روز ٹھہرے رہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور دونوں کو صلح کیے ہوئے پایا۔ دونوں سے کہا کہ مجھے اپنی صلح میں بھی شامل کیجئے۔ جیسے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم نے شامل کیا، ہم نے شامل کیا۔

١٥٦٥۔ حدثنا مؤمل بن الفضل نا الوليد بن مسلم عن عبد الله بن العلاء عن بسر بن عبيد الله عن أبي إدريس الخولاني عن عوف بن مالك الأشجعي قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من أدم فسلمت فرد وقال ادخل فقلت أكلي يا رسول الله قال كلك فدخلت.

ابو ادریس خولانی سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں غزوۂ تبوک کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ چمڑے کے ایک خیمے میں جلوہ فرما تھے۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا، اندر داخل ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا پورا ہی؟ فرمایا ہاں پورے ہی داخل ہو جاؤ۔

١٥٦٦۔ حدثنا صفوان بن صالح نا الوليد نا عثمان بن أبي العاتكة قال إنما قال أدخل [illegible]

صفوان بن صالح، ولید، عثمان بن ابو العاتکہ نے کہا۔ خیمہ چھوٹا ہونے کے باعث انہوں نے پورا داخل ہونے [illegible]

كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ۔

سکنے کے لیے کہا تھا۔

١٥٦٧۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ۔

عاصم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے دو کانوں والے۔

فائدہ۔ مشہور مقولہ ہے "اَلْمِزَاحُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ۔" گفتگو کے اندر مزاح کا وجود ایسا ہے جیسے کھانے میں نمک۔ چونکہ نمک سے کھانا خوش ذائقہ ہو جاتا ہے ایسے ہی مزاح بھی گفتگو کو مزیدار بنا دیتا ہے۔ لیکن کھانے میں نمک کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے اور مزاح بھی اسی کے برابر ہے۔ کھانے میں ذرا بھی زیادہ نمک ہو جائے تو کھانا بدمزہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مزاح بھی معمولی مقدار سے نہیں بڑھنا چاہیے اور خشکی کے ہو کر بھی نہیں رہنا چاہیے۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض اوقات مزاح بھی فرماتے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا "اے دو کانوں والے!" ہر آدمی چونکہ دو کانوں والا ہے، اس لیے ایسا کہنے پر بے اختیار ہنسی آ جانے کی بجائے فرحت کا باعث ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ مَنْ يَأْخُذُ الشَّيْءَ مِنْ مِزَاحٍ۔

جو مذاق کے طور پر کوئی چیز لے

١٥٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى ح وَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَاعِبًا جَادًّا وَقَالَ سُلَيْمَانُ لَعِبًا وَلَا جِدًّا وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا لَمْ يَقُلِ ابْنُ بَشَّارٍ ابْنُ يَزِيدَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن بشار، یحییٰ، سلیمان بن عبد الرحمٰن دمشقی، شعیب بن اسحاق، ابن ابی ذئب، عبد اللہ بن سائب بن یزید کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم میں کوئی اپنے بھائی کی چیز ہنسی مذاق کے طور پر نہ لے۔ سلیمان راوی نے کہا تو جداً کہا ہے اور جس نے اپنے بھائی کی لاٹھی لی ہے وہ اُسے واپس کر دے۔ ابن بشار نے ابن یزید کا نام نہیں لیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

١٥٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ فَفَزِعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا۔

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے ہم سے حدیث بیان کی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ ان میں سے ایک آدمی سو گیا۔ کوئی آدمی اُن کی رسی کے پاس گیا اور اُسے لے لیا تو وہ ڈر گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔

باب ۱۵ فِي التَّشَدُّقِ فِي الْكَلَامِ

١٥٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا۔

چرب زبانی کا بیان

بشر بن عاصم کے والد ماجد نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ چرب زبان آدمی کو ناپسند فرماتا ہے جو اپنی زبان کو یوں چلاتا ہے جیسے (چارہ کھاتے وقت) گائے اپنی زبان کو چلاتی ہے۔

١٥٧١ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

ضحاک بن شرحبیل نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شعبدہ گفتگو کو اس لیے سیکھتا ہے کہ اس کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو اپنے جال میں پھانسے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے نہ فرض و نوافل سے کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا۔

١٥٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ يَعْنِي لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ۔

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ مشرق کی جانب سے دو آدمی آئے اور انہوں نے خطاب کیا۔ لوگ ان کی تقریروں سے بہت خوش ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک بعض بیانات میں جادو ہوتا ہے یا بے شک بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں۔

١٥٧٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ أَنَّهُ قَرَأَ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَحَدَّثَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ نَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ أَوْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ۔

سلیمان بن عبد الحمید بہرانی، محمد بن اسمٰعیل، اسمٰعیل بن عیاش، ضمضم، شریح بن عبید، ابو ظبیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز فرمایا۔ ایک آدمی کھڑا ہوا تو بہت زیادہ بیان کیا۔ حضرت عمرو نے فرمایا کہ اگر یہ گفتگو کو متوسط رکھتا تو اس کے لیے بہتر تھا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے دیکھا یا مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ متوسط گفتگو کیا کروں، کیونکہ اعتدال ہی بھلائی ہے۔ (ہر کام میں میانہ روی ہی محبوب و مرغوب ہے)۔

باب ۱۶ مَا جَاءَ فِي الشِّعْرِ

١٥٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ

شاعری کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ وَجْهُهُ أَنْ يَمْتَلِئَ قَلْبُهُ حَتَّى يَشْغَلَهُ عَنِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ فَإِذَا كَانَ الْقُرْآنُ وَالْعِلْمُ الْغَالِبَ فَلَيْسَ جَوْفُ هَذَا عِنْدَنَا مُمْتَلِئًا مِنَ الشِّعْرِ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا قَالَ كَأَنَّ الْمَعْنَى أَنْ يَبْلُغَ مِنْ بَيَانِهِ أَنْ يَمْدَحَ الْإِنْسَانَ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ يَذُمَّهُ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ الْآخَرِ فَكَأَنَّهُ سَحَرَ السَّامِعِينَ بِذَلِكَ.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرا ہوا ہو تو اس کے لیے شعروں سے بھرے ہونے سے بہتر ہے۔ ابو علی کا بیان ہے کہ مجھے ابو عبید سے یہ بات پہنچی کہ انہوں نے فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کا دل اتنا بھر جائے کہ قرآن مجید اور ذکرِ الٰہی کی فرصت بھی نہ ملے۔ جب قرآن اور دینی علم غالب ہوں تو اس پیٹ کو شعروں سے بھرا ہوا نہیں کہیں گے اور جو اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا فرمایا تو مطلب یہ ہے کہ اپنے بیان میں مبالغہ کرے یعنی جب کسی کی تعریف کرے تو ایسی سچائی کہ لوگوں کے دل اس کی تائید پر مائل ہوں۔ پھر جب اس کی مذمت کرے تو ایسا سچ کہہ جائے کہ لوگ اس کے دوسرے بیان کی تائید پر تُل جائیں تو گویا اس نے ایسا کر کے سامعین پر جادو کیا۔

١٥٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً.

ابو بکر بن ابو شیبہ، ابن المبارک، یونس، زہری، ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام، مروان بن حکم، عبد الرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک بعض شعر دانائی ہوتے ہیں۔

١٥٧٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کوئی بات کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک بعض بیانات جادو ہوتے ہیں اور بے شک بعض شعر دانائی ہوتے ہیں۔

١٥٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا أَبُو تُمَيْلَةَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ النَّحْوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

محمد بن یحییٰ بن فارس، سعید بن محمد، ابو تمیلہ، ابو جعفر نحوی عبد اللہ بن ثابت، صخر بن عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک بعض شعر دانائی ہوتے ہیں۔

إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَقَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ صَدَقَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا فَالرَّجُلُ يَكُونُ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَهُوَ أَلْحَنُ بِالْحُجَجِ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ فَيَسْحَرُ الْقَوْمَ بِبَيَانِهِ فَيَذْهَبُ بِالْحَقِّ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا فَيَتَكَلَّفُ الْعَالِمُ إِلَى عِلْمِهِ مَا لَا يَعْلَمُ فَيُجَهِّلُهُ ذَلِكَ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا فَهِيَ هَذِهِ الْمَوَاعِظُ وَالْأَمْثَالُ الَّتِي يَتَّعِظُ النَّاسُ بِهَا وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَعَرْضُكَ كَلَامَكَ وَحَدِيثَكَ عَلَى مَنْ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ وَلَا يُرِيدُهُ۔

اور بیشک بعض باتیں بوجھ ہوتی ہیں۔ صعصعہ بن صوحان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ارشادِ گرامی اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا یوں ہے کہ ایک آدمی پر کسی کا قرض ہے جو دلائل پیش کرنے میں قرض خواہ سے زیادہ ماہر ہے۔ پس اپنے بیان سے وہ لوگوں پر ایسا جادو کرتا ہے کہ دوسرے کا حق ہضم کر جاتا ہے۔ ارشادِ گرامی اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا یوں ہے کہ طالب علم ایسے علم کو حاصل کرنے میں کوشاں ہوتا ہے جس کو وہ جان نہیں سکتا تو یہ بات اسے جاہل ہی رکھتی ہے اور ارشادِ گرامی اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا یوں ہے کہ شعری نصیحتوں اور مثالوں سے لوگوں کو نصیحت کی جائے اور پیارا ارشادِ گرامی کہ اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا یوں ہے کہ تم اپنی بات اور اپنا مال اس کے آگے رکھو جو اس لائق نہ ہو اور نہ سننا چاہے۔

١٥٧٨۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ۔

زہری سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا حضرت عمر حضرت حسان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے۔ یہ اُن کی طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے کہا میں یہاں اُن کے سامنے بھی پڑھتا تھا جو آپ سے بہتر تھے۔

١٥٧٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَازَهُ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے معناً روایت کیا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ پس وہ ڈرے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حوالہ دیں گے۔ اس لیے اجازت دے دی۔

١٥٨٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ عَلَيْهِ يَهْجُو مَنْ قَالَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رُوحَ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان کے لیے مسجد میں منبر رکھواتے تو وہ اس پر کھڑے ہو کر ان کی ہجو کرتے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک روح القدس بھی حسان کے ساتھ ہے جب

الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے لاتے رہیں گے۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ فَنَسَخَ مِنْ ذٰلِكَ وَاسْتَثْنٰى فَقَالَ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا۔

یزید بن نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں (۲۶: ۲۲۴) یہ منسوخ و مستثنیٰ ہے چنانچہ فرمایا ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کیا۔

بَابٌ ۱۵ فِي الرُّؤْيَا۔

خوابوں کا بیان

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ زُفَرَ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ يَقُوْلُ هَلْ رَأٰى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُوْلُ إِنَّهُ لَيْسَ يَبْقٰى بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔

زفر بن صعصعہ کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہو کے تو فرماتے۔ کیا تم میں سے رات کو کسی نے خواب دیکھا ہے؟ فرمایا کرتے کہ میرے بعد نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے سچے خوابوں کے۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

حضرت انس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ أَنْ تَكْذِبَ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأٰى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب قرب قیامت کا زمانہ ہوگا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہو جائے گا اور سب سے سچا خواب اُس کا ہوگا جو سب سے زیادہ راست باز ہوگا۔ خواب تین قسم کے ہیں سچا خواب اللہ کی طرف سے بشارت ہے جبکہ ایک خواب وہ جو شیطان کی طرف سے غم پہنچاتا ہے۔ ایک خواب وہ ہے جو آدمی کے اپنے دلی خیالات ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے تو کھڑا ہو کر

أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ يَعْنِي إِذَا اقْتَرَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَعْنِي يَسْتَوِيَانِ۔

نماز پڑھے اور لوگوں سے اس کا ذکر نہ کرے۔ میں خواب میں بیڑی کو پسند کرتا ہوں اور طوق کو ناپسند کیونکہ بیڑی دین میں ثابت قدمی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زمانہ قریب ہونے سے یہ مراد ہے کہ رات اور دن برابر ہوں۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ۔

وکیع بن عدس نے اپنے دادا جان حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خواب پرندے کے پیر کی طرح ہوائی چیز ہے جب تک اس کی تعبیر بیان نہ کی جائے۔ جب تعبیر بیان کر دی تو اسی طرح واقع ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا۔ خواب بیان نہ کرو مگر دوست یا تعبیر جاننے والے سے۔

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لِيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ خواب اللہ کی طرف سے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی ایسی بات خواب میں دیکھے جسے ناپسند کرتا ہو تو بائیں جانب تین مرتبہ تھتکارے پھر اس کی برائی سے پناہ مانگے تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو بائیں جانب تھتکارے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور جس کروٹ پر تھا اس سے پلٹ کر دوسری کروٹ پر لیٹ جائے۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ فَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي۔

تو عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا یا اس کی طرح ہے جس نے مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

ف ۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو خوش نصیب خواب میں دیکھتا ہے اس نے واقعی آپ کو دیکھا کیونکہ شیطان کو آپ کی صورت اختیار کر لینے کی قدرت نہیں دی گئی۔ حضور کی زیارت نصیب ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن اس سے شرف صحابیت حاصل نہیں ہوتا کیونکہ وہ ظاہری حیات کے ساتھ مخصوص تھا۔ اللہ تعالیٰ کے بعض پیارے بندے ایسے بھی ہیں جو بیداری کی حالت میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے رہے اور قیامت تک ایسے بندے ہوتے رہیں گے۔ وہ خاص اولیاء ہیں جو بے شک حق و صداقت کے نشان، حقانیت کے نگہبان اور باعث ثبات زمین و آسمان ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا نَا حَمَّادٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَةً وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلٰى حَدِيثِ قَوْمٍ يَفِرُّونَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کوئی تصویر بنائی تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے عذاب دیتا رہے گا جب تک اس میں جان نہ ڈال دے اور وہ جان نہیں ڈال سکے گا اور جو جھوٹا خواب بیان کرے اس سے جو میں گانٹھ لگانے کے لیے کہا جائے گا۔ جو لوگوں کی ایسی باتیں سنے جو کہ بات والے اس سے بھاگتے ہوں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات میں نے دیکھا کہ گویا ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس ابن طاب کی تر کھجوریں لائی گئیں۔ میں نے یہ تعبیر دی کہ دنیا میں ہمارے لیے رفعت اور آخرت میں عاقبت ہے اور ہمارا دین پاکیزہ ہے۔

بَابٌ ۱۵۳ فِي التَّثَاؤُبِ۔

جمائی کا بیان

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ۔

ابن ابو سعید خدری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے منہ کو بند رکھے کیونکہ شیطان داخل ہوتا ہے۔

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ

ابن العلاء، وکیع، سفیان نے سہیل سے اسی طرح روایت

سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ نَحْوَهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَاهْ هَاهْ فَإِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ۔

کرتے ہوئے کہا کہ نماز میں حتی الامکان منہ بند رکھے۔

سعید بن ابو سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان اُسے روکے اور ہاہ ہاہ نہ کرے کیونکہ تمہاری یہ حرکت شیطان کی طرف سے ہے جس پر وہ ہنستا ہے۔

بَابٌ فِي الْعُطَاسِ

چھینک کا بیان

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ شَكَّ يَحْيَى۔

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور آہستہ یا ہلکی آواز سے چھینکتے۔ اس میں یحییٰ کو شک ہے۔

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ۔

ابن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان پر اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے پانچ باتیں واجب ہوتی ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو جواب دینا، دعوت کا قبول کرنا، بیمار کی عیادت کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا۔

بَابٌ كَيْفَ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

چھینکنے والے کو کیسے جواب دے؟

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا قُلْتُ لَكَ قَالَ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْ أُمِّي بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ قَالَ إِنَّمَا

ہلال بن یساف کا بیان ہے کہ ہم حضرت سالم بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے تو لوگوں میں سے ایک کو چھینک آئی۔ اس نے کہا۔ تم پر سلامتی ہو۔ حضرت سالم نے کہا کہ تم پر اور تمہاری والدہ پر۔ پھر اس کے بعد فرمایا۔ جو میں نے کہا شاید وہ تمہیں اچھا نہیں لگا۔ اس شخص نے کہا۔ میں تو یہ چاہتا تھا کہ میری والدہ کا ذکر آپ بھلائی یا برائی سے نہ کرتے۔ فرمایا کہ میں نے وہی کہا جو

قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ قَالَ فَذَكَرَ بَعْضَ الْمَحَامِدِ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ عِنْدَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَرُدَّ يَعْنِي عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو لوگوں میں سے ایک کو چھینک آئی۔ اس نے کہا۔ تم پر سلامتی ہو۔ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم پر اور تمہاری والدہ پر۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور بعض دیگر حامد کا ذکر فرمایا۔ اور جو اس کے پاس ہو وہ اس سے کہے۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اور چھینکنے والا انہیں جواب دے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو بخشے۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ نَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرْقَاءَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفَجَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تمیم بن منتصر، اسحاق بن یوسف، ابوبشر ورقاء، منصور، ہلال بن یساف، خالد بن عرفجہ، حضرت خالد بن عبید اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَيَقُولُ هُوَ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ، عبداللہ بن دینار، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اور اس کا بھائی یا ساتھی کہے۔ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اور چھینکنے والا کہے۔ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

بَابٌ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ۔

چھینکنے والے کو کتنی دفعہ جواب دے؟

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ۔

سعید بن ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اپنے بھائی کو تین دفعہ تک چھینک کا جواب دو۔ اس سے زیادہ ہو تو وہ زکام ہے۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ

سعید بن ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میرے (سعید کے) علم میں تو یہی ہے کہ انہوں نے اسے مرفوعاً نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت

إِلَّا أَنَّهُ سَمِعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کیا ہے ــــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابونعیم، موسیٰ بن قیس، محمد بن عجلان، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا مَالِكُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حُمَيْدَةَ أَوْ عُبَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُشَمِّتُ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُشَمِّتَهُ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَكُفَّ۔

ہارون بن عبداللہ، مالک بن اسمٰعیل، عبدالسلام بن حرب، یزید بن عبدالرحمٰن، یحییٰ بن اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ، ان کی والدہ ماجدہ حضرت حمیدہ یا عبیدہ بنت عبید بن رفاعہ زرقی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھینکنے والے کو تین دفعہ تک جواب دو۔ آگے تم چھینک کا جواب دینا چاہو تو دو اور جواب نہ دینا چاہو تو نہ دو۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک آدمی نے چھینکا تو آپ نے کہا۔ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ۔ پھر چھینکا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس آدمی کو زکام ہے۔

بَابٌ كَيْفَ يُشَمِّتُ الذِّمِّيَّ۔

ذمی کی چھینک کا جواب کیسے دے؟

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ تَعَاطَسُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهَا يَرْحَمُكِ اللّٰهُ فَكَانَ يَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

ابوبردہ سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہودی چھینکتے تو یہ امید رکھتے کہ آپ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فرمائیں گے لیکن آپ فرمایا کرتے۔ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

بَابٌ فِيمَنْ يَعْطِسُ وَلَا يَحْمَدُ اللّٰهَ۔

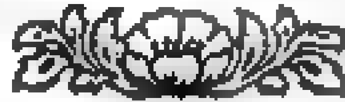
جو چھینکے اور الحمد للہ نہ کہے

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ ...

احمد بن یونس، زہیر ــــــ محمد بن کثیر، سفیان تیمی سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ دو ...

نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الْآخَرَ قَالَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجُلَانِ عَطَسَا فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا وَتَرَكْتَ الْآخَرَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنَّ هٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ

شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور چھینکے تو ان میں سے ایک کو آپ نے جواب دیا اور دوسرے کو نہ دیا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! دو آدمی چھینکے تھے لیکن ایک کو آپ نے جواب دیا اور دوسرے کو نہ دیا! فرمایا کہ اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہیں کہا تھا۔



أبواب النوم

باب ۵۱۹ في الرجل ينبطح على بطنه

۱۶۰۵ - حدثنا محمد بن المثنى ثنا معاذ بن هشام حدثني أبي عن يحيى بن أبي كثير قال ثنا أبو سلمة بن عبد الرحمن عن يعيش بن طخفة ابن قيس الغفاري قال كان أبي من أصحاب الصفة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلقوا بنا إلى بيت عائشة فانطلقنا فقال يا عائشة أطعمينا فجاءت بحشيشة فأكلنا ثم قال يا عائشة أطعمينا فجاءت بحيسة مثل القطاة فأكلنا ثم قال يا عائشة اسقينا فجاءت بعس من اللبن فشربنا ثم قال يا عائشة اسقينا فجاءت بقدح صغير فشربنا ثم قال إن شئتم بتم وإن شئتم انطلقتم إلى المسجد قال فبينا أنا مضطجع من السحر على بطني إذا رجل يحركني برجله فقال إن هذه ضجعة يبغضها الله قال فنظرت فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم.

باب ۵۲۰ في النوم على سطح ليس عليه حجار

۱۶۰۶ - حدثنا محمد بن المثنى ثنا سالم يعني ابن نوح عن عمر بن جابر الحنفي عن وعلة بن عبد الرحمن بن وثاب عن عبد الرحمن بن علي يعني ابن شيبان عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بات على ظهر بيت ليس عليه حجار

نیند کا بیان

جو اپنے پیٹ کے بل لیٹے

محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، ان کے والد ماجد، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے جو اصحاب صفہ سے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے ساتھ عائشہ کے گھر چلو۔ پس ہم گئے تو آپ نے فرمایا، اے عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ۔ وہ چشیا کے برابر حیس لے کر آئیں تو ہم نے کھایا۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! ہمیں کچھ پلاؤ۔ وہ دودھ کا ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں تو ہم نے پیا۔ پھر فرمایا کہ اگر تم چاہو تو سو جاؤ اور چاہو مسجد میں چلے جاؤ۔ اسی دوران کہ میں پیٹ کے بل صبح تک لیٹا ہوا تھا کہ ایک شخص اپنے پیر سے مجھے ہلانے لگا۔ اور کہا۔ اس طرح لیٹنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

جو بغیر منڈیر والی چھت پر سوئے

محمد بن مثنیٰ، سالم بن نوح، عمرو بن جابر حنفی، وعلہ بن عبد الرحمٰن بن وثاب، عبد الرحمٰن بن علی بن شیبان نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایسے گھر کی چھت پر رات گزارے (سوئے) جس پر منڈیر نہ ہو تو اس کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔

فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔

ف۔ اگر کوئی ایک ایسے مکان پر سوئے کہ چھت کی چاروں طرف سے منڈیریں اونچی نہیں ہیں بلکہ چھت کے برابر ہیں تو ایسی چھت پر سونے والا اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں نہیں رہا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر وہ ایسی چھت پر سوئے گا تو بے خبری میں نیچے گر سکتا ہے اور اس طرح موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ یہ گویا اپنی ہلاکت کے قریب گیا لہٰذا اچانک موت پر خدا کی طرف سے کوئی جس رحمت کا مستحق ہوتا ہے ایسی چھت پر سونے والا اس سلوک کا مستحق نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۴۲۱ فِي النَّوْمِ عَلَى طَهَارَةٍ۔

۱۶۰۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو ظَبْيَةَ فَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَابِتٌ قَالَ فُلَانٌ لَقَدْ جَهِدْتُ أَنْ أَقُولَهَا حِينَ أَنْبَعِثُ فَمَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا۔

باوضو سونے کا بیان

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مسلمان رات کو ذکر الٰہی کرکے باوضو سوئے اور رات کو چونک پڑے تو اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے گا اُسے عطا فرمائی جائے گی۔ ثابت بنانی کا بیان ہے کہ ابو ظبیہ ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت معاذ بن جبل کے واسطے سے یہ حدیث ہم سے بیان فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ثابت کا بیان ہے کہ مجھ سے فلاں آدمی نے کہا کہ میں نے بیدار ہوتے ہی یہ مانگنے کی کوشش کی لیکن یہ کام مجھ سے نہ ہو سکا۔

۱۶۰۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ يَعْنِي بَالَ۔

عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، سلمہ بن کہیل، کریب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت کھڑے ہوئے تو حاجت رفع فرمائی۔ منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے۔

بَابُ ۴۲۲ كَيْفَ يَتَوَجَّهُ الرَّجُلُ عِنْدَ النَّوْمِ۔

۱۶۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ الْإِنْسَانُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ۔

آدمی سوتے وقت کس طرف منہ کرے؟

ام سلمہ کی آل میں سے ایک فرد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر تقریباً اسی طرح کا ہوتا جیسے آدمی کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور نماز پڑھنے کی جگہ آپ کے سر مبارک کے نزدیک ہوتی تھی۔

بَابُ ۴۲۳ مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ۔

۱۶۱۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانُ

سوتے وقت کیا کہے؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ

نا عاصم عن معبد بن خالد عن سواء عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أن يرقد وضع يده اليمنى تحت خده ثم يقول اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك ثلاث مرار۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ کہتے: اے اللہ! مجھے عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے۔

ف - اُم المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حرم محترم ہیں۔ یہ اُم المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت مظعون تھیں جو مشہور صحابی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھیں۔ سیدہ حفصہ پہلے حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جو بدری صحابی ہیں اور غزوۂ بدر یا غزوۂ اُحد کے بعد وفات پا گئے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر نے حضرت عثمان اور حضرت ابوبکر صدیق سے یکے بعد دیگرے ان سے نکاح کرنے کی پیشکش کی لیکن دونوں حضرات اقرار یا انکار کے بغیر ٹال مٹول سے کام لیتے رہے۔ آخر کار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو پیغام دیا اور سلسلہ میں آپ کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ بات یہ ہے کہ حضرت عثمان اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق کو حضرت حفصہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارادے کا علم ہو گیا تھا۔ حضرت حفصہ کی ولادت بعثتِ نبوی سے پانچ سال پہلے ہوئی تھی اور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر اٹھائیس سال تھی۔ ان کے سالِ وفات میں اختلاف ہے لیکن بوقتِ وصال عمر ساٹھ سال بتائی جاتی ہے۔ کتبِ متداولہ میں ان سے ساٹھ حدیثیں مروی ہیں جن میں سے چار حدیثیں متفق علیہ، چھ صحیح مسلم میں اور باقی دیگر کتبِ احادیث میں موجود ہیں۔

(مدارج النبوۃ، جلد دوم)

١٦١١ حدثنا مسدد ثنا المعتمر قال سمعت منصورا يحدث عن سعد بن عبيدة قال حدثني البراء بن عازب قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتيت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة ثم اضطجع على شقك الأيمن وقل اللهم أسلمت وجهي إليك وفوضت أمري إليك وألجأت ظهري إليك رهبة ورغبة إليك لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك آمنت بكتابك الذي أنزلت ونبيك الذي أرسلت قال فإن مت مت على الفطرة واجعلهن آخر ما تقول قال البراء فقلت أستذكرهن فقلت وبرسولك الذي أرسلت قال لا ونبيك الذي أرسلت۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جب تم سونے کا ارادہ کرو تو وضو کرو جیسے نماز کے لیے۔ پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ اور کہو: اے اللہ! میں نے اپنا منہ تیری طرف پھیر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکا دی تیرے عذاب سے ڈرتے اور ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے۔ تجھ سے بچنے اور پناہ لینے کی کوئی جگہ نہیں مگر تیری طرف۔ جو کتاب تو نے نازل فرمائی میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔ فرمایا کہ اگر تم مر گئے تو فطرت پر ہو گے اور ان الفاظ کو اپنی ساری بات چیت کا آخر بناؤ۔ حضرت براء عرض گزار ہوئے کہ میں انہیں ابھی یاد کر لیتا ہوں۔ چنانچہ میں نے کہا: اور تیرے اس رسول پر جسے تو نے بھیجا؟ فرمایا نہیں بلکہ اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے بھیجا۔

١٦١٢- حدثنا مسدد نا يحيى عن فطر بن خليفة قال سمعت سعد بن عبيدة قال سمعت البراء بن عازب قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أويت إلى فراشك طاهرا فتوسد يمينك ذكر نحوه۔

سعد بن عبیدہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جب تم باوضو اپنے بستر کی طرف آؤ تو دائیں ہاتھ کا سرہانہ بنا لو۔ آگے اسی طرح ذکر ہے۔

١٦١٣- حدثنا محمد بن عبد الملك الغزال نا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن الأعمش ومنصور عن سعد بن عبيدة عن البراء عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا قال سفيان قال أحدهما إذا أتيت فراشك طاهرا وقال الآخر توضأ وضوءك للصلاة وساق معنى معتمر۔

محمد بن عبد الملک غزال، محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، اور منصور، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ دونوں میں سے ایک نے کہا۔ جب تم اپنے بستر کی طرف باوضو آؤ۔ دوسرے نے کہا۔ تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر کے آؤ۔ معتمر کی طرح بیان کی۔

١٦١٤- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة نا وكيع عن سفيان عن عبد الملك بن عمير عن ربعي عن حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا نام قال اللهم باسمك أحيا وأموت وإذا استيقظ قال الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور۔

عبد الملک بن عمیر نے ربعی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب سونے لگو تو کہو۔ اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا اور مرتا ہوں اور جب بیدار ہو تو کہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے مر جانے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اسی کی طرف ہم اٹھائے جائیں گے۔

١٦١٥- حدثنا أحمد بن يونس نا زهير نا عبيد الله بن عمر عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أوى أحدكم إلى فراشه فلينفض فراشه بداخلة إزاره فإنه لا يدري ما خلفه عليه ثم ليضطجع على شقه الأيمن ثم ليقل باسمك ربي وضعت جنبي وبك أرفعه إن أمسكت نفسي فارحمها وإن أرسلتها فاحفظها بما تحفظ به الصالحين من عبادك۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اسے جھاڑنے کو جھاڑے اپنی ازار کے ایک پلے سے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کون آیا۔ پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ پھر کہے۔ اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے ساتھ اٹھاتا ہوں۔ اگر تو میری جان روکے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر اسے بھیجے تو اس کی حفاظت فرمانا جیسے تو نے اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرمائی ہے۔

١٦١٦- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ ح وَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ نَحْوَهُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ زَادَ وَهْبٌ فِي حَدِيثِهِ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب ——— وہب بن بقیہ، خالد، سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو دعا کرتے: اے اللہ! آسمانوں کے رب، زمین کے رب اور ہر چیز کے رب، دانے اور گٹھلی کو اگانے والے، توریت، انجیل اور قرآن کو نازل فرمانے والے، میں ہر برائی والی چیز کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، تو اسے پیشانی سے پکڑنے والا ہے۔ تو سب سے پہلے ہے اور تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔ تو سب سے آخر ہے اور تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ تو ظاہر ہے اور تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں۔ تو باطن ہے اور تیرے سوا کوئی چیز نہیں ——— وہب بن بقیہ نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا: میرا قرض ادا فرما اور مجھے غریبی سے غنی بنا۔

١٦١٧- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ نَا الْأَحْوَصُ يَعْنِي ابْنَ جَوَّابٍ نَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ وَأَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اللَّهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔

عباس بن عبدالعظیم، احوص بن جواب، عمار بن زریق، ابو اسحاق، حارث، ابو میسرہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے سے پہلے کہا کرتے: اے اللہ! تیری بزرگ ذات کی پناہ پکڑتا ہوں اور تیرے مکمل کلمات کی، اس کے شر سے جس کو تو پیشانی سے پکڑنے والا ہے۔ اے اللہ! تو ہی قرض ادا کرواتا اور گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ اے اللہ! تیرے لشکر کو شکست نہیں ہو سکتی اور تیرا وعدہ غلط نہیں ہوگا۔ تیرے سامنے کسی نصیبہ ور کا نصیبہ نہیں چلتا۔ تو پاک ہے اور سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔

١٦١٨- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے تو کہتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں ٹھکانا دیا کیونکہ کتنے ہی ایسے ہیں جن کا کوئی بچانے والا اور نہیں ٹھکانا دینے والا نہیں۔

١٦١٩- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ نَا

خالد بن معدان نے حضرت ابو الازہر انماری رضی اللہ

يحيى بن حسان نا يحيى بن حمزة عن ثور عن خالد بن معدان عن أبي الأزهر الأنماري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أخذ مضجعه من الليل قال بسم الله وضعت جنبي اللهم اغفر لي ذنبي وأخسئ شيطاني وفك رهاني واجعلني في الندي الأعلى. قال أبو داود رواه أبو همام الأهوازي عن ثور قال أبو زهير الأنماري.

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو سونے لگتے تو کہتے۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اپنی کروٹ کو رکھا۔ اے اللہ! میری لغزش کو بخش دے اور شیطان کو مجھ سے دور کر اور میری رہن رکھی ہوئی چیز کو چھڑا دے اور مجھے اعلیٰ مجلس میں شامل فرما ۔۔۔۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابو ہمام اہوازی، ثور نے ابو زہیر انماری سے۔

۱۶۲۰۔ حدثنا النفيلي نا زهير نا أبو إسحاق عن فروة بن نوفل عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لنوفل اقرأ قل يا أيها الكافرون ثم نم على خاتمتها فإنها براءة من الشرك.

فروہ بن نوفل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت نوفل سے فرمایا۔ سوتے وقت آخر میں سورۂ الکافرون پڑھ کر سویا کرو کیونکہ یہ شرک سے بچاتی ہے۔

۱۶۲۱۔ حدثنا قتيبة بن سعيد ويزيد بن خالد بن موهب الهمداني قالا نا المفضل يعني ابن فضالة عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أوى إلى فراشه كل ليلة جمع كفيه ثم نفث فيهما فقرأ فيهما قل هو الله أحد وقل أعوذ برب الفلق وقل أعوذ برب الناس ثم يمسح بهما ما استطاع من جسده يبدأ بهما على رأسه ووجهه وما أقبل من جسده يفعل ذلك ثلاث مرات.

قتیبہ، سعید، یزید بن خالد بن موہب ہمدانی، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے تو دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے ان پر پھونک مارتے اور ان پر سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ والناس پڑھتے اور دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم اطہر پر پھیرتے جہاں تک ممکن ہوتا۔ سر انور، چہرے سے ابتدا فرماتے اور جسم کے اگلے حصے سے۔ آپ تین دفعہ ایسا ہی کیا کرتے۔

ف۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھیں۔ ہجرت کے وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ چھ سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ ۲ھ میں رخصتی اور زفاف ہوا۔ نکاح اور زفاف دونوں شوال کے مہینے میں ہوئے جن کے درمیان تین سال کا فرق ہے یعنی زفاف کے وقت عمر نو سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی۔ حسن و جمال کی پیکر اور علم و فضل کا مجسمہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بھانجے یعنی حضرت صدیقہ کی بڑی بہن حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نام پر ان کی کنیت ام عبداللہ رکھی کیونکہ ان کے اپنے بطن سے اولاد نہیں ہوئی۔

ان کے بھانجے اور مشہور تابعی حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے معانی قرآن، احکام حلال و حرام، اشعار عرب اور علم انساب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو عالم نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں حمیرا کے لقب سے بھی یاد کرتے اور فرمایا کرتے تھے: اپنا دو تہائی دین حمیرا سے حاصل کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے نہایت درجہ اور تمام ازواج مطہرات سے زیادہ محبت تھی۔ مشہور تابعی حضرت مسروق ان سے روایت کرتے ہوئے کہا کرتے:

حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيقِ حَبِيبَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی مجھ سے صدیق بیان کی حدیث صدیقہ بنت صدیق نے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبہ تھیں اور آسمانی برأت والی ہیں روایت کرتے۔ حَبِيبَةُ حَبِيبِ اللهِ الْمُبَرَّأَةُ مِنَ السَّمٰوٰتِ یعنی اللہ کے حبیب کی محبوبہ نے فرمایا جو آسمانی عورت تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کتب احادیث وغیرہ میں بے شمار فضائل و مناقب مذکور ہیں۔ منجملہ ان کے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ازواج مطہرات میں سے کسی کے بستر میں وحی نازل نہیں ہوئی سوائے حضرت عائشہ صدیقہ کے۔ جب منافقین نے ان پر بہتان باندھا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کی صفائی میں سترہ آیتیں نازل فرمائیں۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے مہک حجرے کے اندر انہی کی گود میں ہی وصال فرمایا تھا۔ اس کے باوجود کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ازدواجی رفاقت میں مدت نو سال رہیں لیکن کسی عورت کی ان سے زیادہ مرویات نہیں۔ کتب معتبرہ میں ان سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں، جن میں سے ایک سو چوہتر متفق علیہ ہیں۔ چون صرف بخاری، اڑسٹھ صرف مسلم میں اور باقی دیگر کتب احادیث میں ہیں۔ صحابہ و تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔

اہل علم و نظر حضرات کے درمیان یہ مسئلہ آج تک زیر بحث چلا آیا ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سے افضل کون ہے۔ سلف و خلف میں سے کسی نے تینوں میں سے کسی کو افضل کہا ہے اور کسی نے کسی کو۔ حق یہ ہے کہ اس کا فیصلہ ممکن ہی نہیں کیونکہ ہر ایک اپنے خصائص کے لحاظ سے بے مثال اور اپنا جواب خود آپ ہے۔ واقدی کی روایت کے مطابق چھیاسٹھ سال کی عمر میں ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ میں وصال فرمایا۔ وصیت کے مطابق انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

۱۴۲۲ — حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ وَقَالَ فِيهِنَّ آيَةٌ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ۔

مؤمل بن فضل حرانی، بقیہ، بحیر، خالد بن معدان، ابن ابی بلال نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے سے پہلے تسبیح والی سورتوں کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کہ ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔

۱۴۲۳ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي نَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ الْحَمْدُ

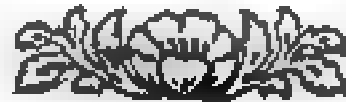
ابن بریدہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو کہا کرتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے بچایا، ٹھکانا دیا، کھلایا اور پلایا، وہی

لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

جس نے مجھ پر احسان کیا اور بڑا فضل فرمایا اور وہی جس نے مجھے عطا فرمایا تو خوب دیا۔ ہر حال میں سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے اللہ! ہر چیز کے رب اور مالک اور ہر چیز کے معبود۔ میں جہنم سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

۱۶۲۴ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے بستر پر جائے اور اس پر ذکر الٰہی نہ کرے تو اس پر قیامت کے دن حسرت ہوگی اور جو سو کر اٹھے اور اللہ عزوجل کا ذکر نہ کرے تو قیامت کے دن اس پر اسے حسرت ہوگی (افسوس کرے گا کہ میں نے خدا کا ذکر کیوں نہ کیا)۔



پارہ ـــــ ۳۲

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ ۵۲۴ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ۔

جب رات کو آنکھ کھل جائے تو کیا کہے؟

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِي قَالَ الْوَلِيدُ أَوْ قَالَ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ۔

جنادہ بن ابو امیہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کی رات کو آنکھ کھل جائے تو بیداری کی حالت میں کہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ پھر دعا کرے کہ اے اللہ! مجھے بخش دے۔ ولید کا بیان ہے یا فرمایا دعا کرے تو اس کی دعا قبول فرمائی جائے گی۔ اگر کھڑا ہو کر وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول فرمائی جائے گی۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔

سعید بن مسیب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو کہتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے قصوروں کی معافی چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم کو زیادہ کر دے اور ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ کرنا اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عنایت فرما۔ بے شک تو بہت ہی عطا فرمانے والا ہے۔

بَابٌ ۵۲۵ فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ۔

سوتے وقت کی تسبیح کا بیان

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ ح

حفص بن عمر، شعبہ ـــ مسدد، یحییٰ، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ

وَثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ الْمَعْنَى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مُسَدَّدٌ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ شَكَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ فَلَمْ تَرَهُ فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ فَأَتَانَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت فاطمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ چکی پیسنے سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے۔ چنانچہ سوال کرنے کے لیے حاضر ہوگئیں لیکن آپ کو نہ دیکھا تو حضرت عائشہ کو بتا آئیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو بتایا۔ پس آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں میں لیٹ گئے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے تو آپ نے اپنی اپنی جگہ پر رہنے کے لیے فرمایا۔ آپ آکر ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ فرمایا کہ جو کچھ تم نے مانگا ہے کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں! جب تم اپنے بستروں پر لیٹ جاؤ تو ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

ف۔ سوتے وقت ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنے کو اصطلاح عام میں تسبیح فاطمہ بھی کہا جاتا ہے۔ بعض روایات میں ہر نماز کے بعد پڑھنا بھی آیا ہے۔ اس تسبیح کے متعلق سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمانے کہ "یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے" سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے یہاں اخروی منافع ہیں وہاں دنیاوی فوائد اور برکات بھی ہیں۔ قرآن و حدیث میں ذکرِ الٰہی کے بے شمار فوائد وارد ہوئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ أَعْبُدَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ أَحَبَّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ وَكَانَتْ عِنْدِي فَجَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ بِيَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا فَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضُرٌّ فَسَمِعْنَا أَنَّ رَقِيقًا أُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا يَكْفِيكِ

ابوالورد بن ثمامہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن اعبد سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں اپنا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کا واقعہ نہ بتاؤں جو آپ کو اپنے گھر والوں میں سب سے پیاری اور میرے نکاح میں تھیں۔ وہ چکی پیسا کرتیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے۔ مشکیزے سے پانی بھر کر لاتیں یہاں تک کہ ان کی گردن میں نشان پڑ گیا۔ گھر میں جھاڑو دیا کرتیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے گرد و غبار سے اٹ جاتے اور ہانڈی پکایا کرتیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے سیاہ ہو جاتے اور ان کاموں سے انہیں تکلیف ہوتی تھی۔ پس ہم نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لونڈی غلام آئے ہیں تو میں نے کہا۔ کاش! تم اپنے والد محترم کی خدمت میں جاؤ اور ان سے خادم کا سوال

فَأَتَتْ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَاسْتَحْيَتْ فَرَجَعَتْ فَغَدَا عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي لِفَاعِنَا فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَأَدْخَلَتْ رَأْسَهَا فِي اللِّفَاعِ حَيَاءً مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ أَمْسِ إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ فَسَكَتَتْ مَرَّتَيْنِ فَقُلْتُ أَنَا وَاللَّهِ أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذِهِ جَرَّتْ عِنْدِي بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَكَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَبَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ أَتَاكَ رَقِيقٌ أَوْ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَهَا سَلِيهِ خَادِمًا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ الْحَكَمِ وَأَتَمَّ.

کر دو (چنانچہ) وہ حاضر ہوئیں تو دیکھا کہ آپ کے پاس کچھ حضرات گفتگو کر رہے ہیں۔ انہیں شرم محسوس ہوئی اور لوٹ آئیں۔ اگلے روز آپ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنی رضائیوں میں تھے۔ آپ فاطمہ کے سرہانے بیٹھ گئے تو انہوں نے اپنے والد گرامی سے شرماتے ہوئے رضائی میں سر چھپا لیا۔ آپ نے فرمایا کہ آلِ محمد کو کل کیا حاجت پیش آگئی تھی؟ دو دفعہ پوچھنے پر بھی وہ خاموش رہیں تو میں نے عرض کی، خدا کی قسم یا رسول اللہ! میں عرض کرتا ہوں۔ یہ میرے پاس چکی پیستی ہیں جس سے ان کے ہاتھوں میں نشانات پڑ گئے، مشکیزے میں پانی بھر کر لاتی ہیں جس سے گردن میں نشان پڑ گیا، گھر کی صفائی کرتی ہیں جس سے ان کے کپڑے کالے ہو جاتے ہیں۔ ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے پاس کچھ غلام یا خادم آئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ ایک خادم کا سوال کریں۔ آگے سب حکم کی طرح بیان کیا جو مکمل حدیث ہے۔

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ شَبَثِ بْنِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَيْلَةَ صِفِّينَ فَإِنِّي ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهَا.

عباس عنبری، عبدالملک بن عمرو، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن الہاد، محمد بن کعب قرظی، شبث بن ربعی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کو مرفوعاً روایت کرتے ہوئے اس میں کہا۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سنا تو اس تسبیح یعنی تسبیح فاطمہ کو کبھی ترک نہ کیا (یعنی اس کا ناغہ نہ کیا) سوائے جنگ صفین کی رات کے کہ مجھے رات کے آخری حصے میں یاد آئی تو میں نے اسی وقت پڑھ لیا۔

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو وظیفے ایسے ہیں کہ جو بندہ مسلمان ان کی حفاظت کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ پڑھنے میں آسان ہیں لیکن انہیں پڑھنے والے تھوڑے ہیں۔ یعنی ہر فرض نماز کے بعد دس دفعہ، سُبْحَانَ اللّٰہِ دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ...... کہے۔ یہ زبان پر ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ دوسرا وظیفہ یہ ہے کہ ۳۴ دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے جبکہ سونے لگے اور ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے۔ یہ زبان پر سو اور میزان میں ایک ہزار ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ

مضجعه ويحمد ثلاثا وثلاثين ويسبح ثلاثا وثلاثين فذلك مائة باللسان وألف في الميزان فلقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقدها بيده قالوا يا رسول الله كيف هما يسير ومن يعمل بهما قليل قال يأتي أحدكم في منامه يعني الشيطان فينومه قبل أن يقوله ويأتيه في صلاته فيذكره حاجة قبل أن يقولها۔

انہیں انگلیوں پر شمار فرمایا کرتے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان کا پڑھنا آسان اور ان پر عمل کرنے والے تھوڑے کیوں ہیں؟ فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سونے لگے تو ان کلمات کے کہنے سے پہلے شیطان اُسے سُلا دیتا ہے اور اس کی نماز کے اندر آتا ہے اور انہیں پڑھنے سے پہلے کوئی دوسرا کام یاد کروا دیتا ہے۔

١٦٣١- حدثنا أحمد بن صالح نا عبد الله بن وهب حدثني عياش بن عقبة الحضرمي عن الفضل بن حسن الضمري أن ابن أم الحكم أو ضباعة ابنتي الزبير حدثه عن إحداهما أنها قالت أصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم سبيا فذهبت أنا وأختي وفاطمة بنت النبي صلى الله عليه وسلم إلى النبي صلى الله عليه وسلم فشكونا إليه ما نحن فيه وسألناه أن يأمر لنا بشيء من السبي فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبقكن يتامى بدر ثم ذكر قصة التسبيح قال على أثر كل صلاة لم يذكر النوم۔

فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ ابن ام الحکم یا ضباعہ دختران زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سے ایک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے تو میں، میری بہن اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ ہم تینوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اپنی محنت و مشقت کی شکایت کی اور سوال کیا کہ ہمارے لیے کسی قیدی کا حکم فرمایا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے باعث یتیم ہونے والی لڑکیاں تم سے سبقت لے گئیں۔ پھر تسبیح کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد اور سونے کے وقت کا ذکر نہیں کیا۔

باب ٣٢٦ ما يقول إذا أصبح۔

صبح کے وقت کیا کہے؟

١٦٣٢- حدثنا مسدد نا هشيم عن يعلى بن عطاء عن عمرو بن عاصم عن أبي هريرة أن أبا بكر الصديق قال يا رسول الله مرني بكلمات أقولهن إذا أصبحت وإذا أمسيت قال قل اللهم فاطر السموات والأرض عالم الغيب والشهادة رب كل شيء ومليكه أشهد أن لا إله إلا أنت أعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان و

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق عرض گزار ہوئے:- یا رسول اللہ! مجھے ایسے کلمات تعلیم فرمائیے جنہیں میں صبح و شام پڑھا کروں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو:- اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کو جاننے والے! ہر چیز کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس کی بُرائی سے تیری پناہ لیتا ہوں نیز شیطان کی بُرائی اور اس کی شرکت سے۔ فرمایا کہ اسے صبح و شام کہا کرو اور جب سونے لگو تب بھی کہا کرو۔

شركه قال قلها إذا أصبحت وإذا أمسيت وإذا أخذت مضجعك.

١٦٣٣ - حدثنا موسى بن إسمعيل نا وهيب نا سهيل عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يقول اللهم بك أصبحنا وبك أمسينا وبك نحيا وبك نموت وإليك النشور وإذا أمسى قال اللهم بك أمسينا وبك نحيا وبك نموت وإليك النشور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے ۔ اے اللہ! ہم نے تیرے ساتھ صبح کی اور تیرے ساتھ شام کی اور ہم تیرے ساتھ زندہ رہتے اور تیرے ساتھ مرتے ہیں اور تیری طرف اٹھنا ہے۔ جب شام ہوتی تو آپ کہتے ۔ اے اللہ! ہم نے تیرے ساتھ شام کی اور تیرے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے ساتھ ہم مرتے ہیں اور تیری طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہوتا ہے

١٦٣٤ - حدثنا أحمد بن صالح نا محمد ابن أبي فديك قال أخبرني عبد الرحمن ابن عبد المجيد عن هشام بن الغاز بن ربيعة عن مكحول الدمشقي عن أنس ابن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح أو يمسي اللهم إني أصبحت أشهدك وأشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك أنك أنت الله لا إله إلا أنت وأن محمدا عبدك ورسولك أعتق الله ربعه من النار فمن قالها مرتين أعتق الله نصفه ومن قالها ثلاثا أعتق الله ثلاثة أرباعه فإن قالها أربعا أعتقه الله من النار

احمد بن صالح، محمد بن ابو فدیک، عبدالرحمن بن عبدالمجید، ہشام بن غاز بن ربیعہ، مکحول دمشقی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح اور شام کے وقت یہ کہا۔ اے اللہ! میں نے صبح کی تجھ کو گواہ بنا کے اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو گواہ بناتے ہوئے اور تیرے فرشتوں کو اور تیری ساری مخلوق کو کہ تو اللہ ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو اور محمد مصطفیٰ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کا چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے اور جس نے یہ دو دفعہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کا آدھا حصہ جہنم سے آزاد فرما دے گا اور جس نے تین دفعہ کہا تو اس کا تین چوتھائی حصہ آزاد فرما دے گا اور اگر اس نے چار دفعہ کہا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزاد کر دے گا۔

١٦٣٥ - حدثنا أحمد بن يونس نا زهير نا الوليد بن ثعلبة الطائي عن ابن بريدة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح أو حين يمسي اللهم أنت ربي لا إله إلا أنت خلقتني وأنا عبدك وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت أعوذ بك من شر ما صنعت

ابن بریدہ نے اپنے والد صاحب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو صبح اور شام کے وقت کہے: اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں بساط بھر اپنے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں اپنے کردار کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہوں اور تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا

أبوءُ بنعمتك عليَّ وأبوءُ بذنبي فاغفر لي إنّه لا يغفر الذنوب إلا أنت فمات من يومه أو من ليلته دخل الجنة.

۱۲۳۶ - حدثنا وهب بن بقية عن خالد ح وحدثنا محمد بن قدامة بن أعين نا جرير عن الحسن بن عبيد الله عن إبراهيم بن سويد عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول إذا أمسى أمسينا وأمسى الملك لله والحمد لله لا إله إلا الله وحده لا شريك له زاد في حديث جرير له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير رب أسألك خير ما في هذه الليلة وخير ما بعدها وأعوذ بك من شر ما في هذه الليلة وشر ما بعدها رب أعوذ بك من الكسل ومن سوء الكبر رب أعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر وإذا أصبح قال ذلك أيضا أصبحنا وأصبح الملك لله قال أبو داود رواه شعبة عن سلمة بن كهيل عن إبراهيم بن سويد قال من سوء الكبر ولم يذكر سوء الكفر.

۱۲۳۷ - حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن أبي عقيل عن سابق بن ناجية عن أبي سلام أنه كان في مسجد حمص فمرّ به رجل فقالوا هذا خدم النبي صلى الله عليه وسلم فقام إليه فقال حدثني بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يتداوله بينك وبينه الرجال قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

اگر کسی روز یا رات میں وہ مر جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔

وہب بن بقیہ، خالد ـــــ محمد بن قدامہ بن اعین، جریر، حسن بن عبید اللہ، ابراہیم بن سوید، عبد الرحمن بن یزید نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے وقت کہا کرتے۔ ہم نے شام کی اور شام کے وقت بھی اللہ کی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ جریر نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے رب میں تجھ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو اس کے بعد ہے اس کی بھلائی اور جو کچھ اس رات میں ہے اس کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہوں اور اس کے بعد ہے اس کی برائی سے۔ اے رب میں تیری پناہ لیتا ہوں سستی اور تکبر کی برائی سے۔ اے رب میں دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں اور قبر کے عذاب سے۔ اور جب صبح کرتے تو یہ بھی کہتے۔ ہم نے صبح کی اور صبح کے وقت بھی اللہ کی بادشاہی ہے۔ ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے شعبہ، سلمہ بن کہیل، ابراہیم بن سوید نے سوء الکبر کہا اور سوء الکفر کا ذکر نہیں کیا۔

سابق بن ناجیہ نے ابو سلام سے روایت کی ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک آدمی گزرا تو لوگوں نے کہا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ وہ ان کی طرف کھڑے ہو گئے اور عرض کی کہ مجھے ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سنی ہو اور جس کے اندر حضور اور آپ کے درمیان کسی کا واسطہ نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت کہا کہ میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ۔

دین ہونے اور محمد مصطفےٰ کے رسول ہونے پر راضی ہوں تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے راضی کر دے۔

۱۶۳۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ وَإِسْمَاعِيلُ قَالَا نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِينَ يُمْسِي فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ۔

عبداللہ بن عنبسہ نے حضرت عبداللہ بن غنام بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے صبح کے وقت کہا کہ اے اللہ! جن نعمتوں کے ساتھ میں نے صبح کی وہ صرف تیری طرف سے ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں پس تعریفیں تیرے لیے ہیں اور شکر تیرے لیے ہے تو اس نے اس روز کا شکر ادا کر دیا اور جو شام کے وقت بھی اسی طرح کہے تو اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔

۱۶۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ نَا وَكِيعٌ ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى نَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَقَالَ عُثْمَانُ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخَسْفَ۔

یحییٰ بن موسیٰ بلخی، وکیع ——— عثمان بن ابو شیبہ، ابن نمیر، عبادہ بن مسلم فزاری، جبیر بن ابو سلیمان، حضرت جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح و شام کے ان دعائیہ الفاظ کو کبھی ناغہ نہیں کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں سلامتی مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین و دنیا، اپنے گھر والوں اور اپنے مال میں عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما۔ عثمان راوی نے کہا کہ میرے پردوں کو چھپا اور میرے دل کو اطمینان بخش۔ اے اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر کی جانب سے میری حفاظت فرما۔ اور میں نیچے دھنس جانے سے تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں۔ وکیع نے کہا کہ مراد دھنسنا ہے۔

۱۶۴۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو، سالم الفراء،

ابن وهب أخبرني عمرو أن سالما الفراء حدثه أن عبد الحميد مولى بني هاشم حدثه أن أمه حدثته وكانت تخدم بعض بنات النبي صلى الله عليه وسلم أن ابنة النبي صلى الله عليه وسلم حدثتها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعلمها فيقول قولي حين تصبحين سبحان الله وبحمده لا قوة إلا بالله ما شاء الله كان وما لم يشأ لم يكن أعلم أن الله على كل شيء قدير وأن الله قد أحاط بكل شيء علما فإنه من قالهن حين يصبح حفظ حتى يمسي ومن قالهن حين يمسي حفظ حتى يصبح

عبد الحمید مولیٰ بنی ہاشم کا بیان ہے کہ اُن کی والدہ ماجدہ نے فرمایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی کی خادمہ تھیں کہ اُن صاحبزادی صاحبہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تعلیم فرمائی تھی کہ صبح کے وقت یوں کہا کرو: اللہ پاک ہے ساتھ اپنی تعریف کے۔ قوت نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ جو اُس نے چاہا وہی ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا۔ میں یہ جانتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بیشک اس کے علم نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔ جس نے صبح کے وقت یہ کہا تو وہ شام تک محفوظ ہے اور جس نے شام کے وقت یہ کہا تو وہ صبح تک محفوظ ہے۔

١٦٣١ - حدثنا أحمد بن سعيد الهمداني قال أنا ح وثنا الربيع بن سليمان ثنا ابن وهب قال أخبرني الليث عن سعيد بن بشير النجاري عن محمد بن عبد الرحمن البيلماني قال الربيع ابن البيلماني عن أبيه عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال من قال حين يصبح فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد في السموات والأرض وعشيا وحين تظهرون إلى وكذلك تخرجون أدرك ما فاته في يومه ذلك ومن قالهن حين يمسي أدرك ما فاته في ليلته قال الربيع عن الليث.

احمد بن سعید ہمدانی ——— ربیع بن سلیمان، ابن وہب، لیث، سعید بن بشیر نجاری، محمد بن عبد الرحمٰن بیلمانی، ربیع بن بیلمانی کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے صبح کے وقت یوں کہا: تو پس پاک ہے اللہ کی جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں پچھلے پہر اور ظہر کے وقت فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ کو وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ تک (۳۰: ۱۷ تا ۱۹) تو اُس روز جو ثواب اُس سے فوت ہو گیا اُسے حاصل کر لیا اور شام کے وقت کہے تو اُس رات میں جو ثواب فوت ہو گیا پالیا۔ ربیع نے لیث کے واسطے سے کہا ہے۔

١٦٣٢ - حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد ووهيب نحوه عن سهيل عن أبيه عن ابن أبي عائش وقال حماد عن أبي عياش أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال إذا أصبح لا إله إلا الله وحده لا شريك

حماد نے حضرت ابو عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے صبح کے وقت کہا: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے تو یہ اس شخص کے لیے اولاد اسمٰعیل

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطٰنِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسٰى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ قَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُوسَى الزَّمْعِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَائِشٍ۔

سے ایک گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اُس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور اُس کے دس درجے بلند کر دیے جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اگر شام کے وقت ایسا ہی کہے تو صبح تک یہی ملے گا۔ حماد کی حدیث میں کہا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ابو عیاش آپ سے اس بات کی روایت کرتے ہیں؟ فرمایا کہ ابو عیاش نے سچ کہا ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کی اسمٰعیل بن جعفر اور موسیٰ زمعی اور عبد اللہ بن جعفر نے سہیل سے، ان کے والد ماجد نے ابن عیاش سے روایت کی ہے۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو النَّضْرِ الدِّمَشْقِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْفِلَسْطِينِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلِ اللّٰهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ قَالَ أَسَرَّهَا إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ نَخُصُّ إِخْوَانَنَا بِهَا۔

اسحاق بن ابراہیم ابوالنضر دمشقی، محمد بن شعیب، ابوسعید فلسطینی عبد الرحمٰن بن حسان، حارث بن مسلم کے والد ماجد نے حضرت مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا۔ جب تم نمازِ مغرب سے فارغ ہو جاؤ تو سات مرتبہ کہا کرو، اے اللہ! مجھے دوزخ سے بچا۔ کیونکہ جب تم یہ کہو پھر اُس رات میں فوت ہو جاؤ تو تمہارے لیے اُس سے رہائی لکھ دی جائے گی اور جب نمازِ فجر پڑھو تو اسی طرح کہہ لو اور اُس روز فوت ہو جاؤ تو تمہارے لیے اُس سے رہائی لکھ دی گئی ہے (محمد بن شعیب کو) ابوسعید نے حارث کے واسطے سے بتاتے ہوئے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ہمیں راز داری کے طور پر بتایا پس ہم اپنے بھائیوں کو اس کے ساتھ تخصیص کرتے ہیں۔

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ

عمرو بن عثمان حمصی اور مؤمل بن الفضل حرانی اور علی

ومؤمل بن الفضل الحراني وعلي بن سهل
الرملي ومحمد بن المصفى الحمصي
قالوا نا الوليد نا عبد الرحمن بن حسان
الكناني قالوا حدثني مسلم بن الحارث
ابن مسلم التميمي عن أبيه عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال نحوه إلى قوله
جوار منها إلا أنه قال فيهما قبل أن تكلم
أحدا قال علي بن سهل فيه أن أباه حدثه
وقال علي وابن المصفى قال بعثنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم في سرية فلما
بلغنا المغار استحثثت فرسي فسبقت
أصحابي وتلقاني الحي بالرنين فقلت لهم
قولوا لا إله إلا الله تحرزوا فقالوها فلامني
أصحابي فقالوا حرمتنا الغنيمة فلما قدمنا
على رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبروه
بالذي صنعت فدعاني فحسن لي
ما صنعت وقال أما إن الله قد كتب لك
من كل إنسان منهم كذا وكذا قال عبد الرحمن
فأنا نسيت الثواب ثم قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم أما إني سأكتب لك بالوصاة
بعدي قال ففعل وختم عليه ودفعه إلي
وقال لي ثم ذكر معناهم وقال ابن المصفى
قال سمعت الحارث بن مسلم بن الحارث
التميمي يحدث عن أبيه.

بن سہل رملی اور محمد بن مصفیٰ الحمصی، ولید، عبدالرحمن بن حسان کنانی
مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگے اسی طرح
روایت کی جہنم سے رہائی لکھ دینے تک مگر دونوں میں یوں کہا کہ کسی سے
بات کرنے سے پہلے۔ علی بن سہل نے اس میں کہا۔ ان کے والد
ماجد نے حدیث بیان کی۔ علی بن سہل اور ابن مصفیٰ نے کہا۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا۔
جب ہم اپنے ٹھکانے پر پہنچے تو میں نے اپنا گھوڑا ایڑ لگا کر
اپنے ساتھیوں سے آگے نکل گیا۔ اس قبیلے والوں کو چیختے چلاتے
ہوئے پایا۔ میں نے ان سے کہا کہ لا الٰہ الا اللہ
کہہ دو تاکہ بچ جاؤ۔ انہوں نے کلمہ پڑھ لیا۔ میرے ساتھیوں نے
مجھے ملامت کی کہ تم نے ہمیں مال غنیمت سے محروم کر دیا۔ جب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں واپس لوٹے تو لوگوں
نے آپ کو بتایا جو میں نے کیا تھا۔ پس آپ نے مجھے بلایا اور
میرے اس کام کی تحسین فرمائی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں
سے ہر انسان کے بدلے تمہارے لیے اتنا ثواب لکھ دیا ہے۔
عبدالرحمن کا بیان ہے کہ ثواب کے متعلق میں بھول گیا۔ پھر
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بعد کے
متعلق تمہارے لیے تحریری وصیت نامہ لکھ دوں گا۔ چنانچہ آپ
نے ویسا ہی کیا، اس پر مہر لگائی اور میرے سپرد کر دیا۔ پھر حدیث
کو سب اسی طرح بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے حارث بن
مسلم بن حارث تمیمی سے سنا جو اپنے والد ماجد سے روایت کرتے
تھے۔

...

١٦٢٥ — حدثنا محمد بن المصفى قال نا
ابن أبي فديك قال أخبرني ابن أبي ذئب
عن أبي أسيد البراد عن معاذ بن عبد الله
ابن خبيب عن أبيه أنه قال خرجنا في
ليلة مطر وظلمة شديدة نطلب رسول

معاذ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد
حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ایک
بارش والی اور سخت اندھیری رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں۔ پس ہم نے
آپ کو پا لیا۔ فرمایا، کہو۔ میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر فرمایا کہو۔ میں نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِي وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

کچھ نہ کہا۔ پھر فرمایا کہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا کہوں؟ فرمایا کہ شام کے وقت اور صبح کے وقت تین مرتبہ سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ والناس پڑھا کرو یہ تمہارے لیے ہر چیز سے کفایت کریں گی۔

١٤٢٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنَا بِكَلِمَةٍ نَقُوْلُهَا إِذَا أَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا وَاضْطَجَعْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمَلٰئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ أَنَّكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَإِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ أَنْفُسِنَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ نَقْتَرِفَ سُوْءًا عَلٰى أَنْفُسِنَا أَوْ نَجُرَّهُ إِلٰى مُسْلِمٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُوْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسٰى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

شریح سے روایت ہے کہ حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں ایسا وظیفہ بتائیے جو ہم صبح و شام اور سوتے وقت پڑھا کریں۔ آپ نے انہیں حکم دیا کہ یوں کہا کرو۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کے جاننے والے! تو ہر چیز کا رب ہے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو۔ پس ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اپنے نفسوں کی شرارت سے اور راندے ہوئے شیطان کی شرارت سے اور اس کی شرکت سے اور اس سے کہ اپنی جانوں کے ساتھ برا سلوک کریں یا کسی مسلمان سے کریں۔ امام ابو داؤد نے اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہو تو کہے۔ ہم نے صبح کی اور صبح کے وقت بھی اللہ کی بادشاہی ہے جو جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی فتح اور اس کی مدد اور اس کا نور اور اس کی برکت اور اس کی ہدایت اور تیری پناہ لیتا ہوں اس کی برائی سے جو اس میں ہے اور اس برائی سے جو اس کے بعد ہے۔ پھر شام کے وقت بھی اسی طرح کہے۔

١٤٢٧۔ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جُعْثُمٍ قَالَ نَا الْأَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيْقٌ الْهَوْزَنِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا

شریق ہوزنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو کس طرح دعا مانگا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے جو

بِمَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ۔

سے ایسی چیز پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی۔ حضور جب رات کو بیدار ہوتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ دس دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ۔ دس دفعہ استغفار دس دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ .... دس دفعہ کہتے۔ پھر کہا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں دنیا کی تنگی سے اور قیامت کے روز کی تنگی سے۔ یہ بھی دس دفعہ کہتے اور پھر نماز شروع کیا کرتے۔

۱۶۲۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَسْحَرَ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ صَاحِبْنَا فَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

سہیل بن ابو صالح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو سحری کے وقت کہتے۔ سننے والے نے سنا اللہ کی حمد اس کی نعمت اور ہمارے اچھے امتحان کے ساتھ۔ اے اللہ! ہمارا ساتھ دے اور ہم پر فضل فرما۔ ہم جہنم سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں۔

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا أَبُو مَوْدُودٍ عَمَّنْ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ عَفَّانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِيَ قَالَ فَأَصَابَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ الْفَالِجُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ الَّذِي سَمِعَ مِنْهُ الْحَدِيثَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ تَنْظُرُ إِلَيَّ

حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کہے بسم اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں دیتی زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہی ہے سننے والا جاننے والا۔ تین دفعہ کہے تو صبح تک کوئی ناگہانی مصیبت اس پر نہیں آئے گی اور جو تین دفعہ صبح کو کہے تو شام تک کوئی ناگہانی مصیبت اس پر نہیں آئے گی۔ چنانچہ ابان بن عثمان کو فالج کی شکایت ہو گئی تو جس شخص نے ان سے یہ حدیث سنی تھی وہ ان کی طرف دیکھنے لگا۔ دریافت کیا کہ میری طرف کس لیے دیکھ رہے ہو؟ خدا کی قسم میں نے حضرت عثمان پر بہتان نہیں باندھا اور نہ حضرت عثمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہتان باندھا۔ ہوا یوں کہ آج جبکہ مجھے یہ عارضہ ہوا تو اس وقت میں غصے کی حالت میں

وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَلَا كَذَبَ عُثْمَانُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ الْيَوْمَ الَّذِي أَصَابَنِي فِيهِ مَا أَصَابَنِي غَضِبْتُ فَنَسِيتُ أَنْ أَقُولَهَا.

تھا لہٰذا اس وظیفے کو پڑھنا بھول گیا تھا۔

١٦٥٠- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي أَبُو مَوْدُودٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْفَالِجِ.

نصر بن عاصم انطاکی، انس بن عیاض، ابومودود، محمد بن کعب، ابان بن عثمان، حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی لیکن فالج کے واقعے کا ذکر نہیں کیا۔

١٦٥١- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ عَبَّاسٌ فِيهِ وَتَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَتَدْعُو بِهِنَّ فَأُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَ

عباس بن عبد العظیم اور محمد بن مثنیٰ، عبد الملک بن عمرو، عبد الجلیل بن عطیہ، جعفر بن میمون، عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ ابا جان! میں سنتا ہوں کہ آپ روزانہ صبح کو یوں دعا مانگتے ہیں: اے اللہ! میرے جسم کو سلامت رکھ۔ اے اللہ! میرے کانوں کو سلامت رکھ! اے اللہ! میری آنکھوں کو سلامت رکھ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تُو۔ صبح کے وقت اسے تین دفعہ کہتے ہیں اور شام کے وقت بھی تین دفعہ۔ فرمایا کہ میں نے ان لفظوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے سنا ہے، لہٰذا میں آپ کی سنت کی پیروی کو بہت پسند کرتا ہوں۔ عباس بن عبد العظیم نے اس میں کہا کہ وہ یہ بھی کہتے: اے اللہ! میں کفر اور فاقے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تُو۔ صبح کے وقت تین دفعہ اور شام کے وقت تین دفعہ ان لفظوں کے ساتھ دعا کرتے، لہٰذا میں اتباع سنت کو پسند کرتا ہوں۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مصیبت زدہ یوں دعا کرے: اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں۔ مجھے ایک پل کے لیے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام حالات کو درست کر دے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تُو۔ بعض نے اپنے ساتھیوں سے کچھ زیادہ کہا ہے۔

بَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلَى صَاحِبِهِ۔

۱۶۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ نَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَإِذَا أَمْسٰى كَذٰلِكَ لَمْ يُوَافِ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ بِمِثْلِ مَا وَافٰى۔

محمد بن منہال، یزید بن زریع، روح بن قاسم، سہیل، سمی، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت کہا: اللہ پاک ہے بڑی عظمت والا ساتھ اپنی تعریفوں کے سو بار اور شام کے وقت بھی اسی طرح کہا تو مخلوق میں سے کسی کو بھی اس کے برابر ثواب نہیں ملے گا۔

باب ۵۲۷ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ۔

جب نیا چاند دیکھے تو کیا کہے؟

۱۶۵۳- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ نَا أَبَانُ نَا قَتَادَةُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا۔

قتادہ کو یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو کہتے: یہ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، میں اس پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔ تین مرتبہ۔ پھر کہتے سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو فلاں مہینے کو لے گیا اور اس مہینے کو لے آیا۔

۱۶۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ صَرَفَ وَجْهَهُ عَنْهُ۔

محمد بن علاء، زید بن حباب، ابو ہلال نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو اس کی جانب سے منہ پھیر لیتے۔

باب ۵۲۸ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ۔

جب آدمی اپنے گھر سے نکلے تو کیا کہے؟

۱۶۵۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف دیکھتے اور کہتے: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں، ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، جاہل بنوں یا جاہل بنایا جاؤں۔

أَظْلِمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ قَالَ يُقَالُ حِينَئِذٍ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَتَتَنَحَّى لَهُ الشَّيَاطِينُ فَيَقُولُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی اپنے گھر سے نکلا اور اس نے کہا: اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ تو فرمایا کہ اس وقت اس سے کہا جاتا ہے کہ تو ہدایت دیا گیا، تیری طرف سے کفایت کی گئی اور تجھے بچا لیا گیا۔ پس شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان کہتا ہے کہ تو اس آدمی کا کیا بگاڑ سکے گا جس کو ہدایت دی گئی، جس کی طرف سے کفایت کی گئی اور جس کو بچا لیا گیا۔

بَابٌ ۲۹ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ۔

آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو کیا کہے؟

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُ فِي أَصْلِ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ۔

ابن عوف، محمد بن اسمٰعیل، ان کے والد، ضمضم، شریح

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو کہے: اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں اور نکلنے کی بھلائی۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا۔ پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

بَابٌ ۳۰ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ۔

جب آندھی چلے تو کیا کہے؟

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَسَلَمَةُ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَ

ثابت بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ آندھی اللہ کے حکم سے ہے جو کبھی رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب۔ جب تم اُسے دیکھو تو برا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ

لو

تأتي بالعذاب فإذا رأيتموها فلا تسبوها وسلوا الله خيرها واستعيذوا بالله من شرها.

۱۶۵۹۔ حدثنا أحمد بن صالح نا عبد الله بن وهب أنا عمرو أن أبا النضر حدثه عن سليمان بن يسار عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قط مستجمعا ضاحكا حتى أرى منه لهواته إنما كان يتبسم وكان إذا رأى غيما أو ريحا عرف ذلك في وجهه فقلت يا رسول الله الناس إذا رأوا الغيم فرحوا رجاء أن يكون فيه المطر وأراك إذا رأيته عرفت في وجهك الكراهية فقال يا عائشة ما يؤمنني أن يكون فيه عذاب قد عذب قوم بالريح وقد رأى قوم العذاب فقالوا هذا عارض ممطرنا.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح کھل کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کا حلق مبارک بھی دیکھ لیتی، بلکہ صرف تبسم ہی فرماتے تھے۔ اور آپ جب ابر یا آندھی دیکھتے تو یہ بات آپ کے چہرۂ انور سے پہچان لی جاتی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! لوگ ابر کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، اس امید پر کہ اس سے بارش ہوگی اور آپ جب اسے دیکھتے ہیں تو آپ کے پُرنور چہرے پر ناگواری نظر آنے لگتی ہے۔ فرمایا اے عائشہ! مجھے اطمینان نہیں، ممکن ہے اس کے اندر عذاب ہو کیونکہ ایک قوم کو آندھی کے ذریعے عذاب دیا گیا اور دوسری قوم نے جب عذاب کو دیکھا تو کہا۔ یہ ابر ہم پر بارش برسانے والا ہے (۴۶ : ۲۴)۔

۱۶۶۰۔ حدثنا ابن بشار نا عبد الرحمن نا سفيان عن المقدام بن شريح عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا رأى ناشئا في أفق السماء ترك العمل وإن كان في صلاة ثم يقول اللهم إني أعوذ بك من شرها فإن مطر قال اللهم صيبا هنيئا.

مقدام بن شریح کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آسمان کے کنارے سے ابر اٹھتا ہوا دیکھتے تو کام کاج چھوڑ دیتے خواہ نماز ہی کیوں نہ ہو رہے ہوتے اور کہتے: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس کی برائی سے۔ اگر بارش ہونے لگتی تو کہتے: اے اللہ! سیراب کر دے چھاجوں۔

باب ۱۳۵ في المطر

بارش کا بیان

۱۶۶۱۔ حدثنا مسدد وقتيبة بن سعيد المعنى قالا نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن أنس قال أصابنا ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مطر فحسر

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم پر بارش ہونے لگی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے اور اپنے کپڑے اتار دیے کہ بارش آپ کے جسم اطہر پر پڑنے لگی۔ ہم

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَرَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ.

عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا اس لیے کہ یہ ابھی ابھی اپنے رب کے پاس سے آ رہا ہے۔

بَابٌ ٣٥ فِي الدِّيكِ وَالْبَهَائِمِ

مرغ اور چوپاؤں کا بیان!

١٦٦٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ.

قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، صالح بن کیسان، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرغ کو برا نہ کہا کرو کیونکہ وہ تو نماز کے لیے جگاتا ہے۔

١٦٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ لو شیطان سے کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

١٦٦٤ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحُمُرِ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ.

عطاء بن یسار نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم رات کو کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے چلانے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ لو کیونکہ وہ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں کہ تم نہیں دیکھتے۔

١٦٦٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ح وَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ نَا أَبِي نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ

قتیبہ بن سعید، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابو ہلال، سعید بن زیاد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما —

ابراہیم بن مروان دمشقی، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ بن الہاد، علی بن عمر بن حسین بن علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کو رستے موقوف ہو جانے کے بعد نہ نکلا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ جانور ہیں جن کو زمین

عَلِيٍّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِلُّوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هَدْأَةِ الرِّجْلِ فَإِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى دَوَابَّ يَبُثُّهُنَّ فِي الْأَرْضِ قَالَ ابْنُ مَرْوَانَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَقَالَ فَإِنَّ لِلَّهِ خَلْقًا ثُمَّ ذَكَرَ نُبَاحَ الْكَلْبِ وَالْحَمِيرِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ الْحَاجِبُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مروان نے کہا اُس وقت اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے۔ پھر کتے کے بھونکنے، اور گدھے کے بولنے کا ذکر کیا۔ آگے اسی طرح ہے اور ان کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ کہا ابن الہاد، شرحبیل بن حاجب، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث مذکورہ کی طرح روایت کی ہے۔

بابٌ ۳۳۳ فِي الْمَوْلُودِ يُؤَذَّنُ فِي أُذُنِهِ

بچے کے کان میں اذان کہنے کا بیان!

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ۔

عبید اللہ بن ابی رافع سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کان میں نماز جیسی اذان کہتے ہوئے سنا جبکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں جنا۔

ف۔ بچے کے کان میں اذان کہنے سے مقصد یہ ہے کہ ایک تو بچے کے کان میں سب سے پہلے ذکر الٰہی کی آواز پہنچے۔ دوسرے اذان سے شیطان بھاگتا ہے لہٰذا بچہ شیطان کے شر سے بچا رہے گا۔ اذان دونوں کانوں میں کہنی چاہیے۔ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہے۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ اذان و اقامت تین تین مرتبہ کہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح وَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ زَادَ يُوسُفُ وَيُحَنِّكُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِالْبَرَكَةِ۔

عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل ------ یوسف بن موسیٰ، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بچے لائے جاتے تو آپ اُن کے لیے دعائے برکت فرماتے۔ یوسف نے یہ بھی کہا کہ اُن کی تحنیک کرتے اور برکت کا ذکر نہیں کیا۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ نَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ حُمَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

محمد بن مثنیٰ، ابراہیم بن وزیر، داؤد بن عبد الرحمان عطار، ابن جریج، اُن کے والد ماجد، اُمّ حمید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم نے مغرّب لوگ دیکھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رُئِيَ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا فِيكُمُ الْمُغَرِّبُونَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُونَ قَالَ الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنُّ.

باب ۵۳۷ فِي الرَّجُلِ يَسْتَعِيذُ مِنَ الرَّجُلِ

۱۶۶۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَا نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا سَعِيدٌ قَالَ نَصْرُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِوَجْهِ اللَّهِ فَأَعْطُوهُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ.

۱۶۷۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا نَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ وَقَالَ سَهْلٌ وَعُثْمَانُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَمَنْ آتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ.

باب ۵۳۸ فِي رَدِّ الْوَسْوَسَةِ

۱۶۷۱ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ قَالَ نَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ أَجِدُهُ فِي صَدْرِي قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَقَالَ لِي أَشَيْءٌ مِنْ شَكٍّ قَالَ وَضَحِكَ قَالَ مَا نَجَا مِنْ ذَلِكَ أَحَدٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنْ كُنْتَ

ہیں؟ میں نے عرض گزار ہوئی کہ مغرب لوگ کون ہیں؟ فرمایا کہ جن میں جنات کی شرکت ہے۔

جو شخص دوسرے آدمی سے پناہ مانگے

نصر بن علی اور عبید اللہ بن عمر، خالد بن حارث، سعید، نصر بن ابو عروبہ، قتادہ، ابن ابی نہیک، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ کے نام پر پناہ مانگے تو اُسے پناہ دے دیا کرو اور جو تم سے سوال کرے کہ خدا کے لیے دو تو اُسے دے دیا کرو۔ عبید اللہ نے کہا کہ اللہ کے نام پر۔

مسدد اور سہل بن بکار، ابو عوانہ ـــ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، مجاہد سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تم سے اللہ کے نام پر پناہ مانگے تو اُسے پناہ دے دیا کرو اور جو تم سے اللہ کے نام پر مانگے اُسے دے دیا کرو۔ سہل اور عثمان نے کہا۔ اور جو تمہاری دعوت کرے اُسے قبول کر لیا کرو۔ پھر دونوں متفق ہوگئے اور جو تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اس کا بدلہ دیا کرو۔ مسدد اور عثمان نے کہا۔ اگر بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے دعا کیا کرو یہاں تک کہ تم پہچان لو کہ تم نے اُسے بدلہ دے دیا ہے۔

وسوسہ دُور کرنے کا بیان

ابو زمیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھتے ہوئے گزارش کی کہ میرے دل کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا ہوا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم، زبان پر نہیں لا سکتا۔ چنانچہ مجھ سے فرمایا کہ کیا کوئی شک واقع ہو گیا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ وہ ہنسے اور فرمایا کہ اس سے تو کوئی نہیں بچا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: تو اگر اے سننے والے! تُو شک میں ہے اس چیز کی طرف سے جو اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف اُتاری

فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ الْآيَةَ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

قرآن سے پوچھو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں (۱۰: ۹۴)۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ جب تم اپنے دل میں کوئی وسوسہ محسوس کرو تو کہو: وہی اول ہے وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے۔ اور وہ ہر ایک چیز کا جاننے والا ہے۔

١٦٧٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا الشَّيْءَ نُعَظِّمُ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ أَوِ الْكَلَامَ بِهِ مَا نُحِبُّ أَنَّ لَنَا وَأَنَّا تَكَلَّمْنَا بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابۂ کرام حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم اپنے دلوں میں بعض ایسے خیالات محسوس کرتے ہیں جنہیں ہم زبان پر نہیں لا سکتے اور ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ انہیں بیان کریں۔ فرمایا کیا واقعی تم ایسی باتیں پاتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو ایمان کی علامت ہے۔

ف۔ شیطان انسان کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے جس کے اندر ایمان ہو۔ انسان کا اصل اور سب سے قیمتی سرمایہ متاعِ ایمان ہے۔ شیطان انسان کا دشمن اور چور ہے۔ چور اسی گھر میں داخل ہوتا ہے جس میں دولت ہو۔ جس گھر میں دولت ہی نہ ہو وہاں چور کیوں آنے لگا ہے۔ شیطان بڑا عیار ہے اور اس کے بڑے بڑے چیلے مددگار ہیں۔ شیطان اصل ڈاکہ ایمان کی دولت پر ڈالتا ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ خاص طور پر جو مسلمانوں کے مقتدا و پیشوا ہوں جیسے علمائے دین و مشائخ عظام، ان کو گمراہ کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتا ہے کیونکہ ایسے ایک کو گمراہ کر دینے سے ہزاروں مسلمان خود ہی اس کی بدولت گمراہ ہو جائیں گے۔ فرقہ بندی کا موجودہ چکر شیطان نے علماء کے ذریعے ہی چلایا ہوا ہے۔ ہر فرقہ بڑے بڑے عالم رکھتا ہے جن کو شیطان نے گمراہ کر دیا ہو لیکن دوسری طرف وہ اصلاح دین و خیر خواہی مسلمین کا ایسا پروگرام بنا کے کھڑا ہوتا ہے کہ کتنے ہی مسلمان اس کی تائید و حمایت پر کمربستہ ہو کر گمراہی کے زہریلے گھونٹ کو شکر کیپسول سمجھ کر خوشی خوشی نگل جاتے ہیں۔ تمام فرقہ سازوں اور فتنہ پروروں کے حالات زندگی پڑھ کر دیکھئے یہی بات سامنے آتی ہے کہ لوگوں کو گمراہی کی طرف بلانے کے ساتھ انہوں نے کسی نہ کسی اصلاحی پروگرام کو بھی اپنی دعوت کا حصہ بنایا۔ سادہ لوح عوام تصویر کے اس اصلاحی اور خوشنما رنگ کو دیکھ کر اس کے جال میں پھنستے چلے جاتے ہیں اور ان کی اس قسم کی غلط روش پر جب راسخ العقیدہ علماء انہیں تنبیہ کرتے ہیں کہ غلط باتوں کے ذریعے کیوں آپ لوگوں کو گمراہ کر کے فساد پھیلاتے ہیں تو وہ باز نہیں آتے بلکہ اپنے اصلاحی رخ کا سہارا دے کر الٹے تنبیہ کرنے والوں کو مطعون کرتے ہیں کہ انہیں مسلمانوں کی اصلاح و خیر خواہی سے کد ہے۔ اسی بات کو قرآنِ مجید نے یوں بیان فرمایا ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ (۲: ۱۲)

اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں۔

١٦٧٣۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس

قدامة بن أعين قالا ثنا جرير عن منصور عن ذر عن عبد الله بن شداد عن ابن عباس قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله إن أحدنا يجد في نفسه يعرض بالشيء لأن يكون حممة أحب إليه من أن يتكلم به فقال الله أكبر الله أكبر الحمد لله الذي رد كيده إلى الوسوسة قال ابن قدامة رد أمره مكان رد كيده.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی کے دل میں ایسا خیال آتا ہے کہ اُسے اپنی زبان پر لانے سے جل کر خاک ہو جانا زیادہ پسند ہوتا ہے۔ آپ نے کہا۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اس (شیطان) کے فریب کو وسوسہ کر دیا۔ ابن قدامہ نے ردّ کیدہ کی جگہ ردّ امرہ کہا ہے۔

باب ٥٣٦ في الرجل ينتمي إلى غير مواليه.

جو دوسروں کے مالکوں کی جانب خود کو منسوب کرے

١٦٧٣ حدثنا النفيلي ثنا زهير ثنا عاصم الأحول حدثني أبو عثمان قال حدثني سعد بن مالك قال سمعته أذناي ووعاه قلبي من محمد صلى الله عليه وسلم أنه قال من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم أنه غير أبيه فالجنة عليه حرام قال فلقيت أبا بكرة فذكرت ذلك له فقال سمعته أذناي ووعاه قلبي من محمد صلى الله عليه وسلم قال عاصم فقلت يا أبا عثمان لقد شهد عندك رجلان أيما رجلين فقال أما أحدهما فأول من رمى بسهم في سبيل الله أو في الإسلام يعني سعد ابن مالك والآخر قدم من الطائف في بضعة وعشرين رجلا على أقدامهم فذكر فضلا قال أبو علي سمعت أبا داود قال قال النفيلي حيث حدث بهذا الحديث والله إنه عندي أحلى من العسل يعني قوله حدثنا وحدثني قال أبو علي وسمعت

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میرے دونوں کانوں نے سُنا اور دل نے یاد رکھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرے، اور وہ جانتا ہو کہ وہ باپ نہیں ہے تو جنت اُس پر حرام ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے سُنا اور دل نے محفوظ رکھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عاصم کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ اے ابو عثمان! آپ نے دو حضرات کی شہادت پیش کی، وہ دونوں حضرات کیسے تھے؟ فرمایا کہ ان میں سے ایک تو وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں یا اسلام کی حمایت میں تیر چلایا یعنی حضرت سعد بن مالک اور دوسرے وہ ہیں جو بیس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر طائف سے حاضر بارگاہ ہوئے۔ ابو علی کا بیان ہے کہ میں نے امام ابو داؤد سے سُنا کہ نفیلی نے کہا کہ جب میں نے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا۔ خدا کی قسم، میرے نزدیک یہ شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ ابو علی کا بیان ہے کہ میں نے امام ابو داؤد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ امام احمد بن حنبل فرمایا کرتے۔ اہل کوفہ کی حدیث میں نور نہیں ہے اور اس مثال

أبا داود يقول سمعت أحمد يقول ليس يحدث أهل الكوفة بنور قال وما رأيت مثل أهل البصرة كانوا تعلموه من شعبة.

١٦٧٥ - حدثنا حجاج بن أبي يعقوب نا معاوية يعني ابن عمرو نا زائدة عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تولى قوما بغير إذن مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه يوم القيامة صرف ولا عدل.

١٦٧٦ - حدثنا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي نا عمر بن عبد الواحد عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر قال حدثني سعيد بن أبي سعيد ونحن ببيروت عن أنس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ادعى إلى غير أبيه أو انتمى إلى غير مواليه فعليه لعنة الله المتتابعة إلى يوم القيامة.

باب ٣٣ في التفاخر بالأحساب.

١٦٧٧ - حدثنا موسى بن مروان الرقي نا المعافى ح ونا أحمد بن سعيد الهمداني أنا ابن وهب وهذا حديثه عن هشام ابن سعد عن سعيد بن أبي سعيد عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله قد أذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء مؤمن تقي وفاجر شقي أنتم بنو آدم وآدم من تراب ليدعن رجال فخرهم بأقوام إنما هم فحم من فحم جهنم أو ليكونن أهون

میں کسی کو اہل بصرہ جیسا میں نے نہیں دیکھا کیونکہ انہوں نے یہ علم شعبہ سے حاصل کیا ہے۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے ولاء قائم کرے تو اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں اور تمام انسانوں کی۔ قیامت کے روز اس کا کوئی فرض اور نفل قبول نہیں کیا جائے گا۔

سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی، عمر بن عبد الواحد، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، سعید بن ابو سعید کا بیان ہے کہ ہم بیروت میں تھے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرے یا غلام اپنے مالکوں کے سوا کسی کو اپنا مالک بنائے تو اس پر اللہ کی لعنت متواتر قیامت تک ہوتی رہتی ہے۔

حسب و نسب پر فخر کرنا

موسیٰ بن مروان رقی، معافی ——— احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ہشام بن سعد، سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کی نخوت کو دور کر دیا اور اب تم مومن متقی ہو یا فاسق بدبخت تم آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنائے گئے تھے۔ لوگوں کو قومیت پر فخر کرنا چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ وہ جہنم کے کوئلوں میں سے ایک کوئلہ ہے۔ ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے لیے انہیں گبریلہ بنا دینا بالکل آسان ہے جو اپنی ناک سے غلاظت کو دھکیلتا ہے

عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجِعْلاَنِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتْنَ.

بَابٌ ٣٨١ فِي الْعَصَبِيَّةِ

تعصب کا بیان

١٦٧٨ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ.

عبدالرحمن بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جس نے حق کے بغیر اپنی قوم کی مدد کی وہ کنوئیں میں گرے ہوئے اونٹ کی طرح ہے جسے دُم پکڑ کر کھینچا جاتا ہے۔

١٦٧٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ چمڑے کے خیمے میں تھے۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

١٦٨٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ نَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ نَا سَلَمَةُ بْنُ بِشْرٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ بِنْتِ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ.

سلمہ بن بشر دمشقی نے بنت واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! عصبیت کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ تم ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرو۔

١٦٨١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْثَمْ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا۔ تم میں وہ بہتر ہے جو اپنے اقربا کی مدافعت کرے جبکہ گناہ نہ کرتا ہو۔

١٦٨٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

ابن سرح، ابن وہب، سعید بن ابو ایوب، محمد بن عبدالرحمٰن مکی، عبداللہ بن ابو سلیمان نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ.

وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت (بے جا حمایت) کی طرف بلائے، وہ ہم میں سے نہیں جو بے جا حمایت کرتا ہوا لڑے اور وہ ہم میں سے نہیں جو بے جا حمایت کرتا ہوا مرے۔

١٦٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي كِنَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

ابو کنانہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

١٦٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَهَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ.

محمد بن عبدالرحیم، حسین بن محمد، جریر، محمد بن اسحاق، داؤد بن حصین، حضرت عبدالرحمٰن بن ابو عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے جو اہل فارس کے مولیٰ تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ اُحد میں موجود تھا۔ میں نے مشرکین میں سے ایک آدمی کو ضرب لگائی اور کہا یہ میری طرف سے لو اور میں فارسی غلام ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یہ کیوں نہ کہا ۔۔۔ یہ میری طرف سے لو اور میں انصاری غلام ہوں۔

باب ١٣٥ إِخْبَارِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِمَحَبَّتِهِ إِيَّاهُ

جس شخص سے محبت رکھتا ہو اُسے بتا دے

١٦٨٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ.

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ نے فرمایا۔ جب آدمی اپنے بھائی سے محبت رکھے تو اُسے بتا دے کہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے۔

١٦٨٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو دوسرا شخص اس کے پاس سے گزرا

عليه وسلم فمر به رجل فقال يا رسول الله إني لأحب هذا فقال له النبي صلى الله عليه وسلم أعلمته قال لا قال أعلمه قال فلحقه فقال إني أحبك في الله فقال أحبك الذي أحببتني له.

اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اسے بتا دیا ہے؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کہ اسے بتا دو۔ پس وہ اس سے جا ملا اور کہا۔ میں آپ سے خدا کے لیے محبت رکھتا ہوں۔ دوسرے نے کہا۔ آپ سے وہ محبت کرے جس کی خاطر آپ مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔

باب ۱۲۵ الرجل يحب الرجل على خير يراه.

آدمی کا کسی میں بھلائی دیکھ کر اُس سے محبت کرنا

۱۶۸۷۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا سليمان عن حميد بن هلال عن عبد الله ابن الصامت عن أبي ذر أنه قال يا رسول الله الرجل يحب القوم ولا يستطيع أن يعمل كعملهم قال أنت يا أبا ذر مع من أحببت قال فإني أحب الله ورسوله قال فإنك مع من أحببت قال فأعادها أبو ذر فأعادها رسول الله صلى الله عليه وسلم.

عبد اللہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ایک آدمی قوم سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان جیسے کام نہیں کر سکتا۔ فرمایا کہ اے ابو ذر! تم اُس کے ساتھ ہو جس سے محبت کرتے ہو۔ عرض گزار ہوئے کہ میں تو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اُسی کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر نے وہی بات پھر دہرائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر وہی فرمایا۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھنی حقیقت میں بالواسطہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا اور ایمان کی نشانی ہے۔ اسی لیے سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

والله لا يؤمن حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين (بخاری)

خدا کی قسم وہ مومن نہیں جب تک میں اس کے نزدیک اُسکے والد، اُس کی اولاد اور تمام انسانوں سے پیارا نہ ہوں۔

خود مسلمانِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم و توقیر کو جزو ایمان قرار دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا نے اپنا خلیفۂ اعظم بنایا ہے۔ جو اس منصب کو تسلیم کرے گا وہ لازمی آپ سے محبت رکھے گا اور یقیناً سب سے زیادہ حضور کی تعظیم و توقیر کرے گا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے خالق و مالک کا محبوب اور خلیفۂ اعظم تسلیم کرے وہ یقیناً آپ کے ہر حکم کے سامنے گردن جھکا دے گا۔ اسی لیے پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے:

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما. (۴:۶۵)

تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہیں ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔ پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دل سے مان لیں۔

جو آپ کے فیصلے کو تسلیم نہ کرے یا اس میں کسی قسم کی کج بحثی یا جانبداری کا تصور بھی ذہن میں لائے تو وہ صاحبِ ایمان نہیں ہے کیونکہ ایمان تو نام ہے آپ کے اس منصب کو تسلیم کرنے کا جو خدا نے انہیں مرحمت فرمایا ہے اور گویا وہ خدا کے اس فیصلے ہی کا منکر ہے۔

جیسے صنعت کی تعریف بالواسطہ صانع کی تعریف ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھنا بھی حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے بالواسطہ محبت رکھنے کی علامت ہے۔ اپنی محبت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (٢:١٦٥) ایمان والوں کو اللہ کی محبت سب سے زیادہ ہے۔

لہٰذا جس کو اللہ سے محبت ہوگی وہ حق تعالیٰ قدر و مراتب اللہ کے پیاروں سے بھی محبت رکھے گا کیونکہ ہم کو ان سے محبت ہے اور جس کو اللہ رب العزت سے محبت ہوگی وہ اللہ کے دشمنوں یعنی کافروں مشرکوں سے دلی نفرت کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے نفرت ہے۔ یہی اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔ ہے جو کہ محبت و عداوت سب حکم الٰہی اور منشائے ایزدی کے تحت ہے لہٰذا ایسا کرنے والا خدا سے ہی محبت کرتا ہے لیکن جو اللہ اور رسول کے پیاروں سے محبت نہ رکھے یا اللہ اور رسول کے دشمنوں سے عداوت اور دلی نفرت نہ رکھے تو اللہ اور اس کے رسول کی محبت کا دعویٰ کرنے میں جھوٹا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٦٨٨۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ نَا خَالِدٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ اَشَدَّ مِنْهُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ يَعْمَلُ بِهٖ وَلَا يَعْمَلُ بِمِثْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو کسی بات پر اتنے خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنے اس بات پر خوش ہوئے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ ایک آدمی دوسرے سے اُن کے نیک کاموں کی وجہ سے محبت کرتا ہے اور اس کی طرح عمل نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اُن کے ساتھ ہے جن سے محبت رکھتا ہے۔

ف۔ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے لہٰذا مسلمان کو اللہ کے محبوب اور پیارے بندوں سے محبت رکھنی چاہیے۔ محبت اسی وقت ممکن ہے کہ ان کے منصب کو تسلیم کیا جائے۔ جب تک کسی کا اعلیٰ منصب اذہان میں نہ سما جائے یا اس سے کسی بہت بڑے فائدے کی امید نہ ہو اس وقت تک انسان کا ذہن کسی کی محبت پر آمادہ ہی کب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقربین کو جانا پہچانا ایسا ہے کہ حق تعالیٰ قدر و مراتب تسلیم کئے ہیں۔ لہٰذا اپنے فائدے کے لیے اپنی اُخروی زندگی سنوارنے کے لیے ان سے محبت کرے۔ انہیں ان کے لیے تسلیم کرے اور اس لیے ان سے محبت رکھے کہ ولی قرآن کا ہوتا ہے اور نبی خدا نما ہوتا ہے۔ ولی کی صفات سے نبی کی صفات کا پتہ لگتا ہے اور نبی کی صفات سے خدا کی صفات کا ذہن میں تصور سماتا ہے۔ اسی لیے سرور دو عالم نے فرمایا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (٩:١١٩) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

بَابٌ ٥٢١ فِي الْمَشُوْرَةِ۔

مشورے کا بیان

١٦٨٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

ابن المثنیٰ، یحیٰی بن ابو بکیر، شیبان، عبدالملک بن عمیر، ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس سے مشورہ کیا گیا وہ امانت دار ہے۔

بَابٌ ٥٢٢ فِي الدَّالِّ عَلَى

نیکی کی طرف بلانے کا بیان

الخير.

ف۔ جب ایک آدمی کسی سے مشورہ لے تو وہ اس پر بھروسہ کر کے مشورہ لیتا ہے کہ یہ میرا بہت خیر خواہ ہے۔ مشورہ دینے والے کو چاہیے کہ اس اعتماد کو ٹھیس نہ لگنے دے اور بالکل درست اور ایسا مشورہ دے جس میں مشورہ لینے والے کا فائدہ ہو۔ اگر وہ جان بوجھ کر درست مشورہ نہ دے یا درست مشورہ دینے میں اس کی کوئی ذاتی غرض حائل ہو جائے تو اس نے خیانت کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٦٩٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي قَالَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلَكِنِ ائْتِ فُلَانًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْمِلَكَ فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ.

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس سواری نہیں ہے لہٰذا مجھے سواری مرحمت فرما دی جائے۔ فرمایا کہ میرے پاس تو تمہیں دینے کے لیے سواری نہیں ہے لیکن تم فلاں کے پاس جاؤ شاید وہ تمہیں سواری عطا کر دے۔ پس وہ اس کے پاس گیا تو اس نے سواری دے دی۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو یہ بات بتائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نیک بات بتائی تو اس کے لیے بھی نیکی کرنے

باب ٥٢٣ فِي الْهَوَى.

نفسانی خواہش کا بیان

١٦٩١۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ نَا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ.

حیوۃ بن شریح، بقیہ، ابو بکر بن ابی مریم، خالد بن محمد ثقفی، بلال بن ابی الدرداء، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی چیز کی محبت آدمی کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

باب ٥٢٤ فِي الشَّفَاعَةِ.

سفارش کا بیان

١٦٩٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْفَعُوا إِلَيَّ لِتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پاس سفارش کرو تاکہ تمہیں ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ جو چاہے اپنے نبی کی زبان سے فیصلہ کرواتا ہے۔

باب ٥٢٥ فِي الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ.

جو خط کو اپنے نام سے شروع کرے

١٦٩٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ

احمد بن حنبل، ہشیم، منصور، ابن سیرین، احمد نے ایک

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ مَرَّةً يَعْنِي هُشَيْمًا عَنْ بَعْضِ وُلْدِ الْعَلَاءِ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ كَانَ عَامِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ۔

وغیرہ کہا ہے ہشیم، ابن العلاء سے کہ حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے بحرین کے عامل تھے کہ جب وہ اُن کی طرف خط لکھتے تو اپنے نام سے ابتدا کرتے۔

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ نَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِاسْمِهِ۔

ابن سیرین نے ابن العلاء سے روایت کی ہے کہ حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے عریضہ لکھا تو اپنے نام سے شروع کیا۔

بَابٌ ۵۳۶ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى الذِّمِّيِّ

ذمی کے لیے خط کیسے لکھا جائے؟

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى هِرَقْلَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى وَقَالَ ابْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ۔

عبیداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرقل کے نام گرامی نامہ لکھا کہ محمد رسول اللہ کی طرف سے ہرقل کے نام جو روم کا عظیم فرد ہے۔ سلام اُس پر جس نے ہدایت کا راستہ اپنایا۔ ابن یحییٰ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسفیان نے انہیں بتایا کہ ہم ہرقل کے پاس پہنچے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگوایا تو اس میں تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ محمد رسول اللہ کی طرف سے ہرقل کے نام جو روم کا عظیم فرد ہے۔ سلام اُس پر جو جس نے راہِ ہدایت اختیار کی۔ امّا بعد۔

بَابٌ ۵۳۷ فِيْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا بیان

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ نَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ سُهَيْلُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیٹا اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں دے سکتا مگر یہ کہ اُسے غلام پائے اور خرید کر آزاد کر دے۔

مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ.

١٦٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِي الْحَارِثُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا.

حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ ایک عورت میرے نکاح میں تھی اور میں اُسے پسند کرتا تھا جب کہ حضرت عمر اُسے ناپسند فرماتے تھے۔ اُنھوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو لیکن میں نے انکار کیا۔ پس حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے طلاق دے دو۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس حکم سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر باپ حکم دے تو بیوی کو طلاق دے دینی چاہیے ورنہ باپ کا نافرمان شمار ہوگا۔ آج جبکہ اسلام سے ہماری وابستگی برائے نام رہ گئی تو اکثر یہی دیکھنے میں آتا ہے کہ بیویوں کے کہنے پر ماں باپ کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ والدین کے نافرمان بننا منظور کر لیتے ہیں لیکن کوشش کرتے ہیں کہ بیوی کے فرمان بردار ہونے میں فرق نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے زمانہ کو بھی دینی فہم عطا فرمائے۔ آمین۔

١٦٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ رَجُلٌ مَوْلَاهُ مِنْ فَضْلٍ هُوَ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِيَّاهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَضْلُهُ الَّذِي مَنَعَهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ.

بہز بن حکیم کے دادا جان سے ان کے والد محترم نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا اپنی والدہ سے، پھر والدہ سے، پھر والدہ سے، پھر اپنے باپ سے پھر جو سب سے قریب ہو، پھر جو قریب ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے آزاد کردہ غلام سے زائد از ضرورت مال مانگے جو اُس کے پاس ہو اور وہ انکار کر دے مگر قیامت کے روز وہی مال جس کا انکار کیا گنجے سانپ کی شکل میں اس کے پاس آئے گا۔

١٦٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ نَا كُلَيْبُ بْنُ مَنْفَعَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ وَمَوْلَاكَ الَّذِي يَلِي ذَلِكَ حَقًّا وَاجِبًا وَرَحِمًا مَوْصُولَةً.

کلیب بن منفعہ کے دادا جان نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا کہ اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بہن، اپنے بھائی اور اپنے آزاد کرنے والے کا حق واجب ہے اور صلہ رحمی کرنا چاہیے۔

١٧٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَنَا ح وَحَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى

محمد بن جعفر بن زیاد ——— عباد بن موسیٰ ابراہیم بن سعد، اُن کے والد ماجد، حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت عبداللہ

ثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن حميد بن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أكبر الكبائر أن يلعن الرجل والديه قيل يا رسول الله كيف يلعن الرجل والديه قال يلعن أبا الرجل فيلعن أباه ويلعن أمه فيلعن أمه.

بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ بہت ہی بڑے گناہوں سے ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! آدمی اپنے والدین پر کیسے لعنت کرتا ہے؟ فرمایا کہ کسی آدمی کے باپ پر لعنت اور وہ اس کے باپ پر لعنت کرے۔ یہ کسی کی ماں پر لعنت کرے اور وہ اس کی ماں پر لعنت کرے۔

١٧٠١- حدثنا إبراهيم بن مهدي وعثمان ابن أبي شيبة ومحمد بن العلاء المعنى قالوا ثنا أبو عبد الله بن إدريس عن عبد الرحمن ابن سليمان عن أسيد بن علي بن عبيد مولى بني ساعدة عن أبيه عن أبي أسيد مالك بن ربيعة الساعدي قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ جاءه رجل من بني سلمة فقال يا رسول الله هل بقي من بر أبوي شيء أبرهما به بعد موتهما قال نعم الصلوة عليهما والاستغفار لهما وإنفاذ عهدهما من بعدهما وصلة الرحم التي لا توصل إلا بهما وإكرام صديقهما.

ابراہیم بن مہدی اور عثمان بن ابو شیبہ اور محمد بن العلاء، ابو عبداللہ بن ادریس، عبدالرحمٰن بن سلیمان، اسید بن علی بن عبید مولیٰ بنی ساعدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ کیا والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ نیکی کرنے کی کوئی صورت باقی ہے؟ فرمایا۔ ہاں، ان کے لیے دعا و استغفار کرنا، ان کے بعد ان کے عہد کو پورا کرنا، اس رشتے کو جوڑنا جو ان کی وجہ سے جڑتا تھا اور ان کی دوستوں کی تعظیم و تکریم کرنا۔

١٧٠٢- حدثنا أحمد بن منيع ثنا أبو النضر ثنا الليث بن سعد عن يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أبر البر صلة المرء أهل ود أبيه بعد أن يولي.

احمد بن منیع، ابو النضر، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرے اس کی وفات کے بعد۔

١٧٠٣- حدثنا ابن المثنى ثنا أبو عاصم ثنا جعفر بن يحيى بن عمارة بن ثوبان أنا عمارة بن ثوبان أن أبا الطفيل أخبره قال

عمارہ بن ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم فرماتے ہوئے دیکھا۔ حضرت

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمِلُ عَظْمَ الْجَزُورِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هٰذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ۔

ابو الطفیل کا بیان ہے کہ اُن دنوں میں لڑکا تھا اور اونٹوں کی ہڈیاں اٹھایا کرتا تھا۔ اسی دوران ایک عورت آئی یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب پہنچی تو آپ نے اُس کے لیے اپنی چادر بچھا دی۔ کسی نے کہا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ حضور کی ماں ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا يَوْمًا فَأَقْبَلَ أَبُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْآخَرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

عمرو بن حارث نے عمر بن سائب سے روایت کی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کا رضاعی باپ آ گیا۔ آپ نے اُن کے لیے کپڑے کا ایک حصہ بچھا دیا تو وہ اُس پر بیٹھ گئے۔ پھر رضاعی ماں آئیں تو اُن کے لیے کپڑے کا دوسرا حصہ بچھا دیا تو وہ اُس پر بیٹھ گئیں۔ پھر رضاعی بھائی آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اسے اپنے سامنے بٹھا لیا۔

ف۔ معلوم ہوا کہ اپنے کسی بڑے، معزز یا متعلق کے آنے پر آدمی کھڑا ہو کر اس کے لیے تعظیماً قیام کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ یہ عزت افزائی اور ادب و احترام کی نشانی ہے جس کے باعث محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۵۲۸ فِي فَضْلِ مَنْ عَالَ يَتَامٰى — یتیموں کی پرورش کرنے کی فضیلت

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنِ ابْنِ حُدَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَعْنِي الذُّكُورَ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ يَعْنِي الذُّكُورَ۔

عثمان اور ابو بکر پسران ابو شیبہ، ابو معاویہ، ابو مالک اشجعی، ابن حدیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کی بچی ہو تو اس کو زندہ درگور نہ کرے، اُسے ذلیل نہ کرے اور اپنے بیٹے کو اُس پر ترجیح نہ دے۔ اور یعنی الذکور بھی کہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا۔ عثمان نے الذکور کا ذکر نہیں کیا۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا خَالِدٌ ثَنَا سُهَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْشٰى

مسدد، خالد، سہیل بن ابو صالح، سعید اعشیٰ یعنی سعید بن عبد الرحمٰن بن مکمل الزہری، ایوب بن بشیر انصاری نے حضرت ابو سعید

قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُكْمِلٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

(حضرت ابو سعید) خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں ادب سکھایا، اُن کی شادی کی اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہا تو ایسے شخص کے لیے جنت ہے۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَاهُ قَالَ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ.

یوسف بن موسیٰ، جریر نے سہیل سے اسی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ تین بہنیں یا تین بیٹیاں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں۔

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بِالْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوا أَوْ مَاتُوا.

مسدد، یزید، نہاس، شداد ابو عمار نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اور کالے رخساروں والی عورت قیامت میں یوں ہوں گے۔ چنانچہ درمیانی اور شہادت والی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ ایسی عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ عزت و جمال والی ہو لیکن اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے اپنے نفس کو روکے رکھا یہاں تک کہ وہ بڑے ہو گئے یا فوت ہو گئے۔

ف۔ جس عورت کا خاوند چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر مر جائے جن کو سنبھالنے والا اور ان کی خاطر محنت پرورش کرنے والا کوئی نہ ہو، لہٰذا وہ عورت بچوں کی وجہ سے دوسرا نکاح نہیں کرتی۔ سو تکلیفیں اٹھا کر اُن بچوں کی پرورش میں مشغول رہتی ہے۔ ایسی عورت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا کہ جنت میں وہ مجھ سے اتنا ہی قریب ہو گی جتنی یہ انگلیاں ایک دوسری سے قریب ہیں۔ مراد انتہائی قرب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ١٢٩ فِي مَنْ ضَمَّ يَتِيمًا.

یتیم کو اپنے ساتھ ملا لینے والے کا بیان

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَقَرَنَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ.

محمد، عبدالعزیز یعنی ابن ابی حازم کے والد ماجد نے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ چنانچہ آپ نے بیچ کی درمیانی اور انگوٹھے کے پاس والی انگلی کو ملا کر دکھایا۔

بَابٌ ۵۵ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

ہمسائے کے حقوق کا بیان

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى قُلْتُ لَيُوَرِّثَنَّهُ۔

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہ ہے کہ جبریل برابر مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے کہا کہ ضرور ہمسائے سے میراث دلائیں گے۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيرٍ أَبِي إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ ذَبَحَ شَاةً فَقَالَ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِي الْيَهُودِيِّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بکری ذبح کی تو فرمایا۔ کیا تم نے میرے یہودی ہمسائے کے لیے ہدیہ بھیجا ہے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبریل برابر مجھے ہمسایے کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ شاید اسے وارث بنا دیں گے۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو جَارَهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاصْبِرْ فَأَتَاهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيقِ فَطَرَحَ مَتَاعَهُ فِي الطَّرِيقِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيُخْبِرُهُمْ خَبَرَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهُ فَعَلَ اللهُ بِهِ وَفَعَلَ فَجَاءَ إِلَيْهِ جَارُهُ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ لَا تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے ہمسائے کی شکایت کرنے آیا۔ فرمایا کہ جاؤ صبر کرو۔ وہ دوسری یا تیسری دفعہ حاضر ہوا تو فرمایا۔ جاؤ اور اپنا سامان نکال کر راستے میں رکھ دو۔ پس اُس نے اپنا سامان راستے میں رکھ دیا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا تو اُس نے انہیں وجہ بتا دی۔ لوگ اُس پر لعنت کرنے لگے اور بُرا بھلا کہنے لگے۔ پس اُس کا ہمسایہ اُس کے پاس آیا اور اُس سے کہا۔ واپس چلیے، اب آپ میری ایسی کوئی حرکت نہیں دیکھیں گے جو آپ کو ناپسند ہو۔

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور آخری دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

١٧١٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ بِأَيِّهِمَا أَبْدَأُ قَالَ بِأَدْنَاهُمَا بَابًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ طَلْحَةُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ۔

مسدد، سعید بن منصور، حارث بن عبید، ابو عمران جونی، طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں تو کس سے ابتدا کروں؟ فرمایا کہ دونوں میں سے جس کا دروازہ زیادہ نزدیک ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے اس حدیث میں طلحہ کے متعلق فرمایا کہ وہ قریش کے ایک فرد تھے۔

ف۔ ہمسائے سارے ہی حسن سلوک کے مستحق ہیں لیکن جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو وہ حسن سلوک کا دوسروں کی نسبت اتنا ہی زیادہ مستحق ہے۔ مثلاً مخالفت کے وقت ہمسایوں میں سے ان گھروں کا حق زیادہ ہے جن کے دروازے زیادہ نزدیک ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ١٥٥ فِي حَقِّ الْمَمْلُوكِ

مملوک کے حقوق کا بیان

١٧١٥۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

زہیر بن حرب، عثمان بن ابوشیبہ، محمد بن فضیل، مغیرہ، ام موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا۔ نماز، نماز اور اپنے غلام لونڈی کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔

١٧١٦۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ غَلِيظٌ وَعَلٰى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ كُنْتَ أَخَذْتَ الَّذِي عَلٰى غُلَامِكَ فَجَعَلْتَهُ مَعَ هٰذَا فَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَ غُلَامَكَ ثَوْبًا غَيْرَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي كُنْتُ سَابَبْتُ رَجُلًا وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَشَكَانِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ فَضَّلَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللّٰهِ۔

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ربذہ کے مقام پر دیکھا ان کے اوپر موٹی چادر تھی بلکہ اسی طرح کی ان کے غلام کے اوپر تھی۔ لوگوں نے کہا۔ اے ابوذر! آپ غلام سے چادر کیوں نہیں لے لیتے تاکہ اس کے ساتھ مل کر آپ کا جوڑا پورا ہو جائے اور غلام کو دوسرا کپڑا پہنا دیجئے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا۔ میں نے ایک آدمی کو برا بھلا کہا جس کی ماں عجمی تھی اور میں نے اسے ماں کی گالی دے دی۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میری شکایت کر دی۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابوذر! تم میں جاہلیت کی بو باقی ہے۔ یہ بھی تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت دی ہے۔ پس جس سے تمہارا نباہ نہ ہو اسے فروخت کر دیا کرو اور اللہ کی مخلوق کو تکلیف نہ پہنچایا کرو۔

١٧١٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ

معرور کا بیان ہے کہ ربذہ کے مقام پر ہم حضرت ابوذر

نا الاعمش عن المعرور قال دخلنا على أبي ذر بالربذة فإذا عليه برد وعلى غلامه مثله فقلنا يا أبا ذر لو أخذت برد غلامك إلى بردك فكانت حلة وكسوته ثوبا غيره قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إخوانكم جعلهم الله تحت أيديكم فمن كان أخوه تحت يده فليطعمه مما يأكل وليكسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه فإن كلفه ما يغلبه فليعنه قال أبو داود رواه ابن نمير عن

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے اوپر چادر تھی اور ان کے غلام پر بھی اسی طرح کی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اے حضرت ابوذر! آپ غلام سے چادر لے کر اپنی چادر کے ساتھ جوڑا بنا لیتے اور اسے دوسرا کپڑا پہنا دیتے۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تمہارے بھائی جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا تو جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو اسے کھلائے جو آپ کھائے اور اسے پہنائے جو آپ پہنے اور جیسا کام نہ لے جو اسے عاجز کر دے اور مشکل کام اس کے سپرد کرے تو خود بھی اس کی مدد کرے — امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن نمیر نے اعمش سے اسی طرح۔

١٧١٨ - حدثنا محمد بن العلاء نا ح ونا ابن المثنى قال نا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي مسعود الأنصاري قال كنت أضرب غلاما لي فسمعت من خلفي صوتا اعلم أبا مسعود قال ابن المثنى مرتين لله أقدر عليك منك عليه فالتفت فإذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله هو حر لوجه الله قال أما إنك لو لم تفعل للفعتك النار أو لمستك النار

محمد بن علاء — ابن المثنیٰ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے غلام کو پیٹ رہا تھا کہ پیچھے سے آواز آئی۔ اے ابو مسعود! جان لو۔ ابن المثنیٰ نے کہا کہ دو مرتبہ کہ جتنا تمہیں اس پر اختیار ہے اللہ تعالیٰ اس سے بہت زیادہ تمہارے اوپر اختیار رکھتا ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔ فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ تمہیں چمٹ جاتی۔

١٧١٩ - حدثنا أبو كامل نا عبد الواحد عن الأعمش بإسناده ومعناه نحوه قال كنت أضرب غلاما لي بالسوط ولم يذكر أمر العتق

ابو کامل، عبد الواحد نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا اور آزاد کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

١٧٢٠ - حدثنا محمد بن عمرو الرازي نا جرير عن منصور عن مجاهد عن مورق عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لاءمكم من مملوكيكم فأطعموه مما تأكلون واكسوه مما

محمد بن عمرو رازی، جریر، منصور، مجاہد، مورق، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو تمہارے مزاج کے مطابق ہوں انہیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور جو ان میں سے تمہارے مزاج کے مطابق

تَكْسُونَ وَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ مِنْهُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللهِ۔

تو بیچو، انہیں فروخت کر دو اور اللہ کی مخلوق کو تکلیف نہ دو۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ عَنْ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ عَنْ عَمِّهِ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ۔

ابراہیم بن موسیٰ، عبدالرزاق، معمر، عثمان بن زفر، رافع بن مکیث، اُن کے چچا جان حارث بن رافع بن مکیث نے حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو صلح حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا سلوک باعثِ اطمینان اور بُرا سلوک بدبختی ہے۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى نَا بَقِيَّةُ نَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ عَنْ عَمِّهِ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ جُهَيْنَةَ قَدْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ۔

ابن المصفیٰ، بقیہ، عثمان بن زفر، محمد بن خالد بن رافع بن مکیث نے اپنے چچا جان حارث بن رافع بن مکیث سے روایت کی ہے اور حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہینہ سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں شامل ہوئے تھے۔ اُن کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا سلوک کرنا باعثِ اطمینان اور بُرا سلوک کرنا بدبختی کی علامت ہے۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَهَذَا حَدِيثُ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ ثُمَّ أَعَادَ إِلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ اعْفُوا عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

احمد بن سعید ہمدانی اور احمد بن عمرو بن سرح، یہ حدیث ہمدانی سے ہے اور زیادہ مکمل ہے، ابن وہب، ابوہانی خولانی، عباس بن جلید حجری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم خادم سے کہاں تک درگزر کریں؟ آپ خاموش رہے۔ اُس نے پھر اپنی عرض دہرائی۔ آپ خاموش رہے۔ جب تیسری بار دریافت کیا تو فرمایا۔ روزانہ اُس سے ستر بار درگزر کیا کرو۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ

ابراہیم بن موسیٰ رازی ——— مؤمل بن الفضل

أنا ح وثنا مؤمل بن الفضل الحراني قال ثنا عيسى ثنا فضيل عن ابن أبي نعم عن أبي هريرة قال حدثني أبو القاسم نبي التوبة صلى الله عليه وسلم قال من قذف مملوكه وهو بريء مما قال جلد له يوم القيامة حدا قال مؤمل ثنا عيسى عن الفضيل يعني ابن غزوان۔

مؤمل، عیسیٰ، فُضَیل، ابو نعیم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ابو القاسم نبی التوبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے اور وہ اس سے بری ہو تو قیامت کے روز اس شخص کو حدِ قذف کے کوڑے مارے جائیں گے۔ مؤمل، عیسیٰ نے اسے فُضیل ابن غزوان سے روایت کیا ہے۔

۱۷۲۵۔ حدثنا مسدد ثنا اسمعيل بن عياش عن حصين عن هلال بن يساف قال كنا نزولا في دار سويد بن مقرن وفينا شيخ فيه حدة ومعه جارية فلطم وجهها فما رأيت سويدا أشد غضبا منه في ذلك اليوم قال عجز عليك إلا حر وجهها لقد رأيتنا سابع سبعة من ولد مقرن وما لنا إلا خادم فلطم أصغرنا وجهها فأمرنا النبي صلى الله عليه وسلم بعتقها۔

ہلال بن یساف کا بیان ہے کہ ہم حضرت سُوید بن مقرن کے گھر میں ٹھہرے ہوئے تھے اور ہم میں ایک بوڑھا تیز مزاج تھا جس کے پاس ایک لونڈی تھی۔ اُس نے لونڈی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ میں نے حضرت سُوید کو اس قدر غصے میں کبھی نہیں دیکھا جتنا اُس روز غضبناک تھے۔ تم اس کی تلافی سے عاجز ہو مگر یہ کہ اسے آزاد کر دو۔ میں نے خود دیکھا کہ میں حضرت مقرن کے سات بیٹوں میں سے ایک تھا اور ہمارا ایک ہی خادم تھا۔ ہمارے سب سے چھوٹے بھائی نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔

۱۷۲۶۔ حدثنا مسدد ثنا يحيى عن سفيان حدثني سلمة بن كهيل ثنا معاوية ابن سويد بن مقرن قال لطمت مولى لنا فدعاه أبي ودعاني فقال اقتص منه فإنا معشر بني مقرن كنا سبعة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وليس لنا إلا خادم فلطمها رجل منا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعتقوها قالوا إنه ليس لنا خادم غيرها قال فلتخدمهم حتى يستغنوا فإذا استغنوا فليعتقوها۔

معاویہ بن سُوید بن مقرن کا بیان ہے کہ اپنے آزاد کردہ غلام کو میں نے طمانچہ مارا تو میرے والد محترم نے اسے اور مجھے بُلا کر فرمایا کہ اس سے قصاص لو کیونکہ ہم بنی مقرن کے افراد ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ہمارے پاس صرف ایک خادم ہوتا تھا۔ ہم میں سے ایک نے اسے طمانچہ مارا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی خادم نہیں ہے۔ فرمایا کہ ان کے غنی ہونے تک خدمت کرے اور جب غنی ہو جائیں تو آزاد کر دیا جائے۔

۱۷۲۷۔ حدثنا مسدد وأبو كامل قالا ثنا أبو عوانة عن فراس عن أبي صالح ذكوان عن زاذان قال أتيت ابن عمر وقد

زاذان کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا تھا۔ پس انہوں نے زمین سے تنکا یا کوئی اور چیز اٹھائی

أَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ۔

اور فرمایا کہ اسے آزاد کرنے میں میرے لیے اس کے برابر بھی ثواب نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اپنے غلام یا لونڈی کو طمانچہ یا کوئی اور چیز ماری تو اس کا یہی کفارہ ہے کہ اُسے آزاد کر دے۔

بَابُ ۵۵۲ فِي الْمَمْلُوكِ إِذَا نَصَحَ۔

مملوک کے خیرخواہی کرنے کا بیان

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غلام جب اپنے مالک کی خیرخواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے تو اس کے لیے دوگنا ثواب ہے۔

ف۔ اب ظاہری غلامی کا دور تو بفضلہ تعالیٰ اسلام کی برکت سے نہیں رہا لیکن خیرخواہی کا دور قائم ہے۔ لہٰذا جو مزدور اپنے آجر کا، جو آجر اپنے مزدور کا، جو ماتحت اپنے افسر کا، جو افسر اپنے ماتحت کا، جو حکمران اپنی رعیت کا اور جو رعیت اپنے حکمران کا خیرخواہ ہے اور خدا کی عبادت بھی کرے تو اُسے دگنا ثواب ملے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

بَابُ ۵۵۳ فِي مَنْ خَبَّبَ مَمْلُوكًا عَلَى مَوْلَاهُ۔

جو مملوک کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِئٍ أَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا۔

حسن بن علی، زید بن حباب، عمار بن رزیق، عبداللہ بن عیسیٰ، عکرمہ، یحییٰ بن یعمر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی کی بیوی یا اس کے غلام لونڈی کو بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بَابُ ۵۵۴ فِي الْاِسْتِئْذَانِ

اجازت طلب کرنے کا بیان

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے مارنے کے لیے تیر لے کر اُٹھے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ گویا میں اب اللہ

أَوْ مَشَاقِصَ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُسے مارنے کے لیے اٹھاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَقَدْ هَدَرَتْ عَيْنُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے کسی کے گھر میں جھانکا اور انہوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اُس کی آنکھ کا قصاص نہیں ہے۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ وَلِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا إِذْنَ.

ربیع بن سلیمان موذن، ابن وہب، سلیمان بن بلال، کثیر، ولید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب گھر میں جھانک لیا تو اجازت کہاں رہی۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ نَا رَوْحٌ ح وَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ وَجَدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَدَخَلْتُ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي ابْنُ صَفْوَانَ بِهَذَا أَجْمَعَ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ وَقَالَ يَحْيَى أَيْضًا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلَدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ.

یحییٰ بن حبیب، روح ——— ابن بشار، ابوعاصم، ابن جریج، عمرو بن ابوسفیان، عمرو بن عبداللہ بن صفوان، کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ، ہرن اور ککڑیاں دے کر بھیجا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں تھے۔ میں حاضر ہوا اور سلام نہ کیا تو فرمایا کہ واپس جاؤ اور السلام علیکم کہو۔ یہ حضرت صفوان بن اُمیہ کے مسلمان ہونے کے بعد کی بات ہے۔ عمرو کا بیان ہے کہ مجھے ابن صفوان نے کلدہ بن حنبل کے واسطے سے یہ واقعہ بتایا اور یہ نہیں کہا کہ میں نے اُن سے سُنا۔ یحییٰ بن حبیب نے اُمیہ بن صفوان کہا اور یہ نہیں کہا کہ میں نے کلدہ بن حنبل سے سُنا اور اسی طرح یحییٰ کو عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے بتایا اور اُنہیں کلدہ بن حنبل نے خبر دی۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا

ربعی کا بیان ہے کہ بنی عامر کے ایک شخص نے نبی کریم

ابو الاحوص عن منصور عن ربعي قال نا رجل من بني عامر انه استأذن على النبي صلى الله عليه وسلم وهو في بيت فقال أألج فقال النبي صلى الله عليه وسلم لخادمه اخرج إلى هذا فعلمه الاستئذان فقل له قل السلام عليكم أأدخل فسمعه الرجل فقال السلام عليكم أأدخل فأذن له النبي صلى الله عليه وسلم فدخل

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ آپ کاشانۂ اقدس میں تھے۔ اس نے کہا۔ کیا میں اندر آجاؤں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خادم سے فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ اور اجازت لینے کا طریقہ بتاؤ کہ کہو: السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں؟ اس آدمی نے بھی سن لیا اور عرض گزار ہوا۔ السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اجازت مرحمت فرمادی تو وہ اندر داخل ہو گیا۔

۱۷۳۵ حدثنا عثمان بن ابي شيبة قال نا جرير ح وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة نا حفص عن الاعمش عن طلحة عن هزيل قال جاء رجل قال عثمان سعد بن ابي وقاص فوقف على باب النبي صلى الله عليه وسلم يستأذن فقام على الباب قال عثمان مستقبل الباب فقال له النبي صلى الله عليه وسلم هكذا عنك او هكذا فانما الاستئذان من النظر

عثمان بن ابو شیبہ، جریر ——— ابوبکر بن ابو شیبہ، حفص، اعمش، طلحہ، ہزیل کا بیان ہے کہ ایک آدمی آیا۔ عثمان نے کہا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دروازے پر ٹھہرے اور اجازت مانگنے کے لیے دروازے پر کھڑے ہو گئے عثمان نے کہا کہ دروازے کے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ سامنے کھڑے نہ ہو بلکہ ادھر یا ادھر کھڑے ہوا کرو کیونکہ اجازت لینا تو نظر کی وجہ سے ہے۔

۱۷۳۶ حدثنا هارون بن عبد الله نا ابو داود الحفري عن سفيان عن الاعمش عن طلحة بن مصرف عن رجل عن سعد نحوه عن النبي صلى الله عليه وسلم

ہارون بن عبداللہ، ابوداؤد حفری، سفیان، اعمش، طلحہ بن مصرف، ایک آدمی نے حضرت سعد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔

۱۷۳۷ حدثنا هناد بن السري عن ابي الاحوص عن منصور عن ربعي بن حراش قال حدثت ان رجلا من بني عامر استأذن على النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال ابو داود وكذلك حدثنا مسدد نا ابو عوانة عن منصور لم يقل عن رجل من بني عامر

ہناد بن السری، ابوالاحوص، منصور، ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ بنی عامر کے ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور حسب اسی طرح حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی مسدد، ابوعوانہ نے منصور سے اور یہ نہیں کہا کہ بنی عامر کے آدمی نے۔

۱۷۳۸ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا

عبید اللہ بن معاذ، ان کے والد ماجد، شعبہ، منصور

أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَسَمِعْتُهُ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ.

بَابُ ۵۵۵ كَمْ مَرَّةً يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي الْاِسْتِئْذَانِ.

١٧٣٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ أَبُو مُوسَى فَزِعًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَفْزَعَكَ قَالَ أَمَرَنِي عُمَرُ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي قُلْتُ قَدْ جِئْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ قَالَ لَتَأْتِيَنِّي عَلَى هَذَا بِالْبَيِّنَةِ قَالَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ مَعَهُ فَشَهِدَ لَهُ.

١٧٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ ثَلَاثًا فَقَالَ يَسْتَأْذِنُ أَبُو مُوسَى يَسْتَأْذِنُ الْأَشْعَرِيُّ يَسْتَأْذِنُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَرَجَعَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عُمَرُ مَا رَدَّكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ قَالَ ائْتِنِي بِبَيِّنَةٍ عَلَى هَذَا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ هَذَا أُبَيٌّ فَقَالَ أُبَيٌّ يَا عُمَرُ لَا تَكُنْ عَذَابًا عَلَى

ربعی نے بنی عامر کے ایک شخص سے روایت کی کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی۔ اسے معنًا روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے سن لیا تو عرض گزار ہوا۔ السلام علیکم کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟

اجازت طلب کرتے وقت کتنی دفعہ سلام کرے؟

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابو موسیٰ گھبرائے ہوئے آئے۔ ہم نے کہا کہ آپ کیوں گھبرا رہے ہیں؟ کہا کہ حضرت عمر نے مجھے بلایا تھا۔ میں حاضر ہوا اور تین دفعہ اجازت مانگی لیکن مجھے اجازت نہیں ملی تو میں لوٹ گیا۔ فرمایا کہ آپ میرے پاس کیوں نہیں آئے تھے؟ میں نے کہا۔ میں آیا اور تین دفعہ اجازت مانگی لیکن مجھے اجازت نہیں ملی حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی تین دفعہ اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو لوٹ آئے۔ فرمایا کہ اس ارشاد کا میرے پاس کوئی گواہ لائیے۔ حضرت ابو سعید نے کہا کہ آپ کے ساتھ نہیں جائے گا مگر جو قوم میں سب سے چھوٹا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید ان کے ساتھ گئے اور اس بات کی شہادت دی۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت عمر کے پاس گئے اور تین دفعہ اجازت مانگتے ہوئے کہا۔ ابو موسیٰ اجازت مانگتا ہے، اشعری اجازت مانگتا ہے، عبد اللہ بن قیس اجازت مانگتا ہے لیکن انہیں اجازت نہ ملی تو لوٹ آئے۔ حضرت عمر نے انہیں بلوایا کہ آپ کیوں لوٹ گئے تھے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تم تین دفعہ اجازت مانگو۔ اگر اجازت مل جائے تو بہتر ورنہ لوٹ آؤ۔ فرمایا کہ اس پر میرے پاس گواہ لاؤ۔ وہ چلے گئے۔ پھر لوٹے تو کہا۔ یہ ابی بن کعب ہیں۔ حضرت ابی نے کہا۔ اے عمر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے عذاب نہ بنیے۔ حضرت

أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَكُوْنُ عَذَابًا عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بنتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے ہرگز عذاب نہیں بنوں گا۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ نَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوْسٰى اسْتَأْذَنَ عَلٰى عُمَرَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيْهِ فَانْطَلَقَ بِأَبِيْ سَعِيْدٍ فَشَهِدَ لَهٗ فَقَالَ أَخَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَلٰكِنْ سَلِّمْ مَا شِئْتَ وَلَا تَسْتَأْذِنْ۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ پھر وہی واقعہ بیان کرتے ہوئے اس میں کہا۔ پس حضرت ابوسعید کو ساتھ لے گئے اور انھوں نے گواہی دی۔ حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھے معلوم نہ ہوسکا کیونکہ بازاروں کی خرید و فروخت نے مجھے مشغول رکھا۔ اب آپ سلام کرلیا کریں جتنی دفعہ چاہیں اور اجازت طلب نہ کیا کریں۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ نَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ نَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِيْ مُوْسٰى إِنِّيْ لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلٰكِنَّ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيْدٌ۔

زید بن اخزم، عبدالقاہر بن شعیب، ہشام، حمید بن ہلال، ابوبردہ نے اپنے والد ماجد سے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ حضرت عمر نے حضرت ابوموسیٰ سے فرمایا کہ میں آپ کو جھوٹا نہیں کہتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنے کا معاملہ نازک ہے۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ فِيْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِيْ مُوْسٰى أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلٰكِنْ خَشِيْتُ أَنْ يَّتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے اپنے کئی علماء سے روایت کی اور اس میں کہا۔ حضرت عمر نے حضرت ابوموسیٰ سے کہا کہ میں آپ کو جھوٹا نہیں سمجھتا لیکن میں ڈرتا ہوں کہ لوگ اپنی باتوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب منسوب نہ کرنے لگیں۔

ف۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کرکے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے حدیثیں لکھنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا تھا۔ یہ بات غلط ہے۔ ہاں شروع ایام میں حدیث کی کتابت سے اکثر حضرات خدشہ محسوس کرتے تھے کہ کہاں قرآن و حدیث آپس میں خلط ملط نہ ہوجائیں۔ اسی لیے قرآن مجید کو بعد میں علیحدہ کیا گیا اور اسی کے مختلف نسخے مختلف شہروں میں پہنچائے گئے۔ اس کے بعد کتابتِ حدیث سے کوئی خدشہ نہ رہا۔ اب روایتِ حدیث کے سلسلے میں احتیاط کا مرحلہ باقی تھا۔ جس کا اندازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے اور یہی اس کا ارشاد گرامی۔ أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلٰكِنْ خَشِيْتُ أَنْ يَّتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کس طرح شاہد ہے کہ

سنا ہے کہ روایت حدیث کے کام پر ان چند لوگوں کی نظر گہری تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۴۳ - حدثنا محمد بن المثنى وهشام أبو مروان المعنى قالا نا الوليد بن مسلم نا الأوزاعي سمعت يحيى بن أبي كثير يقول حدثني محمد بن عبد الرحمن بن أسعد ابن زرارة عن قيس بن سعد قال زارنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في منزلنا فقال السلام عليكم ورحمة الله قال فرد سعد ردا خفيا فقال قيس فقلت ألا تأذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذره يكثر علينا من السلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام عليكم ورحمة الله فرد سعد ردا خفيا ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام عليكم ورحمة الله ثم رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم واتبعه سعد فقال يا رسول الله إني كنت أسمع تسليمك وأرد عليك ردا خفيا لتكثر علينا من السلام قال فانصرف معه رسول الله صلى الله عليه وسلم وأمر له سعد بغسل فاغتسل ثم ناوله ملحفة مصبوغة بزعفران أو ورس فاشتمل بها ثم رفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه وهو يقول اللهم اجعل صلواتك ورحمتك على آل سعد بن عبادة قال ثم أصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من الطعام فلما أراد الانصراف قرب له سعد حمارا قد وطأ عليه بقطيفة فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سعد يا قيس اصحب

محمد بن عبد الرحمن بن اسعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے تو فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ پس حضرت سعد نے آہستہ سے جواب دیا۔ چنانچہ حضرت قیس عرض گزار ہوئے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اجازت کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا چھوڑو ہم پر زیادہ سلامتی بھیجنے دو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ حضرت سعد نے پھر آہستہ جواب دیا۔ سہ بارہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوٹ گئے۔ حضرت سعد پیچھے گئے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں آپ کا سلام سنتا تھا اور آہستہ سے جواب دے رہا تھا، چاہتا تھا کہ آپ ہم پر زیادہ سلامتی بھیجیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ لوٹ آئے۔ حضرت سعد نے غسل کرنے کی التماس کی تو آپ نے غسل فرمایا۔ پھر ایک چادر پیش کی جو زعفران یا ورس سے رنگی ہوئی تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی: اے اللہ! سعد بن عبادہ کی آل میں برکت اور رحمت فرما۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ جب آپ نے لوٹنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کی خدمت میں گدھا پیش کیا گیا جس پر چادر پڑی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہو گئے تو حضرت سعد نے فرمایا۔ اے قیس! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جاؤ۔ حضرت قیس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم . .

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَيْسٌ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْكَبْ فَأَبَيْتُ ثُمَّ قَالَ إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ تَنْصَرِفَ قَالَ فَانْصَرَفْتُ قَالَ هِشَامٌ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَابْنُ سَمَاعَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ مُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ

١٧٢٥ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا نَا بَقِيَّةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ أَنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ سُتُورٌ۔

باب ٥٥٦ دَقِّ الْبَابِ عِنْدَ الْاِسْتِئْذَانِ

١٧٢٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنِ أَبِيهِ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَنَا قَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهُ۔

١٧٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلْتُ حَائِطًا فَقَالَ لِي أَمْسِكِ الْبَابَ فَضُرِبَ الْبَابُ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي حَدِيثَ

نے مجھ سے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ میں نے انکار کیا تو فرمایا۔ سوار ہو جاؤ یا واپس لوٹ جاؤ۔ پس میں واپس لوٹ گیا۔ ہشام ابو مروان نے اسے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کیا — امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عمر بن عبدالواحد و ابن سماعہ نے اوزاعی سے مرسلاً اور اس میں قیس بن سعد کا ذکر نہیں کیا۔

محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کے گھر جاتے تو دروازے کے سامنے منہ کر کے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور فرماتے۔ السلام علیکم السلام علیکم اور یہ اس لیے تھا کہ ان دنوں گھروں کے دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

اجازت طلب کرتے وقت دروازہ کھٹکھٹانا

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے والد ماجد کے قرضے کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ فرمایا کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں۔ فرمایا کہ میں میں کیا؟ گویا آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نافع بن عبدالحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلا یہاں تک کہ ایک باغ میں داخل ہوا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دروازے پر ٹھہرو اور دروازہ بند کر لو۔ میں نے کہا۔ کون ہے؟ وہ آگے باقی حدیث بیان کی — امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری والی حدیث۔ چنانچہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ نَحْوَ فِي الْبَابِ.

بَابٌ ۵۵۵ فِي الرَّجُلِ يُدْعَى أَيَكُونُ ذَلِكَ إِذْنَهُ.

جو بلایا جائے کیا یہی اُس کے لیے اجازت ہے؟

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ.

محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی کا قاصد ہی دوسرے آدمی کے لیے اجازت ہے۔

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ إِذْنٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُقَالُ قَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي رَافِعٍ.

ابو رافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ قاصد کے ساتھ آئے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے —— امام ابوداؤد نے فرمایا۔ کہتے ہیں کہ قتادہ کا ابو رافع سے سماع ثابت نہیں ہے۔

بَابٌ ۵۵۶ الِاسْتِئْذَانُ فِي الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ.

پردے کے تین وقتوں میں اجازت لینا

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ نَا ح وَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةَ الْإِذْنِ وَإِنِّي لَآمُرُ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَلِكَ رَوَاهُ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِهِ.

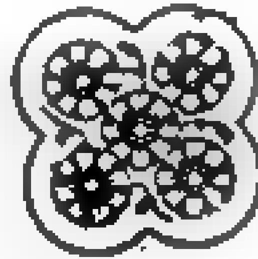
ابن السرح —— ابن الصباح بن سلیمان ابن عبدہ ابن عبدہ، سفیان، عبید اللہ بن ابو یزید سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ اکثر لوگ آیت اذن پر عملاً ایمان نہیں لائے جبکہ میں نے اپنی لونڈی کو بھی حکم دے رکھا ہے کہ مجھ سے اجازت لیا کرے —— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ اس کا حکم دیا کرتے تھے۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ تَرَى فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي أُمِرْنَا فِيهَا بِمَا أُمِرْنَا وَلَا يَعْمَلُ بِهَا أَحَدٌ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

ابو عمرو نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ چند عراق کے رہنے والے عرض گزار ہوئے کہ حضرت ابن عباس! اس آیت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جس میں ہمیں اجازت لینے کا حکم فرمایا گیا ہے کہ اجازت لیا کریں، اور اس پر کوئی ایک بھی عمل نہیں کرتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، "اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اجازت لیا کریں تمہارے غلام لونڈی اور وہ جو بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے تین وقتوں میں، —— نمازِ فجر سے پہلے

وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ أَوْ مِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ إِلَى عَلِيمٌ حَكِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللَّهَ حَلِيمٌ رَحِيمٌ بِالْمُؤْمِنِينَ يُحِبُّ السَّتْرَ وَكَانَ النَّاسُ لَيْسَ لِبُيُوتِهِمْ سُتُورٌ وَلَا حِجَالٌ فَرُبَّمَا دَخَلَ الْخَادِمُ أَوِ الْوَلَدُ أَوْ يَتِيمَةُ الرَّجُلِ وَالرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ فَأَمَرَهُمُ اللَّهُ بِالِاسْتِئْذَانِ فِي تِلْكَ الْعَوْرَاتِ فَجَاءَهُمُ اللَّهُ بِالسُّتُورِ وَالْخَيْرِ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَعْمَلُ بِذَلِكَ بَعْدُ۔

اور دوپہر کے وقت جب تم کپڑے اتار دیتے ہو اور نماز عشاء کے بعد۔ یہ تین تمہارے لیے پردے کے وقت ہیں۔ تم پر اور ان پر کوئی گناہ نہیں اس کے بعد جو تمہارے ملازم تمہارے پاس گھومتے پھرتے رہتے ہیں ... (۲۴: ۵۸) قعنبی نے اسے علیم حکیم تک پڑھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ۱
کہ اللہ تعالیٰ حلم والا اور مسلمانوں پر رحم فرمانے والا ہے۔ پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے اور لوگوں کے گھروں پر نہ تو پردے اور چلمنیں تھیں۔ بعض اوقات خادم یا بیٹا یا زیر پرورش یتیم لڑکی آدمی کے پاس آجاتی اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ مشغول ہوتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان وقتوں میں اجازت لے کر آنے کا حکم فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے پردے اور اچھے حالات میسر فرما دیئے تو بعد میں اس پر عمل کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا گیا۔



ابواب السلام

سلام کا بیان

باب ١٥٥ افشاء السلام

١٧٥٢ - حدثنا احمد بن ابي شعيب ثنا زهير ثنا الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا افلا ادلكم على امر اذا فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بينكم ـ

١٧٥٣ - حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عبد الله بن عمرو ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الاسلام خير قال تطعم الطعام وتقرأ السلام على من عرفت ومن لم تعرف ـ

سلام کو عام کرنا

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور ایمان کامل نہیں ہو گا جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ اسے کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

ابو الخیر نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اسلام میں کونسا کام بہتر ہے؟ فرمایا کہ کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ تمہاری اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔

ف - کھانا کھلانے سے مراد غریبوں، مسکینوں اور محتاجوں کو کھانا کھلانا ہے۔ مہمان نوازی کرنا بھی اسی میں ہے۔ غریب پروری پر اسلام میں بہت زور دیا گیا ہے۔ اسلام نے یہی حب الخير پر بہت زور دیا ہے تاکہ مسلمانوں کے امیر اپنے غریبوں کی پرورش اور دیکھ بھال سنبھالے رہیں اور مسلمان غریب ہو کر بھی اتنے غیرت مند رہیں کہ انہیں دوسروں کے آگے دستِ سوال دراز کرنا پڑے اور غیروں کے کسی معاملے پر بھی متفق نہ ہوں۔ آج جبکہ ہم نے قومی سطح پر سوچنا بند کر دیا اور خود غرض ہو کر خاندانی بننے کے فکر میں سرگرداں رہنے لگے تو ساری قوم میں بے چینی اور اضطراب کی لہر دوڑی ہوئی ہے۔ امیر غریبوں کے سرپرست نہ رہے تو غریبوں نے امیروں کی خیر خواہی سے ہاتھ کھینچ لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم دھاپ اور افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی کسی کا پرسانِ حال نہیں۔ زبان میں مٹھاس ہے لیکن دل میں بغض، زبان پر تحسین ہے لیکن دل میں کھوٹ۔ نام کے ساتھ حاجی، حافظ اور حضرت وغیرہ کے القاب ہیں لیکن عمل میں فراڈ۔ کھلانے سے بازی اور کھانے کے لیے تیار، دینے سے نفرت لیکن لینے سے پیار، خیر خواہی سے نفرت لیکن بدخواہی کا کاروبار، خیرات سے نفرت اور رشوت سے سروکار۔ چاہیے تو یہ تھا کہ دوسروں کو اپنے پاس سے کھلاتے رہتے اور ہر مسلمان بھائی کے خیر خواہ بن کر رہنا چاہتے اور اسے سلام کرتے خواہ جان پہچان ہوتی یا نہ ہوتی لیکن اب خیر خواہی کو فقدے سے سلام کیا جاتا ہے، بدخواہی کے بدلے بدلہ لیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقل دے کہ چند روزہ زندگی کے راحت و آرام کی خاطر اپنی ابدی زندگی کو برباد نہ کریں۔ اپنی عاقبت کو سنواریں اور دوسروں کو بھی آرام سے جینے دیں۔

جس کو تم بھول گئے یاد ہے تم بھی یکساں
میری طرف سے انہیں جاکے اُسے سلام دے

باب ۵۲۰ كَيْفَ السَّلَامُ

١٧٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُونَ۔

١٧٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَظُنُّ أَنِّي سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ أَتَى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرْبَعُونَ قَالَ هٰكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ۔

باب ۵۲۱ فِي فَضْلِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ

١٧٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَهْبٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ الْحِمْصِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ تَعَالَى مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ۔

باب ۵۲۲ مَنْ أَوْلَى بِالسَّلَامِ

١٧٥٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ

سلام کیسے کرنا چاہیے؟

ابو رجاء سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ آپ نے اسے جواب دیا تو وہ بیٹھ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس نیکیاں۔ دوسرے نے آکر کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ۔ آپ نے اسے جواب دیا تو وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ بیس نیکیاں۔ پھر تیسرے نے آکر کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ آپ نے اسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تیس نیکیاں۔

(اسحاق بن سوید رملی، ابن ابی مریم، نافع بن یزید، ابو مرحوم) سہل بن معاذ بن انس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسی طرح روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ پھر چوتھے نے آکر کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ آپ نے فرمایا کہ چالیس نیکیاں اور فضیلت (نیکیاں) اسی طرح بڑھتی جاتی ہے۔

پہلے سلام کرنے کی فضیلت

ابو سفیان حمصی نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر آدمی وہ ہیں جو پہلے سلام کرتے ہیں۔

...

کس کو سلام کرنا چاہیے؟

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور

الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو۔

۱۷۵۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ أَنَا رَوْحٌ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ.

یحییٰ بن حبیب، روح، ابن جریج، زیاد، ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن ابن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوار پیدل کو سلام کرے۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔

بَابُ ۱۶۱ھ فِي الرَّجُلِ يُفَارِقُ الرَّجُلَ ثُمَّ يَلْقَاهُ أَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ

جو دوسرے سے جدا ہو کر ملے تو پھر سلام کرے

۱۷۵۹ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، معاویہ بن صالح، ابو موسیٰ، ابو مریم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے۔ اگر دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے۔ پھر ملے تو دوبارہ اسے سلام کرے۔ معاویہ بن صالح کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبدالوہاب بن بخت، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بالکل اسی طرح۔

۱۷۶۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيَدْخُلُ عُمَرُ.

عباس عنبری، اسود بن عامر، حسن بن صالح، ان کے والد ماجد، سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ اپنے کاشانہ اقدس میں تھے چنانچہ کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا عمر اندر آ جائے؟

بَابُ ۱۶۲ھ فِي السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ.

لڑکوں کو سلام کرنے کا بیان

۱۷۶۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ

عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

علیہ وسلم لڑکوں کے پاس آئے وہ کھیل رہے تھے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔

١٧٦٢- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ نَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَنَسٌ انْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ فِي الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَرْسَلَنِي بِرِسَالَتِهِ وَقَعَدَ فِي ظِلِّ جِدَارٍ أَوْ قَالَ إِلَى جِدَارٍ حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ.

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم تک پہنچے اور میں لڑکوں میں ایک لڑکا تھا۔ پس آپ نے ہمیں سلام کیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے کسی کام بھیج دیا اور خود ایک دیوار کے سائے میں یا دیوار کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں آپ کے پاس واپس گیا۔

باب ٥٦٥ فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ.

عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

١٧٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

ابو بکر بن ابو شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابن ابو حسین، شہر بن حوشب نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم عورتیں تھیں تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

باب ٥٦٦ فِي السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ.

ذمیوں کو سلام کرنا

١٧٦٤- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الشَّامِ فَجَعَلُوا يَمُرُّونَ بِصَوَامِعَ فِيهَا نَصَارَى فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَبِي لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ.

سہیل بن ابو صالح کا بیان ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ شام کے سفر پر نکلا تو نصاریٰ کے گرجوں کے پاس سے گزرے جو ہمیں سلام کرتے۔ والد محترم نے فرمایا کہ انہیں سلام نہ کیا کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سنائی ہے کہ انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب وہ تمہیں راستے میں ملیں تو انہیں تنگ راستے کی طرف مجبور کر دیا کرو۔

١٧٦٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب یہودیوں میں سے کوئی تمہیں سلام کرتا ہے تو السام علیکم ہی کہتا ہے، السام تم کہہ دیا کرو کہ تمہارے ہی اوپر۔

امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے امام مالک نے عبد اللہ بن دینار سے اور روایت کیا ہے اسے سفیان ثوری نے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

علیہ وسلم لڑکوں کے پاس آئے جو کھیل رہے تھے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ نَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَنَسٌ انْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ فِي الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَرْسَلَنِي بِرِسَالَةٍ وَقَعَدَ فِي ظِلِّ جِدَارٍ أَوْ قَالَ إِلَى جِدَارٍ حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ.

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم تک پہنچے اور میں لڑکوں میں ایک لڑکا تھا۔ پس آپ نے ہمیں سلام کیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے کسی کام بھیجا اور خود ایک دیوار کے سائے میں یا دیوار کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں آپ کے پاس واپس آیا۔

بَابٌ ۵۶۵ فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ

عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ ابْنَةُ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

ابوبکر بن ابو شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابن ابو حسین، شہر بن حوشب نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم عورتیں تھیں تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

بَابٌ ۵۶۶ فِي السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ

ذمیوں کو سلام کرنا

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الشَّامِ فَجَعَلُوا يَمُرُّونَ بِصَوَامِعَ فِيهَا نَصَارَى فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَبِي لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ.

سہیل بن ابو صالح کا بیان ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ شام کے سفر پر نکلا تو نصاریٰ کے گرجوں کے پاس سے گزرے جو انہیں سلام کرتے۔ والد محترم نے فرمایا کہ انہیں سلام نہ کیا کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سنائی ہے کہ انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب وہ تمہیں راستے میں ملیں تو انہیں تنگ راستے کی طرف مجبور کر دیا کرو۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب یہودیوں میں سے کوئی تمہیں سلام کرتا ہے تو السام علیکم ہی کہتا ہے۔ السام تم کہہ دیا کرو کہ تمہارے ہی اوپر۔

امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے امام مالک نے عبداللہ بن دینار سے اور روایت کیا ہے اسے سفیان ثوری نے

أبي رافع عن علي بن أبي طالب قال أبو داود رفعه الحسن بن علي قال يجزئ عن الجماعة إذا مروا أن يسلم أحدهم ويجزئ عن الجلوس أن يرد أحدهم۔

نے فرمایا۔ جب کوئی جماعت گزرے اور ان میں سے ایک فرد بھی سلام کرے تو سب کی طرف سے کافی ہے اور مجلس سے ایک آدمی کا جواب دینا بھی سب کی طرف سے کافی ہے۔

باب ۷۵ في المصافحة۔

مصافحہ کرنے کا بیان

۱۷۷۰۔ حدثنا عمرو بن عون انا هشيم عن أبي بلج عن زيد أبي الحكم العنزي عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا التقى المسلمان فتصافحا وحمدا الله واستغفراه غفر لهما۔

زید ابو الحکم عنزی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب دو مسلمان ملتے ہیں تو مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد وثنا کریں اور اس سے معافی چاہیں تو دونوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

۱۷۷۱۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة نا أبو خالد وابن نمير عن الأجلح عن أبي إسحاق عن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان إلا غفر لهما قبل أن يفترقا۔

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دو مسلمان آپس میں ملیں اور دونوں مصافحہ کریں تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

۱۷۷۲۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد انا حميد عن أنس بن مالك قال لما جاء أهل اليمن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد جاءكم أهل اليمن وهم أول من جاء بالمصافحة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اہل یمن حاضر بارگاہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہل یمن آگئے یہی مصافحہ شروع کرنے میں سب سے پہلے ہیں۔

باب ۱۷۵ في المعانقة۔

معانقہ کرنے کا بیان

۱۷۷۳۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد انا أبو الحسين يعني خالد بن ذكوان عن أيوب بن بشير بن كعب العدوي عن رجل من عنزة قال لأبي ذر حيث سير من الشام إني أريد أن أسألك عن حديث من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا أخبرك به إلا أن يكون سرا قلت إنه ليس بسر هل كان رسول الله صلى الله

ایوب بن بشیر بن کعب عدوی سے روایت ہے کہ عنزہ کے ایک آدمی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی جبکہ وہ شام سے چلے گئے تھے کہ میں آپ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثوں میں سے ایک حدیث پوچھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہ اگر کوئی راز نہ ہوا تو میں تمہیں بتا دوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ راز نہیں ہے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاقات کے وقت آپ حضرات سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں جب بھی ملا تو آپ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا اور ایک روز آپ نے مجھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكُمُ إِذَا لَقِيتُمُوهُ قَالَ مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ۔

یعنی میں گھر میں نہیں تھا۔ جب میں آیا تو مجھے بتایا گیا کہ حضور نے مجھے یاد فرمایا ہے۔ پس میں حاضرِ بارگاہ ہوا اور آپ اپنے تخت پر جلوہ افروز تھے تو آپ نے مجھے چمٹا لیا اور معانقہ فرمایا اور یہ بڑی عمدہ بات ہے بڑی عمدہ ہے۔

بَابٌ ١٥٥ فِي الْقِيَامِ

تعظیماً کھڑے ہونے کا بیان

١٧٧٢ — حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ فَجَاءَ حَتَّى قَعَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنو قریظہ جب حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر اترے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا۔ وہ ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے سردار یا اپنے بہتر فرد کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئے۔

ف۔ اس حدیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اپنے سردار یا اپنے بہتر فرد کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ سردار اور بہتر کے لفظوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تعظیمی قیام کا حکم دیا گیا تھا۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے۔ گدھے پر سوار ہو کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو رہے تھے تو آپ نے بعض صحابہ کرام کو اُن کی طرف کھڑے ہونے کے لیے فرمایا کہ انہیں گدھے سے اتار لاؤ۔ اُن کے نزدیک تعظیمی قیام تو مکروہ ہے اور یہ ضرورت کے تحت کھڑا ہونا تھا۔ یہ قیاس درست معلوم نہیں ہوتا کہ ایک دیندار معزز سردار بیماری کی حالت میں گدھے پر سوار ہو کر آئے، بلاوجود اُترنے سے بھی مجبور ہو اور اُس کے ساتھ خدمت کے لیے ایک دو آدمی بھی نہ ہوں۔ یقیناً اُن کے ساتھ اُن کے عزیزوں میں سے کئی افراد ہوں گے۔ ایسی حالت میں انہیں اتارنے کے لیے حکم نہیں دیا بلکہ تعظیماً کھڑے ہونے کے لیے ہی فرمایا ہوگا اور اس میں کوئی قباحت نظر بھی نہیں آتی کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی لختِ جگر سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہو جاتیں۔ تعظیم تو رہی ایک طرف رہا جو شفقت سے اپنے کسی عزیز اور پیارے کے لیے فرطِ محبت میں کھڑا ہونا بھی جائز ہے جیسے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کاشانۂ اقدس میں حاضر ہوتیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرطِ محبت میں کھڑے ہو جاتے اور انہیں اپنے پاس بٹھاتے یا جیسے اس کی صورت کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رضاعی باپ آیا تو آپ نے چادر مبارک بچھا دی اور انہیں ایک کونے پر بٹھایا۔ پھر رضاعی ماں آئی تو انہیں بھی ایک کونے پر بٹھا دیا۔ پھر رضاعی بھائی آیا تو آپ کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے سامنے بٹھایا۔ اسی طرح بعض روایات میں حضور کا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے کھڑا ہونا آیا ہے۔ ایسی حالت فرطِ محبت میں کھڑا ہونا بھی جائز ہے اور ضرورتاً کھڑے ہونے میں تو کلام ہی نہیں۔ ہاں قیام کرنا اُس کے لیے مکروہ ہے جو چاہے کہ لوگ میرے لیے تعظیماً کھڑے رہا کریں اور کھڑے نہ ہوں تو وہ ناراض ہو۔ ایسا شخص

کے لیے قیام نہ کرنا بہتر ورنہ قیام کس طرح مکروہ ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۷۷۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبة بهذا الحديث قال فلما كان قريبا من المسجد قال للأنصار قوموا إلى سيدكم.

محمد بن بشار، محمد بن جعفر نے شعبہ سے اسی حدیث کو بیان کرتے ہوئے کہا۔ جب وہ مسجد کے قریب تھے تو آپ نے انصار سے فرمایا۔ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۷۷۶۔ حدثنا الحسن بن علي وابن بشار قالا نا عثمان بن عمر قال أنا إسرائيل عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو عن عائشة بنت طلحة عن أم المؤمنين عائشة أنها قالت ما رأيت أحدا كان أشبه سمتا وهديا ودلا وقال الحسن حديثا وكلاما ولم يذكر الحسن السمت والهدي والدل برسول الله صلى الله عليه وسلم من فاطمة كرم الله وجهها كانت إذا دخلت عليه قام إليها فأخذ بيدها فقبلها وأجلسها في مجلسه وكان إذا دخل عليها قامت إليه فأخذت بيده فقبلته وأجلسته في مجلسها.

حسن بن علی و ابن بشار، عثمان بن عمر، اسرائیل، میسرہ بن حبیب، منہال بن عمرو، عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے کسی کو بھی زیادہ متانت سنجیدگی سے نہیں دیکھا چال ڈھال اور شکل و شباہت میں۔ حسن بن علی نے حدیثا و کلاما کہا ہے اور السمت والهدى والدل کا ذکر نہیں کیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت فاطمۃ الزہراء سے زیادہ۔ جب وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ ان کے لیے کھڑے ہو جاتے، ان کے ہاتھ کو بوسہ دیتے اور اپنے پاس بٹھاتے۔ جب حضور ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہو جاتیں، دست اقدس کو پکڑ کر بوسہ دیتیں اور اپنے پاس بٹھاتیں۔

باب ۷۷۵ في قبلة الرجل ولده

آدمی کا اپنے بیٹے کو چومنا؛

۱۷۷۷۔ حدثنا مسدد نا سفيان عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن الأقرع بن حابس أبصر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقبل حسينا فقال إن لي عشرة من الولد ما فعلت هذا بواحد منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لا يرحم لا يرحم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسین کو بوسہ دے رہے ہیں تو کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں ان میں سے کسی کے ساتھ بھی ایسا نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رحم نہ کرے اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۱۷۷۸۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد نا هشام بن عروة عن عروة أن عائشة قالت ثم قال تعني النبي صلى الله عليه وسلم أبشري

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! تمہیں بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری صفائی نازل

يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَنْزَلَ عُذْرَكِ وَقَرَأَ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبَوَايَ قُومِي فَقَبِّلِي رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِيَّاكُمَا۔

فرمادی اور اُن کے سامنے قرآن مجید پڑھا۔ میرے والدین نے فرمایا کہ کھڑی ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک کو بوسہ دو۔ میں نے کہا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں نہ کہ آپ حضرات کا۔

باب ۷۴ فِي قُبْلَةِ مَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ

دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَجْلَحَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔

شعبی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جعفر بن ابوطالب سے ملے تو اُن سے معانقہ فرمایا اور اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

باب ۷۵ فِي قُبْلَةِ الْخَدِّ

رخسار پر بوسہ دینا

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا الْمُغِيرَةُ عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

ایاس بن دغفل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابونضرہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رخسار پر بوسہ دیا۔

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا۔

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں حضرت ابوبکر کے ساتھ پہلی دفعہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا تو اُن کی صاحبزادی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھیں۔ انہیں بخار تھا۔ حضرت ابوبکر اُن کے پاس گئے اور فرمایا۔ بیٹی، تمہارا کیا حال ہے اور اُن کے رخسار پر بوسہ دیا۔

باب ۷۶ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ

ہاتھ چومنے کا بیان

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ فَدَنَوْنَا يَعْنِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک ہوئے اور ہم نے آپ کے دستِ اقدس کو بوسہ دیا۔

ف۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا اور آپ نے منع نہ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھ چومنا جائز بلکہ سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۷۷ فِي قُبْلَةِ الْجَسَدِ

جسم چومنے کا بیان

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت اُسید بن

عن حصين عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أسيد بن حضير رجل من الأنصار قال بينما هو يحدث القوم وكان فيه مزاح بينا يضحكهم فطعنه النبي صلى الله عليه وسلم في خاصرته بعود فقال أصبرني قال اصطبر قال إن عليك قميصا وليس علي قميص فرفع النبي صلى الله عليه وسلم عن قميصه فاحتضنه وجعل يقبل كشحه قال إنما أردت هذا يا رسول الله.

حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو انصار کے ایک فرد تھے وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور مزاح بھی، باتیں سنا کر لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک لکڑی سے کوچا دیا۔ عرض کی کہ مجھے قصاص دیجیے۔ فرمایا کہ قصاص لے لو۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ کے اوپر قمیص ہے جبکہ میرے اوپر قمیص نہ تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ مبارک اٹھایا تو وہ لپٹ گئے اور آپ کے پہلو کو بوسہ دینے لگے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا مقصد یہی تھا۔

باب ۵۷۸ قبلة الرجل۔

۱۷۸۴۔ حدثنا محمد بن عيسى نا مطر بن عبد الرحمن الأعنق حدثتني أم أبان بنت الوازع بن زارع عن جدها زارع وكان في وفد عبد القيس قال لما قدمنا المدينة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل يد رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجله وانتظر المنذر الأشج حتى أتى عيبته فلبس ثوبيه ثم أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال له إن فيك خلتين يحبهما الله الحلم والأناة قال يا رسول الله أنا أتخلق بهما أم الله جبلني عليهما قال بل الله جبلك عليهما قال الحمد لله الذي جبلني على خلتين يحبهما الله ورسوله۔

پیر چومنے کا بیان

ام ابان بنت وازع بن زارع نے اپنے دادا جان حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو عبد القیس کے وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو تیزی سے اپنی سواریوں سے اتر کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک کو چومنے لگے اور پائے اقدس کو۔ منذر اشج کھڑے رہے یہاں تک کہ اپنی گٹھڑی سے دو کپڑے نکالے انہیں پہنا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری دو عادتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے بردباری اور تحمل سے کام کرنا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا یہ میں نے پیدا کی ہیں یا اللہ تعالیٰ نے میری فطرت میں رکھی ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری فطرت میں رکھی ہیں۔ عرض کی کہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے دو عادتیں میرے اندر ایسی رکھی ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں۔

باب ۵۷۹ في الرجل يقول جعلني الله فداك۔

۱۷۸۵۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد ح و نا مسلم نا هشام عن حماد عن زيد بن وهب عن أبي ذر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر فقلت لبيك وسعديك

جو کہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد — مسلم، ہشام، حماد، زید بن وہب نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر و مستعد ہوں اور آپ پر فدا ہوں۔

يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَنَا فِدَاؤُكَ

بَابُ ۵۸۰ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ أَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا.

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا وَأَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ أَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا وَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَيْنَكَ.

جو کہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے۔

قتادہ یا کسی دوسرے سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دورِ جاہلیت میں کہا کرتے تھے کہ اللہ تم سے آنکھیں ٹھنڈی رکھے یا اچھی صبح لائے۔ دورِ اسلام میں ہم اس سے منع کر دیئے گئے۔ عبدالرزاق کا بیان ہے کہ معمر ناپسند فرماتے تھے اگر کوئی کہتا کہ اللہ تم سے آنکھیں رکھے اور اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رکھے کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

بَابُ ۵۸۱ الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ حَفِظَكَ اللّٰهُ.

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَعَطِشُوا فَانْطَلَقَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَزِمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ.

جو دوسرے سے کہے کہ اللہ آپ کی حفاظت کرے

عبداللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک سفر میں تھے کہ لوگوں کو پیاس لگی تو جلدی سے چلے گئے۔ اس رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پہرہ دیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے جیسے تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔

بَابُ ۵۸۲ الرَّجُلِ يَقُومُ لِلرَّجُلِ يُعَظِّمُهُ بِذٰلِكَ.

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ اجْلِسْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

ایک شخص کا دوسرے کے لئے تعظیماً کھڑے ہونا

ابومجلز کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن الزبیر اور حضرت ابن عامر کے پاس آئے۔ حضرت ابن عامر کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن الزبیر بیٹھے رہے۔ حضرت معاویہ نے حضرت ابن عامر سے کہا۔ بیٹھ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو پسند کرے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے رہا کریں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

ف ۔ یہی وہ قیام ہے جو جائز نہیں کہ کوئی حاکم یا امیر یہ چاہے کہ لوگ میری تعظیم کے لیے کھڑے ہوں اور اگر اس کے لیے تعظیماً کھڑے نہ ہوں تو ناراض ہو، ایسا شخص متکبر ہونے کے باعث دوزخی ہے اور اس کے لیے قیام نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ تعظیمی نہیں بلکہ جبری قیام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۸۹۔ حدثنا ابو بکر بن شیبة حدثنا عبد الله بن نمیر عن مسعر عن ابی العنبس عن ابی العدبس عن ابی مرزوق عن ابی غالب عن ابی امامة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم متوکئا علی عصا فقمنا الیه فقال لا تقوموا کما تقوم الاعاجم یعظم بعضها بعضا۔

ابوبکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، مسعر، ابو العنبس، ابو العدبس، ابو مرزوق، ابو غالب سے روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس ایک لاٹھی سے ٹیک لگائے ہوئے تشریف لائے تو ہم آپ کے لیے کھڑے ہو گئے۔ فرمایا کہ ایسے کھڑے نہ ہوا کرو، جیسے عجمی ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوا کرتے ہیں۔

ف ۔ خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) نے مرقاۃ الصعود میں فرمایا کہ امام طبرانی نے اس حدیث کو ضعیف اور مضطرب الاسناد قرار دیا ہے کیونکہ اس کی اسناد میں ابو العنبس نامی راوی مجہول ہے۔ لہٰذا قیام تعظیمی کی ممانعت پر اس حدیث سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۸۳ في الرجل یقول فلان یقرئك السلام۔

ایک کا دوسرے سے کہنا کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے

۱۷۹۰۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة حدثنا اسماعیل عن غالب قال انا لجلوس بباب الحسن اذ جاء رجل فقال حدثنی ابی عن جدی قال بعثنی ابی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ائته فاقرئه السلام قال فاتیته فقلت ان ابی یقرئك السلام فقال علیك وعلی ابیك السلام۔

غالب کا بیان ہے کہ ہم حسن کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہا کہ میرے والد محترم نے میرے جدِ امجد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے والد ماجد نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ جا کر میرا سلام عرض کر دینا۔ میں حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ والدِ محترم نے آپ کے لئے سلام عرض کیا ہے۔ فرمایا کہ تم پر اور تمہارے والد پر سلام ہو۔

۱۷۹۱۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة حدثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن زکریا عن الشعبی عن ابی سلمة ان عائشة حدثته ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لها ان جبریل یقرئك السلام فقالت وعلیه السلام ورحمة الله۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: بیشک جبریل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت صدیقہ نے کہا: اور ان پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔

باب ۵۸۴ فِي الرَّجُلِ يُنَادِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ.

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيَّ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَسِرْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لَأْمَتِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ حَانَ الرَّوَاحُ فَقَالَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ قُمْ فَثَارَ مِنْ تَحْتِ سَمُرَةٍ كَأَنَّ ظِلَّهُ ظِلُّ طَائِرٍ فَقَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا فِدَاؤُكَ فَقَالَ أَسْرِجْ لِي الْفَرَسَ فَأَخْرَجَ سَرْجًا دَفَّتَاهُ مِنْ لِيفٍ لَيْسَ فِيهِمَا أَشَرٌ وَلَا بَطَرٌ فَرَكِبَ وَرَكِبْنَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

باب ۵۸۵ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ.

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيِّ وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ يَعْنِي السُّلَمِيَّ ثَنَا ابْنُ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ.

باب ۵۸۶ فِي الْبِنَاءِ.

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

ایک آدمی دوسرے کو پکارے تو وہ لبیک کہے

عبداللہ بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبدالرحمان فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک ہوا ایک سخت گرمی کے روز ہم سفر کر رہے تھے کہ ایک درخت کے سائے میں اترے۔ جب دن ڈھل گیا تو میں نے زرہ پہنی گھوڑے پر سوار ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ جب کہ آپ اپنی قیام گاہ میں جلوہ افروز تھے۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ کوچ کا وقت ہو گیا ہے فرمایا بہت اچھا۔ پھر فرمایا کہ اے بلال! کھڑے ہو جاؤ۔ وہ ایک بیری کے نیچے سے اٹھے اور ان کا سایہ ایک پرندے کے سائے کے برابر تھا۔ فرمایا کہ میرے لیے گھوڑے پر زین کس دو۔ انہوں نے زین نکالی جس کے دونوں کنارے کھجور کے پوست کے تھے اور اس میں فخر و غرور یا نام و نمود والی کوئی چیز نہ تھی۔ آپ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہو گئے۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔

ایک کا دوسرے سے کہنا کہ اللہ آپ کو ہنستا ہوا رکھے

عیسیٰ بن ابراہیم برکی اور ابوالولید، عبدالقاہر بن سری سلمی، ابن کنانہ بن عباس بن مرداس سے اُن کے والد محترم حضرت مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنسے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا ہوا رکھے۔

مکان بنانے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے

قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُطَيِّنُ حَائِطًا لِي أَنَا وَأُمِّي فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَيْءٌ أُصْلِحُهُ فَقَالَ الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ الْمَعْنَى قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا وَهَى فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْنَا خُصٌّ لَنَا وَهَى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ هَذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتَّى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ أَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا فَقَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوا شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ عَنْهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ

گزرے جبکہ میں اور میری والدہ ایک دیوار کی لپائی کر رہے تھے۔ فرمایا عبداللہ یہ کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ اسے درست کر رہا ہوں۔ فرمایا کہ موت اس سے بھی نزدیک ہے۔

ابو معاویہ نے اعمش سے اپنی سند کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور ہم اپنی کوٹھری کی مرمت کر رہے تھے۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اپنی بوسیدہ کوٹھری کی مرمت کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تو موت کو اس سے جلد آنے والا دیکھتا ہوں۔

ابو طلحہ اسدی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے تو ایک اونچا سا گنبد دیکھا۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ آپ کے اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یہ فلاں انصاری کا ہے۔ آپ خاموش ہو رہے اور یہ بات اپنے دل میں رکھی۔ جب اس کا مالک آیا اور لوگوں میں اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ نے رخ پھیر لیا۔ ایسا کئی دفعہ کیا یہاں تک کہ وہ آدمی ناراضگی اور اعراض فرمانے کو پہچان گیا۔ چنانچہ اس نے اپنے ساتھیوں سے ذکر کیا اور کہا کہ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مجھے ناپسند فرما رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور نے آپ کے قبے کو دیکھا تھا۔ وہ آدمی قبے کی طرف گیا اور اسے مسمار کر کے زمین کے برابر کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور اسے نہ دیکھا تو فرمایا قبے کو کیا ہوا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کے مالک نے ہم سے آپ کے اعراض فرمانے کا ذکر کیا تو ہم نے اسے وجہ بتا دی۔ لہٰذا اس نے اسے مسمار کر دیا۔ فرمایا کہ ہر عمارت اس کے مالک پر وبال ہے مگر جس کے بغیر گزارا نہ ہو۔

إلا ما لا، إلا ما لا يعني ما لا بد منه۔

باب ۵۸۴ في اتخاذ الغرف۔

۱۷۹۷۔ حدثنا عبد الرحيم بن مطرف الرؤاسي نا عيسى عن إسماعيل عن قيس عن دكين بن سعيد المزني قال أتينا النبي صلى الله عليه وسلم فسألناه الطعام فقال يا عمر اذهب فأعطهم فارتقى بنا إلى علية فأخذ المفتاح من حجرته ففتح۔

بالاخانے بنانے کا بیان

قیس سے روایت ہے کہ حضرت دکین بن سعید مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے غلے کا سوال کیا۔ فرمایا اے عمر! جاکر انہیں دے دو۔ پس وہ ہمیں ایک بالاخانے پر لے گئے اور اپنے حجرے کی کنجی سے کھولا۔

باب ۵۸۵ في قطع السدر۔

۱۷۹۸۔ حدثنا نصر بن علي نا أبو أسامة عن ابن جريج عن عثمان بن أبي سليمان عن سعيد بن محمد بن جبير بن مطعم عن عبد الله بن حبشي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قطع سدرة صوب الله رأسه في النار۔

بیری کے درخت کو کاٹنے کا بیان

نصر بن علی، ابواسامہ، ابن جریج، عثمان بن ابوسلیمان، سعید بن محمد بن جبیر بن مطعم نے حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بیری کے درخت کو کاٹا تو اللہ تعالیٰ اسے سر کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

۱۷۹۹۔ حدثنا مخلد بن خالد وسلمة بن شبيب قالا نا عبد الرزاق أنا معمر عن عثمان بن أبي سليمان عن رجل من ثقيف عن عروة بن الزبير يرفع الحديث إلى النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

مخلد بن خالد اور سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، معمر، عثمان بن ابوسلیمان، ثقیف کا ایک آدمی، عروہ بن زبیر نے مذکورہ حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۸۰۰۔ حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة وحميد بن مسعدة قالا نا حسين بن إبراهيم قال سألت هشام بن عروة عن قطع السدر وهو مستند إلى قصر عروة فقال أترى هذه الأبواب والمصاريع إنما هي من سدر عروة كان عروة يقطعه من أرضه وقال لا بأس به زاد حميد فقال هي يا عراقي جئتني ببدعة قال قلت إنما البدعة من قبلكم سمعت من يقول بمكة لعن رسول

حسین بن ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے ہشام بن عروہ سے بیری کاٹنے کے متعلق پوچھا جب کہ وہ عروہ کے مکان سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ فرمایا کیا ان دروازوں اور چوکھٹوں کو دیکھتے ہو؟ یہ حضرت عروہ کی بیریوں کے ہیں جنہیں وہ اپنی زمین سے کاٹتے تھے اور فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ حمید نے یہ بھی کہا کہ فرمایا: اے عراقی! تم یہی بدعت میرے پاس لے کر آئے ہو۔ میں نے عرض کی کہ بدعت تو آپ کی جانب سے نکلی ہے کیونکہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا کہ جو بیری کو کاٹے اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ السِّدْرَۃَ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاہُ۔

فرمایا باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔

بَابٌ ۵۸ فِی إِمَاطَۃِ الْأَذٰی۔

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بُرَیْدَۃَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِیْ بُرَیْدَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْإِنْسَانِ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَیْہِ أَنْ یَتَصَدَّقَ عَنْ کُلِّ مَفْصِلٍ مِنْہُ بِصَدَقَۃٍ قَالُوْا وَمَنْ یُطِیْقُ ذٰلِکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ النُّخَاعَۃُ فِی الْمَسْجِدِ تَدْفِنُہَا وَالشَّیْءُ تُنَحِّیْہِ عَنِ الطَّرِیْقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَکْعَتَا الضُّحٰی تُجْزِئُکَ۔

تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی طرف سے صدقہ دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ فرمایا کہ مسجد میں پڑے ہوئے تھوک وغیرہ کو دفن کر دینا اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھنا تمہارے لیے کافی ہوگا۔

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ وَہٰذَا لَفْظُہٗ وَہُوَ أَتَمُّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ عُقَیْلٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنِ ابْنِ آدَمَ صَدَقَۃٌ تَسْلِیْمُہٗ عَلٰی مَنْ لَقِیَ صَدَقَۃٌ وَأَمْرُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَہْیُہٗ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَإِمَاطَتُہُ الْأَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ وَبُضْعَتُہٗ أَہْلَہٗ صَدَقَۃٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَأْتِیْ شَہْوَتَہٗ وَتَکُوْنُ لَہٗ صَدَقَۃٌ قَالَ أَرَأَیْتَ لَوْ وَضَعَہَا فِیْ غَیْرِ حَقِّہَا أَکَانَ یَأْثَمُ قَالَ وَیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ رَکْعَتَانِ مِنَ الضُّحٰی۔

مسدد، حماد بن زید ـــ احمد بن منیع، عباد بن عباد، واصل، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح ہوتے ہی آدمی کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔ جو ملے اسے سلام کرنا صدقہ ہے، اسے اچھی بات کا حکم دینا صدقہ ہے اور اسے بُری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کے پاس تو شہوت سے جاتا ہے وہ بھی صدقہ ہے؟ فرمایا بتاؤ اگر وہ دوسری جگہ ایسا کرتا تو گنہگار نہ ہوتا؟ فرمایا اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا کافی ہے۔

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا وَہْبُ بْنُ بَقِیَّۃَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ عُقَیْلٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنْ أَبِی الْأَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ بِہٰذَا

وہب بن بقیہ، خالد، واصل، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر، ابو الاسود دیلی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر

الحديث وذكر النبي صلى الله عليه وسلم في دسته.

درمیان میں کیا ہے۔

١٨٠٤ - حدثنا عيسى بن حماد انا الليث عن محمد بن عجلان عن زيد بن اسلم عن ابي صالح عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال نزع رجل لم يعمل خيرا قط غصن شوك عن الطريق اما كان في شجرة فقطعه فالقاه واما كان موضوعا فاماطه فشكر الله له بها فادخله الجنة.

ابو صالح کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے قطعاً کوئی نیکی نہیں کی تھی سوائے ایک کانٹے دار ٹہنی کو راستے سے ہٹانے کے۔ خواہ اُسے درخت سے کاٹ کر کسی نے ڈال دیا تھا یا کسی اور طرح پڑی تھی۔ تو اس کے تکلیف دہ چیز کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا تھا اور اس کی وجہ سے جنت میں داخل فرما دیا۔

باب في اطفاء النار بالليل

رات کے وقت آگ بجھا دینا

١٨٠٥ - حدثنا احمد بن محمد بن حنبل نا سفيان عن الزهري عن سالم عن ابيه رواية وقال مرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون.

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی اور ایک دفعہ مرفوعاً روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سوتے وقت آگ کو اپنے گھروں میں جلتی ہوئی یا کھلی ہوئی نہ چھوڑ دیا کرو۔

١٨٠٦ - حدثنا سليمان بن عبد الرحمن التمار نا عمرو بن طلحة حدثنا اسباط عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال جاءت فارة فاخذت تجر الفتيلة بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم على الخمرة التي كان قاعدا عليها فاحرقت منها مثل موضع درهم فقال اذا نمتم فاطفئوا سرجكم فان الشيطان يدل مثل هذه على هذا فتحرقكم.

سماک نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک چوہیا چراغ کی بتی کو گھسیٹتی ہوئی آئی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بوریئے پر ڈال دیا، جس کے اوپر آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ اس سے ایک درہم کے برابر جگہ جل گئی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان ایسی چیزوں کو ایسی ہی حرکت سجھا دیتا ہے تاکہ تمہیں جلا دیا کریں۔

ف۔ رات کو سوتے وقت چراغ بجھا دینا چاہیے کیونکہ اس سے آگ لگنے کا خطرہ ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب تیل سے چراغ جلتے تھے۔ اسی طرح کھانے پینے کی چیزوں کو سنبھال کر رکھو، برتنوں کو اسی طرح ڈھانپ دو۔ دروازے بند کر لینا اور سونے سے پہلے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کر لینا مفید ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۹۱ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

سانپوں کو مارنے کا بیان

۱۸۰۷- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم نے سانپوں سے صلح نہیں کی جب سے ان کے ساتھ لڑائی کی ہے لہٰذا جو ڈر کے مارے انہیں چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۸۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ السُّكَّرِيُّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنَّا.

عبد الحمید بن بیان سکری، اسحاق بن یوسف، شریک، ابو اسحاق، قاسم بن عبد الرحمان کے والد ماجد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سانپوں کو مار دیا کرو جو انہیں ڈرتے ہوئے چھوڑے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۸۰۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ فِيمَا أُرَى إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ.

عکرمہ نے مرفوعاً روایت کی ہے جیسے موسیٰ بن مسلم (کے خیال میں) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو سانپوں کو انتقام سے ڈرتے ہوئے چھوڑے وہ ہم سے نہیں ہے اور جب سے ہماری سانپوں کے ساتھ لڑائی ہوئی تو ہم نے ابھی تک صلح نہیں کی ہے۔

۱۸۱۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُوسَى الطَّحَّانِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ.

عبد الرحمان بن سابط سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ ہم زمزم کے قریب جھاڑو دینا چاہتے ہیں جب کہ وہاں چھوٹی قسم کے سانپ ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۱۸۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ

سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سانپوں کو مار دیا کرو خاص طور پر دو دھاری والے اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں نظر کو زائل کرتے اور حمل گرا دیتے ہیں۔ سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ جس سانپ کو بھی

الجن قال وكان عبد الله يقتل كل حية وجدها فابصره ابو لبابة او زيد بن الخطاب وهو يطارد حية فقال انه قد نهي عن ذوات البيوت.

دیکھتے اسے مار ڈالتے۔ حضرت ابولبابہ یا حضرت زید بن خطاب نے انہیں ایک سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا۔ گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے حضور نے منع فرمایا ہے۔

١٨١٢- حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع عن ابي لبابة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان التي تكون في البيوت الا ان يكون ذا الطفيتين والابتر فانهما يخطفان البصر ويطرحان ما في بطون النساء.

حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے جو گھروں میں رہتے ہیں۔ سوائے دو لکیروں والے اور دم بریدہ سانپ کے کیونکہ بینائی کو زائل کرتے ہیں اور عورتوں کا حمل گرا دیتے ہیں۔

١٨١٣- حدثنا محمد بن عبيد نا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع ان ابن عمر وجد بعد ذلك يعني بعد ما حدثه ابو لبابة حية في داره فامر بها فاخرجت يعني الى البقيع.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے گھر میں سانپ پایا اس کے بعد کہ حضرت ابولبابہ نے اُن سے حدیث بیان کی تو انہوں نے حکم فرمایا اور اُسے بقیع کی طرف نکال دیا گیا۔

١٨١٤- حدثنا ابن السرح واحمد بن سعيد الهمداني قالا نا ابن وهب قال اخبرني اسامة عن نافع في هذا الحديث قال نافع ثم رأيتها بعد في بيته.

ابن سرح اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، اسامہ نے نافع سے اس حدیث کو روایت کیا۔ نافع نے کہا کہ اس کے بعد انہوں نے سانپ کو اپنے گھر میں دیکھا۔

١٨١٥- حدثنا مسدد نا يحيى عن محمد بن ابي يحيى قال حدثني ابي انه انطلق هو وصاحب له الى ابي سعيد يعودانه فخرجا من عنده فلقينا صاحبا لنا وهو يريد ان يدخل عليه فاقبلنا نحن فجلسنا في المسجد فجاء فاخبرنا انه سمع ابا سعيد الخدري يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الهوام من الجن فمن رأى في بيته شيئا فليحرج عليه ثلاث مرات وان عاد فليقتله فانه شيطان.

محمد بن یحییٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ اور اُن کے ایک ساتھی حضرت ابوسعید کی عیادت کے لیے گئے ہم اُن کے پاس سے نکلے تو ہمیں اپنا ایک اور ساتھی ملا جو اُن کے پاس جانا چاہتا تھا۔ ہم آگے بڑھے اور مسجد میں جا بیٹھے سو وہ آئے اور ہمیں بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان میں جن بھی ہوتے ہیں۔ لہٰذا جو تم میں سے گھر میں سانپ دیکھے تو تین دفعہ اس سے نکلنے کے لئے کہنا چاہیے اگر پھر بھی نہ نکلے تو اُسے مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

١٨١٦- حدثنا يزيد بن موهب الرملي نا

ابوسائب سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری

اللیث عن ابن عجلان عن صیفی ابی سعید الخدری فبینا انا جالس عندہ سمعت تحت سریرہ تحریک شیء فنظرت فاذا حیۃ فقمت قال ابو سعید ما لک فقلت حیۃ ھھنا قال فترید ماذا قلت اقتلھا فاشار الی بیت فی دارہ تلقاء بیتہ فقال ان ابن عم لی کان فی ھذا البیت فلما کان یوم الاحزاب استاذن الی اھلہ وکان حدیث عھد بعرس فاذن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ ان یذھب بسلاحہ فاتی دارہ فوجد امراتہ قائمۃ علی باب البیت فاشار الیھا بالرمح فقالت لا تعجل حتی تنظر ما اخرجنی فدخل البیت فاذا حیۃ منکرۃ فطعنھا بالرمح ثم خرج بھا فی الرمح ترتکض قال فلا ادری ایھما کان اسرع موتا الرجل او الحیۃ فاتی قومہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ادع اللہ ان یرد علینا صاحبنا فقال استغفروا لصاحبکم ثم قال ان نفرا من الجن اسلموا بالمدینۃ فاذا رایتم احدا منھم فحذروہ ثلاث مرات ثم ان بدا لکم بعد ان تقتلوہ فاقتلوہ بعد الثلاث۔

۱۸۱۷۔ حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن ابن عجلان بھذا الحدیث مختصرا قال فلیؤذنہ فان بدا لہ بعد فلیقتلہ فانہ شیطان۔

۱۸۱۸۔ حدثنا احمد بن سعید الھمدانی انا ابن وھب اخبرنی مالک عن صیفی مولی ابن افلح اخبرنی ابو السائب مولی ھشام بن زھرۃ انہ دخل علی ابی سعید الخدری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں بیٹھا ہوا تھا تو ان کے تخت کے نیچے کسی چیز کی سرسراہٹ محسوس کی۔ دیکھا تو سانپ تھا۔ میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ یہاں سانپ ہے۔ فرمایا پھر کیا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کی کہ اسے ماروں گا۔ انہوں نے اپنے گھر کی ایک کوٹھڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا میرا چچا زاد بھائی اس گھر میں رہتا تھا۔ جب غزوہ خندق ہوا تو اس نے اپنی بیوی کے پاس جانے کی اجازت مانگی کیونکہ اس کی شادی ابھی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اجازت مرحمت فرمائی اور حکم دیا کہ ہتھیار اپنے ساتھ لے جائے۔ وہ اپنے گھر آیا تو دیکھا کہ اس کی بیوی گھر کے دروازے پر کھڑی ہے۔ اس نے نیزے سے اس کی طرف اشارہ کیا۔ عورت نے کہا کہ جلدی نہ کیجئے، دیکھئے تو سہی کیا چیز آئی ہے؟ وہ گھر میں داخل ہوا تو وہاں ایک بڑا سا سانپ تھا۔ اس نے نیزے کا وار کیا اور نیزے پر اٹھا کر باہر نکلا۔ مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں سے پہلے کون مرا، وہ یا سانپ۔ اس کی قوم کے لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہمارا ساتھی لوٹ آئے۔ فرمایا کہ اپنے ساتھی کے لئے مغفرت مانگو۔ پھر فرمایا کہ مدینہ منورہ کے کچھ جن مسلمان ہو گئے ہیں۔ جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین دفعہ ڈراؤ۔ اگر اس کے بعد بھی تمہیں نظر آئے تو مار ڈالو۔ لیکن تین دفعہ کے بعد مارنا۔

ابن عجلان نے اسی حدیث کو اختصار کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا، تین دفعہ اسے خبردار کیا جائے اگر اس کے بعد بھی سامنے آئے تو مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، مالک، صیفی مولیٰ ابن افلح، ابو السائب مولیٰ ہشام بن زہرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے

فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَأَتَمَّ مِنْهُ قَالَ فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُولُوا أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ سُلَيْمَانُ أَنْ لَا تُؤْذُونَا فَإِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوهُنَّ۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ۔

بَاب ۵۹۲ فِي قَتْلِ الْأَوْزَاغِ

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الثَّانِيَةِ۔

چنانچہ اسی طرح بلکہ اس سے مکمل حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اسے تین دن تک خبردار کرو۔ اگر اس کے بعد بھی تمہیں نظر آئے تو مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

سعید بن سلیمان، علی بن ہاشم، ابن ابی لیلیٰ، ثابت بنانی، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابو لیلیٰ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھروں میں رہنے والے سانپوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ جب تم ان میں سے کسی کو اپنے گھروں میں دیکھو تو کہو میں تمہیں اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا تھا اور تمہیں اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا کہ ہمیں ایذا نہیں پہنچاؤ گے۔ اگر اس کے بعد بھی نکلیں تو انہیں مار دیا کرو۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرو سوائے اس سفید سانپ کے جو چاندی کی چھڑی جیسا ہوتا ہے۔

گرگٹ کو مارنے کا بیان

احمد بن محمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، عامر بن سعد کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے اور اس کا نام چھوٹا فاسق رکھا ہے۔

سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو گرگٹ کو ایک ہی چوٹ میں مار دے اس کے لیے اتنی نیکیاں ہیں اور جو دو ضربوں میں ختم کرے اس کے لئے اتنی نیکیاں ہیں یعنی پہلی دفعہ سے کم اور جو اسے تین ضربوں میں مارے تو اس کے لیے دو ضربوں والے سے کم نیکیاں ہیں۔

١٨٢٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُخْتِي أَوْ أَخِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً۔

محمد بن صباح بزاز، اسمٰعیل بن زکریا، سہیل، ان کے بھائی یا بہن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک ہی ضرب میں مارنے پر ستر نیکیاں ہیں۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرگٹ کو ایک ہی ضرب میں مارنے سے ستر نیکیاں ملتی ہیں۔ دیگر احادیث کے مطابق دو ضربوں میں مارنے پر اس سے کم نیکیاں اور تین ضربوں میں مارنے پر اس سے بھی کم نیکیاں۔ بعض حضرات نے بیان کیا ہے کہ گرگٹ کو مارنے کا اس لیے حکم فرمایا گیا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے بھڑکائی گئی آگ میں یہ اسے بھڑکانے کے لیے پھونکیں مارتا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ٩٣٥ فِي قَتْلِ الذَّرِّ

چیونٹی کو مارنے کا بیان

١٨٢٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً۔

قتیبہ بن سعید، مغیرہ بن عبدالرحمٰن، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیائے کرام میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے اترے۔ انہیں ایک چیونٹی نے کاٹ دیا۔ انہوں نے سامان کا حکم دیا جو اس کے نیچے سے ہٹا لیا گیا۔ پھر حکم دیا تو سب چیونٹیاں جلا دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ صرف ایک چیونٹی کی تھی۔

١٨٢٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک چیونٹی نے انبیائے کرام میں سے کسی نبی کو کاٹا۔ انہوں نے حکم دیا تو چیونٹیوں کی ساری رہائش گاہ جلا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر اس سلسلے میں وحی نازل کی کہ تمہیں کاٹا تو ایک چیونٹی نے تھا لیکن تم نے تسبیح بیان کرنے والی پوری امت کو ہلاک کر دیا۔

١٨٢٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ۔

احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو ہلاک کرنے سے منع فرمایا ہے یعنی چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور چڑیا کو۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰی اَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْ دَاؤدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَعْرِشُ فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا وَرَاٰی قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِیْ اَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

ابوصالح محبوب بن موسیٰ، ابواسحاق فزاری، ابواسحاق شیبانی، حسن بن سعد، عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے، ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے تو ہم نے اس کے دونوں بچے پکڑ لیے تو وہ تڑپنے لگی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا: اس کے بچوں کی وجہ سے اسے کس نے پریشان کیا ہے، اس کے بچے اسے دے دو۔ اور چیونٹیوں کی بستی کو دیکھا جس کو ہم نے جلا دیا تھا تو فرمایا۔ اسے کس نے جلایا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے۔ فرمایا کہ آگ کے رب کے سوا آگ کے ساتھ عذاب دینا کسی کے لیے مناسب نہیں ہے۔

ف۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے جہنم تیار کی ہے جس میں ہر قسم کے کافر اور بدکار حسب استحقاق کہ آگ کا عذاب دیا جائے گا۔ لہٰذا کسی آدمی یا جانور کو آگ سے نہیں جلانا چاہیے کیونکہ اس میں خدا کے عذاب سے مشابہت ہے جو بندوں کے لیے مناسب نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چیونٹیوں کے سوراخ کو جلا ہوا دیکھ کر کسی کو آگ سے جلانے کی ممانعت فرمائی۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

بَابٌ ۵۹۴ فِیْ قَتْلِ الضِّفْدَعِ۔

مینڈک کو مارنے کا بیان

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِيْبًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِیْ دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا۔

سعید بن مسیب نے حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک طبیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دوا میں مینڈک ڈالنے کے متعلق دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مینڈک کو ہلاک کرنے سے منع فرمایا۔

بَابٌ ۵۹۵ فِی الْخَذْفِ۔

کنکریاں مارنے کا بیان

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَصِيْدُ صَيْدًا وَّلَا يَنْكَاُ عَدُوًّا وَّاِنَّمَا يَفْقَاُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ۔

عقبہ بن صہبان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ ان سے نہ شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن مرتا ہے بلکہ یہ آنکھ کو پھوڑتی اور دانت کو توڑتی ہے۔

باب ٥٩٢ في الختان

١٨٣٠ - حدثنا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي وعبد الوهاب بن عبد الرحيم الاشجعي قالا نا مروان نا محمد بن حسان قال عبد الوهاب الكوفي عن عبد الملك بن عمير عن ام عطية الانصارية ان امرأة كانت تختن بالمدينة فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم لا تنهكي فان ذلك احظى للمرأة واحب الى البعل قال ابو داود روي عن عبيد الله بن عمرو عن عبد الملك بمعناه واسناده قال ابو داود وليس هو بالقوي۔

ختنے کا بیان

سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی اور عبدالوہاب بن عبدالرحیم اشجعی، مروان، محمد بن حسان، عبدالوہاب کوفی، عبدالملک بن عمیر نے حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت مدینہ منورہ میں ختنے کیا کرتی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا بہت جڑ کر ختنہ نہ کیا کرو کیونکہ اس میں عورت کا فائدہ ہوتا ہے اور خاوند کو زیادہ پسند ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عبیداللہ بن عمرو نے عبدالملک سے اسے اسی اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ سند قوی نہیں ہے۔

باب ٥٩٣ في مشي النساء في الطريق

١٨٣١ - حدثنا عبد الله بن مسلمة نا عبد العزيز يعني ابن محمد عن ابي اليمان عن شداد بن ابي عمرو بن حماس عن ابيه عن حمزة بن ابي اسيد الانصاري عن ابيه انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء في الطريق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للنساء استأخرن فانه ليس لكن ان تحققن الطريق عليكن بحافات الطريق فكانت المرأة تلتصق بالجدار حتى ان ثوبها ليتعلق بالجدار من لصوقها به۔

عورتیں راستے میں کیسے چلیں

عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن محمد، ابوالیمان، شداد بن ابو عمرو بن حماس، ان کے والد، حمزہ بن ابو اسید انصاری سے روایت ہے کہ ان کے والد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور وہ مسجد سے باہر تھے جب کہ راستے میں مرد و عورت مل گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا۔ ٹھہر جاؤ کیونکہ تمہیں راستے کے درمیان میں نہیں چلنا چاہیے۔ تمہیں راستے کے ایک کنارے پر چلنا چاہیے۔ پس ہر عورت دیوار کے ساتھ چپک کر چلتی یہاں تک کہ دیوار کے ساتھ لگنے کی وجہ سے اس کا کپڑا دیوار پر اٹک جاتا تھا۔

١٨٣٢ - حدثنا محمد بن يحيى بن فارس نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة عن داود بن ابي صالح عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يمشي يعني الرجل بين المرأتين۔

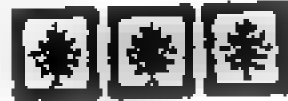
محمد بن یحییٰ بن فارس، ابو قتیبہ، داؤد بن ابو صالح، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ مرد دو عورتوں کے درمیان چلے۔

باب ٥٩٤ في الرجل يسب الدهر۔

آدمی کا زمانے کو برا کہنا

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مَكَانَ سَعِيدٍ۔

محمد بن صباح بن سفیان، ابن سرح، سفیان، زہری، سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی مجھے اذیت پہنچاتا ہے زمانے کو برا بھلا کہہ کر کیونکہ زمانہ میں ہوں، اختیار میرا ہے، اور رات دن کو میں بدلتا ہوں۔ ابن سرح نے سعید کی جگہ ابن مسیب کہا ہے۔



ضروری التماس

زباں تا بود در دہاں جائے گیر ثنائے محمد بود دلپذیر

۲۸ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۹۸۳ء کو اس مقدس سفر کا آغاز ہوا تھا۔ یہ خدائے ذوالمنن کا فضل و کرم اور اس کے محبوب، رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے پایاں بحرِ عنایت کا صدقہ ہے کہ تقریباً ڈیڑھ سال کے اندر اس ہی تلاش اور دائمی مریض کے ہاتھوں آج ۳۰ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۸۴ء کو سنن ابو داؤد شریف کے ترجمہ و حواشی کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا۔

بلفضلہ تعالیٰ صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، موطا امام مالک اور سنن ابو داؤد کا اردو ترجمہ اس ناچیز کے ہاتھوں ہو چکا۔ اوّل الذکر تینوں کتابیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہیں اور سنن ابو داؤد بھی پریس کی جانب روانہ ہونے کے لیے پرتول رہی ہے۔ موخر الذکر دونوں کتابوں پر احقر نے حواشی بھی لکھے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

؎ لطف و کرم ہے یہ مرے رب کریم کا چمکا دیا نصیب عبد الحکیم کا

اگر یہ کام سلیقے سے ہوا تو میرے ولیٔ نعمت، مرشدِ برحق، مفتیٔ اعظم دہلی حضرت شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) کی چشمِ عنایت کا کرشمہ شمار کیا جائے جب کہ تمام لغزشیں اور کوتاہیاں میری نااہلی کا نتیجہ ہیں۔ اہلِ علم حضرات سے التماس ہے کہ اختلافِ مسلک کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس ناچیز کو ناشی کی معرفت غلطیوں سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کی اصلاح ہو سکے اور حدیث کے تقدس کو ٹھیس نہ پہنچے۔

ربِّ کریم اپنے عصیاں شعار بندے کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے نافعِ خلائق کرے۔ اس عاجز اور ناشر کے لیے اسے کفارۂ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

گدائے در اولیاء: عبد الحکیم خاں اختر
مجددی مظہری شاہجہان پوری
لاہور چھاؤنی

۳۰ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ
۲۸ اگست ۱۹۸۴ء

سنن ابوداؤد-جلدسوم

جدول

(پاروں کے لحاظ سے)

نام پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث	کیفیت
پارہ ۲۲	۱ تا ۷۰	۷۰	۱ تا ۱۹۵	۱۹۵	
۲۳ "	۷۱ تا ۱۳۳	۶۳	۱۹۶ تا ۳۵۴	۱۵۹	
۲۴ "	۱۳۴ تا ۲۰۵	۷۲	۳۵۵ تا ۵۲۷	۱۷۳	
۲۵ "	۲۰۶ تا ۲۵۱	۴۶	۵۲۸ تا ۶۹۶	۱۶۹	
۲۶ "	۲۵۲ تا ۲۹۷	۴۶	۶۹۷ تا ۸۵۲	۱۵۶	
۲۷ "	۲۹۸ تا ۳۳۳	۳۶	۸۵۳ تا ۹۸۵	۱۳۳	
۲۸ "	۳۳۴ تا ۳۶۶	۳۳	۹۸۶ تا ۱۱۰۱	۱۱۶	
۲۹ "	۳۶۷ تا ۴۰۳	۳۷	۱۱۰۲ تا ۱۲۶۵	۱۶۴	
۳۰ "	۴۰۴ تا ۴۵۰	۴۷	۱۲۶۶ تا ۱۴۳۳	۱۶۸	
۳۱ "	۴۵۱ تا ۵۲۳	۷۳	۱۴۳۴ تا ۱۶۲۴	۱۹۱	
۳۲ "	۵۲۴ تا ۵۹۸	۷۵	۱۶۲۵ تا ۱۸۳۳	۲۰۹	
	میزان	۵۹۸	×	۱۸۳۳	

جدول سنن ابوداؤد جلد اوّل

(کتابوں کے لحاظ سے)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الطہارۃ	۱ تا ۱۴۴	۴۴	۱ تا ۳۸۹	۳۸۹
۲	کتاب الصلوٰۃ	۱۴۵ تا ۲۰۹	۲۶۵	۳۹۰ تا ۱۱۶۴	۷۷۵
۳	کتاب الکسوف	۲۱۰ تا ۲۱۸	۹	۱۱۶۵ تا ۱۱۸۴	۲۰
۴	ابواب صلوٰۃ السفر	۲۱۹ تا ۲۳۸	۲۰	۱۱۸۵ تا ۱۲۳۵	۵۱
۵	ابواب التطوع	۲۳۹ تا ۲۵۴	۱۶	۱۲۳۶ تا ۱۲۸۹	۵۴
۶	ابواب قیام اللیل	۲۵۵ تا ۲۶۶	۱۲	۱۲۹۰ تا ۱۳۵۷	۶۸
۷	ابواب شہر رمضان	۲۶۷ تا ۲۷۷	۱۱	۱۳۵۸ تا ۱۳۸۶	۲۹
۸	ابواب السجود	۲۷۸ تا ۲۸۵	۸	۱۳۸۷ تا ۱۴۰۱	۱۵
۹	ابواب الوتر	۲۸۶ تا ۵۱۷	۳۲	۱۴۰۲ تا ۱۵۳۱	۱۳۰
۱۰	کتاب الزکوٰۃ	۵۱۸ تا ۵۴۴	۲۶	۱۵۳۲ تا ۱۶۸۷	۱۲۶
۱۱	کتاب اللقطہ	× —— ×	×	۱۶۸۸ تا ۱۷۰۷	۲۰
۱۲	کتاب المناسک	۵۴۵ تا ۵۸۱	۱۸	۱۷۰۸ تا ۱۷۵۰	۴۳
	میزان	×	۵۱۱	×	۱۷۵۰

جدول سنن ابوداؤد جلد دوم

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱۲	کتاب المناسک	۱ تا ۷۸	۷۸	۱ تا ۲۷۷	۲۷۷
۱۳	کتاب النکاح	۷۹ تا ۱۲۷	۴۹	۲۷۸ تا ۴۰۷	۱۳۰
۱۴	کتاب الطلاق	۱۲۸ تا ۱۷۸	۵۱	۴۰۸ تا ۵۴۲	۱۳۵
۱۵	کتاب الصیام	۱۷۹ تا ۲۵۸	۸۰	۵۴۳ تا ۷۰۴	۱۶۲
۱۶	کتاب الجہاد	۲۵۹ تا ۴۳۸	۱۸۰	۷۰۵ تا ۱۰۱۴	۳۱۰
۱۷	کتاب الضحایا	۴۳۹ تا ۴۸۱	۴۳	۱۰۱۵ تا ۱۱۱۰	۹۶

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱۸	کتاب الفرائض	۲۸۲ تا ۴۲۴	۱۴۳	۸۱۱ تا ۱۲۹۴	۳۵۴
۱۹	کتاب الایمان والنذور	۴۲۵ تا ۴۵۵	۳۱	۱۲۹۵ تا ۱۵۳۰	
۲۰	کتاب البیوع	۴۵۶ تا ۴۸۶	۳۱	۱۵۳۱ تا ۱۵۹۸	۶۸
	میزان	x	۴۸۶	x	۱۵۹۸

جدول سنن ابوداؤد جلد سوم

x	کتاب البیوع	۱ تا ۹۱	۹۱	۱ تا ۲۲۴	۲۲۴
۲۱	کتاب العلم	۹۲ تا ۱۲۶	۳۵	۲۲۵ تا ۳۳۶	۹۲
۲۲	کتاب الاطعمۃ	۱۲۷ تا ۱۸۲	۵۶	۳۳۷ تا ۴۵۷	۱۲۱
۲۳	کتاب الطب	۱۸۳ تا ۲۲۲	۴۰	۴۵۸ تا ۵۷۰	۱۱۳
۲۴	کتاب الحروف	x	x	۵۷۱ تا ۶۱۰	۴۰
۲۵	کتاب الحمام	۲۲۳ تا ۲۲۴	۲	۶۱۱ تا ۶۲۱	۱۱
۲۶	کتاب اللباس	۲۲۵ تا ۲۶۹	۴۵	۶۲۲ تا ۷۵۷	۱۳۶
۲۷	کتاب الترجل	۲۷۰ تا ۲۸۹	۲۰	۷۵۸ تا ۸۱۱	۵۴
۲۸	کتاب الخاتم	۲۹۰ تا ۲۹۷	۸	۸۱۲ تا ۸۳۷	۲۶
۲۹	کتاب الفتن	۲۹۸ تا ۳۰۳	۶	۸۳۸ تا ۸۶۵	۲۸
۳۰	کتاب المہدی	۳۰۴ تا ۳۲۱	۱۸	۸۶۶ تا ۹۲۵	۷۰
۳۱	کتاب الحدود	۳۲۲ تا ۳۵۹	۳۸	۹۲۶ تا ۱۰۸۰	۱۳۵
۳۲	کتاب الدیات	۳۶۰ تا ۳۸۷	۲۸	۱۰۸۱ تا ۱۱۷۱	۹۱
۳۳	کتاب السنۃ	۳۸۸ تا ۴۱۷	۳۰	۱۱۷۲ تا ۱۳۳۵	
۳۴	کتاب الادب	۴۱۸ تا ۵۹۸	۱۸۱	۱۳۳۶ تا ۱۸۲۳	۴۸۸
	میزان جلد سوم	x	۵۹۸	x	۱۸۲۳
	میزان جلد دوم	x	۴۸۶	x	۱۵۹۸
	میزان جلد اول	x	۵۸۱	x	۱۷۵۰
	میزان کل	x	۱۶۶۵	x	۵۱۸۱